وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف

مترجم و محشی

مصنفہ:

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ وتحشیہ:

فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان بلکہ ہر انسان کی ضرورت ہے جس شخص کو عقائد کی صحت اور بعض افعال و احوال کے احکام کا پتا نہ ہو وہ نہ تو دنیا میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے اور نہ آخرت میں۔ علم کا سب سے اہم اور سب سے زیادہ مستند سرچشمہ قرآن پاک ہے جس کی تفسیر سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے افعال و اقوال سے کی، ہونا تو یہ چاہیے کہ ہر مسلمان عربی میں اتنی صلاحیت حاصل کرے کہ خود قرآن و حدیث کا مطالعہ کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام ان کی پسندیدہ زبان عربی میں سمجھے اور ان پر عمل کرکے دنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل کرے اور اگر اتنی استعداد نہ ہو تو صحیح العقیدہ علماء کے تراجم اور حدیث کی شرحوں کا مطالعہ کرے، شروح کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوگی کہ فقہ حنفی قرآن و حدیث کا نچوڑ اور مرتب خلاصہ ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا کس زبان سے شکریہ ادا کریں کہ اس ذات کریم نے ہمیں قرآن شریف اور دیگر اسلامی کتب کی اشاعت کے ساتھ حدیث شریف کی متعدد کتابوں کے عربی متن اردو تراجم کے ساتھ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی جنہیں ملک میں اور بیرون ملک پسند کیا گیا، کتب حدیث میں بخاری شریف کی عظمت و اہمیت مسلّم ہے، ہمارے لیے سعادت ہے کہ ہم ادیب شہیر علامہ عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری مظہری کے ترجمے کے ساتھ بخاری شریف (۳ جلد) قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، علامہ شاہجہانپوری کے تراجم کے ساتھ ہم ابوداؤد شریف (۳ جلد) ابن ماجہ شریف (۲ جلد) موطا امام مالک (ایک جلد) مشکوٰۃ شریف (۲ جلد) ہدیۂ قارئین کر چکے ہیں، اس کے علاوہ ہم شرح مسلم شریف از شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی کی پانچ جلدیں، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کی پانچ جلدیں، ترمذی شریف (۲ جلد) ترجمہ علامہ محمد صدیق ہزاروی، مسند امام اعظم ترجمہ بمع تفسیر و وضاحت محمد شاکر، ریاض الصالحین (۲ جلد) ترجمہ علامہ محمد صدیق ہزاروی اور خصائص کبریٰ ترجمہ راجا رشید محمود بھی شائع کر چکے ہیں۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت ہے کہ فرید بک سٹال، لاہور حامد اینڈ کمپنی، لاہور کے تعاون سے کتب حدیث اور دیگر اسلامی کتب کا عظیم الشان ذخیرہ امت مسلمہ کے لیے پیش کر چکا ہے، اس پر ہم اللہ رب العزت کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے، ہم ان قارئین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے زبانی یا بذریعہ خطوط ہماری کاوشوں پر پسندیدگی کا اظہار کرکے ہماری حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

www.alahazratnetwork.org

پھر اس ترجمے کے بارے میں

الحمد للہ وحدہ حمدًا کثیرًا کہ اس ناچیز نے ۲۴ شوال المعظم ۱۴۰۰ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر جس مبارک سفر کا آغاز کیا تھا اس کی منزل مقصود پر پہنچ گیا ہوں۔ یہ میرے خالق و مالک کا فضل و کرم ہے کہ احقر نے اپنی داخلی حالت اور علمی بے مائیگی کے باوجود آج ۶ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز یکشنبہ صبح ۷ بجے بخاری شریف کا ترجمہ مکمل کر لیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

ایک زبان کے مفہوم و مطالب کو دوسری زبان میں منتقل کرنا کس درجہ مشکل ہے اس کا اندازہ تو صرف وہی حضرات کر سکتے ہیں جنہیں اس دشوار گزار گھاٹی سے گزرنا پڑا ہو۔ یہ دشواری تو ہر جگہ اپنی جگہ لیکن یہاں تو یہ مرحلہ بھی سامنے تھا کہ اس ہستی کا ترجمان بننا ہے جن کے کسی فرمان میں لفظی یا معنوی تبدیلی کر دینے پر مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ کی وعید دل کو ہلا دیتی اور جگر کو پگھلا دیتی ہے۔ سہارا تھا تو یہی تھا کہ حضرات اکابر کا دامن تھام کر اپنے رہوار قلم کو میدان ترجمہ میں ڈالا۔ علاوہ ازیں اس ترجمے میں حسب ذیل امور کا اہتمام کیا ہے۔

۱۔ بلفظہٖ کی بجائے پورا ترجمہ بامحاورہ کیا ہے۔

۲۔ ترجمہ کرتے وقت قبلہ رُو بیٹھنے کا اہتمام رکھا ہے۔

۳۔ دوران ترجمہ یہ تصور رکھا ہے کہ گویا بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں گنبد خضرا کے سامنے بیٹھا ہوں جس بارگاہ میں لشکریوں اور جانثاروں کو بھی بولنے کا شعور آ جاتا تھا۔

۴۔ پوری کوشش کی ہے کہ آسان، شگفتہ اور ایمان افروز زبان میں بامحاورہ ترجمہ ہو جائے۔

۵۔ حفظ مراتب کا ہر طور پر لحاظ رکھا ہے جس کا تذکرہ کرنا بہت ہی ضروری تھا ہے۔

۶۔ پیش آمدہ آیات کا مکمل حوالہ درج کر دیا ہے تاکہ قارئین انہیں قرآن کریم میں آسانی سے تلاش کر سکیں۔

۷۔ آیات کا ایسا اردو ترجمہ پیش کیا ہے جو تفاسیر معتبرہ کے عین مطابق ہے۔

۸۔ پیش آمدہ عربی اشعار کا ترجمہ اردو اشعار کی صورت میں پیش کیا ہے۔

۹۔ سند کو چھوڑ کر صرف روایت کرنے والے صحابی یا تابعی سے ہر حدیث کا ترجمہ شروع کیا ہے تاکہ ہر حدیث کا ترجمہ متن کے بالمقابل لکھا جا سکے۔

۱۰۔ دوران ترجمہ اسلاف کی تصانیف عالیہ سے فتح الباری، عمدۃ القاری اور ارشاد الساری کو خاص طور پر مشعل راہ بنایا ہے۔

قارئین کرام اور اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ احقر کی جو غلطیاں اور فروگزاشتیں بوقت مطالعہ ان کے علم میں آئیں تو ناشر کی معرفت تحریری طور پر ان سے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ شکریے کے ساتھ اگلے ایڈیشن میں ان کی تلافی کی

www.alahazratnetwork.org

کی جا سکے نیز اپنی دعوات صالحہ میں اس مبارک مجموعے کے مصنف، مترجم اور ناشر کو فراموش نہ کریں۔ احقر اگر یہ کام سلیقے سے کر سکا ہے تو وہ میرے ولی نعمت مرشد برحق مفتی اعظم دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) کی نگاہ لطف و کرم کا کرشمہ ہے اور اہل علم کو جتنی غلطیاں اور خامیاں نظر آئیں وہ میری نااہلی کے باعث ہیں۔ آخر میں کیوں نہ وہی کچھ کہہ دوں جو اس سلسلے کی تمام باتوں سے بہتر ہے اور وہ جو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء) کے امام اعظم، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۲ھ / ۶۵۲ء) نے ایسے ہی ایک موقع پر کہی۔

ان یک صوابا فمن اللہ تعالیٰ وان یک خطاء فمنی ومن الشیطٰن واللہ و رسولہ بریئان۔

اگر یہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو میری طرف سے اور شیطان مردود کی طرف سے ہے جب کہ خدا اور اس کا رسول اس سے لاتعلق ہیں۔

خدائے ذوالمنن میری اس ناچیز کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اسے اس حقیر بندے کے لیے کفارہ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

گدائے در اولیاء
عبد الحکیم خان اختر
مجددی مظہری شاہجہانپوری
لاہور

۲۶ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ
مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء

www.alahazratnetwork.org

حرفِ آغاز

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

امام بخاری اپنے پیش رو ائمہ کی آبرو، اساتذہ کا فخر اور معاصرین کے لیے سرمایۂ رشک تھے۔ ان کے زمانہ میں احمد بن حنبل یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی کا فن حدیث میں چرچا تھا لیکن جب آسمان علم حدیث پر امام بخاری کا سورج طلوع ہوا تو تمام محدثین ستاروں کی طرح چھپتے چلے گئے۔ یہی محمد ہیں کہ سب سے پہلے انہوں نے مجرد حدیث پیش کیا اور پھر کتب صحاح کی تصنیف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ولادت و سلسلۂ نسب

ناصر الاحادیث النبویہ و ناشر المواریث المحمدیہ امیر المومنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں ماوراء النہر کے مشہور شہر بخارا میں پیدا ہوئے۔
امام بخاری کے والد اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ الجعفی عظیم محدث اور ایک صالح بزرگ تھے۔ ابن حبان نے ان کو طبقۂ رابعہ کے ثقہ راویوں میں شمار کیا[1]۔ امام ذہبی نے تاریخ اسلام میں اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں ان کا مفصل تذکرہ لکھا۔ انہیں امام مالک، عبداللہ بن مبارک اور حماد بن زید جیسے یگانۂ روزگار حضرات سے روایت حدیث کا شرف حاصل ہوا، اور یحییٰ بن جعفر بیکندی، احمد بن جعفر، نصر بن حسین اور عراقیوں کی ایک بڑی جماعت نے ان سے احادیث کا سماع کیا۔ امام بخاری کے والد خوشحال اور دولت مند تھے اور بڑی قدر والے تھے، اتنے ہی پرہیزگار تھے۔ احمد بن حفص کہتے ہیں کہ میں ابو الحسن اسماعیل بن ابراہیم کی موت کے وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا، وہ کہنے لگے میرے پاس جس قدر مال ہے اس میں ایک درہم بھی مشتبہ نہیں ہے[2]۔

امام بخاری کے جد اعلیٰ مغیرہ بن بردزبہ جعفی مجوسی تھے اور اسی زمانہ میں بخارا کے حاکم یمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے اور اسی نسبت سے جعفی کہلائے۔ امام بخاری کو بھی جعفی اسی سبب سے کہا جاتا ہے[3]۔

---

[1] شہاب الدین حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۴۷
[2] شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۱
[3] شیخ عبدالحق دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ — اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۹

www.alahazratnetwork.org

ابتدائی حالات

امام طفولیت ہی میں امام بخاری کے والد کا انتقال ہو گیا تھا اور پرورش کی تمام تر ذمہ داری آپ کی والدہ نے سنبھال لی تھی۔ صغیر سنی ہی میں امام بخاری نابینا ہو گئے اس وقت کے مشہور اطباء اور معالجین سے رجوع کیا گیا مگر کسی کی پیش نہ جا سکی۔ آپ کی والدہ بڑی عابدہ اور زاہدہ تھیں بخلوص نیت وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کیا کرتیں اور دامن پھیلا کر اپنے لخت جگر کے لیے بصارت مانگتیں، بالآخر دعا نے رحمت کو جوش دلایا اور ایک رات انہیں خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری آہ و زاری اور دعاؤں کی کثرت کے سبب تمہارے بیٹے کی بصارت لوٹا دی ہے۔ صبح جب امام بخاری بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں روشن تھیں۔[1]

زمانہ تعلیم

ابتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب امام بخاری کی عمر دس سال کو پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں علم حدیث کی تحصیل کا شوق پیدا کیا اور آپ نے بخارا کے درس حدیث میں داخلہ لیا علم حدیث کو آپ نے انتہائی کاوش اور محنت سے حاصل کیا۔ حتیٰ کہ کم عمری ہی میں ایک ایک راوی کو ضبط کیا حتیٰ کہ ایک سال بعد متن حدیث اور اس کی سند پر آپ کے عبور کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات اساتذہ بھی آپ سے اپنی تصحیح کرتے تھے ایک مرتبہ آپ کے استاذ داخلی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا۔ حدثنا سفیان عن ابی الزبیر عن ابراھیم ۔ آپ نے فرمایا ابو الزبیر کی ابراہیم سے کوئی روایت نہیں ہے۔ استاذ نے ناراض ہو کر امام بخاری کو تنبیہ کی آپ نے کہا اگر آپ کے پاس اصل ہے تو اس میں دیکھ لیجئے۔ استاذ نے اصل کی طرف رجوع کیا اور کہا اچھا پھر بتاؤ یہ روایت کس طرح ہے۔ آپ نے عرض کیا حدثنا سفیان عن زبیر بن عدی عن ابراھیم ۔ اور بتایا کہ یہ غلطاً ابی الزبیر نہیں زبیر بن عدی ہے۔ استاذ حیران رہ گئے اور انہوں نے بھری مجلس میں امام بخاری کی تحسین کی۔ امام بخاری یونہی تیزی اور ذہانت سے علوم دینیہ حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سولہ سال کی عمر میں امام بخاری نے عبداللہ بن مبارک، وکیع اور دیگر اصحاب ابی حنیفہ کی کتابوں کو ازبر کر لیا تھا۔[2]

زیارت حرمین و آغاز تصنیف

اٹھارہ برس کی عمر میں امام بخاری اپنے بڑے بھائی احمد بن اسماعیل اور اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ حج کرنے کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے۔ حج کے بعد ان کے بھائی تو والدہ کو لے کر واپس چلے گئے اور امام بخاری مزید تعلیم کے حصول کے لیے وہیں رہ گئے اسی دوران انہوں نے قضایا الصحابۃ والتابعین کے عنوان سے ایک کتاب لکھی اور اس کے بعد چاندنی راتوں میں روضۂ انور کے پاس بیٹھ کر تاریخ کبیر تصنیف کی۔ امام بخاری کہتے ہیں میں نے تاریخ کبیر میں جتنے لوگوں کے اسماء ذکر کیے ہیں ان سب میں سے ہر ایک کے بارے میں کوئی نہ کوئی قصہ معلوم تھا لیکن اختصار کے سبب میں نے ان تمام قصوں کو درج نہیں کیا۔ تاریخ کبیر کی تکمیل ہوتے ہی اس کی نقل کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ محمد بن یوسف فریابی کہتے

---

[1] شیخ عبدالحق دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۹

[2] حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ ہدی الساری ج ۲ ص ۲۵۰

کریں نے تاریخ کبیر کو اس وقت نقل کیا جب امام بخاری کی داڑھی بھی نہیں آئی تھی۔[1]

حصول علم کے لیے رحلت

امام بخاری نے طلب حدیث کے لیے پہلا سفر مکہ کی طرف ۲۱۶ھ میں کیا تھا اور اگر وہ اس سے پہلے سفر کرتے تو اس زمانہ کے طبقہ عالیہ کے ان محدثین سے روایت حاصل کر لیتے جن سے ان کے معاصرین نے روایت کی ہے اگرچہ انھوں نے طبقہ عالیہ کے مقارب رواۃ مثلاً یزید بن ہارون اور ابوداؤد طیالسی کا زمانہ پایا تھا۔[2]

جس زمانہ میں امام بخاری مکہ میں وارد ہوئے اس وقت یمن میں امام عبدالرزاق بقید حیات موجود تھے۔ امام بخاری نے ان سے روایت حدیث کے لیے یمن جانے کا قصد کیا۔ لیکن کسی نے ان کو غلط خبر دی کہ امام عبدالرزاق کا انتقال ہو گیا ہے تو انھوں نے سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا اور ایک واسطہ کے ساتھ امام عبدالرزاق سے روایت حدیث کرنے لگے۔

امام بخاری نے روایت حدیث کے سلسلہ میں بارہا دور دراز شہروں کا سفر کیا اور برسہا برس وطن سے دور رہ کر اکتساب علم کرتے رہے، انھوں نے خود بیان کیا ہے کہ میں طلب حدیث کے لیے مصر اور شام دو دو مرتبہ گیا، چار مرتبہ بصرہ گیا، چھ سال حجاز مقدس میں رہا اور ان گنت مرتبہ محدثین کے ہمراہ کوفہ اور بغداد گیا۔

بے مثال حافظہ

امام بخاری بے پناہ قوت حافظہ کے مالک تھے۔ جب ہم ان کی قوت حفظ کے کارنامے کتب تاریخ میں پڑھتے ہیں تو یوں گمان ہوتا ہے جیسے وہ سر سے پیر تک حافظہ ہی حافظہ ہوں۔ ان کے حافظہ کو دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں ابوہریرہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ حاشد بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری لڑکپن میں ہمارے ساتھ حدیث کے سماع کے لیے مشائخ بصرہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ امام بخاری کے سوا ہم تمام ساتھی احادیث قلمبند کر لیا کرتے تھے۔ سولہ دن گزر جانے کے بعد ایک روز ہمیں خیال آیا اور ہم نے بخاری کو ملامت کی کہ آپ نے احادیث قلمبند نہ کر کے سولہ دن کی محنت ضائع کر دی۔ امام بخاری نے ہم سے کہا اچھا تم اپنے قلمبند شدہ نوشتے لاؤ، ہم اپنے اپنے نوشتے لے کر آئے اور امام بخاری نے سلسلہ وار احادیث سنانی شروع کر دیں یہاں تک کہ انھوں نے پندرہ ہزار سے زیادہ احادیث بیان کر ڈالیں اور ہمیں یوں گمان ہوتا تھا کہ گویا یہ روایات ہمیں امام بخاری نے لکھوائی ہیں۔

محمد بن ازہر سجستانی کہتے ہیں کہ میں امام بخاری کے ساتھ سلیمان بن حرب کی خدمت میں سماع حدیث کے لیے حاضر ہوتا تھا۔ میں احادیث لکھتا تھا اور امام بخاری نہیں لکھتے تھے کسی نے مجھ سے کہا بخاری احادیث کو نوٹ کیوں نہیں کرتے [illegible] آ کر بخاری کے حافظہ سے لکھ لینا۔

www.alahazratnetwork.org

تمام راویوں کی کیفیت ذکر کی گئی تھی زبانی سنے ان حدیثوں کے اسی اہتمام پر ہے تمام مجلس پر سکتہ چھا گیا اور کسی کو بھی ان کے ناموں کا پتہ نہ چل سکا بالآخر سب کی نظریں امام بخاری کی طرف اٹھیں تو امام بخاری نے کہنا شروع کیا ابو عروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابو الخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے اور ابو حمزہ کا نام انس بن مالک ہے، جیسے ہی امام بخاری نے یہ اسناد بیان کیے تمام حاضرین مجلس دم بخود رہ گئے۔

امام بخاری کی قوت حفظ بیان کرنے کے لیے یہ امر کافی ہے کہ کسی کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی اور بچپن ہی میں جا کر مسودوں کو ایک بیک نظر دیکھا گیا ان میں سے ایک لاکھ احادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں، ایک مرتبہ بلخ گئے تو وہاں کے لوگوں نے خواہش کی کہ آپ اپنے شیوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں۔

سلیمان بن مجاہد کہتے ہیں کہ ایک دن میں محمد بن سلام بیکندی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا محمد بن سلام نے کہا اگر تم کچھ دیر پہلے میرے پاس آتے تو ایسا لڑکا دیکھتے جس کو ستر ہزار احادیث یاد ہیں۔ سلیمان کہتے ہیں اس مجلس سے اٹھ کر امام بخاری کی تلاش شروع کر دی۔ بالآخر سلیمان نے امام بخاری کو ڈھونڈ نکالا اور پوچھا کیا تم ہی وہ شخص ہو جس کو ستر ہزار احادیث حفظ ہیں؟ امام بخاری نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ احادیث یاد ہیں اور میں جن صحابہ سے احادیث روایت کرتا ہوں ان میں سے اکثر کی ولادت اور وفات کی تاریخ اور ان کی جائے سکونت پر اطلاع رکھتا ہوں، نیز میں کسی حدیث کو روایت نہیں کرتا مگر کتاب اور سنت سے اس کی اصل پر واقفیت رکھتا ہوں۔

اساتذہ و مشائخ

امام بخاری کے اساتذہ اور مشائخ کی تعداد بہت زیادہ ہے انہوں نے شہر در شہر اور قریہ در قریہ جا کر علم حدیث حاصل کیا امام بخاری نے حصول روایت میں کبھی اکابر اور اصاغر کے فرق کو بھی خیال نہیں رکھا انہیں جہاں سے بھی روایت حق اخذ کر لیتے خواہ بیان کرنے والا ان سے بہتر ہو یا ان کا ہم پلہ یا کمتر۔ امام بخاری کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد یوں تو ایک ہزار سے زائد ہے لیکن انہوں نے اپنے وقت کے جن عظیم محدثین سے سماع حدیث کیا ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

بخارا میں محمد بن سلام بیکندی، عبداللہ بن محمد مسندی، محمد بن عرعرہ اور ہارون بن اشعث سے، بلخ میں مکی بن ابراہیم، یحییٰ بن بشر، ابن ماہ اور قتیبہ سے، مرو میں علی بن شقیق، عبدان، معاذ بن اسد اور صدقہ بن فضل سے، نیشاپور میں یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن حکم اور اسحاق سے، رے میں حافظ ابراہیم بن موسیٰ وغیرہ سے، بغداد میں محمد بن عیسیٰ، سریج بن نعمان اور علی بن منصور [illegible]

عبداللہ سے، واسط میں عمرو بن عون، محمد بن عون وغیرہ سے، مصر میں سعید بن ابی مریم، عبداللہ بن صالح، سعید بن تلید اور عمرو بن ربیع بن طارق سے، دمشق میں ابو مسہر اور ابو نصر فرادیسی سے، قیساریہ میں محمد بن یوسف فریابی سے، عسقلان میں آدم بن ابی ایاس سے، حمص میں ابو المغیرہ، ابو الیمان، علی بن عیاش، احمد بن خالد وہبی اور دیگر علماء سے سماع حدیث کیا۔[1]

بعض محققین نے امام بخاری کے اساتذہ اور مشائخ کے ضبط کا ایک خاص طریقہ بیان کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ امام بخاری کے اساتذہ پانچ طبقوں میں منحصر ہیں۔ طبقہ اولیٰ میں وہ مشائخ ہیں جو ثقات تابعین سے روایت کرتے ہیں جیسے محمد بن عبداللہ انصاری، مکی بن ابراہیم، ابو عاصم نبیل، عبیداللہ بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی خالد اور ابو نعیم وغیرہ اور طبقہ ثانیہ میں وہ مشائخ ہیں جو طبقہ اولیٰ کے معاصر ہیں لیکن وہ ثقات تابعین سے روایت نہیں کرتے جیسے آدم بن ابی ایاس، ابو مسہر، سعید بن ابی مریم اور ایوب بن سلیمان وغیرہ اور طبقہ ثالثہ میں وہ مشائخ ہیں جو کبار تبع تابعین سے روایت کرتے ہیں جیسے سلیمان بن حرب، قتیبہ بن سعید، نعیم بن حماد، علی بن مدینی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ اس طبقہ سے روایت کرنے میں امام مسلم[2] بھی امام بخاری کے شریک ہیں اور طبقہ رابعہ میں وہ مشائخ ہیں جو طلب حدیث کے سلسلہ میں امام بخاری کے رفیق اور شریک تھے لیکن انھوں نے سماع حدیث امام بخاری سے پہلے شروع کیا تھا جیسے محمد بن یحییٰ ذہلی، ابو حاتم رازی، محمد بن عبدالرحیم، عبد بن حمید اور احمد بن نضر، اس طبقہ سے امام بخاری نے ان احادیث کو روایت کیا جب ان کے مشائخ فوت ہو چکے تھے اور جو احادیث اس طبقہ سے روایت کی ہیں وہ اور کسی کے پاس نہیں تھیں اور طبقہ خامسہ میں وہ مشائخ ہیں جو در اصل امام بخاری کے تلامذہ تھے جیسے عبداللہ بن حماد آملی، عبداللہ بن عباس خوارزمی اور حسین بن محمد قبانی۔ اس طبقہ سے بھی امام بخاری نے بضرورت اور فائدہ کے پیش نظر احادیث روایت کی ہیں مگر ان کی تعداد بہت کم ہے۔ بہر حال اس تحقیق سے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام بخاری نے اپنے اعلیٰ، اماثل اور اصاغر سب سے روایت حدیث کی ہے اور اپنے اس قول کو پورا کر دکھایا کہ اس وقت تک کوئی شخص کامل محدث نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے سے بڑوں، برابر والوں اور کمتر سے حدیث روایت نہ کرے۔[3]

حافظہ و ذہانت

امام بخاری کا ذہن بہت بیدار اور نکتہ رس تھا معترضین ان کے علم پر اتنا اعتماد نہیں کرتے تھے جتنا انہیں ان کے حافظہ اور ذہن پر اعتماد تھا۔ لوگوں نے بار ہا فن حدیث میں امام بخاری کی قابلیت کا امتحان لیا لیکن وہ اپنی غیر معمولی ذہانت اور بے مثال حافظہ کی وجہ سے ہمیشہ سرخرو رہے۔

حافظ احمد بن عدی بیان کرتے ہیں کہ جب اہل بغداد کو معلوم ہوا کہ امام بخاری بغداد آ رہے ہیں تو بغداد کے محدثین نے امام بخاری کا امتحان لینے کے لیے ایک سو احادیث کے متون اور اسانید میں رد و بدل کر دیا، ایک حدیث کی سند کو دوسری حدیث کے ساتھ اور اس کی سند کو پہلی حدیث کے ساتھ لگا دیا اور اس طرح ایک سو احادیث کے متن اور

---

[1] شہاب الدین احمد قسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ، ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۲

[2] امام مسلم بھی اسی طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ سعیدی غفرلہ

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ، ہدی الساری ج ۲ ص ۲۵۱

www.alahazratnetwork.org

سندات الٹ پلٹ کر دیے اور دس آدمیوں میں یہ احادیث اس طرح تقسیم کر دیں کہ ہر شخص ایک ایک کر کے دس احادیث کے بارے میں امام بخاری سے سوال کرے۔

امام بخاری جب بغداد میں داخل ہوئے تو اہل بغداد نے ان کے اعزاز میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی جس میں علماء امراء اور عوام کی بہت بڑی اکثریت شامل تھی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک شخص اٹھا اور اس نے سند مقلوب کے ساتھ پہلی حدیث پڑھی امام بخاری سے پوچھا تھا کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے آپ نے فرمایا نہیں اس نے پھر دوسری حدیث پڑھی پھر تیسری پھر چوتھی یہاں تک کہ اس نے دس احادیث پڑھ ڈالیں اور امام بخاری کے ہر بار نفی میں جواب دیا جاننے والے اصل سبب سمجھ گئے کہ امام بخاری کے علم پر حیران ہو رہے تھے اور انجان لوگ اس جواب کو امام بخاری کا عجز سمجھ کر پریشان ہو رہے تھے پہلے شخص کے سوالات کے بعد اسی طرح دوسرے شخص نے اٹھ کر سوالات کیے اور امام بخاری نے اسی طرح جواب دیے پھر تیسرا اٹھا پھر چوتھا یہاں تک کہ دس آدمیوں نے سو احادیث پوری کر ڈالیں اور امام بخاری نے ان تمام احادیث کے جواب میں یہی کہا کہ میں انہیں نہیں جانتا۔ جب امام بخاری نے دیکھا کہ یہ لوگ سوالات سے فارغ ہو گئے اور اب کوئی شخص نہیں اٹھتا تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ پہلے شخص نے جو حدیث پڑھی تھی اس کی اس نے یہ سند بیان کی تھی اور اس کی اصل سند یہ ہے اس طرح ان لوگوں کی پڑھی ہوئی سو کی سو احادیث کی غلط اسناد بھی پڑھ کر سنائیں اور ان کی اصل اسناد بھی بیان کر دیں اور ہر حدیث کو اس کی اصل سند کے ساتھ لاحق کر دیا جیسے ہی امام بخاری نے اپنے بیان کو ختم کیا تمام مجلس میں تحسین و مرحبا کا غلغلہ اور آفرین آفرین کا شور اٹھا اور عوام و خواص سب نے امام بخاری کے فضل کا اعتراف اور ان کی عظمت کا اقرار کر لیا[1]

حافظ ابو الازہر روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سمرقند میں چار سو محدث جمع ہوئے اور انہوں نے امام بخاری کو مغالطہ دینے کے لیے شام کی اسناد عراق کی اسناد میں داخل کیں اور عراق کی شام میں، اسی طرح حرم کی اسناد یمن میں داخل کیں اور یمن کی حرم میں وہ لوگ سات دن تک مسلسل اس قسم کے مغالطہ آمیز متون اور اسانید امام بخاری پر پیش کرتے رہے لیکن ایک بار بھی وہ امام بخاری کو سند میں مغالطہ دے سکے نہ متن میں[2]

کثرت طرق پر اطلاع

امام بخاری علم حدیث میں ہر قسم کی معلومات کے حامل تھے، حدیث کے تمام طرق ان کی نظر میں ہوتے تھے۔ ایک روایت جتنی اسانید سے مروی تھی امام بخاری کو ان تمام پر عبور ہوتا تھا اس زمانہ میں طرق و اسانید پر ان سے زیادہ کسی کو دسترس نہیں تھی۔

یوسف بن موسیٰ مروزی بیان کرتے ہیں کہ میں بصرہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ منادی کی آواز آئی اے علم کے طلبگارو امام محمد بن اسماعیل یہاں آئے ہوئے ہیں جس نے ان سے احادیث کی روایت لینی ہو وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔ مروزی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک دبلا پتلا سا نوجوان ستون کے قریب انتہائی سادگی اور خضوع سے

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۲۵۱

[2] شہاب الدین احمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

www.alahazratnetwork.org

خوشی سے زیادہ چہرہ سیاہ ہے۔ یہی امام بخاری کے اعلان سنتے ہی چاروں طرف سے مشتاق امام بخاری کے گرد جمع ہو گئے امام بخاری نے انہیں اگلے روز احادیث لکھوانے کا وعدہ کیا اور دوسرے روز صبح مجلس املا منعقد ہو گئی۔ آپ نے فرمایا میں تم کو وہی احادیث لکھواؤں گا جو تمہارے شہر کے محدثین بیان کرتے ہیں لیکن نئی سند کے ساتھ پھر آپ نے ایک حدیث منصور کی روایت سے پڑھی اور فرمایا تمہارے شہر والے اس حدیث کو منصور کے غیر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح امام بخاری نے ان کو کثیر تعداد میں احادیث لکھوائیں اور ہر حدیث کے بارے میں فرماتے تمہارے شہر والوں نے اس کو فلاں سے روایت کیا ہے اور میں اس کو فلاں سے لکھوا رہا ہوں۔[1]

حافظ ابو احمد اعمش بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نیشاپور کی ایک مجلس میں امام مسلم بن حجاج بھی امام بخاری سے ملنے آئے دوران مجلس کسی شخص نے یہ حدیث پڑھی کہ — عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن اسمٰعیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال کفارة المجلس اذا قام العبد ان یقول سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب الیك۔

امام مسلم نے اس حدیث کو سن کر کہا سبحان اللہ کس قدر عمدہ حدیث ہے دنیا میں اس کا ثانی نہیں ہے یعنی یہ حدیث صرف اسی سند سے پائی جاتی ہے پھر امام بخاری سے پوچھا کیا اس حدیث کی آپ کو کسی اور سند کا علم ہے امام بخاری نے فرمایا ہاں لیکن وہ سند معلول ہے۔ امام مسلم نے درخواست کی آپ مجھے وہ سند بتلائیں۔ امام بخاری نے فرمایا جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے ظاہر نہیں کیا اسے مخفی ہی رہنے دو۔ امام مسلم نے اٹھ کر امام بخاری کے سر کو بوسہ دیا اور اس عاجزی سے مطالبہ کیا کہ اگر امام بخاری نہ بتلاتے تو قریب تھا کہ امام مسلم رو پڑتے بالآخر امام بخاری نے فرمایا اگر نہیں مانتے تو لکھو۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل حدثنا وهیب حدثنا موسیٰ بن عقبة عن عون بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کفارة المجلس

امام مسلم اس حدیث کو سن کر بے حد مسرور ہوئے اور بے اختیار کہنے لگے اے امام میں شہادت دیتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شخص آپ کا ثانی نہیں ہے اور جو شخص آپ سے بغض رکھے وہ حاسد کے سوا اور کچھ نہیں ہو گا۔[2]

معرفت علل حدیث

علل حدیث کی معرفت کو علم اصول حدیث میں انتہائی اہمیت دی جاتی ہے حدیث معلل اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کوئی علت خفیہ قادحہ ہو یعنی حدیث بظاہر صحیح معلوم ہوتی ہو لیکن درحقیقت اس میں کوئی سقم ہو مثلاً موقوف کو مرفوع قرار دیا گیا ہو یا بالعکس اسی طرح مرسل کو موصول قرار دیا ہو یا بالعکس یا ایک حدیث کے متن کو دوسری حدیث میں داخل کر دیا گیا ہو یا اور کوئی وہم ہو۔ جن علل مذکورہ میں سے کوئی علت بھی سند یا متن میں پائی جاتی ہو تو وہ حدیث معلل ہوتی ہے۔ ائمہ حدیث نے روایت معلل کی معرفت کو بہت مشکل قرار دیا ہے حتیٰ کہ عبدالرحمٰن مہدی نے کہا کہ علل حدیث کی معرفت الہام کے سوا حاصل نہیں ہوتی۔

امام بخاری معرفت حدیث کے اس فن کی طرح علل حدیث میں بھی انتہائی ماہر اور اپنے وقت کے امام گردانے جاتے ہیں

[1] شہاب الدین احمد قسطلانی، المتوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

[2] شہاب الدین احمد قسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

www.alahazratnetwork.org

اور بڑے بڑے مشہور محدث آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے حل حدیث کے بارے میں معلومات حاصل کرتے تھے

وراق بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام مسلم بن حجاج امام بخاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے استاذ الاساتذہ سید المحدثین اور علل حدیث کے طبیب یہ بتائیے کہ حدثنا ابن جریج عن موسیٰ بن عقبہ عن سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ اس سند میں کیا علت ہے امام بخاری نے فرمایا کہ موسیٰ بن عقبہ کا سہیل سے سماع نہیں ہے۔ پس یہ حدیث بظاہر متصل تھی اور در حقیقت منقطع ثابت ہوئی۔[1]

حافظ احمد بن حمدون بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کے موقع پر دیکھا کہ محمد بن یحییٰ ذہلی امام بخاری سے اسماء اور علل کے بارے میں سوال کر رہے تھے اور امام بخاری اس تیزی اور روانی سے جواب دے رہے تھے جیسے آپ کے منہ سے جواب نہیں کمان سے تیر نکل رہا ہے۔[2]

نجی حالات

امام بخاری کے والد محدث اسماعیل بن ابراہیم تجارتی امیر کبیر شخص تھے اور امام بخاری نے ان سے وراثت میں مال و دولت کا بہت بڑا حصہ حاصل کیا تھا۔ امام بخاری اپنا مال مضاربت پر دیتے تھے خود بنفس تجارت نہیں کرتے تھے۔ ایک شخص نے آپ کے پچیس ہزار درہم دبا لیے تھے آپ نے فرمایا تم دس درہم ماہانہ ادا کر دیا کرو۔

ابو سعید بکر بن منیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو حفص نے امام بخاری کے پاس کچھ سامان بھیجا تاجروں کو پتہ چلا تو وہ اس سامان کو خریدنے کے لیے پہنچ گئے اور پانچ ہزار درہم کی پیشکش کی آپ نے فرمایا رات کو آنا شام کو تاجروں کا دوسرا گروہ آیا اور اس نے دس ہزار درہم کی پیشکش کر دی آپ نے فرمایا میں پہلے گروہ کے ساتھ بیع کی نیت کر چکا ہوں اب پانچ ہزار درہم کی خاطر اپنی نیت بدلنا نہیں چاہتا۔

سادگی اور انکساری

امام بخاری مزاج اور طبیعت کے اعتبار سے بہت سادہ اور جفاکش تھے اپنی ضروریات کے تمام کام خود کیا کرتے تھے۔ مال و دولت اور جاہ و ثروت کے باوجود کبھی خدام اور غلاموں کا حشم قائم نہیں رکھا۔ محمد بن حاتم وراق آپ کے خصوصی شاگرد تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری بخارا کے قریب سرائے بنا رہے تھے اور اپنے ہاتھوں سے اٹھا اٹھا کر اینٹیں لا رہے تھے میں نے آگے بڑھ کر کہا آپ رہنے دیجئے یہ اینٹیں میں لا دیتا ہوں آپ نے فرمایا قیامت کے دن یہی عمل مجھے نفع دے گا۔

وراق کہتے ہیں کہ جب ہم امام بخاری کے ساتھ کسی سفر میں جاتے تو آپ ہم سب کو ایک کمرہ میں جمع کر دیا کرتے اور خود علیحدہ رہتے۔ ایک بار میں نے دیکھا امام بخاری رات کو پندرہ بیس مرتبہ اٹھے اور ہر مرتبہ اپنے ہاتھ سے آگ جلا کر چراغ روشن کیا کچھ احادیث نکالیں ان پر نشانات لگائے پھر تکیہ پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ میں نے عرض کیا آپ نے رات کو اٹھ کر تنہا مشقت برداشت کی مجھے اٹھا لیتے۔ فرمایا تم جوان ہو اور گہری نیند سوتے ہو میں تمہاری نیند خراب کرتا۔

[1] طاہر بن صالح بن احمد الجزائری، توجیہ النظر ص ۴۹۸

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی، ہدی الساری ج ۲ ص ۲۹۰

فیاضی: امام بخاری جس قدر مال سے غنی تھے اس سے زیادہ ان کا دل غنی تھا بعض اوقات ایک دن میں تین تین سو درہم صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ وراق کہتے ہیں امام بخاری کی ماہانہ آمدنی پانچ سو درہم تھی اور یہ تمام رقم وہ طلبہ پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

زہد

فوائد دنیا سے بے پرواہی و عشرت سے امام بخاری کوسوں دور تھے طلب علم میں بسا اوقات انھوں نے سوکھی بھی گھاس کھا کر بھی وقت گزارا ہے۔ ایک مدت تک امام صاحب پر صرف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے اطباء نے بتایا کہ سوکھی روٹی کھا کھا کر ان کی آنتیں سوکھ گئی ہیں اس وقت امام بخاری نے بتایا کہ وہ چالیس سال سے خشک روٹی کھاتے ہیں اور اس طویل عرصہ میں سالن کو بالکل ہاتھ نہیں لگایا۔

خدا خوفی

امام بخاری تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے ظاہر و باطن میں غلطیوں سے دور رہتے تھے شبہات سے بچتے، غیبت سے پرہیز کرتے اور لوگوں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے تھے۔ انہیں تیر اندازی کا بے حد شوق تھا ایک مرتبہ ان کا تیر نہر کے پل پر لگا اور اس کی کیل خراب ہو گئی۔ امام بخاری بے حد پریشان ہوئے اور پل کے مالک حمید بن الاخضر کے پاس پیغام بھیجا کہ یا تو مرمت کرنے کی اجازت دو یا کیل کی قیمت لے لو اور یا ہماری غلطی معاف کر دو۔ حمید بن الاخضر نے سلام بھیجا اور کہا اے ابو عبداللہ میں صرف یہ کیل نہیں بلکہ اپنی تمام املاک تمہارے تصرف میں دیتا ہوں جس طرح چاہے ان میں تصرف کرو۔ امام بخاری نے جب یہ جواب سنا تو ان کا چہرہ کھل اٹھا اسی خوشی میں انہوں نے پانچ سو احادیث بیان کیں اور تین سو درہم صدقہ کر دیے۔

ایک شخص نے امام بخاری سے کہا آپ نے تاریخ کبیر میں لوگوں کے عیب بیان کیے ہیں اور ان کی غیبت کی ہے امام بخاری نے کہا میں نے کسی شخص پر کوئی حکم نہیں لگایا صرف روایت بیان کی ہے چنانچہ کاذب راویوں کو آپ نے تاریخ کبیر میں کذاب لکھنے کی بجائے کذبہ فلاں یا رماہ فلاں بالکذب لکھا ہے۔ بکر بن منیر سے روایت ہے کہ امام بخاری کہتے تھے کہ مجھے امید ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے حساب نہیں لے گا کیونکہ میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔

عبادت و ریاضت

امام بخاری بے حد عبادت گزار اور شب بیدار تھے کثرت سے نوافل پڑھتے اور روزے رکھتے تھے۔ رمضان شریف میں ہر روز ایک قرآن شریف کا ختم کرتے اور روزانہ نصف شب کو اٹھ کر قرآن کریم کے دس پاروں کی تلاوت کرتے۔ تراویح میں ختم قرآن کرتے اور ہر رکعت میں بیس آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

ابو بکر بن منیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن اسماعیل نماز پڑھ رہے تھے نماز کے بعد انہوں نے قمیص کا دامن اٹھایا اور اپنے ایک شاگرد سے کہا ذرا دیکھنا میری قمیص کے نیچے کیا ہے۔ شاگرد نے دیکھا قمیص کے نیچے زنبور تھی جس نے ان کے بدن پر پندرہ سولہ جگہ ڈنک لگایا ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ کا بدن جگہ جگہ سے سوج گیا تھا۔ ابن منیر نے پوچھا جب آپ کو زنبور نے پہلی مرتبہ کاٹا تھا اس وقت آپ نے نماز کیوں نہیں توڑی؟ آپ نے فرمایا میں قرآن کریم کی ایک آیت

www.alahazratnetwork.org

کی تلاوت کر رہا تھا اس میں اتنا ذوق و شوق پیدا ہوا کہ میں اس وقت اس تکلیف کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔

اخلاق حسنہ

امام بخاری بڑے خوش اخلاق، بردبار اور رحم دل تھے کسی شخص کی بد سلوکی پر وہ کبھی طیش و غضب میں نہ آتے اور برائی کا بدلہ ہمیشہ نیکی سے دیا کرتے تھے کسی شخص کی اصلاح مقصود ہوتی تو اسے بر سر مجلس کبھی ملامت نہ کرتے ہر شخص کی عزت نفس کا خیال رکھتے اور کبھی کسی کو شرمندہ نہ ہونے دیتے۔

عبداللہ محمد صیارفی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری کے پاس بیٹھے تھے، ناگاہ کنیز آگے سے گزری اور اس نے پیر کی ٹھوکر سے دوات گرا دی آپ نے فرمایا دیکھ کر چلا کرو اس نے تنک کر بدتمیزی کا سا جواب دیا جب راستہ نہ ہو تو کیسے چلوں آپ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور کہا جاؤ تم آزاد ہو۔

علی بن محمد منصور اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری مسجد کے اندر حلقہ احباب میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص کی داڑھی میں کوئی گندی چیز لگی ہوئی تھی اس نے وہ گندگی داڑھی سے نکال کر مسجد کے فرش پر پھینک دی۔ علی بن محمد کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ امام بخاری نے لوگوں کی نظر بچا کر چپکے سے وہ گندگی اپنی آستین میں اٹھا کر رکھ لی اور بعد میں لوگوں کے جانے کے بعد وہ گندگی مسجد کے باہر پھینک دی اس طرح امام بخاری نے مسجد کے فرش کو بھی گندگی سے صاف کیا اور اس شخص کو بھی بر سر مجلس شرمندگی سے بچا لیا۔[1]

امام بخاری بے حد صابر و شاکر تھے اور اپنی ذات کا انتقام بالکل نہیں لیتے تھے ان کے شیوخ میں سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے نیشاپور میں الفاظ قرآن کو غیر مخلوق نہ کہنے پر امام بخاری کے خلاف محاذ قائم کر دیا اور امام بخاری کے درس پر پابندی لگا دی اور یہ برملا کہہ دیا کہ بخاری اس شہر میں نہیں رہ سکتے۔ جس کی وجہ سے امام بخاری نیشاپور چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ذہلی کی اس بدسلوکی سے امام مسلم اس قدر برہم ہوئے کہ انہوں نے وہ تمام احادیث جو ذہلی سے لکھی تھیں ایک بنڈل میں باندھ کر واپس ذہلی کو بھجوا دیں۔ لیکن امام بخاری نے ذہلی کی روایت کو نہیں چھوڑا اور صحیح بخاری میں ذہلی کی روایت کو برقرار رکھا البتہ پورا نام ذکر کرنے کی بجائے یا تو محمد کہتے ہیں یا ان کے دادا کی طرف نسبت کر کے محمد بن خالد کہتے کسی نے اس اجمال کی وجہ پوچھی تو بتلایا کہ ذہلی مجھ پر جارح ہے اگر میں اس کا نام صراحۃً ذکر کروں تو وہ متعین ہو جائے گا اور لوگ سمجھیں گے کہ میں اپنے جارح کی تعدیل کر رہا ہوں اور اس سے میری صداقت اور عدالت پر حرف آئے گا جس کا اثر میری روایت پر پڑے گا۔

امام بخاری کا فقہی مسلک

امام بخاری نے اپنے کلام میں اس بات کی کوئی تصریح نہیں کی ہے کہ ان کا فقہی مسلک کیا تھا البتہ جامع صحیح میں امام بخاری ایسی احادیث کثرت سے لائے ہیں

الشافعیۃ ؂ یہ بیان کیا ہے۔

اور تاج الدین سبکی امام بخاری کے بارے میں لکھتے ہیں:

وسمع بمکۃ من الحمیدی وعلیہ تفقہ من الشافعی ؂

یعنی امام بخاری نے مکہ میں حمیدی سے سماع کیا اور انہیں سے فقہ شافعی پڑھا۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

ذکرا بو عاصم العبادی اما عبد اللہ فی کتابہ الطبقات وقال سمع من الزعفرانی وابی ثور والکرابیسی قلت وتفقہ علی الحمیدی وکلھم من اصحاب الشافعی ؂

ابو عاصم عبادی نے امام بخاری کا ذکر اپنی کتاب طبقات شافعیہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاری نے زعفرانی، ابو ثور اور کرابیسی سے سماع کیا ہے اور میں کہتا ہوں انہوں نے حمیدی سے فقہ پڑھی ہے اور یہ سب امام شافعی کے شاگرد تھے۔

امام تاج الدین سبکی نے یہ تمام ثبوت حافظ ابو عاصم کے اس قول کو تقویت پہنچانے کے لیے ذکر کیے ہیں کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے۔ حافظ ابو عاصم ۳۵۷ھ میں یعنی امام بخاری کے وصال کے ٹھیک ایک سو ایک سال بعد پیدا ہوئے ان کا زمانہ امام بخاری کے بہت قریب تھا اس لیے ان کی بات پر اعتماد کرنے کی وجہ ہیں۔

اور نواب صدیق حسن بھوپالی ابجد العلوم سے نقل کرکے لکھتے ہیں:

ولنذکر بعد ذلک نبذا من ائمۃ الشافعیۃ لیکون الکتب کامل النظر بین مآثر الشریفین وخیرا وصنفان احدھما من تشرف بصحبۃ الامام الشافعی والاٰخر من تلاھم من الائمۃ اما الاول فمنھم احمد الخلال، ابو جعفر البغدادی واما الصنف الثانی فمنھم محمد بن ادریس ابو حاتم الرازی ومحمد بن اسمٰعیل البخاری ومحمد بن علی الحکیم ترمذی ؂

اور ہمیں چاہیے کہ اب کچھ ائمہ شافعیہ کا ذکر کریں تاکہ ہماری کتاب حنفی اور شافعی دونوں طرزوں کی جامع ہو جائے اور ائمہ شافعیہ دو قسم پر ہیں ایک وہ جو امام شافعی کی صحبت سے مشرف ہیں جیسے احمد خلال اور ابو جعفر بغدادی اور دوسری قسم کے ائمہ شافعیہ وہ ہیں جیسے محمد بن ادریس رازی محمد بن اسمٰعیل البخاری اور حکیم ترمذی۔

ان تمام عبارات سے پیش نظر اسی کی اکثریت اس طرف گئی ہے کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے۔

؂ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۲

؂ امام تاج الدین السبکی المتوفی ۷۷۱ھ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۲ ص ۲

؂ امام تاج الدین السبکی المتوفی ۷۷۱ھ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۲ ص ۴

؂ نواب صدیق حسن بھوپالی المتوفی ابجد العلوم ص ۱۱۸

www.alahazratnetwork.org

لکھا ہے کہ امام بخاری سے ایک لاکھ شخصوں نے روایت کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ عدد و شمار ان کے تلامذہ کا احصار کرنے سے قاصر ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام بخاری کے تلامذہ کا اجمالاً ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: امام بخاری کے مشائخ میں سے عبداللہ بن محمد مسندی، عبداللہ بن منیر، اسحاق بن احمد سرماری اور محمد بن خلف بن قتیبہ نے ان سے روایت کی ہے۔[1]

معاصرین میں سے ابوزرعہ، ابوحاتم رازیان، ابراہیم حربی، ابوبکر بن ابی عاصم، موسیٰ بن ہارون حمال، محمد بن عبداللہ مطین، اسحاق بن احمد بن زیرک فارسی، محمد بن قتیبہ بخاری اور ابوبکر اعین نے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

اکابرین میں سے حافظ صالح بن محمد جزرہ، مسلم بن حجاج، ابوالفضل احمد بن سلمہ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن نصر مروزی، ابوعبدالرحمن نسائی اور ابوعیسیٰ ترمذی نے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

جن بزرگوں نے باقاعدہ شاگردی اختیار کی اور امام بخاری کا اعتماد حاصل کیا ان کے اسماء یہ ہیں: عمر بن محمد بجیری، ابوبکر بن ابی الدنیا، ابوبکر بزار، حسین بن محمد قبانی، یعقوب بن یوسف بن اخرم، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، سہل بن شاذویہ بخاری، عبداللہ بن واصل، قاسم بن زکریا مطرز، ابوقریش محمد بن جمعہ، محمد بن سلیمان باغندی، ابراہیم بن موسیٰ جوہری، علی بن عباس ابوحامد اعمشی، ابوبکر احمد بن محمد بن صدقہ بغدادی، اسحاق بن داؤد، حاشد بن اسماعیل بخاری، محمد بن عبداللہ بن جنید، محمد بن موسیٰ، جعفر بن محمد نیشاپوری، ابوبکر بن ابی داؤد، ابوالقاسم بغوی، ابومحمد بن صاعد، محمد بن ہارون حضرمی، اور حسین بن حاملی بغدادی۔

تصانیف

امام بخاری کی زندگی کا اکثر حصہ احادیث کی تلاش میں شہر بہ شہر سفر میں گذرا ہے اور انہیں کسی ایک جگہ سکون سے بیٹھ کر کام کرنے کا وقت بہت کم ملا ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے خاطر خواہ تعداد میں تصانیف چھوڑی ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی اور دیگر حضرات نے جو امام بخاری کی تصانیف گنوائی ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ الجامع الصحیح۔ ۲۔ التاریخ الکبیر۔ ۳۔ التاریخ الاوسط۔ ۴۔ التاریخ الصغیر۔ ۵۔ کتاب الضعفاء۔ ۶۔ کتاب الکنیٰ۔ ۷۔ الادب المفرد۔ ۸۔ جزء رفع الیدین۔ ۹۔ جزء القراءۃ خلف الامام۔ ۱۰۔ کتاب الاشربہ۔ ۱۱۔ کتاب الہبہ۔ ۱۲۔ کتاب العلل۔ ۱۳۔ بر الوالدین۔ ۱۴۔ الجامع الکبیر۔ ۱۵۔ التفسیر الکبیر۔ ۱۶۔ المسند الکبیر۔ ۱۷۔ خلق افعال العباد۔ ۱۸۔ قضایا الصحابہ والتابعین۔ ۱۹۔ کتاب الوحدان۔ ۲۰۔ کتاب المبسوط۔ ۲۱۔ کتاب الفوائد۔ ۲۲۔ اسامی الصحابہ۔

خلق قرآن کا مناقشہ

سنہ ۲۵۰ھ میں امام بخاری نے نیشاپور آنے کا پروگرام بنایا۔ ابن حجر لکھتے ہیں کہ اہالیان نیشاپور میں ان کی آمد پر فرحت و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ ان دنوں نیشاپور میں محمد بن یحییٰ ذہلی نیشاپور کی علمی ریاست کے سربراہ تھے۔ محمد بن یحییٰ ذہلی نے شہر کے لوگوں کو امام بخاری کے استقبال کی ترغیب دی، چنانچہ لوگوں کے ایک انبوہ کثیر نے محمد بن یحییٰ کی قیادت میں شہر سے تین مرحلے آگے جا کر امام بخاری کا استقبال کیا اور انتہائی تزک و احتشام سے امام بخاری کو شہر میں لے کر آئے۔ امام مسلم بن حجاج کہتے ہیں کہ میں نے اس سے پہلے اتنا عظیم الشان استقبال نہ کسی عالم

[1] شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، ہدی الساری ج ۲ ص ۲۶۵

www.alahazratnetwork.org

بہرحال امام بخاری شافعی ہونے کی تقدیر پر بھی محض مقلد نہیں تھے بلکہ مجتہد فی المسائل تھے اور طبقات فقہاء میں تیسرے درجے پر فائز تھے یہی وجہ ہے کہ وہ بعض مسائل میں امام شافعی سے اختلاف کرتے ہیں اور ان مسائل میں خود اجتہاد کرتے ہیں۔ اسی لیے اہل علم کے نزدیک امام بخاری کی مثال شوافع میں ایسی ہے جیسے احناف میں امام ابوجعفر طحاوی کی۔

کلمات الثناء

امام بخاری کے علمی اور عملی کمالات اور ان کے فضائل و مناقب کا ان کے زمانہ کے تمام اہل نقل حضرات نے اعتراف کیا ہے جن لوگوں نے آپ کی علمی اور عملی صفات کو سراہا ان میں آپ کے شیوخ، معاصرین اور تلامذہ کی ایک طویل فہرست ہے۔ اگر امام بخاری کے حق میں بیان کیے گئے تمام توصیفی کلمات کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام بخاری کی اس قدر مدح و ثناء کی گئی ہے کہ قرطاس و قلم ختم ہو سکتے ہیں لیکن ان کے مناقب کا بیان ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ وہ بحر ہے جس کا ساحل نہیں ہو سکتا۔

اساتذہ سے

امام بخاری کے استاذ ابو مصعب احمد بن ابی بکر نے کہا امام بخاری حدیث میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں۔ کسی شخص نے اس بات پر تعجب کیا تو ابو مصعب نے کہا اگر تم امام مالک کو دیکھتے تو ان میں اور بخاری میں سرمو فرق نہ پاتے۔ امام بخاری کے ایک اور استاذ قتیبہ بن سعید نے کہا میرے پاس مشرق و مغرب سے بے شمار لوگ علم حدیث کی تحصیل کے لیے آئے لیکن ان میں بخاری جیسا کوئی نہ تھا۔ امام احمد بن حنبل نے کہا ارض خراسان نے آج تک بخاری کی نظیر نہیں پیدا کی۔ اسحاق بن راہویہ نے کہا بخاری سے احادیث روایت کیا کرو ان کو لکھ لیا کرو۔ بلا ریب اگر بخاری، حسن بصری کے زمانہ میں ہوتے تو وہ علم حدیث میں ان کی طرف رجوع کرتے۔

معاصرین سے

امام بخاری کے معاصرین میں سے حاکم نے کہا میں نے حجاز، شام اور عراق کے علماء دیکھے مگر بخاری جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اسحاق بن خزیمہ نے کہا اس آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل سے زیادہ کوئی عالم حدیث نہیں ہے۔ حاتم بن منصور نے کہا امام بخاری اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت ہیں۔

تلامذہ سے

اور تلامذہ میں سے امام ترمذی نے کہا میں نے اسانید اور علل کے علم میں امام بخاری سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ امام مسلم نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ امام بخاری کا کوئی مماثل نہیں ہے اور سلیم بن مجاہد نے کہا میں نے ساٹھ سال سے امام بخاری جیسا کوئی شخص نہ علم میں دیکھا ہے نہ عمل میں۔[۱]

تلامذہ کی تعداد

امام بخاری کے زمانہ میں بصرہ، بغداد، نیشاپور، سمرقند اور بخارا علوم اسلامیہ کے مرکز قرار دیے جاتے تھے ان شہروں میں امام بخاری بارہا گئے اور بے حساب لوگوں کو احادیث املا کرائیں۔ بخارا سے لے کر حجاز تک امام بخاری کے تلامذہ کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ ملا علی قاری ہروی اور قسطلانی نے

---

[۱] ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، ہدی الساری ج ۲ ص ۲۵۲

www.alahazratnetwork.org

کا دیکھا تھا نہ کسی عالم کا۔

امام بخاری۔ نیشا پور میں مسند حدیث پر درس دینا شروع کیا ان کے درس میں ہر وقت ہجوم رہتا تھا اور سب لوگ امام بخاری سے علم حدیث کا استفادہ کرتے تھے۔ بعض حاسدین کو امام بخاری کی شہرت اور مقبولیت بری لگی اور انہوں نے محمد بن یحییٰ کو امام بخاری کا مخالف بنا دیا اس کی تفصیل یہ ہے کہ محمد بن یحییٰ ذہلی قرآن کریم کے الفاظ کو بھی قدیم مانتے تھے۔ اس پر بڑی شدت سے قائم تھے کسی شخص نے جا کر امام بخاری سے پوچھا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق امام بخاری ٹالتے رہے جب اس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے کہا۔ القرآن کلام اللہ غیر مخلوق۔ اس نے پھر اصرار کیا قرآن کے الفاظ کا حکم بتلایئے تو آپ نے کہا۔ افعالنا مخلوقة والفاظنا من افعالنا۔ (ہمارے افعال مخلوق ہیں اور الفاظ بھی ہمارے افعال ہیں) بس پھر کیا تھا شور مچ گیا کہ امام بخاری الفاظ قرآن کو مخلوق مانتے ہیں جب ذہلی تک یہ خبر پہنچی تو وہ تمام حدود ختم کر کے یکسر مخالف ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ بخاری کے درس میں کوئی شخص نہ جائے۔ چنانچہ مسلم بن حجاج کے سوا تمام لوگوں نے امام بخاری کے درس میں جانا بند کر دیا آخر کار جب امام بخاری اہل نیشا پور سے مایوس ہو گئے تو آپ نے نیشا پور سے بخارا کی طرف مراجعت کا قصد کر لیا۔[1]

وطن کو واپسی

جب اہل وطن کو معلوم ہوا امام بخاری دوبارہ لوٹ رہے ہیں تو انتہائی بے حد خوش ہوئے انہوں نے بخارا سے کئی میل پہلے امام بخاری کی پیشوائی کے لیے خیمے نصب کر دیئے اور بڑے تزک و احتشام اور شان و شوکت سے امام بخاری کو شہر میں لے کر آئے۔ امام بخاری نے بخارا میں درس قائم کیا اور اطمینان سے پڑھانے میں مصروف ہو گئے۔

حاسدین نے یہاں بھی امام بخاری کا پیچھا نہ چھوڑا وہ خلافت عباسیہ کے نائب خالد بن احمد ذہلی والی بخارا کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ امام بخاری سے کہیے کہ وہ آپ کے صاحبزادے کو گھر آ کر پڑھا دیا کریں جب والی بخارا نے امام بخاری سے یہ فرمائش کی تو آپ نے فرمایا کہ علم کو سلاطین کے دروازے پر جا کر ذلیل کرنا نہیں چاہتا جس شخص کو پڑھنے کی غرض ہے اس کو میرے درس میں آنا چاہیے والی بخارا نے کہا اگر میرا لڑکا درس میں آئے تو وہ عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر نہیں پڑھے گا آپ کو اسے علیحدہ پڑھانا ہوگا۔ امام بخاری نے جواب دیا میں کسی شخص کو احادیث رسول کی سماعت سے روک نہیں سکتا۔ یہ جواب سن کر حاکم ناراض ہو گیا اور اس نے ابن الوقت علماء سے امام بخاری کے خلاف فتویٰ حاصل کر کے انہیں شہر سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

امام بخاری اپنے وطن میں آ کر بے وطن ہونے پر بہت آزردہ ہوئے۔ ابھی ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ خلیفہ نے والی بخارا خالد بن احمد ذہلی کو معزول کر دیا اور اسے گدھے پر سوار کرا کے گلی سے نکالا گیا اور قید خانہ میں بند کر دیا گیا جہاں وہ انتہائی ذلت اور رسوائی سے چند دن گزارنے کے بعد ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح جن لوگوں نے امیر بخارا کی معاونت

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی ۸۵۲ھ   ہدی الساری ج ۲ ص ۲۶۲

www.alahazratnetwork.org

کی تھی وہ سب مختلف بلاؤں میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو گئے۔[۱]

وصال

بخارا سے واپس ہونے کے بعد امام بخاری نے سمرقند جانے کا قصد کیا۔ ابھی سمرقند سے کئی منزل دور تھے کہ آپ کو اطلاع ملی کہ اہل سمرقند میں آپ کے بارے میں دو آراء ہو گئی ہیں یہ سن کر آپ وہیں راستہ میں خرتنگ نامی ایک بستی میں رک گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اے خدا یہ زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہوتی جا رہی ہے مجھے اپنے پاس واپس بلالے۔ اس دعا کے بعد آپ بیمار پڑ گئے۔ اسی اثناء میں اہل سمرقند نے بلانے کے لیے آپ کے پاس قاصد بھیجا آپ جانے کے لیے تیار ہوئے مگر طاقت نے ساتھ نہ دیا چند دعائیں پڑھیں اور لیٹ گئے۔ جسم سے پسینہ بہنا شروع ہوا۔ ابھی وہ پسینہ خشک نہ ہوا تھا کہ آپ نے جان، جان آفرین کے سپرد کر دی اور اس طرح یکم شوال ۲۵۶ھ کو باسٹھ سال کی زندگی گزار کر رات کے وقت علم و فضل کا وہ عظیم آفتاب غروب ہو گیا جس کے علم و فضل کی روشنی سے سمرقند، بخارا، بغداد اور نیشاپور کے بے شمار عوام و خواص اپنے دل و دماغ کو منور کر رہے تھے۔[۲]

بارگاہ رسالت میں مقبولیت

امام بخاری نے ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی تلاش آپ کے اقوال کی تتبع اور آپ کی احادیث کی خدمت میں گزاری۔ ان کی زندگی کا ایک ایک عمل متابعت رسول کا مظہر تھا۔ وراق کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ امام بخاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں اور حضور جس جگہ قدم رکھتے ہیں امام بخاری بھی بعد میں وہیں قدم رکھتے ہیں۔[۳] فربری کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی جگہ جا رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں جا رہے ہو میں نے عرض کیا محمد بن اسماعیل کے پاس۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور ان سے جا کر میرا سلام کہنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عنایت صرف زندگی میں امام بخاری کے شامل حال نہیں رہی بلکہ وصال کے بعد بھی یہ توجہات ان پر سایہ فگن رہیں۔ چنانچہ عبد الواحد بن آدم طواویسی کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہ کے ساتھ ایک جگہ کھڑے ہوئے ہیں میں نے پوچھا حضور کس کا انتظار ہے فرمایا بخاری کا۔ طواویسی کہتے ہیں چند دن بعد مجھے امام بخاری کے وصال کی خبر پہنچی میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ امام بخاری کا اسی رات انتقال ہوا تھا جس رات میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔

مزار بخاری کی برکات

امام بخاری کی نماز جنازہ کے بعد جب ان کی قبر پر مٹی ڈالی گئی تو مدت تک اس مٹی سے مشک کی مہک آتی رہی۔ اور عرصہ دراز تک لوگ دور دور سے آکر امام بخاری

۱؎ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ہدی الساری ج ۲ ص ۲۶۵

۲؎ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ہدی الساری ج ۲ ص ۲۶۶

۳؎ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ — ہدی الساری ج ۲ ص ۲۶۲

www.alahazratnetwork.org

کی قبر کی مٹی کو بطور تبرک لے جاتے رہے۔[1]

ابو الفتح سمرقندی بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری کے وصال کے دو برس بعد سمرقند میں خشک سالی کی وجہ سے قحط نمودار ہو گیا لوگوں نے بار بار نماز استسقاء پڑھی اور دعائیں مانگیں مگر بارش نہ ہوئی پھر ایک مرد صالح قاضی شہر کے پاس گیا اور اس کو مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کی قبر پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگو شاید اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کر لے۔ قاضی شہر نے یہ مشورہ قبول کر لیا اور شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کی قبر پر حاضر ہوا لوگوں نے وہاں گریہ و زاری کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے نہایت خضوع و خشوع سے دعا مانگی اور امام بخاری سے قبولیت دعا کے لیے سفارش کی درخواست کی اسی وقت آسمان پر بادل امڈ آئے اور سات دن لگاتار اس قدر بارش ہوتی رہی کہ لوگوں کے لیے خرتنگ سے سمرقند پہنچنا مشکل ہو گیا۔[2]

حرف آخر

امام بخاری عالم و فاضل، عابد و زاہد اور ریاضت و مجاہدہ تھے۔ ان کا چہرہ ہمیشہ خوف الٰہی سے زرد اور محبت رسول سے روشن رہتا تھا۔ ان کے فیضان کا جو سلسلہ ان کی زندگی میں قائم ہوا تھا وہ آج تک نہیں ٹوٹا اور آج امت مسلمہ دین کے جن احکام سے واقف ہے ان میں امام بخاری کی مساعی کا بہت بڑا حصہ ہے انہوں نے رسول اللہ کی احادیث کی اشاعت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے ذکر کو دنیا میں پھیلا دیا اور حق یہ ہے کہ جب تک مدارس اور مکاتب میں قال قال رسول کی محفل سجی رہے گی آسمان رحمت سے بخاری کی قبر پر انوار و تجلیات کی بارش ہوتی رہے گی۔

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ھدی الساری ج ۲ ص ۴۹۴

[2] شہاب الدین احمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ — ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۹

صحیح بخاری

امام بخاری کی تصانیف بیس تیس سے زیادہ ہیں لیکن جو عظمت، شہرت اور مقبولیت صحیح بخاری کے حصہ میں آئی وہ اور کسی کتاب کو حاصل نہ ہو سکی بلکہ حق یہ ہے کہ تمام امہات کتب حدیث میں جو مقام صحیح بخاری کو حاصل ہوا وہ اور کسی کتاب نے نہیں پایا۔ نیز علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری سے زیادہ کوئی صحیح کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے۔ امام شافعی نے موطا امام مالک کو صحیح ترین کتاب قرار دیا تھا لیکن وہ صحیح بخاری کی تصنیف سے پہلے کی بات تھی اور ظاہر ہے کہ صحیح بخاری کے منظر وجود پر آنے کے بعد متقدمین کی تمام کتابیں پس منظر میں چلی گئیں۔

متاخرین کی کتابوں میں صحیح مسلم نے بے شک بڑا نام کمایا بلکہ بعض مغاربہ نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح بھی دے دی لیکن ان لوگوں کو جمہور کی موافقت حاصل نہ ہو سکی اور محققین نے دلائل و براہین سے ثابت کر دکھایا کہ مسلم کی احادیث کا درجہ صحت اور اتصال میں بخاری سے بہت کم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں جس قدر احادیث درج کی ہیں وہ سب امام بخاری کی توجہ اور عنایت کا ثمرہ ہیں۔ اسی لیے دارقطنی نے کہہ دیا کہ اگر امام بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم سے کسی حدیث کا ظہور نہ ہوتا۔

سبب تالیف

عہد صحابہ و تابعین میں تدوین احادیث کا اہتمام نہیں تھا جس کی اصل وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کو اپنے ضبط صدر اور حافظہ پر پوری اعتماد تھا البتہ اتباع تابعین کے عہد میں تدوین حدیث کا عام رواج ہو چکا تھا اور متعدد جلیل القدر محدثین نے مجموعہ احادیث ترتیب دے رکھے تھے ان کتابوں میں امام ابو حنیفہ کی کتاب الآثار، امام مالک کی موطا، جامع سفیان ثوری، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق اور مسند احمد کی بہت شہرت تھی لیکن اس وقت تک حدیث کے ذخیرہ پر جس قدر کتابیں معرض وجود میں آئی تھیں ان میں سے کسی کتاب میں بھی صرف احادیث صحیحہ لانے کا التزام نہیں کیا گیا تھا بلکہ ان میں شاذ، منکر، مدلس اور معلل ہر قسم کی روایات جمع کر دی گئی تھیں۔ اس وقت اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ ایک ایسا مجموعہ احادیث ترتیب دیا جائے جس میں صرف احادیث صحیحہ کو جمع کیا جائے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر امام بخاری کے استاد اسحاق بن راہویہ نے امام بخاری سے کہا کاش تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن کی اسانید صحیحہ کے ساتھ جمع کرو تاکہ صحیح مجموعہ تیار ہو جائے۔

اسی زمانہ میں امام بخاری نے خواب دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے پنکھا ہاتھ میں لئے مکھیاں اڑا رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ امام بخاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب جھوٹی باتوں کو دور کریں گے۔ اس تعبیر کے بعد امام بخاری نے احادیث صحیحہ جمع کرنے کا پختہ عزم کر لیا[1]

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

www.alahazratnetwork.org

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری کی تالیف کے صرف یہی دو سبب تھے لیکن اگر بنظر غائر سے صحیح بخاری کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ تالیف صحیح کا مقصد صرف جمع احادیث ہی نہیں بلکہ تراجم پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ہے کیونکہ بسا اوقات امام بخاری ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں اور اس کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کرتے۔

مثلاً۔ کتاب العلم میں ایک عنوان قائم کیا باب العلم قبل القول والعمل لقول اللہ عز وجل فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ فبدأ بالعلم[1] اس باب کے تحت امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حدیث ذکر نہیں کی بلکہ ترجمۃ الباب پر صرف مذکورہ آیت سے استدلال کیا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے پہلے علم کا اور پھر لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کتاب الزکوٰۃ میں ایک باب قائم کیا۔ لا یقبل اللہ صدقۃ من غلول ولا یقبل الا من کسب طیب لقولہ تعالیٰ قول معروف ومغفرۃ خیر من صدقۃ یتبعہا اذی واللہ غنی حلیم[2]

اس آیت کریمہ پر باب ختم کر دیا گیا اور اس باب کے ثبات کے لیے امام بخاری کوئی حدیث نہیں لائے۔ بلکہ ترجمۃ الباب کو اس آیت کریمہ سے استنباط ثابت کیا ہے کہ جب مال حلال سے صدقہ بھی بوجہ احسان جتلانے قبول نہیں ہے تو مال حرام سے دیا ہوا صدقہ کب قبول ہو سکتا ہے۔ ان شواہد سے معلوم ہوا کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد صرف جمع احادیث ہی نہیں بلکہ مسائل فقہیہ میں اپنے افکار پر استدلال بھی ہے۔

استدلال علی المسائل کے علاوہ تالیف صحیح کی تیسری غرض احادیث سے مسائل کا استنباط ہے کیونکہ ایک حدیث کو امام بخاری متعدد جگہ لاتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایک حدیث کا جز انہوں نے سترہ سترہ مقامات پر ذکر کیا ہے اگر ان کا مقصد صرف احادیث صحیحہ کا جمع کرنا ہوتا تو وہ ایک بار حدیث کے ذکر کر دینے سے پورا ہو سکتا تھا اور جب وہ ایک حدیث کو مختلف ابواب کے تحت متعدد جگہ لاتے ہیں تو اس سے ان کا مقصد ان مسائل کا استنباط ہوتا ہے جن کے تحت وہ اس حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً ایک دفعہ پر بعض صحابہ نے عجلت کی وجہ سے پیروں کو دھونے کی بجائے فقط مسح کر لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا۔ ویل للاعقاب من النار۔ اس حدیث کو امام بخاری نے دو جگہ ذکر کیا ہے ایک جگہ باب من رفع صوتہ بالعلم اور دوسری جگہ باب غسل الرجلین ولا یمسح علی القدمین کے تحت گو اس حدیث سے امام بخاری نے دو مسئلوں کا استنباط کیا ایک بلند آواز سے علم کی بات کہنے کا اور دوسرے پیروں پر مسح کی عدم کفایت کا۔

بہر حال اس تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد جمع احادیث کے علاوہ مسائل فقہیہ میں اپنے افکار پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ہے۔

تسمیہ امام بخاری نے اپنی صحیح کا نام الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھا لیکن عوام و خواص میں یہ کتاب صحیح بخاری کے نام سے مشہور ہو گئی۔ محدثین کی اصطلاح میں جامع، حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں آٹھ مضامین کے عنوانوں کے تحت احادیث ذکر کی جاتی ہوں یعنی سیر، تفسیر، آداب، عقائد، فتن، احکام

حاشیہ صفحہ گزشتہ ۔ ۱۰۰ھ علی قاری المتوفی مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۱۲ سنہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ الجامع الصحیح ج ۱ ص ۱۶

[1] محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ الجامع الصحیح ج ۱ ص ۱۸۹

التزام کتاب اور صحیح کا مطلب ہے کہ اس مجموعہ کی تمام احادیث صحیح ہوں اور المختصر من امور رسول اللہ کا مفاد یہ ہے کہ اس کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال، صفات اور ایام سے متعلق احادیث لائی جائیں گی۔

ادب اور اہتمام

امام بخاری نے اپنی صحیح کا چھ لاکھ احادیث میں سے انتخاب کیا ہے حدیث شریف کو کتاب میں ذکر کرنے سے پہلے وہ غسل کرتے اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھتے پھر اس حدیث کی صحت کے بارے میں استخارہ کرتے اس کے بعد اس حدیث کو اپنی صحیح میں درج کرتے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب کو سولہ سال کی مدت میں مکمل کیا ہے میں نے اس کتاب میں صرف صحیح احادیث شامل کی ہیں اور جن صحیح احادیث کو میں نے طوالت کی وجہ سے ترک کر دیا ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح کا مسودہ مکہ، بصرہ اور بخارا میں تیار کیا اور اس کی تبییض مسجد حرام میں کی اور مدینہ منورہ میں روضہ شریفہ کے پاس بیٹھ کر تراجم ابواب لکھے۔ امام بخاری کے شاگرد محمد بن ابی حاتم وراق کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے پوچھا کیا آپ کو وہ تمام احادیث یاد ہیں جو آپ نے اپنی صحیح میں درج کی ہیں امام بخاری نے فرمایا جامع صحیح کی کوئی حدیث مجھ سے مخفی نہیں ہے کیونکہ میں نے اس کو تین مرتبہ لکھا ہے۔

تین مرتبہ تصنیف سے مراد تسوید، تبییض اور تنقیح مراد ہے اور صحیح بخاری کے نسخوں کا اختلاف بھی شاید اسی وجہ سے ہے۔ بعض صوفیاء سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام بخاری نے مسودہ لکھا دوسری مرتبہ تبییض تیار کیا تیسری بار ہر حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا اور جس حدیث کے بارے میں بالشافہ یا خواب کے ذریعہ حضور سے اجازت مل گئی اور اس کی صحت کا یقین کامل ہو گیا اس کو اپنی صحیح میں درج کر دیا۔

مقبولیت

اللہ تعالیٰ نے امام بخاری کی صحیح کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی۔ قرآن کریم کے بعد جس کتاب پر سب سے زیادہ اعتماد کیا جاتا ہے وہ صحیح بخاری ہے۔ صحیح بخاری پر سب سے زیادہ کام کیا گیا۔ اس کی بے شمار شروح لکھی گئی ہیں اس کی تعلیقات، متابعات، شواہد اور رجال کی تحقیق پر الگ الگ کتابیں لکھی گئیں امام بخاری کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دینی مدارس میں انتہائی اہتمام اور شکوہ کے ساتھ صحیح بخاری کا درس دیا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جس طرح امام بخاری مقبول تھے اسی طرح ان کی صحیح بھی بارگاہ رسالت میں شرف پذیرائی رکھتی ہے۔ امام زید مروزی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیت اللہ میں رکن اور مقام کے درمیان سویا ہوا تھا کہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضور نے فرمایا: اے ابو زید! شافعی کی کتابیں کب تک پڑھتے رہو گے میری [illegible]

www.alahazratnetwork.org

سے ایک امتی مقابلہ

بدیہو کہتے ہیں کہ بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کسی مشکل میں صحیح بخاری کو پڑھا جائے تو وہ حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی میں صحیح بخاری ہو وہ غرق نہیں ہوتی اور علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ خشک سالی میں صحیح بخاری کی قراءت سے بارش ہو جاتی ہے۔

موضوع صحیح بخاری کا اصل موضوع احادیث مرفوعہ مسندہ ہیں اور انہیں احادیث کی صحت کا امام بخاری نے التزام کیا ہے۔ ان کے علاوہ جو تعلیقات، متابعات، شواہد، آثار صحابہ، اقوال تابعین اور ائمہ فتاویٰ کے احکام ذکر کیے گئے ہیں وہ سب بالتبع ہیں اور اس ضمن میں جو احادیث ذکر کی گئی ہیں وہ امام بخاری کے موضوع سے خارج ہیں اور نہ ہی ان کی صحت کا التزام کیا گیا ہے۔

اسلوب ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد صرف جمع احادیث نہیں ہے بلکہ تراجم ابواب پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ان کا مقصود تھا، چنانچہ ترجمۃ الباب کے اثبات کے لیے وہ سب سے پہلے قرآن کریم کی آیت پیش کرتے ہیں پھر کبھی اسی پر اکتفا کر لیتے ہیں اور بعض اوقات آثار صحابہ، اقوال تابعین اور مشاہدات اور فتاویٰ سے اس کی تائید کرتے ہیں اس کے بعد اس باب کے تحت اپنی پوری سند کے ساتھ حدیث کی روایت کرتے ہیں اور کبھی سند معلق سے حدیث وارد کرتے ہیں اور کبھی بغیر سند کے حدیث ذکر کر دیتے ہیں۔

امام بخاری کبھی ایک باب کے تحت احادیث کثیرہ روایت کرتے ہیں اور کبھی صرف ایک حدیث ذکر کرتے ہیں، یہ اس صورت میں ہے جب انہیں ترجمۃ الباب کے لیے اپنی شرائط پر احادیث مل جائیں اور کبھی ترجمۃ الباب کے تحت کسی حدیث کا ذکر نہیں کرتے بلکہ کسی حدیث کے بعض الفاظ یا اس کے ہم معنی الفاظ کو عنوان باب بنا کر یہ اشارہ کرتے ہیں کہ اس عنوان کے تحت ان کی شرائط پر حدیث نہیں مل سکی اور عنوان باب کو الفاظ حدیث کے ساتھ تعبیر کر کے یہ ارشاد کرتے ہیں کہ یہ حدیث فی نفسہ لائق حجت ہے۔

کبھی امام بخاری ایک حدیث کو متعدد جگہ ذکر کرتے ہیں کیونکہ اس سے ان کا مقصود اس حدیث سے ان متعدد مسائل کا استنباط ہوتا ہے جن سے متعلق ابواب کے تحت وہ اس حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔

شرائط امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث وارد کرنے کی یہ شرط مقرر کی ہے کہ ان کے شیخ سے لے کر صحابی تک تمام راوی ثقہ اور متصل ہوں، ثقہ کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی مسلم، عادل، کامل الضبط والاتقان اور کثیر الملازمۃ مع الشیخ ہوں، اگر راوی حدیث قلیل الملازمۃ مع الشیخ ہوں تو ان کی روایت بھی اخذ کر لیتے ہیں لیکن ایسے راویوں سے امام بخاری انتخاب کرتے ہیں استیعاب نہیں کرتے نیز ثقہ راویوں کے لیے یہ شرط لگاتے ہیں کہ وہ اپنے

لہ شیخ محمد انور کشمیری المتوفی ۱۳۵۲ھ — فیض الباری ج ۱ ص ۲۰۴

سلہ ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۱۴

www.alahazratnetwork.org

سے اوثق رواۃ کی مخالفت نہ کریں اور دوسری اس میں کوئی علت خفیہ قادحہ نہ ہو۔ اور متصل کا مطلب یہ ہے کہ ہر راوی یا تو اپنے شیخ سے سمعت یا حدثنا کے صیغے کے ساتھ سماع حدیث کی تصریح کرے اور یا ایسا صیغہ لائے جو بظاہر سماع پر دلالت کرے۔ مثلاً عن فلان یا ان فلانا قال اس دوسری شکل میں ضروری ہے کہ راوی کی مروی عنہ سے ملاقات ثابت ہو اور وہ راوی مدلس نہ ہو۔

امام بخاری کی شرط ملاقات پر امام مسلم نے اعتراض کیا کہ پھر امام بخاری کو چاہیے کہ وہ حدیث معنعن کو بالکل قبول نہ کریں کیونکہ قطعی طور پر تحقق سماع کے لیے لگائی گئی ہے اور محض لقاء سے سماع لازم نہیں آتا۔ کیونکہ جائز ہے کہ ملاقات کے باوجود راوی نے مروی عنہ سے سماع نہ کیا ہو۔ اس اعتراض کے دو جواب ہیں اول یہ کہ لقاء کے باوجود اگر سماع نہ ہو تو راوی مدلس ہوگا اور مفروض یہ ہے کہ راوی مدلس نہ ہو۔ ثانی یہ کہ امام بخاری راوی اور مروی عنہ میں ملاقات کی شرط لگاتے ہیں اور امام مسلم معاصرت کی اور عدم سماع کا احتمال دونوں میں ہو سکتا ہے اور بلا ریب ثبوت لقاء کی شرط معاصرت کی شرط کی بنسبت سماع سے زیادہ قریب ہے۔

قاضی ابو بکر بن عربی نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری کی شرط یہ ہے کہ راوی حدیث کو دو صحابی روایت کریں پھر ہر ایک صحابی سے دو شخص روایت کریں۔ پھر ان میں سے ہر ایک سے دو دو شخص روایت کریں لیکن قاضی ابو بکر کا یہ قول صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں جو پہلی حدیث انما الاعمال بالنیات ۔ درج کی ہے وہ صرف حضرت عمر سے مروی ہے اور حضرت عمر سے صرف علقمہ نے روایت کی اور علقمہ سے صرف محمد بن ابراہیم نے اور ان سے صرف یحییٰ بن سعید نے۔

تعلیقات اور ان کے اسباب و اقسام

حدیث معلق اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں سند کے شروع سے رواۃ کو حذف کر دیا جائے خواہ بعض کو یا سب کو۔ صحیح بخاری میں احادیث معلقہ کی کافی تعداد ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ احادیث معلقہ میں سند ذکر نہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس حدیث کی سند پہلے گزر چکی ہوتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جس شیخ سے انہوں نے سماع کیا ہوتا ہے اس میں انہیں شک واقع ہو جاتا ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس حدیث کا باقاعدہ سماع نہیں کیا ہوتا بلکہ شیخ سے دوران گفتگو ضمناً اس حدیث کا سماع حاصل ہوتا ہے۔

تعلیقات دو قسم کی ہیں ایک وہ ہیں جن کو امام بخاری نے دوسری جگہ موصولاً بیان کیا ہے۔ دوسری وہ ہیں جن کو انہوں نے موصولاً بالکل ذکر نہیں کیا۔ قسم اول کی صحت یقینی ہے اور قسم دوم کی پھر دو قسمیں ہیں اول وہ تعلیقات ہیں جو امام بخاری کی شرط کے مطابق نہیں ہیں۔ ان کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اول وہ جن کو امام بخاری صیغہ جزم مثلاً قال یا ذکر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور ثانی وہ جن کو امام بخاری صیغہ تمریض مثلاً روی یا یذکر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ قسم اول میں بعض روایات کسی اور امام کی شرط پر کبھی صحیح کبھی حسن اور کبھی معمولی سے ضعف کی حامل ہوتی ہیں حسن صحیح کی مثال کتاب الطہارۃ

لہ علامہ طاہر بن صالح الجزائری توجیہ النظر ص ۹۲

www.ahlehadeethnetwork.org

کی یہ تعلیق ہے۔ وقال عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور صحیح کی مثال بھی کتاب صلاۃ کی یہ تعلیق ہے۔ قال بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ اللہ احق ان یستحیی منہ الناس۔ اور تیسرے ضعیف کی مثال کتاب الزکوٰۃ کی یہ تعلیق ہے۔ وقال طاؤس قال معاذ بن جبل لاھل الیمن ایتونی بعرض ثیاب خمیص او لبیس فی الصدقۃ مکان الشعیر والذرۃ اھون علیکم وخیر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس حدیث میں ضعف یہ ہے کہ طاؤس کا معاذ سے سماع ثابت نہیں ہے مگر یہ ضعف معمولی ہے کیونکہ طاؤس کی تمام اسناد صحیح ہے۔

اور جن تعلیقات کو امام بخاری نے صیغہ تمریض کے ساتھ ذکر کیا ہے ان کی پانچ قسمیں ہیں اول وہ جو امام بخاری کی شرط پر صحیح ہیں ثانی وہ جو غیر کی شرط پر صحیح ہیں ثالث حسن رابع ضعیف مع المرید اور خامس ایسی ضعیف جس کا کوئی موید نہیں ہے اول کی مثال کتاب الطب کی یہ تعلیق ہے۔ ویذکر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرقی بفاتحۃ الکتاب یہ مسند صحیح ہے اور اس کو امام بخاری نے خود دوسری جگہ مسند موصول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ثانی کی مثال کتاب الصلوٰۃ کی یہ تعلیق ہے۔ ویذکر عن عبد اللہ بن سائب قال قرا النبی صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون فی صلوٰۃ الصبح حتی اذا جاء ذکر موسیٰ وھارون اخذتہ سعلۃ۔ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور انہوں نے اس کو اپنی صحیح میں اخراج بھی کیا ہے اور ثالث کی مثال کتاب البیوع کی یہ تعلیق ہے۔ ویذکر عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا بعت فکل واذا ابتعت فاکتل۔ یہ حدیث حسن ہے اس کو دارقطنی نے روایت کیا ہے اور رابع کی مثال کتاب الوصایا کی یہ تعلیق ہے۔ ویذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قضی بالدین قبل الوصیۃ۔
اس حدیث کو امام ترمذی نے موصولاً روایت کیا ہے مگر اس کی سند میں ایک راوی حارث اعور ہے اور وہ ضعیف ہے مگر یہ حدیث اہل علم کے قول کی وجہ سے تقویت پاگئی اور خامس کی مثال کتاب الصلوٰۃ کی یہ تعلیق ہے۔ ویذکر عن ابی ھریرۃ رفعہ لا یتطوع الامام فی مکانہ۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے لیکن اس میں شدید ضعف ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے اور وہ ضعیف ہے اور اس کا شیخ الشیخ مجہولات ہے اور اس ضعف کے لیے کوئی تقویت نہیں ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ ظاہر ہو گیا کہ تعلیقات بخاری میں غیر صحیح احادیث بھی موجود ہیں اور اسی وجہ سے یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ امام بخاری کا یہ قول کیونکر درست ہوگا کہ میں نے اپنی اس جامع میں صرف صحیح احادیث درج کی ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے ان احادیث کی صحت کا التزام کیا ہے جن کو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ترجمۃ الباب کے اثبات کے قصد سے ذکر کیا ہے اور تعلیقات چونکہ کل سند کے ساتھ نہیں ہوتیں اس لیے ان کے غیر صحیح ہونے سے جامع صحیح کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

مکررات

امام بخاری کی صحیح میں اگرچہ بظاہر بہت تکرار معلوم ہوتا ہے لیکن معنوی لحاظ سے اس کو تکرار نہیں کہا جا سکتا۔ جس کی متعدد وجوہ ہیں اس کی تحقیق کے وقت یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ تکرار کا تعلق

www.ahnafmedianetwork.org

متن اور سند دونوں کے ساتھ ہے۔ متن کے لحاظ سے تو اس لیے تکرار نہیں ہے کہ امام بخاری جب ایک حدیث کو متعدد جگہ ذکر فرماتے ہیں تو اس سے ان کا مقصود متعدد مسائل کا استنباط ہوتا ہے وہ ایک حدیث کو ایک جگہ ایک عنوان کے تحت اور دوسری جگہ دوسرے عنوان کے تحت لاتے ہیں لہٰذا یہ لفظاً تکرار ہے معنیً تکرار نہیں ہے اور سند کے لحاظ سے اس لیے تکرار نہیں ہے کہ وہ بعض اوقات ایک حدیث کو دو مختلف صحابہ سے دو جگہ روایت کرتے ہیں، اور کبھی دو جگہ دو مختلف تابعیوں سے روایت کرتے ہیں، کبھی تابعی کے دو شاگردوں سے روایت، تبع تابعین کے دو شاگردوں سے روایت کرتے ہیں کبھی امام بخاری اپنے دو استاذوں سے کبھی اپنے استاذ کے دو استاذوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان مختلف طرق سے حدیث کی روایت سے امام بخاری کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ حدیث غرابت سے نکل جائے نیز ایک حدیث کو بسا اوقات ایک راوی بتمامہ ذکر کر دیتا ہے اور دوسرا اختصار کرتا ہے اور بعض مرتبہ ایک معنی کو ایک راوی ایک لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور دوسرا کسی اور لفظ سے اور بعض دفعہ ایک راوی کسی حدیث کو مرسلاً روایت کرتا ہے اور دوسرا اسی کو اتصالاً روایت کرتا ہے اور کبھی ایک راوی ایک حدیث کو موقوفاً روایت کرتا ہے اور دوسرا اسی کو مرفوعاً بیان کرتا ہے اور کبھی ایک راوی کسی حدیث کو عنعنہ کے ساتھ روایت کرتا ہے اور دوسرا تصریح سماع کے ساتھ ایسی صورتوں میں امام بخاری توضیح مرام کی خاطر حدیث کو مختلف طریقوں سے روایت کر دیتے ہیں۔ پس ایک حدیث کو امام بخاری جب دوبارہ ذکر کرتے ہیں تو وہ متن یا سند سے متعلق اس نوع کے کسی نہ کسی مزید فائدہ پر مشتمل ہوتی ہے نیز ایک حدیث جب متعدد اسنادوں سے مروی ہو تو وہ محدثین کے نزدیک ایک حدیث نہیں بلکہ متعدد احادیث شمار ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے صحیح بخاری میں محض بظاہر اور برائے نام تکرار رہ جاتا ہے۔

تقطیع

تقطیع حدیث کا مطلب ہے ایک حدیث کے اجزاء کو ابواب پر تقسیم کر دینا اس بارے میں اختلاف رہا ہے کہ تقطیع حدیث جائز ہے یا نہیں۔ بعض قدماء عدم جواز کے قائل تھے وہ کہتے تھے کہ یہ تبعیض تقسیم کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لیکن ابن صلاح[1] لکھتے ہیں کہ تقطیع کے جواز کا قول منع کی بہ نسبت زیادہ صحت کے قریب تر ہے اور امام بخاری، امام مالک اور اکثر محدثین جواز ہی کے قائل تھے

امام بخاری تقطیع حدیث اس وقت کرتے ہیں جب متن حدیث دو ٹکڑوں پر مشتمل ہو ایک ٹکڑا ایک باب کے تحت اور دوسرا ٹکڑا دوسرے باب کے تحت ذکر کرتے ہیں اور جب اس حدیث کے دوسرے جز کو ذکر کرتے ہیں تو سند بدل دیتے ہیں تاکہ ضمناً کثرت طرق کا فائدہ حاصل ہو جائے۔

بعض اوقات ایک حدیث بظاہر متعدد غیر مربوط جملوں پر مشتمل ہوتی ہے ایسی صورت میں امام بخاری ہر جملہ کو ایک مستقل باب کے تحت لاتے ہیں اور ان تمام جملوں کو یکجا کر کے ایک باب کے تحت ذکر کر دیتے ہیں۔

اختصار

اختصار حدیث کا مطلب یہ ہے کہ متن حدیث کے کسی ایک جز کو ذکر کیا جائے اور باقی اجزاء کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اختصار حدیث صرف اس جگہ کیا ہے جہاں متن حدیث تو

---

[1] امام ابو عمرو عثمان بن عبدالرحمٰن، المتوفی ۶۴۳ھ — علوم الحدیث ص ۱۹۲

www.alahazratnetwork.org

صحابی ہو اور اس کا بعض حصہ حکماً مرفوع ہو ایسی صورت میں وہ حق کا مرفوع حصہ لیتے ہیں اور موقوف حصہ چھوڑ دیتے ہیں مثلاً انھوں نے ہزیل بن شرحبیل کی روایت ذکر کی عن عبداللہ بن مسعود قال ان اھل الاسلام لا یسیبون وان اھل الجاھلیۃ کانوا یسیبون اور پوری روایت اس طرح ہے جاء رجل الی عبداللہ بن مسعود فقال انی اعتقت عبدا لی سائبۃ فمات وترک مالا ولم یدع وارثا فقال عبداللہ ان اھل الاسلام لا یسیبون وان اھل الجاھلیۃ کانوا یسیبون وانت ولی نعمتہ فلک میراثہ فان تاثمت وتحرجت فی شیء فنحن نقبلہ ونجعلہ فی بیت المال۔ حدیث کے اس حصہ کی امام بخاری نے روایت کی ہے وہ اپنے عموم کی وجہ سے حضور سے نقل کا مقتضی تھا اس وجہ سے اس کو حکماً مرفوع قرار دیا۔

تعداد مرویات

صحیح بخاری کی تعداد مرویات میں علماء کا اختلاف ہے۔ حافظ ابن صلاح کی تحقیق یہ ہے کہ صحیح بخاری کی کل احادیث کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر ہے اور حذف مکررات کے بعد یہ تعداد چار ہزار ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کے مطابق صحیح بخاری کی کل احادیث مسندہ بشمول مکررات سات ہزار تین سو ستانوے ہے اور معلقات کی تعداد ایک ہزار تین سو اکتالیس ہے اور جملہ متابعات کی تعداد تین سو چوالیس ہے اور کل میزان نو ہزار بیاسی ہے۔ اور حذف مکررات کے بعد احادیث مرفوعہ کی تعداد دو ہزار چھ سو تئیس رہ جاتی ہے نیز امام بخاری کی جو احادیث اعلیٰ اسانید پر مشتمل ہیں وہ ثلاثیات ہیں اور ان کی تعداد بائیس ہے اور حذف مکررات کے بعد یہ تعداد سولہ رہ جاتی ہے۔

تراجم الابواب

صحیح بخاری کے تراجم الابواب اپنی دقت اور خفاء کے اعتبار سے مشہور ہیں۔ علامہ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ احادیث کی تراجم الابواب سے مطابقت امام بخاری کا امت مسلمہ پر قرض ہے لیکن حق یہ ہے کہ علامہ بدرالدین عینی اور حافظ ابن حجر نے بڑی حد تک یہ قرض اتار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ بسا اوقات امام بخاری ترجمۃ الباب میں دو چیزوں کا ذکر کرتے ہیں اور حدیث میں فقط ایک کا ذکر ہوتا ہے ایسی صورت میں ترجمہ کی حدیث سے دلالت تضمنی کے اعتبار سے مطابقت ہوتی ہے اور بعض اوقات ترجمہ میں حکم عام ہوتا ہے اور حدیث میں کسی خاص صورت کا بیان ہوتا ہے اور کبھی حدیث متعدد امور کی محتمل ہوتی ہے اور ترجمہ میں ان محتملات میں سے کسی ایک کا تعین ہوتا ہے اور کبھی ترجمۃ الباب اور حدیث میں علت مشترکہ ہوتی ہے مثلاً امام بخاری نے ایک باب فی کم تقصر الصلوٰۃ کے عنوان سے قائم کیا اور اس کے تحت یہ حدیث لائے۔ عن ابن عمر لا تسافر المرأۃ ثلاثۃ ایام الا مع ذی محرم۔ بظاہر ترجمہ اور حدیث میں کوئی مطابقت نہیں ہے۔ کیونکہ عنوان یہ ہے کتنی مدت میں نماز قصر کی جائے اور حدیث میں عورت کو تین دن سے زیادہ بغیر محرم کے سفر سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کے مطابق سفر شرعی کی مدت تین دن ہے لہٰذا نماز کی قصر میں بھی تین دن کی مسافت کا اعتبار ہوگا۔ ان تمام باریکیوں تک پہنچنے کے باوجود بعض ایسے مقامات ہیں جہاں ترجمۃ الباب کی حدیث سے مطابقت تمام فہم و ادراک سے باہر ہے۔ مثلاً ایک جگہ امام بخاری لکھتے ہیں۔ باب طول القیام فی صلوٰۃ اللیل۔

---

[1] علامہ طاہر بن صالح الجزائری   توجیہ النظر ص ۹۳

اسی باب کے تحت حدیث لائے ہیں عن حمید یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ما قام الصبح من اللیل یشرف ملاک
اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے باب اذا نام العبد یعنی بکتین وکشفت لنا آخر وبن کان البیت والقری۔
اور اس کے تحت یہ حدیث لائے ہیں۔ عن عائشہ ان ابا بکر دخل علیہا وعندھا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتہرھما ابوبکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجہہ فقال دعھما یا ابابکر فانہا ایام عید وتلک الایام ایام منی۔ یعنی مثال میں باب طول القیام کا ہے اور حدیث میں مسواک کرنے کا ذکر ہے اور دوسری مثال میں باب نماز عید کی تیاری کا ہے اور حدیث میں لڑکیوں کے دف بجانے کا ذکر ہے اس قسم کی صحیح بخاری میں کافی مثالیں ہیں جن میں عنوان کی مطابقت معلوم کرنا امت مسلمہ پر امام بخاری کا بہر حال قرض باقی ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ

ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ تمام علماء کے نزدیک صحیح بخاری کا مرتبہ کل کتب حدیث میں سب سے بلند و بالا ہے البتہ بعض مغاربہ نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی ہے اور حافظ ابو علی نیشاپوری نے کہا ہے آسمان کے نیچے صحیح مسلم سے بڑھ کر کوئی حدیث کی کتاب نہیں ہے اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ کر لیا جائے۔

اہل علم حضرات پر مخفی نہیں ہے کہ حدیث صحیح کا مدار اتصال، اتقان رجال اور عدم شذوذ و عدم علل کی طرف ہوتا ہے۔ اتصال کے لحاظ سے دیکھیں تو صحیح بخاری کی احادیث کا اتصال زیادہ قوی ہے کیونکہ امام بخاری معاصرت اور مروی عنہ کی ملاقات کی شرط لگاتے ہیں اور امام مسلم صرف معاصرت کو کافی سمجھتے ہیں۔

اتقان رجال کے لحاظ سے دیکھیں تب بھی صحیح بخاری کی احادیث زیادہ قوی ہیں اولاً اس لیے کہ امام بخاری طبقہ ثانیہ یعنی قلیل الملازمۃ مع الشیخ سے روایات کا صرف انتخاب کرتے ہیں اور امام مسلم اس طبقہ سے تمام روایات کا استیعاب کرتے ہیں ثانیاً اس وجہ سے کہ جن لوگوں سے روایت میں امام بخاری منفرد ہیں وہ چار سو تیس راوی ہیں جن میں سے اسی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور امام مسلم جن لوگوں سے روایت میں منفرد ہیں وہ چھ سو بیس راوی ہیں جن میں سے ایک سو ساٹھ کو ضعیف شمار کیا گیا ہے۔ ثالثاً اس سبب سے کہ امام بخاری کے جن راویوں کو ضعیف قرار دیا گیا ہے ان میں سے اکثر امام بخاری کے بلاواسطہ استاذ ہیں اور وہ ان کے حالات سے اچھی طرح واقف تھے اور ان کی روایات کو جانچ پرکھ سکتے تھے۔ برخلاف امام مسلم کے کیونکہ ان کے جن راویوں پر جرح کی گئی ہے ان میں سے اکثر امام مسلم کے بالواسطہ استاذ ہیں اور ان کے لیے ان لوگوں کی روایات کو خود پرکھنے کا کوئی موقع نہ تھا رابعاً اس وجہ سے کہ امام بخاری نے ایسے راویوں سے بہت کم روایت کی ہے اور امام مسلم نے ان سے بہت زیادہ روایت کی ہے۔

اور عدم شذوذ اور عدم علل کے اعتبار سے ملاحظہ کریں تب بھی صحیح بخاری صحیح مسلم پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ صحیح بخاری کی جن احادیث میں علت خفیہ تلاش کی گئی ہے ان کی تعداد اسی ہے اور صحیح مسلم میں ایسی احادیث کی تعداد ایک سو تیس ہے۔

شروح کتب حدیث میں سب سے زیادہ صحیح بخاری کی شروح لکھی گئی ہیں حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں

www.alahazratnetwork.org

سنہ ۱۴۰۳ھ تک بخاری کی پچاس سے زیادہ شرحیں لکھی جا چکی ہیں ان تمام کا ذکر تو یہاں دشوار ہے چند مشہور اور اہم شروحات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) **اعلام السنن** یہ امام ابو سلیمان حمد بن محمد الخطابی المتوفی ۳۸۸ھ کی تصنیف ہے اور یہ بخاری کی سب سے پہلی شرح ہے اس شرح میں عجیب و غریب نکات اور لطائف بیان کیے گئے ہیں۔

(۲) **شرح البخاری** یہ امام ابو الحسن علی بن خلف القرطبی المالکی المتوفی ۴۴۹ھ کی شرح ہے جو ابن بطال کے نام سے مشہور ہیں اس شرح میں انہوں نے فقہ مالکی کو بیان کیا ہے اور بعد میں آنے والے شارحین میں سے بجز کرمانی بہت کم ایسا ہوگا جس کا ذکر کرتا ہو۔

(۳) **شرح البخاری** یہ امام فخر الاسلام علی محمد البزدوی الحنفی المتوفی ۴۸۲ھ کی تالیف ہے اور نہایت مختصر شرح ہے۔

(۴) **شرح البخاری** یہ شرح قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ ابن العربی المالکی المتوفی ۵۴۳ھ کی تالیف ہے۔

(۵) **کتاب النجاح** یہ شرح امام نجم الدین عمر بن النسفی الحنفی المتوفی ۵۳۷ھ کی تصنیف ہے یہ شرح حدیث کی روشنی میں مسائل حنفیہ کی تحقیق کے لیے بہترین کتاب ہے۔

(۶) **شواہد التوضیح** یہ شیخ جمال الدین محمد بن عبد اللہ النحوی المتوفی ۶۷۲ھ کی تالیف ہے اس میں مشکل احادیث نحویہ کی توضیح کی گئی ہے۔

(۷) **التلویح** یہ امام حافظ علاء الدین مغلطائی الحنفی المتوفی ۷۶۲ھ کی تصنیف ہے یہ مبسوط شرح ہے اور اس میں تعلیقات پر بحث اور مشکل الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔

(۸) **الکواکب الدراری** یہ علامہ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الکرمانی المتوفی ۷۹۶ھ کی تصنیف ہے اس شرح کے شروع میں علم حدیث کی فضیلت اور امام بخاری کا مفصل ترجمہ ذکر کیا گیا ہے نیز الفاظ کے معانی عربیہ، احادیث کی ضبط روایت، اسماء رجال اور القاب رواۃ بیان کیے گئے ہیں اور احادیث متعارضہ میں تطبیق دی گئی ہے بعد میں آنے والے اکثر شارحین نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

(۹) **منح الباری** یہ شرح علامہ مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی الشیرازی المتوفی ۸۱۷ھ کی تصنیف ہے صرف ربع عبادات کی شرح بیس جلدوں میں کی گئی ہے اس سے آگے یہ شرح نہیں لکھی جا سکی۔ اس شرح میں محی الدین ابن عربی کی فتوحات مکیہ سے عبارات بہت زیادہ نقل کی گئی ہیں۔

(۱۰) **مصابیح الجامع** یہ علامہ بدر الدین محمد بن ابی بکر الدمامینی المتوفی ۸۲۸ھ کی شرح ہے یہ بادشاہ احمد شاہ بن محمد بن مظفر کی فرمائش پر لکھی گئی تھی۔

www.alahazratnetwork.org

(۱۱) فتح الباری یہ شرح حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ کی تصنیف ہے۔ اس شرح کو صحیح بخاری کی عظیم ترین شروحات میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے ۸۱۷ھ میں اس کی تصنیف شروع کی اور ۸۴۲ھ میں اس کو تیرہ جلدوں میں مکمل کیا۔ شرح کے علاوہ ایک ضخیم جلد میں اس کا مقدمہ لکھا جس کے دو جز ہیں اور دس فصلوں پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں امام بخاری کی مفصل سوانح، صحیح بخاری کی خصوصیات اور دیگر فوائد حدیثیہ بیان کیے گئے ہیں۔

اس شرح میں حافظ ابن حجر حدیث کی فنی حیثیت اور رجال پر گفتگو کرتے ہیں، مشکل الفاظ کی لغت، عنوان باب سے مناسبت، استنباط مسائل اور فقہ شافعی بیان کرتے ہیں۔ سوالات وارد کے جوابات اور متعارض احادیث میں تطبیق دیتے ہیں۔ جو حدیث متعدد بار آتی ہے اس کی شرح میں ان کا طریقہ یہ ہے کہ جس باب پر حدیث کی دلالت صراحۃً اور مطابقۃً ہوتی ہے وہاں اس کی مفصل شرح کرتے ہیں اور جن ابواب پر اس کی دلالت ضمناً یا تبعاً ہوتی ہے وہاں اجمال سے کام لیتے ہیں۔ بہرنوع یہ شرح متعدد خوبیوں کی حامل ہے۔ اور اس کو قبول خاص و عام حاصل ہوا۔

(۱۲) عمدۃ القاری یہ شرح شیخ الاسلام حافظ بدرالدین العینی المتوفی ۸۵۵ھ کی تصنیف ہے۔ صحیح بخاری کی اس سے بہتر شرح آج تک نہیں لکھی گئی۔ حافظ بدرالدین عینی نے اس شرح کو ۸۲۱ھ میں لکھنا شروع کیا اور ۸۴۷ھ میں اس کو پچیس اجزاء میں مکمل کیا جو بارہ مجلدات پر مشتمل ہے۔

علامہ ابن حجر اور حافظ عینی میں معاصرانہ چشمک تھی۔ علامہ عینی جامع مؤیدی میں برج شمالی پر بیٹھ کر درس حدیث دیا کرتے تھے۔ اس مسجد کا ایک منارہ بوسیدہ ہو چکا تھا اس کو تعمیر جدید کے لیے گرا دیا گیا۔ اس موقع پر حافظ ابن حجر نے یہ اشعار کہے ؎

لجامع مولانا المؤید رونق ... منارتہ تزھو علی الغصن بالزین

تقول وقد مالت علیھم تمھلوا ... فلیس علی حسنی اضر من العین

(جامع مؤیدی بڑی بارونق ہے اس کا منارہ بہت حسین و جمیل تھا وہ جھکتے وقت زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ مجھے چھوڑ دو کیونکہ میرے حسن و جمال کے لیے اصل نقصان دہ چیز نظر بد یا علامہ عینی ہیں۔ اس میں لفظ عین سے علامہ عینی کا تعریض کیا گیا ہے۔

علامہ عینی کو جب ان اشعار کا پتہ چلا تو انہوں نے حافظ ابن حجر کی طرف یہ اشعار لکھ کر بھیجے ؎

منارۃ کعروس الحسن قد جلیت ... وھدمھا بقضاء اللہ والقدر

قالوا اصیبت بعین قلت ذا غلط ... ما آفۃ الھدم الا خسۃ الحجر

(وہ منارہ دلہن کی طرح حسین اور خوبصورت تھا جس کا گرنا حقیقت میں قضا و قدر کے سبب سے تھا۔ لوگوں نے کہا اس کو نظر لگ گئی لیکن اس کو گرانے کا سبب حجر (پتھر یا ابن حجر) کی خستہ حالی تھی۔ ان اشعار میں علامہ عینی نے جواباً حجر کے لفظ سے جواباً حجر کے لفظ سے ابن حجر کا کنایہ کیا ہے:

جس زمانہ میں علامہ عینی شرح لکھ رہے تھے حافظ ابن حجر بھی لکھ رہے تھے اور وہ علامہ عینی سے پہلے لکھنا

www.alahazratnetwork.org

شروع کر چکے تھے برہان بن خضر نے حافظ ابن حجر کی اجازت سے ان کا مسودہ لیا اور علامہ عینی نے ان سے مسودہ عاریۃً لے لیا۔ حافظ عینی نے حافظ ابن حجر کے مسودہ کا مطالعہ کیا اور اپنی شرح میں اس کا ساتھ ساتھ رد لکھتے گئے جب یہ شرح مکمل ہو کر لوگوں کے سامنے آئی تو حافظ ابن حجر اور ان کے تلامذہ حیران رہ گئے۔ حافظ ابن حجر نے بعد میں علامہ عینی کے اعتراضات کے جواب میں انتقاض الاعتراض کے نام سے ایک کتاب لکھنی شروع کی لیکن عمر نے وفا نہ کی اور کتاب کی تکمیل سے پہلے ہی ابن حجر کا انتقال ہو گیا۔ بہر حال انہوں نے جتنی کتاب لکھی ہے اس میں بھی عینی کے اکثر اعتراض کے جوابات نہیں دیے جا سکے۔

حافظ بدر الدین عینی اپنی شرح میں پہلے حدیث کی قرآن کریم سے مطابقت بیان کرتے ہیں پھر کتاب، ترجمۃ الباب اور حدیث سابق سے اس کی مناسبت بیان کرتے ہیں اس کے بعد رجال پر گفتگو کرتے ہیں اور جس صحابی سے حدیث مروی ہو اس کی مختصر سوانح لکھتے ہیں وہاں یہ حدیث ہے پھر اس حدیث کا ذکر بیان کرتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جن ابواب کے تحت وہ حدیث مکرر آئی ہے ان کا ذکر کرتے ہیں امام بخاری کے علاوہ جن محدثین نے اپنی تصانیف میں اس حدیث کا اخراج کیا ہے ان کا بیان کرتے ہیں پھر الفاظ حدیث کی لغت، اعراب، معانی، بیان اور بدیع کے اعتبار سے اس حدیث کی تشریح کرتے ہیں۔ حدیث کا مورد اس سے مستنبط مسائل اور فوائد اور اس کے تحت مختلف فقہی مسالک بیان کرتے ہیں۔ امام اعظم کے مذہب کو دلائل سے ثابت کرتے ہیں اور جن جن مقامات پر دیگر شراح اور بالخصوص ابن حجر سے اختلاف ہو اس کا رد کرتے ہیں۔

عینی کی ایک خاص خوبی جس میں وہ تمام شراح سے ممتاز ہیں یہ ہے کہ وہ حدیث کی شرح کو متعدد اجزاء اور ابحاث میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر بحث سے پہلے اس کی واضح سرخی اور عنوان قائم کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس کتاب سے استفادہ میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔

جو احادیث مکرر ہیں ان میں علامہ عینی کا طریقہ یہ ہے کہ جس باب کے تحت وہ حدیث آئی ہے وہاں اس کی مفصل شرح کر دیتے ہیں اور بعد میں جب اس حدیث کا دوبارہ ذکر آتا ہے تو اس پر سرسری گفتگو کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ صحیح بخاری کی پہلی جلد کی علامہ عینی نے سولہ اجزاء میں شرح کی ہے اور دوسری جلد کی شرح باقی نو اجزاء میں پوری کر دی ہے۔

(۱۳) الکوثر الجاری

یہ احمد بن اسماعیل الکورانی الحنفی المتوفی ۸۹۳ھ کی شرح ہے اس کے شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی گئی ہے اس میں حل لغات اور ضبط اسماء رواۃ پر زور دیا گیا ہے اور حافظ ابن حجر اور کرمانی کا بالخصوص رد کیا گیا ہے۔

(۱۴) التوشیح علی الجامع الصحیح

یہ حافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی شرح ہے۔

(۱۵) ارشاد الساری

یہ شرح شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی الشافعی المتوفی ۹۲۳ھ کی تصنیف ہے۔ دس جلدوں پر مشتمل ہے کتاب کے شروع میں امام بخاری کی مفصل سوانح ذکر کی ہے اس شرح میں فتح الباری سے بہت زیادہ استفادہ کیا گیا ہے۔

سطور بالا میں جن شروح کا ذکر کیا گیا ہے حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ان کے علاوہ اور تیئیس شروح کا ذکر

www.alahazratnetwork.org

کیا ہے۔[1] یہ وہ شروح ہیں جو ۱۰۶۷ھ تک منظر شہود پر آچکی تھیں۔ گیارھویں ہجری سے لے کر اب تک چار سو سال کے اس طویل عرصہ میں عربی، فارسی اور اردو زبان میں اور بہت سی شروح لکھی جا چکی ہیں اور مزید لکھی جا رہی ہیں اور جب تک اہل علم کے ہاتھوں میں قرطاس و قلم رہے گا صحیح بخاری کی احادیث کے فوائد اور نکات بیان ہوتے رہیں گے۔

مسامحات بخاری

امام بخاری بھی اپنے تمام تر علمی اور فنی کمالات کے باوجود انسان اور بشر تھے اس لیے صحیح بخاری کی تصنیف میں ان سے بھی نسیان اور تسامح کا واقع ہو جانا کوئی امر مستبعد نہیں ہے اس کے برخلاف بعض وہ حضرات جو صحیح بخاری کو حرف آخر قرار دیتے ہیں ان کی رائے یہ ہے کہ بخاری میں مندرج ہر حدیث صحیح ہے اور سند اور متن کے بیان میں ان سے کسی جگہ غلطی نہیں ہوئی۔ ہماری رائے ان لوگوں سے بالکل مختلف ہے۔ یہ صحیح ہے کہ صحیح بخاری میں دیگر تمام کتب حدیث کی نسبت سب سے زیادہ صحیح احادیث ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ اس میں مندرج کوئی حدیث بھی ضعیف نہیں ہے۔

صحیح بخاری میں ایسے راویوں کی تعداد کافی زیادہ ہے جو جہمی، قدری، رافضی یا مرجئہ عقائد کے حامل تھے اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایسے راوی بھی ہیں جو منکر الحدیث، متروک اور مجہول بھی تھے۔ چنانچہ ان تمام کی تفصیل حافظ ابن حجر عسقلانی نے ہدی الساری مقدمہ فتح الباری میں بیان کی ہے لیکن ان کے مجروح اور مطعون راویوں کے بارے میں یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ان راویوں پر جرح دوسرے لوگوں نے کی ہے امام بخاری کے نزدیک ان لوگوں پر جرح ثابت نہیں ہو سکی اس لیے انہوں نے ان کی احادیث کو اپنی صحیح میں وارد کیا ہے۔

یہ عذر اپنی جگہ صحیح ہے اگرچہ یہ لوگ دوسروں کے حق میں یہ جواب تسلیم نہیں کرتے، لیکن اب اس بات کو کیا کیا جائے کہ امام بخاری نے جن راویوں پر خود دوسری کتابوں میں جرح کی ہے صحیح بخاری میں ان سے بھی روایت لے آئے ہیں۔ اس قسم کے متعدد شواہد موجود ہیں ہم ان میں سے آپ کے سامنے چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

باب الاستنجاء بالماء کے تحت امام بخاری نے ایک روایت اس سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔ حدثنا ابو الولید هشام بن عبد الملک قال حدثنا شعبة عن ابی معاذ واسمه عطاء بن ابی میمونة قال سمعت انس بن مالک یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم[2]

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے عطاء بن ابی میمونہ اس کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں۔ عطاء بن ابی میمونة ابو معاذ مولی انس، وقال یزید بن هارون حدثنا عمران بن حصین وکان قدریا[3] (یعنی یہ شخص عقائد قدریہ کا حامل تھا)

اسی طرح انہوں نے کتاب المناقب میں ایک حدیث ذکر کی ہے۔ حدثنی عباس بن الولید قال حدثنا عبد الواحد عن ایوب بن عائذ قال حدثنا قیس بن مسلم قال سمعت طارق بن شہاب یقول حدثنی ابو موسی الاشعری قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الحدیث[4] اس حدیث میں ایک راوی ہے ایوب بن عائذ اس کو بھی انہوں

---

[1] حاجی خلیفہ کاتب چلپی المتوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۱ ص ۵۴۵ تا ۵۵۵

[2] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۷

[3] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، کتاب الضعفاء الصغیر ص ۱۸۱

[4] آئندہ صفحہ

نے کتاب الضعفاء میں درج کیا ہے اور فرماتے ہیں۔ ایوب بن عائذ الطائی کان یری الارجاء [1] (یہ شخص مرجیہ عقیدہ کا حامل تھا)۔

حافظ ابن حجر ایوب بن عائذ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

وکان من المرجئة قال البخاری وادخله فی الضعفاء لاجل ذلک والعجب من البخاری یضعفه وقد احتج به [2]

امام بخاری نے ایوب بن عائذ کو مرجیہ قرار دے کر اسکا ضعفاء میں شمار کیا ہے اور حیرت ہے کہ اس کو ضعیف قرار دے کر پھر اس سے استدلال کرتے ہیں

اسماعیل بن ابان کوفی ایک راوی ہے ان کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں۔

اسمعیل بن ابان عن هشام بن عروة متروک الحدیث کتبت عنه ابو اسحق کوفی [3]

اسماعیل بن ابان جو ہشام بن عروہ سے روایت کرتا ہے متروک الحدیث ہے۔

اس متروک الحدیث راوی سے امام بخاری نے اپنی بخاری میں متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ اسمعیل بن ابان الوراق الکوفی احد شیوخ البخاری ولم یکثر عنه [4] اسماعیل بن ابان امام بخاری کے اساتذہ میں ہیں اور امام بخاری نے ان سے بہت زیادہ احادیث روایت نہیں کی ہیں۔

ان کے علاوہ زہیر بن محمد تمیمی، سعید بن عروہ، عبد اللہ بن ابی لبید، عبد الملک بن اعین، عبد الوارث بن سعید، عطا بن السائب، محمد بن عجلان، حسن بن دینار وغیرہ تمام ضعیف راوی ہیں اور کتاب الضعفاء میں امام بخاری نے ان کے ضعف کی تصریح کی [5] ہے اس کے باوجود صحیح بخاری میں ان لوگوں کی روایت کو درج کیا ہے۔

بیان سند میں تسامح

ضعیف لوگوں سے روایت کے علاوہ بھی امام بخاری سے سند میں راویوں کے نام کے سلسلے میں بھی غلطیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ امام بخاری نے اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة کے تحت ایک حدیث اس سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد الله قال حدثنا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن حفص بن عاصم عن عبد الله بن مالک ابن بحینة قال [6]

اس سند کے بیان میں امام بخاری سے دو غلطیاں واقع ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ بحینہ عبد اللہ کی والدہ کا نام ہے نہ کہ مالک کی۔ اور امام بخاری نے اس کو مالک کی والدہ قرار دیا ہے دوسری یہ کہ آگے چل کر فرماتے ہیں۔ حدثنا ... الا تنبیه قال له مالک بن بحینة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ... اس حدیث کو انہوں نے مالک سے روایت کیا ہے

---

¹ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۲۳

² محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۵۳

³ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۵۲

⁴ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — ہدی الساری ج ۲ ص ۱۵۱

⁵ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۶۳

⁶ امام محمد بن اسماعیل البخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۹۱

www.alahazratnetwork.org

حالانکہ یہ حدیث مالک کے بیٹے عبداللہ بن مالک سے مروی ہے۔ مالک تو حضرت جابر اسلام بھی نہیں ہوئے تھے۔ مسلم، نسائی، ابن ماجہ نے بھی اس سند کو بیان کیا ہے لیکن ان کی سند میں یہ غلطیاں نہیں ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں :-

الصواب موضعين احدهما ابن بحينة والدة عبد الله لا مالك وثانيهما ان الصحبة والرواية لعبد الله لا لمالك۔ (فتح الباری ج ۲ ص ۲۰۹)

اس روایت میں دو جگہ وہم ہے اول یہ کہ بحینہ عبداللہ کی والدہ ہے نہ کہ مالک کی ثانی یہ کہ صحابی اور راوی عبداللہ ہیں نہ کہ مالک۔

متن حدیث میں تسامح

سند حدیث کے علاوہ نفس حدیث کے متن میں بھی امام بخاری سے کافی تسامح واقع ہوئے۔ مثال کے طور پر ان میں سے بعض غلطیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) کتاب الزکوٰۃ میں امام بخاری نے ایک حدیث وارد کی ہے۔

عن عائشة ان بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم قلن للنبي صلى الله عليه وسلم اينا اسرع بك لحوقا قال اطولكن يدا فاخذوا قصبة يذرعونها فكانت سودة اطولهن يدا فعلمنا بعد انما كانت طول يدها الصدقة وكانت اسرعنا لحوقا به صلى الله عليه وسلم وكانت تحب الصدقة

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے آپ سے عرض کیا کہ حضور آپ کی ازواج میں سے کون سب سے پہلے آپ کے ساتھ واصل ہوگی فرمایا جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے پس کر سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں اور ان میں لمبے ہاتھ سودہ کے تھے اور بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ ہاتھوں کی لمبائی سے صدقہ مراد ہے اور سودہ کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور وہ صدقے سے محبت رکھتی تھیں۔

اس حدیث کے بعد کانت اسرعنا لحوقا بہ میں کانت کی ضمیر سودہ کی طرف راجع ہے۔ جس کا مفاد یہی ہے کہ آپ کے بعد ازواج میں سب سے پہلے سودہ کا وصال ہوا اور یہ بات تمام اصحاب سیر اور ارباب تاریخ کی شہادت سے قطعاً باطل ہے کیونکہ آپ کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش کا ۲۰ھ میں وصال ہوا اور حضرت سودہ کا وصال ان کے بہت بعد ۵۴ھ میں ہوا ہے[۲]۔ اس حدیث میں راوی سے زینب کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ عبارت یوں ہونی چاہیے تھی۔ وکانت زینب اسرعنا لحوقا بہ۔ مسلم میں یہ جملہ اس طرح ہے۔ وکانت زینب اطولنا یدا لانھا کانت تعمل وتتصدق۔ بہرحال یہ امام بخاری کا کام تھا کہ وہ اس راوی کی روایت کو اپنی صحیح میں درج کرتے جس کی روایت میں یہ تاریخی غلطی نہیں ہوتی جیسا کہ امام مسلم نے کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی ایک طویل

[۱] محمد بن اسماعیل البخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۹۱

[۲] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۸ ص ۲۸۲

www.alahazratnetwork.org

بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس روایت میں ابو حمزہ کو وہم ہوا ہے۔ (فتح الباری ج ۴ ص ۳۰)

(۲) باب احداد المرأة علی غیر زوجہا کے تحت امام بخاری نے یہ حدیث وارد کی ہے۔

عن زینب بنت ابی سلمة قالت لما جاء نعی ابی سفیان من الشام دعت ام حبیبة بصفرة فی الیوم الثالث فمسحت عارضیہا وذراعیہا الحدیث [1]	زینب بنت ابی سلمہ کا بیان ہے کہ جب شام سے حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر آئی تو حضرت ام حبیبہ نے تین دن کے بعد سوگ ختم کر دیا۔

اس حدیث میں امام بخاری نے یہ بیان کیا ہے کہ ابو سفیان کی وفات کی اطلاع شام سے آئی تھی حالانکہ یہ بات تاریخی طور پر قطعاً غلط ہے کیونکہ باتفاق مؤرخین ابو سفیان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا تھا چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

فی قولہ من الشام نظر لان ابا سفیان مات بالمدینة بلا خلاف بین اہل العلم بالاخبار والجمہور علی انہ مات سنة اثنتین وثلاثین وقیل سنة ثلاث ولم ار فی شیء من طرق ہذا الحدیث تقییدہ بذلک الا فی روایة سفین بن عیینة ہذہ واظنہا وہما منہ [2]	اس روایت میں شام کے لفظ پر اعتراض ہے کیونکہ مؤرخین میں سے کسی کا اس بات پر اختلاف نہیں ہے کہ ابو سفیان کا انتقال مدینہ میں سنہ ۳۲ یا سنہ ۳۳ھ میں ہوا تھا اور اس واقعہ میں شام کی قید میں نے سفیان بن عیینہ کی روایت کے سوا اور کہیں نہیں دیکھی اور میرا گمان یہ ہے کہ یہ ان کا وہم ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو درج کرنے میں امام بخاری نے کامل غور و فکر اور تحقیق و تتبع سے کام نہیں لیا۔

(۳) فضل من شہد بدرا اور غزوۃ الرجیع میں امام بخاری نے ایک طویل حدیث میں فرمایا: فکان خبیب ہو قتل الحارث بن عامر بن نوفل یوم بدر۔ یعنی خبیب نے جنگ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ اس جگہ بھی امام بخاری نے سخت مغالطہ کھایا ہے کیونکہ خبیب نام کے دو شخص ہیں خبیب بن عدی اور خبیب بن اساف اور تمام اہل مغازی کا اتفاق ہے کہ جس شخص نے جنگ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا وہ خبیب بن اساف ہیں اور امام بخاری نے حدیث میں جس خبیب کا واقعہ ذکر کیا ہے جن کو مشرکین نے گرفتار کر کے سولی دے دی تھی وہ خبیب بن عدی ہیں۔ اور خبیب بن عدی نہ تو غزوہ بدر میں شریک ہوئے نہ انہوں نے حارث کو قتل کیا لہٰذا ان کے بارے میں امام بخاری کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ خبیب نے حارث کو قتل کیا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

ان اہل المغازی لم یذکر احد منہم ان خبیب بن عدی شہد بدرا ولا قتل الحارث بن عامر وانما ذکروا ان الذی قتل الحارث بن عامر	اہل مغازی میں سے کسی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ خبیب بن عدی جنگ بدر میں حاضر ہوئے اور نہ ہی انہوں نے حارث کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ جس

---

[1] محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۰

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۳ ص ۳۸۸

www.alahazratnetwork.org

بیدر خبیب بن اساف وھو خبیب بن عدی وھو خزرجی، وخبیب بن عدی اوسی[1]

شخص نے حارث کو قتل کیا وہ خبیب بن اساف تھے اور اس واقعہ میں جس کا ذکر ہے وہ خبیب بن عدی ہیں اور خبیب بن عدی قبیلہ اوس کے ہیں اور خبیب بن اساف قبیلہ خزرج کے۔

یہی اعتراض علامہ بدرالدین عینی نے بھی عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۱۷ ص ۱۰۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۴) باب مناقب عثمان میں امام بخاری نے ایک حدیث وارد کی ہے جس میں ذکر ہے۔

ثم دعا علیا فامرہ ان یجلدہ فجلدہ ثمانین[2]

پھر حضرت عثمان نے حضرت علی کو بلا کر کوڑے لگانے کا حکم دیا تو انہوں نے اس کو اسی کوڑے لگائے۔

امام بخاری نے اس روایت میں اسی کوڑے مارنے کا ذکر کیا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ حضرت علی نے چالیس کوڑے مارے تھے چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔

فی روایۃ معمر فجلد الولید اربعین جلدۃ وھذہ الروایۃ اصح من روایۃ یونس والوھم فیہ من الراوی[3]

معمر کی روایت میں ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے لگائے گئے اور یہی روایت یونس سے وارد اس روایت سے زیادہ صحیح ہے اور اس روایت میں راوی کو وہم واقع ہوا ہے۔

حافظ بدرالدین عینی بھی (عمدۃ القاری ج ۱۶ ص ۲۰۳ میں) یہی فرماتے ہیں۔

(۵) باب الاکرم فی الاسواق کے تحت امام بخاری نے مندرجہ ذیل حدیث وارد کی ہے۔

عن ابی ھریرۃ الدوسی قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ النھار لا یکلمنی ولا اکلمہ حتی اتی سوق بنی قینقاع فجلس بفناء بیت فاطمۃ۔ الحدیث[4]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت باہر نکلے میں اور آپ دونوں خاموش تھے یہاں تک کہ آپ بنو قینقاع کے بازار میں آئے اور حضرت فاطمہ کے گھر کے صحن میں جا کر بیٹھ گئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ کا گھر بنو قینقاع کے بازار میں تھا۔ حالانکہ فی الواقع ایسا نہیں تھا بلکہ ان کا مکان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مکانات کے درمیان تھا۔ تو گویا اس روایت میں وہم ہوا ہے۔

---

۱ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۸ ص ۳۸۴

۲ محمد بن اسماعیل متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۲

۳ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۸ ص ۵۷

۴ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۸۵

۵ (بعد میں اجماع صحابہ شراب کی حد ۸۰ کوڑے مقرر کی گئی۔ سعیدی)

www.alahazratnetwork.org

صحیح مسلم کی روایت میں یہ وہم نہیں ہے اس میں اس طرح ہے۔ حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی فناء فاطمۃ۔ یعنی حضور بنو قینقاع کے بازار تشریف لائے پھر وہاں سے تشریف لے گئے حتی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں داخل ہوئے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

قال الداودی: سقط بعض الحدیث عن الناقل او ادخل حدیثا فی حدیث لان بیت فاطمۃ لیس فی سوق بنی قینقاع انتہی وما ذکرہ اولاً احتمالا ہو الواقع۔

(فتح الباری ج ۵ ص ۳۴۳)

داؤدی نے کہا کہ ناقل سے حدیث کے بعض الفاظ ساقط ہو گئے یا اس نے ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دیا کیونکہ حضرت فاطمہ کا مکان بنو قینقاع کے بازار میں نہیں تھا۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ داؤدی نے جو پہلا احتمال ذکر کیا ہے (یعنی ناقل سے بعض الفاظ ساقط ہو گئے ہیں) اصل میں وہی واقعہ ہے۔

مزید تفصیل کے لیے عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۲۳۹ ملاحظہ فرمائیں۔

استنباط مسائل میں تسامح

شروع میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ اس کتاب کی تدوین سے امام بخاری کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں ہے بلکہ تراجم ابواب پر استدلال کرنا بھی ان کے مقصد میں شامل ہے اور بڑی قوت سے مسائل کے استنباط کیا ہے۔ امام بخاری سے غلطیاں واقع ہوئی ہیں۔ ہم یہاں پر بعض مثالیں پیش کر کے ان کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔

(۱) امام بخاری نے تحقیق کا نقض ان سکت کما الاطوف کے عنوان سے ایک باب ذکر کیا ہے اور اس کے تحت تعلیقاً یہ حدیث ذکر کی ہے۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ چنانچہ علامہ عینی[2] لکھتے ہیں۔

اراد البخاری بایراد ھذا وبما ذکر فی ھذا الباب الاستدلال علی جواز قرأۃ الجنب والحائض لان الذکر اعم من ان یکون بالقرآن او بغیرہ۔

اس حدیث کو لانے سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں کیونکہ ذکر عام ہے اور قرآن اور غیر قرآن دونوں کو شامل ہے۔

اور حافظ ابن حجر اس باب کے تحت لکھتے ہیں۔

---

[1] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۴۔

[2] حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۳ ص ۲۷۴۔

www.alahazratnetwork.org

ان مرادہ الاستدلال علی جواز قراءۃ الحائض والجنب ۱ — اس حدیث سے امام بخاری کی مراد حائض اور جنبی کی قراءت قرآن پر استدلال ہے۔

(۲) اذا شرب الکلب فی الاناء اس عنوان کے تحت امام بخاری نے متعدد احادیث ذکر کی ہیں ایک حدیث یہ ہے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا رأی کلبا یاکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفہ فجعل یغرف لہ بہ حتی ارواہ فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ ۲ — حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے دیکھا کہ ایک پیاسا کتا کیچڑ چاٹ رہا ہے اس نے اپنے موزے میں پانی بھر کر اس کو جی بھر کے پانی پلایا۔

اس حدیث میں امام بخاری نے ثابت کیا ہے کہ کتے کا جھوٹا پاک ہے چنانچہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔

استدل بہ المصنف علی طہارۃ سؤر الکلب ۳ — مصنف نے اس حدیث سے کتے کے جھوٹے کی طہارت پر استدلال کیا ہے۔

اسی باب میں ایک اور حدیث ذکر کی ہے۔

کانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکونوا یرشون شیئا من ذالک ۴ — عہد رسالت میں کتے مسجد میں آیا جایا کرتے تھے اور بسا اوقات وہ مسجد میں پیشاب بھی کر دیا کرتے تھے اور صحابہ اس پر پانی نہیں بہاتے تھے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ ابتدائی دور کی بات ہے جب مسجد میں دروازے نہ تھے اور بعد میں مسجد کی تعظیم و تکریم کا حکم وارد ہوا اور مسجد میں دروازے لگائے گئے تاہم زمین پر اگر پیشاب کر جائے اور دھوپ سے وہ خشک ہو جائے تو زمین پاک ہو جاتی ہے احناف کے مذہب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمین کی پاکیزگی کے لیے دھونا ضروری نہیں ہے زمین خشک ہونے سے بھی پاک ہو جاتی ہے اور یہی احناف کا مذہب ہے لیکن امام بخاری نے اس حدیث سے کیا ثابت کیا اور کتنا غلط مسئلہ مستنبط کیا ہے۔ یہ حافظ بدرالدین عینی سے سنیے فرماتے ہیں۔

احتج بہ البخاری علی طہارۃ بول الکلب ۵ — اس حدیث سے امام بخاری نے کتے کے پیشاب کی طہارت پر استدلال کیا ہے۔

اعتذار ہم نے اپنے اس مقالہ میں امام بخاری کے تسامحات پر جو بحث کی ہے اس سے ہرگز ہمارا یہ مقصد نہیں ہے کہ امام بخاری کے مرتبہ اور مقام کو کم کیا جائے بلکہ ہم ان لوگوں کو حقیقت کی طرف لانا چاہتے ہیں

۱ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۳۲۲
۲ امام محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹
۳ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — فتح الباری ج ۱ ص ۲۸۹
۴ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹
۵ حافظ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ — عمدۃ القاری ج ۳ ص ۴۴

www.alanazi.network.org

جو امام بخاری کو امام اعظم سے زیادہ گرمانتے ہیں اور جو احادیث بخاری کو حرف آخر قرار دیتے ہیں۔

احادیث کے پرکھنے میں امام بخاری کا اہتمام سب سے بڑھ کر ہے۔ چند سالکات سے قطع نظر کر کوئی بشر اس سے خالی نہیں۔ امام بخاری کی فن حدیث میں انتہائی عظیم حیثیت ہے۔ انہیں امیر المومنین فی الحدیث کہا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بشری تقاضا ہے ان سے بہر حال کچھ تسامح ہوئے ہیں۔ جن کی اکثر نے نشاندہی کی ہے۔ مجموعی طور پر صحیح بخاری کو مدون کر کے امام بخاری نے اسلام کی ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی ہے اور امت کی عظیم اکثریت قرآن کریم کے بعد صحیح بخاری کو اس کے ساتھ بطور حجت مانتی چلی آ رہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے مصنف کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں احادیث بخاری کے انوار اور فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے (آمین)

ضرورت حدیث

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں جن کی تفسیر و تشریح اقوال احادیث نبویہ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے لیے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے۔ احادیث عملی میں قرآنی احکام کی کامل تشریح کر دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، تیمم، حج اور عمرہ وغیرہ محض الفاظ ہیں لغت عرب ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شریعت کا مطلب ہے۔ پس اگر احادیث رسول معدوم ہو جائیں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔

حجیت حدیث

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

(۱) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔	اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔
(۲) ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔	رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔
(۳) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔	آپ فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔
(۴) لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔	تمہارے اعمال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت اور آپ کے افعال کی اتباع قیامت تک کے مسلمانوں پر واجب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے افعال کا کس ذریعہ سے علم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے پس جب تک حضور کی زندگی ہمارے سامنے نہ ہو ہم اپنی زندگی کو حضور کے اسوہ پر کیسے ڈھال سکیں گے اور جب کہ ہمیں اسوۂ رسول پر اطلاع صرف احادیث سے ہی ملتی ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جس طرح صحابہ کے لیے شخص نفیس حضور کی ذات ہدایت تھی

www.alahazratnetwork.org

اسی طرح جاننے کے لیے حضور کی احادیث جانتے ہیں اور اگر احادیث رسول کو حضور کی وحی جلی ہدایت اور آپ کے نمونے کے لیے معتبر نہ مانا جائے تو اللہ تعالیٰ کی حجت بندوں پر ناتمام رہے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے لیے صرف قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکام کے ساتھ ساتھ رسول کے احکام کی اطاعت اور ان کے افعال کی اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے اور ان کے اقوال اور افعال کو جاننے کے لیے احادیث کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

احادیث شریفہ کو اگر معتبر نہ مانا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضور کی وحی خفی ہدایت سے ہم محروم ہوں گے بلکہ قرآن کریم کی وحی جلی ہدایت سے بھی ہم کما حقہ مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا لیکن اس کے معانی کا بیان اس کے احکام کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی چنانچہ ارشاد فرمایا۔

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم۔

ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن کریم) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کیے گئے ہیں۔

ویعلمهم الکتاب والحکمة۔

اور رسول مسلمانوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آیت کے معانی کا بیان اور کتاب و حکمت کی تعلیم صرف صحابہ کے لیے تھی تو میں اولاً یہ کہوں گا کہ اسلام صرف صحابہ کا نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کا دین ہے اس لیے جس ہدایت کی انہیں ضرورت تھی ہمیں بھی ضرورت ہے۔

ثانیاً صحابہ کرام جب اپنی بلندی مقام اور جناب رسالت مآب سے قرب کے باوجود قرآنی احکام کو سمجھنے کے لیے حضور کے بیان اور آپ کی تعلیم کے محتاج تھے تو بعد کے لوگ تو بدرجہ اولیٰ اس بیان اور تعلیم کی طرف محتاج ہوں گے۔ ثانیاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وآخرین منهم لما یلحقوا بهم۔

وہ ذات جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے اور بعد کے لوگوں کو جو ابھی پہلوں کے ساتھ لاحق نہیں ہوئے۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تعلیم دی ہے وہ صحابہ کے لیے بھی ہے اور بعد کے لوگوں کے لیے بھی، پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کی تعلیم دینا اور آیات کے معانی بیان کرنا جس طرح صحابہ کے لیے تھا اسی طرح قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بھی ہے اور اگر احادیث کو معتبر نہ مانا جائے تو

www.alahazratnetwork.org

بعد کے لوگوں کے لیے حضور کی تعلیم اور تزکیہ کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا مصداق کیسے ظاہر ہوگا۔

آپ ہی سوچیے اگر حضور نہ بتلاتے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ لفظ صلوٰۃ سے یہ ہیئت مخصوصہ مراد ہے سے لے کر امام کے سلام پھیرنے تک ارکان اور صلوٰۃ کی تفصیل ہمیں کیونکر معلوم ہوتی، اسی طرح حج اور عمرہ کا بیان، احرام کہاں سے اور کس دن باندھا جائے، وقوف عرفہ، طواف زیارت وغیرہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین قرآن میں کہیں نہیں تھی، حد یہ ہے کہ قرآن میں یہ بھی ذکر نہیں کہ حج کس دن ادا کیا جائے، زکوٰۃ کا صرف لفظ قرآن میں مذکور ہے لیکن عشر اور زکوٰۃ کی کسی تفصیل کا قرآن میں بیان نہیں پھر ان کی شرعی حیثیت کہ ان میں سے فرائض، واجبات اور آداب کی تمیز بھی قرآن میں کہیں نہیں تھی۔

قرآن کریم کے بیان کردہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تعیین صرف حضور سے منقول ہے عہد رسالت میں صحابہ کرام کو یہ بیان زبان رسالت سے حاصل ہوا اور بعد کے لوگوں کو یہی بیان احادیث خبریہ سے حاصل ہوسکتا ہے اور جو شخص ان احادیث کو معتبر نہیں مانتا اس کے پاس قرآن کریم کے مجمل اور مبہم احکام کی تفصیل اور تعیین کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح معانی قرآن کے معلم اور مبین ہیں اسی طرح آپ بعض احکام کے شارع بھی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آپ کی اس حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

یحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث۔	رسول اللہ پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حلال اور حرام کیا قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہے۔ ان کا ذکر صرف احادیث رسول سے ہی ملتا ہے۔ حضور نے شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام کیا، دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا اور ہمارے لیے ان احکام کا ماخذ صرف احادیث رسول سے ہی ملتا ہے اور اگر احادیث رسول کو حجت نہ مانا جائے تو حلت وحرمت کے تمام احکام کے لیے شریعت اسلامیہ مکمل نہیں ہوگی۔

قرآن کریم کے نفس مضمون کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ قرآن مجید کی بعض آیات کا نزول کسی خاص واقعہ سے متعلق ہوتا ہے بعض دفعہ کسی خاص سوال کے سبب سے کوئی آیت نازل ہوتی ہے اور بعض مرتبہ کفار یا منافقین کی کسی بات کے رد میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے کبھی کسی آیت میں عہد رسالت میں ہونے والے کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کسی صحابہ کے کسی عمل پر تنبیہ یا اس کی تائید میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ لہٰذا جب تک اس قسم کی تمام آیات کے پس منظر اور سبب نزول کا علم نہ ہو ان کا کوئی واضح معنی سمجھ میں نہیں آتا اور اگر فہم قرآن کے لیے احادیث خبریہ کو ایک معتبر ماخذ اور حجت نہ مانا جائے تو قرآن مجید کی بعض آیات ایک چیستان اور معمہ بن کر رہ جائیں گی۔

تدوین حدیث

عام طور پر منکرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ڈھائی سو سال بعد کی گئی ہے اس لیے کتب احادیث قابل اعتبار نہیں ہیں لیکن ان کا یہ قول محض مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے کیونکہ احادیث رسول کی حفاظت اور کتابت کے سلسلہ میں عہد رسالت سے لے کر

www.alahazratnetwork.org

اتباع تبع تابعین تک پہنچے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور ڈھائی سو سال کے اس طویل عرصے کے کسی وقفے میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا۔ امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا۔ یمن کے ایک شخص (ابو شاہ) نے آکر عرض کیا۔ اکتب لی یا رسول اللہ ۔ میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجیے آپ نے حکم دیا اکتبوا لابی فلاں اس شخص کے لیے یہ خطبہ لکھ دو۔[1]

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو احادیث لکھنے کی عام اجازت تھی انہی سے روایت ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال كنت اكتب كل شئ اسمعه من رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم اريد حفظه فنهتنى قريش وقالوا اتكتب كل شئ تسمعه ورسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم بشر يتكلم فى الغضب والرضا فامسكت عن الكتاب فذكرت ذلك الى رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم فاومأ باصبعه الى فيه فقال اكتب فوالذى نفسى بيده ما يخرج منه الا حق[2]	عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حفاظت کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہر بات لکھ لیتا تھا بعض لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا تم حضور سے سن کر ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ حضور بھی ایک بشر ہیں آپ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی ناراض، یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا جب حضور سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے انگلی سے لکھا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احادیث لکھنے کا تذکرہ کیا ہے فرماتے ہیں۔

ما من اصحاب النبى صلى اللہ عليه وسلم احد اكثر حديثا عنه منى الا ما كان من عبد اللہ بن عمرو فانه كان يكتب ولا اكتب[3]	صحابہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس حضور کی احادیث محفوظ نہیں سوا عبداللہ بن عمرو کے کیونکہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

ابو داؤد اور بخاری کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو احادیث قلمبند کیا کرتے تھے رہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہو گیا تھا اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے تاہم ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں چنانچہ

---

[1] امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

[2] امام سلیمان بن اشعث ابو داؤد المتوفی ۲۷۵ھ — سنن ابو داؤد ص ۵۱۴

[3] امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ — صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

www.alahazratnetwork.org

عمرو بن امیہ بیان کرتے ہیں۔

تحدث عند ابی هریرة بحدیث فاخذ بیدی الی بیته فارانا كتبا من حدیث النبی صلی الله علیه وسلم وقال هذا هو مكتوب عندی

حضرت ابوہریرہ کے سامنے ایک حدیث پر گفتگو ہوئی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور ہمیں احادیث کی کتابیں دکھائیں اور کہا دیکھو وہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کے پاس ان کی تمام روایت لکھی ہوئی محفوظ تھیں، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ ابتداءً زمانہ رسالت میں احادیث نہیں لکھتے تھے حضور کے وصال کے بعد انہوں نے احادیث کو لکھ دیا یا اغلب یہی ہے کہ کسی اور شخص سے ان احادیث کو لکھواتے ہوں گے اور حضرت انس نے تو احادیث لکھ کر حضور کو سنانے کا شرف بھی حاصل کر لیا تھا چنانچہ قتادہ روایت کرتے ہیں۔

كان یملی الحدیث حتی اذا كثر علیه الناس جاء بمجال من كتب فالقاها ثم قال هذه احادیث سمعتها وكتبتها من رسول الله وعرضتها علیه۔

([illegible] ص ۹۶، ۹۵)

حضرت انس احادیث لکھوایا کرتے تھے اور جب لوگ زیادہ ہو گئے تو آپ نے اپنا صحیفہ نکال کر ان کے آگے رکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث ہیں جن کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھا اور میں آپ پر پیش کر چکا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر بھی احادیث کو لکھ کر صحائف میں محفوظ رکھا کرتے تھے، چنانچہ روایت ہے۔

بسند عن عبدالله بن عمر كان اذا خرج الی السوق نظر فی كتبه وقد اكد الراوی ان كتبه هذه كانت فی الحدیث

(الجامع بیان العلم وفضله)

روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب بھی بازار جاتے تو اپنی کتابوں کو دیکھتے تھے راوی تاکید کہتے ہیں کہ ان کی وہ کتابیں احادیث پر مشتمل تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں آپ کی نظر سے معلوم ہو چکے ہیں کہ یہ حضرات عہد رسالت میں احادیث کو صحائف میں لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے اب ہم آپ کے مطالعہ کے لیے ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ سرکار کے زمانہ اقدس میں بالعموم صحابہ کرام احادیث لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں۔

كنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ناس من اصحابه وانا معهم وانا اصغر القوم فقال النبی صلی الله علیه وسلم من كذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار فلما خرج القوم

ہم دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر تھے اور میں ان سب سے عمر میں کم تھا حضور نے فرمایا جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، جب لوگ باہر نکلے تو

---

۱ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ

فتح الباری ج ۱ ص ۲۱۴

www.alahazratnetwork.org

قلت كيف تحدثون عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سمعتم ما قال وانتم تحدثون في الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعتموه وقالوا يا ابن اخينا ان كل ما سمعنا منه عندنا في كتاب ۱

میں نے ان سے کہا کہ حضور نے حدیث کے بارے میں کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور آپ لوگ ابھی بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ ہنسے اور کہنے لگے اے بھتیجے ہم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔

ان احادیث سے یہ ظاہر ہو گیا کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام عہد رسالت ہی میں شروع ہو چکا تھا اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ آپ کے افعال اور احوال لکھ کر قلمبند کیا کرتے تھے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتباہ کا احتمال تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دور صحابہ میں تابعین نے صحابہ کی مرویات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا۔ حضرت ابوہریرہ جن سے پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث مروی ہیں انھوں نے بے شمار شاگرد پیدا کیے اور ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا اور یہ سلسلہ روایت آگے بڑھایا چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپ کے شاگرد بشیر بن نہیک نے آپ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک ہزار چھ سو ساٹھ (۱۶۶۰) احادیث مروی ہیں ان کی روایت کردہ دوسرے شاگردوں کے علاوہ کریب نے محفوظ کر رکھی تھیں اور حضرت انس جو کہ دو ہزار دو سو چھیاسی (۲۲۸۶) احادیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں مسند دارمی میں ہے کہ ان کی روایات کو ابان نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث ۲ کی روایت کرتی ہیں ان کی احادیث کو عروہ بن الزبیر نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ ۳ حضرت عبداللہ بن عمر جو ایک ہزار چھ سو تیس احادیث کی روایت کرتے ہیں (طبقات ابن سعد اور دارمی) میں ہے کہ ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا اور حضرت جابر جو ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) احادیث کے راوی ہیں، ان کی روایات کو قتادہ بن دعامہ سدوسی نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ ۴

مذکورہ بالا سطور میں چند مثالیں پیش کی گئی ہیں ورنہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے والے تمام حضرات احادیث کو ضبط تحریر میں لاتے تھے۔ یہی سلسلہ مرکز کے بغیر اسی طرح قرآن پاک کی کتابت کے ساتھ ساتھ تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا، احادیث کے یہ صحائف اور نسخے کسی نقطہ پر مشترک اور کسی جہت سے مجتمع نہ تھے، بلکہ

۱ حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ — مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۵۱-۱۵۲

۲ محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۶

۳ حافظ جلال الدین خوارزمی — الکفایہ ص ۲۲۶

۴ محمد بن سعد کاتب واقدی — طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۶۲

www.alahazratnetwork.org

کی ترتیب سے تابعین کرام نے اپنی اپنی روایت کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت آیا اور انھوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس کام کے لیے انھوں نے متعدد اور مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جس میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، قاسم بن محمد بن ابی بکر، سالم اور محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

عمر بن عبدالعزیز نے مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا اور ابن شہاب زہری نے ان احادیث کو ترتیب دیا تو شعبہ سے علم اور تصنیف کی[1] احادیث کو جمع اور منظم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنے کی ابتداء بھی ابن شہاب زہری نے کی تھی۔ اسی وجہ سے ان کو علم اسناد کا واضع کہا جاتا ہے۔

احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابن شہاب زہری نے شروع کیا تھا، اس کام کو ان کے بعد آنے والے علماء بڑھاتے گئے یہاں تک کہ دوسری صدی کے آخیر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس ۱۷۹ھ نے احادیث کو باب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث، موطا کے نام سے پیش کر دیا۔

موطا امام مالک کے علاوہ امام محمد نے اپنی روایت کو کتاب الآثار کے نام سے پیش کیا جس کو ان کے لائق شاگرد ابو حفص نے الگ الگ روایت کیا ہے۔ ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن اور دوسرے متعدد بزرگ مصنفین نے جمع حدیث کی کتابیں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں۔ مسند ابو داؤد طیالسی ۲۰۴ھ، جامع سفیان ثوری ۱۶۱ھ، مصنف ابن ابی شیبہ ۲۳۵ھ، مصنف عبدالرزاق ۲۱۱ھ، جامع سفیان بن عیینہ ۱۹۸ھ اور تیسری صدی کے جن مصنفین نے حدیث کی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے بعض حضرات کی کتابیں یہ ہیں۔ کتاب الام شافعی ۲۰۴ھ، مسند احمد بن حنبل ۲۴۱ھ، الجامع الصحیح بخاری ۲۵۶ھ، الجامع مسلم ۲۶۱ھ، سنن ابو داؤد ۲۷۵ھ، الجامع الترمذی ۲۷۹ھ، سنن ابن ماجہ ۲۷۳ھ۔

مختصر اور منظم طور پر حدیث کا مدون ہونا ہم نے آپ کے سامنے جس سہارے سے لے کر صحاح ستہ کے مصنفین تک تدوین حدیث کا ایک مربوط جائزہ پیش کر دیا ہے جس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ زمانہ رسالت سے لے کر اتباع تبع تابعین تک ہر دور میں احادیث کو محفوظ کیا جاتا رہا اور سینوں سے لے کر کتابوں تک ہر ذریعے سے حدیث کی حفاظت کی جاتی رہی نیز ہر دور میں لوگوں نے اپنے زمانے کے تقاضوں اور تصنیف و تالیف کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث کی تدوین کی۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنفین صحاح ستہ نے پہلے لوگوں کی تدوین کو نئے تقاضوں کے ساتھ منظم کر کے ایک جامع اسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا جن کا تفصیلی تعارف اور تبصرہ اس کتاب کے آئندہ ابواب میں پیش کیا جا رہا ہے۔ حدیث کی تعریف، تقسیم اور تدوین پر بحث کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی تعریف، اس کی اقسام وغیرہ پر بھی گفتگو کر لی جائے۔

<u>تعریف حدیث</u>۔ علم حدیث کی دو قسمیں ہیں (۱) علم حدیث روایۃً اور (۲) علم حدیث درایۃً۔ علم حدیث روایت

---

[1] حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ، تدریب الراوی ص ۴۳

[2] تقدمۃ المعرفۃ لکتاب الجرح والتعدیل ص ۲۰

www.alahazratnetwork.org

اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال[1] اور صفات کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع حضور کی ذات مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث کی غرض و غایت یہ ہے کہ جس سے دنیا اور آخرت کی سعادت کے حالات بحیثیت دو امور شرعیہ معلوم ہوں اس علم کا موضوع، فائدہ اور مقصد ہے۔

حدیث کی تعریف کے بعد اس کی بعض ضروری اقسام کی تعریفیں پیش کی جاتی ہیں۔

اقسام حدیث

مرفوع:۔ جس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

موقوف:۔ جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال و احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔

مقطوع:۔ جس حدیث میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

متصل:۔ جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

معلق:۔ جس حدیث کی سند کے شروع سے راوی کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔

مرسل:۔ جس حدیث کی سند کے آخر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے۔

معضل:۔ درمیان سند سے دو متوالی راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔

منقطع بمعنی اخص:۔ دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

مضطرب:۔ سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔

مدرج:۔ متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملا دے۔

شاذ:۔ کوئی ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے (اس کا مقابل محفوظ ہے)

منکر:۔ جس روایت میں زیادہ ضعیف راوی کم ضعیف کی مخالفت کرے (اس کا مقابل معروف ہے)

معلل:۔ جس حدیث میں علت خفیہ قادحہ ہو مثلاً حدیث مرسل کو موصولاً روایت کیا جائے۔

صحیح لذاتہ:۔ جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، تام الضبط ہوں اور حدیث غیر شاذ اور غیر معلل ہو۔

صحیح لغیرہ:۔ جس حدیث میں کامل ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

حسن لذاتہ:۔ جس حدیث میں کامل ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔

حسن لغیرہ:۔ جو حدیث صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

ضعیف:۔ جو حدیث صحیح و حسن کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری نہ ہو۔

متروک:۔ جس حدیث کی سند میں کوئی راوی متہم بالکذب ہو۔

موضوع:۔ جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔

---

[1] حضور کی تقریرات بھی احوال میں شامل ہیں۔ سعیدی غفرلہ

www.alahazratnetwork.org

غریب:۔ جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی طبقہ سے روایت میں منفرد ہو۔

عزیز:۔ جس حدیث کے راوی دو ہوں پھر سلسلہ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہوں۔

مشہور:۔ جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو لیکن سلسلہ سند میں کسی شخص سے بھی تین سے کم راوی نہ ہوں اور زیادتی صدقہ تا سکم ہو۔[1]

متواتر:۔ جو حدیث ہر دور میں اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان رواۃ کا اتفاق علی الکذب عادۃً محال ہو۔

اقسام کتب حدیث

کتب حدیث کی انواع اور اقسام کافی زیادہ ہیں یہاں پر بعض ضروری اقسام کو بیان کیا جاتا ہے۔

صحیح:۔ جس کتاب کے مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ۔

جامع:۔ جس کتاب میں اکثر عنوانات کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب جیسے بخاری اور ترمذی وغیرہ۔

سنن:۔ جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابو داؤد و نسائی۔

مسند:۔ جس کتاب میں ترتیب صحابہ سے احادیث لائی جائیں، جیسے مسند احمد بن حنبل۔

معجم:۔ جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔

مستخرج:۔ جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کو تخریج کرنے کے بعد ان احادیث کو مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے۔ جیسے مستخرج ابو نعیم علی البخاری۔

مستدرک:۔ جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی سابق مصنف سے رہ گئی ہوں جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین۔

رسالہ:۔ جس کتاب میں جامع کے آٹھ عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں جیسے امام احمد کی کتاب الزہد اور ابن جریر طبری کی کتاب تفسیر۔

جزء:۔ جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث ہوں جیسے امام بخاری کی جزء القراءۃ خلف الامام۔

اربعین:۔ جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نووی۔

امالی:۔ جس کتاب میں شیخ کے املا کرائے ہوئے فوائد حدیث ہوں جیسے امالی امام محمد۔

اطراف:۔ جس کتاب میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ پر دلالت کرے اور پھر اس حدیث کے تمام طرق اور اسانید بیان کر دیے جائیں یا بعض کتب مخصوصہ کی اسانید بیان کی جائیں۔ جیسے اطراف الکتب الستۃ لابی العباس اور اطراف المزی۔

طبقات کتب حدیث:۔ شاہ ولی اللہ نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے

---

[1] غریب، عزیز، اور مشہور ان میں سے ہر قسم کو خبر واحد کہا جاتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

چار طبقے بیان کیے ہیں جن کو ہم تلخیص کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

(۱) پہلا طبقہ ان کتابوں کا ہے جن کی صحت، شہرت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور موطا امام مالک۔

(۲) دوسرا طبقہ ان کتابوں کا ہے جو صحت، شہرت اور مقبولیت میں پہلے طبقہ کے قریب ہیں اس طبقہ کی اکثر کتابوں میں اکثر احادیث صحیح اور حسن ہیں بعض ضعیف روایات بھی آگئی ہیں لیکن ان کا ضعف بیان کر دیا گیا ہے۔ جیسے جامع ترمذی، سنن ابو داؤد اور سنن نسائی۔

(۳) اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری اور مسلم پر مقدم، ان کے معاصر یا ان کے متاخر تھے۔ حدیث میں ان کی فنی مہارت تو مسلم تھی لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے طبقہ کی بہ نسبت ضعیف روایات زیادہ ہیں۔ بلکہ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو ہر قسم پر مشتمل ہیں جیسے مسند شافعی، سنن ابن ماجہ، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی اور تصانیف طبرانی۔

(۴) چوتھے طبقہ میں ان متاخرین علماء کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا قرون اولیٰ میں وجود نہیں تھا۔ اس کے دو ہی سبب ہیں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں ملی تھی، یا انھوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا جیسے دیلمی، ابو نعیم اور ابن عساکر وغیرہ کی تصانیف۔

مراتب ارباب حدیث

ذیل میں مراتب ارباب صنعت کا بیان کیا جاتا ہے۔

طالب :۔ حدیث کا متعلم۔

شیخ :۔ حدیث کے معلم کو محدث یا شیخ کہتے ہیں۔

حافظ :۔ جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متناً و سنداً اور اسماء رجال کے احوال جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حجت :۔ جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حاکم :۔ جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

حدیث ضعیف کے افراد

جب حدیث کی سند میں کوئی طعن یا جرح پائی جائے تو وہ حدیث باعتبار سند کے ضعیف اور مردود ہو جاتی ہے۔ سطور سابقہ میں اس کی چند اقسام بیان کی گئی ہیں مثلاً مضطرب، منقطع، معضل، منکر، متروک، مبہم وغیرہ لیکن یہ تمام اقسام حدیث ضعیف میں داخل ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق ہو سکتا ہے اور حدیث متروک یعنی جس کا راوی متہم بالکذب ہو باقی اقسام کی بہ نسبت زیادہ شدید ضعف کی حامل ہوتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث کی سند میں متعدد وجوہ طعن ہوں مثلاً وہ حدیث معلل بھی ہو منکر بھی اور متروک بھی لیکن متعدد وجوہ طعن جمع ہونے کے باوجود بھی وہ حدیث ضعیف ہی رہے گی البتہ جس قدر وجوہ طعن زیادہ ہوں گے اس کا ضعف بڑھتا جائے گا بتانا یہ مقصود ہے کہ سند میں طعن اور جرح کی زیادتی اس کے وضع اور بطلان کو مستلزم نہیں ہوتی حدیث کو صرف اس وقت موضوع قرار دیا جائے گا جب اس کی سند میں کوئی وضاع راوی آجائے۔

www.alahazratnetwork.org

غیر صحیح کی تحقیق

بعض دفعہ محدثین حضرات کسی مسند کے بارے میں لکھتے ہیں لایصح یعنی یہ مسند صحیح نہیں ہے اس عبارت سے بعض ناواقف لوگ یہ مغالطہ کھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے حالانکہ اصطلاح محدثین میں صحیح، غلط یا باطل کا مقابل نہیں ہوتا بلکہ صحیح کے مقابل صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ اور ضعیف یہ سب شامل ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ صحیح لذاتہ نہیں ہے اور ایسی صورت میں یہ صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ یا حسن لغیرہ ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صحت کی نفی ضعف کو بھی مستلزم نہیں چہ جائیکہ صحت کی نفی سے وضع یا بطلان کا حکم لازم آئے۔ اس بحث کی نفیس تحقیق اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے رسالہ منیر العین میں بیان فرمائی ہے۔

متن اور سند میں احکام کا فرق

راوی کی مجروحیت اور دیگر وجوہ طعن کا تعلق سند سے ہوتا ہے حتیٰ حدیث کا حکم دوسرے قرائن کے اعتبار سے کیا جاتا ہے یہ ممکن ہے اگر کسی صحیح حدیث کو ایک وضاع راوی بیان کرے تو اس سند کے اعتبار سے تو اس حدیث کو موضوع کہا جائے گا لیکن فی نفسہ وہ حدیث موضوع نہیں کہلائے گی البتہ جب کسی حدیث کی سند میں کوئی وضاع راوی ہو اور اس حدیث کا متن کسی اور طریقہ سے ثابت نہ ہو تو وہ حدیث مطلقاً موضوع کہلائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علامہ شمس الدین ذہبی میزان الاعتدال میں بیان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے عن ابراهيم بن موسى المروزي عن مالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما حدیث طلب العلم فریضۃ کو موضوع قرار دیا علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے موضوع ہے ورنہ نفس حدیث دیگر طرق ضعیفہ سے ثابت ہے اسی طرح تمہید میں حافظ ابن عبد البر نے حدیث الکفتة بسوانه خمسین سبعین جمعا، کو باطل کہا ہے لیکن علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ حکم بھی اس خاص سند کے اعتبار سے ہے۔

اسی طرح حدیث ضعیف میں بھی ضعف کا حکم باعتبار سند کے ہوتا ہے اور یہی ہو سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک ضعیف راوی بیان کرے اس سند کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کہلائے گی لیکن متن حدیث کا یہ حکم نہیں ہوگا علامہ نووی فرماتے ہیں:

ان روايات الراوي الضعيف يكون فيها الصحيح والضعيف والباطل فيكتبونها ثم يميز اهل الحفظ والاتقان بعض ذلك من بعض وذلك سهل عليهم معروف عندهم وبهذا احتج سفيان الثوري حين نهى عن الرواية عن الكلبي فقيل له انت تروي عنه فقال انا اعرف صدقه من كذبه[1]

ضعیف راوی کی روایات میں صحیح، ضعیف اور باطل ہر قسم کی احادیث ہوتی ہیں۔ محدثین ان تمام روایات کو لکھ لیتے ہیں، پھر اہل علم ان کو تمیز دیتے ہیں اور یہ ان کے لیے آسان ہے اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب ان سے کلبی کی روایت قبول کرنے پر اعتراض کیا گیا تو انھوں نے کہا میں اس کے صدق اور کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔

---

[1] ابوذکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم مقدمہ صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۱۔

حدیث موضوع کا حکم

حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی حدیث موضوع کو بغیر بیان وضع کے بیان کرنا جائز ہے۔ ایک حدیث متعدد ضعیف سندوں سے بیان کی جائے تو قوی ہو جاتی ہے لیکن اگر ایک حدیث متعدد موضوع اسانید سے بیان کی جائے تو وہ پھر بھی موضوع ہی رہتی ہے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہوتا اگر ہزار سندوں کے ساتھ نقل کی جائے تو وہ پھر بھی شرعی طور پر قابل رد ہے۔

احادیث سے ثابت ہونے والے امور کی تفصیل

احادیث سے جو مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق حدیث اور شریعت کے ساتھ ہے وہ چار قسم پر ہیں۔ (۱) عقائد قطعیہ جیسے توحید و رسالت اور حشر و معاد (۲) عقائد ظنیہ جیسے انبیاء کی افضلیت اور قبر کے احوال۔

عقائد قطعیہ:۔ ان کے اثبات کے لیے حدیث متواتر ہونی چاہیے۔ عام از یں کہ تواتر لفظی ہو یا معنوی۔

عقائد ظنیہ:۔ ان کے اثبات کے لیے اخبار آحاد کافی ہیں۔

(۳) **احکام:۔** ان کے اثبات کے لیے حدیث صحیح ہونی چاہیے یا کم از کم یہ کہ وہ حدیث حسن لغیرہ سے کم نہ ہو۔

(۴) **فضائل و مناقب:** اس باب میں بالاتفاق احادیث ضعیفہ کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے۔

چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں۔

انهم قد يروون عن الضعفاء احاديث الترغيب والترهيب وفضائل الاعمال والقصص واحاديث الزهد ومكارم الاخلاق ونحو ذلك مما لا يتعلق بالحلال والحرام وسائر الاحكام وهذا الضرب من الحديث يجوز عند اهل الحديث وغيرهم التساهل فيه ورواية ما سوى الموضوع منه والعمل به لان اصول ذلك صحيحة مقررة في الشرع معروفة عند اهله وعلى كل حال فان

حضرات محدثین ضعیف راویوں سے ترغیب و ترہیب، فضائل اعمال، قصص، زہد اور مکارم اخلاق کی احادیث روایت کرتے ہیں اور حلال و حرام کے احکام میں ان سے احادیث روایت نہیں کرتے۔ اور اس قسم کی احادیث کو ضعیف راویوں سے روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا جائز اور صحیح ہے۔ تا ہم جو احکام سے متعلق حدیث ہیں جب کوئی ضعیف راوی متفرد ہو تو اس کی روایت سے ہرگز استدلال نہیں کیا جاتا۔

علامہ نووی کی اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ فضائل اور مناقب میں ضعیف روایات کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کے مقتضیٰ پر عمل بھی ہو سکتا ہے البتہ احکام میں ضعاف کا اعتبار نہیں ہوتا لیکن بعض صورتوں میں احتیاط کے پیش نظر احکام میں بھی ضعیف روایات کا اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی لکھتے ہیں۔

قال العلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم يجوز ويستحب العمل في الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف ما لم يكن موضوعا واما الاحكام كالحلال والحرام والبيع والنكاح

حضرات محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا مستحب ہے جب کہ وہ موضوع نہ ہو لیکن حلال اور حرام کے احکام مثلاً بیع، نکاح

www.alahazratnetwork.org

وغیر ذلك فلا یعمل فیها الا بالحدیث الصحیح او الحسن الا ان یکون فی احتیاط فی شیء من ذلك کما اذا ورد حدیث ضعیف بکراهة بعض البیوع او الانکحة[1]

اور حلال وحرام میں حدیث صحیح یا حسن کے سوا اور کسی پر عمل درست نہیں مگر یہ کہ اس میں احتیاط ہو مثلاً بیع یا نکاح کی کراہت میں کوئی حدیث ضعیف وارد ہو۔

حدیث ضعیف کی تقویت

فضائل اعمال اور باب مناقب میں بھی احادیث ضعیفہ کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر ان بعض قرائن کا ذکر کر دیا جائے جن کی بنا پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے اور اس کا ضعف جاتا رہتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو وہ حسن لغیرہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تمام مستند اصول حدیث کی کتابوں میں یہ مسئلہ مرقوم ہے محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام نے بھی فتح القدیر (ج ۱ ص ۳۳۰ مطبع مصر) میں اس کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے اور علامہ شعرانی لکھتے ہیں۔

وقد احتج جمهور المحدثین بالحدیث الضعیف اذا کثرت طرقه والحقوه بالصحیح تارة وبالحسن اخرى[2]

جب حدیث ضعیف متعدد اسانید سے مروی ہو تو جمہور محدثین اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو کبھی صحیح کے ساتھ اور کبھی حسن کے ساتھ لاحق کرتے ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جب کسی حدیث ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں۔

ان المجتهد اذا استدل بحدیث کان تصحیحا له کما فی التحریر وغیره۔

مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جیسا کہ تحریر میں امام ابن ہمام نے تحقیق فرمائی ہے

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی حدیث ضعیف کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امام ترمذی حدیث "اذا اتى احدکم الصلاة والامام على حال" الحدیث کے تحت لکھتے ہیں۔ هذا حدیث غریب لا نعلم احدا اسنده الا ما روی من هذا الوجه والعمل على هذا عند اهل العلم ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔

قال النووی اسناده ضعیف فلعله اعتضد بقول اهل العلم

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور

---

[1] ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ — شرح مسلم للنووی ج ۱ ص ۲۱

[2] ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ — کتاب الاذکار ص (۷-۸)

[3] امام عبد الوہاب الشعرانی — میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۴۰

[4] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ — رد المحتار ج ۴ ص ۱

www.alahazratnetwork.org

الترمذی یرید تقویۃ الحدیث بعمل اهل العلم[1] — امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات صالحین کے عمل سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے چنانچہ صلوٰۃ التسبیح جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ یہ بتائی ہے کہ عبد اللہ بن المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پا گئی۔ چنانچہ مولانا عبد الحی لکھتے ہیں۔

قال البیہقی کان عبد اللہ بن المبارک یصلیہا وتداولہا الصالحون بعضہم عن بعض وفی ذلک تقویۃ للحدیث المرفوع[2] — امام بیہقی لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک صلوٰۃ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام صلحاء اس کو ایک دوسرے سے نقل کر کے پڑھتے رہے اس وجہ سے اس حدیث مرفوع کو تقویت حاصل ہو گئی۔

اس کے علاوہ کبھی صاحب کشف سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے، چنانچہ ملا علی قاری نے اسی بحث میں ابن عربی کے کشف سے ایک حدیث کی تقویت کا واقعہ بیان کیا ہے۔

روایات مختلفہ میں مذاق آئمہ

جب کسی ایک مسئلہ پر متعدد متعارض روایات وارد ہوں تو اس صورت میں تتبع اور تلاش سے جو آئمہ اربعہ کا مسلک معلوم ہو سکا ہے وہ یہ ہے کہ امام اعظم ایسی صورت میں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہیں اور حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت پر کسی نہ کسی صورت میں عمل ہو جائے اور جب تطبیق نہ ہو سکے تو اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اسلام اور اصول روایت کے قریب تر ہو امام شافعی ایسی شکل میں قوت سند کے لحاظ سے کسی ایک روایت کو لے لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ امام مالک تعارض کی صورت میں اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اہل مدینہ کے تعامل کے موافق ہو اور امام احمد متقدمین کی اکثریت کا لحاظ کرتے ہیں۔

مشہور حفاظ

معلومات کی اہمیت کے پیش نظر ہم چاروں مسلکوں کے مشاہیر حفاظ کے اسماء پیش کر رہے ہیں۔

احناف:۔ حافظ ابو بشر دولابی، حافظ اسحاق بن راہویہ، حافظ ابو جعفر طحاوی، حافظ ابن ابی العوام سعدی، حافظ ابو محمد حارثی، حافظ عبد الباقی، حافظ ابو بکر رازی جصاص، حافظ ابو نصر کلاباذی، حافظ ابو محمد سمرقندی، حافظ شمس الدین سروجی، حافظ قطب الدین حلبی، حافظ علاء الدین ماردینی، حافظ جمال الدین زیلعی، حافظ علاء الدین مغلطائی، حافظ بدر الدین عینی، حافظ قاسم بن قطلوبغا وغیرہم۔

شوافع:۔ حافظ دارقطنی، حافظ بیہقی، حافظ خطابی، حافظ عز الدین ابن عبد السلام، حافظ ابن دقیق العید، حافظ

---

[1] ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ — مرقاۃ ج ۳ ص ۹۸

[2] مولانا عبد الحی لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ — الآثار المرفوعہ ص ۲۳

عراقی، حافظ ذہبی، حافظ مزی، حافظ ابن تیمیہ، مغلطائی، بیہقی، ابن حجر عسقلانی وغیرہم۔

مالکیہ: حافظ حسین بن اسماعیل، حافظ رزین، حافظ ابن عبدالبر، حافظ ابو الولید الباجی، حافظ قاضی ابو بکر العربی
حافظ عبدالحق، حافظ قاضی عیاض، حافظ اندلسی، حافظ ابن رشد، حافظ ابو القاسم سہیلی وغیرہم۔

حنابلہ: حافظ عبدالغنی المقدسی، حافظ ابو الفرج ابن الجوزی، حافظ ابن قدامہ، حافظ ابن رجب وغیرہم۔

علامہ غلام رسول سعیدی غفرلہ

www.alahazratnetwork.org

فہرست بخاری شریف مترجم، جلد اوّل

باب	مضمون	صفحہ
	عرضِ ناشر	۳
	عرضِ مترجم	۴
	حرفِ آغاز (از حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب)	۹
	پارہ ـــــ ۱	
	۱ ـــ کتاب الوحی	۱۰۱
۱	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا کیسے ہوئی!	"
	۲ ـــ کتاب الایمان	۱۰۸
۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول و فعل ہے، بڑھتا اور گھٹتا ہے۔	"
۳	امورِ ایمان	۱۱۰
۴	مسلمان وہ ہے جس سے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔	"
۵	افضل اسلام کیا ہے!	۱۱۱
۶	کھانا کھلانا بھی اسلام ہے۔	"
۷	یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔	"
۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان ہے۔	۱۱۰
۹	ایمان کی لذت۔	۱۱۲
۱۰	انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔	"
۱۱	حضور کی ایک بیعت کا ذکر۔	"
۱۲	فتنوں سے بھاگنا دین کا ایک حصہ ہے۔	۱۱۳
۱۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو تمہاری نسبت زیادہ جانتا ہوں اور معرفت دل کا فعل ہے۔	"
۱۴	جو کفر میں لوٹنے کو ایسا ناپسند کرے جیسے ناپسند کرتا ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔	"
۱۵	اعمال کے لحاظ سے اہلِ ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت۔	۱۱۴
۱۶	حیا ایمان کا حصہ ہے۔	"
۱۷	اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔	۱۱۵
۱۸	جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے۔	"
۱۹	جب حقیقی طور پر اسلام حاصل نہ ہو بلکہ قتل ہونے کے خوف سے اسلام کا دعویٰ کیا ہو۔	"
۲۰	سلام کو پھیلانا اسلام کا ایک حصہ ہے۔	۱۱۶
۲۱	خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر دوسرے سے کم تر ہے۔	۱۱۷

www.alahazratnetwork.org

باب	عنوان	صفحہ
۲۲	گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور شرک کے سوا ان کے مرتکب کو کافر نہ کہا جائے۔	۱۱۶
۲۳	ایک ظلم دوسرے سے کم ہے	۱۱۸
۲۴	منافق کی علامت	〃
۲۵	شب قدر کا قیام ایمان کا ایک حصہ ہے۔	۱۱۹
۲۶	جہاد ایمان کا ایک حصہ ہے	〃
۲۷	رمضان کا نفلی قیام بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔	〃
۲۸	ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔	〃
۲۹	دین آسان ہے۔	۱۲۰
۳۰	نماز ایمان کا حصہ ہے۔	〃
۳۱	آدمی کا بہترین اسلام	۱۲۱
۳۲	اللہ کے نزدیک وہ عمل پسندیدہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔	۱۲۱
۳۳	ایمان کا بڑھنا اور کم ہونا۔	۱۲۲
۳۴	زکوٰۃ اسلام کا ایک حصہ ہے	〃
۳۵	جنازے کے پیچھے جانا ایمان کا حصہ ہے	۱۲۳
۳۶	مومن کا اس بات سے ڈرنا کہ اس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اسے پتہ بھی نہ لگے۔	۱۲۳
۳۷	حضرت جبریل کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان اور علم قیامت کے متعلق پوچھنا۔	۱۲۴
۳۸	ایمان کی خصوصیت	۱۲۵
۳۹	دین کی خاطر گناہوں سے بچنے کی فضیلت	〃
۴۰	خمس ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے	۱۲۶
۴۱	اس کی وضاحت کہ اعمال کا دارومدار نیت اور خلوص پر ہے	۱۲۷
۴۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دین	۱۲۷

باب	عنوان	صفحہ
	نصیحت ہے اللہ، اس کے رسول، آئمہ مسلمین اور عوام کے لیے۔	
	۳ — کتاب العلم	۲۸
۴۳	علم کی فضیلت	۲۸
۴۴	جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے سائل کو جواب دے۔	〃
۴۵	علمی بات کے لیے آواز بلند کرے	۱۲۹
۴۶	محدث کا حدثنا، اخبرنا اور انبانا کہنا	〃
۴۷	علمی آزمائش کی غرض سے امام کا اپنے شاگردوں سے کوئی بات پوچھنا۔	۳۰
۴۸	محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا	۳۰
۴۹	اہل علم کا دور دراز کے رہنے والوں کو معلوم کرانے کی غرض سے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا۔	۱۳۲
۵۰	جو مجلس کے آخر میں سب سے پیچھے بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ دیکھے اور وہاں بیٹھ جائے۔	۱۳۳
۵۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔	۱۳۵
۵۲	قول و عمل سے پہلے علم ضروری ہے۔	۱۳۵
۵۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ و نصیحت کرنا موقع کے مطابق ہوتا تاکہ وہ اکتا نہ جائیں۔	۱۳۶
۵۴	جو اہل علم کے لیے دن مقرر کرے۔	۱۳۶
۵۵	اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ کرے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔	۳۷
۵۶	علم کی سمجھ بوجھ۔	۱۳۷

باب	مضمون	صفحہ
۵۷	علم و حکمت میں رشک کرنا	۱۳۸
۵۸	حضرت موسیٰ کا سمندر کی جانب حضرت خضر کے پاس جانے کا واقعہ۔	〃
۵۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ اے اللہ اسے کتاب سکھا۔	۱۳۹
۶۰	نوعمر کا سماع کب قابل قبول ہوتا ہے	۱۳۹
۶۱	طلب علم میں نکلنا	۱۴۰
۶۲	علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت	〃
۶۳	علم کا اٹھنا اور جہالت کا پھیلنا	۱۴۱
۶۴	علم کی فضیلت	۱۴۲
۶۵	فتویٰ دینا جبکہ وہ جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہو	۱۴۳
۶۶	جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے استفتاء کا جواب دے۔	〃
۶۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وفد عبد القیس کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پچھلوں کو بتا دیں۔	۱۴۵
۶۸	در پیش مسئلہ کے لیے سفر کرنا	۱۴۵
۶۹	علم کے لیے باری	۱۴۶
۷۰	نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا۔	〃
۷۱	جو امام یا محدث کے حضور زانوئے ادب تہ کرے	۱۴۷
۷۲	جو سمجھانے کے لیے بات کو تین دفعہ اعادہ کرے	۱۴۸
۷۳	آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا	۱۴۸
۷۴	امام کا عورتوں کو سمجھانا اور تعلیم دینا	۱۴۹
۷۵	علم حدیث کا ذوق و شوق	۱۴۹
۷۶	علم کیسے اٹھا لیا جائے گا!	〃
۷۷	کیا عورتوں کو تعلیم دینے کے لیے دن مقرر کیا جا سکتا!	۱۵۰
		-

باب	مضمون	صفحہ
۷۸	جو کوئی بات سنے اور سمجھ نہ سکے لہٰذا پھر سے پوچھے یہاں تک کہ سمجھ جائے۔	۱۵۰
۷۹	حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچا دے	۱۵۱
۸۰	اس کا گناہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے۔	۵۲
۸۱	علم کی باتیں لکھنا	۱۵۳
۸۲	رات کے وقت تعلیم و تذکیر	۱۵۴
۸۳	رات کو علمی مذاکرہ کرنا	۱۵۵
۸۴	علم کو محفوظ کرنا	〃
۸۵	علماء کے حضور خاموش رہنا	۱۵۶
۸۶	عالم کے لیے مستحب ہے کہ جب اس سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دے۔	〃
۸۷	جو کھڑے کھڑے بیٹھے ہوئے عالم سے سوال کرے۔	۱۵۸
۸۸	کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا	۱۵۹
۸۹	ارشاد باری تعالیٰ "تم کو علم نہیں دیے گئے مگر تھوڑا"	۱۵۹
۹۰	جس نے بعض جائز چیزوں کو اس لیے چھوڑ دیا کہ بعض کم فہم لوگ اس سے سخت بات میں مبتلا نہ ہو جائیں۔	۱۶۰
۹۱	جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے۔	۱۶۰
۹۲	علم میں شرمانا	۱۶۱
۹۳	جو شرمائے اور دوسرے سے سوال کرنے کے لیے کہے۔	〃
۹۴	مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا	۱۶۲
۹۵	جو سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جواب دے۔	۱۶۲

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
	۴ — کتاب الوضوء	۱۶۲
۹۶	ارشاد باری تعالیٰ: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھولو۔	〃
۹۷	وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔	〃
۹۸	وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے ... کا بیان ہونا۔	〃
۹۹	شک کے باعث دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو۔	۱۶۳
۱۰۰	ہلکا وضو کرنا	۱۶۴
۱۰۱	پوری طرح وضو کرنا	۱۶۵
۱۰۲	دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چلو پانی سے چہرہ دھونا۔	۱۶۵
۱۰۳	ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت کرنے سے پہلے بھی۔	۱۶۶
۱۰۴	بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے!	۱۶۶
۱۰۵	رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا	۱۶۶
۱۰۶	قضائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت یا دیوار کی آڑ ہو۔	۱۶۷
۱۰۷	جو دو اینٹوں پر بیٹھ کر رفع حاجت کرے	۱۶۷
۱۰۸	رفع حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا	۱۶۷
۱۰۹	گھروں میں رفع حاجت کرنا	۱۶۸
۱۱۰	پانی سے استنجا کرنا	۱۶۸
۱۱۱	جو طہارت کے وقت کسی کے لیے پانی لے جائے۔	۱۶۹
۱۱۲	استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا	۱۶۹
۱۱۳	دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت	۱۶۹
۱۱۴	پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔	۱۶۹
۱۱۵	ڈھیلوں سے استنجا کرنا۔	۱۶۹
۱۱۶	گوبر سے استنجا نہ کرنا۔	۱۷۰
۱۱۷	اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا	۱۷۰
۱۱۸	اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا	۱۷۰
۱۱۹	اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا	〃
۱۲۰	وضو میں ناک صاف کرنا	۱۷۱
۱۲۱	استنجا کے لیے طاق ڈھیلے لینا	〃
۱۲۲	دونوں پیروں کو دھونا اور ان پر مسح نہ کرنا	〃
۱۲۳	وضو میں کلی کرنا	۱۷۲
۱۲۴	ایڑیاں دھونا	۱۷۲
۱۲۵	جوتیوں والا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے۔	〃
۱۲۶	وضو اور غسل دائیں جانب سے شروع کرنا۔	۱۷۳
۱۲۷	نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا	۱۷۴
۱۲۸	وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں	۱۷۴
۱۲۹	جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پانی پی جائے	۱۷۵
۱۳۰	جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے۔	۱۷۵
۱۳۱	جو اپنے ساتھی کو وضو کروا دے	۱۷۷
۱۳۲	بغیر وضو قرآن مجید وغیرہ پڑھنا	۱۷۸
۱۳۳	جو وضو نہ کرے مگر غشی کے شدید دورے سے	۱۷۸
۱۳۴	پورے سر کا مسح کرنا	۱۷۹
۱۳۵	دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا	۱۸۰
۱۳۶	لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا۔	۱۸۰
۱۳۷	حضور کے وضو کا پانی برکت والا تھا۔	۱۸۱

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۸	جو ایک ہی چلو سے کلی کرے اور ناک میں پانی دے	۱۸۱
۱۳۹	سر کا مسح ایک بار ہے	۱۸۲
۱۴۰	مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی۔	۱۸۲
۱۴۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا۔	۱۸۲
۱۴۲	ٹب، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا۔	〃
۱۴۳	طشت سے وضو کرنا	۱۸۴
۱۴۴	ایک مد پانی سے وضو کرنا	〃
۱۴۵	موزوں پر مسح کرنا	۱۸۵
۱۴۶	جب کہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا ہو	〃
۱۴۷	جو گوشت کھانے اور ستو پینے کے بعد وضو نہ کرے	۱۸۶
۱۴۸	جو ستو کھا کر کلی کرے اور وضو نہ کرے	〃
۱۴۹	کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے!	۱۸۷
۱۵۰	نیند سے وضو لازم آتا اور جو ایک دو مرتبہ اونگھے اور جھونکا لینے سے وضو لازم نہ جانے۔	۱۸۷
۱۵۱	حدث کے بغیر وضو کرنا	۱۸۷
۱۵۲	پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔	۱۸۸
۱۵۳	پیشاب کو دھونے کا بیان	۱۸۸
۱۵۴	عذاب قبر غیبت اور کلامی سے کیوں ہو؟	۱۸۸
۱۵۵	حضور اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑے رکھا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا۔	۱۸۹
۱۵۶	مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا	۱۸۹
۱۵۷	شیر خوار بچوں کا پیشاب	۱۹۰
۱۵۸	کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا	۱۹۰
۱۵۹	اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا	۱۹۰
۱۶۰	کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا	۱۹۱
۱۶۱	خون کو دھونا	۱۹۱
۱۶۲	منی کا دھونا اور کھرچنا اور کسی چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے۔	۱۹۲
۱۶۳	جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے اور اس کا نشان نہ جائے۔	۱۹۲
۱۶۴	اونٹ، چوپایوں اور بکری کا پیشاب اور ان کے باڑے۔	۱۹۲
۱۶۵	اگر گھی اور پانی میں نجاست گر جائے	۱۹۴
۱۶۶	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا	۱۹۴
۱۶۷	اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی	۱۹۴
۱۶۸	تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا	۱۹۵
۱۶۹	نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں ہے۔	۱۹۶
۱۷۰	عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا	〃
۱۷۱	مسواک کا بیان	〃
۱۷۲	مسواک بڑے کے سپرد کرنا	۱۹۷
۱۷۳	رات کو باوضو سونے کی فضیلت	۹۷
	پارہ ۵ —— ۲	۱۹۹
	۵ کتاب الغسل	۱۹۹
۱۷۴	غسل سے پہلے وضو کرنا	۱۹۹
۱۷۵	آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا	۱۹۹
۱۷۶	ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرنا	۲۰۰

باب	مضمون	صفحہ
۱۷۷	جو اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالے	۲۰۰
۱۷۸	غسل ایک ہی بار ہے	۲۰۱
۱۷۹	جو غسل کرتے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے	۲۰۱
۱۸۰	غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا	۲۰۱
۱۸۱	صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے رگڑنا	۲۰۲
۱۸۲	کیا دھونے سے پہلے جنبی اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جبکہ جنابت کے سوا اس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔	۲۰۲
۱۸۳	جو غسل کے وقت دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے۔	۲۰۳
۱۸۴	**غسل اور وضو کے درمیان وقفہ**	۲۰۳
۱۸۵	جبکہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے۔	۲۰۳
۱۸۶	مذی کو دھونا اور اس سے غسل لازم آنا	۲۰۴
۱۸۷	جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور اس کا اثر باقی رہے	۲۰۴
۱۸۸	بالوں میں خلال کرنا اور جلد کے تر ہونے کا یقین ہو جانے پر پانی بہا دینا۔	۲۰۵
۱۸۹	جس نے حالت جنابت میں وضو کیا۔ پھر تمام جسم کو دھویا لیکن اعضائے وضو کو پھر نہ دھوئے۔	۲۰۵
۱۹۰	جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آئے تو اسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے	۲۰۶
۱۹۱	غسل جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا	۲۰۶
۱۹۲	جو سر کی داہنی جانب سے غسل کی ابتدا کرے	۲۰۶
۱۹۳	جو تنہائی میں ننگا نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے۔	۲۰۷
۱۹۴	لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا	۲۰۸
۱۹۵	جب عورت کو احتلام ہو جائے۔	۲۰۸
۱۹۶	جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا	۲۰۹
۱۹۷	جنبی کا بازار وغیرہ میں جانا	۲۰۹
۱۹۸	جنبی کا غسل کرنے سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا۔	۲۱۰
۱۹۹	جنبی کا سو جانا	۲۱۰
۲۰۰	جنبی وضو کرکے پھر سو جائے	۲۰۰
۲۰۱	جب دونوں ختنے مل جائیں	۲۱۱
۲۰۲	عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا	۲۱۰
	۶ کتاب الحیض	۲۱۲
۲۰۳	حیض کی ابتدا کیسے ہوئی	۲۱۲
۲۰۴	**حائضہ کا اپنے شوہر کا سر دھونا اور اس میں کنگھی کرنا**	۲۱۳
۲۰۵	مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا	۲۱۳
۲۰۶	جو حیض کو نفاس کہے	۲۱۳
۲۰۷	حائضہ سے اختلاط کرنا	۲۱۳
۲۰۸	حائضہ کا روزہ چھوڑنا	۲۱۴
۲۰۹	حائضہ طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک حج ادا کرے	۲۱۵
۲۱۰	استحاضہ	۲۱۶
۲۱۱	خون حیض کو دھونا	۲۱۶
۲۱۲	مستحاضہ کا اعتکاف کرنا	۲۱۶
۲۱۳	کیا عورت اسی کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا!	۲۱۷
۲۱۴	غسل حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا	۲۱۷
۲۱۵	عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے ملے اور مشک آلودہ پھایا لے کر خون کی جگہ پر پھیرنا	۲۱۷

www.alhadeeth...org

باب	مضمون	صفحہ
٣١٦	غسل حیض	٢١٨
٣١٧	غسل حیض کے وقت عورت کا کنگھی کرنا	٢١٨
٣١٨	غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا۔	٢١٨
٣١٩	ارشاد ربانی: مخلقۃ اور غیر مخلقۃ کا مطلب!	٢١٩
٣٢٠	حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے!	٢٢٠
٣٢١	حیض کا آنا اور بند ہونا	٢٢٠
٣٢٢	حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے	٢٢١
٣٢٣	حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباس حیض میں ہو۔	٢٢١
٣٢٤	جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے	٢٢٢
٣٢٥	حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا اور عیدگاہ سے الگ رہنا۔	٢٢٢
٣٢٦	جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آجائے	٢٢٣
٣٢٧	زمانہ حیض کے علاوہ زردی اور خاکی رنگ دیکھنا	٢٢٣
٣٢٨	استحاضہ کی رگ	٢٢٣
٣٢٩	طواف زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے!	٢٢٤
٣٣٠	جب مستحاضہ پاکی دیکھے!	٢٢٤
٣٣١	حائضہ کی نماز جنازہ اور اس کا طریقہ	٢٢٤
٣٣٢	حائضہ سے متعلق احکام	٢٢٥
	٧۔ کتاب التیمم	٢٢٥
٣٣٣	ارشاد ربانی: تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو	٢٢٥
٣٣٤	جب پانی اور مٹی نہ پائے	٢٢٦
٣٣٥	حالت اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر سے تیمم کرنا۔	٢٢٨
٣٣٦	تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا اس پر پھونک مارے؟	٢٢٨
٣٣٧	تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے	٢٢٨
٣٣٨	پاک مٹی مسلمان کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے	٢٢٩
٣٣٩	جب جنبی مرض یا موت یا پیاس کے ڈر سے تیمم کرے۔	٢٣١
٣٤٠	تیمم کی ایک ضرب ہے	٢٣٢
٣٤١	جنابت کے لیے تیمم کی اجازت	٢٣٣
	٨۔ کتاب الصلوٰۃ	٢٣٣
٣٤٢	معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی۔	٢٣٣
٣٤٣	کپڑے پہن کر نماز پڑھنا فرض ہے	٢٣٥
٣٤٤	نماز میں تہبند کو گدی سے باندھ لینا	٢٣٦
٣٤٥	ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا	٢٣٧
٣٤٦	جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے [illegible] کندھوں پر ڈال لے۔	٢٣٨
٣٤٧	جب کپڑا تنگ ہو	٢٣٨
٣٤٨	شامی جبّے میں نماز پڑھنا	٢٣٩
٣٤٩	نماز میں اور علاوہ اس کے ننگے ہونے کی کراہت	٢٤٠
٣٥٠	قمیص، پتلون، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا	٢٤٠
٣٥١	ستر عورت سے کیا چھپائے!	٢٤٠
٣٥٢	چادر کے بغیر نماز پڑھنا	٢٤١
٣٥٣	ران کے بارے میں روایت	٢٤١
٣٥٤	عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے	٢٤٢
٣٥٥	جب بیل بوٹوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اس کے نقش و نگار دیکھے۔	٢٤٣
٣٥٦	اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد	٢٤٣

www.aaiiyazrecnez.o k.org

باب	مضمون	صفحہ
	ہو جائے گی؟	
۲۵۷	جو شخص چھت میں نماز پڑھے، پھر اُترے اُتار دے۔	۲۴۳
۲۵۸	سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا	۲۴۳
۲۵۹	چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا	۲۴۴
۲۶۰	جب نمازی کا کپڑا سجدے کے دوران اس کی بیوی کو لگ جائے۔	۲۴۵
۲۶۱	چٹائی پر نماز پڑھنا	۲۴۵
۲۶۲	چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا	۲۴۶
۲۶۳	فرش پر نماز پڑھنا	۲۴۶
۲۶۴	گرمی کی شدت کے باعث کپڑے پر نماز پڑھنا	۲۴۷
۲۶۵	جوتوں سمیت نماز پڑھنا	۲۴۷
۲۶۶	موزے پہن کر نماز پڑھنا	۲۴۷
۲۶۷	جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے	۲۴۷
۲۶۸	سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے۔	۲۴۸
۲۶۹	قبلہ رُو ہونے کی فضیلت	۲۴۸
۲۷۰	اہلِ مدینہ اور اہلِ شام و مشرق کا قبلہ	۲۴۹
۲۷۱	ارشادِ باری کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ	۲۵۰
۲۷۲	قبلہ کی طرف توجہ ہونا خواہ کہیں ہو۔	۲۵۰
۲۷۳	قبلہ کا بیان	۲۵۱
۲۷۴	مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا	۲۵۲
۲۷۵	مسجد سے رینٹ کو کنکریوں کے ساتھ صاف کرنا	۲۵۳
۲۷۶	دورانِ نماز دائیں جانب نہ تھوکے	۲۵۳
۲۷۷	بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکنا چاہیے	۲۵۴
۲۷۸	مسجد میں تھوکنے کا کفارہ	۲۵۴
۲۷۹	مسجد میں بلغم کو دفن کر دینا	//
۲۸۰	جب تھوک کا غلبہ ہو تو کپڑے کے پلو میں لینا چاہیے	۲۵۴
۲۸۱	امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر۔	۲۵۵
۲۸۲	کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟	۲۵۶
۲۸۳	مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لٹکانا	۲۵۶
۲۸۴	جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اُسے قبول کرے۔	۲۵۷
۲۸۵	مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور لعان کرانا۔	۲۵۷
۲۸۶	جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھے یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے۔	۲۵۷
۲۸۷	گھروں میں مسجدیں بنانا	۲۵۸
۲۸۸	مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی دائیں جانب سے ابتدا کرنا۔	۲۶۱
۲۸۹	کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبروں کو کھود کر ان کی جگہوں پر مسجدیں بنائی جائیں؟	۲۶۱
۲۹۰	بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا	۲۶۲
۲۹۱	اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا	۲۶۲
۲۹۲	جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اُس کا مقصد رضائے الٰہی ہو۔	۲۶۲
۲۹۳	قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت	۲۶۳
۲۹۴	خسف یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا	//
۲۹۵	گرجے میں نماز پڑھنا	//
۲۹۶	انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا	//
۲۹۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے	۲۶۴
۲۹۸	عورت کا مسجد میں سونا	۲۶۴
۲۹۹	مردوں کا مسجد میں سونا	۲۶۵

باب	مضمون	صفحہ
٣٠٠	سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا	٢٦٦
٣٠١	جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔	"
٣٠٢	مسجد میں حدث ہو جانا	"
٣٠٣	مسجد نبوی کی تعمیر	٢٦٧
٣٠٤	تعمیر مسجد میں تعاون کرنا	
٣٠٥	بڑھئی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا۔	٢٦٨
٣٠٦	جو مسجد بنائے۔	٢٦٨
٣٠٧	جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے	"
٣٠٨	مسجد سے گزرنا	٢٦٩
٣٠٩	مسجد میں شعر پڑھنا	"
٣١٠	نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا	"
٣١١	مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا	٢٧٠
٣١٢	مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا	"
٣١٣	مسجد کی صفائی کرنا نیز چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور تنکے چن لینا۔	٢٧١
٣١٤	مسجد میں خریب	"
٣١٥	مسجد کے لیے خادم رکھنا	"
٣١٦	قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے	"
٣١٧	اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا۔	٢٧٢
٣١٨	مریضوں کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا	"
٣١٩	ضرورتاً اونٹ کو مسجد میں لے جانا	"
٣٢٠	نور مجسم کا نورانی معجزہ	٢٧٣
٣٢١	مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا	٢٧٣
٣٢٢	کعبہ اور مساجد وغیرہ میں دروازے رکھنا اور انہیں بند کرانا۔	٢٧٤

باب	مضمون	صفحہ
٣٢٣	مشرک کا مسجد میں داخل ہونا	٢٧٥
٣٢٤	مسجد میں آواز بلند کرنا	٢٧٥
٣٢٥	مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا	٢٧٦
٣٢٦	مسجد میں چت لیٹنا	٢٧٦
٣٢٧	راستے میں مسجد بنانا	٢٧٧
٣٢٨	بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا	"
٣٢٩	مسجد وغیرہ میں انگلیوں کا پنجہ ڈالنا	٢٧٨
٣٣٠	وہ مسجدیں جو مدینہ منورہ کے راستوں پر ہیں اور وہ جگہیں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔	٢٧٩
٣٣١	امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے	٢٨١
٣٣٢	نمازی اور سترے کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے	٢٨٢
٣٣٣	نیزے کی طرف نماز پڑھنا	"
٣٣٤	برچھی کی طرف نماز پڑھنا	"
٣٣٥	مکہ وغیرہ میں سترہ کرنا	٢٨٣
٣٣٦	ستون کی طرف نماز پڑھنا	"
٣٣٧	جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا	٢٨٤
٣٣٨	حضور کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا	"
٣٣٩	سواری، اونٹ، درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا	٢٨٥
٣٤٠	چارپائی کی طرف نماز پڑھنا	"
٣٤١	نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے	"
٣٤٢	نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ	٢٨٦
٣٤٣	نماز پڑھتے ہوئے ایک آدمی کا دوسرے کی طرف منہ کرنا۔	"
٣٤٤	سوتے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا	٢٨٧
٣٤٥	عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل پڑھنا	"
٣٤٦	جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی	"

www.[illegible].org

باب	مضمون	صفحہ
۳۴۷	جب کپڑا تنگ ہو تو نماز کے دوران اپنی گردن پر اٹھائے رکھے۔	۲۸۸
۳۴۸	جب کوئی بستر کی طرف نماز پڑھے جس پر حائضہ ہو۔	۲۸۸
۳۴۹	کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو ہٹا سکتا ہے تاکہ سجدہ کر سکے۔	″
۳۵۰	عورت کا نمازی سے گندگی کو دور کرنا	۲۸۹
	پارہ ـــــــ ۳	۲۹۱
	۸ـ	
۳۵۱	نماز کے اوقات اور ان کی فضیلت	۲۹۱
۳۵۲	ارشادِ خداوندی اسی کی طرف رجوع کرتے رہو اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرک نہ ہو۔	″
۳۵۳	نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا۔	۲۹۲
۳۵۴	نماز کفارہ ہے۔	″
۳۵۵	وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت	۲۹۳
۳۵۶	پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ انہیں وقت پر جماعت وغیرہ سے پڑھا جائے	″
۳۵۷	نماز کو بے وقت پڑھنا	″
۳۵۸	نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے	۲۹۴
۳۵۹	سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا	″
۳۶۰	سفر میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا	۲۹۵
۳۶۱	ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے۔	۲۹۶
۳۶۲	ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا	۲۹۷
۳۶۳	عصر کا وقت	″
۳۶۴	نمازِ عصر قضا ہو جانے کا گناہ	۲۹۹
۳۶۵	نمازِ عصر ترک کرنے کا گناہ	″
۳۶۶	نمازِ عصر کی فضیلت	″
۳۶۷	جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی۔	۳۰۰
۳۶۸	نمازِ مغرب کا وقت	۳۰۱
۳۶۹	جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے	۳۰۲
۳۷۰	عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے نزدیک وسعت ہے۔	۳۰۲
۳۷۱	عشاء کا وقت وہی ہے جب لوگ جمع ہو جائیں خواہ تاخیر سے۔	۳۰۳
۳۷۲	نمازِ عشاء کی فضیلت	″
۳۷۳	عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے۔	۳۰۴
۳۷۴	غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا	۳۰۴
۳۷۵	عشاء کا وقت نصف رات تک ہے۔	۳۰۵
۳۷۶	نمازِ فجر کی فضیلت	۳۰۵
۳۷۷	نمازِ فجر کا وقت	۳۰۶
۳۷۸	جس نے نمازِ فجر کی ایک رکعت پائی	۳۰۷
۳۷۹	جس نے نماز کی ایک رکعت پائی	۳۰۸
۳۸۰	فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے	۳۰۸
۳۸۱	سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔	۳۰۹
۳۸۲	جو نماز پڑھنا مکروہ نہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد۔	۳۰۹
۳۸۳	عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا	۳۱۰
۳۸۴	ابر آلود دن میں نماز کی جلدی کرنا	۳۱۰
۳۸۵	وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا	″
۳۸۶	جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت	۳۱۲

باب	مضمون	صفحہ
	نماز پڑھ سکے۔	
۳۸۷	جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے	۳۱۲
۳۸۸	قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا	"
۳۸۹	عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے۔	۳۱۳
۳۹۰	عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا۔	"
۳۹۱	اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنا۔	۳۱۴
	۹۔ کتاب الاذان	۳۱۵
۳۹۲	اذان کی ابتداء	۳۱۵
۳۹۳	اذان دو دو دفعہ ہے	۳۱۶
۳۹۴	کلمات اقامت ایک ایک دفعہ ہیں سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔	"
۳۹۵	اذان کہنے کی فضیلت	"
۳۹۶	بلند آواز سے اذان کہنا	"
۳۹۷	اذان کی وجہ سے خون ریزی سے رک جانا	۳۱۷
۳۹۸	جب اذان سنے تو کیا کہے؟	"
۳۹۹	اذان کے بعد کی دعا	۳۱۸
۴۰۰	اذان کے لیے قرعہ ڈالنا	۳۱۹
۴۰۱	اذان کے دوران باتیں کرنا	"
۴۰۲	نابینا کا اذان دینا جبکہ اسے وقت بتانے والا ہو۔	"
۴۰۳	صبح صادق کے بعد اذان کہنا	۳۲۰
۴۰۴	فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا	"
۴۰۵	اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو؟	۳۲۱
۴۰۶	جو اقامت کا انتظار کرے۔	"

باب	مضمون	صفحہ
۴۰۷	اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے	۳۲۱
۴۰۸	جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی موذن اذان کہے	۳۲۲
۴۰۹	مسافر کے لیے اذان و اقامت جب کہ وہ کئی ہوں۔	"
۴۱۰	کیا موذن اذان میں ادھر ادھر منہ پھیرے؟ اور کیا اذان میں ادھر ادھر دیکھے؟	۳۲۳
۴۱۱	آدمی کا یہ کہنا کہ ہم سے نماز فوت ہوگئی۔	۳۲۴
۴۱۲	جو ملے وہ نماز پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے وہ پورا کر لو۔	"
۴۱۳	اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟	"
۴۱۴	نماز کے لیے جلدی سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے اٹھے۔	۳۲۵
۴۱۵	کیا ضرورت کے باعث مسجد سے نکل سکتا ہے	"
۴۱۶	جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہو کا انتظار کرتا یہاں تک کہ وہ لوٹے۔	"
۴۱۷	کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی۔	"
۴۱۸	جب امام کو اقامت کے بعد کوئی حاجت پیش آجائے۔	۳۲۶
۴۱۹	اقامت کے وقت باتیں کرنا	"
۴۲۰	جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب	"
۴۲۱	باجماعت نماز کی فضیلت	۳۲۷
۴۲۲	نماز فجر کو باجماعت پڑھنے کی فضیلت	۳۲۸
۴۲۳	ظہر کو اول وقت پڑھنے کی فضیلت	"
۴۲۴	قدموں پر ثواب	۳۲۹
۴۲۵	نماز عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت	"
۴۲۶	دو یا اس سے زیادہ جماعت ہیں۔	"

باب	مضمون	صفحہ
۴۲۷	جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے اور مساجد کی فضیلت۔	۳۳۰
۴۲۸	اس کی فضیلت جو صبح و شام مسجد میں جائے۔	۳۳۱
۴۲۹	جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔	〃
۴۳۰	جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد	〃
۴۳۱	بارش یا کسی اور وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت۔	۳۳۲
۴۳۲	کیا جو حاضر ہوں امام انہیں نماز پڑھا دے اور کیا بارش کے روز جمعہ کا خطبہ دے؟	۳۳۳
۴۳۳	جب کھانا آ جائے اور اقامت کہہ دی جائے	۳۳۴
۴۳۴	جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا رہا ہو۔	۳۳۵
۴۳۵	جو اپنے گھر کے کاموں میں مشغول ہو اور اقامت ہونے پر نماز کے لیے چلا جائے۔	〃
۴۳۶	جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کا طریقہ سکھانے کا ہو۔	〃
۴۳۷	صاحب علم و فضیلت امامت کا زیادہ مستحق ہے۔	۳۳۶
۴۳۸	جو کسی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو	۳۳۸
۴۳۹	جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آ جائے تو پیچھے ہٹ جائے یا نہ ہٹے۔ کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟	〃
۴۴۰	جو لوگ علم قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرے گا	۳۳۹
۴۴۱	جب امام لوگوں کے پاس جائے تو ان کی امامت کر سکتا ہے۔	〃
۴۴۲	امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔	〃
۴۴۳	مقتدی کب سجدہ کرے؟	۳۴۱
۴۴۴	امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ	〃
۴۴۵	غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت	〃
۴۴۶	جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کر لی۔	۳۴۲
۴۴۷	مفتون اور بدعتی کی امامت	〃
۴۴۸	جب دو ہی نمازی ہوں تو مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہو۔	۳۴۳
۴۴۹	جب کوئی امام کے بائیں جانب کھڑا ہوا اور امام اسے دائیں جانب کر دے تو دونوں میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔	۳۴۴
۴۵۰	جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آ جائیں تو ان کی امامت کرے۔	〃
۴۵۱	جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو حاجت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے۔	۳۴۵
۴۵۲	امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع و سجود پورے کرنا۔	〃
۴۵۳	جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے	〃
۴۵۴	جس نے نماز لمبی کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی	۳۴۶
۴۵۵	نماز مختصر اور پوری پڑھنا	۳۴۷
۴۵۶	جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دے	〃
۴۵۷	نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا	۳۴۸
۴۵۸	جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے	〃
۴۵۹	جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اس ماموم کی اقتدا کریں۔	〃
۴۶۰	جب امام کو شک واقع ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے؟	۳۴۹
۴۶۱	جب امام نماز میں روئے	۳۵۰

www.ahnafmedia.com

باب	مضمون	صفحہ
۴۶۲	اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا	۳۵۰
۴۶۳	صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔	۳۵۱
۴۶۴	پہلی صف	〃
۴۶۵	صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے	〃
۴۶۶	اس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے	۳۵۲
۴۶۷	صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملانا	〃
۴۶۸	جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام پیچھے سے اُسے دائیں جانب کرے تو اُس کی نماز درست ہے۔	〃
۴۶۹	عورت تنہا ایک صف ہے	۳۵۳
۴۷۰	مسجد اور امام کے دائیں جانب	〃
۴۷۱	جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سترہ ہو	〃
۴۷۲	رات کی نماز	〃
۴۷۳	تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح	۳۵۴
۴۷۴	تکبیر اولیٰ میں افتتاح کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا۔	۳۵۵
۴۷۵	تکبیر کہتے وقت رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرنا۔	〃
۴۷۶	ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے	۳۵۶
۴۷۷	رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو	〃
۴۷۸	نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا	〃
۴۷۹	نماز میں خشوع	۳۵۷
۴۸۰	تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے	〃
۴۸۱	حضور کی نماز کا عالم	۳۵۸
۴۸۲	نماز میں امام کی طرف نگاہیں اٹھانا	〃
۴۸۳	نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا	۳۶۰
۴۸۴	نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا	〃
۴۸۵	جب کوئی واقعہ پیش آئے یا قبلہ کی طرف تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے تو کیا اُس کی طرف توجہ کرے۔	〃
۴۸۶	امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ نماز حضری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سری۔	۳۶۱
۴۸۷	نماز ظہر میں قرأت	۳۶۳
۴۸۸	نماز عصر میں قرأت	۳۶۳
۴۸۹	نماز مغرب میں قرأت	〃
۴۹۰	نماز مغرب میں جہر	۳۶۴
۴۹۱	نماز عشاء میں جہر	〃
۴۹۲	عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا	〃
۴۹۳	نماز عشاء میں قرأت	۳۶۵
۴۹۴	پہلی دو رکعتوں کو لمبی اور آخری دو کو مختصر کرے	〃
۴۹۵	نماز فجر کی قرأت	〃
۴۹۶	نماز فجر میں جہر سے قرأت کرنا	۳۶۶
۴۹۷	ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنا اور آخری آیتیں پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت کو درست کہ پہلی آیتیں۔	۳۶۷
۴۹۸	آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھا جائے	۳۶۸
۴۹۹	جس نے ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کی	〃
۵۰۰	جب امام کوئی آیت سنا دے	〃
۵۰۱	پہلی رکعت لمبی کرے	۳۶۹
۵۰۲	امام کا آواز سے آمین کہنا	〃
۵۰۳	آمین کہنے کی فضیلت	〃
۵۰۴	مقتدی کا آواز سے آمین کہنا	۳۷۰
۵۰۵	جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرے	〃

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
۵۰۶	رکوع میں تکبیر پوری کرنا	۳۷۰
۵۰۷	سجدوں میں تکبیر پوری کرنا	۳۷۱
۵۰۸	سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا	″
۵۰۹	رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا	۳۷۲
۵۱۰	جب کوئی پورا رکوع نہ کرے	″
۵۱۱	رکوع میں پیٹھ برابر کرنا	″
۵۱۲	پورے طور پر رکوع کرنے کی حد اور اس میں اعتدال واطمینان کا ہونا۔	″
۵۱۳	جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے نماز دہرانے کا حکم فرمایا۔	۳۷۳
۵۱۴	رکوع میں دعا کرنا	″
۵۱۵	امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائیں تو کیا کہیں!	″
۵۱۶	اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت	۳۷۴
۵۱۷	قنوت پڑھنا	″
۵۱۸	جب رکوع سے سر اٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو	۳۷۵
۵۱۹	سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے	″
۵۲۰	سجدے کی فضیلت	۳۷۷
۵۲۱	سجدے میں پہلو کھلے رکھے اور پیٹ رانوں سے جدا ہو۔	۳۷۹
۵۲۲	پیروں کی انگلیاں قبلہ رو رکھنا	″
۵۲۳	جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے	″
۵۲۴	سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا	″
۵۲۵	ناک پر سجدہ کرنا	۳۸۰
۵۲۶	کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا	″
	پارہ ــــــ ۴	۳۸۲

باب	مضمون	صفحہ
۵۲۷	کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا	۳۸۲
۵۲۸	بالوں کو درست نہ کرے	″
۵۲۹	نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے	″
۵۳۰	سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا	″
۵۳۱	دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا	۳۸۳
۵۳۲	سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے	″
۵۳۳	جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو۔	۳۸۴
۵۳۴	جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے۔	″
۵۳۵	دونوں سجدوں سے اٹھے تو تکبیر کہے	″
۵۳۶	تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	۳۸۵
۵۳۶	جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے	۳۸۶
۵۳۷	پہلے قعدہ میں تشہد	″
۵۳۸	آخری رکعت میں تشہد	۳۸۷
۵۳۹	سلام سے پہلے دعا کرنا	″
۵۴۰	تشہد کے بعد جو چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں	۳۸۸
۵۴۱	جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے۔	″
۵۴۲	سلام پھیرنا	۳۸۹
۵۴۳	سلام اس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے	″
۵۴۴	جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام کرنے کو کافی سمجھے۔	″
۵۴۵	نماز کے بعد ذکر کرنا۔	۳۹۰
۵۴۶	سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف منہ کرے	۳۹۱
۵۴۷	سلام کے بعد امام کا اپنے مصلے پر ٹھہرنا	۳۹۲
۵۴۸	جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر حاجت یاد آنے پر	۳۹۳

باب	مضمون	صفحہ
	ملکوں کے درمیان سے جاتے۔	
۵۴۹	نماز کے بعد دائیں یا بائیں جانب منہ کرنا	۳۹۴
۵۵۰	لہسن، پیاز اور گندنا کے متعلق احکام	//
۵۵۱	بچوں کا وضو کرنا	۳۹۵
۵۵۲	عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا۔	۳۹۷
۵۵۳	عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا	۳۹۸
۵۵۴	صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد لوٹنا اور ان کا مسجد میں کم ٹھہرنا۔	۳۹۹
۵۵۵	عورت کا اپنے خاوند سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا۔	//
	۱۰۔ کتاب الجمعہ	۴۰۰
۵۵۶	جمعہ کا فرض ہونا	۴۰۰
۵۵۷	جمعہ کے روز غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتیں بھی؟	//
۵۵۸	جمعہ کے لیے خوشبو لگانا	۴۰۱
۵۵۹	جمعہ کی فضیلت	//
۵۶۰	جمعہ کے روز غسل کرنا	۴۰۲
۵۶۱	جمعہ کے لیے تیل لگانا	//
۵۶۲	عمدہ لباس پہنے جو میسر آئے	۴۰۳
۵۶۳	جمعہ کے روز مسواک کرنا	//
۵۶۴	جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے	۴۰۴
۵۶۵	جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا پڑھا جائے؟	//
۵۶۶	دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا	//
۵۶۷	کیا جو عورتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں ان پر غسل ہے؟	۴۰۵
۵۶۸	بارش کے باعث جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت	۴۰۶
۵۶۹	جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب ہے؟	//
۵۷۰	جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہو گیا	۴۰۷
۵۷۱	جب جمعہ کے روز سخت گرمی ہو	۴۰۸
۵۷۲	نماز جمعہ کے لیے چلنا	//
۵۷۳	جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے	۴۰۹
۵۷۴	کوئی آدمی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے	//
۵۷۵	جمعہ کے روز کی اذان	//
۵۷۶	جمعہ کے روز ایک ہی مؤذن ہو	۴۱۰
۵۷۷	امام جب منبر پر اذان سنے تو جواب دے	//
۵۷۸	اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا	//
۵۷۹	خطبہ کے وقت اذان کہنا	//
۵۸۰	منبر پر خطبہ دینا	۴۱۱
۵۸۱	کھڑے ہو کر خطبہ دینا	۴۱۲
۵۸۲	خطبہ کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا	//
۵۸۳	جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہا	//
۵۸۴	جمعہ کے روز دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۴۱۵
۵۸۵	خطبہ غور سے سننا	//
۵۸۶	جب امام کسی کو دیکھے کہ خطبہ کے دوران آیا ہے تو اسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے۔	//
۵۸۷	جو آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لے۔	۴۱۶
۵۸۸	خطبہ میں رفع یدین کرنا	//
۵۸۹	جمعہ کے روز خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا	//
۵۹۰	جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو لغو حرکت کی۔	۴۱۷

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
۵۹۱	وہ ساعت جو جمعہ کے روز میں ہے	۴۱۷
۵۹۲	اگر نماز جمعہ میں کچھ لوگ امام سے جدا ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے۔	〃
۵۹۳	نماز جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نماز پڑھنا	۴۱۸
۵۹۴	ارشاد خداوندی، جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔	〃
۵۹۵	نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا	〃
	۱۱۔ ابواب صلوٰۃ الخوف	۴۱۹
۵۹۶	نماز خوف کا بیان	۴۱۹
۵۹۷	پیدل یا سوار ہو کر نماز خوف پڑھنا	〃
۵۹۸	نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا	〃
۵۹۹	قلعوں پر چڑھائی اور دشمن سے مقابلہ کرتے وقت نماز پڑھنا۔	۴۲۰
۶۰۰	تعاقب کرنے یا ہوتے کی حالت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا۔	۴۲۱
۶۰۱	صبح اور لڑائی کے وقت تکبیر، اندھیرا کی اور نماز۔	〃
	۱۲۔ کتاب العیدین	۴۲۲
۶۰۲	عیدین اور ان میں باعتبار سنت کا حکم	۴۲۲
۶۰۳	عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں	〃
۶۰۴	مسلمانوں کے لیے عید کی سنتیں	۴۲۳
۶۰۵	عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا	〃
۶۰۶	قربانی کے روز کھانا	۴۲۴
۶۰۷	بغیر منبر کے عیدگاہ کی طرف جانا	〃
۶۰۸	عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان اور اقامت کے ہے۔	۴۲۵
۶۰۹	خطبہ نماز عید کے بعد ہے	۴۲۶
۶۱۰	عیدگاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے	〃
۶۱۱	نماز عید کے لیے جلدی جانا	۴۲۷
۶۱۲	ایام تشریق کے عمل کی فضیلت	〃
۶۱۳	منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب صبح عرفات کو جائے۔	۴۲۸
۶۱۴	نماز عید برچھی کی آڑ میں پڑھنا	〃
۶۱۵	عید کے روز امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا	۴۲۹
۶۱۶	عورتوں اور حیض والیوں کا عیدگاہ کی طرف جانا	〃
۶۱۷	بچوں کا عیدگاہ کی طرف نکلنا	〃
۶۱۸	عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا	〃
۶۱۹	عیدگاہ میں جھنڈا نصب کرنا	۴۳۰
۶۲۰	عید کے روز امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا	〃
۶۲۱	جب عورت کے پاس نماز عید کے لیے دوپٹہ نہ ہو	۴۳۱
۶۲۲	حائضہ کا عیدگاہ سے الگ رہنا	〃
۶۲۳	قربانی کے روز عیدگاہ میں نحر اور ذبح کرنا	۴۳۲
۶۲۴	خطبہ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے متعلق پوچھا جائے۔	〃
۶۲۵	جو عید کے روز دوسرے راستے سے واپس لوٹے۔	۴۳۳
۶۲۶	جب نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے۔	〃
۶۲۷	نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا۔	۴۳۴

باب	مضمون	صفحہ
	١٣۔ ابواب الوتر	٤٢٣
٦٢٨	وتر کے متعلق روایات	٤٢٣
٦٢٩	وتر کے اوقات	٤٢٦
٦٣٠	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وتر کے لیے اہل خانہ کو جگانا۔	〃
٦٣١	رات کی آخری نماز کو وتر بنانا چاہیے۔	〃
٦٣٢	سواری پر وتر پڑھنا	〃
٦٣٣	سفر میں وتر پڑھنا	٤٢٧
٦٣٤	رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا	〃
	١٤۔ ابواب الاستسقاء	٤٢٨
٦٣٥	استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز استسقاء کے لیے نکلنا۔	٤٢٨
٦٣٦	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔	〃
٦٣٧	قحط سالی میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے سوال کرنا۔	٤٢٩
٦٣٨	استسقاء کے وقت چادر کو الٹ دینا	٤٣٠
٦٣٩	جب حرام کاموں کا ارتکاب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے۔	〃
٦٤٠	جامع مسجد میں نماز استسقاء پڑھنا	〃
٦٤١	خطبہ جمعہ میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا	٤٣١
٦٤٢	منبر پر بارش کی دعا کرنا	٤٣٢
٦٤٣	جس نے نماز جمعہ میں بارش کی دعا کرنا کافی سمجھا	〃
٦٤٤	جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا	〃

باب	مضمون	صفحہ
٦٤٥	جمعہ کے روز بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چادر نہ پلٹنے کے متعلق جو کہا گیا ہے	٤٣٣
٦٤٦	جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ ان کی خواہش کو رد نہ کرے	〃
٦٤٧	جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی سفارش کریں۔	〃
٦٤٨	زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے ارد گرد برسا ہم پر نہ برسا۔	٤٣٤
٦٤٩	کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا	〃
٦٥٠	نماز استسقاء میں جہر سے قرأت پڑھنا	٤٣٥
٦٥١	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کیسے پھیری؟	〃
٦٥٢	نماز استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔	〃
٦٥٣	عیدگاہ میں نماز استسقاء پڑھنا	٤٣٦
٦٥٤	نماز استسقاء میں قبلہ رو ہونا	〃
٦٥٥	نماز استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھوں کو اٹھانا۔	〃
٦٥٥ ب	نماز استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اٹھانا	٤٣٧
٦٥٦	بارش کے وقت کیا کہے؟	〃
٦٥٧	جو بارش میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں۔	〃
٦٥٨	جب آندھی آئے	٤٣٨
٦٥٩	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری باد صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے۔	〃
٦٦٠	زلزلوں اور نشانیوں کے متعلق جو کہا گیا ہے	〃
٦٦١	ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور تم جھٹلانے کو اپنی روزی بناتے ہو"۔	٤٣٩

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
۳۹۹	سفر میں نماز مغرب کی تین رکعتیں پڑھے	۴۱۷
۴۰۰	سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو	۴۱۸
۴۰۱	سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا	״
۴۰۲	فرض نماز کے لیے سواری سے اترنا	״
	پارہ ـــــ ۵	۴۱۹
۴۰۳	گدھے پر نفل نماز پڑھنا	۴۱۹
۴۰۴	جو سفر میں نماز کے بعد اور پہلے نوافل نہ پڑھے	״
۴۰۵	جس نے سفر میں نماز کے بعد اور اس سے پہلے نوافل پڑھے۔	۴۲۰
۴۰۶	سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع کر لینا	״
۴۰۷	جب مغرب و عشاء کو جمع کریں تو کیا اذان و اقامت کہی جائے؟	۴۲۱
۴۰۸	سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے۔	״
۴۰۹	جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرے تو نماز ظہر پڑھ کر سوار ہو۔	۴۲۲
۴۱۰	بیٹھ کر نماز پڑھنا	״
۴۱۱	بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا	۴۲۳
۴۱۲	جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھے	״
۴۱۳	جب بیٹھ کر پڑھے، پھر تندرستی یا مرض میں کمی محسوس کرے تو باقی نماز پوری کرے۔	۴۲۴
۴۱۴	رات کو تہجد پڑھنا	״
۴۱۵	رات کے قیام کی فضیلت	۴۲۵
۴۱۶	رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا	۴۲۶
۴۱۷	مریض کا قیام لیل کو ترک کرنا	״
۴۱۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور	״

باب	مضمون	صفحہ
	نوافل کی ترغیب دینا بغیر واجب قرار دیے۔	۴۲۷
۴۱۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام کرنا یہاں تک کہ پیر مبارک پر ورم آجاتا۔	۴۲۸
۴۲۰	جو سحری کے وقت سوئے	״
۴۲۱	جس نے سحری کی اور سویا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھی۔	۴۲۹
۴۲۲	رات کی نماز میں طول قیام کرنا	״
۴۲۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟	״
۴۲۴	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کو قیام کرنا اور سونا اور جو رات کے قیام سے منسوخ ہوا۔	۴۳۰
۴۲۵	جب رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گُدّی پر گرہ لگا دینا۔	۴۳۱
۴۲۶	جو نماز پڑھے بغیر سو جائے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔	۴۳۲
۴۲۷	رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا	״
۴۲۸	جو رات کے پہلے حصے میں سوئے اور آخری میں جاگے۔	״
۴۲۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام۔	۴۳۳
۴۳۰	رات دن باوضو رہنے کی فضیلت اور رات دن میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۴۳۴
۴۳۱	عبادت میں جو مشقت اٹھانا مکروہ ہے	״
۴۳۲	جو رات کو قیام کرتا ہو تو پھر اسے ترک کر دینا مکروہ ہے۔	״
۴۳۳	عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا	۴۳۵

www.[illegible].org

باب	مضمون	صفحہ
۶۶۲	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی۔	۴۴۹
	۱۵- ابواب الکسوف	۴۵۰
۶۶۳	سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا	۴۵۰
۶۶۴	سورج گرہن کے وقت صدقہ کرنا	۴۵۱
۶۶۵	سورج گرہن کے وقت الصلوٰۃ جامعۃ کہہ کر ندا کرنا	〃
۶۶۶	نمازِ کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا	۴۵۲
۶۶۷	سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف؟	〃
۶۶۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔	۴۵۳
۶۶۹	سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا	〃
۶۷۰	نمازِ کسوف میں لمبے سجدے کرنا	۴۵۴
۶۷۱	نمازِ کسوف با جماعت پڑھنا	〃
۶۷۲	مردوں کے ساتھ عورتوں کا نمازِ کسوف پڑھنا	۴۵۵
۶۷۳	جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے۔	۴۵۶
۶۷۴	مسجد میں نمازِ کسوف پڑھنا	〃
۶۷۵	کسی کی موت یا زندگی سے سورج کو گرہن نہیں لگتا	۴۵۷
۶۷۶	سورج گرہن کے وقت ذکر کرنا	۴۵۸
۶۷۷	سورج گرہن کے وقت دعا کرنا	〃
۶۷۸	امام کا خطبۂ کسوف میں اما بعد کہنا	〃
۶۷۹	چاند گرہن میں نماز پڑھنا	〃
۶۸۰	نمازِ کسوف میں پہلی رکعت زیادہ لمبی ہو۔	۴۵۹
۶۸	نمازِ کسوف میں جہری قرأت کرنا۔	〃

باب	مضمون	صفحہ
	۱۶- ابواب سجود القرآن	۴۶۰
۶۸۲	قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور ان کا مسنون ہونا۔	۴۶۰
۶۸۳	سورۂ تنزیل میں سجدہ کا ہونا	〃
۶۸۴	سورۂ ص میں سجدہ کا ہونا	〃
۶۸۵	سورۂ والنجم کا سجدہ	۴۶۱
۶۸۶	مسلمانوں کا مشرکین کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اس کا کوئی وضو نہیں۔	〃
۶۸۷	جس نے آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا	〃
۶۸۸	سورۂ انشقاق میں سجدہ	۴۶۲
۶۸۹	جب امام آیتِ سجدہ پڑھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ جانا۔	〃
۶۹۰	جس نے قاری کے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا	〃
۶۹۱	جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا۔	〃
۶۹۲	جس نے نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا	۴۶۳
۶۹۳	جو بھیڑ کے باعث سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے۔	〃
	۱۷- ابواب تقصیر الصلوٰۃ	۴۶۳
۶۹۴	قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر قصر کرے	۴۶۴
۶۹۵	منیٰ میں نماز پڑھنا	〃
۶۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حج میں کتنے روز قیام فرمایا۔	۴۶۵
۶۹۷	کتنی مسافت پر نماز قصر کرے؟	〃
۶۹۸	قصر کرے جب اپنی بستی سے نکل جائے۔	۴۶۶

باب	مضمون	صفحہ
۶۶۴	رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۸۵
۶۶۵	فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرنا	۴۸۶
۶۶۶	فجر کی دو رکعتوں کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا	۴۸۷
۶۶۷	جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے	"
۶۶۸	نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان	"
۶۶۹	فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا	۴۸۹
۶۷۰	فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے ان کو نوافل کہا۔	"
۶۷۱	فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟	۴۹۰
۶۷۲	فرض نمازوں کے بعد نوافل	"
۶۷۳	جو فرض نماز کے بعد نوافل نہ پڑھے	۴۹۱
۶۷۴	سفر میں نماز چاشت پڑھنا	"
۶۷۵	جو نماز چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے	"
۶۷۶	حالت حضر میں نماز چاشت پڑھنا	"
۶۷۷	نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں	۴۹۲
۶۷۸	نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھنا	"
۶۷۹	نوافل با جماعت پڑھنا	۴۹۳
۶۸۰	گھر میں نوافل پڑھنا	۴۹۵
۶۸۱	مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت	"
۶۸۲	مسجد قباء کا بیان	"
۶۸۳	جو ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آئے	۴۹۶
۶۸۴	مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا	"
۶۸۵	قبر نبوی اور منبر رسول کے درمیان حصے کی فضیلت	"
۶۸۶	بیت المقدس کی مسجد	۴۹۷
۶۸۷	نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا	"
۶۸۸	نماز میں جو کام کرنا منع ہے	۴۹۸
۶۸۹	نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور	۴۹۹

باب	مضمون	صفحہ
	الحمد للہ کہنے کا جواز	
۶۹۰	جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو خطاب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو۔	۴۹۹
۶۹۱	تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے	۵۰۰
۶۹۲	جو نماز میں پیچھے کو ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے بڑھے	"
۶۹۳	جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے	۵۰۱
۶۹۴	نماز میں کنکریاں ہٹانا	"
۶۹۵	نماز میں سجدہ کے لیے کپڑا بچھانا	"
۶۹۶	نماز میں کتنا عمل جائز ہے	"
۶۹۷	جب نماز کے دوران کسی کا جانور بھاگ جائے۔	۵۰۲
۶۹۸	نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے	۵۰۳
۶۹۹	جس نے بے خبری سے نماز میں تالی بجائی تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔	"
۷۰۰	جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھو یا انتظار کرو اور اس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔	۵۰۴
۷۰۱	نماز میں سلام کا جواب نہ دے	"
۷۰۲	نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو ہاتھ سے اشارہ کر کے سمجھانا۔	"
۷۰۳	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا	۵۰۶
۷۰۴	نماز میں آدمی کا کسی چیز کو سوچنا	"
۷۰۵	جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے	۵۰۷
۷۰۶	جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں۔	۵۰۸
۷۰۷	جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا اس سے لمبے؟	"
۷۰۸	جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام	"

باب	مضمون	صفحہ
	پھیر دے۔	
۶۷۹	جو سہو کے سجدوں کے لیے تکبیر کہے	۵۰۹
۶۸۰	جب یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔	"
۶۸۱	فرض اور نفل میں سجدۂ سہو	۵۱۰
۶۸۲	جب نماز کے دوران کلام کرے اور وہ ہاتھ سے اشارہ کرے اور سن لے	"
۶۸۳	نماز میں اشارہ کرنا	۵۱۱
	۱۸۔ کتاب الجنائز	۵۱۲
۶۸۴	جنازے کے بارے میں	۵۱۲
۶۸۵	جنازے کے پیچھے چلنے کا حکم	۵۱۳
۶۸۶	میت کے پاس جانا جبکہ مرنے کے بعد اسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو۔	۵۱۴
۶۸۷	کسی کے مرنے کی اس کے رشتہ داروں کو خبر دینا	۵۱۵
۶۸۸	جنازے کی اطلاع دینا	۵۱۶
۶۸۹	اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے۔	"
۶۹۰	قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کر۔	۵۱۷

باب	مضمون	صفحہ
۷۹۶	آخر میں کافور لگانا	۵۱۹
۷۹۷	عورت کے سر کے بال کھولنا	"
۷۹۸	میت کو کس طرح لپیٹا جائے!	۵۲۰
۷۹۹	کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنا دی جائیں!	"
۸۰۰	عورت کے بال اس کے پیچھے کی طرف ڈال دیے جائیں	"
۸۰۱	کفن کے لیے سفید کپڑا	۵۲۱
۸۰۲	دو کپڑوں کا کفن	"
۸۰۳	میت کو خوشبو لگانا	"
۸۰۴	احرام والے کو کس طرح کفنایا جائے؟	"
۸۰۵	قمیص کا کفن دینا جو سلی ہوئی ہو یا نہ سلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا۔	۵۲۲
۸۰۶	قمیص کے بغیر کفن دینا	"
۸۰۷	عمامہ کے بغیر کفن دینا	۵۲۳
۸۰۸	میت کے مال سے کفن دینا	"
۸۰۹	جب ایک کپڑے کے سوا کچھ میسر نہ ہو	"
۸۱۰	جب کفن نہ ہو مگر اتنا جس سے سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے۔	۵۲۴
۸۱۱	جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کفن تیار کر رکھا اور آپ نے اس پر اعتراض نہ کیا۔	"
۸۱۲	عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا	۵۲۵
۸۱۳	میت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے	"

[illegible] .org

باب	مضمون	صفحہ
۵۱۷	میت پر رشتی کا سوگ کرنا	۵۲۹
۵۱۸	وہ ہم میں سے نہیں جس نے گریبان پھاڑا	"
۵۱۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا۔	۵۳۰
۵۲۰	مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے	"
۵۲۱	جو رخسار پیٹے وہ ہم میں سے نہیں	۵۳۱
۵۲۲	مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور جاہلیت کی بات کہنے سے منع فرمایا گیا ہے۔	"
۵۲۳	جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اظہار غم ہو۔	"
۵۲۴	جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ کرے	۵۳۲
۵۲۵	صبر وہ ہے جو صدمہ پیش آتے وقت ہو	۵۳۳
۵۲۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں۔	"
۵۲۷	مریض کے پاس رونا	۵۳۴
۵۲۸	گریہ وزاری کی ممانعت اور اس پر زجر و توبیخ کرنا	"
۵۲۹	جنازے کے لیے کھڑا ہونا	۵۳۵
۵۳۰	جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے؟	"
۵۳۱	جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اسے لوگوں کے کندھوں سے اتار کر رکھ دیا جائے۔ اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے۔	۵۳۶
۵۳۲	جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو۔	"
۵۳۳	عورتوں کے علاوہ جنازہ مرد اٹھائیں	"
۵۳۴	جنازہ جلدی سے جانا	۵۳۷
۵۳۵	چارپائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو	"

باب	مضمون	صفحہ
۵۳۶	جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں بنائیں۔	۵۳۷
۵۳۷	نماز جنازہ کے لیے صفیں بنانا	۵۳۸
۵۳۸	جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں	"
۵۳۹	نماز جنازہ کا طریقہ	۵۳۹
۵۴۰	جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت	"
۵۴۱	جو دفن ہونے تک ٹھہرا رہے	۵۴۰
۵۴۲	لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نماز جنازہ پڑھنا	"
۵۴۳	نماز جنازہ عیدگاہ و مسجد میں پڑھنا	"
۵۴۴	قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت	۵۴۱
۵۴۵	نفاس والی کی نماز جنازہ جب کہ وہ حالت نفاس میں مرے۔	"
۵۴۶	عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو	"
۵۴۷	نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں	۵۴۲
۵۴۸	نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا	۵۴۳
۵۴۹	دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا	"
۵۵۰	مردہ جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔	۵۴۴
۵۵۱	جو کسی مقدس جگہ یا اس کے قریب دفن ہونا پسند کرے	"
۵۵۲	رات کے وقت دفن کرنا	۵۴۵
۵۵۳	قبر پر مسجد تعمیر کرنا	"
۵۵۴	عورت کی قبر میں کون داخل ہو	"
۵۵۵	شہید کی نماز جنازہ	۵۴۶
۵۵۶	دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا	۵۴۷
۵۵۷	جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا	"
۵۵۸	لحد میں کون پہلے رکھا جائے اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔	"
۵۵۹	قبر میں اذخر اور گھاس کا استعمال کرنا	۵۴۸

باب	مضمون	صفحہ
۸۶۰	کیا کسی وجہ سے میت قبر یا لحد سے نکالی جا سکتی ہے؟	۵۴۸
۸۶۱	قبر بغلی لحد اور شق بنانا	۵۴۹
۸۶۲	جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور کیا بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟	〃
۸۶۳	جب مشرک نے موت کے وقت لا الٰہ الا اللہ کہا	۵۵۲
۸۶۴	قبر پر ٹہنی گاڑنا	〃
۸۶۵	عالم کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اس کے ساتھیوں کا اس کے ارد گرد بیٹھ جانا۔	۵۵۳
۸۶۶	خودکشی کرنے والے کا حکم	۵۵۴
۸۶۷	منافقوں پر نماز پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہیت۔	〃
۸۶۸	لوگوں کا میت کی تعریف کرنا	۵۵۵
۸۶۹	عذاب قبر کے متعلق روایتیں	۵۵۶
۸۷۰	عذاب قبر سے پناہ مانگنا	۵۵۸
۸۷۱	غیبت اور پیشاب کے باعث عذاب قبر ہوگا	〃
۸۷۲	میت کو صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے	۵۵۹
۸۷۳	میت کا چارپائی پر کلام کرنا	〃
۸۷۴	مسلمانوں کی اولاد کا حکم	〃
	پارہ — ۶	۵۶۰
۸۷۵	مشرکوں کی اولاد کا حکم	۵۶۰
۸۷۶	بعض گناہوں کی سزا	〃
۸۷۷	پیر کے دن کی موت	۵۶۲
۸۷۸	ناگہانی موت کا بیان	〃
۸۷۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت	〃

باب	مضمون	صفحہ
	ابوبکر و حضرت عمر کی۔	
۸۸۰	مردوں کو سب و شتم کرنے کی ممانعت	۵۶۴
۸۸۱	شریر مردوں کا ذکر	۵۶۵
	۱۹۔ کتاب الزکوٰۃ	۵۶۵
۸۸۲	زکوٰۃ کا وجوب	۵۶۵
۸۸۳	زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا	۵۶۷
۸۸۴	زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ	〃
۸۸۵	جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے	۵۶۸
۸۸۶	مال کو راہ حق میں خرچ کرنا	۵۷۰
۸۸۷	خیرات میں دکھاوا کرنا	〃
۸۸۸	چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہیں قبول کیا جاتا مگر حلال کمائی سے۔	〃
۸۸۹	حلال کمائی سے خیرات کرنا	〃
۸۹۰	رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا	۵۷۱
۸۹۱	آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر	۵۷۲
۸۹۲	تندرستی اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت	۵۷۳
۸۹۳	سخاوت کا بیان	〃
۸۹۴	علانیہ صدقہ دینا	۵۷۴
۸۹۵	چھپا کر صدقہ دینا	〃
۸۹۶	جب بے خبری میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا	〃
۸۹۷	جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اسے معلوم نہ تھا۔	۵۷۵
۸۹۸	دائیں ہاتھ سے خیرات کرنا	〃
۸۹۹	جو غلام کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے صدقہ نہ دے۔	۵۷۶
۹۰۰	صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے	〃

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
۹۰۱	دے کر احسان جتانا	۵۷۷
۹۰۲	جو صدقہ دینے میں جلدی کرنے کو پسند کرے	״
۹۰۳	صدقہ کی ترغیب دینا اور اس کی سفارش کرنا	۵۷۸
۹۰۴	استطاعت کے مطابق صدقہ دینا	״
۹۰۵	صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے	۵۷۹
۹۰۶	جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہو گیا۔	״
۹۰۷	غلام کا بغیر فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینا۔	۵۸۰
۹۰۸	عورت کا ثواب جبکہ وہ فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے یا کھانا کھلائے	״
۹۰۹	اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کی تصدیق کی"۔	۵۸۱
۹۱۰	صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال	״
۹۱۱	کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا	״
۹۱۲	صدقہ ہر مسلمان پر ہے، جو نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے	۵۸۲
۹۱۳	زکوٰۃ اور صدقہ سے کتنا دیا جائے اور جس نے ایک بکری دی۔	״
۹۱۴	چاندی کی زکوٰۃ	״
۹۱۵	زکوٰۃ میں سامان لینا	۵۸۳
۹۱۶	متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں۔	״
۹۱۷	جب مال دو حصہ داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی۔	۵۸۴
۹۱۸	اونٹ کی زکوٰۃ	״
۹۱۹	جس پر ایک سالہ اونٹنی لازم آتی ہو لیکن اس کے پاس نہ ہو۔	״

باب	مضمون	صفحہ
۹۲۰	بکریوں کی زکوٰۃ	۵۸۵
۹۲۱	زکوٰۃ میں بوڑھی اور عیب دار بکری نہیں لی جائے گی الا یہ کہ مصدق چاہے۔	۵۸۶
۹۲۲	زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا	״
۹۲۳	زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے عمدہ مال نہ لیا جائے	״
۹۲۴	پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے	۵۸۷
۹۲۵	گائے کی زکوٰۃ	״
۹۲۶	رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا	۵۸۸
۹۲۷	مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے	۵۸۹
۹۲۸	مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے	״
۹۲۹	یتیموں کو زکوٰۃ دینا	״
۹۳۰	شوہر اور زیر کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا	۵۹۰
۹۳۱	ارشاد خداوندی ہے "گردن چھڑانے والوں، قرض داروں پر اور راہ خدا میں خرچ کرنا"۔	۵۹۱
۹۳۲	سوال کرنے سے بچنا	۵۹۲
۹۳۳	جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور لالچ کے بغیر دے	۵۹۳
۹۳۴	جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے	״
۹۳۵	ارشاد باری تعالیٰ ہے "وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے"۔	۵۹۴
۹۳۶	کھجوروں کا اندازہ کرنا	۵۹۶
۹۳۷	بارانی اور نہری فصل میں عشر ہے	۵۹۷
۹۳۸	پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں	״
۹۳۹	کھجوریں توڑتے وقت ان کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچہ لے سکتا ہے	״
۹۴۰	جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل بیچی اور اس پر عشر یا زکوٰۃ واجب تھی۔	۵۹۸
۹۴۱	کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟ دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔	״

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
٩٤٢	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم	٨٩٩
٩٤٣	ازواج مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا۔	″
٩٤٤	جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے	٩٠٠
٩٤٥	امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں۔	″
٩٤٦	امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا	٩٠١
٩٤٧	جو مال سمندر سے نکالا جائے	″
٩٤٨	رکاز میں سے خمس دینا	٩٠٢
٩٤٩	ارشاد خداوند تعالیٰ ہے ،، اور ان کا کام کرنے والے اور محصلوں سے امام کے ساتھ حساب لینا	″
٩٥٠	زکوٰۃ کے اونٹوں اور ان کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا۔	″
٩٥١	حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغنا	٩٠٣
٩٥٢	صدقہ فطر کا فرض ہونا	″
٩٥٣	صدقہ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے	″
٩٥٤	صدقہ فطر ایک صاع جو ہیں	٩٠٤
٩٥٥	صدقہ فطر میں ایک صاع کھانا ہے	″
٩٥٦	صدقہ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں	″
٩٥٧	ایک صاع کشمش	″
٩٥٨	صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینا	٩٠٥
٩٥٩	صدقہ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے	″
٩٦٠	صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے پر ہے	″
	٢٠ - کتاب المناسک	
٩٦١	حج کا وجوب اور اس کی فضیلت	٩٠٦
٩٦٢	ارشاد باری تعالیٰ ہے ،، تمہارے پاس لوگ پیدل آئیں گے اور دبلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر۔	٩٠٦
٩٦٣	کجاوے میں سوار ہو کر حج کرنا	٩٠٧
٩٦٤	حج مبرور کی فضیلت	″
٩٦٥	فرضیت حج اور عمرہ کے اوقات	٩٠٨
٩٦٦	ارشاد خداوندی ہے کہ زاد راہ لے لو اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔	″
٩٦٧	اہل مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ	″
٩٦٨	اہل مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔	٩٠٩
٩٦٩	اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ	″
٩٧٠	اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ	″
٩٧١	مواقیت کے علاوہ دیگر مالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں۔	٩١٠
٩٧٢	اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ	″
٩٧٣	اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے	″
٩٧٤	ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا	″
٩٧٥	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے گزرنا۔	٩١١
٩٧٦	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔	″
٩٧٧	کپڑے میں اگر خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا	″
٩٧٨	احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہنے بغیر کنگھی کرنا اور تیل لگانا۔	٩١٢
٩٧٩	جو بالوں کو جما کر احرام باندھے	٩١٣
٩٨٠	مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک تلبیہ کہنا	″
٩٨١	احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟	″

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
۹۸۲	بائیں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا	۹۱۳
۹۸۳	احرام والا چادریں، تہبند اور دوسرے کون سے کپڑے پہن سکتا ہے!	۹۱۴
۹۸۴	جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے	〃
۹۸۵	لبیک بلند آواز سے کہنا	۹۱۵
۹۸۶	لبیک کہنا	〃
۹۸۷	احرام باندھتے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید تسبیح اور تکبیر کہنا	〃
۹۸۸	جو اس وقت لبیک کہے جب سواری اسے لے کر کھڑی ہو جائے۔	۹۱۶
۹۸۹	قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا	〃
۹۹۰	وادی میں اترتے وقت تلبیہ کہنا	۹۱۷
۹۹۱	حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں!	〃
۹۹۲	جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا۔	۹۱۸
۹۹۳	ارشاد خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں	۹۱۹
۹۹۴	حج میں تمتع، قران اور افراد	۹۲۰
۹۹۵	جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے	۹۲۲
۹۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کرنا	〃
۹۹۷	ارشاد خداوندی ہے: یہ اس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔	۹۲۳
۹۹۸	مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا	۹۲۳
۹۹۹	مکہ مکرمہ میں دن اور رات میں داخل ہونا	۹۲۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۰۰۰	مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہو	۹۲۴
۱۰۰۱	مکہ مکرمہ سے کس طرف سے نکلے	〃
۱۰۰۲	مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اس کی تعمیر	۹۲۵
۱۰۰۳	حرم کی فضیلت	۹۲۷
۱۰۰۴	مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت نیز خاص طور پر مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔	۹۲۸
۱۰۰۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں نزول اجلال۔	〃
۱۰۰۶	ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب اس گھر کو امن والا بنا دے۔	۹۲۹
۱۰۰۷	ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اللہ نے کعبہ کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنا دیا ہے۔	〃
۱۰۰۸	کعبہ پر غلاف چڑھانا	۹۳۰
۱۰۰۹	کعبہ کو گرانا	〃
۱۰۱۰	حجر اسود کے بارے میں	〃
۱۰۱۱	خانہ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔	۹۳۱
۱۰۱۲	کعبہ میں نماز پڑھنا	〃
۱۰۱۳	جو کعبہ میں داخل نہ ہو	〃
۱۰۱۴	جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے	۹۳۲
۱۰۱۵	رمل کی ابتدا کیسے ہوئی تھی!	〃
۱۰۱۶	جب کوئی مکہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور تین دور رمل کرے۔	〃
۱۰۱۷	حج اور عمرہ میں رمل کرنا	۹۳۳
۱۰۱۸	لکڑی کے ذریعے حجر اسود کو بوسہ دینا	〃
۱۰۱۹	جو بوسہ نہ دے مگر صرف دونوں یمانی رکنوں کو	〃
۱۰۲۰	حجر اسود کو بوسہ دینا	۹۳۴
۱۰۲۱	جو حجر اسود کی طرف اشارہ کرے جب کہ اس کے پاس	〃

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
	آئے	
۱۰۲۲	حجر اسود کے پاس تکبیر کہنا	۹۳۴
۱۰۲۳	جو مکہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے پھر صفا کا رخ کرے۔	۹۳۵
۱۰۲۴	عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا	″
۱۰۲۵	طواف کے دوران کلام کرنا	۹۳۶
۱۰۲۶	جب دوران طواف کوئی تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اسے کاٹ دے۔	۹۳۷
۱۰۲۷	ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے	″
۱۰۲۸	طواف میں توقف کرنا	″
۱۰۲۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔	″
۱۰۳۰	جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس لوٹے۔	۹۳۸
۱۰۳۱	جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں	″
۱۰۳۲	جو طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے	″
۱۰۳۳	فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا	۹۳۹
۱۰۳۴	مریض سوار ہو کر طواف کرے	″
۱۰۳۵	حاجیوں کو پانی پلانا	۹۴۰
۱۰۳۶	زمزم کا بیان	″
۱۰۳۷	قران کرنے والے کا طواف	۹۴۱
۱۰۳۸	باوضو طواف کرنا	۹۴۲
۱۰۳۹	صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ شعائر اللہ ہیں	۹۴۳
۱۰۴۰	صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان	۹۴۳
۱۰۴۱	حائضہ سارے مناسک پورے کرے سوائے طواف بیت اللہ کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے۔	۹۴۵
۱۰۴۲	مکہ میں رہنے والے کا بطحاء وغیرہ سے احرام باندھنا	۹۴۷
۱۰۴۳	آٹھویں ذوالحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھے؟	۹۴۸
	پارہ ۷	۹۴۹
۱۰۴۴	منیٰ میں نماز پڑھنا	۹۴۹
۱۰۴۵	یوم عرفہ کا روزہ	″
۱۰۴۶	منیٰ سے عرفات کو جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا	″
۱۰۴۷	عرفہ کے روز دوپہر کو روانہ ہونا	۹۵۰
۱۰۴۸	عرفات میں سواری پر وقوف کرنا	″
۱۰۴۹	عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا	″
۱۰۵۰	عرفات میں خطبہ مختصر کرنا	۹۵۱
۱۰۵۱	وقوف میں جلدی کرنا	″
۱۰۵۲	عرفات میں قیام کرنا	″
۱۰۵۳	عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے!	۹۵۲
۱۰۵۴	عرفات اور مزدلفہ میں اترنا	″
۱۰۵۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹتے وقت سکون کا حکم دیا اور آپ کا لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنا۔	۹۵۳
۱۰۵۶	مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرے	″
۱۰۵۷	جو دونوں نمازوں کو ملائے اور نوافل نہ پڑھے	″
۱۰۵۸	جو ان میں سے ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہے	۹۵۴

www.[illegible].org

باب	مضمون	صفحہ
۱۰۵۹	جو اپنے کمزور اہل خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی آگے	۶۵۵
۱۰۶۰	جو فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھے	۶۵۶
۱۰۶۱	مزدلفہ سے کب واپس لوٹے	"
۱۰۶۲	یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے وقت تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔	"
۱۰۶۳	جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے	۶۵۷
۱۰۶۴	قربانی کے جانور پر سوار ہونا	"
۱۰۶۵	جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے	۶۵۸
۱۰۶۶	جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے	۶۵۹
۱۰۶۷	جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ ڈالا پھر احرام باندھا۔	۶۶۰
۱۰۶۸	اونٹ اور گائے کے لیے قلادے بٹنا	"
۱۰۶۹	قربانی کے جانور کا اشعار کرنا	۶۶۱
۱۰۷۰	جو قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے	"
۱۰۷۱	بکریوں کو قلادہ پہنانا	"
۱۰۷۲	روئی کے قلادے بنانا	۶۶۲
۱۰۷۳	جوتے کا ہار پہنانا	"
۱۰۷۴	قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا	"
۱۰۷۵	جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور اسے ہار پہنایا۔	۶۶۳
۱۰۷۶	آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا۔	"
۱۰۷۷	منیٰ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کی وہاں قربانی کرنا	۶۶۴
۱۰۷۸	جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے	"
۱۰۷۹	اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا	۶۶۴
۱۰۸۰	اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا	"
۱۰۸۱	قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے	۶۶۵
۱۰۸۲	قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں	"
۱۰۸۳	قربانی کے جانوروں کی جھولیں صدقہ کی جائیں	۶۶۶
۱۰۸۴	ارشاد باری تعالیٰ ہے اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا۔	"
۱۰۸۵	قربانی کے جانوروں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے؟	"
۱۰۸۶	سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا	۶۶۷
۱۰۸۷	جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سر منڈائے	۶۶۸
۱۰۸۸	احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال ترشوانا	"
۱۰۸۹	عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال ترشوانا	۶۶۹
۱۰۹۰	قربانی کے روز زیارت کرنا	"
۱۰۹۱	جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، بھول کر یا بے خبری میں	۶۷۰
۱۰۹۲	جمرہ کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا	۶۷۱
۱۰۹۳	ایام منیٰ میں خطبہ دینا	"
۱۰۹۴	کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ میں گزاریں؟	۶۷۳
۱۰۹۵	کنکریاں مارنا	۶۷۴
۱۰۹۶	وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا	"
۱۰۹۷	جمرہ پر سات کنکریاں مارنا	"
۱۰۹۸	جو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارے تو بیت اللہ کو بائیں جانب رکھے۔	۶۷۵
۱۰۹۹	ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے	"
۱۱۰۰	جو جمرۂ عقبہ پر مارے اور وہاں نہ ٹھہرے	"

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
١١٠١	جب دونوں جمروں پر رمی کر چکے تو نرم زمین پر قبلہ رو کھڑا ہو۔	٦٧٥
١١٠٢	دونوں جمروں کے نزدیک ہاتھوں کو اٹھانا	٦٧٦
١١٠٣	دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا	〃
١١٠٤	رمی جمار کے بعد خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈانا	٦٧٧
١١٠٥	طواف وداع	〃
١١٠٦	جب طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آجائے	〃
١١٠٧	جو روانگی کے روز نماز عصر ابطح میں پڑھے	٦٧٩
١١٠٨	محصب	〃
١١٠٩	مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اترنا اور مکہ مکرمہ سے لوٹتے وقت بطحا میں اترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔	〃
١١١٠	جو مکہ مکرمہ سے لوٹتے ہوئے ذی طویٰ میں اترے	٦٨٠
١١١١	حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا۔	〃
١١١٢	محصب سے رات کے آخری حصے میں کوچ کرنا۔	٦٨١
	١١۔ ابواب العمرة	٦٨١
١١١٣	عمرہ کا وجوب اور فضیلت	٦٨١
١١١٤	جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا	٦٨٢
١١١٥	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟	〃
١١١٦	رمضان میں عمرہ کرنا	٦٨٣
١١١٧	محصب کی رات وغیرہ میں عمرہ کرنا	٦٨٣

باب	مضمون	صفحہ
١١١٨	تنعیم سے عمرہ کرنا	٦٨٤
١١١٩	حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا	٦٨٥
١١٢٠	عمرہ کا ثواب محنت کے مطابق ہے	٦٨٦
١١٢١	معتمر جب عمرہ کا طواف کرکے نکل جائے تو کیا وہ طواف وداع کی طرف سے کافی ہے؟	〃
١١٢٢	عمرہ میں وہی کرے جو حج میں کرتے ہیں	٦٨٧
١١٢٣	عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے!	٦٨٨
١١٢٤	جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے!	٦٨٩
١١٢٥	آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونا۔	〃
١١٢٦	صبح کے وقت گھر آنا	٦٩٠
١١٢٧	شام کے وقت گھر آنا	〃
١١٢٨	مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے۔	〃
١١٢٩	جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اونٹنی کو تیز کرے۔	〃
١١٣٠	ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔	٦٩١
١١٣١	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے	〃
١١٣٢	مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہے۔	〃
١١٣٣	روکا جانا اور شکار کا بدلہ	〃
١١٣٤	جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے	٦٩٢
١١٣٥	حج سے روکا جانا	٦٩٣
١١٣٦	روکے جانے کی صورت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا۔	〃
١١٣٧	جس نے کہا کہ روک دیے جانے پر کوئی بدلہ نہیں	〃
١١٣٨	ارشاد باری ہے، جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے	٦٩٤

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
	سر میں تکلیف ہو تو فدیہ ہے۔	
۱۱۳۹	ارشاد ربانی اَوْ صَدَقَۃٍ سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔	۶۹۴
۱۱۴۰	فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا	۶۹۵
۱۱۴۱	بکری کی قربانی	"
۱۱۴۲	ارشاد ربانی کہ رفث نہ ہو	۶۹۶
۱۱۴۳	ارشاد ربانی کہ حج میں گناہ کا کام اور جھگڑا نہ ہو	"
۱۱۴۴	ارشاد باری تعالیٰ ہے شکار کو نہ مارو جب تم احرام میں ہو	"
۱۱۴۵	جب غیر احرام والا شکار کرکے احرام والے کو ہدیہ دے تو وہ کھا لے۔	۶۹۷
۱۱۴۶	جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور غیر احرام والا سمجھ جائے۔	"
۱۱۴۷	احرام والا شکار کرنے میں غیر احرام والے کی مدد نہ کرے۔	۶۹۸
۱۱۴۸	احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اسے شکار کرے۔	۶۹۹
۱۱۴۹	اگر احرام والے کے لیے زندہ گورخر بھیجا جائے تو رد کر دے۔	"
۱۱۵۰	احرام والا کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟	۷۰۰
۱۱۵۱	حرم کا درخت نہ کاٹا جائے	۷۰۱
۱۱۵۲	حرم کا شکار نہ بھگایا جائے	"
۱۱۵۳	مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا حلال نہیں	۷۰۲
۱۱۵۴	احرام والے کا پچھنے لگوانا	۷۰۳
۱۱۵۵	احرام والے کا نکاح کرنا	"
۱۱۵۶	احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو منع ہے۔	"
۱۱۵۷	احرام والے کا غسل کرنا	۷۰۴
۱۱۵۸	جوتے نہ ہونے کی صورت میں احرام والے کا موزے پہننا۔	۷۰۴
۱۱۵۹	اگر ازار (تہبند) نہ ہو تو پاجامہ پہن لے	۷۰۵
۱۱۶۰	احرام والے کا ہتھیار بند ہونا	"
۱۱۶۱	حرم اور مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا	۷۰۶
۱۱۶۲	جب بے خبری میں احرام باندھے اور اس نے قمیص پہن رکھی ہو۔	"
۱۱۶۳	احرام والا عرفات میں فوت ہو جائے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔	"
۱۱۶۴	احرام والا مر جائے تو اس کے متعلق سنت	۷۰۸
۱۱۶۵	میت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا اور خاوند کا بیوی کی طرف سے حج کرنا۔	"
۱۱۶۶	اس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر ٹھہر نہ سکے	"
۱۱۶۷	عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا	"
۱۱۶۸	بچوں کا حج کرنا	۷۰۹
۱۱۶۹	عورتوں کا حج کرنا	"
۱۱۷۰	جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی	۷۱۱
۱۱۷۱	مدینہ منورہ کا حرم ہونا	"
۱۱۷۲	مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ لوگوں کو چھانٹتا ہے	۷۱۲
۱۱۷۳	مدینہ منورہ طابہ ہے	"
۱۱۷۴	مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ	"
۱۱۷۵	جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے	"
۱۱۷۶	ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا	۷۱۳
۱۱۷۷	اہل مدینہ کو فریب دینے کا گناہ	"
۱۱۷۸	مدینہ منورہ کے مکانات	"
۱۱۷۹	دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔	"
۱۱۸۰	مدینہ ناپاکی کو دور کر دیتا ہے۔	۷۱۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۸۱	حضور کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا	۴۱۷
۱۱۸۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کے چھوڑنے کو ناپسند فرمایا۔	۴۱۸
۱۱۸۳	مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ ہے۔	؍؍
	۳۲۔ کتاب الصیام	۴۱۹
۱۱۸۴	رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا	۴۱۹
۱۱۸۵	روزے کی فضیلت	۴۲۰
۱۱۸۶	روزہ کفارہ ہے	؍؍
۱۱۸۷	روزہ داروں کے لیے باب ریان	۴۲۱
۱۱۸۸	رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان؟ جس کے نزدیک دونوں طرح درست ہے۔	۴۲۲
۱۱۸۹	جو ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے	۴۲۳
۱۱۹۰	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔	؍؍
۱۱۹۱	جو روزے میں جھوٹی بات اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے۔	۴۲۴
۱۱۹۲	جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔	؍؍
۱۱۹۳	جسے خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا	؍؍
۱۱۹۴	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اسے دیکھو تو چھوڑ دو۔	؍؍
۱۱۹۵	عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے	۴۲۶
۱۱۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے۔	؍؍

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۹۷	رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں۔	۴۲۶
۱۱۹۸	ارشاد باری تعالیٰ ہے: حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا۔	۴۲۷
۱۱۹۹	ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔	؍؍
۱۲۰۰	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے۔	۴۲۸
۱۲۰۱	سحری میں تاخیر کرنا	؍؍
۱۲۰۲	سحری اور نماز فجر میں کتنا وقفہ ہو؟	؍؍
۱۲۰۳	واجب ہونے کے بغیر سحری کی برکت	؍؍
۱۲۰۴	جب دن میں روزے کی نیت کی	۴۲۹
۱۲۰۵	روزہ دار کا صبح کو حالت جنابت میں اٹھنا	؍؍
۱۲۰۶	روزہ دار کا مباشرت کرنا	۴۳۰
۱۲۰۷	روزہ دار کا بوسہ دینا	؍؍
۱۲۰۸	روزہ دار کا غسل کرنا	۴۳۱
۱۲۰۹	روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے!	۴۳۲
۱۲۱۰	روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا	؍؍
۱۲۱۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی ڈالو اور روزہ دار اور غیر روزہ دار کا فرق نہیں کیا۔	۴۳۳
۱۲۱۲	جو رمضان میں جماع کر بیٹھے	؍؍
۱۲۱۳	جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو پھر اسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا ہو گیا	؍؍
۱۲۱۴	رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جب کہ وہ حاجت	۴۳۵

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
	سفر میں!	
۱۲۱۵	روزے دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا	۷۳۶
۱۲۱۶	سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا	۷۳۷
۱۲۱۷	جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے	"
۱۲۱۸	جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا بھلائی نہیں۔	۷۳۸
۱۲۱۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے۔	"
۱۲۲۰	جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ توڑ دے	"
۱۲۲۱	طاقت رکھنے والوں پر فدیہ ہے	۷۳۹
۱۲۲۲	رمضان کے روزوں کی قضا کب رکھے	"
۱۲۲۳	حائضہ روزہ اور نماز چھوڑ دے	۷۴۰
۱۲۲۴	جو فوت ہو جائے اور اس کے اوپر روزے ہوں	"
۱۲۲۵	روزہ کب افطار کرنا جائز ہے!	۷۴۱
۱۲۲۶	پانی وغیرہ جو میسر آئے اسی سے روزہ افطار کرے۔	۷۴۲
	پارہ ——— ۸	۷۴۳
۱۲۲۷	افطار میں جلدی کرنا	۷۴۳
۱۲۲۸	جب کوئی روزہ افطار کرے اور پھر سورج ظاہر آ جائے۔	"
۱۲۲۹	بچوں کا روزہ رکھنا	"
۱۲۳۰	وصال کے روزے	۷۴۴
۱۲۳۱	زیادہ روزے رکھنے سے روکنا	۷۴۵
۱۲۳۲	سحری تک متواتر روزہ رکھنا	۷۴۵
۱۲۳۳	جو اپنے مسلمان بھائی کو نفل روزہ توڑنے کی قسم دے۔	۷۴۵
۱۲۳۴	شعبان کے روزے	۷۴۶
۱۲۳۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کرنے کا بیان	"
۱۲۳۶	روزے سے متعلق جان کا حق	۷۴۷
۱۲۳۷	روزے سے متعلق جسم کا حق	"
۱۲۳۸	ہمیشہ روزے رکھنا	۷۴۸
۱۲۳۹	روزے سے متعلق بیوی کا حق	"
۱۲۴۰	ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا	۷۴۹
۱۲۴۱	حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے	"
۱۲۴۲	ایام بیض کے روزے	۷۵۰
۱۲۴۳	جو کسی کے پاس جائے اور نفل روزہ نہ توڑے	"
۱۲۴۴	مہینے کے آخری دنوں میں روزہ رکھنا۔	۷۵۱
۱۲۴۵	جمعے کے روز روزہ رکھنا	"
۱۲۴۶	کیا روزے کے لیے دن مقرر کیا!	۷۵۲
۱۲۴۷	عرفہ کے روز کا روزہ	"
۱۲۴۸	عید الفطر کے دن کا روزہ	"
۱۲۴۹	عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ	۷۵۳
۱۲۵۰	ایام تشریق کے روزے	۷۵۴
۱۲۵۱	یوم عاشورہ کا روزہ	"
۱۲۵۲	رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت	۷۵۶
۱۲۵۳	شب قدر کی فضیلت	۷۵۸
۱۲۵۴	شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا۔	"
۱۲۵۵	شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا۔	۷۵۹
۱۲۵۶	رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا	۷۶۰

باب	مضمون	صفحہ
	۳۳۔ کتاب الاعتکاف	۷۶۱
۱۲۵۷	آخری عشرے کا اعتکاف کرنا	۷۶۱
۱۲۵۸	حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا	۷۶۲
۱۲۵۹	معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے	"
۱۲۶۰	معتکف کا سر دھونا	"
۱۲۶۱	ایک رات کا اعتکاف	"
۱۲۶۲	عورتوں کا اعتکاف کرنا	۷۶۳
۱۲۶۳	مسجد میں خیمہ نصب کرنا	"
۱۲۶۴	کیا معتکف اپنی ضرورت کے تحت مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے۔	"
۱۲۶۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعتکاف کے متعلق بیسویں تاریخ کی صبح کو نکلنا۔	۷۶۴
۱۲۶۶	مستحاضہ کا اعتکاف کرنا	"
۱۲۶۷	بیوی کا اپنے معتکف شوہر کی زیارت کرنا	۷۶۵
۱۲۶۸	کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دور کر سکتا ہے	"
۱۲۶۹	جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے	۷۶۶
۱۲۷۰	شوال میں اعتکاف کرنا	"
۱۲۷۱	جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے	۷۶۷
۱۲۷۲	جس نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہو گیا۔	"
۱۲۷۳	رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا	"
۱۲۷۴	جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے	"
۱۲۷۵	معتکف کا دھلانے کے لیے گھر میں سر داخل کر دینا۔	۷۶۸
	۳۴۔ کتاب البیوع	۷۶۸
۱۲۷۶	ارشادِ ربانی کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ۔	۷۶۸
۱۲۷۷	حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں	۷۷۰
۱۲۷۸	مشتبہات کی تفسیر	۷۷۱
۱۲۷۹	شبہ والی چیزوں سے بچنا	۷۷۲
۱۲۸۰	وسوسوں اور شبہ والی چیزوں کی پرواہ نہ کرنا	"
۱۲۸۱	ارشادِ ربانی کہ جب تجارت یا کھیل کود دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔	"
۱۲۸۲	جو پروا نہ کرے کہ مال کہاں سے کمایا ہے؟	۷۷۳
۱۲۸۳	خشکی میں تجارت کرنا	"
۱۲۸۴	تجارت کی غرض سے نکلنا	"
۱۲۸۵	تجارت کے لیے بحری سفر کرنا	۷۷۴
۱۲۸۶	جب تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔	"
۱۲۸۷	ارشادِ خداوندی ہے کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو۔	۷۷۵
۱۲۸۸	جو روزی میں وسعت چاہے	"
۱۲۸۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیع میں ادھار کرنا۔	"
۱۲۹۰	آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا	۷۷۶
۱۲۹۱	خرید و فروخت میں سہولت و احسان کو مد نظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا۔	۷۷۷
۱۲۹۲	جو مالدار کو مہلت دے	"
۱۲۹۳	جو تنگ دست کو مہلت دے	۷۷۸
۱۲۹۴	جب خرید و فروخت کرنے والے واضح بات کریں اور کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں۔	"
۱۲۹۵	ملی جلی کھجوریں بیچنا	"
۱۲۹۶	گوشت فروش اور قصاب کے متعلق حکم	۷۷۹
۱۲۹۷	جو جھوٹ بولے اور بیچتے ہوئے عیب کو چھپائے	۷۷۹

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
۱۲۹۸	[illegible] ۔ اے ایمان والو، بڑھ چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ	۴۷۹
۱۲۹۹	سود خور، اس کا گواہ اور لکھنے والا	〃
۱۳۰۰	سود کھانے والا	۴۸۰
۱۳۰۱	اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔	۴۸۱
۱۳۰۲	تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے	〃
۱۳۰۳	سُنار کے متعلق روایتیں	〃
۱۳۰۴	لوہار کا ذکر	۴۸۲
۱۳۰۵	درزی کا ذکر	〃
۱۳۰۶	جولاہے کا ذکر	۴۸۳
۱۳۰۷	بڑھئی کا ذکر	〃
۱۳۰۸	ضرورت کی چیزیں خود خریدنا	۴۸۴
۱۳۰۹	مویشی اور گدھے کی خریداری اور جب کوئی مویشی یا اونٹ خریدے اور اس پر سوار ہو تو کیا اترنے سے پہلے قبضہ ہو جائے گا؟	۴۸۵
۱۳۱۰	جاہلیت کے وہ بازار جن میں دورِ اسلام کے اندر بھی خرید و فروخت ہوتی تھی۔	〃
۱۳۱۱	استسقاء اور خارش والے اونٹ کی خریداری	۴۸۶
۱۳۱۲	فتنہ کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت	〃
۱۳۱۳	عطار اور مشک کی تجارت کا بیان	〃
۱۳۱۴	پچھنے لگانے والے کا بیان	۴۸۷
۱۳۱۵	ان چیزوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔	〃
۱۳۱۶	مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے	۴۸۸
۱۳۱۷	اختیار کب تک ہے؟	
۱۳۱۸	جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے؟	〃

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۱۹	بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے	۴۸۸
۱۳۲۰	بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہو گئی۔	۴۸۹
۱۳۲۱	جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہو گی؟	〃
۱۳۲۲	جب کوئی چیز خریدے اور اسی وقت جدا ہونے سے پہلے اسے ہبہ کر دے اور بائع معترض نہ ہو۔	۴۹۰
۱۳۲۳	بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے	〃
۱۳۲۴	بازاروں کا ذکر	〃
۱۳۲۵	بازاروں میں شور کرنے کی کراہت	۴۹۲
۱۳۲۶	ناپ تول کی اجرت بائع اور دینے والے پر ہے۔	۴۹۳
۱۳۲۷	تول کر لینا مستحب ہے۔	۴۹۴
۱۳۲۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت۔	〃
۱۳۲۹	غلے کی بیع اور ذخیرہ اندوزی کا بیان	۴۹۵
۱۳۳۰	قبضہ کرنے سے پہلے غلے کی بیع اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو۔	〃
۱۳۳۱	جو دیکھے کہ اندازے سے غلہ بیچا جا رہا ہے اور اسے بیچے جب تک اپنی جگہ پہنچا نہ دے اور اس کا ادب۔	۴۹۶
۱۳۳۲	جب کوئی چیز یا جانور خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ کرنے سے پہلے مر گیا۔	〃
۱۳۳۳	اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے۔	۴۹۷
۱۳۳۴	نیلام کے ذریعے بیچنا	〃
۱۳۳۵	بولی دینا اور جن کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے	〃

www.ahlehadeethnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۳۶	بیع مزابنہ اور بیع حبل الحبلہ	۷۹۸
۱۳۳۷	بیع ملامسہ کا بیان	"
۱۳۳۸	بیع منابذہ کا بیان	"
۱۳۳۹	بائع کو اونٹنی گائے اور بکری کا دودھ روکنے سے منع کیا گیا ہے۔	۷۹۹
۱۳۴۰	اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو واپس کر دے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے۔	"
۱۳۴۱	زانی غلام کی بیع	۸۰۰
۱۳۴۲	عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا	"
۱۳۴۳	کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اجرت کے بیچ سکتا ہے نیز اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟	۸۰۱
۱۳۴۴	جس نے مکروہ کہا ہے کہ شہری دیہاتی کی بیع اجرت پر کرے۔	"
۱۳۴۵	شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے	۸۰۲
۱۳۴۶	آگے جا کر قافلے سے ملنے کی ممانعت ایسی بیع مردود اور گنہگار ہے	"
۱۳۴۷	آگے جا کر ملنے کی انتہا	۸۰۳
۱۳۴۸	بیع میں جن شرطوں کا کرنا جائز نہیں ہے	"
۱۳۴۹	کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا	۸۰۴
۱۳۵۰	کشمش کے بدلے کشمش اور اناج کے بدلے اناج فروخت کرنا۔	"
۱۳۵۱	جَو کے بدلے جَو کی بیع	"
۱۳۵۲	سونے کے بدلے سونے کی بیع	۸۰۵
۱۳۵۳	چاندی کے بدلے چاندی کی بیع	"
۱۳۵۴	دینار کے بدلے دینار کی اُدھار بیع	۸۰۶
۱۳۵۵	چاندی کا سونے کے بدلے اُدھار بیع	"
۱۳۵۶	سونے کا چاندی کے بدلے نقد بیع	"
۱۳۵۷	بیع مزابنہ	۸۰۷
۱۳۵۸	درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی کے بدلے فروخت کرنا۔	"
۱۳۵۹	عرایا کی تفسیر	۸۰۸
۱۳۶۰	پکنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا	۸۰۹
۱۳۶۱	پکنے سے پہلے کھجوروں کا بیچنا	۸۱۰
۱۳۶۲	جب پکنے سے پہلے کھجوریں بیچ دی جائیں اور کوئی آفت آ پڑے تو نقصان بائع پر پڑے گا۔	"
۱۳۶۳	مدت مقررہ کے لئے غلہ خریدنا	۸۱۱
۱۳۶۴	جب کوئی ایک کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا چاہے۔	"
۱۳۶۵	جس نے پیوند کی کھجوریں یا زراعت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی	"
۱۳۶۶	غلہ کی ناپ والے غلے کے بدلے فروخت کرنا۔	"
۱۳۶۷	درخت سمیت کھجوریں بیچنا	۸۱۲
۱۳۶۸	بیع مخاضرہ	"
۱۳۶۹	گابھے کی بیع اور اسے کھانا	"
۱۳۷۰	جو شہروں میں تجارت، ٹھیکے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحات اور عرف عام نافذ کرے جو اُن کے درمیان معروف ہیں۔	"
۱۳۷۱	ایک شریک کا دوسرے شریک سے بیع کرنا	۸۱۳
۱۳۷۲	غیر منقسم زمین گھر اور سامان کی بیع	۸۱۴
۱۳۷۳	جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور وہ راضی ہو جائے۔	"
۱۳۷۴	مشرکوں اور حربیوں سے خرید و فروخت کرنا	۸۱۵
۱۳۷۵	کافر حربی سے غلام خرید کر اسے ہبہ اور آزاد کرنا	"
۱۳۷۶	مردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے پہلے	۸۱۶

www.ahlehadithbooks.org

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۷۷	خنزیر کو قتل کرنا	۸۱۷
۱۳۷۸	مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ بیچی جائے	۸۱۸
۱۳۷۹	غیر جانداروں کی تصویریں فروخت کرنا اور اس کا مکروہ ہونا۔	"
۱۳۸۰	شراب کی تجارت کا حرام ہونا	۸۱۹
۱۳۸۱	آزاد آدمی کو بیچنے کا گناہ	"
۱۳۸۲	غلام اور جانور کے بدلے جانور کی ادھار بیع	"
۱۳۸۳	لونڈی غلام کی بیع	۸۲۰
۱۳۸۴	مدبر غلام کی بیع	"
۱۳۸۵	کیا استبراء سے پہلے لونڈی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے	"
۱۳۸۶	مردار اور بتوں کی بیع	۸۲۱
۱۳۸۷	کتے کی قیمت	۸۲۲
	۲۵۔ کتاب السلم	۸۲۲
۱۳۸۸	مقررہ ناپ میں سلم کرنا	۸۲۲
۱۳۸۹	مقررہ وزن میں سلم کرنا	۸۲۲
۱۳۹۰	اس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو	"
۱۳۹۱	کھجور میں سلم کرنا	۸۲۳
۱۳۹۲	سلم میں ضمانت دینا	۸۲۵
۱۳۹۳	سلم میں رہن رکھنا	"
۱۳۹۴	مقررہ مدت تک سلم کرنا	"
۱۳۹۵	اونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنا	۸۲۴
	۲۶۔ کتاب الشفعہ	۸۲۴
۱۳۹۶	غیر منقسم میں شفعہ ہے۔ جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ نہ رہا۔	۸۲۴
۱۳۹۷	بیع سے پہلے شریک پر شفعہ کو پیش کرنا	۸۲۷
۱۳۹۸	کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے۔	"
	پارہ ـــــ ۹	۸۲۸
	۲۷۔ کتاب الاجارہ	۸۲۸
۱۳۹۹	مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر رکھنا۔	۸۲۸
۱۴۰۰	چند قیراط پر بکریاں چرانا	۸۲۸
۱۴۰۱	جب کسی مشرک کو ضرورت کے وقت مزدوری پر رکھا جائے اور مسلمان دستیاب نہ ہو۔	۸۲۸
۱۴۰۲	جب کسی کو مزدور کیا جائے کہ تین دن یا ایک ماہ یا ایک سال بعد اس کا کام کرے گا تو جائز ہے۔	۸۲۹
۱۴۰۳	جہاد میں مزدور رکھنا	"
۱۴۰۴	جب کسی کو اجرت پر رکھے اور اسے مدت بتا دے لیکن کام نہ بتائے۔	۸۳۰
۱۴۰۵	کسی کو اس مزدوری پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو کھڑی کر دینا جائز ہے۔	"
۱۴۰۶	دوپہر تک مزدوری پر رکھنا	"
۱۴۰۷	نماز عصر تک کام پر رکھنا	۸۳۱
۱۴۰۸	مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ	"
۱۴۰۹	عصر سے شام تک کے لیے مزدور رکھنا	"
۱۴۱۰	جو مزدور رکھے اور پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے، مستاجر اس کی محنت کر کے بڑھائے	۸۳۲
۱۴۱۱	جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے کے لیے مزدوری کی، پھر اسے خیرات کر دیا اور بوجھ اٹھانے والے	۸۳۲

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
	کی اُجرت۔	
۱۴۱۲	دلال کی اُجرت	۸۳۲
۱۴۱۳	دارالحرب میں مزدوری پر کسی مشرک کا کام کرنا	۸۳۳
۱۴۱۴	سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے کچھ دیا جانا۔	〃
۱۴۱۵	غلام اور لونڈی کو اس کی مقررہ مزدوری دینا	۸۳۵
۱۴۱۶	پچھنے لگانے کی اُجرت	۸۳۶
۱۴۱۷	جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اس کی مزدوری کم کر دے۔	〃
۱۴۱۸	بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی	〃
۱۴۱۹	نر سے جفتی کروانے کی اُجرت	۸۳۷
۱۴۲۰	جو کھیت پر دیوے لیکن دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے۔	〃
	۲۸۔ کتاب الحوالات	۸۳۷
۱۴۲۱	حوالہ کا بیان اور کیا حوالہ میں رجوع کیا جا سکتا ہے۔	۸۳۷
۱۴۲۲	جب کسی مالدار کی طرف حوالہ کر دیا جائے تو اُس کو رد کرنے کا حق نہیں ہے۔	۸۳۸
۱۴۲۳	جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے۔	〃
	۲۹۔ کتاب الکفالۃ	۸۳۹
۱۴۲۴	کفالت قرض میں مالی اور جانی ذمہ داری لینا ہے	۸۳۹
۱۴۲۵	ارشاد باری: جن سے تم نے قسم کھا کر عہد کیا ان کا حصہ انہیں دے دو۔	۸۴۰
۱۴۲۶	جو کسی میت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اُسے پھرنے کا حق نہیں ہے۔	۸۴۱
۱۴۲۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابوبکر کا پناہ دینا اور عہد کرنا۔	〃
۱۴۲۸	قرض کا بیان	۸۴۳
	۳۰۔ کتاب الوکالۃ	۸۴۴
۱۴۲۹	تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت	۸۴۴
۱۴۳۰	جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔	۸۴۴
۱۴۳۱	صرافی اور تول میں کسی کو وکیل بنانا	۸۴۵
۱۴۳۲	جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے ڈر سے ذبح یا درست کر دے۔	〃
۱۴۳۳	حاضر یا غائب کی وکالت جائز ہے	〃
۱۴۳۴	قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا	۸۴۶
۱۴۳۵	جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز ہبہ کی جائے تو جائز ہے۔	〃
۱۴۳۶	جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے اور بتایا نہ جائے کہ کس قدر دے تو دستور کے مطابق دے۔	۸۴۷
۱۴۳۷	نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا	۸۴۸
۱۴۳۸	جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن موکل اسے اجازت دے تو جائز ہے۔	〃
۱۴۳۹	جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اس کی بیع مردود ہے۔	۸۵۰

www.KitaboSunnat.com

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۴۰	وقف میں وکالت اور مقدمہ میں اور یہ کہ اپنے دوست کو کھلائے گا اور دستور کے مطابق کھائے۔	۸۵۰
۱۴۴۱	صدقہ میں وکالت کرنا۔	۸۵۰
۱۴۴۲	قربانی کے جانوروں کی وکالت اور ان کی حفاظت کرنا۔	۸۵۱
۱۴۴۳	جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں مناسب سمجھو اسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔	"
۱۴۴۴	خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا	۸۵۲
	۴۱۔ کتاب المزارعۃ	۸۵۲
۱۴۴۵	زراعت کی اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جبکہ کوئی اس سے کچھ کھائے۔	۸۵۲
۱۴۴۶	آلات زراعت اور کھیتی باڑی میں حد سے زیادہ الجھ جانا برا ہے۔	"
۱۴۴۷	کھیت کی نگرانی کے لیے کتا رکھنا	"
۱۴۴۸	بیل کو کھیتی باڑی میں استعمال کرنا	۸۵۳
۱۴۴۹	جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں تم میرے شریک ہو۔	"
۱۴۵۰	درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا	۸۵۴
۱۴۵۱	ٹھیکے پر زمین دینا	"
۱۴۵۲	نصف یا کم وبیش بٹائی پر کھیتی کرنا	"
۱۴۵۳	جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو	۸۵۵
۱۴۵۴	بٹائی پر زمین دینا	"
۱۴۵۵	یہود کے ساتھ مزارعت	۸۵۶
۱۴۵۶	مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں	"
۱۴۵۷	لوگوں کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں زراعت کرنا اور اس میں ان کی بھلائی مقصود ہو۔	"
۱۴۵۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقاف خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ	۸۵۷
۱۴۵۹	جس نے بنجر زمین کو آباد کیا	"
۱۴۶۰	ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ	۸۵۸
۱۴۶۱	جب مالک زمین کہے کہ میں تمہیں اس وقت تک برقرار رکھوں گا جب تک اللہ چاہے۔	"
۱۴۶۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے۔	۸۵۹
۱۴۶۳	زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا	۸۶۰
۱۴۶۴	ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔	۸۶۰
۱۴۶۵	درخت لگانے کا بیان	۸۶۱
	۴۲۔ کتاب المساقاۃ	۸۶۲
۱۴۶۶	پانی پلانے کا بیان	۸۶۲
۱۴۶۷	پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے۔	"
۱۴۶۸	جس نے کہا کہ پانی والے کا اس پر زیادہ حق ہے۔	۸۶۳
۱۴۶۹	جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔	"
۱۴۷۰	کنوئیں کے متعلق جھگڑا اور اس کا فیصلہ	"
۱۴۷۱	مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ	۸۶۴
۱۴۷۲	نہر کا پانی روکنا	"
۱۴۷۳	بلند زمین کو پست سے پہلے سیراب کرنا	۸۶۵
۱۴۷۴	بلند زمین والے کا ٹخنوں تک زمین سیراب کرنا	"

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۷۵	پانی پلانے کی فضیلت	۸۶۵
۱۴۷۶	جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ مستحق ہے۔	۸۶۶
۱۴۷۷	نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اس کے رسول کی۔	۸۶۷
۱۴۷۸	زمین اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا۔	"
۱۴۷۹	ایندھن اور سوکھی گھاس کی بیع	۸۶۸
۱۴۸۰	جاگیریں بخشنا	۸۶۹
۱۴۸۱	جاگیروں کو لکھ کر دینا	۸۷۰
۱۴۸۲	اونٹنیوں کو پانی کے قریب دوہنا	"
۱۴۸۳	وہ شخص جس کے باغ میں سے گزرگاہ ہو یا پانی پینے کی جگہ ہو۔	"
	۴۳- کتاب فی الاستقراض	۸۷۱
۱۴۸۴	جو کوئی چیز ادھار خریدے حالانکہ اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو۔	۸۷۱
۱۴۸۵	جو لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے لے یا ضائع کرنا چاہتا ہو۔	۸۷۲
۱۴۸۶	قرض ادا کرنا	۸۷۲
۱۴۸۷	اونٹ قرض لینا	۸۷۳
۱۴۸۸	اچھے طریقے سے تقاضا کرنا	"
۱۴۸۹	کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جا سکتا ہے	"
۱۴۹۰	اچھے طریقے سے قرض ادا کرنا	"
۱۴۹۱	جو اس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے	۸۷۴
۱۴۹۲	جب گفتگو کرے یا قرض کے بدلے کھجوریں وغیرہ دے۔	"

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۹۳	جو قرض سے پناہ مانگے	۸۷۵
۱۴۹۴	مقروض کی نماز جنازہ	"
۱۴۹۵	مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے	۸۷۶
۱۴۹۶	صاحب حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے	"
۱۴۹۷	اگر کوئی شخص کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی صورت میں پائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔	"
۱۴۹۸	جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور اس کا مقصد ٹالنا نہ ہو۔	۸۷۷
۱۴۹۹	جو شخص دیوالیہ کا مال بیچ کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دے یا اس کو عطا کر دے کہ اپنے اوپر خرچ کرے۔	"
۱۵۰۰	معینہ مدت کے وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا	"
۱۵۰۱	قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا	"
۱۵۰۲	مال ضائع کرنے کی ممانعت	۸۷۸
۱۵۰۳	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے لیکن اس کی اجازت کے بغیر تصرف نہ کرے۔	۸۷۹
	۴۴- کتاب فی الخصومات	۸۷۹
۱۵۰۴	مقروض کو گرفتار کر کے لے چلنے کا بیان نیز مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی۔	۸۷۹
۱۵۰۵	جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہو اگرچہ حاکم نے اسے منع نہ کیا ہو۔	۸۸۱
۱۵۰۶	فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا	"
۱۵۰۷	مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا۔	۸۸۲
۱۵۰۸	میت کے وصی کا دعویٰ کرنا	۸۸۳
۱۵۰۹	جس سے شر کا اندیشہ ہو اسے باندھ کر رکھنا۔	"

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۱۰	حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا	۸۸۳
۱۵۱۱	مقروض کا تعاقب کرتے رہنا	۸۸۴
۱۵۱۲	قرض کا تقاضا کرنا	〃
	۲۵۔ کتاب اللقطہ	۸۸۵
۱۵۱۳	جب مالک گم شدہ چیز کی نشانیاں بتا دے تو مال اُسے دے دیا جائے۔	۸۸۵
۱۵۱۴	گم شدہ اونٹ	〃
۱۵۱۵	گم شدہ بکری	〃
۱۵۱۶	جب گمے ہوئے مال والا ایک سال تک نہ ملے تو پانے والے کا ہے۔	۸۸۶
۱۵۱۷	جب کوئی دریا میں لکڑی یا کوڑا وغیرہ پائے	〃
۱۵۱۸	جب کوئی راستے میں کھجور پائے	〃
۱۵۱۹	اہلِ مکہ کی گری پڑی چیز کا کس طرح اعلان کیا جائے	۸۸۷
۱۵۲۰	کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے۔	۸۸۸
۱۵۲۱	جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آ جائے تو اُسے لوٹا دے کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہے۔	〃
۱۵۲۲	کیا گری پڑی چیز اس لیے اُٹھائی جائے کہ ضائع نہ ہو یا کسی نااہل کے ہاتھ نہ پڑ جائے۔	۸۸۹
۱۵۲۳	جس نے گری پڑی چیز کی خبر تشہیر کی اور وہ حاکم کے سپرد نہ کی۔	〃
۱۵۲۴	چرواہے سے دودھ دوہنا	۸۹۰
	۲۶۔ کتاب فی المظالم والغصب	۸۹۰
۱۵۲۵	ارشادِ خداوندی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ظالموں کے	۸۹۰

باب	مضمون	صفحہ
	اعمال سے بے خبر نہ سمجھو۔	
۱۵۲۶	ظلم و ستم کا بدلہ	۸۹۱
۱۵۲۷	ارشادِ خداوندی ہے کہ خبردار ہو جاؤ، ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔	〃
۱۵۲۸	کوئی مسلمان نہ دوسرے مسلمان پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے سپرد کرے۔	۸۹۲
۱۵۲۹	اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔	〃
۱۵۳۰	مظلوم کی مدد	〃
۱۵۳۱	ظالم سے بدلہ لینا	۸۹۳
۱۵۳۲	ظالم کو معاف کرنا	〃
۱۵۳۳	ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کے روپ میں ہوگا۔	〃
۱۵۳۴	مظلوم کی بد دعا سے ڈرنا اور بچنا	۸۹۴
۱۵۳۵	جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اُس ظلم کو بیان کرے۔	〃
۱۵۳۶	جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو اب اُس سے رجوع نہیں کر سکتا۔	〃
۱۵۳۷	جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ کرے کہ وہ کتنی۔	〃
۱۵۳۸	ظلم کے ساتھ زمین دبا لینے کا گناہ	۸۹۵
۱۵۳۹	جب کوئی آدمی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے دے تو جائز ہے۔	〃
۱۵۴۰	ارشادِ خداوندی ہے کہ وہ سخت جھگڑالو ہے	۸۹۶
۱۵۴۱	جان بوجھ کر ناجائز بات پر جھگڑنے کا گناہ	〃
۱۵۴۲	جب جھگڑے تو بدکلامی کرے	۸۹۷
۱۵۴۳	مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے؟	〃

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۴۴	سائبانوں کا بیان	۸۹۷
۱۵۴۵	ایک ہمسایہ دوسرے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔	۸۹۸
۱۵۴۶	راستے میں شراب بہانا	"
۱۵۴۷	گھروں کے صحن اور راستوں میں بیٹھنا	"
۱۵۴۸	راستے میں کنواں کھودنا جبکہ کسی کو اس سے تکلیف نہ ہو۔	۸۹۹
۱۵۴۹	تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا	"
۱۵۵۰	بالاخانوں میں اونچے اور پست جھروکے اور روشن دان وغیرہ رکھنا	"
۱۵۵۱	جو اپنے اونٹ کو بلاط یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے۔	۹۰۲
۱۵۵۲	کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔	"
۱۵۵۳	جو لوگوں کو تکلیف دینے والی ٹہنی کو ہٹا کر راستے سے دور پھینک دے۔	"
۱۵۵۴	جب عام راستے میں اختلافات پیدا ہو جائے	"
۱۵۵۵	مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا	۹۰۳
۱۵۵۶	صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا	"
۱۵۵۷	کیا شراب کے مٹکے توڑ دیے جائیں یا مشک پھاڑ دی جائے۔	"
۱۵۵۸	جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے	۹۰۵
۱۵۵۹	جب کوئی کسی کا پیالہ یا کوئی اور چیز توڑ دے	"
۱۵۶۰	جب کوئی دیوار گرا دے تو ویسی ہی بنا دے	۹۰۶
	۴۷ ـ کتاب الشرکۃ فی الطعام	۹۰۶
۱۵۶۱	کھانے، زاد راہ اور سامان میں شرکت	۹۰۶
۱۵۶۲	جو مال دو حصہ داروں کا ہو تو وہ دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کریں۔	۹۰۸
۱۵۶۳	بکریاں تقسیم کرنا	"
۱۵۶۴	شریک کھجوروں میں سے دو دو ملا کر نہ کھائے جب تک اس کا ساتھی اجازت نہ دے۔	۹۰۹
	پارہ ــــ ۱۰	۹۱۰
۱۵۶۵	چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا۔	۹۱۰
۱۵۶۶	کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے؟	"
۱۵۶۷	یتیم اور اہل میراث کی شرکت	۹۱۱
۱۵۶۸	زمین وغیرہ میں شرکت	"
۱۵۶۹	جب شریک گھر وغیرہ تقسیم کر لیں تو رجوع کرنے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں۔	۹۱۲
۱۵۷۰	سونے چاندی اور کاموں میں آنے والی چیزوں میں شرکت کرنا۔	"
۱۵۷۱	کاشتکاری میں ذمی اور مشرکوں کی شرکت	"
۱۵۷۲	بکریوں کو تقسیم کرنا اور اس میں انصاف	"
۱۵۷۳	کھانے وغیرہ میں شرکت	۹۱۳
۱۵۷۴	لونڈی غلام میں شرکت	"
۱۵۷۵	قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا	"
۱۵۷۶	جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔	۹۱۴
	۴۸ ـ کتاب الرہن	۹۱۵
۱۵۷۷	حالت اقامت میں رہن رکھنا	۹۱۵

www.alahazratnetwork.org

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۷۸	جس نے اپنی زرہ رہن رکھی	۹۱۶
۱۵۷۹	ہتھیار گروی رکھنا	״
۱۵۸۰	سواری کا یا دودھ کا جانور گروی رکھنا	״
۱۵۸۱	یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا	۹۱۷
۱۵۸۲	جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو جائے تو مدعا علیہ کون ہوگا۔	״
	۳۹۔ کتاب العتق	۹۱۸
۱۵۸۳	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۹۱۸
۱۵۸۴	کونسا غلام افضل ہے	״
۱۵۸۵	سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے وقت غلام آزاد کرنا مستحب ہے۔	״
۱۵۸۶	جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے۔	۹۱۹
۱۵۸۷	جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا	۹۲۰
۱۵۸۸	آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول۔	״
۱۵۸۹	جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے۔	۹۲۱
۱۵۹۰	اُم ولد کا بیان	۹۲۲
۱۵۹۱	مدبر کی بیع	۹۲۳
۱۵۹۲	ولاء کو بیچنا اور اس کا ہبہ کرنا	״
۱۵۹۳	جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے تو کیا اس کا فدیہ دیا جا سکتا ہے جبکہ وہ مشرک ہو۔	״
۱۵۹۴	مشرک غلام کو آزاد کرنا	۹۲۴
۱۵۹۵	جو کسی عربی غلام کا مالک ہو	״
۱۵۹۶	اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت۔	۹۲۶
۱۵۹۷	حضورؐ نے فرمایا ہے کہ غلام تمہارے بھائی ہیں انہیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔	۹۲۶
۱۵۹۸	جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کا خیر خواہ ہے۔	۹۲۷
۱۵۹۹	غلام پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت	۹۲۸
۱۶۰۰	جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے	۹۲۹
۱۶۰۱	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور حضورؐ نے مال کی نسبت اس کے مالک کی طرف کی ہے۔	״
۱۶۰۲	جب غلام کو مارے تو اس کے چہرے پر نہ مارے۔	۹۳۰
	۴۰۔ کتاب المکاتبت	۹۳۰
۱۶۰۳	اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ	۹۳۰
۱۶۰۴	مکاتبت سے کیا شرطیں کرنا جائز ہیں؟	۹۳۱
۱۶۰۵	مکاتب کا مدد چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا	۹۳۲
۱۶۰۶	مکاتب کی بیع جب کہ وہ راضی ہو	۹۳۳
۱۶۰۷	جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو اور وہ اسی لیے خریدے۔	״
	۴۱۔ کتاب الہبہ	۹۳۴
۱۶۰۸	ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا	۹۳۴
۱۶۰۹	تھوڑی چیز ہبہ کرنا	״
۱۶۱۰	جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے	״
۱۶۱۱	جس نے پانی مانگا	۹۳۵
۱۶۱۲	شکار کا ہدیہ قبول کرنا	۹۳۶

باب	مضمون	صفحہ
۱۹۱۳	ہدیہ قبول کرنا	۹۳۹
۱۹۱۴	جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجنے میں اس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے۔	۹۴۰
۱۹۱۵	جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے	۹۴۱
۱۹۱۶	جو غائب چیز کے ہبہ کرنے کو جائز سمجھے	//
۱۹۱۷	ہبہ کا بدلہ دینا	//
۱۹۱۸	بیٹے کے لیے ہبہ کرنا	۹۴۲
۱۹۱۹	ہبہ میں گواہ بنانا	//
۱۹۲۰	خاوند کا بیوی کے لیے اور بیوی کا خاوند کے لیے ہبہ کرنا۔	//
۱۹۲۱	عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کے لیے ہبہ کرنا اور اسے آزاد کرنا	۹۴۳
۱۹۲۲	ہدیہ کی ابتدا کس سے کی جائے	۹۴۴
۱۹۲۳	جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے	۹۴۵
۱۹۲۴	جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور وہ چیز دینے سے پہلے فوت ہو جائے۔	//
۱۹۲۵	غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے۔	۹۴۶
۱۹۲۶	کسی نے کوئی چیز ہبہ کی، دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے قبول کی۔	//
۱۹۲۷	جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو ہبہ کرے۔	۹۴۷
۱۹۲۸	ایک آدمی کا چند آدمیوں کو ہبہ کرنا۔	//
۱۹۲۹	مقبوضہ، غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ کرنا۔	۹۴۸
۱۹۳۰	جب ایک جماعت دوسری کو ہبہ کرے	۹۴۹
۱۹۳۱	جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس اس کے ہم نشین بیٹھے ہوں تو حق زیادہ اسی کا ہے۔	۹۵۰
۱۹۳۲	جب کسی آدمی کے لیے اونٹ ہبہ کیا جب کہ وہ	//

باب	مضمون	صفحہ
	اس پر سوار ہے تو جائز ہے۔	
۱۹۳۳	وہ ہدیہ جس کا پہننا ناپسند ہو۔	۹۵۰
۱۹۳۴	مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا	۹۵۱
۱۹۳۵	مشرکوں کے لیے ہدیہ	۹۵۲
۱۹۳۶	ہبہ کی ہوئی یا صدقہ دی ہوئی چیز کو واپس لینا کسی کے لیے جائز نہیں ہے	۹۵۳
۱۹۳۷	ہبہ کے لیے ایک گواہ بھی کافی ہے	۹۵۴
۱۹۳۸	عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں ارشادات	//
۱۹۳۹	جس نے لوگوں سے گھوڑا مستعار لیا	//
۱۹۴۰	دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز ادھار لینا۔	//
۱۹۴۱	دودھ دینے والے جانور کی فضیلت	۹۵۵
۱۹۴۲	اگر کوئی کہے کہ میں نے دستور کے مطابق خدمت کرنے کے لیے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے۔	۹۵۶
۱۹۴۳	جب کوئی سواری کے لیے گھوڑا دے تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح ہے۔	//

۴۳۔ کتاب الشہادات

باب	مضمون	صفحہ
	۴۳۔ کتاب الشہادات	۹۵۷
۱۹۴۴	اس بارے میں کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے	۹۵۷
۱۹۴۵	جب کوئی کسی کی صفائی بیان کرتے ہوئے کہے کہ ہم تو اسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اس میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں۔	۹۵۸
۱۹۴۶	چھپے ہوئے آدمی کی گواہی	۹۵۹
۱۹۴۷	گواہی سے اور دوسرے کہیں کہ ہمیں تو علم نہیں، بدیں حالات گواہ کے کہنے پر فیصلہ ہوگا	۹۶۰
		//
۱۹۴۸	انصاف پسند لوگوں کی گواہی	//
۱۹۴۹	نیک چلنی کب ثابت ہوتی ہے۔	۹۶۱

www.[illegible]network.org

باب	مضمون	صفحہ
١٩٥٠	نسب رضاعت وغیرہ کی گواہی دینا	٩٦٢
١٩٥١	تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی گواہی	٩٦٣
١٩٥٢	ظلم و جور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے	٩٦٤
١٩٥٣	جھوٹی گواہی کا بیان	٩٦٥
١٩٥٤	اندھے کی گواہی دینا	٩٦٦
١٩٥٥	عورتوں کی گواہی	٩٦٧
١٩٥٦	لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی	"
١٩٥٧	دودھ پلانے والی کی گواہی	"
١٩٥٨	عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا	٩٦٨
١٩٥٩	جب ایک آدمی کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے	٩٧٣
١٩٦٠	تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جو جانتا ہو وہی بیان کرے۔	"
١٩٦١	بچوں کا بالغ ہونا اور ان کی گواہی	"
١٩٦٢	حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟	٩٧٤
١٩٦٣	دیوانی اور فوجداری میں قسم مدعا علیہ پر ہے	٩٧٥
١٩٦٤	جھوٹی قسم کا وبال	"
١٩٦٥	جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرے اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرے	٩٧٦
١٩٦٦	عصر کے بعد قسم کھانا	"
١٩٦٧	مدعا علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لی جائے گی اور دوسری جگہ نہیں لے جانا چاہیے۔	"
١٩٦٨	جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے سے جلدی کرتے ہیں۔	٩٧٧
١٩٦٩	ارشادِ ربانی ہے۔ بے شک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔	"
١٩٧٠	قسم کس طرح لی جائے۔	"
١٩٧١	جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے	٩٧٨
١٩٧٢	جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے۔	٩٧٩
١٩٧٣	مشرکین سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے	٩٨٠
١٩٧٤	مشکلات کے لئے قرعہ ڈالنا	"
	٤٣ - کتاب الصلح	٩٨٢
١٩٧٥	لوگوں کے درمیان صلح کروانے کا بیان	٩٨٢
١٩٧٦	لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے	٩٨٤
١٩٧٧	امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ میرے ساتھ صلح کروانے چلو۔	"
١٩٧٨	ارشادِ باری ہے کہ اگر دونوں آپس میں صلح کر لیں تو صلح بہتر ہے۔	"
١٩٧٩	اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود ہے۔	٩٨٥
١٩٨٠	کیسے لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں ابن فلاں کے درمیان اگرچہ ان کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔	"
١٩٨١	مشرکوں سے صلح	٩٨٧
١٩٨٢	دیت میں صلح کرنا	٩٨٨
١٩٨٣	حضور کا حضرت حسن بن علی کے متعلق ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ امید ہے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ عظیم گروہوں میں صلح کروا دے۔	٩٨٩
١٩٨٤	کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے؟	٩٩٠
١٩٨٥	لوگوں کے درمیان صلح کرنے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔	"
١٩٨٦	جب حاکم صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کر دے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے۔	٩٩١
١٩٨٧	قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانا اور	"

باب	مضمون	صفحہ
	تقاضہ سے دینا	
۱۹۸۸	قرض اور نقصان کے ذریعے صلح کرنا	۹۹۳
	۴۴ویں کتاب الشروط	۹۹۳
۱۹۸۹	اسلام، احکام اور خرید و فروخت میں کونسی شرطیں جائز ہیں۔	۹۹۳
۱۹۹۰	جب کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے	۹۹۴
۱۹۹۱	بیع میں شرطیں رکھنا	؍؍
۱۹۹۲	جب بیچنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط کرے تو جائز ہے۔	؍؍
۱۹۹۳	معاملات میں شرطیں رکھنا	۹۹۵
۱۹۹۴	نکاح کے وقت مہر کی شرطیں رکھنا	؍؍
۱۹۹۵	مزارعت میں شرطیں رکھنا	۹۹۶
۱۹۹۶	جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں	؍؍
۱۹۹۷	جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں	؍؍
۱۹۹۸	مکاتب کے ساتھ کیا شرطیں جائز ہیں جب کہ وہ آزاد ہونے کی شرط پر بکنے کے لیے رضامند ہو۔	۹۹۷
۱۹۹۹	طلاق میں شرطیں رکھنا۔	؍؍
	جدول ـــــــ پاروں کے لحاظ	۹۹۸
	جدول ـــــــ کتابوں کے لحاظ سے	۹۹۹
	غلط نامہ تاریخ طباعت	۱۰۰۳

www.alahazratnetwork.org

پارہ — ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَحْيِ

وحی کا بیان

بَابٌ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِهٖ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وحی کی ابتدا کیسے ہوئی اور اللہ عزوجل کا فرمان کہ ہم نے تمہاری طرف وحی کی جیسے ہم نے نوح اور اس کے بعد والے نبیوں کی طرف وحی کی۔

١- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

حمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی جانب ہجرت کی ہے۔

ف: یہ کتاب الوحی ہے اور اس باب میں وحی سے متعلق ہی اگلی پانچ حدیثیں ہیں لیکن یہ پہلی حدیث نیت کے متعلق ہے جس کا مناسب باب یہ ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اس سے اصل یہ ہے کہ علم شرعی مقصود نہیں بلکہ عمل کے لیے سیڑھی اور زینہ ہے عمل بھی بذاتہ مقصود نہیں بلکہ اعمال سے رضائے الٰہی کے حصول میں مدد کا کام دیتا ہے جیسے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (٢:٤٥) کا منشاء ہے۔ گویا ہر عمل میں رضائے الٰہی کی نیت ہونا ہی ہمیشہ اہل کمال کا شیوہ رہا ہے۔ بخاری شریف کی جمع و تدوین سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود بھی یہی ہوا جس کے باعث وحی کے بیان میں اس حدیث کو بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے کہ بخاری شریف کی اس قدر شہرت اور مقبولیت کا باعث بھی خلوص نیت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ کی طرف وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ

الله كيف يأتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحيانا يأتيني مثل صلصلة الجرس وهو أشده علي فيفصم عني وقد وعيت عنه ما قال وأحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فأعي ما يقول قالت عائشة ولقد رأيته ينزل عليه الوحي في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وإن جبينه ليتفصد عرقا ۔

٣ - حدثنا يحيى بن بكير قال أخبرنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها أنها قالت أول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصالحة في النوم فكان لا يرى رؤيا إلا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب إليه الخلاء وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه وهو التعبد الليالي ذوات العدد قبل أن ينزع إلى أهله ويتزود لذلك ثم يرجع إلى خديجة فيتزود لمثلها حتى جاءه الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال اقرأ فقال ما أنا بقارئ قال فأخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ فقلت ما أنا بقارئ فأخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ فقلت ما أنا بقارئ فأخذني فغطني الثالثة ثم أرسلني فقال اقرأ باسم ربك الذي خلق ۝ خلق الإنسان من علق ۝ اقرأ وربك الأكرم فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم يرجف فؤاده فدخل على خديجة بنت خويلد فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة وأخبرها الخبر لقد خشيت على نفسي فقالت خديجة كلا والله ما يخزيك الله أبدا إنك

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے سخت ہوتی ہے۔ جب وہ تمام ہو چکے تو جو کہا میں اسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر گفتگو کرتا ہے جو وہ کہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی اور وہ موقوف ہوتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا اچھے خوابوں سے ہوئی۔ آپ جو خواب دیکھتے صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ خلوت پسند ہو گئے اور غار حرا میں جانے لگے۔ وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے تھے آخر کار گھر والوں کی طرف لوٹنے سے پہلے اور اس کے لیے کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آگیا جب کہ آپ غار حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا۔ پڑھیے۔ حضرت صدیقہ روایت کرتی ہیں میں نے کہا۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر زور سے دبایا۔ پھر چھوڑتے ہوئے کہا پڑھیے۔ میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ زور سے دبایا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا۔ پڑھیے۔ میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑا اور سہ بارہ دبایا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے (۹۶:۱-۳)۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ واپس لوٹے۔ آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ پس حضرت خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور فرمایا۔ مجھے کمبل اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو۔ انہوں نے کمبل اُڑھا دیا یہاں تک کہ خوف دور ہو گیا۔ حضرت خدیجہ کو سارا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا کہ خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، محروموں کا بوجھ اٹھاتے، ناداروں کے لیے کماتے

تحمل الكل وتكسب المعدوم و
تقري الضيف وتعين على نوائب الحق فانطلقت
به خديجة حتى أتت به ورقة بن نوفل بن أسد بن
عبد العزى ابن عم خديجة وكان امرأ تنصر في
الجاهلية وكان يكتب الكتاب العبراني فيكتب
من الإنجيل بالعبرانية ما شاء الله أن يكتب
وكان شيخا كبيرا قد عمي فقالت له خديجة يا
ابن عم اسمع من ابن أخيك فقال له ورقة يا ابن
أخي ماذا ترى فأخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم
خبر ما رأى فقال له ورقة هذا الناموس الذي نزل
الله على موسى يا ليتني فيها جذعا ليتني أكون حيا
إذ يخرجك قومك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
أو مخرجي هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ما جئت
به إلا عودي وإن يدركني يومك أنصرك نصرا
مؤزرا ثم لم ينشب ورقة أن توفي وفتر الوحي
قال ابن شهاب وأخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن
أن جابر بن عبد الله الأنصاري قال وهو
يحدث عن فترة الوحي فقال في حديثه بينا
أنا أمشي إذ سمعت صوتا من السماء فرفعت
بصري فإذا الملك الذي جاءني بحراء جالس على كرسي
بين السماء والأرض فرعبت منه فرجعت فقلت
زملوني زملوني فأنزل الله تعالى يا أيها المدثر
قم فأنذر وربك فكبر وثيابك فطهر والرجز
فاهجر فحمي الوحي وتتابع تابعه عبد الله بن
يوسف وأبو صالح وتابعه هلال بن رداد عن
الزهري وقال يونس ومعمر بوادره ۔

٣ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال أخبرنا أبو
عوانة قال حدثنا موسى بن أبي عائشة قال حدثنا
سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما في

بھلائی کے کاموں میں مدد کرتے ہیں اور راہ حق میں مصائب برداشت کرتے ہیں۔
پس حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی کے پاس
لے گئیں، جو حضرت خدیجہ کے چچا زاد تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو
گئے تھے اور عبرانی میں کتابت کیا کرتے تھے۔ پس جو اللہ چاہتا انجیل
سے عبرانی میں لکھا کرتے۔ بہت بوڑھے تھے، بینائی سے محروم تھے۔
حضرت خدیجہ نے ان سے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی
بات سنیے۔ ورقہ نے آپ سے کہا: اے بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا انہیں بتا دیا۔ پس ورقہ
نے آپ سے کہا: یہ وہی ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اتارا
تھا۔ کاش میں ان دنوں جوان ہوتا۔ کاش میں زندہ رہتا جب کہ آپ کو
آپ کی قوم نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکالیں
گے؟ کہا: ہاں، جب بھی کوئی شخص ایسی چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں تو اس
کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اگر میں نے وہ وقت پایا تو آپ کی بھرپور مدد
کروں گا۔ چند دنوں کے بعد ورقہ نے وفات پائی اور وحی کا سلسلہ رک گیا۔
ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بتایا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ
انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور انہوں نے وحی کا سلسلہ رکنے کا بیان کرتے
ہوئے اپنی حدیث میں کہا: میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان سے
ایک آواز سنی۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو حرا میں آیا تھا، زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا
ہوا تھا۔ میں اس سے ڈر گیا اور واپس لوٹا
اور کہا: مجھے کمبل اڑھاؤ، مجھے کمبل اڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے
نازل فرمایا: اے بالا پوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ
پھر ڈراؤ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور
بتوں سے دور رہو (المدثر ۱-۵)۔ پھر وحی لگاتار آنے لگی۔ متابعت
کی ہے اس کی عبد اللہ بن یوسف اور ابو صالح نے، نیز ہلال بن
رداد نے بھی زہری سے۔ جب کہ یونس اور معمر نے بوادرہ
کہا ہے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے (ارشاد باری تعالیٰ) جلدی کرنے کی خاطر اپنی زبان کو حرکت نہ دو کہ جلدی اس قرآن کے ساتھ ہی
یاد کر لو (القیامۃ ۱۶) کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ
شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ
أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ
بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ
جَمْعَهُ لَكَ صَدْرُكَ وَتَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ
قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا
بَيَانَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ
اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ ۔

۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ
فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ
لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ
فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا أَبَا

نزول کے ساتھ بہت جلدی کرتے اور اپنے مبارک ہونٹوں
کو حرکت دیتے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا میں تمہیں حرکت
دے کر دکھاتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حرکت
دی تھی اور سعید نے فرمایا میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے
میں نے حضرت ابن عباس کو دیکھا۔ پس آپ حرکت دیتے تو اللہ تعالیٰ
نے حکم نازل فرمایا: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی
زبان کو حرکت نہ دو۔ بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے
ذمہ ہے (۷۵:۱۶، ۱۷) یعنی آپ کے سینے میں جمع کر دینا اور پڑھوا
دینا۔ جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کرو
(۷۵:۱۸) یعنی کان لگا کر خاموشی سے سنو پھر بیشک اس کی باریکیوں کا سمجھانا
ہمارے ذمہ ہے (۷۵:۱۹) یعنی ہمارے ذمہ ہے کہ تم سے پڑھوا
دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل آتے تو آپ
غور سے سنتے اور جب جبریل چلے جاتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی
طرح پڑھتے جیسے آپ کو پڑھایا ہوتا۔

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری ـــــ بشر بن محمد، عبداللہ
یونس اور معمر زہری کا، عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت
جبریل سے ملاقات ہوتی تو آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی۔ وہ
رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید
کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
احسان کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ
سخی تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ انہیں حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ انہیں ہرقل نے قریش
کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا جبکہ وہ شام میں بغرض تجارت
گئے ہوئے تھے۔ اس مدت کے دوران جبکہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور قریش سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ وہ اس
کے پاس گئے جبکہ ایلیا میں تھے۔ اس نے انہیں اپنے دربار میں طلب

سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ
فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا
بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي
يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ
نَسَبًا فَقَالَ أَدْنُوهُ مِنِّي وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ
عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ
هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ
فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ
عَنْهُ ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ
كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ
قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ
قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ
مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ
أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ
أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ
قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ
تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ
قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ
مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا
قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا
شَيْئًا غَيْرُ هَذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ
قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ
إِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ
مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ
اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا
وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ
وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ
قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ

کیا اور اُس کے گرد روم کے سردار تھے۔ انھیں بلا کر اپنے ترجمان
کو بلایا پھر کہا، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تم میں بلحاظ نسب اُس
کا زیادہ قریبی کون ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ بلحاظ نسب میں اُس کے
زیادہ قریب ہوں۔ ہرقل نے کہا کہ اسے میرے نزدیک کر دو اور
دوسرے لوگوں کو اس کے نزدیک کر دو۔ پس درباریوں نے انھیں
اس کے پیچھے کر دیا۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا، میں اس
سے اس شخص کے متعلق پوچھتا ہوں، اگر یہ غلط بیانی کرے تو اس
کی تکذیب کر دینا۔ خدا کی قسم اگر مجھے جھوٹا کہلانے سے حیا نہ آتی
تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر اُس نے سب سے پہلے مجھ سے اس کے متعلق
دریافت کیا، یہ کہا تم میں اس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ
ہم میں عالی نسب ہے۔ ہرقل نے کہا، کیا تم میں سے پہلے بھی یہ بات
کسی نے کہی تھی؟ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں
کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کہ اس کے پیروکار
بااثر لوگ ہیں یا غریب؟ میں نے کہا، غریب لوگ۔ ہرقل نے کہا، وہ
بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ میں نے کہا، بڑھ رہے ہیں۔ ہرقل نے کہا،
اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کیا کوئی ناراض ہو کر پھرا ہے؟
میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا، کیا یہ باتیں کہنے سے پہلے تم اس پر جھوٹ
کی تہمت لگاتے تھے؟ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا، کیا وہ وعدہ
خلافی کرتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، اور ہم اس سے معاہدے کی مدت میں ہیں
نہیں معلوم وہ اس میں کیا کرنے والا ہے۔ ابوسفیان کہتا ہے، اللہ کی
قسم اس کے سوا مجھے کہیں موقع نہیں ملا تھا۔ ہرقل نے کہا، کیا تم نے اس
سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ ہرقل نے کہا، تمہاری لڑائیوں کا انجام
کیا ہوا؟ میں نے کہا، لڑائی ہمارے اور اس کے درمیان ڈول کی طرح
ہے، کبھی وہ ہم پر، کبھی ہم اس پر۔ ہرقل نے کہا، وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا
ہے؟ میں نے کہا، وہ کہتا ہے صرف ایک خدا کی عبادت کرو اور اس کے
ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور ان باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے آباؤ اجداد
کہتے تھے اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم
دیتا ہے۔ اس نے ترجمان سے کہا، اسے کہو، میں نے تم سے اس کے
نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم میں عالی نسب ہے اور

هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى
هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى
أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ
تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ
فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتٰبِ
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا
نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ
بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا
فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ قَالَ
أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ
قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ
الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ
أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ
إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا
أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَ
كَانَ ابْنُ النَّاطُورِ صَاحِبُ إِيلِيَاءَ وَهِرَقْلَ
سُقُفًّا عَلَى نَصَارَى الشَّأْمِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ
حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيثَ النَّفْسِ
فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ
قَالَ ابْنُ النَّاطُورِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي
النُّجُومِ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ إِنِّي رَأَيْتُ
اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ
قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوا
لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُودُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ
وَاكْتُبْ إِلَى مَدَايِنِ مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوا مَنْ
فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ
هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ
يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قدم مبارک کو دھونے کی سعادت حاصل کرتا۔ پھر ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کو منگوایا جو آپ نے حضرت دحیہ کلبی کے ذریعے گورنر بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور گورنر بصریٰ نے ہرقل تک اُسے پہنچا دیا تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، روم کے شہنشاہ ہرقل کے لیے سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد۔ میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کر لو تو سلامت رہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر دے گا اور اگر منہ پھیر لو گے تو رعیت کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔ اے اہل کتاب۔ ایک بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں اللہ کو چھوڑ کر۔ اگر یہ منہ پھیر لیں تو ان سے کہہ دو گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں۔ (۶۴:۳) ابو سفیان کا بیان ہے کہ جب اس نے اپنی بات بیان کر لی اور نامہ مبارک پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے پاس شور ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور ہمیں نکال دیا گیا۔ تو نکلتے وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ابو کبشہ کے بیٹے کا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ بنی اصفر کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے۔ اس وقت سے مجھے برابر یقین رہا کہ عنقریب وہ غالب آئے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دائرہ اسلام میں داخل کر دیا۔ ابن ناطور جو ہرقل کی طرف سے حاکم ایلیا اور شام کے نصرانیوں کا سردار تھا، اس کا بیان ہے کہ ہرقل جب ایلیا میں آیا تو ایک صبح کو افسردہ خاطر تھا۔ اس کے کسی مصاحب نے کہا کہ ہم آپ کو کبیدہ خاطر دیکھتے ہیں۔ ابن ناطور کا بیان ہے ہرقل ماہر نجوم تھا۔ اُس نے سوال کے جواب میں کہا کہ آج رات جب میں نے تاروں کو دیکھا تو نظر آیا کہ ختنہ والوں کا بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے اس امت میں ختنہ کون کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا۔ اور ان کی طرف سے آپ کو کوئی اندیشہ نہیں۔ اپنے ملک کے شہروں کو لکھ بھیجئے کہ ان میں جتنے یہودی ہیں قتل کر دئیے جائیں۔ وہ اسی غور و فکر میں تھے کہ ہرقل کی

فلما استخبره هرقل قال اذهبوا فانظروا
أمختتن هو أم لا فنظروا إليه فحدثوه
أنه مختتن وسأله عن العرب فقال هم
يختتنون فقال هرقل هذا ملك هذه
الأمة قد ظهر ثم كتب هرقل إلى صاحب
له برومية وكان نظيره في العلم وسار
هرقل إلى حمص فلم يرم حمص حتى
أتاه كتاب من صاحبه يوافق رأي هرقل
على خروج النبي صلى الله عليه وسلم وأنه
نبي فأذن هرقل لعظماء الروم في دسكرة
له بحمص ثم أمر بأبوابها فغلقت ثم
اطلع فقال يا معشر الروم هل لكم في
الفلاح والرشد وأن يثبت ملككم فتبايعوا
هذا النبي فحاصوا حيصة حمر الوحش إلى
الأبواب فوجدوها قد غلقت فلما رأى
هرقل نفرتهم وأيس من الإيمان قال
ردوهم علي وقال إني قلت مقالتي آنفا
أختبر بها شدتكم على دينكم فقد رأيت
فسجدوا له ورضوا عنه فكان ذلك آخر
شأن هرقل قال أبو عبد الله رواه صالح
بن كيسان ويونس ومعمر عن الزهري۔

صحت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس کو غسان کے بادشاہ نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر دینے کے لیے بھیجا تھا جب اس نے
ہرقل کو خبر دی تو اس نے کہا۔ جا کر دیکھو کہ وہ لوگ ختنہ کرواتے ہیں یا
نہیں! انہوں نے دیکھا اور بتایا کہ وہ ختنہ کرواتے ہیں اور عرب
کے متعلق پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ وہ بھی ختنہ کرواتے ہیں۔ پس
ہرقل نے کہا کہ اس ظاہر ہونے والی اُمت کا بادشاہ یہی ہے۔
پھر ہرقل نے ایک رومی صاحب کے لیے یہ بات
لکھی جو علم میں اسی کا ہم پلہ تھا اور ہرقل حمص کی جانب روانہ
ہو گیا ابھی حمص سے گیا نہیں تھا کہ اس صاحب کا خط آگیا جو ہرقل
کی رائے سے متفق تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو چکے اور وہ
برحق نبی ہیں۔ پھر ہرقل نے حمص کے بڑے بڑے آدمیوں کو بلایا
گیا اور حکم دیا کہ ان کے دروازے بند کر دیے جائیں۔ وہ بند کر
دیے گئے۔ وہ سامنے آیا اور کہا۔ اے رومیو! سرد و سفید اگر تمہیں
فلاح اور ہدایت مطلوب ہے اور چاہتے ہو کہ تمہاری حکومت
قائم رہے تو اس نبی کی بیعت کر لو پس وہ جنگلی گدھوں کی طرح
دروازوں کی طرف بھاگے جو بند ملے۔ جب ہرقل نے ان کی نفرت
دیکھی اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا اور کہا۔ میں نے ابھی یہ بات
اس لیے کہی تھی کہ دین میں تمہاری پختگی کا اندازہ کروں جو میں نے
دیکھ لی۔ پس انہوں نے اس کے لیے سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے
ہرقل کا آخری حال یہی ہے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ روایت کیا ہے
اسے صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے زہری سے۔

ف: یہ مذکورہ سوالات و جوابات سے جہاں ہرقل قیصر روم کی دانائی کا ثبوت ملتا ہے وہاں ان صفات سے حق لے، اس کا مسلمان ہو جانا بھی ثابت کب ہے جبکہ اکثر حضرات کو اس بات سے اتفاق نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس معاملہ کو خدائے علیم و خبیر کے سپرد کر کے اپنی زبان و قلم کو روکا ہی جائے اور صبر کیا جائے کہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

كتاب الإيمان

ایمان کا بیان

باب ۲ قول النبي صلى الله عليه وسلم
بني الإسلام على خمس وهو قول وفعل
ويزيد وينقص قال الله تعالى ليزدادوا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد
پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول ہے اور فعل، بڑھتا ہے اور
گھٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تاکہ ایمان والوں کے ساتھ ان کے

كِتَابُ الْإِيمَانِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَ
يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِيَزْدَادُوا

ایمان کا بیان

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد
پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول ہے اور فعل، بڑھتا ہے اور
گھٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تاکہ زیادہ ہوں ایمان کے ساتھ اُن کے

إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَقَوْلُهُ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَوْلُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ مِنَ الْإِيمَانِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ إِنَّ لِلْإِيمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا وَسُنَنًا فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْإِيمَانَ فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوا بِهَا وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلَى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَقَالَ مُعَاذٌ اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ التَّقْوَى حَتَّى يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا أَوْصَيْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ وَإِيَّاهُ دِينًا وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا سَبِيلًا وَسُنَّةً وَدُعَاؤُكُمْ إِيمَانُكُمْ

ایمان اور بڑھ جائیں گے اور جنہوں نے ان کے لیے ہدایت کو بڑھا دیا اور اللہ ان کی ہدایت کو بڑھا دیتا ہے جو ہدایت پر ہیں اور جو ہدایت پر تھے ان کی ہدایت کو بڑھایا اور انہیں ان کا تقویٰ دیا اور ایمان والوں کے ایمان کو بڑھا دیتا ہے۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے اس چیز نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا، پس جو ایمان والے تھے ان کے ایمان کو بڑھایا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پس وہ ڈرے تو ان کے ایمان کو بڑھا دیا اور تسلیم کو بڑھایا۔ اور نہیں بڑھایا مگر لوگوں کے ایمان اور اسلام کو۔ اور اللہ کے لیے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے عداوت رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔ اور عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن عدی کے لیے لکھا کہ ایمان کے کچھ فرائض، ضابطے، حدود اور سنتیں ہیں، جس نے ان کی تکمیل کی اس نے ایمان کو مکمل کر لیا اور جس نے ان کی تکمیل نہ کی اس نے ایمان کو مکمل نہیں کیا۔ پس اگر میں زندہ رہا تو تمہیں تفصیل بتاؤں گا تاکہ تم انہیں جان لو اور اگر فوت ہو گیا تو مجھے تمہارے پاس زندہ رہنے کا ایسا کچھ شوق نہیں ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے۔ اور حضرت معاذ نے کہا: ہمارے پاس بیٹھو تاکہ ہم ایک ساعت مومن رہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ یقین ہی سارا ایمان ہے۔ اور حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ بندہ تقویٰ کی حقیقت تک نہیں پہنچتا جب تک کہ ان چیزوں کو چھوڑ نہ دے جو دل میں کھٹکتی ہیں۔ اور مجاہد نے شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا کی تفسیر میں کہا: اے محمد ہم نے تمہیں اور انہیں ایک ہی دین کی وصیت فرمائی۔ حضرت ابن عباس نے شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا کی تفسیر میں فرمایا: راستہ اور طریقہ۔ اور تمہارا دعا کرنا تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔

ف: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دیگر محدثین کی طرح اعمال بھی ایمان میں داخل ہیں۔ [illegible]

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور محدثین حضرات کے نزدیک جس طرح تصدیق اور اقرار ویسے ہی اعمال ایمان کے اجزاء ہیں۔ یہ لوگ اعمال کو بھی ایمان کے اجزاء میں شامل کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے۔ اسی لیے یہ حضرات ایمان میں کمی اور زیادتی کے قائل ہیں لیکن اس کے باوجود بے عمل اور بدعمل کو معتزلہ کی طرح ایمان سے خارج نہیں کرتے بلکہ اسے فاسق کہتے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایمان کے صرف دو جزء ہیں یعنی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار۔ لیکن اضطراری حالت میں ان کے نزدیک اقرار ساقط ہو جاتا ہے گویا اقرار صرف شرطِ ایمان رہ جاتا ہے جس کا مقصد اجرائے احکام ہے جس کے باعث ایسے فرد پر اسلامی احکام جاری ہوتے ہیں۔
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اعمال شامل ایمان نہیں ہیں بلکہ یہ ایمان کا ثمرہ اور کمال ہیں اور یہ بھی حیثیت ہی نیز ایمان میں ان کے نزدیک کمی بیشی واقع نہیں ہوتی کیونکہ تصدیق اور اقرار یہ صفات ہیں اور تصدیق درجے کے اعتبار سے کمی بیشی ممکن نہیں ہے۔ ہاں ان کے نزدیک ایمان قوی اور ضعیف ہوتا ہے کمی اور بیشی اسی صورت میں تسلیم ہو سکتی ہے جب اعمال کو شامل ایمان بھی مانیں۔ علم کلام کے دو دبستان ہیں، امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہما کا موقف بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف سے مطابقت رکھتا ہے اور کہتے ہیں علمائے محققین کی یہی رائے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ ابْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج اور رمضان کے روزے رکھنا۔

بَابُ ۳ أُمُوْرِ الْإِيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ الْمُتَّقُوْنَ، قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْآيَةَ۔

امور ایمان۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: بھلائی نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو بلکہ اصل بھلائی یہ ہے جو اللہ پر ایمان لایا "الْمُتَّقُوْنَ" تک (۲: ۱۷۷) نیز فرمایا: وہ ایمان والے نجات پا گئے (۲۳: ۱)۔

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ۔

عبد اللہ بن محمد جعفی، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن دینار، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے بھی کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

بَابُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ۔

مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

شعبی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.alahazratnetwork.org

عن عبد الله بن أبي السفر وإسماعيل عن الشعبي عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه قال أبو عبد الله وقال أبو معاوية ثنا داؤد بن أبي هند عن عامر قال سمعت عبد الله بن عمرو يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال عبد الأعلى عن داؤد عن عامر عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم •

باب ٥ أي الإسلام أفضل •

١٠ - حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي القرشي قال ثنا أبي قال ثنا أبو بردة بن عبد الله بن أبي بردة عن أبي بردة عن أبي موسى قال قالوا يا رسول الله أي الإسلام أفضل قال من سلم المسلمون من لسانه ويده •

باب ٦ إطعام الطعام من الإسلام •

١١ - حدثنا عمرو بن خالد قال ثنا الليث عن يزيد عن أبي الخير عن عبد الله بن عمرو أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الإسلام خير قال تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت ومن لم تعرف •

باب ٧ من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه •

١٢ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن شعبة عن قتادة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن حسين المعلم قال ثنا قتادة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه •

باب ٨ حب الرسول صلى الله عليه وسلم من الإيمان

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان کاموں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے —— امام بخاری ابوعبداللہ، داؤد بن ابی ہند، عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا —— عبدالاعلیٰ، داؤد، عامر حضرت عبداللہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

افضل اسلام کیا ہے؟

سعید بن یحییٰ بن سعید اموی قرشی، ان کے والد ماجد، ابوبردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ، ابی بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ افضل اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

کھانا کھلانا بھی اسلام سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا، یا رسول اللہ بہتر اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس سے مرفوعاً، حسین معلم، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان سے ہے۔

١٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے والد اور اس کی اولاد سے عزیز تر ہو جاؤں۔

١٤- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۔

یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبد العزیز بن صہیب حضرت انس، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— آدم بن ابی ایاس، شعبہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز تر ہو جاؤں۔

بَابُ ٩ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

ایمان کی لذت

١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں جس میں ہوں گی اس نے ایمان کی حلاوت پالی۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اسے ہر ایک سے زیادہ محبوب ہو جائیں، اور یہ کہ آدمی کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے کرے اور کفر میں واپس جانے کو ایسا ناپسند کرے جیسے اسے ناپسند کرتا ہے کہ اسے آگ میں ڈالا جائے۔

بَابُ ١٠ عَلَامَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔

١٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ ۔

عبد اللہ بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

بَابُ ١١

حضور کی ایک بیعت کا ذکر

١٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بیعت عقبہ والی رات میں ایک نقیب تھے کہ جبکہ صحابہ کرام کا ایک گروہ حضور کے گرد بیٹھا ہوا تھا آپ نے ان سے فرمایا۔ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ۔

بَاب ۱۲ مِنَ الدِّينِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

بَاب ۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ وَأَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ۔

۱۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ قَالُوا إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللَّهِ أَنَا۔

بَاب ۱۴ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ۔

۲۰ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تو تم میں سے جس نے عہد پورا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے اور ان میں سے کسی کے اندر مبتلا ہو جائے اور دنیا میں اس کی سزا مل گئی تو وہ اس کا کفارہ ہوگا اور جو ان میں سے کسی بات میں پڑ گیا، پھر اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو وہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے معاف فرمائے اور چاہے اُسے سزا دے۔ ہم نے اس بات پر آپ سے بیعت کی۔

فتنوں سے بھاگنا دین کا ایک حصہ ہے۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش گرنے کی جگہوں میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر بھاگتا پھرے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا تمہاری نسبت زیادہ علم ہے اور معرفت دل کا فعل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لیکن تمہیں اُن چیزوں پر پکڑے گا جو تمہارے دلوں نے کمائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو جن نیکی کے کاموں کا حکم فرماتے جو ان کی طاقت کے اندر ہوتے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم آپ جیسے تو نہیں ہیں کیونکہ آپ کی خاطر تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ ناراض ہوئے کہ یہ چہرے پر نمایاں تھی، پھر فرمایا بے شک میں تم سب سے زیادہ متقی ہوں اور اللہ کا زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔

جو کفر میں لوٹنے کو ایسا ناپسند کرے جیسے ناپسند کرتا ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

عن قتادة عن انس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ثلث من کن فیہ وجد حلاوة الایمان من کان اللّٰہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للّٰہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذہ اللّٰہ کما یکرہ ان یلقی فی النار۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں تین چیزیں ہوں اس نے ایمان کی لذت حاصل کر لی۔ یعنی جس کو اللہ اور اس کا رسول دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں اور جو کسی بندے سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے محبت رکھے اور کفر میں لوٹنے کو جب کہ اللہ نے اس سے بچا لیا ہے یوں ناپسند کرے جیسے اسے ناپسند کرتا ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔

باب ۱۵ تفاضل اھل الایمان فی الاعمال۔

اعمال کے لحاظ سے اہل ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت۔

۲۱ - حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یدخل اھل الجنة الجنة واھل النار النار ثم یقول اللّٰہ تعالی اخرجوا من کان فی قلبہ مثقال حبة من خردل من ایمان فیخرجون منھا قد اسودوا فیلقون فی نھر الحیا او الحیاة شک مالک فینبتون کما تنبت الحبة فی جانب السیل الم تر انھا تخرج صفراء ملتویة قال وھیب حدثنا عمرو الحیاة وقال خردل من خیر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اسے نکال لو پس وہ اس سے نکال لیے جائیں گے جو سیاہ ہو چکے ہوں گے پس وہ نہر حیا یا نہر حیات میں ڈالے جائیں گے۔ امام مالک کو شک ہے پس وہ اُگیں گے جیسے ندی کے کنارے دانہ اُگتا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زرد پیچدار نکلتا ہے وہیب نے کہا کہ ہم سے عمرو نے حدیث بیان کرتے ہوئے نہر حیات کہا اور کہا کہ رائی کے برابر بھلائی۔

۲۲ - حدثنا محمد بن عبید اللّٰہ قال حدثنا ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب عن ابی امامة بن سھل بن حنیف انہ سمع ابا سعید الخدری یقول قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت یا رسول اللّٰہ قال الدین۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے جا رہے ہیں۔ جن کے اوپر قمیص ہیں۔ بعض کی قمیص سینے تک اور بعض کی اس سے نیچے تک ہے۔ پھر عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا جن پر قمیص تھی جسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے کیا تعبیر لی؟ فرمایا دین۔

باب ۱۶ الحیاء من الایمان

حیا ایمان کا حصہ ہے

۲۳ - حدثنا عبد اللّٰہ بن یوسف قال اخبرنا مالک بن انس عن ابن شھاب عن سالم بن

عبد اللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ گزر

عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ۔

بَابُ ١٧ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۔

٢٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ ۔

بَابُ ١٨ مَنْ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْعَمَلُ

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَقَالَ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ عَنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَقَالَ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ۔

٢٥ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ ۔

بَابُ ١٩ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ عَلَى

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر انصار کے ایک فرد کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے جانے دو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔

اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

عبد اللہ بن محمد مسندی، ابو روح حرمی بن عمارہ، شعبہ، واقد بن محمد سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ جب ایسا کریں تو انہوں نے اپنے خون اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر جو اسلام کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ نے لینا ہے۔

جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے اُن اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔ کئی اہل علم حضرات نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے فرمان: تمہارے رب کی قسم، ہم اُن سب سے ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے۔ اس سے مراد لا اِلٰہ اِلا اللہ کہنا ہے اور فرمایا: اسی طرح عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔

احمد بن یونس، موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ حج جو گناہوں سے پاک ہو۔

جب حقیقی طور پر اسلام مراد نہ ہو بلکہ قتل ہونے کے خوف

الْحَقِيقَةِ وَكَانَ عَلَى الْاِسْتِسْلَامِ أَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا فَإِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ الْآيَةَ ◆

۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ يُونُسُ وَصَالِحٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ◆

بَابٌ ۲۰ إِفْشَاءُ السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ ◆

۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ

سے اسلام کا دعویٰ کیا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بدوؤں نے کہا کہ ہم ایمان لائے آپ فرمادو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور جب حقیقتاً مراد ہو جیسے ارشادِ ربانی ہے۔ بے شک دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے (۳، ۱۹)

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو مال عطا فرمایا اور حضرت سعد بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو چھوڑ دیا اور وہ مجھے ان میں سب سے پسند تھا چنانچہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فلاں کے متعلق کیا بات ہے خدا کی قسم میری نظر میں تو وہ مومن ہے۔ فرمایا مسلمان سمجھو۔ دیر تک میں خاموش رہا پھر جو میں اس کے متعلق جانتا تھا اس نے مجھے مغلوب کیا لہٰذا اپنی بات کو دہراتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ فلاں کے متعلق کیا بات ہے جبکہ خدا کی قسم میری نظر میں وہ مومن ہے فرمایا مسلمان بھی۔ تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر جو میں اس کے متعلق جانتا تھا اس نے مجھے مغلوب کیا تو میں نے پھر بات دہرائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اے سعد میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے اس سے پیارا ہوتا ہے اس ڈر سے کہ کہیں اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں پھینک دے۔ روایت کیا یونس، صالح، معمر اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے۔

سلام کو پھیلانا اسلام کا ایک حصہ ہے اور حضرت عمار نے فرمایا کہ جس نے تین چیزوں کو جمع کر لیا اس نے ایمان کو جمع کر لیا اپنی جان کے مقابلے میں انصاف کرنا، سلام کو دنیا میں پھیلانا اور افلاس کے اندر خرچ کرنا۔

ابو الخیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو

عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

خواہ اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

بَابُ (۲۱) كُفْرَانِ الْعَشِيْرِ وَكُفْرٍ دُوْنَ كُفْرٍ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

خاوند کی ناشکری اور ایک کفر دوسرے سے کم تر ہے۔ اس کے متعلق حضرت ابوسعید کی مرفوع حدیث ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ النَّارَ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے دوزخ دکھائی گئی تو اس میں رہنے والی زیادہ تر عورتیں تھیں جو کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر تم کسی کے ساتھ عمر بھر نیکیاں کرو، پھر تم سے ایک تکلیف پہنچ جائے تو کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

بَابُ (۲۲) اَلْمَعَاصِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا اِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ

گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور شرک کے سوا ان کے مرتکب کو کافر نہیں کہا جاتا جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت کا اثر ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا جس کو چاہے بخش دے گا اور ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دونوں میں صلح کرا دو یعنی دونوں کا نام ایمان والے رکھا۔

ف: اس باب میں امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرقہ معتزلہ اور خوارج کا رد کیا ہے کہ گناہ کبیرہ کے مرتکب کی تکفیر نہیں کی جاسکتی اور ثابت کیا کہ اعمال ایمان میں شامل نہیں۔ ایک آیت سے استدلال کر کے بتایا کہ مسلمانوں کے دو گروہ اگر آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں سے کسی گروہ کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فریقین کو مومن کہا ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے آیت کے مقطع فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ سے ظاہر کیا ہے ... اس باب سے یہی مقصد ہے جس پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں بلکہ اس کا مکمل جز ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

احنف بن قیس نے فرمایا کہ میں اس شخص (حضرت علی) کی مدد کے ارادے سے گیا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ فرمایا۔ کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ اس شخص کی مدد کا۔ فرمایا لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ملیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں

فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ ٭

۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ ٭

بَابٌ ۲۳ ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ ٭

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ٭

بَابٌ ۲۴ عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ ٭

۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ٭

۳۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! قاتل کے متعلق تو درست لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کا مشتاق تھا۔

معرور کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر میری حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی جب کہ انہوں نے اور ان کے غلام نے ایک جیسے حلّے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا، میں نے ایک آدمی کو گالی دی اور اس کی ماں کا طعنہ دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! تم اس کو ماں کا طعنہ دیتے ہو؟ تمہارے اندر جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کیا ہے۔ پس جو تم کھاتے ہو وہی انہیں کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو وہی انہیں پہناؤ اور انہیں ایسے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان پر غالب آ جائے اور اگر تکلیف دو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

ایک ظلم دوسرے سے کم ہے۔

ابوالولید، شعبہ ——— بشر، محمد، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، علقمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب "وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہ ملایا" (۶:۸۲) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا، ہم میں سے کون ہے جو ظلم نہیں کرتا؟ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی، "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے" (۳۱:۱۳)

منافق کی علامت

نافع بن مالک بن ابو عامر ابوسہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ بات کرے تو جھوٹ بولے گا، معاہدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا اور امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے گا۔

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں

قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ.

سے کوئی ایک بھی ہو تو اُس میں نفاق کا ایک حصہ ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے تو بیہودہ بکے۔ متابعت کی ہے اس کی شعبہ نے اعمش سے۔

بَابٌ ٢٥ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْإِيمَانِ

٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

شب قدر کا قیام ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۳۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شب قدر کے اندر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

بَابٌ ٢٦ اَلْجِهَادُ مِنَ الْإِيمَانِ

٣٥ - حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي أَوْ تَصْدِيقٌ بِرُسُلِي أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ.

جہاد ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۳۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ جو میری راہ میں نکلے اور نہ نکالے اسے مگر مجھ پر ایمان رکھنا یا میرے رسول کی تصدیق کرنا تو اسے مال کے ساتھ یا غنیمت کے ساتھ واپس کروں یا جنت میں داخل کروں۔ اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں چھوٹے سے چھوٹے لشکر میں شامل ہونے سے نہ رکتا اور میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جائے پھر شہید کر دیا جاؤں۔

بَابٌ ٢٧ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيمَانِ

٣٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رمضان کا نفلی قیام بھی ایمان کا ایک حصہ ہے

۳۶۔ حمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے رمضان کے اندر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

بَابٌ ٢٨ صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الْإِيمَانِ

٣٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

http://www.alahazratnetwork.org

فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے رمضان کے روزے رکھے، ایمان کی حالت میں، ثواب کی نیت سے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

بَاب ۲۹ الدِّينُ يُسْرٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ ۔

دین آسان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سیدھا اور معتدل دین زیادہ پسند ہے۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ ۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک دین آسان ہے اور جو اسے مشکل بنائے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا پس تم سیدھے رہو، اور بشارت قبول کرو نیز صبح و شام کی عبادت اور صدقہ خیرات سے مدد حاصل کرو۔

بَاب ۳۰ الصَّلَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ يَعْنِي صَلَاتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ ۔

نماز ایمان کا حصہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمان یعنی تمہاری نمازوں کو بیت اللہ کے پاس ضائع کرے۔

ف: یہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ ایمان کا حصہ بتایا ہے حالانکہ باب ۲۲ میں وہ خود تصریح کر چکے ہیں کہ ترک عمل یا ارتکاب گناہ سے بھی انسان پر تکفیر نہیں کی جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو صاحب ایمان ہی شمار کیا جائے گا تو ترک عمل کی بنا پر زیادہ درست بات یہی ہے جو اس بارے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ کرام کا مسلک ہے کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں بلکہ اس کی زینت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ أَوْ قَالَ أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتْ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو اپنی ننھیال میں اترے یا فرمایا انصار میں اپنے ماموؤں کے ہاں۔ اور آپ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور چاہتے تھے کہ بیت اللہ قبلہ ہو۔ پہلی نماز جو آپ نے بیت اللہ کی طرف پڑھی وہ نماز عصر تھی لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی ایک مسجد کے پاس سے گزرا جو نماز پڑھ رہے تھے اس نے کہا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے جبکہ بیت المقدس کی جانب توجہ کر کے نماز پڑھ

www.alahazratnetwork.org

الْيَهُودَ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَهْلُ الْكِتَابِ فَلَمَّا وَلَّى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذٰلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا أَنَّهُ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَقُتِلُوا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۔

بَاب ۳۱ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ ۔

قَالَ مَالِكٌ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا ۔

۴۰ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا ۔

بَاب ۳۲ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْوَمُهُ ۔

۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ۔

جانب ہوا اور دوسرے اہل کتاب کو پسند تھا جب انہوں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر لیے تو یہ بات ان پر گراں گذری — زہیر، ابو اسحاق، حضرت براء نے اسی حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ تحویل قبلہ سے پہلے فوت ہو گئے یا شہید کر دیے گئے تو ہم نہیں جانتے تھے کہ ان کے متعلق کیا کہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔ اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے۔

آدمی کا بہترین اسلام

مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی اسلام قبول کرے اور اسلامی حسن اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے اور اس کے بعد ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے ستر گنا تک ہے اور برائی کا اسی کے برابر اور چاہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی درگزر فرمائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اسلامی حسن پیدا کر لیتا ہے تو جو نیکی بھی وہ کرتا ہے اس کا دس گنی سے ستر گنی تک اجر لکھا جاتا ہے اور جو برائی بھی کرے تو اس کی وہی ایک برائی لکھی جاتی ہے۔

اللہ کے نزدیک وہ عمل پسندیدہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس ایک عورت تھی۔ فرمایا کہ یہ کون ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ فلاں عورت ہے اور اس کی نماز کا ذکر کرنے لگیں۔ فرمایا کہ ٹھہرو، اتنا عمل کیا جائے جس کی طاقت ہو۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نہیں تھکتا بلکہ تم تھک جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت پیارا ہے جس کو کرنے والا اسے ہمیشہ کرے۔

بَابٌ ٣٣ زِيَادَةِ الْإِيْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَقَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ فَاِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ ۔

ایمان کا زیادہ اور کم ہونا

ارشاد ربانی ہے اور ہم نے ان کے لیے ہدایت اور بڑھا دی اور ایمان والوں کے ایمان کو بڑھا دیا اور فرمایا آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا۔ جب کمال میں سے کچھ چھوڑ دیا جائے تو وہ چیز ناقص رہ جاتی ہے۔

٤٢ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ مَكَانَ خَيْرٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں دانۂ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوگی ـــــ امام بخاری: ابان، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کی جگہ ایمان روایت کیا۔

٤٣ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ اَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ۔

طارق بن شہاب نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا، اے امیر المومنین! ایک آیت آپ حضرات اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ کہا: آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا (۳، ۵) حضرت عمر نے فرمایا، ہم اس دن کو جانتے ہیں اور اس جگہ کو جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی جب کہ آپ جمعہ کے روز عرفات میں مقیم تھے۔

بَابٌ ٣٤ اَلزَّكٰوةُ مِنَ الْاِسْلَامِ وَقَوْلُهٗ

تَعَالٰى وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۔

زکوٰۃ اسلام کا ایک حصہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں نرے اسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے (۹۸، ۵)

٤٤ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل

عن عمه أبي سهيل بن مالك عن أبيه أنه سمع طلحة بن عبيد الله يقول جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهل نجد ثائر الرأس نسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنا فإذا هو يسأل عن الإسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة فقال هل علي غيرها قال لا إلا أن تطوع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وصيام رمضان قال هل علي غيره قال لا إلا أن تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكاة قال هل علي غيرها قال لا إلا أن تطوع قال فأدبر الرجل وهو يقول والله لا أزيد على هذا ولا أنقص قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفلح إن صدق ٭

باب ٣٥ اتباع الجنائز من الإيمان ٭

٤٧ حدثنا أحمد بن عبد الله بن علي المنجوفي قال حدثنا روح قال حدثنا عوف عن الحسن ومحمد عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اتبع جنازة مسلم إيمانا واحتسابا وكان معه حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها فإنه يرجع من الأجر بقيراطين كل قيراط مثل أحد ومن صلى عليها ثم رجع قبل أن تدفن فإنه يرجع بقيراط تابعه عثمان المؤذن قال حدثنا عوف عن محمد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ٭

باب ٣٦ خوف المؤمن أن يحبط عمله وهو لا يشعر

وقال إبراهيم التيمي ما عرضت قولي على عملي إلا خشيت أن أكون مكذبا وقال ابن أبي مليكة أدركت ثلاثين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، ہم اس کی گنگناہٹ تو سنتے تھے لیکن پتہ نہیں چلتا تھا کہ کیا کہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نزدیک ہوا اور اسلام کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن رات میں پانچ نمازیں۔ عرض گزار ہوا کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر ہیں؟ فرمایا نہیں مگر یہ کہ تم خوشی سے پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزے۔ عرض گزار ہوا کیا مجھ پر ان کے سوا بھی ہیں؟ فرمایا نہیں مگر یہ کہ تم خوشی سے رکھو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کیا مجھ پر اس کے سوا بھی ہے؟ فرمایا نہیں مگر یہ کہ خوشی سے خیرات کرو۔ وہ پیٹھ پھیر کر یہ کہتا ہوا چل دیا خدا کی قسم میں نہ اس پر زیادتی کروں گا نہ کمی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا۔

جنازے کے پیچھے جانا ایمان کا حصہ ہے ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جنازے کے ساتھ گیا، ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے اور اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی گئی اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جبکہ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے نماز پڑھی اور اسے دفن کرنے سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ــــ عثمان مؤذن، عوف، محمد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

مومن کا ڈرنا کہ مبادا اس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اسے پتہ بھی نہ لگے

ابراہیم تیمی نے فرمایا۔ جب میں اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ جھٹلانے والوں میں شمار نہ ہو جاؤں۔ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تیس صحابہ کرام کو پایا۔ سارے ہی اپنے متعلق نفاق سے ڈرتے تھے ان میں سے ایک بھی نہیں کہتا تھا کہ وہ جبرئیل اور میکائیل کے

كلهم يخاف النفاق على نفسه ما منهم أحد يقول إنه على إيمان جبريل وميكائيل ويذكر عن الحسن ما خافه إلا مؤمن ولا أمنه إلا منافق وما يحذر من الإصرار على التقاتل والعصيان من غير توبة يقول الله تعالى ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون

۴۶ — حدثنا محمد بن عرعرة قال حدثنا شعبة عن زبيد قال سألت أبا وائل عن المرجئة فقال حدثني عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتاله كفر ۔

۴۷ — حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسمعيل بن جعفر عن حميد عن أنس قال أخبرني عبادة بن الصامت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يخبر بليلة القدر فتلاحى رجلان من المسلمين فقال إني خرجت لأخبركم بليلة القدر وإنه تلاحى فلان وفلان فرفعت وعسى أن يكون خيرا لكم فالتمسوها في السبع والتسع والخمس ۔

باب ۳۷ سؤال جبريل النبي صلى الله عليه وسلم عن الإيمان والإسلام والإحسان وعلم الساعة وبيان النبي صلى الله عليه وسلم له ثم قال جاء جبريل عليه السلام يعلمكم دينكم فجعل ذلك كله دينا وما بين النبي صلى الله عليه وسلم لوفد عبد القيس من الإيمان وقوله تعالى ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه ۔

۴۸ — حدثنا مسدد قال حدثنا إسمعيل ابن إبراهيم أخبرنا أبو حيان التيمي عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم بارزا يوما للناس فأتاه رجل فقال ما الإيمان

ایمان یہ ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ نفاق سے نہیں ڈرتا مگر مومن اور اس سے بے خوف نہیں مگر منافق۔ نیز ڈرایا گیا ہے باہمی جھگڑے اور معصیت پر اصرار سے بغیر توبہ کے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: اور اپنے کیے ہوئے پر جان بوجھ کر اصرار نہ کریں۔ (۳: ۱۳۵)

زبید کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے مرجیہ فرقے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ شبِ قدر کی خبر دینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، دیکھا تو دو مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شبِ قدر کی خبر دینے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں لڑ رہے تھے تو وہ اُٹھا لی گئی اور شاید یہ تمہارے لیے بہتر ہو۔ پس اسے ستائیسویں، انتیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

حضرت جبریل کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

ایمان، اسلام، احسان اور علمِ قیامت کے متعلق پوچھنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُن سے بیان کرنا، پھر فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے، یہ سب کچھ دین ہے۔ اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفدِ عبدالقیس سے بیان فرمایا۔ نیز ارشادِ ربانی: جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ قبول نہیں ہوگا۔ (۳: ۸۵)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ ایک شخص حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ ایمان کیا ہے؟ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر یقین رکھو اور اس کے

قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ
وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ
الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ وَتُقِيمَ
الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ
رَمَضَانَ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ
كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ
مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ
رَبَّهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ
فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ الْآيَةَ
ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا
جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ
جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ مِنَ الْإِيمَانِ ۔

بَابٌ ۳۸

۴۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ
هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ
فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى
يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ
الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ
أَحَدٌ ۔

بَابُ ۳۹ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ ۔

۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ
قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

فرشتوں پر اور اس سے ملنے پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت
دوبارہ زندہ ہونے پر یقین ہو۔ عرض گزار ہوا کہ اسلام کیا ہے؟
فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ
شرک نہ کرو، نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے
روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت
کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ
تمہیں دیکھ رہا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ قیامت کب ہے؟ فرمایا
کہ مسئول عنہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا البتہ میں تمہیں اس کی نشانیاں
بتاتا ہوں کہ جب لونڈی اپنے مالک کو جنے اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے
عمارتوں میں ... اور پانچ چیزیں ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا مگر
اللہ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ
السَّاعَةِ (۳۱:۳۴) والی آیت پڑھی۔ پھر وہ چلا گیا تو آپ نے
فرمایا اسے واپس لاؤ لیکن کچھ نظر نہ آیا۔ فرمایا وہ جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین
سکھانے آئے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا ان سب کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

ایمان کی خصوصیت

عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے خبر دی کہ مجھے حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل
نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا کہ وہ بڑھتے ہیں یا گھٹتے ہیں
تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے یہاں تک کہ
مکمل ہو جائے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کیا ان کے دین سے مرتد
ہو کر کوئی اس میں داخل ہونے کے بعد کوئی پھرا بھی ہے تو تم نے نفی میں
جواب دیا۔ ایمان کا یہی حال ہے کہ جب وہ دلوں کی
بشاشت بن جاتا ہے تو اس سے کوئی بھی ناراض
نہیں ہوتا۔

دین کی خاطر گناہوں سے بچنے کی فضیلت۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حلال

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلَالُ
بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا
كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَاَ
لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ
يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ
لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ
مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ
صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ
كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ۔

بَابٌ اَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْاِيْمَانِ

۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ
فَيُجْلِسُنِيْ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِيْ حَتّٰى
اَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِيْ فَاَقَمْتُ مَعَهٗ شَهْرَيْنِ
ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ
قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ
خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا
نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا
وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ
فَصْلٍ نُّخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ
وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ
عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ
اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ
وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ
وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ
وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ

ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو ان میں پڑ گیا جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے گرد چراتا ہے قریب ہے کہ اس میں داخل ہو جائے۔ آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ زمین میں اللہ کی چراگاہ اس کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیزیں ہیں۔ آگاہ رہو کہ جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے خبردار وہ دل ہے۔

خمس ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا تو مجھے اپنے تخت پر بٹھایا اور فرمایا کہ میرے پاس ٹھہرو تاکہ میں تمہیں اپنے مال سے کچھ دوں۔ پس میں ان کی صحبت میں دو مہینے رہا۔ پھر فرمایا کہ جب عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ کس قوم یا جماعت سے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ ربیعہ سے۔ فرمایا کہ ایسی کو خوش آمدید [illegible] عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتے مگر حرمت والے مہینوں میں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کافر مضر کے قبیلے ہیں۔ پس ہمیں ایسی بنیادی بات کا حکم فرمائیے جو ہم اپنے پچھلوں کو بتا دیں اور اس کے سبب جنت میں داخل ہو جائیں اور پینے کی چیزوں کے متعلق پوچھا۔ پس آپ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا۔ انہیں صرف اللہ کی وحدانیت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جانتے ہو کہ خدائے واحد پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے خمس ادا کرو۔ اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی سبز ٹھلیا، کدو کے تونبے، لکڑی کے کریدے ہوئے برتن اور تارکول لگے ہوئے برتن سے۔ فرمایا کہ انہیں یاد کر لو اور اپنے

www.alahazratnetwork.org

وَاَخْبَرْنَا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ ؕ

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ

وَالْحِسْبَةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى فَدَخَلَ فِيْهِ الْاِيْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْكَامُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ عَلٰى نِيَّتِهٖ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ ؕ

۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ؕ

۵۳ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهٗ صَدَقَةٌ ؕ

۵۴ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فَمِ امْرَاَتِكَ ؕ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پچھلوں کو بھی بتا دینا۔

اس کی وضاحت کہ اعمال کا دارومدار نیت اور خلوص پر ہے

اور ہر ایک کے لیے نیت کا پھل ہے۔ پس اس میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور احکام سب داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فرما دو کہ ہر کوئی اپنے ڈھنگ یعنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ آدمی کا ثواب کی نیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن جہاد اور نیت۔

علقمہ بن وقاص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف ہجرت کی۔

حجاج ابن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

عامر بن سعد کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی خرچ کرتے ہو تم جس سے تمہارا مقصود رضائے الٰہی ہو مگر اس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دیتے ہو (اس پر بھی ثواب دیئے جاتے ہو)۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دین

وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى إِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ

۵۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ؕ

۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ حَتّٰى يَأْتِيَكُمْ أَمِيْرٌ فَإِنَّمَا يَأْتِيْكُمُ الْآنَ ثُمَّ قَالَ اسْتَعْفُوْا لِأَمِيْرِكُمْ فَإِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهٗ عَلٰى هٰذَا وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ إِنِّيْ لَنَاصِحٌ لَكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ ؕ

نصیحت ہے اللہ، اس کے رسول، آئمہ مسلمین اور عوام کے لیے۔ ارشادِ ربانی ہے: جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں (۹: ۹۱)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر۔

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس روز کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ فوت ہوئے تو وہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: تم پر اللہ سے ڈرنا فرض ہے جو ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وقار و اطمینان سے رہنا یہاں تک کہ دوسرا امیر آ جائے جو تمہارے پاس آنے والا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنے امیر سے درگزر کرو کیونکہ وہ درگزر کرنے کو پسند فرماتے تھے پھر فرمایا: اما بعد۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ مجھے اسلام پر بیعت فرما لیجیے۔ آپ نے مجھ سے ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے کی شرط لگائی۔ پس میں نے اس بات پر حضور سے بیعت کر لی۔ لہٰذا اس مسجد کے رب کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر دعائے استغفار کی اور اتر آئے۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

بَابٌ ۳۳ فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ وَقَوْلِهٖ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ؕ

بَابٌ ۳۴ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَأَتَمَّ الْحَدِيْثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ ؕ

۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ

علم کا بیان

علم کی فضیلت، ارشادِ ربانی ہے: اللہ تم میں سے ایمان والوں اور اہل علم کے درجے بلند کرتا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (۵۸: ۱۱) نیز فرمایا: اے رب میرے علم کو زیادہ کر (۲۰: ۱۱۴)

جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کرکے سائل کو جواب دے۔

محمد بن سنان، فلیح ـــــ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح ان

كِتَابُ الْعِلْمِ

بَابُ ٣٢ فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعِ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۚ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ وَقَوْلِهٖ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۔

بَابُ ٣٣ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَمَّ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَجَابَ السَّائِلَ ۔

٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ

علم کا بیان

علم کی فضیلت۔ ارشادِ ربانی ہے۔ اللہ تم میں سے ایمان والوں اور اہل علم کے درجے بلند کرتا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (۵۸:۱۱) نیز فرمایا۔ اے رب میرے علم کو زیادہ کر۔ (۲۰:۱۱۴)

جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کرکے سائل کو جواب دے۔

محمد بن سنان، فلیح ـــــــ ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح الخ

www.ahlehadeethlibrary.org

ح قَالَ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَسْمَعْ حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ أَيْنَ أُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔

بَابُ ۵ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الصَّلَاةَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

بَابُ ۶ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَ

أَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَقَالَ شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً كَذَا وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کے واسطہ سے بلال بن علی عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مجلس میں لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح گفتگو فرماتے رہے تو بعض حضرات نے کہا۔ حضور نے اس کی بات ناپسند فرمائی ہے جبکہ دوسروں نے کہا کہ آپ نے اس کی بات سنی نہیں ہے جب حضور گفتگو کر چکے تو فرمایا۔ قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض کی کہ اسے کیسے ضائع کیا جائے گا؟ فرمایا جب ذمہ داری نااہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

جو علمی بات کے لیے آواز بلند کرے۔

ابو بشر، یوسف بن ماہک کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ آپ ہم تک اس وقت پہنچے جب نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہم وضو کر رہے تھے ہم اپنے پیروں پر مسح کر رہے تھے تو آپ نے بلند آواز سے دو یا تین دفعہ فرمایا۔ ایڑیوں کی جہنم سے خرابی ہے۔

محدث کا حدثنا، اخبرنا، اور انبانا۔ کہنا۔

حمیدی کا قول ہے کہ ابن عیینہ کے نزدیک حدثنا، اخبرنا، انبانا اور سمعت ایک ہی ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور آپ صادق و مصدوق ہیں۔ شقیق نے حضرت عبداللہ سے روایت کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فلاں بات سنی۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ ابوالعالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے روایت

يحدثونه عن ربكم تبارك وتعالى ٭

٥٩ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا إسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من الشجر شجرة لا يسقط ورقها وإنها مثل المسلم فحدثوني ما هي فوقع الناس في شجر البوادي قال عبد الله ووقع في نفسي أنها النخلة فاستحييت ثم قالوا حدثنا ما هي يا رسول الله قال هي النخلة ٭

باب ٢٧ طرح الإمام المسألة على أصحابه ليختبر ما عندهم من العلم ٭

٦٠ - حدثنا خالد بن مخلد قال ثنا سليمان بن بلال قال ثنا عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن من الشجر شجرة لا يسقط ورقها وإنها مثل المسلم حدثوني ما هي قال فوقع الناس في شجر البوادي قال عبد الله فوقع في نفسي أنها النخلة فاستحييت ثم قالوا حدثنا يا رسول الله ما هي قال هي النخلة

باب ٢٨ القراءة والعرض على المحدث

ورأى الحسن والثوري ومالك القراءة جائزة واحتج بعضهم في القراءة على العالم بحديث ضمام بن ثعلبة أنه قال للنبي صلى الله عليه وسلم آلله أمرك أن نصلي الصلوة قال نعم قال فهذه قراءة على النبي صلى الله عليه وسلم أخبر ضمام قومه بذلك فأجازوه واحتج مالك بالصك يقرأ على القوم

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ بتاؤ وہ کون سا ہے؟ لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں غور کرنے لگے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا۔ میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں شرما گیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ۔ خود ہی بتائیے وہ کونسا ہے! فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

علمی آزمائش کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا۔

خالد بن مخلد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ درختوں میں سے ایک ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال ایک مسلمان جیسی ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کونسا ہے؟ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا۔ مجھے خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے شرم آئی۔ پھر لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ خود بتائیے کہ وہ کونسا ہے! فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا

حسن، ثوری اور مالک نے قرات کو جائز شمار کیا ہے۔ اور بعض نے عالم کے سامنے قرات کرنے کی دلیل حضرت ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے حاصل کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ ہم نماز پڑھا کریں! فرمایا ہاں۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور قرات کی ہے۔ جب کہ حضرت ضمام نے اپنی قوم کو خبر دی تو انہوں نے جائز رکھا اور امام مالک نے دستاویز سے دلیل لی ہے جو لوگوں پر پڑھی جاتی ہے

يَقُولُونَ أَشْهَدَنَا فُلَانٌ وَيُقْرَأُ عَلَى
الْمُقْرِئِ فَيَقُولُ الْقَارِئُ أَقْرَأَنِي فُلَانٌ

۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا
بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ إِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ
فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ حَدَّثَنِي قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا
عَاصِمٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى
الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ

۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ
بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ
ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هَذَا الرَّجُلُ
الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ
فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي
الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا
بَدَا لَكَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ
آللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ
قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ
أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ
مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ آللَّهُ
أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا
فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ

تو وہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں کی خدمت میں حاضر تھے صاحب سامنے
طلبہ پڑھتے تھے اور شیخ سنتا ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے مجھے فلاں نے پڑھایا
محمد بن سلام، محمد بن حسن واسطی، عوف سے روایت ہے کہ حسن بصری
نے فرمایا عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ نیز حدیث بیان کی ہم سے
عبیداللہ بن موسیٰ نے سفیان سے روایت کر کے فرمایا جب محدث کے سامنے پڑھا تو
حدثنی کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ فرمایا کہ میں نے ابو عاصم کو مالک اور سفیان
کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ عالم کے سامنے
پڑھنا اور عالم کا خود پڑھنا دونوں برابر
ہیں۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، سعید مقبری، شریک بن عبداللہ بن ابو نمر سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر
آیا۔ اسے مسجد میں بٹھایا اور گھٹنا باندھ دیا۔ پھر عرض گزار ہوا کہ
آپ حضرات میں محمد کون ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے
تھے۔ ہم نے کہا یہ ٹیک لگانے والے سفید رنگ والے حضرات۔ اس آدمی نے کہا
اے ابن عبدالمطلب! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا
میں تمہیں جواب دوں گا۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ میں آپ سے
سختی کے ساتھ کچھ پوچھوں گا لیکن مجھ پر ناراض نہ ہونا۔ فرمایا
جیسے دل چاہے پوچھو۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ سے آپ کے رب
کی اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا
اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا
ہاں، اللہ گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ
نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم دن رات میں پانچ نمازیں پڑھا کریں؟
فرمایا۔ ہاں اللہ گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں
کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم سال میں اس مہینے کے روزے رکھ
لیا کریں؟ فرمایا، ہاں اللہ گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم
دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے مالداروں سے زکوٰۃ
لے کر ہمارے غریبوں میں تقسیم فرمائیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا ہاں اللہ گواہ ہے۔ اس شخص نے کہا جو آپ لے کر آئے ہیں اس

www.alahazratnetwork.org

اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن ربہ وقال انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرویہ عن ربہ وقال ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے تھے۔ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت

بہ وانا رسول من ورائی من قومی وانا ضمام بن ثعلبۃ اخو بنی سعد بن بکر رواہ موسیٰ وعلی بن عبد الحمید عن سلیمان عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا۔

۶۳۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا سلیمٰن بن المغیرۃ قال حدثنا ثابت عن انس قال نھینا فی القراٰن ان نسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان یعجبنا ان یجیء الرجل من اھل البادیۃ فیسألہ ونحن نسمع فجاء رجل من اھل البادیۃ فقال اتانا رسولک فزعم لنا انک تزعم ان اللہ عزوجل ارسلک قال صدق فقال فمن خلق السماء قال اللہ عزوجل قال فمن خلق الارض والجبال قال اللہ عزوجل قال فمن جعل فیھا المنافع قال اللہ عزوجل قال فبالذی خلق السماء وخلق الارض ونصب الجبال وجعل فیھا المنافع آللہ ارسلک قال نعم قال زعم رسولک ان علینا خمس صلوات وزکوٰۃ فی اموالنا قال صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بھذا قال نعم قال وزعم رسولک ان علینا صوم شھر فی سنتنا قال صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بھذا قال نعم قال وزعم رسولک ان علینا حج البیت من استطاع الیہ سبیلا قال صدق قال فبالذی ارسلک آللہ امرک بھذا قال نعم قال فوالذی بعثک بالحق لا ازید علیھن شیئا ولا انقص فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لئن صدق

بھیجا ہوا ہوں۔ مجھے میری قوم نے بھیجا ہے میں بنی سعد بن بکر کا بھائی ضمام بن ثعلبہ ہوں۔ اسے روایت کیا موسیٰ اور علی بن عبد الحمید، سلیمان، ثابت، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں قرآن مجید میں منع فرما دیا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کریں بلکہ ہم چاہتے تھے کہ دیہات سے کوئی آدمی آئے آپ سے سوال کرے اور ہم سنیں پس دیہات والوں میں سے ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا آپ کا قاصد ہمارے پاس پہنچا اور اس نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنایا ہے فرمایا اس نے سچ کہا عرض گزار ہوا کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہوا کہ زمین اور پہاڑوں کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہوا کہ ان میں منافع کس نے رکھے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہوا اس ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو نصب کیا اور ان میں منافع رکھے کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کی کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ہے؟ فرمایا کہ سچ کہا ہے۔ عرض کی کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے ہیں فرمایا اس نے سچ کہا۔ عرض گزار ہوا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض گزار ہوا کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہم پر بیت اللہ کا حج ہے جو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھے۔ فرمایا کہ سچ کہا۔ عرض گزار ہوا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے! فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، ان میں نہ کمی کروں گا نہ زیادتی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

www.alahazratnetwork.org

ان ارکان کی حیثیت کو نظر انداز کیے رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں بڑی سہل پسندی سے کام لیتے ہیں جبکہ بعض ضمنی و ثانوی امور پر سختی کے ساتھ کا بڑا اہتمام ملحوظ رکھا جاتا ہے حالانکہ جملہ امور میں اعمال و اشغال پر مقدم کو معمول کی حیثیت دینا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر صاحب ایمان کو ان امور کی کما حقہٗ پاسداری کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

بَابُ ۴۹ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ وَقَالَ أَنَسٌ نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْآفَاقِ وَرَأَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمَالِكٌ ذٰلِكَ جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِأَمِيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ لَا تَقْرَأْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَأَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؀

اہل علم کا دوسروں کی رائے معلوم کرنے کی غرض سے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ حضرت عثمان نے قرآن مجید کے نسخے لکھوائے اور انہیں اطراف عالم میں بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ مناولہ جائز ہے۔ بعض اہل حجاز نے اس کے متعلق اس حدیث نبوی سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے ایک سریہ کے امیر کے لیے خط لکھوایا اور قاصد سے فرمایا کہ فلاں جگہ پہنچنے سے پہلے اسے نہ پڑھنا۔ جب اس جگہ پہنچ جاؤ تو لوگوں کو پڑھ کر سنانا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کیا حکم دیا ہے۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ ؀

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو گرامی نامہ دے کر بھیجا اور اسے حکم فرمایا کہ یہ حاکم بحرین کے سپرد کر دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اسے کسریٰ نے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا (ابن شہاب کا) خیال ہے کہ ابن مسیب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا فرمائی کہ وہ پوری طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔

ف: شاہ ایران نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کی بے حرمتی کی اور اسے پھاڑ کر شان رسالت کی توہین کا ارتکاب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا کے مطابق چشم فلک نے دیکھا کہ اس کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئے اور کسریٰ کی قوم کو ہر میدان میں خاندانی حکومت کے اقتدار و عزت اور عیش و عشرت کا سامان کٹ گیا۔ اس حدیث سے اسلام کے پردے میں چھپے ہوئے گستاخان رسول کو سبق حاصل کرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کی شمع بجھانے والے جب کسریٰ جیسے بڑے اور عظیم بادشاہ نہ رہ سکے تو زندگی اور ان کی کس شمار میں ہے بیچارہ۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَنَسٌ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ لکھوایا یا لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ خط کو نہیں پڑھتے مگر جس پر مہر ہو۔ پس آپ نے چاندی کی مہر بنوائی اور اُس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نقش کروالیا۔ گویا میں اب بھی آپ کے دستِ مبارک میں اُس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ میں (شعبہ) نے قتادہ سے کہا کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کس نے لکھا تھا؟ فرمایا کہ حضرت انس نے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے دستِ مبارک میں گویا میں اب بھی اُس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں، یہ تصورِ شیخ جس کو تصوف کی اصطلاح میں شغلِ برزخ کہتے ہیں اس کی اصل یہیں سے ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کی توجہ ہمہ وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مبذول رہتی تھی۔

کُن کی جس بات کی ملی تھی اُن کی یاد
تصورِ جاناں مگر ہوں ہے سامانِ حیات

بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا

جو مجلس کے آخری سرے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ دیکھے اور وہاں بیٹھ جائے۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا

ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ افروز تھے اور صحابہ کرام جیسے پروانوں نے آپ کو گھیرا ہوا تھا کہ تین آدمی آگئے۔ دو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آگئے اور ایک چلا گیا۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ٹھہرے کہ ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا منہ پھیر کر چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا، کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جگہ دے دی۔ دوسرے نے حیا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے

الآخَرُ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ ۝

بَابُ ۵۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ ۝

۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهُ مِنْهُ ۝

بَابُ ۵۲ الْعِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَبَدَأَ بِالْعِلْمِ وَأَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ وَقَالَ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ

اُن سے منہ پھیر لیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

عبدالرحمٰن ابن ابو بکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر جلوہ فرما تھے اور ایک آدمی اس کی مہار پکڑے ہوئے تھا۔ فرمایا کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم خاموش رہے اور سمجھا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا کہ کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تمہارے لیے اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت۔ حاضر اسے غائب تک پہنچا دے کیونکہ حاضر ممکن ہے ایسے شخص تک پہنچا دے جو بات کو اُس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔

قول و عمل سے پہلے علم درکار ہے۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے "معلوم کر لو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ" یہاں علم سے ابتدا فرمائی اور علماء ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں جنہوں نے میراث میں علم دیا اور جس نے اُسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ لیا اور جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے "بے شک اللہ سے اُس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں" اور فرمایا "اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے" اور فرمایا "اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے اور سمجھتے تو اہلِ جہنم سے نہ ہوتے" اور فرمایا "کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو جائیں گے" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اُسے دین میں تفقہ عطا فرماتا ہے اور علم سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ اگر تم اس پر تلوار رکھ دو اور اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا پھر مجھے گمان ہو کہ ایک بات جو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ حُكَمَاءَ عُلَمَاءَ فُقَهَاءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ ۔

علیہ وسلم نے کتاب اُٹھا کے تمہارے کلام تمام کرنے سے پہلے بیان کر سکا تو ضرور بیان کر دوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حاضر کو چاہیے کہ غائب تک پہنچائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کونوا ربانیین سے مراد حکماء علماء اور فقہاء ہیں۔ کہا گیا ہے کہ عالم ربانی وہ ہے جو لوگوں کو علم کی چھوٹی باتیں بڑی باتوں سے پہلے بتاتا ہے۔

بَابٌ ۵۶ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ و نصیحت کرنا موقع کے مطابق ہوتا تاکہ وہ اکتا نہ جائیں۔

۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا ۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کرنے کے لیے دن مقرر فرما رکھے تھے اور آپ ناپسند فرماتے جس سے ہمارے اکتا جانے کا اندیشہ ہوتا۔

ف: معلوم ہوا کہ لوگوں کے حالات کو مدنظر رکھ کر ان کی سہولت کا خیال رکھا جائے اور وعظ و تقریر وغیرہ کا سلسلہ اتنا دراز نہ کیا جائے کہ اس سے وہ اکتا جائیں۔ [illegible] کوشش یہ کی جائے کہ لوگ دین کی طرف راغب ہوں اور ان میں دلچسپی لینے لگیں۔ ایسا نہ کیا جائے کہ وہ [illegible] اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سہولت [illegible] کے لیے اگر کوئی دن مقرر کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ جہاں تک اس کے متعلق [illegible] کوئی دن مقرر کیا ہے [illegible] سے کسی کام کے لیے جمعرات کا دن [illegible] منع نہیں فرمایا لیکن یہ خیال رہے کہ اس دن کو مقرر کرنے کو فرض و واجب یا ضروری نہ سمجھا جائے اور ترک کرنے کو خیال ترک سے عدم جواز نہ سمجھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا ۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ پھنساؤ، خوش رکھو اور متنفر نہ کرو۔

بَابٌ ۵۷ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً ۔

جو اہل علم کے لیے دن مقرر کرے۔

۷۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں میں وعظ فرمایا کرتے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ سے مستفید فرمایا کریں۔ فرمایا کہ ایسا کرنے سے یہ چیز مانع ہے کہ میں تمہارے اکتا جانے کو ناپسند کرتا ہوں۔ میں نے تم سے وعظ کے

بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا •

لیے وعظ میں وقفہ کرتا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے لیے وقفہ فرمایا کرتے تھے ہمارے اکتا جانے کے ڈر سے۔

بَابٌ ۵۵ مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ •

اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ کرے تو اُسے دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔

۷۱ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَّاللهُ يُعْطِيْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى أَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ •

حمید بن عبدالرحمن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا فرما رہے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کے مخالف قیامت تک انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

ف: یہاں چار باتوں کا ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔ پہلی بات یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دیگر صحابہ کرام کی طرح ثقہ اور قابلِ تعظیم ہیں ورنہ ایسے محدث جیسے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اُن کی روایت کو قبول نہ کرتے۔ دوسری بات یہ کہ فقہ (دین کی سوجھ بوجھ) اللہ تعالیٰ اسی کو عطا فرماتا ہے جس کی بھلائی منظور ہو اور بے نصیب جو اگر یاد کر بھی لے تو معانی سے محروم رہتا ہے۔ تیسری بات یہ کہ ہر چیز کا دینے والا اللہ رب العزت ہے کیونکہ مالک وہی ہے لیکن رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نے تقسیم کرنے والا بنایا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اختیارات و مقام و منصب کا انکار کرنے والے جہاں مقام مصطفیٰ کی توہین کرتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی عطا کا بھی انکار کرتے ہیں حالانکہ یہ اللہ کی عطا ہے جو اس نے اپنے محبوب کو فرمائی ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اس امت میں چاہے جتنے فرقے پیدا ہو جائیں لیکن حق پر ایک جماعت ضرور قائم رہے گی اور باطل فرقے خواہ جتنا زور لگا لیں لیکن اہلِ حق کی اس جماعت کو ختم نہیں کر سکیں گے وہ جماعت اہلِ سنت و جماعت ہے جو قیامت تک باقی رہے گی۔ اس لیے اہلِ سنت کو چاہیے کہ اپنے علم و عمل کو مضبوط کریں تاکہ دین حق کا بول بالا ہو اور باطل فرقے ان کے خلاف صورت پیدا نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت سے نوازے آمین۔

بَابٌ ۵۶ اَلْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ •

علم کی سوجھ بوجھ

۷۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَّثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ

مجاہد سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ رہا لیکن میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا سوائے ایک حدیث کے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ خدمتِ عالی میں گابھا پیش کیا گیا تو فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے میں نے کہنا چاہا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا لہٰذا خاموش رہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

www.alahazratnetwork.org

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ ۔

بَابُ ۵۵ الْاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَدْ تَعَلَّمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كِبَرِ سِنِّهِمْ ۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ۔

بَابُ ۵۶ مَا ذُكِرَ فِيْ ذَهَابِ مُوْسٰى فِي الْبَحْرِ اِلَى الْخَضِرِ وَقَوْلِهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ الْاٰيَةَ ۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّيْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى الَّذِيْ سَاَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهٗ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ اِلَيْهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ اٰيَةً

کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

علم و حکمت میں رشک کرنا

حضرت عمر نے فرمایا کہ سردار بنائے جانے سے پہلے تفقہ حاصل کرو اور امام بخاری نے فرمایا کہ سردار بنائے جانے کے بعد بھی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب عمر رسیدہ ہو کر بھی علم حاصل کرتے تھے۔

حمیدی، سفیان، اسماعیل بن ابو خالد، زہری، قیس بن ابو حازم،

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رشک نہیں ہے مگر دو آدمیوں کے متعلق۔ ایک وہ جس کو اللہ نے مال دیا ہے اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تو اس کے مطابق فیصلہ کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

حضرت موسیٰ کا سمندر کی جانب حضرت خضر کے پاس جانے کا واقعہ اور ارشاد خداوندی "کیا میں تمہارے ساتھ رہوں کہ مجھے کچھ سکھاؤ" (۱۸: ۶۶)

محمد بن غریر، یعقوب بن ابراہیم، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ان کا اور حضرت حر بن قیس بن حصن فزاری کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ دونوں کے پاس سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلا کر کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا صاحب موسیٰ کے متعلق اختلاف ہو گیا ہے جن سے ملنے کے لیے حضرت موسیٰ نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے متعلق کچھ سنا ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے مجمع میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آکر پوچھا۔ کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا: نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی نازل کی کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس حضرت موسیٰ نے ان کی طرف کا راستہ پوچھا تو اللہ نے مچھلی کو نشان بنا دیا اور ان سے کہا گیا کہ جب تم سے مچھلی گم ہو جائے تو لوٹ آنا کیونکہ وہاں ان سے ملو گے۔ یہ سمندر میں مچھلی کی تلاش دیکھتے رہے۔ تو حضرت موسیٰ کے خادم نے

www.[illegible].org

وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ ۔

کہا، کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے یاد رکھنے سے شیطان نے بھلا دیا۔ فرمایا کہ اسی کو ہم تلاش کرتے ہیں۔ پس وہ اپنے قدموں کے نشانوں پر لوٹے۔ پس انہیں حضرت خضر مل گئے۔ ان کے یہی واقعے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

بَابُ ۵۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ اے اللہ اسے کتاب سکھا۔

۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چمٹایا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے کتاب (قرآن) کا علم عطا فرما۔

ف: معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جسم سے کسی چیز کا لگنا باعثِ برکت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے خوش نصیب تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں از راہِ شفقت سینے سے لگایا تھا۔ یہ تو دو جہاں کے عالم ہی جانے کہ اس کے محبوب نے اپنے چچا زاد بھائی کو سینے سے لگا کر کیا عطا فرمایا، یعنی وہ جانیں جنہوں نے عطا فرمایا اور جنہوں نے لیا، ان کے سوا کسی نے اس کا حصہ نہیں کیا۔ یہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا کا اثر تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مرتبہ میں رئیس المفسرین کا لقب ملا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۶۰ مَتَى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيرِ

لڑکے کا سماع کب قابلِ قبول ہوتا ہے۔

۷۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں بغیر کسی دیوار کی آڑ کے نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میں کسی صف کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھے ایسا کرنے سے نہیں روکا۔

۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ

محمد بن یوسف، ابو مسہر، محمد بن حرب، زبیدی، زہری کے سے روایت ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈول سے

قال عقلت من النبي صلى الله عليه وسلم مجة مجها في وجهي وانا ابن خمس سنين من دلو۔

باب ۱۹ الخروج في طلب العلم

ورحل جابر بن عبد الله مسيرة شهر الى عبد الله بن انيس في حديث واحد۔

۷۸۔ حدثنا ابو القاسم خالد بن خلي قاضي حمص قال حدثنا محمد بن حرب قال الاوزاعي اخبرنا الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس انه تمارى هو والحر بن قيس بن حصن الفزاري في صاحب موسى فمر بهما ابي بن كعب فدعاه ابن عباس فقال اني تماريت انا وصاحبي هذا في صاحب موسى الذي سال السبيل الى لقيه هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر شانه فقال ابي نعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر شانه يقول بينما موسى في ملا من بني اسرائيل اذ جاءه رجل فقال هل تعلم احدا اعلم منك قال موسى لا فاوحى الله الى موسى بلى عبدنا خضر فسال السبيل الى لقيه فجعل الله له الحوت اية وقيل له اذا فقدت الحوت فارجع فانك ستلقاه فكان موسى يتبع اثر الحوت في البحر فقال فتى موسى لموسى ارايت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت وما انسانيه الا الشيطان ان اذكره قال موسى ذلك ما كنا نبغي فارتدا على اثارهما قصصا فوجدا خضرا فكان من شانهما ما قص الله في كتابه۔

باب ۲۰ فضل من علم وعلم

۷۹۔ حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا

پانی سے کہ میرے منہ میں کلی فرمائی جب کہ میری عمر پانچ سال تھی۔

طلب علم میں نکلنا اور حضرت جابر بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن انیس کی طرف ایک حدیث کی خاطر ایک مہینے کا سفر کیا۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ان کا حضرت حر بن قیس بن حصن سے حضرت موسیٰ کے بارے میں اختلاف ہوا۔ پس دونوں کے پاس سے حضرت ابی بن کعب گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلا کر کہا میں اور میرا یہ دوست حضرت موسیٰ کے ساتھی کے متعلق اختلاف کر رہے ہیں جن کی ملاقات کے لیے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سنا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے ایک مجمع میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی نے آکر کہا کیا آپ کو ایسا شخص معلوم ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو۔ حضرت موسیٰ نے کہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی فرمائی کیوں نہیں ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس انہوں نے ان سے ملنے کے لیے راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو ان کے لیے نشانی قرار دیا اور ان سے کہا گیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو لوٹ آنا وہ تمہیں مل جائیں گے۔ حضرت موسیٰ کے خادم نے موسیٰ سے کہا، کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اسے یاد رکھنا مجھے شیطان نے بھلایا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش تھی۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور حضرت خضر کو پا لیا یہ ہے ان دونوں حضرات کا واقعہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

www.ahmadraza...org

بن أسامة عن بريد بن عبد الله عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل الغيث الكثير أصاب أرضا فكان منها نقية قبلت الماء فأنبتت الكلأ والعشب الكثير وكانت منها أجادب أمسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا وأصاب منها طائفة أخرى إنما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه بما بعثني الله به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك رأسا ولم يقبل هدى الله الذي أرسلت به قال أبو عبد الله قال إسحاق عن أبي أسامة وكان منها طائفة قيلت الماء قاع يعلوه الماء والصفصف المستوي من الأرض.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس ہدایت اور علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اُس کی مثال زوردار بارش جیسی ہے جو ایسی زمین پر برسی تو وہ اُسے قبول کر کے گھاس اور خوب سبزہ اُگاتی ہے جب کہ زمین کا سخت حصہ تنگ ہے جو پانی کو روک لیتا ہے تو لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں جب کہ کچھ بارش دوسرے حصے پر بھی جو چٹیل میدان ہے، نہ پانی کو روکے اور نہ سبزہ اُگائے۔ یہی اُس کی مثال ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اُسے سیکھا اور سکھایا۔ جب کہ وہ دوسرے کی مثال ہے جس نے سر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ اسحاق نے ابو اسامہ سے روایت کیا ہے، کہ زمین کا ایک حصہ وہ ہے جو پانی کا ذخیرہ جمع کر لیتا ہے جہاں تک اور سطح زمین کے برابر ہو جاتا ہے۔

باب رفع العلم وظهور الجهل وقال ربيعة لا ينبغي لأحد عنده شيء من العلم أن يضيع نفسه.

علم کا اُٹھنا اور جہالت کا پھیلنا۔

ربیعہ کا قول ہے کہ جس کے پاس تھوڑا سا علم بھی ہے اُس کے لیے مناسب نہیں کہ اپنی جان کو ضائع کرے۔

۸۰- حدثنا عمران بن ميسرة قال حدثنا عبد الوارث عن أبي التياح عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم ويثبت الجهل ويشرب الخمر ويظهر الزنا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اُٹھ جائے گا، جہالت مستقل ہو جائے گی، شراب پی جانے لگے گی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

۸۱- حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن شعبة عن قتادة عن أنس قال لأحدثنكم حديثا لا يحدثكم أحد بعدي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أشراط الساعة أن يقل العلم ويظهر الجهل ويظهر الزنا وتكثر النساء ويقل الرجال حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد.

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم گھٹ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، بدکاری عام ہو جائے گی، عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد گھٹ جائیں گے۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا ایک ہی مرد ہوگا۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۲۲ فَضْلِ الْعِلْمِ

۸۲- حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب عن حمزة بن عبد الله بن عمر ان ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم اتيت بقدح لبن فشربت حتى اني لارى الري يخرج في اظفاري ثم اعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما اولته يا رسول الله قال العلم۔

علم کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے پیا یہاں تک کہ اس کی تری اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی۔ پھر اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ علم۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی میدان میں ساری ہی شان بے مثال تھی۔ یہ بھی اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور کی رکاب سے مطابقت کا شرف حاصل ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ یہ وہ مبارک ہستی ہے جن سے شیطان بھی خوف کھاتا ہے کہ جس راستے سے یہ گزریں اس طرف سے شیطان نہیں گزرتا۔ یہ صفت صحابہ کے سب سے زیادہ حسن ہے۔ اہل سنت وجماعت کو ہمیشہ ان کے مرتبہ پر ناز رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے غلاموں میں شمار فرمائے۔ آمین۔

باب ۲۳ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ أَوْ غَيْرِهَا

۸۳- حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عيسى بن طلحة بن عبيد الله عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف في حجة الوداع بمنى للناس يسألونه فجاءه رجل فقال لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج فجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج فما سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن شيء قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج۔

فتویٰ دینا جب کہ وہ جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں ٹھہر گئے تاکہ لوگ آپ سے سوال کریں۔ ایک شخص آکر عرض گزار ہوا۔ مجھے معلوم نہ تھا تو میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا آکر عرض گزار ہوا۔ مجھے معلوم نہیں تھا جبھی میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔ فرمایا کنکریاں مار لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس چیز کے بھی مقدم یا موخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کرو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ۲۴ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ

۸۴- حدثنا موسى بن اسمعيل قال حدثنا وهيب قال حدثنا ايوب عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل في حجته

ہاتھ یا سر کے اشارے سے استفتاء کا جواب دے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے حج کے موقع پر سوال کیے گئے۔ کسی نے کہا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ آپ نے

فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قَالَ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ وَلَا حَرَجَ ۔

۸۵ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْجُ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ ۔

۸۶ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى رَأْسِي الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ أَوْ قَرِيبَ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ۔

دستِ مبارک کے اشارے سے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے تو آپ نے دستِ کرم کے اشارے سے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ہرج کیا ہے؟ تو دستِ مبارک کو اس طرح حرکت دے کر فرمایا گویا آپ قتل مراد لے رہے تھے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جو نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پس لوگ نماز میں کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ۔ میں نے کہا کیا یہ کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے سر کے اشارے سے ہاں کہا۔ پس میں بھی کھڑی ہو گئی یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی تو اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہ گئی ہو مگر میں نے اپنی اسی جگہ سے دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ پس مجھ پر وحی کی گئی کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے کس طرح فرمایا، مثل یا قریب فتنہ دجال کے ساتھ۔ کہا جائے گا کہ تو اس شخص کے متعلق کیا جانتا ہے؟ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے مومن فرمایا یا موقن، پس وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی۔ تین دفعہ کہے گا کہ یہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تو ان پر یقین رکھنے والا ہے۔ جو منافق یا شک کرنے والا ہو گا، مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے دونوں میں سے کون سا فرمایا، وہ کہے گا کہ میں نہیں جانتا۔ لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو وہی کہہ دیتا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ جب سورج یا چاند گرہن لگے تو نماز پڑھنی چاہیے۔ یہ نماز فقہاء کے نزدیک مستحب ہے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اس نمازِ کسوف کے دوران پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات کی ہر چیز کا مشاہدہ کروا دیا اور ممکن ہے کہ یہ مشاہدہ اپنے دیدار سے پہلے ہو، جیسا کہ علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں بیان کیا

www.alahazratnetwork.org

ہے۔ کائنات میں سے جنت و دوزخ تک کا مشاہدہ کر لیا اور یہی وہ حقیقت ہے کہ بعض دوسری حدیثوں میں ہے کہ آپ نے انگوروں سے لدی بھری جنت کی ایک ٹہنی کو توڑنا چاہا تھا۔ ان حدیثوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ نگاہ مصطفیٰ کہاں تک دیکھتی ہے اور آپ کے ہاتھ کہاں تک کی چیزوں کو پکڑ سکتے ہیں۔ آپ کے ہمیں مشاہدے کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ ہر وقت مشاہدۂ حق میں مشغول رہنے کے باوجود جب چاہیں کائنات کے بعض حصے یا ساری کائنات کا مشاہدہ کر لیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّيْ هٰذِهٖ (طبرانی، بیہقی، زرقانی علی المواہب، مدارک)

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کے پردے اٹھا دیے ہیں تو میں اسے دیکھ رہا ہوں اور اسے بھی جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، جیسے میں اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

گویا ہتھیلی کا دیکھنا اور پوری دنیا کو دیکھنا نگاہ مصطفیٰ کے سامنے ایک جیسی بات ہے کیونکہ عالم الغیب نے اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب کو نگاہ ہی ایسی عطا فرمائی ہے کہ کائنات تو رہا ایک طرف اس کی کوئی چیز بھی پوشیدہ رہ سکتی ہے بلکہ دنیا کا خالق و مالک ہی دستِ قدرت کے اس شہکار سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی پر ایک عارف کامل نے فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اس مشاہدے کی دوسری صورت یہ ہے کہ محبوب تو مشاہدۂ حق میں مشغول ہو اور قادرِ مطلق جب چاہے تو پوری کائنات کو مٹھی بھر جگہ میں سمیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دکھا دے اور بیک وقت مشاہدۂ حق بھی ہو اور مشاہدۂ کائنات بھی اور دونوں میں سے کوئی سا مشاہدہ دوسرے کے رستے میں رکاوٹ نہ بنے جیسا کہ نماز کسوف سے متعلق ان حدیثوں سے ثابت ہے اور مشاہدۂ کائنات بھی پوری طرح ہو گیا جو عالم کے حالات نماز میں یعنی مشاہدۂ حق کے دوران کرا دیا۔ قرآن و حدیث سے تو ایسی ہی ثابت ہے اور اس کے برعکس جو نگاہِ مصطفیٰ کو دیوار کے پیچھے والے حالات سے بے خبر جانے تو یہ مقامِ مصطفیٰ سے بے خبری کا کرشمہ ہے۔

تیسری بات اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوئی کہ قبر میں مُردے سے سوالات ہوتے ہیں اور ہر ایک کی کامیابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچاننے پر موقوف ہے۔ اس حدیث میں هٰذَا الرَّجُلُ ہے اور دوسری حدیثوں میں مَا تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ آیا ہے ان تصریحات سے واضح ہے کہ حضرت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک کی قبر میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ آپ کے اس حاضر و ناظر ہونے کو ہر کوئی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا بلکہ اس کے لیے ایمانی آنکھیں یعنی چشم بصیرت درکار ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ یہ فراست ہر مومن کو علیٰ قدر مراتب ملی ہوئی ہوتی ہے اور اسی سے قبر میں آپ کو پہچانا جاتا ہے۔ کافر اور منافق چونکہ اس نظر سے محروم ہوتے ہیں اس لیے وہ آپ کو قبر میں پہچان نہیں سکیں گے خواہ دنیا میں آپ کو دیکھا ہو۔ خالقِ دو جہاں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں بھی ایمانی نگاہیں اور فراست مومنانہ عطا فرمائے۔ آمین۔

بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى أَنْ يَحْفَظُوا الْإِيمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وفد عبدالقیس کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پچھلوں کو بتا دیں۔ حضرت مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور انہیں بھی علم سکھاؤ۔

۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوا إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ رُبَّمَا قَالَ النَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کس کے بھیجے ہوئے یا کس قوم سے ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ ربیعہ سے۔ فرمایا کہ اس قوم یا اس وفد کو خوش آمدید نہ رسوا ہوں اور نہ ندامت کے مارے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ کی خدمت میں بڑی دور سے حاضر ہوئے ہیں جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان یہ قبیلہ مضر کفار کا ہے لہٰذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں پس ہمیں ایسے امر کا حکم فرمایئے کہ جو ہم اپنے پچھلوں کو بھی بتا دیں اور اس کے باعث جنت میں داخل ہو جائیں۔ پس آپ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ انہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے خمس دینا۔ اور انہیں کدو کے تونبے، سبز گھڑے، روغنی برتن اور لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہوں نے کبھی النقیر کہا اور کبھی المقیر۔ دوسری بات یہ ارشاد فرمایا کہ انہیں یاد کر لو اور اپنے پچھلوں کو بتا دینا۔

بَابُ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ

پیش آمدہ مسئلہ کے لیے سفر کرنا۔

۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ

محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، عمر بن سعید بن ابی حسین، عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی صاحبزادی سے شادی کی تو ایک عورت نے ان کے پاس آ کر کہا میں نے عقبہ اور جس عورت سے انہوں نے شادی کی

www.alahazratnetwork.org

فاتته امرأة فقالت اني قد ارضعت عقبة و التي تزوج بها فقال لها عقبة ما اعلم انك ارضعتني ولا اخبرتني فركب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف وقد قيل ففارقها عقبة ونكحت زوجا غيره ۔

کی دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ نے اس سے کہا: مجھے تو معلوم نہیں کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ آپ نے بتایا۔ پھر وہ سوار ہو کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ یہ کہا گیا۔ پس حضرت عقبہ نے اسے چھوڑ دیا اور اس عورت نے دوسرا نکاح کر لیا۔

باب ۲۹ التناوب في العلم

۸۹۔ حدثنا ابو اليمان قال انا شعيب عن الزهري ح قال وقال ابن وهب انا يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن ابي ثور عن عبد الله بن عباس عن عمر رضي الله عنه قال كنت انا وجار لي من الانصار في بني امية بن زيد وهي من عوالي المدينة وكنا نتناوب النزول على رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل يوما وانزل يوما فاذا نزلت جئته بخبر ذلك اليوم من الوحي وغيره واذا نزل فعل مثل ذلك فنزل صاحبي الانصاري يوم نوبته فضرب بابي ضربا شديدا فقال أثم هو ففزعت فخرجت اليه فقال حدث امر عظيم فدخلت على حفصة فاذا هي تبكي فقلت أطلقكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لا ادري ثم دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فقلت وانا قائم أطلقت نساءك قال لا فقلت الله اكبر ۔

علم کے لیے باری مقرر کرنا

ابوالیمان، شعیب، زہری ——— ابن وہب، یونس، ابن شہاب

عبیداللہ بن عبداللہ بن ابو ثور حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور میرا انصاری ہمسایہ بنو امیہ بن زید میں تھے، ہم دونوں مدینہ منورہ کے عوالی میں رہتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری سے حاضر ہوتے۔ ایک دن وہ اور ایک دن میں۔ جس روز میں حاضر ہوتا تو اس روز کی وحی وغیرہ کی خبریں اسے لا کر دیتا اور جب وہ جاتا تو اسی طرح کرتا۔ میرا انصاری دوست اپنی باری پر حاضر ہو کر آیا تو اس نے میرا دروازہ پیٹا اور کہا: وہ یہاں ہے؟ میں گھبرایا اور باہر نکلا تو کہا کہ زبردست سانحہ ہو گیا ہے۔ پس میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھیں، میں نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں (ازواج مطہرات کو) طلاق دے دی ہے؟ کہا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کھڑے کھڑے عرض گزار ہوا: کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا: نہیں۔ تو میں نے اللہ اکبر کہا۔

باب الغضب في الموعظة والتعليم اذا رأى ما يكره ۔

۹۰۔ حدثنا محمد بن كثير قال اخبرني سفيان عن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عن ابي مسعود الانصاري قال قال رجل يا رسول الله لا اكاد ادرك الصلاة مما يطول بنا فلان فما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد

نصیحت کرتے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا۔

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے نماز میں شامل ہونا مشکل ہے کیونکہ فلاں ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس دن سے زیادہ کسی نصیحت میں ناراض نہیں دیکھا، فرمایا: اے لوگو! تم متنفر کرتے ہو، جو

غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ ۔

٩١ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا أَوْ قَالَ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ ۔

٩٢ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْإِمَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ ۔

٩٣ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ

میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

عبد اللہ بن محمد، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال مدینی، ربیعہ بن ابو عبد الرحمن، یزید مولیٰ منبعث حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے گمشدہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا بندھن یا برتن اور تھیلی پہچان لو اور اس کی ایک سال تک تشہیر کرو اور پھر اس سے فائدہ حاصل کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کردو۔ عرض گزار ہوا کہ گمشدہ اونٹ! آپ ناراض ہوگئے یہاں تک کہ رخسارے یا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا، فرمایا تمہیں اس سے کیا واسطہ، اس کا مشکیزہ اور ٹانگیں اس کے پاس ہیں، گھاٹ پر پانی پی لے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے گا۔ عرض گزار ہوا کہ گمشدہ بکری! فرمایا کہ تمہارے لیے، تمہارے بھائی کی یا بھیڑیے کی ہے۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے سوالات کیے جو ناپسند تھے جب زیادہ کیے تو آپ ناراض ہوگئے۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ جو چاہو مجھ سے پوچھو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ جب حضرت عمر نے آپ کے چہرہ انور کی حالت دیکھی تو عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

جو امام یا محدث کے حضور زانوئے ادب تہ کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، میرا باپ کون

مِنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ حَدَاثَةً ثُمَّ الْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ عَلَى قَبْرِهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ نُوْشِكُ يَاْتُوْنَنَا بِالْاِسْلَامِ وَبِمَا نُهِيْنَا عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغْنَا عَنْكَ۔

بَابُ مَنْ اَعَادَ الْحَدِيْثَ ثَلٰثًا

لِيُفْهَمَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ اَرْهَقْنَا الصَّلٰوةَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

بَابُ تَعْلِيْمِ الرَّجُلِ اَمَتَهُ وَاَهْلَهُ

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهِ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ

سب نے فرمایا کہ صادق۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ بعد سے بلکہ پھر ان کے بعد حضرت عمر اپنے زمانہ تک کے مرض گزار ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے سبب جو صف اسلام کے دیا ہو نے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر بھی یہ تین دفعہ کہا آپ نے بلکہ ہتیانا

جو سمجھانے کے لیے بات کا تین دفعہ اعادہ کرے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو! بات سے پرہیز کرو اور اس کا تکرار کی۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے پہنچا دیا؟ تین دفعہ کہا۔

عبدہ، عبد الصمد، عبد اللہ بن المثنیٰ، ثمامہ بن عبد اللہ، انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بات کرتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ وہ ذہن نشین ہو جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے تو انہیں سلام کرتے تو تین دفعہ سلام کیا کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے جب آپ ہم سے ملے تو نماز عصر کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ ہم وضو کر رہے تھے تو اپنے پیروں پر پانی ملنے لگے آپ نے باآواز بلند فرمایا۔ ایڑیوں کی آگ سے خرابی ہے۔ دو یا تین دفعہ فرمایا۔

آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کے لیے دوگنا اجر ہے جو کہ اہل کتاب ہو کر اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد مصطفیٰ پر ایمان لایا۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بجا لائے اور اپنے مالکوں کے حقوق پورے کرے۔ وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو تو اس سے وطی کرے اور اسے زیور تہذیب و تعلیم سے خوب آراستہ کرے پھر آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لے تو اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔ پھر عامر نے فرمایا کہ ہم نے یہ بغیر کسی معاوضہ کے تمہیں دے دی حالانکہ اس سے چھوٹی حدیث

عامر أعطيناكها بغير شيء قد كان يركب فيما دونها إلى المدينة.

باب عظة الإمام النساء وتعليمهن

۹۷ حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن أيوب قال سمعت عطاء بن أبي رباح قال سمعت ابن عباس قال أشهد على النبي صلى الله عليه وسلم أو قال عطاء أشهد على ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج ومعه بلال فظن أنه لم يسمع النساء فوعظهن وأمرهن بالصدقة فجعلت المرأة تلقي القرط والخاتم وبلال يأخذ في طرف ثوبه. وقال إسماعيل عن أيوب عن عطاء وقال ابن عباس أشهد على النبي صلى الله عليه وسلم.

باب الحرص على الحديث

۹۸ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني سليمان عن عمرو بن أبي عمرو عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة أنه قال قيل يا رسول الله من أسعد الناس بشفاعتك يوم القيامة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد ظننت يا أبا هريرة أن لا يسألني عن هذا الحديث أحد أول منك لما رأيت من حرصك على الحديث أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال لا إله إلا الله خالصا من قلبه أو نفسه.

باب كيف يقبض العلم وكتب عمر

بن عبد العزيز إلى أبي بكر بن حزم انظر ما كان من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكتبه فإني خفت دروس العلم وذهاب العلماء ولا تقبل إلا حديث النبي صلى الله عليه وسلم وليفشوا العلم وليجلسوا حتى يعلم من لا يعلم فإن العلم لا يهلك حتى يكون

کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کیا جاتا ہے۔

امام کا عورتوں کو سمجھانا اور تعلیم دینا

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں یا عطاء نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس پر گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف فرما ہوئے اصحاب کے ساتھ حضرت بلال تھے آپ نے خیال فرمایا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سنا ہے لہٰذا انہیں نصیحت فرمائی اور صدقہ کا حکم دیا۔ پس کوئی بالی اور کوئی انگوٹھی ڈالنے لگی جنہیں حضرت بلال اپنے کپڑے کے پلّو میں لینے لگے — اسمٰعیل ایوب عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے أشهد على النبي صلى الله عليه وسلم فرمایا۔

علم حدیث کا ذوق و شوق

سعید بن ابو سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرا یہی خیال تھا کہ اس چیز کے بارے میں تم سے پہلے کوئی مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق و شوق دیکھا ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دل و جان کی گہرائی سے لا إله إلا الله (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ) کہا ہوگا۔

علم کیسے اٹھا لیا جائے گا؟

عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن حزم کے لیے لکھا کہ آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جتنی حدیثیں ہیں انہیں لکھ لیں کیونکہ مجھے علم کے مٹ جانے اور علماء کے چلے جانے کا ڈر ہے اور کوئی چیز قبول نہ کی جائے مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث۔ علم کو پھیلاؤ اور اہل علم کے پاس بیٹھا کریں حتیٰ کہ انجان سیکھ جائیں جو نہیں جانتے ہیں کیونکہ علم مٹتا نہیں جب تک اسے راز نہ بنا دیا جائے۔

www.alahazratnetwork.org

سِرًّا۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ بِذٰلِكَ يَعْنِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى قَوْلِهِ ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا قَالَ الْفِرَبْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ۔

بَابٌ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلٰى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَيْنِ۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ

علاء بن عبد الجبار، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے مذکورہ خط کو ذہاب العلماء تک نقل کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ علم کو اچانک نہیں اٹھائے گا کہ بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو وفات دے کر علم کو اٹھائے گا، یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلاء کو اپنے مقتدا بنا لیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو علم کے بغیر فتوے دیں گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے ——— فربری، عباس، قتیبہ، جریر، ہشام سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

کیا عورتوں کو تعلیم دینے کے لیے دن مقرر کیا جا سکتا ہے

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں کہ آپ کی جانب مرد ہم سے آگے نکل گئے لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ نے ایک روز کا وعدہ فرما لیا جس میں ان سے ملے پس انہیں نصیحت فرمائی اور احکام بتائے۔ ان کے ساتھ ہی ان سے فرمایا، تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے مگر وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت بولی کہ اگر دو بچے؟ فرمایا کہ دو بچے بھی۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبد الرحمٰن بن اصبہانی، ذکوان، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ——— عبد الرحمٰن بن اصبہانی، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تین بچے جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

جو کوئی بات سنے اور نہ سمجھے لہٰذا پھر پوچھے یہاں تک

فَرَاجَعَهُ حَتّٰى يَعْرِفَهُ ٭

١٠٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتّٰى تَعْرِفَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَتْ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ ٭

بَابُ لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ فِيهَا فَقُولُوا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ ٭

١٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ذُكِرَ

کر کے جانے۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کوئی بات کو سنتیں اور سمجھ نہ پاتیں تو دوبارہ دریافت کرتیں یہاں تک کہ سمجھ لیتیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا حساب ہوا وہ عذاب دیا گیا۔ پس حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: عنقریب اُس سے آسانی کے ساتھ حساب ہو جائے گا (۸:۸۴) فرمایا کہ یہ تو اعمال کا پیش ہونا ہے لیکن جس سے پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہوگا۔

حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچا دے

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا جبکہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا کہ اے امیر مجھے اجازت دیجیے کہ آپ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد بیان کروں جو آپ نے فتح مکہ کے دوسرے دن فرمایا۔ جسے میرے دونوں کانوں نے سنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب کہ آپ فرما رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے لوگوں نے اسے حرام نہیں کیا۔ پس کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ یہاں خون بہائے اور اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی اللہ کے رسول کی جنگ کی وجہ سے رخصت مانگے تو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی تمہیں نہیں دی اور مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی تھی، پھر آج اس کی حرمت ویسی ہی لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ حاضر کو چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح سے کہا گیا کہ عمرو نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ اے ابو شریح! میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں، حرم نافرمان اور خون یا فساد کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دی جاتی۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارا خون اور تمہارا مال

النبي صلى الله عليه وسلم قال فإن دماءكم و
أموالكم قال محمد وأحسبه قال وأعراضكم
عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم
هذا ألا ليبلغ الشاهد منكم الغائب وكان
محمد يقول صدق رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان ذلك ألا هل بلغت مرتين ؕ

باب (٨) إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم

١٠٦ — حدثنا علي بن الجعد قال أنا شعبة قال
أخبرني منصور قال سمعت ربعي بن حراش يقول
سمعت عليا يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم
لا تكذبوا علي فإنه من كذب علي فليلج النار ؕ

١٠٧ — حدثنا أبو الوليد قال ثنا شعبة عن جامع
بن شداد عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن أبيه
قال قلت للزبير إني لا أسمعك تحدث عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما يحدث فلان وفلان
قال أما إني لم أفارقه ولكن سمعته يقول من كذب
علي فليتبوأ مقعده من النار ؕ

١٠٨ — حدثنا أبو معمر قال ثنا عبد الوارث عن
عبد العزيز قال أنس إنه ليمنعني أن أحدثكم حديثا
كثيرا أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تعمد
علي كذبا فليتبوأ مقعده من النار ؕ

١٠٩ — حدثنا المكي بن إبراهيم قال حدثنا يزيد
بن أبي عبيد عن سلمة هو ابن الأكوع قال سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يقل علي ما لم
أقل فليتبوأ مقعده من النار ؕ

١١٠ — حدثنا موسى قال ثنا أبو عوانة عن أبي حصين
عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال تسموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي ومن

بیان ہے کہ پھر سے خیال ہوا کہ فرمایا اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جیسے تمہارے
اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں۔ چاہئے کہ حاضر اسے تمہارے
غائب تک پہنچا دے۔ اور محمد راوی کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا کہ کیا میں نے پیغام
پہنچا دیا۔

اس کا گناہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے۔

ربعی بن حراش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
مجھ سے جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو میرے متعلق جھوٹ بولے
وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے عرض کیا کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنتا جیسے فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں۔
فرمایا کہ میں حضور سے کبھی جدا نہیں ہوا لیکن میں نے آپ کو فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ جو مجھ سے جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا
جہنم میں بنائے۔

عبد العزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: تم سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جان بوجھ کر میرے متعلق جھوٹی
بات کہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم کر جائے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو میرے متعلق ایسی
بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ جہنم کے اندر اپنا ٹھکانا بنا
لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت
پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو واقعی اس نے مجھے

رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ قَالَ لَا إِلَّا كِتَابُ اللهِ أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ كَذَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الْفِيلَ وَسُلِّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ وَالْمُؤْمِنُونَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

علمی باتیں لکھنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ فرمایا نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے یا وہ فہم جو مسلمان آدمی کو عطا فرمائی جاتی ہے یا جو کچھ اس کاپی میں ہے۔ میں نے کہا اس کاپی میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت اور قیدی کے متعلق احکام ہیں اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خزاعہ والوں نے بنی لیث کے ایک آدمی کو فتح مکہ کے سال اپنے ایک مقتول کے بدلے قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ سواری پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے قتل یا ہاتھی کو روک دیا ہے۔ محمد (بخاری) کا بیان ہے کہ اسے شک ہی پر رکھو۔ ابو نعیم نے بھی قتل یا ہاتھی کہا ہے جبکہ دوسرے ہاتھی کہتے ہیں اور اللہ نے ان پر رسول اللہ اور ایمان والوں کو غلبہ دیا۔ خبردار! یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے۔ آگاہ رہو کہ میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا تھا اور اس ساعت کے بعد حرم ہے۔ یہاں کا کانٹا نہ توڑا جائے، نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے والا۔ جس کا آدمی قتل ہو جائے اسے دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے چاہے دیت لے یا قصاص لے۔ یمن کا ایک آدمی آیا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھ دیجئے۔ فرمایا ابو فلاں کو لکھ دو۔ قریش میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ اسے ہم اپنے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذخر کے سوا، اذخر کے سوا۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، وہب بن منبہ اپنے بھائی سے

قال حدثنا عمرو قال أخبرني وهب بن منبه عن أخيه قال سمعت أبا هريرة يقول ما من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أحد أكثر حديثا عنه مني إلا ما كان من عبد الله بن عمرو فإنه كان يكتب ولا أكتب تابعه معمر عن همام عن أبي هريرة ۔

۱۱۴ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال لما اشتد بالنبي صلى الله عليه وسلم وجعه قال ائتوني بكتاب أكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده قال عمر إن النبي صلى الله عليه وسلم غلبه الوجع وعندنا كتاب الله حسبنا فاختلفوا وكثر اللغط قال قوموا عني ولا ينبغي عندي التنازع فخرج ابن عباس يقول إن الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين كتابه ۔

روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں روایت کرنے والا نہیں ماسوائے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ متابعت کی اس کی معمر و ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے۔

عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت شدید ہوگئی تو فرمایا میرے پاس لکھنے کی چیزیں لاؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں جس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درد کا غلبہ ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے جو کافی ہے۔ اس پر اختلاف کیا گیا اور بڑا شور و غل ہوا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور میرے پاس جھگڑا مناسب نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس یہ کہتے ہوئے باہر نکلے ہائے مصیبت ہائے مصیبت جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی تحریر کے درمیان میں حائل ہوگئی۔

باب ۸۲ العلم والعظة بالليل ۔

رات کے وقت تعلیم و تذکیر

۱۱۵ - حدثنا صدقة قال أخبرنا ابن عيينة عن معمر عن الزهري عن هند عن أم سلمة وعمرو ويحيى بن سعيد عن الزهري عن امرأة عن أم سلمة قالت استيقظ النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فقال سبحان الله ماذا أنزل الليلة من الفتن وماذا فتح من الخزائن أيقظوا صواحب الحجر فرب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة ۔

صدقہ ابن عیینہ معمر زہری ہند حضرت ام سلمہ سے یحییٰ ابن سعید زہری ایک عورت سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیے گئے ہیں ان حجرے والیوں کو جگا دو۔ دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی ایسی ہیں جو آخرت میں ننگی ہوں گی۔

ف:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ دوسرے انسانوں کی نگاہوں جیسی نہیں ہے بلکہ آپ کی نگاہ میں تمام عالمین کی نگاہوں سے بھی تیز تر ہیں جس کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نازل ہونے والے فتنے اپنی اصلی شکل و صورت میں نظر آجاتے ہیں اور رحمت کے وہ خزانے کھولے جاتے ہیں جنہیں دوسروں کی نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں کیونکہ عام انسانوں کے لیے ان کی کوئی ایسی صورت نہیں ہے جن سے وہ محسوس ہو سکیں۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساری کائنات سے افضل و اعلیٰ بنایا ہے تو انہیں خزانے بھی ایسے عطا فرمائے ہیں جو کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائے۔ آپ کے ایسے خصائص کا انکار کرنا گویا آپ کے منصب کا انکار کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۸۳ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ

۱۱۶ — حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ۔

۱۱۷ — حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

بَابُ ۸۴ حِفْظِ الْعِلْمِ

۱۱۸ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُو إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ۔

۱۱۹ — حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ

رات کو علمی مذاکرہ کرنا

سالم اور ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں نماز عشاء پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا۔ کیا تم نے اس رات کو دیکھا کیونکہ اس سے ایک صدی بعد کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو آج روئے زمین کی پشت پر موجود ہیں۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری اور اس رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہی کے پاس رہے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی، پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے پھر اٹھے پھر ارشاد فرمایا: بچہ سو گیا؟ یا اسی طرح کا لفظ تھا۔ پھر کھڑے ہو گئے تو میں بھی آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے اپنی داہنی طرف کر لیا۔ پس پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

علم کو محفوظ کرنا

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کثرت سے حدیث کرتا ہے۔ اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی روایت نہ کرتا۔ پھر تلاوت کی بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتاریں روشن باتیں سے الرحیم تک (پارہ ۲، ۱۵۹) بے شک ہمارے مہاجر بھائی تو خرید و فروخت میں بازاروں کے اندر لگے رہتے تھے اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور اموال میں لگے رہتے جبکہ ابوہریرہ اپنے پیٹ میں کچھ ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا لازم کیے ہوئے تھا۔ ان مواقع پر حاضر رہتا جب دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ یاد رکھتا جسے دوسرے یاد نہیں رکھ سکتے تھے۔

سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.alahazratnetwork.org

ثنا محمد بن ابراهيم بن دينار عن ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قلت يا رسول الله اني اسمع منك حديثا كثيرا انساه قال ابسط رداءك فبسطته فغرف بيديه ثم قال ضمه فضممته فما نسيت شيئا بعده۔ حدثنا ابراهيم بن المنذر قال حدثنا ابن ابي فديك بهذا وقال فغرف بيده فيه۔

نے فرمایا: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ۔ میں نے بچھا دی تو آپ نے دونوں ہاتھوں سے لپ ڈالی اور فرمایا: لپیٹ لو، میں نے اسے لپیٹ لیا، اس کے بعد کوئی چیز نہ بھولا۔ ابراہیم بن منذر نے ابن ابی فدیک سے بھی ایسے روایت کیا اور کہا کہ دونوں ہاتھوں سے اس میں لپ ڈالا۔

ف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں اپنے حافظے کی کمزوری (نسیان) کا حال عرض کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ رسالت میں اپنا مدعا پیش کرنا اور مدد چاہنا توحید کے منافی اور شرک نہیں ہے کیونکہ یہ صحابہ کرام کا عام طریقہ تھا۔ اپنی حاجتوں کے تقسیم کرنے پر مامور فرمایا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کی چادر میں ایک لپ ایسی چیز کی ڈالی جو کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ کا حافظہ بہت تیز ہو گیا اور وہ کسی چیز کو بھولتے نہیں تھے۔ معلوم ہوا کہ حضور نے چادر میں ایک لپ چیز ڈال کر غیر محسوس طریقہ پر ان کی حاجت روائی فرمائی تھی۔ اس لیے تو ایک عاشق رسول نے اس اسلامی عقیدے کو یوں بیان کیا ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی!

۱۲۰۔ حدثنا اسمعيل قال حدثني اخي عن ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعاءين فاما احدهما فبثثته واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم قال ابو عبد الله البلعوم مجرى الطعام۔

سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو تھیلے علم حاصل کیے۔ ایک کو تو میں نے پھیلا دیا ہے جب کہ دوسرے کو اگر میں ظاہر کروں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ البلعوم کھانا اندر جانے کے راستے کو کہتے ہیں۔

باب ۸۵ الانصات للعلماء

علماء کے حضور خاموش رہنا

۱۲۱۔ حدثنا حجاج قال ثنا شعبة قال اخبرني علي بن مدرك عن ابي زرعة عن جرير ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له في حجة الوداع استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض۔

ابو زرعہ نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا: اے جریر! لوگوں کو خاموش کراؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

باب ۸۶ ما يستحب للعالم اذا سئل اي الناس اعلم فيكل العلم الى الله تعالى

عالم کے لیے مستحب ہے کہ جب اس سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرے۔

۱۲۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ
بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ
يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ
إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ
أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ
أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ
مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا
فِي مِكْتَلٍ فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ
مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَحَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ
حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُؤُوسَهُمَا فَنَامَا
فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي
الْبَحْرِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا
بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى
لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا
وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ
الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ
أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ قَالَ
مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا
قَصَصًا فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى
بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ فَسَلَّمَ مُوسَى فَقَالَ
الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى
فَقَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ
أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا
قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي
عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ

سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ وہ موسیٰ جو بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ نہیں تھے بلکہ وہ دوسرا موسیٰ ہے۔ فرمایا کہ اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔ ہمیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو پوچھا گیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا کیونکہ علم کی نسبت اس کی طرف نہیں کی تھی۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ مجمع البحرین کے مقام پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! مجھے اس تک کیسے رسائی ہوگی؟ کہا گیا کہ ٹوکری میں مچھلی رکھ لیں جہاں معلوم ہو جائے وہ وہیں ہوگا۔ وہ اپنے خادم یوشع بن نون کے ساتھ چلے اور مچھلی کو ٹوکری میں اٹھا لیا یہاں تک کہ جب پتھر کے پاس پہنچے تو سر رکھ کر سو گئے۔ مچھلی ٹوکری سے نکل کر سمندر میں راستہ بنا کر چلی گئی۔ حضرت موسیٰ اور ان کے خادم کے لیے تعجب خیز بات تھی۔ وہ باقی رات اور دن چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم سے فرمایا ناشتہ لاؤ ہمیں تو اس سفر میں تھکاوٹ ہو گئی ہے حالانکہ حضرت موسیٰ کو بالکل تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی مگر جب کہ وہ اس جگہ سے آگے چلے گئے تھے جس کا حکم دیا گیا تھا۔ خادم عرض گزار ہوا کہ آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ جب ہم پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کو بھول گیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر واپس لوٹے جب پتھر کے پاس پہنچے تو وہاں ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا تھا یا فرمایا کہ کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ نے سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا۔ کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کہ بنی اسرائیل والے؟ کہا۔ ہاں اور اجازت مانگی کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ مجھے بھی سکھا دیں جو رشد آپ کو سکھائی گئی ہے۔ کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم میں سے ایک ایسا علم دیا ہے جس کو آپ نہیں جانتے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم دیا ہے

www.alahazratnetwork.org

عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِيْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا أَعْصِيْ لَكَ أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِيْنَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوْسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُوْرِ فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِّنْ أَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا قَالَ فَكَانَتِ الْأُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوْسٰى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا أَوْكَدُ فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ أَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِطُوْلِهِ۔

جو کہ میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پس دونوں ساحل سمندر کے ساتھ چل دیئے کیونکہ کشتی نہ تھی۔ دو کشتی والوں کے پاس سے ایک کشتی گزری تو انہوں نے کہا کہ ہم کو سوار کر لیا جائے۔ حضرت خضر پہچانے گئے تو کرایہ کے بغیر سوار کر لیے گئے۔ ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں۔ حضرت خضر نے کہا اے موسیٰ میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں اتنا ہی کم ہے جیسے چڑیا کا سمندر میں چونچ مارنا۔ اب حضرت خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھاڑ دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرایہ کے بغیر ہی کشتی میں سوار کر لیا تھا اور آپ نے ان کی کشتی کو توڑ دیا تاکہ سوار غرق ہو جائیں۔ کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ بھول پر میری گرفت نہ کیجئے اور میرے معاملے کو آپ مشکل نہ بنائیے۔ فرمایا کہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ پس دونوں چل دیئے تو ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر نے اوپر سے اس کا سر پکڑا اور ہاتھ سے اکھاڑ دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ نے ایک پاک جان کو ناحق قتل کر دیا۔ کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ یہ پہلے سے زیادہ تاکید ہے۔ دونوں چل دیئے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس آئے اور ان سے کھانا مانگا تو انہوں نے ضیافت کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے وہاں ایک گرنے والی دیوار دیکھی تو حضرت خضر نے ہاتھ سے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر مزدوری لے لیتے۔ کہا کہ اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم کرے، ہم چاہتے ہیں کہ وہ صبر کرتے تو دونوں کا مزید واقعہ ہمیں بتا دیا جاتا۔ محمد بن یوسف، علی بن خشرم، سفیان بن عیینہ نے اسے تفصیلاً بیان کیا ہے۔

بَابُ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا۔

جو کھڑے کھڑے بیٹھے ہوئے عالم سے سوال کرے۔

www.[illegible]k.org

۱۲۳ — حدثنا عثمان قال ثنا جرير عن منصور عن ابي وائل عن ابي موسى قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما القتال في سبيل الله فان احدنا يقاتل غضبا ويقاتل حمية فرفع اليه راسه قال وما رفع اليه راسه الا انه كان قائما فقال من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کیا ہے جب کہ کوئی تو ناراضگی کے باعث لڑتا ہے اور کوئی غیرت کی بنا پر لڑتا ہے۔ آپ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ سر اس لیے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا۔ فرمایا: جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔

باب ۸۸ السؤال والفتيا عند رمي الجمار

کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا

۱۲۴ — حدثنا ابو نعيم قال ثنا عبد العزيز بن ابي سلمة عن الزهري عن عيسى بن طلحة عن عبد الله بن عمرو قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم عند الجمرة وهو يسئل فقال رجل يا رسول الله نحرت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج قال آخر يا رسول الله حلقت قبل ان انحر قال انحر ولا حرج فما سئل عن شيء قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج۔

عیسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمرہ کے پاس دیکھا کہ آپ سے سوال کیے جا رہے تھے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ فرمایا کہ کنکریاں مار لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ آپ سے جس چیز کے مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ۸۹ قول الله تعالى وما اوتيتم من العلم الا قليلا

ارشاد باری تعالیٰ کہ تم علم نہیں دیے گئے مگر تھوڑا۔

۱۲۵ — حدثنا قيس بن حفص قال ثنا عبد الواحد قال ثنا الاعمش سليمان بن مهران عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال بينا انا امشي مع النبي صلى الله عليه وسلم في خرب المدينة وهو يتوكا على عسيب معه فمر بنفر من اليهود فقال بعضهم لبعض سلوه عن الروح وقال بعضهم لا تسئلوه لا يجيء فيه بشيء تكرهونه فقال بعضهم لنسئلنه فقام رجل منهم فقال يا ابا القاسم ما الروح فسكت فقلت انه يوحى اليه فقمت فلما انجلى عنه قال ويسئلونك عن الروح قل الروح من امر ربي وما اوتيتم من العلم الا قليلا قال

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے کھنڈرات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ایک چھڑی سے ٹیک لگاتے تھے کہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے۔ بعض نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق دریافت کرو جبکہ دوسرے بعض نے کہا کہ دریافت نہ کرو کہ یہ کہیں ایسی بات کہیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا ہم ضرور پوچھیں گے۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اے ابوالقاسم! روح کیا ہے؟ آپ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا کہ آپ کی طرف وحی ہو رہی ہے۔ میں کھڑا رہا۔ جب وہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: اور تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، تم فرماؤ کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں علم سے نہیں دیا گیا مگر تھوڑا (۱۷: ۸۵)۔ اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت میں

الأعمش في كذا أي تركناه وما أدونا ه

باب ۹۰ من ترك بعض الاختيار مخافة أن يقصر فهم بعض الناس عنه فيقعوا في أشد منه

۱۲۶ — حدثنا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن الأسود قال قال لي ابن الزبير كانت عائشة تسر إليك كثيرا فما حدثتك في الكعبة قلت قالت لي قال النبي صلى الله عليه وسلم يا عائشة لولا أن قومك حديث عهدهم قال ابن الزبير بكفر لنقضت الكعبة فجعلت لها بابين باب يدخل الناس وباب يخرجون منه ففعله ابن الزبير ۔

باب ۹۱ من خص بالعلم قوما دون قوم كراهية أن لا يفهموا وقال علي رضي الله عنه حدثوا الناس بما يعرفون أتحبون أن يكذب الله ورسوله ۔

۱۲۷ — حدثنا عبيد الله بن موسى عن معروف بن خربوذ عن أبي الطفيل عن علي رضي الله عنه بذلك ۔

۱۲۸ — حدثنا إسحاق بن إبراهيم قال حدثنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة قال حدثنا أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم ومعاذ رديفه على الرحل قال يا معاذ بن جبل قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك ثلاثا قال ما من أحد يشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله صدقا من قلبه إلا حرمه الله على النار قال يا رسول الله أفلا أخبر به الناس فيستبشروا قال إذا يتكلوا وأخبر بها معاذ عند موته تأثما ۔

یدنا اودنا ہے۔

جس نے بعض جائز چیزوں کو اس ڈر سے چھوڑ دیا کہ بعض کم فہم لوگ اس سے سخت بات میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

اسود کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن الزبیر نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تم کو بڑے راز بتایا کرتی تھیں۔ انھوں نے تم سے کعبہ کے متعلق کیا بات کہی؟ میں نے کہا کہ انھوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کا زمانۂ کفر ابھی چند روز کی بات نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کے دو دروازے بنا دیتا، ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکلتے۔ پس حضرت ابن الزبیر نے ایسا ہی کیا۔

جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے ان کے دائرہ معلومات کے مطابق بات کرو، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔

جیسا کہ معروف بن خربوذ سے، ابوالطفیل نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ارشاد روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر حضرت معاذ بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں حاضر اور خادم ہوں۔ فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں حاضر اور خادم ہوں۔ تین بار فرمایا کہ جو بھی سچے دل سے گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو بتا نہ دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ فرمایا کہ پھر وہ اسی پر تکیہ کر لیں گے۔ حضرت معاذ نے اپنی وفات کے قریب گناہ سے بچنے کی خاطر یہ بات بتائی۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا میں لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ سنا دوں۔ فرمایا نہیں کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ لوگ اسی پر اکتفا کر بیٹھیں۔

بَابُ ۹۲ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ۔

علم میں شرمانا

مجاہد کا قول ہے کہ شرمانے والا اور مغرور علم حاصل نہیں کر سکتے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کہ اُن کے دین کو سمجھنے میں حیا مانع نہیں ہوتی۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا۔

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اُم سلیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت پر غسل واجب ہے جبکہ اُسے احتلام ہو جائے۔ فرمایا ہاں جبکہ وہ پانی دیکھے۔ حضرت اُمِّ سلمہ نے منہ ڈھانپ لیا اور عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا۔ ہاں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو، ورنہ بچہ اُس سے مشابہت کیوں رکھتا ہے۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ بتاؤ کہ وہ کونسا ہے۔ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ میں شرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خود ہی بتا دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں جو خیال آیا تھا میں نے اُس کا والد گرامی سے ذکر کیا۔ فرمایا اگر تم کہہ دیتے تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔

بَابُ ۹۳ مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ۔

جو شرمائے اور دوسرے سے سوال کرنے کے لیے کہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری مذی بکثرت نکلا کرتی تھی تو میں نے حضرت مقداد سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیں۔ اُنہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ اس کے باعث وضو کرنا پڑتا ہے۔

بَابُ ۹۴ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا

۱۳۳۔ حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُّهِلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر بن خطاب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کہاں سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اہل شام جحفہ سے احرام باندھیں اور اہل نجد قرن سے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ یہ بات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوری طرح نہیں سمجھ سکا۔

بَابُ ۹۵ مَنْ اَجَابَ السَّائِلَ بِاَكْثَرَ مِمَّا سَاَلَهٗ

جو سائل کو اُس کے سوال سے زیادہ جواب دے

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ اَوِ الزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ۔

آدم، ابن ابی ذئب، نافع، حضرت ابن عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ــــــ زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا۔ احرام والا کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا جسے ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ اگر جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ ڈالے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

بَابُ ۹۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَوَضَّاَ اَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَكَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْاِسْرَافَ فِيْهِ وَاَنْ يُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۹۷ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ۔

۱۳۵ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ

بَابُ ۹۸ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ۔

۱۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّاَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ۔

وضو کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سروں کے حصے کا مسح کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک کے متعلق جو منقول ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اس میں ایک ایک بار دھونا فرض ہے جبکہ آپ نے دو دو اور تین تین مرتبہ بھی دھویا لیکن تین سے زیادہ نہیں۔ اہل علم نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عمل سے تجاوز کرنے میں اسراف ہے۔

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جس کا وضو ٹوٹ جائے، یہاں تک کہ دوبارہ وضو کر لے۔ حضر موت کے ایک آدمی نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! الحدث کیا ہے؟ فرمایا: ہوا کا خارج ہونا۔

وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے پنج کلیان ہونا

نعیم مجمر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا۔ انھوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے امتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث پنج کلیان کہہ کر بلائے جائیں گے۔ جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اسے بڑھانی چاہیے۔

ف: اس حدیث اور اسی مضمون کی دیگر احادیث سے واضح ہے کہ قیامت میں امت محمدیہ کے افراد کی آثار وضو کے باعث علامت ہوگی۔ ملائکہ بھی پہچان لیں گے کیونکہ وہ چمک رہے ہوں گے۔ اس کے بعد حدیث میں آیا ہے کہ امت محمدیہ کے بعض افراد حوض کوثر کی طرف آئیں گے تو انہیں فرشتے ہٹانے لگیں گے۔ حضور فرمائیں گے کہ انہیں نہ ہٹاؤ کیونکہ یہ تو میرے ہیں۔ فرشتے عرض کریں گے کہ کیا آپ

کو معلوم نہیں کہ انھوں نے کیا نئی باتیں ایجاد کی تھیں۔ آپ سُحْقًا سُحْقًا فرمائیں گے۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ آپ کو ان کی بے دینی کا علم نہ ہوگا کیونکہ امورِ امتِ محمدیہ کے متعلق بے خبری کو قیامت میں عموم انسانوں کی بھی نہیں ہوگی چہ جائیکہ محبوبِ پروردگار کے بارے میں ایسا خلافِ حقیقت عقیدہ رکھا جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت میں ان کے متعلق جو فرمائیں گے کہ یہ تو میرے ہیں، یہ محض ان لوگوں کے بارے میں کے لیے ارشاد ہوگا۔ ورنہ آپ سے کس کا کرتوت پوشیدہ ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۹۹ لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

شک کے باعث دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو

عباد ابن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جس شخص کو نماز میں خیال گزرے کہ شاید کچھ ہو گیا ہے۔ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یا ختم نہ کرے یہاں تک کہ آواز سنے یا بو پائے۔

باب ۱۰۰ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوْءِ

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ وَقَامَ يُصَلِّي فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ

ہلکا وضو کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر نماز پڑھی۔ پس فرمایا کہ لیٹ گئے یہاں تک کہ خراٹے لیے، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ پھر حدیث بیان کی سفیان نے کئی مرتبہ عمرو، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کو قیام کیا۔ جب رات کا کچھ حصہ رہ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی آپ کی طرح وضو کیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، یا سفیان نے شمال کہا، پس آپ نے مجھے پھیر کر اپنی دائیں جانب کر لیا، پھر نماز پڑھی جو اللہ نے چاہی، پھر لیٹ گئے اور خراٹے لینے لگے۔ پھر بلانے والا مؤذن آیا اور آپ کو نماز کے لیے بلایا۔ پس آپ اس کے ساتھ نماز کے لیے چلے گئے تو نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں

www.[illegible].org

كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ۔

اور دل نہیں سوتا تھا۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عبید بن عمیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے، پھر یہ آیت پڑھی: بے شک میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہیں ذبح کرتا (۳۷ : ۱۰۲)

ف: انبیائے کرام کا خواب وحی ہوتا ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کا قرآن کریم سے استدلال بھی نقل فرمایا ہے۔ حضرات انبیائے کرام خواب میں اپنی اُمت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوا کرتے بلکہ بیداری کی طرح باخبر رہا کرتے تھے۔ سرمایۂ ملت کے ایک عدیم المثال نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۱۰۳۴ھ) نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے:

تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ۔ (حدیث)

تحریر یافتہ بود اشارت حدیث ﷺ نیست بلکہ اخبار است از عدم غفلت از جریان احوال خویش و امت خویش۔ بنا بر آن حق آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناقض طہارت نگشت و چون نوم در رنگ خواب است در محافظت امت غفلت شایان منصب نبوت نباشد۔

حدیث میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا جو تحریر کی، اس میں حضور ﷺ کا اشارہ نہیں ہے بلکہ یہ اس بات کی خبر ہے کہ حضور اپنے اور اپنی اُمت کے احوال سے بے خبر نہیں ہیں۔ لہٰذا نیند آپ کے حق میں وضو توڑنے والی نہ تھی اور نیند چونکہ غافلوں کے رنگ میں ہوتی ہے لہٰذا اپنی اُمت کی محافظت سے غافل ہونا آپ کی شان کے شایان نہیں ہے

(مکتوبات امام ربانی، دفتر اوّل، مکتوب ۹۹)

بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ وَقَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ الْإِنْقَاءُ ۔

اچھی طرح وضو کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اسباغ الوضوء سے مراد اچھی طرح وضو کرنا ہے۔

۱۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا ۔

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے یہاں تک کہ جب گھاٹی میں تھے تو اترے، پیشاب کیا، پھر سادہ طریقے سے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! نماز؟ فرمایا کہ نماز آگے ہے۔ پس سوار ہو گئے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو اُتر گئے پس وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ پھر اقامت کہی گئی تو آپ نے نماز مغرب پڑھائی۔ پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھا دیا۔ پھر عشاء کی اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی۔

بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ

دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چلو پانی سے

غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَّعْنِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا اَضَافَهَا اِلٰى يَدِهِ الْاُخْرٰى فَغَسَلَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً اُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهٗ يَعْنِي الْيُسْرٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ ۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّعِنْدَ الْوِقَاعِ

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَّبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَّمْ يَضُرَّهٗ ۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْخَلَاءِ ۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ تَابَعَهُ ابْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ وَقَالَ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادٍ اِذَا دَخَلَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ ۔

بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ ۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمٌ

پھر سر کو دھونا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو کیا تو اپنا منہ دھویا اور ایک چلو پانی سے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا پھر ایک چلو پانی سے کر اُسے اس طرح کیا یعنی دوسرے ہاتھ پر ڈالا اور ان کے ساتھ اپنے چہرے کو دھویا پھر ایک چلو پانی سے کر اُس سے دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی سے کر اس سے دوسرے دست مبارک کو دھویا پھر سر کا مسح کیا اور ایک چلو پانی سے کر دائیں پیر پر ڈالا اور اُسے دھویا۔ پھر دوسرا چلو لے کر دوسرے پیر مبارک کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت کرنے سے پہلے بھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ رکھنا اور اُس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس جو انہیں بچہ ملا اُسے وہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے اے اللہ میں ناپاک و ناپاک سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ متابعت کی ابن عرعرہ نے شعبہ سے اور غندر نے شعبہ کے واسطے سے کہا جب بیت الخلاء جاتے۔ موسیٰ نے حماد کے واسطے سے کہا جب داخل ہوتے۔ سعید بن زید نے کہا ہم سے حدیث بیان کی عبد العزیز نے کہ جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے۔

رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا۔

عبید اللہ بن ابی یزید سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

www.asnafeahnaf.org

ابن القاسم قال ثنا ورقاء عن عبيد الله بن أبي يزيد عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل الخلاء فوضعت له وضوءا قال من وضع هذا فأخبر فقال اللهم فقهه في الدين۔

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھا۔ فرمایا یہ کس نے رکھا ہے؟ آپ کو بتایا گیا تو دعا فرمائی۔ اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنے ساتھ نیکی کرے تو اسے نیکی کے ساتھ بدلہ دینا چاہیے اور نیکی کرنے سے پہلے صورت اس کے لیے دعا کی جائے کیونکہ اس کی خیر خواہی کا یہی مطلب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب (۱۳) لا يستقبل القبلة بغائط أو بول إلا عند البناء جدار أو نحوه۔

قضائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو۔

۱۴۴ حدثنا آدم قال ثنا ابن أبي ذئب قال ثنا الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي أيوب الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم الغائط فلا يستقبل القبلة ولا يولها ظهره شرقوا أو غربوا۔

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عطاء بن یزید لیثی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلے کی جانب منہ اور پیٹھ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کرے۔

باب (۱۴) من تبرز على لبنتين۔

دو اینٹوں پر بیٹھ کر حاجت رفع کرے۔

۱۴۵ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن عبد الله بن عمر أنه كان يقول إن ناسا يقولون إذا قعدت على حاجتك فلا تستقبل القبلة ولا بيت المقدس فقال عبد الله بن عمر لقد ارتقيت يوما على ظهر بيت لنا فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على لبنتين مستقبلا بيت المقدس لحاجته وقال لعلك من الذين يصلون على أوراكهم فقلت لا أدري والله قال مالك يعني الذي يصلي ولا يرتفع عن الأرض يسجد وهو لاصق بالأرض۔

واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی طرف منہ نہ کیا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف منہ کیے حاجت رفع فرما رہے تھے اور فرمایا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی رانوں پر نماز پڑھتے ہیں! میں نے کہا، خدا کی قسم مجھے تو معلوم نہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ مراد وہ نمازی ہے جو سجدے کے وقت زمین سے اٹھا ہوا نہیں رہتا بلکہ زمین سے چمٹا رہتا ہے۔

باب (۱۵) خروج النساء إلى البراز۔

رفع حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا۔

۱۴۶ حدثنا يحيى بن بكير قال ثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن أزواج النبي صلى الله عليه وسلم كن يخرجن

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قضائے حاجت کے لیے رات کے وقت مناصع کی طرف نکلا کرتی تھیں۔

www.alahazratnetwork.org

بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنْزَلَ اللهُ الْحِجَابَ ۔

۱۴۷ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ ۔

بَابُ ۱۰۹ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ ۔

۱۴۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ ۔

۱۴۹ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ۔

بَابُ ۱۱۰ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ ۔

۱۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ وَاسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعَنَا

وہ بہت کشادہ ٹیلہ ہے اور حضرت عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوتے کہ اپنی ازواج مطہرات سے پردہ کروا دیجئے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ ایک رات عشاء کے وقت باہر نکلیں جن کا قد دراز تھا۔ حضرت عمر نے انہیں آواز دی اے حضرت سودہ ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں حاجت کے لئے باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ ہشام نے فرمایا کہ قضائے حاجت کے لیے۔

گھروں میں حاجت رفع کرنا

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں اپنی ایک ضرورت کے تحت حضرت حفصہ کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت فرماتے ہوئے دیکھا قبلہ کو پیٹھ کیے اور شام کی جانب منہ کر کے۔

یعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے چچا جان واسع بن حبان سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک روز میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

پانی سے استنجا کرنا

ابو معاذ یعنی عطاء بن میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا ایک ڈول لے کر حاضر بارگاہ ہو جاتے تاکہ آپ اُس سے استنجا

إداوة من ماء يعني يستنجي به.

باب ١١١ من حمل معه الماء لطهوره

وقال أبو الدرداء أليس فيكم صاحب النعلين والطهور والوساد.

١٥١ - حدثنا سليمان بن حرب قال ثنا شعبة عن عطاء بن أبي ميمونة قال سمعت أنسا يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا خرج لحاجته تبعته أنا وغلام منا معنا إداوة من ماء.

باب ١١٢ حمل العنزة مع الماء في الاستنجاء

١٥٢ - حدثنا محمد بن بشار قال ثنا محمد بن جعفر قال ثنا شعبة عن عطاء بن أبي ميمونة سمع أنس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الخلاء فأحمل أنا وغلام إداوة من ماء وعنزة يستنجي بالماء. تابعه النضر وشاذان عن شعبة. العنزة عصا عليه زج.

باب ١١٣ النهي عن الاستنجاء باليمين

١٥٣ - حدثنا معاذ بن فضالة قال ثنا هشام هو الدستوائي عن يحيى بن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء وإذا أتى الخلاء فلا يمس ذكره بيمينه ولا يتمسح بيمينه.

باب ١١٤ لا يمسك ذكره بيمينه إذا بال.

١٥٤ - حدثنا محمد بن يوسف قال ثنا الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا بال أحدكم فلا يأخذن ذكره بيمينه ولا يستنجي بيمينه ولا يتنفس في الإناء.

باب ١١٥ الاستنجاء بالحجارة.

فرمالیں۔

جو شخص طہارت کے وقت اس کے لیے پانی لے جائے

حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں نعلین طہارت اور تکیہ والے صاحب نہیں ہیں!

عطاء ابن ابی میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جاتے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک ڈول ہوتا۔

استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا۔

عطاء ابن ابی میمونہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو میں اور ایک لڑکا ڈول میں پانی اور نیزہ لے کر حاضر ہو جاتے تاکہ آپ پانی سے استنجا فرمائیں — نضر اور شاذان نے شعبہ سے اس کی متابعت کی ہے۔ العنزۃ وہ لاٹھی جس کے ایک سرے پر لوہے کا پھل ہو۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پیے۔ پانی پیو تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے عضو خاص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔

ڈھیلوں سے استنجا کرنا۔

١٥٥ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ اَبْغِنِي اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا اَوْ نَحْوَهُ وَلَا تَاْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَاَتَيْتُهُ بِاَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا اِلَى جَنْبِهِ وَاَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى اَتْبَعَهُ بِهِنَّ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے گیا جب کہ آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ میں آپ کے نزدیک پہنچ گیا ہوں۔ فرمایا میرے لیے پتھر تلاش کرو تاکہ ان سے استنجا کروں یا ایسا ہی فرمایا، لیکن ہڈی یا گوبر نہ لانا۔ میں اپنے کپڑے کے ایک کونے میں پتھر لے کر بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے پہلو میں رکھ دیئے اور آپ کے پاس سے ہٹ گیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو انہیں استعمال فرمایا۔

بَابٌ ١٦ لَا يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ ۔

گوبر سے استنجا نہ کرے

١٥٦ـ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ لَيْسَ اَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ وَلٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِي اَنْ اٰتِيَهُ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۔

عبد الرحمن بن اسود کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو مجھے تین پتھر لانے کا حکم فرمایا۔ مجھے دو پتھر تو مل گئے لیکن تیسرا تلاش کرنے پر بھی نہ ملا تو میں نے گوبر کا ٹکڑا لے لیا اور حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے دونوں پتھر لے لیے اور گوبر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے ــــ ابراہیم بن یوسف ان کے والد ماجد ابو اسحاق کا بیان ہے کہ مجھ سے عبد الرحمن نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَابٌ ١٧ اَلْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً ۔

اعضائے وضو ایک ایک بار دھونا۔

١٥٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً ۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھوئے۔

بَابٌ ١٨ اَلْوُضُوْءُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ۔

اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا۔

١٥٨ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ۔

حسین بن عیسیٰ، یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان، عبد اللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عباد بن تمیم نے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو دو دو بار دھوئے۔

بَابٌ ١٩ اَلْوُضُوْءُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ۔

اعضائے وضو تین تین بار دھونا۔

١٥٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ

حمران مولیٰ عثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک برتن منگایا تو اپنے ہاتھوں پر

بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ
فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ
ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ
ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى
الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ
فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَكِنْ عُرْوَةُ
يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ
حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ يُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّي
الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا
قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا.

بَاب ۱۲۰ الْاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوءِ ذَكَرَهُ
عُثْمَانُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ
فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ.

بَاب ۱۲۱ الْاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ
فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ وَإِذَا
اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا
فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

بَاب ۱۲۲ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ

کلی فرمائی، ناک میں پانی ڈالا اور اُسے جھاڑا پھر دایاں ہاتھ کہنیوں تک
تین بار دھویا پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو تین
مرتبہ کہنیوں تک، پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں پیروں کو ٹخنوں تک تین
دفعہ دھویا، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:
جو میرے وضو جیسا وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے جن میں خیالات
نہ آنے دے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔
ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ نے حمران سے
روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان نے وضو کر لیا تو فرمایا:
میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں، اگر ایک آیت نہ ہوتی
تو میں تمہیں حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا کہ جو اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کے
اور نماز کے درمیانی گناہ بخش دیے جاتے ہیں جب کہ نماز پڑھ
لے۔ عروہ نے فرمایا کہ آیت یہ ہے، جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم
نے نازل کیا (۲: ۱۵۹)

وضو میں ناک صاف کرنا

اس کو حضرت عثمان، حضرت عبد اللہ بن زید اور حضرت ابن عباس نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔
ابو ادریس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو کرے تو اُسے
ناک میں پانی ڈالنا چاہئے اور جو استنجا کرے تو اسے چاہئے کہ
طاق ڈھیلے لے۔

استنجا کے لیے طاق ڈھیلے لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اُسے
چاہئے کہ ناک میں پانی لے، پھر اُسے صاف کرے اور جو استنجا کرے
تو طاق ڈھیلے لے اور جب تم میں سے کوئی سو کر اُٹھے تو اپنا ہاتھ دھو لے اس
سے پہلے کہ وضو کے پانی میں ڈالے کیونکہ تم میں سے کسی کو کیا معلوم کہ اُس کے
ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔

دونوں پیروں کو دھونا اور اُن پر مسح نہ

عَلَى الْقَدَمَيْنِ ۔

۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ۔

بَابُ ۱۳۳ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

بَابُ ۱۳۴ غَسْلِ الْأَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ ۔

۱۶۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ قَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ۔

بَابُ ۱۳۵ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ ۔

کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے پھر آپ ہم سے آملے اور ہمیں نماز عصر کے لیے دیر ہو گئی تھی پس ہم نے وضو کیا اور اپنے پیروں پر مسح کرنے لگے تو آپ نے دو یا تین دفعہ بلند آواز سے فرمایا۔ ایڑیوں کے لیے نار جہنم کی خرابی ہے۔

وضو میں کلی کرنا

اسے حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حمران مولیٰ عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ پس اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی انڈیلا اور انہیں تین دفعہ دھویا پھر داہنا ہاتھ پانی میں ڈال کر کلی کی، ناک میں پانی لیا اور ناک صاف کی پھر تین دفعہ اپنے چہرے کو دھویا اور کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ہر پیر کو تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اسی وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ جو میرے وضو جیسا وضو کرے تو دو رکعتیں پڑھے جن کے دوران دل میں خیالات نہ آنے دے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

ایڑیاں دھونا اور ابن سیرین وضو کے وقت انگوٹھی کی جگہ کو بھی دھویا کرتے۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ وہ ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور لوگ برتن سے وضو کر رہے تھے۔ فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرو کیونکہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایڑیوں کے لیے نار جہنم کی خرابی ہے۔

جوتوں والا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے۔

١٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

عبید بن جریج کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحبت میں رہ کر پوچھا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے چار باتیں آپ میں ایسی دیکھی ہیں جو آپ کے ساتھیوں میں نہیں دیکھیں۔ فرمایا اے ابن جریج وہ کیا ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ آپ ارکان میں سے رکنِ یمانی کے سوا کسی کو ہاتھ نہیں لگاتے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ سبتی جوتے پہنتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ زرد خضاب لگاتے ہیں اور میں نے دیکھا جب کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو چاند دیکھتے ہی لوگ احرام باندھ لیتے اور آپ نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھا تھا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا مگر رکنِ یمانی کو ہاتھ لگاتے ہوئے۔ سبتی جوتوں والی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بغیر بالوں کے جوتے پہنتے دیکھا اور انہی میں وضو کرتے تو میں وہی پہننے پسند کرتا ہوں اور زرد خضاب تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ لگاتے ہوئے دیکھا تو میں بھی لگانا پسند کرتا ہوں اور احرام تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر جب کہ آپ کی اونٹنی کھڑی ہو جاتی۔

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

وضو اور غسل دائیں جانب سے شروع کرنا۔

١٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان عورتوں سے فرمایا جب کہ وہ آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں کہ دائیں جانب اور مقاماتِ وضو سے ابتدا کرنا۔

١٦٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتے پہننے، کنگھی کرنے اور وضو وغیرہ تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا پسند فرماتے۔

بَابُ الْتِمَاسِ الْوَضُوءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ۔

نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا۔

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ فجر کا وقت ہو گیا۔ پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس تیمم کا حکم نازل ہوا۔

١٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك أنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وحانت صلاة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم يجدوه فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك الإناء يده وأمر الناس أن يتوضؤوا منه قال فرأيت الماء ينبع من تحت أصابعه حتى توضؤوا من عند آخرهم.

باب ۱۲۸ الماء الذي يغسل به شعر الإنسان وكان عطاء لا يرى به بأسا أن يتخذ منها الخيوط والحبال وسؤر الكلاب وممرها في المسجد وقال الزهري إذا ولغ في إناء ليس له وضوء غيره يتوضأ به وقال سفيان هذا الفقه بعينه يقول الله عز وجل فلم تجدوا ماء فتيمموا وهذا ماء وفي النفس منه شيء يتوضأ به ويتيمم

۱۶۹۔ حدثنا مالك بن إسماعيل قال ثنا إسرائيل عن عاصم عن ابن سيرين قال قلت لعبيدة عندنا من شعر النبي صلى الله عليه وسلم أصبناه من قبل أنس أو من قبل أهل أنس فقال لأن تكون عندي شعرة منه أحب إلي من الدنيا وما فيها.

۱۷۰۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال أنا سعيد بن سليمان قال ثنا عباد عن ابن عون عن ابن سيرين عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما حلق رأسه كان أبو طلحة أول من أخذ من شعره.

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دست مبارک ڈال دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو ابلتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں

عطاء ان سے دھاگے اور رسیاں بنانے میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور کتے کے جھوٹے اور ان کے مسجد سے گزرنے میں۔ زہری نے کہا کہ کتا جب برتن میں منہ ڈال دے اور اس کے سوا وضو کے لیے اور پانی نہ ہو تو اس سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ یہ فقہ بالکل حکم خداوندی کے مطابق ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو اور یہ بھی پانی ہے۔ چونکہ اس سے دل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لہٰذا اس سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

ابن سیرین سے روایت ہے کہ میں حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس یا حضرت انس کے گھر والوں سے ملے ہیں۔ فرمایا کہ میرے پاس ان میں سے ایک بال بھی مبارک ہوتا تو مجھے دنیا و مافیہا سے عزیز ہوتا۔

ابن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا سر اقدس منڈوایا تو حضرت ابو طلحہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے آپ کے موئے مبارک حاصل کیے۔

ف: معلوم ہوا کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک بڑی برکت والی چیز ہیں۔ انہیں حاصل کر کے اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہونا صحابہ کرام کے شعار میں شامل تھا تو درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضامندی اس فعل کے اندر شامل ہے لہٰذا ان کے موئے مبارک ہونے میں کوئی شک نہ رہا۔ امت محمدیہ نے آپ کے آثار مقدسہ سے جو فیوض و برکات پائے ان کے بیان سے دینی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ گزشتہ حدیث میں ان کی اہمیت کا واضح ثبوت موجود ہے کہ اکابر صالحین کی نظر میں ان آثار مقدسہ کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اسی لیے تو حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر میرے پاس ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک بھی ہوتا تو وہ مجھے دنیا اور اس کی ساری دولت سے عزیز ہوتا۔ یہ سوداگر عالم میں اپنے محبوب کے آثار مقدسہ سے وارفتگی ہی مستفید فرماسکتے ہیں۔

بَابٌ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ

۱۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا۔

۱۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتَّى أَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ۔

۱۷۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى كَلْبٍ آخَرَ۔

بَابٌ مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّودُ أَوْ مِنْ ذَكَرِهِ

جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی لے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن سے پی لے تو وہ اسے سات دفعہ دھوئے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کتا دیکھا جو پیاس کے مارے مٹی کھا رہا تھا۔ اس آدمی نے اپنا موزہ لیا اور اس کے ذریعے اسے پانی نکال کر پلانے لگا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اسے جنت میں داخل کر دیا

احمد بن شبیب، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ، ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کتے مسجد میں آتے جاتے لیکن لوگ اس جگہ پر کچھ نہیں چھڑکتے تھے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے سوال پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑو اور وہ شکار مارے تو اسے کھاؤ اور اگر اس میں سے کھالے تو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے روکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ شکار پر اپنے کتے کو چھوڑوں اور اس کے ساتھ دوسرا کتا پاؤں۔ فرمایا کہ نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اور دوسرے پر نہیں پڑھی۔

جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کو ضروری سمجھے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے۔ عطاء نے فرمایا کہ جس کی دبر سے کیڑا یا عضو مخصوص سے جوں وغیرہ نکلے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے

شعرة أو ظفاره أو خلع خفيه فلا وضوء عليه وقال أبو هريرة لا وضوء إلا من حدث ويذكر عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان في غزوة ذات الرقاع فرمي رجل بسهم فنزفه الدم فركع وسجد ومضى في صلاته وقال الحسن ما زال المسلمون يصلون في جراحاتهم وقال طاوس ومحمد بن علي وعطاء وأهل الحجاز ليس في الدم وضوء وعصر ابن عمر بثرة فخرج منها دم ولم يتوضأ وبزق ابن أبي أوفى دما فمضى في صلاته وقال ابن عمر والحسن فيمن احتجم ليس عليه إلا غسل محاجمه ۔

۱۷۴۔ حدثنا آدم بن أبي إياس قال ثنا ابن أبي ذئب قال ثنا سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال العبد في صلاة ما كان في المسجد ينتظر الصلاة ما لم يحدث فقال رجل أعجمي ما الحدث يا أبا هريرة قال الصوت يعني الضرطة ۔

۱۷۵۔ حدثنا أبو الوليد قال ثنا ابن عيينة عن الزهري عن عباد بن تميم عن عمه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينصرف حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا ۔

۱۷۶۔ حدثنا قتيبة قال ثنا جرير عن الأعمش عن منذر أبي يعلى الثوري عن محمد ابن الحنفية قال قال علي كنت رجلا مذاء فاستحييت أن أسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرت المقداد ابن

جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع میں تھے کہ ایک آدمی کو تیر آ لگا۔ اس نے رکوع و سجدہ کیا اور نماز جاری رکھی۔ حسن کا قول ہے کہ مسلمان زخمی ہونے کے باوجود ہمیشہ نماز پڑھتے رہتے تھے۔ طاؤس، محمد بن علی، عطاء اور اہل حجاز کا قول ہے کہ خون نکلنے سے وضو لازم نہیں آتا۔ حضرت ابن عمر نے پھنسی کو دبایا جس سے خون نکلا اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ نے خون تھوکا اور نماز جاری رکھی۔ حضرت ابن عمر اور حسن بصری کا قول ہے کہ جو پچھنے لگوائے اس پر نہیں ہے مگر پچھنوں کی جگہ کو دھونا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ برابر نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے اور اسے حدث نہ ہو۔ ایک عجمی آدمی عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابوہریرہ! حدث کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ ہوا خارج ہونے کی آواز۔

عباد بن تمیم کے چچا جان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز نہ چھوڑے جب تک ہوا کی آواز نہ پائے یا بو محسوس نہ کرے۔

محمد ابن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری مذی بہت خارج ہوتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے شرم محسوس کرتا تھا۔ میں نے مقداد بن اسود سے پوچھنے کے لیے کہا تو فرمایا: اس سے وضو لازم آتا ہے

الأسود فسأله فقال فيه الوضوء ورواه شعبة عن الأعمش۔

١٧٧۔ حدثنا سعد بن حفص قال ثنا شيبان عن يحيى عن أبي سلمة أن عطاء بن يسار أخبره أن زيد بن خالد أخبره أنه سأل عثمان بن عفان قلت أرأيت إذا جامع فلم يمن قال عثمان يتوضأ كما يتوضأ للصلوة ويغسل ذكره قال عثمان سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألت عن ذلك عليا والزبير وطلحة وأبي بن كعب رضي الله عنهم فأمروه بذلك۔

١٧٨۔ حدثنا إسحق بن منصور قال أخبرنا النضر قال أخبرنا شعبة عن الحكم عن ذكوان عن أبي صالح عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسل إلى رجل من الأنصار فجاء ورأسه يقطر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعلنا أعجلناك فقال نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أعجلت أو قحطت فعليك الوضوء۔

باب ١٣١ الرجل يوضئ صاحبه۔

١٧٩۔ حدثنا ابن سلام قال أنا يزيد بن هارون عن يحيى عن موسى بن عقبة عن كريب مولى ابن عباس عن أسامة بن زيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أفاض من عرفة عدل إلى الشعب فقضى حاجته قال أسامة فجعلت أصب عليه ويتوضأ فقلت يا رسول الله أتصلي قال المصلى أمامك۔

١٨٠۔ حدثنا عمرو بن علي قال ثنا عبد الوهاب قال سمعت يحيى بن سعيد يقول أخبرني سعد بن إبراهيم أن نافع بن جبير بن مطعم أخبره أنه سمع عروة بن المغيرة بن شعبة يحدث عن المغيرة بن شعبة أنه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر وأنه ذهب لحاجة له وأن مغيرة جعل يصب الماء عليه وهو يتوضأ فغسل وجهه ويديه ومسح

شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت کیا ہے۔

زید بن خالد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کوئی جماع کرے اور انزال نہ ہو تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا کہ وہ اس طرح وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ پس میں (راوی) نے حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی پوچھا تو انہوں نے یہی فرمایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی کو بلایا۔ وہ حاضر بارگاہ ہوئے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا۔ عرض گزار ہوئے ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تمہیں جلدی کا ہو یا انزال نہ ہوا ہو تو تم پر صرف وضو لازم ہے۔

جو اپنے ساتھی کو وضو کروائے

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے تو گھاٹی کی طرف مڑ گئے، پس حاجت رفع فرمائی۔ حضرت اسامہ نے فرمایا کہ میں پانی ڈالتا رہا اور آپ نے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ فرمایا کہ نماز کی جگہ تمہارے سامنے ہے۔

عمرو بن علی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، سعد بن ابراہیم، نافع بن جبیر بن مطعم، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے بعد حضرت مغیرہ پانی ڈالتے رہے اور آپ نے وضو کیا یعنی مبارک چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر اقدس کا مسح فرمایا اور موزوں

www.a...org

لحوم الغنم يعيد الوضوء، وقال جابر بن عبد الله إذا ضحك في الصلاة أعاد الصلاة ولم يعد الوضوء، وقال الحسن إن أخذ من

فرمایا جب کوئی نماز میں ہنس پڑے تو نماز کو دہرا لے اور دوبارہ وضو نہ کرے۔ حسن نے کہا کہ جس نے بال یا ناخن کاٹ لیے یا موزے اتار دیے تو اس پر وضو نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ وضو نہیں ہے مگر حدث سے۔ حضرت

برأسه وسلم على النبي.

باب ۱۳۱ قراءة القرآن بعد الحدث وغيره

وقال منصور عن إبراهيم لا بأس بالقراءة في الحمام وبكتب الرسالة على غير وضوء، وقال حماد عن إبراهيم إن كان عليهم إزار فسلم وإلا فلا تسلم.

۱۸۱۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس أن عبد الله بن عباس أخبره أنه بات ليلة عند ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهله في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا انتصف الليل أو قبله بقليل أو بعده بقليل استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام إلى شن معلقة فتوضأ منها فأحسن وضوءه ثم قام يصلي قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت إلى جنبه فوضع يده اليمنى على رأسي وأخذ بأذني اليمنى يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى أتاه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح.

باب ۱۳۲ من لم يتوضأ إلا من الغشي المثقل

پھر سلام کیا۔

بغیر وضو قرآن مجید وغیرہ پڑھنا

منصور نے ابراہیم سے روایت کی کہ حمام میں قرأت کرنے اور بغیر وضو کے خط لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حماد نے ابراہیم سے روایت کی کہ اگر حمام میں رہنے والے تہبند باندھے ہوں تو سلام کرے ورنہ سلام نہ کرے۔

کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک رات انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری جو ان کی خالہ تھیں۔ میں بچھونے کی چوڑائی میں لیٹ گیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ اس کی لمبائی میں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ نصف رات ہو گئی یا کچھ تھوڑا پہلے یا بعد۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو ہاتھ سے چہرہ مبارک سے نیند ملنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر وضو کرنے کی غرض سے لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا پھر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر دبایا۔ پس دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر پڑھے پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوا۔ پس کھڑے ہو کر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

صرف وضو کرے مگر غشی کے شدید دورے

وَهُمْ يُصَلُّونَ وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ۔

کہ کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا کہ نشانی ہے؟ انہوں نے اشارہ سے بتایا کہ ہاں! میں بھی کھڑی ہو گئی یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی اور میں نے اپنے سر پر پانی ڈالا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے دجال کے فتنے جیسے یا اس کے قریب، مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کونسی بات فرمائی۔ تم میں سے ہر ایک کے پاس آئیں گے اور کہا جائے گا کہ اس آدمی کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ ایمان والا یا یقین والا، مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا، وہ کہے گا کہ یہ محمد رسول اللہ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے، ہم نے ان کی بات مانی، ایمان لائے اور پیروی کی۔ اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا، بے شک ہمیں معلوم تھا کہ تو ایمان والا ہے۔ اور منافق یا شک کرنے والا، مجھے معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا، کہے گا کہ مجھے نہیں معلوم، میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو میں بھی کہہ دیتا تھا۔

ف: اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں جنہیں ذہن میں رکھنا چاہیے۔ پہلی بات یہ کہ اس نماز کسوف کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کی ہر چیز کا مشاہدہ فرما لیا تھا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا تھا۔ آپ کا یہ دیکھنا آنکھوں کے ظاہری طور پر تھا یعنی اللہ نے آپ کو ایک ہی وقت میں کائنات کی ہر چیز دکھا دی۔ اگر یہ کمال ہمیشہ کے لیے عطا فرما دیا ہو تو اسے شرک قرار نہیں دیا جا سکتا، ایک تو اس وجہ سے کہ یہ کمال پیغمبر اسلام کو عطا فرمایا ہے، ذاتی وصف سے عطائی وصف کا کیا مقابلہ؟ دوسرے یوں بھی یہ بات شرک نہیں ہو سکتی کہ جب خدا تھوڑی دیر کے لیے یہ کمال آپ کو عطا فرما دیتا تھا جیسا کہ متعدد احادیث میں واضح طور پر موجود ہے تو زیادہ دیر کے لیے عطا فرمانا شرک کیسے ہو گا؟ اگر یہ شرک ہو تو لازم آئے گا کہ خدا تھوڑی دیر کے لیے اپنا شریک خود بنا دیتا ہے لیکن زیادہ دیر کے لیے نہیں بناتا اور یہ خیال سرے سے ہی غلط ہے۔

دوسری بات: ما علمك بهذا الرجل کے الفاظ سے یہ ثابت ہوا کہ منکر نکیر کے سوالات کے وقت ہر مرنے والے کی قبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ دنیا میں ہزاروں آدمی مرتے ہیں تو آپ کی ہر قبر میں جلوہ گری کیسے ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب کو ایسی معجزانہ شان عطا فرمائی ہے کہ ایک ہی وقت میں آپ ہزاروں جگہ جلوہ گر ہو سکتے ہیں اور دیکھنے والے آپ کو دیکھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْأَةُ

پورے سر کا مسح کرنا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مسح کرو اپنے سروں کے بعض حصے

بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ أَيُجْزِئُ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضَ رَأْسِهِ فَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ﴿

١٨٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَ يَدَهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ﴿

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

١٨٤- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴿

بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ

وَأَمَرَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّئُوا بِفَضْلِ سِوَاكِهِ ﴿

١٨٥- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ

کہا ابن مسیب نے کہا عورت مرد کی طرح اپنے سر کا مسح کرے۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا سر کے بعض حصے کا مسح کر لینا کافی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث کو دلیل بنایا۔

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا جان تھے کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا ہاں پس پانی منگایا گیا۔ اپنے ہاتھوں پر ڈالا تو ہاتھوں کو دو دفعہ دھویا۔ پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا۔ پھر تین دفعہ چہرے کو دھویا پھر دو دو دفعہ کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا تو انہیں آگے سے پیچھے کو لے گئے یعنی سر کی ابتداء سے گدی تک پھر اسی جگہ کی طرف واپس لائے جہاں سے ابتداء کی تھی۔ پھر دونوں پیر دھوئے۔

دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے ایک برتن میں پانی منگایا اور ان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کی طرح وضو کیا۔ برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی کی، ناک میں پانی لیا اور اسے صاف کیا تین چلوؤں سے۔ پھر اپنا ہاتھ ڈال کے تین دفعہ چہرے کو دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر اپنے سر کا مسح کیا کہ انہیں آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ ایک مرتبہ پھر اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔

لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا۔

حضرت جریر بن عبداللہ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ ان کے مسواک سے بچے ہوئے پانی سے وضو کریں۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا۔ لوگ آپ کے وضو کے بچے ہوئے

www.alahazratnetwork.org

يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا۔

١٨٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ۔

بَابُ ٣٧

١٨٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

بَابُ ٣٨ مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

١٨٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

پانی کو لینے لگے اور اپنے اوپر ملنے لگے، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے نیزہ تھا۔

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگایا جس میں اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور اس میں کلی کی پھر ان دونوں سے فرمایا کہ اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔

ہم سے علی بن عبد اللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، محمود بن ربیع سے روایت ہے جن کے چہرے پر ان کے کنوئیں کے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلی کی تھی اور عروہ نے حضرت مسور وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ سے روایت کی جو ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو قریب تھا کہ لوگ آپ کے وضو کے پانی پر ٹوٹ پڑتے۔

حضور کے وضو کا پانی برکت والا تھا

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا جو کبوتر کے انڈے جیسی تھی۔

جو ایک ہی چلو سے کلی کرے اور ناک میں پانی لے۔

عمرو بن یحییٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا اور انہیں دھویا پھر دھویا یا کلی کی اور ناک میں پانی لیا ایک ہی چلو سے اور تین مرتبہ کیا اور دو دو مرتبہ دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور سر کا مسح کیا، اگلے اور پیچھے کا اور دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ ۱۳۹ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً ۔

۱۸۹ — حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِيْ حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ فَكَفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ بِهِمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ۔

بَابُ ۱۴۰ وُضُوْءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ وَفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَةِ وَتَوَضَّأَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْحَمِيْمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ ۔

۱۹۰ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ۔

بَابُ ۱۴۱ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهُ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ ۔

۱۹۱ — حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَأَنَا مَرِيْضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ إِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ ۔

بَابُ ۱۴۲ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ ۔

۱۹۲ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

وضو کیا تھا۔

سر کا مسح ایک بار ہے

عمرو بن ابی حسن نے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا تو انھوں نے ایک طشت میں پانی منگوایا اور انھیں وضو کر کے دکھایا۔ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھیں تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور کلی کی، ناک میں پانی لیا اور صاف کی تین دفعہ پانی کے تین چلوؤں سے۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین دفعہ منہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو دفعہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر سر کا مسح کیا۔ اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور دونوں پیر دھوئے۔ موسیٰ نے وہیب سے روایت کی ہے کہ سر کا مسح ایک دفعہ کیا۔

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی

حضرت عمر نے نصرانیہ کے گھر سے گرم پانی کے ساتھ وضو کیا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مرد اور عورت اکٹھے وضو کیا کرتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا

ابن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میں بیمار اور بے ہوش تھا۔ آپ نے وضو کیا اور بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آ گیا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری میراث کس کے لیے ہوگی جب کہ میرا وارث تو صرف ایک کلالہ ہے۔ پس آیت میراث نازل ہوئی۔

لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا

بكر قال حدثنا حميد عن انس قال حضرت الصلوة
فقام من كان قريب الدار الى اهله وبقي قوم فاتي
رسول الله صلى الله عليه وسلم بمخضب من حجارة
فيه ماء فصغر المخضب ان يبسط فيه كفه فتوضا
القوم كلهم قلنا كم كنتم قال ثمانين وزيادة ۔

۱۹۳ ۔ حدثنا محمد بن العلاء قال ثنا ابو اسامة
عن بريد عن ابي بردة عن ابي موسى ان النبي صلى
الله عليه وسلم دعا بقدح فيه ماء فغسل يديه و
وجهه فيه ومج فيه ۔

۱۹۴ ۔ حدثنا احمد بن يونس قال ثنا عبد العزيز
بن ابي سلمة قال ثنا عمرو بن يحيى عن ابيه عن عبد الله
بن زيد قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاخرجنا له ماء في تور من صفر فتوضا فغسل وجهه
ثلثا ويديه مرتين مرتين ومسح براسه فاقبل به
وادبر وغسل رجليه ۔

۱۹۵ ۔ حدثنا ابو اليمان قال ثنا شعيب عن الزهري
قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان عائشة
قالت لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم واشتد به وجعه
استاذن ازواجه في ان يمرض في بيتي فاذن له فخرج
النبي صلى الله عليه وسلم بين رجلين تخط رجلاه
في الارض بين عباس ورجل اخر قال عبيد الله
فاخبرت عبد الله بن عباس فقال اتدري من
الرجل الاخر قلت لا قال هو علي بن ابي طالب و
كانت عائشة تحدث ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال بعد ما دخل بيته واشتد وجعه هريقوا علي
من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن لعلي اعهد الى
الناس واجلس في مخضب لحفصة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم ثم طفقنا نصب عليه تلك القرب
حتى طفق يشير الينا ان قد فعلتن ثم خرج

تو نزدیک گھر والا اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور باقی حضرات وہیں رہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کا لگن پیش کیا گیا جس میں پانی تھا مگر چھوٹا ہونے کے باعث سب بیک وقت ہاتھ نہیں ڈال سکتے تھے لیکن سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کتنے تھے، فرمایا اسّی یا زیادہ۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ منگایا جس میں پانی تھا۔ آپ نے دونوں ہاتھ اور چہرۂ انور اسی میں دھویا اور اسی میں کلی فرمائی۔

عمرو بن یحییٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے پیتل کے طشت میں پانی پیش کیا۔ آپ نے تین دفعہ چہرۂ انور دھویا اور دو دو دفعہ ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا آگے سے اور پیچھے سے اور دونوں پیروں کو دھویا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی علالت شدت اختیار کر گئی۔ آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے بیماری کے دوران میرے گھر میں رہنے کی اجازت مانگی تو آپ کو اجازت مل گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے اور آپ کے پیر زمین پر گھسٹ رہے تھے یعنی حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے بتایا اور فرمایا۔ کیا تو جانتا ہے جو کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں داخل ہونے اور بیماری کے بڑھنے پر آپ نے فرمایا۔ مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ جن کے بند کھولے نہ گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں۔ آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت حفصہ کے لگن میں بٹھا دیا گیا پھر ہم آپ پر وہ مشکیں بہانے لگے یہاں تک کہ آپ

www.alahazratnet.org

إلى النَّاسِ۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ التَّوْرِ۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ عَمِّي يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبِرْنِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَكَفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَاغْتَرَفَ بِهَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَأَدْبَرَ بِهٖ وَأَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَوَضَعَ أَصَابِعَهٗ فِيْهِ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ قَالَ أَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ۔

...تعلیم کر کے پھر لوگوں کی طرف تشریف لائے۔

طشت سے وضو کرنا

عمرو بن یحییٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میرے چچا جان وضو میں بہت پانی بہاتے۔ پس وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے بتایئے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے طشت میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر تین مرتبہ انہیں دھویا۔ پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی لیا تین مرتبہ ایک ہی چلو سے۔ پھر دونوں ہاتھ ڈال کے اور لپ بھر کر منہ دھویا تین مرتبہ۔ پھر دونوں ہاتھ دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا کہ ہاتھوں کو پیچھے سے لے گئے اور آگے لائے۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے ہی وضو کرتے دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا برتن منگایا تو چوڑے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اس میں مبارک انگلیاں ڈالیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ کی انگلیوں سے پھوٹ کر بہہ رہا تھا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ جنہوں نے وضو کیا ان کا اندازہ کیا تو وہ ستر سے اسی تک تھے۔

ف: رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دریائے کرم جوش میں آیا تو اپنے جاں نثاروں اور شمع رسالت کے پروانوں کی اس ادا سے مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی کہ چشم فلک نے اس سے پہلے ایسا منظر کبھی دیکھا نہیں ہوگا۔ وضو کے لیے پانی دیا اور وہ بھی اپنی انگلیوں سے پنجابِ رحمت جاری کر کے۔ کیوں نہ ہو کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کریم کو نائب اعظم کی شان ہی عطا فرمائی ہے۔ اختیارات ہی سب سے بڑھ کر دیئے ہیں۔ ایک عاشق صادق نے اس حقیقت کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ایک مُد پانی سے وضو کرنا

ابن جبر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مُد تک

عليه وسلم يغسل أو كان يغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد ويتوضأ بالمد.

باب ۱۳۵ المسح على الخفين

۱۹۹ - حدثنا أصبغ بن الفرج عن ابن وهب قال حدثني عمرو قال حدثني أبو النضر عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمر عن سعد بن أبي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه مسح على الخفين وأن عبد الله بن عمر سأل عمر عن ذلك فقال نعم إذا حدثك شيئا سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم فلا تسأل عنه غيره وقال موسى بن عقبة أخبرني أبو النضر أن أبا سلمة أخبره أن سعدا حدثه فقال عمر لعبد الله نحوه.

۲۰۰ - حدثنا عمرو بن خالد الحراني قال حدثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن سعد بن إبراهيم عن نافع بن جبير عن عروة بن المغيرة عن أبيه المغيرة بن شعبة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه خرج لحاجته فاتبعه المغيرة بإداوة فيها ماء فصب عليه حين فرغ من حاجته فتوضأ ومسح على الخفين.

۲۰۱ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا شيبان عن يحيى عن أبي سلمة عن جعفر بن عمرو بن أمية الضمري أن أباه أخبره أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين وتابعه حرب وأبان عن يحيى.

۲۰۲ - حدثنا عبدان قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا الأوزاعي عن يحيى عن أبي سلمة عن جعفر بن عمرو بن أمية عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يمسح على عمامته وخفيه وتابعه معمر عن يحيى عن أبي سلمة عن عمرو رأيت النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۱۳۶ إذا أدخل رجليه وهما طاهرتان

۲۰۳ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا زكريا عن عامر عن عروة بن المغيرة عن أبيه قال كنت مع النبي صلى

پانی کے ساتھ غسل کرتے اور ایک مد سے وضو فرمایا کرتے۔

موزوں پر مسح کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا، ہاں اور جب حضرت سعد تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بتائیں تو اس کے متعلق کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو ۔۔۔ ایک روایت میں یوں ہے، ابو النضر، ابو سلمہ نے حضرت سعد سے اسی طرح روایت کی اور حضرت عمر نے عبداللہ سے اسی طرح فرمایا۔

عروہ بن مغیرہ علیہ الرحمۃ والد ماجد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ لوٹا لیے پانی لے کر آپ کے پیچھے گئے۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے پانی ڈالا۔ پس حضور نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

جعفر بن امیہ ضمری کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ۔۔۔ حرب اور ابان نے یحییٰ سے اس کی متابعت کی ہے۔

جعفر بن عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے عمامہ مبارک اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ۔۔۔ متابعت کی ہے اس کی معمر، یحییٰ، ابو سلمہ، عمرو سے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔

جبکہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا ہو

عروہ بن مغیرہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، میں نے آپ کے

www.alahazratnetwork.org

اللّٰہ علیہ وسلم فی سفر فاهویت لانزع خفیه فقال دعهما فانی ادخلتهما طاهرتین فمسح علیهما۔

موزے اتارنے چاہے تو فرمایا۔ رہنے دو کیونکہ پہنتے وقت میرے پیر پاک تھے اور ان پر مسح فرمایا۔

باب ۱۲۷ من لم یتوضأ من لحم الشاة والسویق واکل ابو بکر وعمر وعثمان رضی اللّٰہ عنهم فلم یتوضؤا۔

جو گوشت کھانے اور ستو پینے کے بعد وضو نہ کرے

حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گوشت کھا کر وضو نہ کیا۔

۲۰۴ - حدثنا عبد اللّٰہ بن یوسف قال انا مالک عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد اللّٰہ بن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اکل کتف شاة ثم صلی ولم یتوضأ۔

عطاء بن یسار نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۰۵ - حدثنا یحیی بن بکیر قال ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی جعفر بن عمرو بن امیة ان اباه اخبره انه رای النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یحتز من کتف شاة فدعی الی الصلوٰة فالقی السکین فصلی ولم یتوضأ۔

جعفر بن عمرو بن امیہ کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتے دیکھا۔ پس آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔

باب ۱۲۸ من مضمض من السویق ولم یتوضأ۔

جو ستو پی کر کلی کرے اور وضو نہ کرے۔

۲۰۶ - حدثنا عبد اللّٰہ بن یوسف قال انا مالک عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار مولی بنی حارثة ان سوید بن النعمان اخبره انه خرج مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصهباء وهی ادنی خیبر فصلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا بالسویق فامر به فثری فاکل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم واکلنا ثم قام الی المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلی ولم یتوضأ۔

بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ خیبر کے سال وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب صہباء کے مقام پر پہنچے جو خیبر کے نزدیک ہے تو آپ نے عصر پڑھی۔ پھر زاد راہ منگوایا۔ ستو کے سوا کچھ بھی موجود نہ تھا جو آپ کے لیے گھولے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے۔ پھر نماز مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے کلی کی اور ہم نے بھی۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۰۷ - حدثنا اصبغ قال انا ابن وهب قال اخبرنی عمرو عن بکیر عن کریب عن میمونة ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اکل عندها کتفا ثم صلی ولم یتوضأ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

ف: مذکورہ چاروں احادیث نیز باب ۱۲۷، ۱۲۸ کی عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر پہلے وضو تھا تو ایسی چیز کھا لینے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف کلی کر لینا

سو فرق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ١٤٩ هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ

٢٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا تَابَعَهُ يُونُسُ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

باب ١٥٠ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ أَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوءًا

٢٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ.

٢١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثنا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ.

باب ١٥١ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

٢١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا ح وَثنا مُسَدَّدٌ قَالَ ثنا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

٢١٢ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثنا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا

کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ پیا تو کلی کی اور فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے ـــ متابعت کی اس کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے۔

نیند سے وضو لازم آتا ہے اور جو ایک دو مرتبہ اونگھنے اور جھونکا لینے سے وضو لازم نہ جانے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی نماز پڑھتا ہوا اونگھنے لگے تو چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ نیند کا زور چلا جائے۔ کیونکہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے گا تو اسے کیا معلوم کہ بخشش طلب کرنے کی بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو نماز میں نیند آئے تو سو جائے یہاں تک کہ جو پڑھے اسے سمجھے گا۔

حدث کے بغیر وضو کرنا۔

محمد بن یوسف سفیان عمرو بن عامر نے حضرت انس سے سنا ـــ مسدد یحییٰ سفیان عمرو بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کیسے کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہم کو ایک ہی وضو کافی ہوتا جب تک حدث نہ ہو جائے۔

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خیبر کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب صہبا کے مقام پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عصر پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے کھانا طلب فرمایا تو ستو کے سوا کچھ نہ ملا۔ ہم نے کھایا پیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صلى دعا بالاطعمة فلم يؤت الا بالسويق فاكلنا و
شربنا ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم الى المغرب
فمضمض ثم صلى لنا المغرب ولم يتوضأ ؞

باب ٥٢ من الكبائر ان لا يستتر من بوله ؞

٢١٣ - حدثنا عثمان قال ثنا جرير عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بحائط من حيطان المدينة او مكة فسمع صوت انسانين يعذبان في قبورهما فقال النبي صلى الله عليه وسلم يعذبان وما يعذبان في كبير ثم قال بلى كان احدهما لا يستتر من بوله وكان الاخر يمشي بالنميمة ثم دعا بجريدة فكسرها كسرتين فوضع على كل قبر منهما كسرة فقيل له يا رسول الله لم فعلت هذا قال لعله ان يخفف عنهما ما لم ييبسا ؞

باب ٥٣ ما جاء في غسل البول وقال النبي صلى الله عليه وسلم لصاحب القبر كان لا يستتر من بوله ولم يذكر سوى بول الناس ؞

٢١٤ - حدثنا يعقوب بن ابراهيم قال اخبرنا اسمعيل بن ابراهيم قال حدثني روح بن القاسم قال حدثني عطاء بن ابي ميمونة عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تبرز لحاجته اتيته بماء فيغسل به ؞

باب ٥٤

٢١٥ - حدثنا محمد بن المثنى قال ثنا محمد بن خازم قال ثنا الاعمش عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان لا يستتر من البول واما الآخر فكان يمشي بالنميمة ثم اخذ

نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور کلی کی پھر ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں سے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کی آوازیں سنیں جن کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ پھر فرمایا کیوں نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا۔ پھر ایک ٹہنی منگوائی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک حصہ رکھ دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔

پیشاب کو دھونے کا بیان

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر والے کے متعلق فرمایا کہ وہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور آدمی کے پیشاب کے سوا کسی کے پیشاب کا ذکر نہ فرمایا۔

عطاء بن ابی میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت سے فارغ ہو جاتے تو میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کر دیتا تو آپ اس سے استنجا فرما لیتے۔

عذاب قبر میں ذکر الٰہی سے کمی ہونا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی لگاتا پھرتا تھا۔ پھر ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک

www.alahazratnetwork.org

جريدة رطبة فكسرها كسرتين فوضع على كل قبر منهما كسرة فقيل يا رسول الله لم فعلت هذا قال لعله أن يخفف عنهما ما لم تيبسا قال ابن المثنى وحدثنا وكيع قال حدثنا الأعمش سمعت مجاهدا مثله.

حصہ گاڑ دیا لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے ___ ابن مثنیٰ، وکیع، اعمش نے مجاہد سے ایسا ہی سنا ہے۔

ف: یہ حدیث جانبات میں سے ہے کہ نگاہ مصطفیٰ کا حال بیان کر رہی ہے کہ پروردگار عالم کے محبوب اکرم، نائب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ ہوتے ہوئے قبر اور عذاب قبر کے حالات بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔ خود قبر والوں کو ملاحظہ فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہوگیا کہ کن برائیوں کے باعث انہیں عذاب ہو رہا تھا۔ غور طلب بات ہے کہ ان مردوں کے متعلق جو خدا نے فیصلہ کیا اس کا محبوب خدا کو کیسے پتہ لگا۔ جب اس حقیقت کو جان اور مان لیا جائے گا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خداداد کمالات کا انکار کرنے کی گنجائش ہی نہیں رہے گی۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوگئی کہ مرنے کے بعد قبر میں عذاب یا راحت ہوتی ہے۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب مردہ بدن میں عذاب یا راحت دیا جاتا ہے تو یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ اس کے حواس باقی رہتے ہیں۔ یعنی مردہ دیکھتا، اور سنتا ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کا واضح بیان موجود ہے۔ جن کا انکار کرنا روحقیقت کو جھٹلانا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہر شخص اسلام کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

باب ۵۵ ترك النبي صلى الله عليه وسلم والناس الأعرابي حتى فرغ من بوله في المسجد

حضور نے اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑے رکھا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہوگیا۔

٢١٦ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا همام قال حدثنا إسحق عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى أعرابيا يبول في المسجد فقال دعوه حتى إذا فرغ دعا بماء فصبه عليه.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا، جانے دو۔ جب وہ فارغ ہوگیا تو پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

باب ۵۶ صب الماء على البول في المسجد

مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا۔

٢١٧ - حدثنا أبو اليمان قال أنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن أبا هريرة قال قام أعرابي فبال في المسجد فتناوله الناس فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم دعوه وهريقوا على بوله سجلا من ماء أو ذنوبا من ماء فإنما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين.

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے پکڑنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جانے دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے تنگی کرنے کے لیے نہیں۔

٢١٨ - حدثنا عبدان قال أنا عبد الله قال أنا يحيى بن سعيد قال سمعت أنس بن مالك عن النبي صلى الله

عبدان، عبد اللہ، یحییٰ بن سعید حضرت انس بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ___ خالد بن مخلد، سلیمان، یحییٰ بن سعید سے

عليه وسلم ح وحدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سليمان عن يحيى بن سعيد قال سمعت أنس بن مالك قال جاء أعرابي فبال في طائفة المسجد فزجره الناس فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم فلما قضى بوله أمر النبي صلى الله عليه وسلم بذنوب من ماء فأهريق عليه

روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک اعرابی آیا پس مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے ڈانٹا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منع کیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا حکم فرمایا جو اس پر بہا دیا گیا۔

ف: ۱۰۱ اس حدیث میں اخلاقیات کا بہترین سبق دیا گیا ہے کہ ایک اعرابی عرب مسجد سے بے خبر ہونے کے باعث مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو بعض صحابۂ کرام اسے ڈانٹنے لگے۔ اس پر رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے پر صحابۂ کرام کو منع کیا کیونکہ ممکن ہے کہ درمیان میں پیشاب بند کرنے پر اعرابی کو کوئی تکلیف ہو جاتی۔ لہٰذا اسے پیشاب کرنے کا پورا موقع دیا پھر اس پیشاب پر آپ کے حکم سے ایک ڈول پانی بہایا گیا۔ اسی سلسلے کی دوسری روایت میں ہے کہ بعد میں آپ نے اعرابی کو سمجھایا کہ مسجد میں ایسا کام نہیں کیا کرتے۔

باب بول الصبيان

٢١٩- حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أم المؤمنين أنها قالت أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بصبي فبال على ثوبه فدعا بماء فأتبعه إياه.

٢٢٠- حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن أم قيس بنت محصن أنها أتت بابن لها صغير لم يأكل الطعام إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأجلسه رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجره فبال على ثوبه فدعا بماء فنضحه ولم يغسله.

شیر خوار بچوں کا پیشاب

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر ڈال دیا۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنا ایک چھوٹا بیٹا لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا اور اسے نہ دھویا۔

باب البول قائما وقاعدا

٢٢١- حدثنا آدم قال حدثنا شعبة عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم سباطة قوم فبال قائما ثم دعا بماء فجئته بماء فتوضأ.

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لے گئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگایا تو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ نے وضو فرمایا۔

باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط

٢٢٢- حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال حدثنا جرير

اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عن منصور عن أبي وائل عن حذيفة قال رأيتني أنا والنبي صلى الله عليه وسلم نتماشى فأتى سباطة قوم خلف حائط فقام كما يقوم أحدكم فبال فانتبذت منه فأشار إلي فجئته فقمت عند عقبه حتى فرغ۔

فرمایا، مجھے یاد ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے تو دیوار کے پیچھے ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور تمہاری طرح کھڑے ہو کر پیشاب کیا، میں پرے ہٹ گیا تو مجھے اشارے سے بلایا، پس میں پیچھے کھڑا رہا یہاں تک کہ آپ فارغ ہو گئے۔

باب ۱۶۰ البول عند سباطة قوم

کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا

۲۲۳ — حدثنا محمد بن عرعرة قال حدثنا شعبة عن منصور عن أبي وائل قال كان أبو موسى الأشعري يشدد في البول ويقول إن بني إسرائيل كان إذا أصاب ثوب أحدهم قرضه فقال حذيفة ليته أمسك أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم سباطة قوم فبال قائما۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری پیشاب کے بارے میں بہت سختی فرماتے اور فرماتے کہ بنی اسرائیل میں سے کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اسے کاٹ دیتے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش وہ اس سے رکے رہتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور خود بھی آپ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ پوری زندگی میں یہی ایک موقع ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اور ایسا آپ نے عذر کے باعث کیا تھا۔ اگر ایک دفعہ بھی آپ ایسا نہ کرتے تو امت محمدیہ کو مجبوری میں بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت نہ ہوتی اور گناہ شمار ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۶۱ غسل الدم

خون کو دھونا

۲۲۴ — حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى عن هشام قال حدثتني فاطمة عن أسماء قالت جاءت امرأة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت أرأيت إحدانا تحيض في الثوب كيف تصنع قال تحته ثم تقرصه بالماء وتنضحه وتصلي فيه۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: فرمائیے کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں خونِ حیض لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ اسے ملے، پھر اس پر پانی ڈالے اور پانی سے دھو کر اسی میں نماز پڑھے۔

۲۲۵ — حدثنا محمد قال أخبرنا أبو معاوية قال حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت جاءت فاطمة بنت أبي حبيش إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني امرأة أستحاض فلا أطهر أفأدع الصلاة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا إنما ذلك عرق وليس بحيض فإذا أقبلت حيضتك فدعي الصلاة وإذا أدبرت فاغسلي عنك الدم ثم صلي قال وقال أبي ثم توضئي لكل صلاة حتى يجيء ذلك الوقت۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابو حبیش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میں مستحاضہ ہوں اور پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، یہ تو رگ کا خون ہے، حیض نہیں۔ جب تمہارے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب گزر جائیں تو غسل کر کے خون دھو لیا کرو اور نماز پڑھا کرو۔ میرے والد محترم نے فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو یہاں تک کہ ایام حیض آ جائیں

www.alahazratnetwork.org

بَابٌ ۱۶۲ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهٖ وَغَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْاَةِ ؕ

۲۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِيْ ثَوْبِهٖ ؕ

۲۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ بُقَعُ الْمَاءِ

بَابٌ ۱۶۳ اِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ اَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ اَثَرُهَا ؕ

۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْهِ بُقَعُ الْمَاءِ ؕ

۲۲۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ ابْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى

[illegible]

منی کا دھونا اور کھرچنا نیز اس چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھو دیا کرتی۔ آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی کی تری آپ کے کپڑے میں باقی رہتی تھی۔

قتیبہ، یزید، عمرو، سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا— مسدد، عبد الواحد، عمرو بن میمون، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منی کے متعلق پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے تو فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے اس کو دھو دیا کرتی تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا اثر کپڑے میں باقی رہتا۔

جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے اور اس کا نشان نہ جائے۔

سلیمان بن یسار سے اس کپڑے کے متعلق روایت ہے جس کو منی لگ جائے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو دیا کرتی۔ آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا نشان باقی رہتا تھا۔

سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھو دیا کرتیں پھر بھی ایک یا کئی دھبے دکھائی دیا کرتے

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ اُنَاسٌ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَاَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَاءَ الْخَبَرُ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيْءَ بِهِمْ فَاَمَرَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسُمِرَتْ اَعْيُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَهٰؤُلَاءِ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔

٢٣١ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ۔

بَابٌ (١٦٥) مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَاءِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ اَوْ رِيْحٌ اَوْ لَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا بَأْسَ بِرِيْشِ الْمَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ عِظَامِ الْمَوْتٰى نَحْوَ الْفِيْلِ وَغَيْرِهٖ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُوْنَ بِهَا وَيَدَّهِنُوْنَ فِيْهَا لَا يَرَوْنَ بِهٖ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرَاهِيْمُ لَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ ۔

٢٣٢ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ ۔

٢٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ

سے کچھ لوگ حاضر خدمت ہوئے تو مدینہ منورہ میں بیمار پڑ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں چراگاہ میں اونٹنیوں کے پاس چلے جانے کا حکم دیا کہ ان کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ سو چلے گئے جب تندرست ہو گئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور مویشیوں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت یہ خبر آئی تو ان کا تعاقب کرنے آدمی بھیجے گئے۔ دن چڑھے وہ انہیں پکڑ لائے تو آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور دھوپ میں ڈال دیئے گئے۔ پانی مانگتے مگر نہ دیا گیا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے نیز اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد تعمیر ہونے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے رہنے کی جگہوں میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

اگر گھی اور پانی میں نجاست گر جائے۔

زہری کا قول ہے کہ پانی میں کوئی مضائقہ نہیں جب تک ذائقہ، بو یا رنگ نہ بدلے۔ حماد کا قول ہے کہ مردار کے پروں میں کوئی ڈر نہیں۔ زہری نے ہاتھی وغیرہ مردار کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اگلے علماء میں سے کئی حضرات کو ان سے کنگھی کرتے دیکھا اور ان میں تیل رکھتے، وہ کوئی مضائقہ نہ سمجھتے۔ ابن سیرین اور ابراہیم کا قول ہے کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چوہے کے متعلق پوچھا گیا جب کہ وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اسے نکال دو اور اس کے ارد گرد سے اور اپنا (باقی) گھی کھا لو۔

علی بن عبد اللہ، معن، امام مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چوہے کے متعلق پوچھا گیا جبکہ

النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن فأرة سقطت في سمن فقال خذوها وما حولها فاطرحوه قال معن حدثنا مالك ما لا أحصيه يقول عن ابن عباس عن ميمونة •

٢٣٤ - حدثنا أحمد بن محمد قال أنا عبد الله قال أنا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل كلم يكلمه المسلم في سبيل الله يكون يوم القيامة كهيئتها إذ طعنت تفجر دما اللون لون الدم والعرف عرف المسك •

باب (٦٦) البول في الماء الدائم •

٢٣٥ - حدثنا أبو اليمان قال أنا شعيب قال أنا أبو الزناد أن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج حدثه أنه سمع أبا هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نحن الآخرون السابقون وبإسناده قال لا يبولن أحدكم في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه •

باب (٦٧) إذا ألقي على ظهر المصلي قذر أو جيفة لم تفسد عليه صلاته

وكان ابن عمر إذا رأى في ثوبه دما وهو يصلي وضعه ومضى في صلاته وقال ابن المسيب والشعبي إذا صلى وفي ثوبه دم أو جنابة أو لغير القبلة أو تيمم فصلى ثم أدرك الماء في وقته لا يعيد •

٢٣٦ - حدثنا عبدان قال أخبرني أبي عن شعبة عن أبي إسحق عن عمرو بن ميمون أن عبد الله قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ساجد ح قال و حدثني أحمد بن عثمان قال حدثنا شريح بن مسلمة قال حدثنا إبراهيم بن يوسف عن أبيه عن أبي إسحق قال حدثني عمرو بن ميمون أن عبد الله بن مسعود حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي عند

وہ گھی میں گر جائے، فرمایا کہ اس کو اور اس کے ارد گرد سے پھینک دو ——— معن، امام مالک، از زہری متعدد مرتبہ حضرت ابن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کو جو زخم اللہ کی راہ میں لگے وہ قیامت میں اسی شکل کا ہوگا جیسے آج ہی زخم لگا ہو اور خون کے رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا، مشک جیسی خوشبو والا۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ہم سب میں آخری اور سب سے پہلے ہیں ——— نیز اسی دوسری اسناد کے ساتھ فرمایا، تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو چلتا نہ ہو، پھر اس سے غسل کرے۔

اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ حضرت ابن عمر جب نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑے میں خون دیکھتے تو اسے پھینک دیتے اور نماز جاری رکھتے۔ ابن مسیب اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے کپڑے میں خون یا منی لگی ہوئی ہو یا قبلہ کے غیر (کی طرف) یا تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہو اور وقت کے اندر پانی مل جائے تو اعادہ نہ کرے۔

عبدان، ان کے والد، شعبہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں تھے ——— احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جب کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ان میں سے ایک دوسرے

www.alahazratnetwork.org

البيت وأبو جهل وأصحاب له جلوس إذ قال بعضهم
لبعض أيكم يجيء بسلا جزور بني فلان فيضعه على
ظهر محمد إذا سجد فانبعث أشقى القوم فجاء به
فنظر حتى إذا سجد النبي صلى الله عليه وسلم وضعه
على ظهره بين كتفيه وأنا أنظر لا أغني شيئا لو كانت
لي منعة قال فجعلوا يضحكون ويحيل بعضهم على
بعض ورسول الله صلى الله عليه وسلم ساجد لا يرفع
رأسه حتى جاءته فاطمة فطرحته عن ظهره فرفع رأسه
ثم قال اللهم عليك بقريش ثلاث مرات فشق ذلك
عليهم إذ دعا عليهم قال وكانوا يرون أن الدعوة في ذلك
البلد مستجابة ثم سمى اللهم عليك بأبي جهل وعليك
بعتبة بن أبي ربيعة وشيبة بن ربيعة والوليد بن عتبة
وأمية بن خلف وعقبة بن أبي معيط وعد السابع فلم نحفظه
قال فوالذي نفسي بيده لقد رأيت الذين عد
رسول الله صلى الله عليه وسلم صرعى في القليب قليب بدر

سے کہنے لگا کہ تم میں سے کون ہے جو فلاں قبیلے سے اونٹ کی اوجھڑی لا کر محمد پر جب کہ وہ سجدے میں ہوں، رکھے۔ قوم میں سے ایک بڑا بدبخت اٹھا وہ اسے لے آیا اور انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو اس نے کندھوں کے درمیان پیٹھ پر رکھ دی۔ میں دیکھ رہا تھا لیکن کچھ نہ کر سکا کاش میرا کوئی ساتھی ہوتا۔ وہ ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں رہے اور سر نہ اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہ آئیں اور اسے آپ کی پیٹھ سے ہٹایا تو سر اٹھایا۔ پھر تین مرتبہ کہا: اے اللہ قریش کو سنبھال لے۔ آپ کا بددعا کرنا ان پر گراں گزرا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر نام لیے: اے اللہ ابوجہل کو سنبھال اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو۔ ساتویں کا نام لیا لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جن کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نام لیے وہ پچھاڑ کر بدر کے گڑھے میں پھینکے ہوئے تھے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاہنے پر پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے ان دشمنوں کو غزوۂ بدر میں صحابہ کے ہاتھوں ذلت کے ساتھ مارا۔ لہٰذا یوں نہیں کہنا چاہیے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ وہ وہی کر دیتا ہے جو اس کا محبوب چاہتا ہے کیونکہ،

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

باب ۱۶۸ البزاق والمخاط ونحوه في الثوب

وقال عروة عن المسور ومروان خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية فذكر الحديث وما تنخم النبي صلى الله عليه وسلم نخامة إلا وقعت في كف رجل منهم فدلك بها وجهه وجلده

تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا

عروہ، مسور اور مروان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیبیہ کے لیے تشریف لے گئے۔ حدیث بیان کرتے ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بھی تھوک پھینکا تو وہ ان میں سے کسی کے ہاتھ پر گرا، جسے وہ اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا۔

ف: رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لعاب دہن کو صحابہ کرام زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ پوری کوشش کرتے کہ وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر گرے پھر اسے اپنے چہرے اور جسموں پر مل لیا کرتے تھے۔ جانتے خوب تھے کہ پروردگار عالم نے قرآن مجید میں ایسا کوئی حکم نہیں دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی صحابہ کرام سے یہ نہیں فرمایا کہ تم ایسے

مطلب دینے کے ساتھ ایسا کیا۔ قرآن و حدیث میں اس کا حکم نہ ہونے کے باوجود صحابۂ کرام ایسا کرتے رہے تھے اور کر بھی حضور کے سامنے رہے تھے اور آپ نے بھی انہیں ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا تھا۔ معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث میں ہر بات کا تصریحاً حکم ہونا ضروری نہیں بلکہ کچھ احکام دلیل اجماعی سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں تعظیم رسول تو ایمانیات میں شامل بلکہ جان ایمان ہے۔ یہاں تو کسی فعل کا تعظیم شان رسالت پر مبنی ہونا ہی اس کی صحت کا ضامن ہے۔ صریحاً کسی دلیل جواز ہونے ضروری۔ تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کے حکم کی تعمیل اور مقصود کا سبب جلیل ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تھوکا۔

بَابٌ ۶۹ لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ وَلَا بِالْمُسْكِرِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ وَاللَّبَنِ۔

نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں ہے۔ حسن اور ابو العالیہ نے اسے ناپسند کیا ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے نزدیک نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کی نسبت تیمم کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

ابو سلمہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

بَابٌ ۷۰ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ امْسَحُوا عَلَى رِجْلِي فَإِنَّهَا مَرِيضَةٌ۔

عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا۔ ابو العالیہ نے کہا کہ میرے پیروں پر مالش کرو کیونکہ وہ بیمار ہیں۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے پوچھا، جبکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا؟ فرمایا اس چیز کا جاننے والا اب کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لاتے اور حضرت فاطمہ آپ کے چہرے سے خون دھوتیں پھر بوریا لے کر اس کا کوئلہ کر کے جلایا گیا اور آپ

www.alahazratnetwork.org

... والسواك في بيوتها كأنه يتعوذ۔

٢٣١ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال ثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قام من الليل يشوص فاه بالسواك۔

... کرنا ... کے لئے ہیں۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ــــ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کرتے۔

باب دفع السواك إلى الأكبر

مسواک بڑے کے سپرد کرنا۔

وقال عفان حدثنا صخر بن جويرية عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أراني أتسوك بسواك فجاءني رجلان أحدهما أكبر من الآخر فناولت السواك الأصغر منهما فقيل لي كبر فدفعته إلى الأكبر منهما قال أبو عبد الله اختصره نعيم عن ابن المبارك عن أسامة عن نافع عن ابن عمر۔

عفان، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ مسواک کر رہا ہوں میرے پاس دو آدمی آئے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو پکڑا دی۔ مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو۔ تو میں نے بڑے کو دے دی ــــ امام بخاری نے فرمایا کہ نعیم، ابن مبارک، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر نے اسے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

رات کو باوضو سونے کی فضیلت

٢٣٢ - حدثنا محمد بن مقاتل قال انا عبد الله قال انا سفيان عن منصور عن سعد بن عبيدة عن البراء بن عازب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع على شقك الأيمن ثم قل اللهم أسلمت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك اللهم آمنت بكتابك الذي أنزلت وبنبيك الذي أرسلت فإن مت من ليلتك فأنت على الفطرة واجعلهن آخر ما تتكلم به قال فرددتها على النبي صلى الله عليه وسلم فلما بلغت اللهم آمنت بكتابك الذي أنزلت قلت ورسولك قال لا ونبيك الذي أرسلت۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کر لیا کرو پھر داہنی کروٹ لیٹ جایا کرو۔ پھر کہو: اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور ڈرتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی، تیرے سوا کہیں جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اپنے نبی پر نازل فرمائی جنہیں تو نے بھیجا۔ اگر اسی رات میں مر گئے تو تم فطرت پر ہو گے۔ اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بنا لے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے یہ کلمات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے دہرائے جب میں اللهم آمنت بكتابك الذي أنزلت ...... پر پہنچا اور ورسولك کہا تو فرمایا نہیں بلکہ ونبيك الذي أرسلت کہو۔

www.alahazratnetwork.org

ف: ہمیں چاہیے کہ اس دعا کو اپنا ضروری وظیفہ بنالیں اور سوتے وقت یہ الفاظ ضرور پڑھ لیا کریں تاکہ اگر اسی رات میں موت کی آغوش میں جانا پڑ جائے تو فرمانِ رسالت کے مطابق ہم ایمان سلامت لے کر اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یہ کتنی بڑی بشارت ہے جبکہ ایک مسلمان کی زندگی بھر کی ساری تگ و دو ہی اسی مقصد کے لیے ہے۔ خدا کرے کہ ہم جب اس دنیا سے جائیں تو ایمان سلامت لے کر جائیں۔ آمین۔

www.alahazratnetwork.org

پارہ ـــــ ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْغُسْلِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا إِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِلٰى قَوْلِهٖ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۔

بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ ۔

۲۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهٗ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ ۔

۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَمَا أَصَابَهٗ مِنَ الْأَذٰى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذِهٖ غُسْلُهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ ۔

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهٖ ۔

۲۲۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ

غسل کا بیان

ارشاد ربانی ہے جب تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاکی حاصل کرو لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ تک۔ اور فرمایا کہ اے ایمان والو یہ عَفُوًّا غَفُوْرًا تک۔

غسل سے پہلے وضو کرنا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر نماز جیسا وضو کرتے پھر انگلیوں کو پانی میں داخل کرتے اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر ڈالتے۔ پھر پانی کو اپنے سارے جسم پر بہایا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے مگر پیر نہیں دھوئے۔ اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگی ہوئی تھی اسے دھویا پھر اپنے اوپر پانی ڈالا۔ پھر اپنے پیروں کو ہٹا کر انہیں دھویا۔ آپ کا غسل جنابت یہ تھا۔

آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو قدح کہلاتا اور اسے فرق

مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ ۔

کیا جاتا تھا۔

بَابُ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهٖ ۔

ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرنا

۲۴۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ دَخَلْتُ اَنَا وَاَخُوْ عَائِشَةَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا اَخُوْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِاِنَاءٍ نَحْوٍ مِّنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَاَفَاضَتْ عَلٰى رَاْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَبَهْزٌ وَالْجُدِّيُّ عَنْ شُعْبَةَ قَدْرِ صَاعٍ ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عائشہ کا بھائی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُن کے بھائی نے اُن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع کے قریب پانی تھا اور غسل کیا۔ پس اپنے سر پر پانی ڈالا جبکہ ہمارے اور اُن کے درمیان پردہ تھا ـــــ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یزید بن ہارون، بہز اور جُدی نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ ایک صاع کی مقدار تھی۔

۲۴۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ وَاَبُوْهُ وَعِنْدَهٗ قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيْكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا يَكْفِيْنِيْ فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ هُوَ اَوْفٰى مِنْكَ شَعْرًا وَّخَيْرًا مِّنْكَ ثُمَّ اَمَّنَا فِيْ ثَوْبٍ ۔

ابو جعفر سے روایت ہے کہ وہ اور اُن کے والد ماجد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے اور اُن کے پاس اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے اُن سے غسل کے متعلق پوچھا تو کہا کہ ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ میرے لیے تو کافی نہیں ہے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اتنا پانی اُنہیں کافی ہو جاتا تھا جن کے بال تم سے زیادہ تھے اور تم سے بہتر تھے پھر ایک کپڑے میں ہماری امامت کرتے تھے۔

۲۴۸ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ اَخِيْرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے ـــــ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ ابن عیینہ آخر میں ابن عباس عن میمونہ کہا کرتے تھے جبکہ صحیح وہی ہے جو ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

ف ۱ اس باب کی مذکورہ تینوں احادیث سے حسب ذیل باتیں سامنے آتی ہیں (۱) غسل کرتے وقت پردہ بھی ضروری ہے (۲) ستر اگر چھپا لیا گیا ہو تو ایک کپڑے سے بھی نماز ہو جائے گی۔ لیکن یہ مجبوری کے وقت کی بات ہے جبکہ آج بھی مجبوری میں ایسا کیا جا سکتا ہے۔ (۳) تقریباً صاع یعنی چار سیر کے لگ بھگ پانی سے غسل کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی پانی کی قلت کے وقت کی بات ہے۔ بلا ضرورت خواہ مخواہ پانی بہانا اور ضرورت سے زیادہ بہانا بھی مناسب نہیں۔ اتنا پانی استعمال کیا جائے جس سے قابلِ اطمینان غسل ہو جائے۔

بَابُ مَنْ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثًا

جو اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالے

۲۴۹ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ

سلیمان بن صرد نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ

عَنْ رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ۔

٢٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ۔

٢٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ لِي جَابِرٌ أَتَانِي ابْنُ عَمِّكَ يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلَاثَةَ أَكُفٍّ وَيُفِيضُهَا عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ فَقَالَ لِي الْحَسَنُ إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعَرِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعَرًا ۔

بَابُ ۱۷۰ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً ۔

٢٥٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ۔

بَابُ ۱۷۱ مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ ۔

٢٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ ۔

بَابُ ۱۷۲ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ ۔

فرمایا۔

محمد بن علی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہایا کرتے تھے۔

ابوجعفر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا: تمہارے چچا زاد بھائی حسن بن محمد بن حنفیہ میرے پاس آئے اور غسل جنابت کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین چلو لے کر اپنے سر پر ڈالا کرتے، پھر اپنے تمام جسم پر بہاتے تھے۔ حسن نے مجھ سے کہا کہ میرے جسم پر بال زیادہ ہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تم سے زیادہ تھے۔

غسل ایک ہی بار ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا تو آپ نے دو مرتبہ یا تین دفعہ اپنے ہاتھ دھوئے، پھر اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ کو دھویا، پھر زمین سے اپنا ہاتھ رگڑا، پھر کلی کی، ناک میں پانی لیا اور اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے پیروں کو دھویا۔

جو غسل کرتے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو حلاب وغیرہ کوئی خوشبودار چیز منگواتے اور اسے اپنی ہتھیلی میں لے کر سر کے دائیں حصے سے ابتدا کرتے، پھر بائیں طرف۔ پھر دونوں ہاتھوں سے سر کے درمیان لگاتے۔

غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا۔

۲۵۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا تو آپ نے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو دھویا پھر شرمگاہ دھوئی پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مٹی سے ملے اور انہیں دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا پھر وہاں سے ہٹ گئے اور اپنے پیروں کو دھویا۔ پھر رومال پیش کیا گیا لیکن اُسے استعمال نہ فرمایا نہ اس سے جسم پونچھا۔

بَابٌ ۱۸۱ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِيَكُونَ أَنْقَى۔

صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے رگڑنا۔

۲۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

عبداللہ بن زبیر حمیدی، سفیان، اعمش، سالم بن ابو الجعد، کریب
حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو اپنے ہاتھ سے شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اسے دیوار سے رگڑ کر دھویا۔ پھر وضو کیا جیسا نماز کے لیے کرتے ہیں۔ جب غسل سے فارغ ہو گئے تو اپنے دونوں پیر دھوئے۔

بَابٌ ۱۸۲ هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ

وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الطَّهُورِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَأْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ۔

کیا دھونے سے پہلے جنبی اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔

چنانچہ حضرت ابن عمر اور حضرت براء بن عازب نے وضو کے پانی میں اپنا ہاتھ ڈالا بغیر اس کے کہ انہیں دھویا ہو، پھر وضو کیا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس غسل جنابت کی چھینٹوں میں کوئی مضائقہ نہیں جانتے تھے۔

۲۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ۔

قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے اور اس میں ہمارے ہاتھ باری باری جاتے تھے۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو اپنا ہاتھ دھویا کرتے تھے۔

۲۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے ——— عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد ماجد سے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات میں سے کوئی ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے ——— مسلم اور وہب بن جریر نے شعبہ سے یہ بھی روایت کی کہ غسل جنابت۔

بَابُ ۱۸۳ مَنْ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ ۔

جو غسل کے وقت دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال لے۔

۲۶۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَسَتَرْتُهُ فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لَا ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ بِالْحَائِطِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا اور پردہ کر دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے ایک یا دو دفعہ دھویا۔ سلیمان اعمش راوی کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ تیسری دفعہ کا ذکر کیا یا نہیں۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار سے رگڑا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا نیز چہرہ و دونوں ہاتھوں اور سر دھویا۔ پھر سارے جسم پر پانی بہایا۔ پھر دوسری جگہ ہٹ کر دونوں پیر دھوئے۔ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور اسے واپس نہ لیا۔

بَابُ ۱۸۴ تَفْرِيقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوءُهُ ۔

دھونے اور وضو کے درمیان وقفہ۔ حضرت ابن عمر کے متعلق مذکور ہے کہ انھوں نے اعضائے وضو خشک ہونے کے بعد پیر دھوئے۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا تاکہ اس سے غسل فرمائیں۔ آپ نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر انھیں دو یا تین مرتبہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین

يَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ۔

بَابٌ ۱۸۵ إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمَنْ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا۔

۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَوَكَانَ يُطِيقُهُ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ إِنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ۔

بَابٌ ۱۸۶ غَسْلِ الْمَذْيِ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ۔

۲۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَسَأَلَ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ۔

بَابٌ ۱۸۷ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ۔

۲۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ

سے اپنا ہاتھ رگڑا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ پھر اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر کو تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

جبکہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے۔

ابراہیم بن محمد بن منتشر کے والد محمد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمٰن پر رحم فرمائے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اور وہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس جاتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ رہے ہوتے اور خوشبو اڑا کرتی۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات اور دن کی ایک ہی ساعت میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس پھر آتے تھے جو گیارہ تھیں۔ میں نے حضرت انس سے کہا کہ کیا آپ کی اتنی طاقت تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت مرحمت فرمائی گئی ہے۔ سعید نے قتادہ سے روایت کی کہ حضرت انس نے ان سے نو ازواج مطہرات بیان فرمائیں۔

مذی کو دھونا اور اس سے غسل لازم آنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری مذی بہت خارج ہوا کرتی تھی تو میں نے حضور کی صاحبزادی کے باعث ایک آدمی سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھے۔ آپ نے فرمایا کہ وضو کرو اور شرمگاہ کو دھو لیا کرو۔

جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور خوشبو کا اثر باقی رہے۔

محمد بن منتشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر کا قول کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ صبح کو احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو اٹھ رہی ہو کے متعلق پوچھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

www.al-...reader.org

محرما ينضخ طيبا فقالت عائشة أنا طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم طاف في نسائه ثم أصبح محرما۔

فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی۔ پھر آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس دورہ فرماتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے۔

۲۶۶۔ حدثنا آدم بن أبي إياس قال حدثنا شعبة قال حدثنا الحكم عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كأني أنظر إلى وبيص الطيب في مفرق النبي صلى الله عليه وسلم وهو محرم۔

آدم بن ابی ایاس، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود سے روایت ہے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ حالت احرام میں تھے۔

ف: اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور صراحۃً سامنے آئے۔ پہلی بات یہ کہ احرام باندھنے سے پہلے اگر کسی نے خوشبو لگائی ہو اور حالت احرام میں اس کی چمک یا رنگت نظر آتی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت مقدسہ یا کسی ادا کا تصور کرنا یا باندھنا محبت رسول کی علامت اور سعادت مندی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۸۸ تخليل الشعر حتى إذا ظن أنه قد أروى بشرته أفاض عليه۔

بالوں کا خلال کرنا اور جلد کے تر ہونے کا یقین ہو جانے پر پانی بہا دینا۔

۲۶۷۔ حدثنا عبدان قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اغتسل من الجنابة غسل يديه وتوضأ وضوءه للصلاة ثم اغتسل ثم يخلل بيده شعره حتى إذا ظن أنه قد أروى بشرته أفاض عليه الماء ثلاث مرات ثم غسل سائر جسده۔ وقالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد نغرف منه جميعا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کرتے، پھر غسل کرتے یعنی اپنے ہاتھ سے بالوں میں خلال کرتے۔ جب یقین ہو جاتا کہ جلد تر ہو گئی ہے تو اس پر تین مرتبہ پانی بہاتے، پھر سارے جسم کو دھوتے اور فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے۔ دونوں اس سے چلوؤں سے پانی لیتے۔

باب ۱۸۹ من توضأ في الجنابة ثم غسل سائر جسده ولم يعد غسل مواضع الوضوء منه مرة أخرى۔

جس نے حالت جنابت میں وضو کیا، پھر تمام جسم کو دھوئے لیکن اعضائے وضو کو دوبارہ نہ دھوئے۔

۲۶۸۔ حدثنا يوسف بن عيسى قال أخبرنا الفضل بن موسى قال أخبرنا الأعمش عن سالم عن كريب مولى ابن عباس عن ابن عباس عن ميمونة قالت وضع رسول الله صلى الله عليه وسلم وضوءا لجنابة فأكفأ بيمينه على يساره مرتين أو ثلاثا ثم غسل فرجه ثم ضرب يده بالأرض أو الحائط مرتين أو ثلاثا ثم تمضمض

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا گیا پس آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالا۔ پھر شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پر دو یا تین دفعہ مارا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور اپنے چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ پھر

www.alahazratnetwork.org

وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَأَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ

وہاں سے ہٹ کر پیر دھوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو قبول نہ فرمایا اور اپنے ہاتھ سے پانی پونچھتے رہے۔

بَابُ ۱۹۰ إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ ۔

جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آئے تو اسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے۔

هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ ۔ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز کی اقامت کہی گئی اور کھڑے ہو کر صفیں برابر کر لی گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے تو آپ کو جنبی ہونا یاد آیا۔ ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ رہنا۔ پھر جا کر غسل کیا اور ہمارے پاس تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس تکبیر کہی اور ہم نے ساتھ نماز پڑھی ۔ متابعت کی اس کی عبدالاعلیٰ نے معمر سے، انہوں نے زہری سے اور روایت کیا اسے اوزاعی نے زہری سے۔

بَابُ ۱۹۱ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ۔

غسل جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا۔

۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کر دیا۔ آپ نے ہاتھ پر پانی ڈال کر انہیں دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پس اپنا ہاتھ زمین پر مار کر ملا۔ پھر اسے دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر وہاں سے ہٹ کر اپنے پیر دھوئے میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو نہ لیا اور اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔

بَابُ ۱۹۲ مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ ۔

جو سر کی داہنی جانب سے غسل کی ابتداء کرے۔

۲۷۱ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب ہم میں سے کسی کو جنابت لاحق

عن عائشة قالت كنا إذا أصابت إحدانا جنابة أخذت بيديها ثلاثا فوق رأسها ثم تأخذ بيدها على شقها الأيمن وبيدها الأخرى على شقها الأيسر.

ہوتی تو اپنے ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر ڈالتی پھر اپنے ایک ہاتھ سے سر کے داہنے حصے کو اور دوسرے ہاتھ سے بائیں حصے کو دھلا جاتا۔

باب ٩٣ من اغتسل عريانا وحده في الخلوة ومن تستر فالتستر أفضل وقال بهز عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم الله أحق أن يستحيى منه من الناس

جو تنہائی میں ننگا نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے۔ بہز ابن حکیم اپنے باپ، ان کے جد امجد سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ زیادہ حق ہے کہ اس سے حیا کیا جائے۔

٢٧٢ حدثنا إسحاق بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو إسرائيل يغتسلون عراة ينظر بعضهم إلى بعض وكان موسى صلى الله عليه وسلم يغتسل وحده فقالوا والله ما يمنع موسى أن يغتسل معنا إلا أنه آدر فذهب مرة يغتسل فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه فجمح موسى في إثره يقول ثوبي يا حجر ثوبي يا حجر حتى نظرت بنو إسرائيل إلى موسى وقالوا والله ما بموسى من بأس وأخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا قال أبو هريرة والله إنه لندب بالحجر ستة أو سبعة ضربا بالحجر وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا أيوب يغتسل عريانا فخر عليه جراد من ذهب فجعل أيوب يحتثي في ثوبه فناداه ربه يا أيوب ألم أكن أغنيتك عما ترى قال بلى وعزتك ولكن لا غنى بي عن بركتك ورواه إبراهيم عن موسى بن عقبة عن صفوان عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بينا أيوب يغتسل عريانا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہتے جبکہ حضرت موسیٰ تنہا نہاتے۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم حضرت موسیٰ ہمارے ساتھ اس لیے نہیں نہاتے کہ ان کے خصیے پھولے ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ وہ نہانے لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے۔ پتھر کپڑے لے کر بھاگا اور حضرت موسیٰ نے اس کا تعاقب کیا اور کہتے رہے اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو دیکھ لیا اور کہا۔ خدا کی قسم، موسیٰ کو تو کوئی بیماری نہیں۔ انھوں نے کپڑے لے لیے اور پتھر کو مارا۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا۔ خدا کی قسم حضرت موسیٰ کی مار کے پتھر پر چھ یا سات نشان ہیں۔ —— حضرت ابو ہریرہ ہی سے روایت ہے کہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ حضرت ایوب انھیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے۔ ان کے رب نے ندا فرمائی اے ایوب! جو تو دیکھتا ہے کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ تیری عزت کی قسم، کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اور روایت کیا ہے اسے ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ، صفوان، عطا بن یسار، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے۔

ف: اس حدیث سے تین باتیں خاص طور پر سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ اگر کوئی اللہ کے رسول پر الزام تراشی کرتا اور ان

میں قبض ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی اکثر اوقات جواب دینے سے ہی بے نیاز کر دیتا ہے اور وقت آنے پر اپنے مقربین کو اس انعام اور فیض سے بہرہ ور کر کے دکھا دیتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی بعض نشانیاں دنیا میں باقی رکھتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں بزرگوں کی عظمت پیدا ہو اور عقیدت رہے۔ جو نشانیاں لوگوں کی آنکھ کے سامنے رہیں وہ واسطہ اور وسیلہ بنے رہیں تو ان نشانیوں کو اللہ تعالیٰ بھی لوگوں کو عقیدت سے منسوب کرتا ہے جو ان بزرگوں کی محبت کا وسیلہ بنا رہتا ہے اور تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کوئی بزرگ سے بڑی ہستی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بے نیاز اور مستغنی نہیں ہو سکتی کیونکہ ان حضرات کی سادگی بزرگی اور عظمت منزلت تو رحمن و رحیم کے فضل و کرم کا صدقہ ہے۔ لہٰذا اللہ سے بے نیاز کوئی نہیں۔ اگر سب سے بے نیاز تو صرف پروردگار عالم کی ذات اقدس ہے اور باقی جس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ رب العزت ہی کی رحمت و برکت کا کرشمہ ہے۔

بَابُ ١٩٤ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا

٢٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ ۔

ابو مرہ مولیٰ ام ہانی بنت ابو طالب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور فاطمہ پردہ کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میں ام ہانی ہوں۔

٢٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پردہ کر دیا جبکہ آپ غسل جنابت فرما رہے تھے آپ نے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جو کچھ لگ گیا تھا۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر رگڑا۔ پھر نماز جیسا وضو کیا سوائے پیروں کے۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر دوسری جگہ جا کر اپنے پیر دھوئے۔ پردے کے بارے میں ابو عوانہ اور ابن فضیل نے اس کی متابعت کی ہے۔

بَابُ ١٩٥ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ ۔

جب عورت کو احتلام ہو جائے

٢٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

زینب بنت ابو سلمہ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو طلحہ کی بیوی حضرت ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ۔

تو کیا عورت پر غسل ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی دیکھے۔

بَابُ ۱۹۶ عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ۔

جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ملے جب کہ یہ جنبی تھے۔ میں آپ سے ایک طرف ہو گیا۔ جا کر غسل کیا اور حاضر بارگاہ ہو گیا۔ فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ عرض گزار ہوا کہ میں جنبی تھا لہٰذا بغیر طہارت کے آپ کی بارگاہ میں بیٹھنا میں نے پسند نہ کیا۔ فرمایا کہ سبحان اللہ، مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ ۱۹۷ الْجُنُبُ يَخْرُجُ وَيَمْشِي فِي السُّوقِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَحْلِقُ رَأْسَهُ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ۔

جنبی کا بازار وغیرہ میں جانا

عطا کا قول ہے کہ پچھنے لگوا سکتا ہے، ناخن کٹوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو بھی نہ کیا ہو۔

۲۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس دورہ فرمایا کرتے تھے اور ان دنوں آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

ف: بخاری شریف جلد اول کی حدیث ۲۶۳ کے تحت دیئے گئے ذکر ... اس حدیث کے الفاظ کَانَ یَطُوْفُ سے پیدا ہوس شبہ ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر رات میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جانا معمول تھا لیکن حقیقت میں یہ بات نہیں ہے بلکہ آپ صرف چند اوقات کے موقع پر ایک رات میں اپنی نو ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور نبی اکرم ... آپ کو ... عالم سے تیس مردوں کی طاقت ... حضرت ... فرمائی ... عمدۃ القاری جلد اول صفحہ ... پر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس جنتی مردوں کے برابر یہ طاقت مرحمت فرمائی گئی تھی اور ... شریف کی ایک روایت کے مطابق ہر جنتی مرد دنیا کے سو مردوں کے برابر یہ طاقت عطا فرمائی جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو چار ہزار دنیاوی مردوں کے برابر یہ طاقت و قوت مرحمت ہوئی تھی۔ دوسری بات یہ بھی مد نظر رہنی چاہئے کہ حدیث ۲۶۳ میں گیارہ ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے جانے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن صحیح نو ہے کیونکہ تاریخی لحاظ سے ایک وقت میں نو سے زیادہ ازواج مطہرات کا آپ کے نکاح میں رہنا ثابت نہیں ہے۔

۲۷۸ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ

ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدثنا حميد عن بكر عن أبي رافع عن أبي هريرة قال لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا جنب فأخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت فأتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال أين كنت يا أبا هريرة فقلت له فقال سبحان الله إن المؤمن لا ينجس

باب ١٩٨ كينونة الجنب في البيت إذا توضأ قبل أن يغتسل

٢٧٩ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا هشام وشيبان عن يحيى عن أبي سلمة قال سألت عائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يرقد وهو جنب قالت نعم ويتوضأ

باب ١٩٩ نوم الجنب

٢٨٠ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر أن عمر بن الخطاب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أيرقد أحدنا وهو جنب قال نعم إذا توضأ أحدكم فليرقد وهو جنب

باب ٢٠٠ الجنب يتوضأ ثم ينام

٢٨١ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عبيد الله بن أبي جعفر عن محمد بن عبد الرحمن عن عروة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن ينام وهو جنب غسل فرجه وتوضأ للصلاة

٢٨٢ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله بن عمر قال استفتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم أينام أحدنا وهو جنب قال نعم إذا توضأ

٢٨٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أنه قال ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم أنه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم

نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے اور میں جنبی تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے تو میں کھسک گیا اور رہائش گاہ پر جا کر غسل کیا اور واپس آیا تو آپ بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! تم کہاں تھے میں نے اپنا عذر عرض کر دیا۔ فرمایا سبحان اللہ مومن تو ناپاک نہیں ہوتا۔

جنبی کا غسل کرنے سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت جنابت میں سو جاتے تھے؟ فرمایا۔ ہاں اور وضو کر لیا کرتے تھے

جنبی کا سو جانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا۔ ہاں جب کہ تم میں سے کوئی وضو کر لے تو وہ حالت جنابت میں سو جائے۔

جنبی وضو کرے پھر سو جائے

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کر لیا کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ لیا کہ کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو جائے۔ فرمایا۔ ہاں جب کہ وہ وضو کر لے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ انہیں رات کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ وضو کرو، اپنی شرمگاہ کو دھو لیا کرو اور سو جایا کرو۔

باب ۲۱ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ أَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا أَجْوَدُ وَأَوْكَدُ وَإِنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيثَ الْآخَرَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْغُسْلُ أَحْوَطُ۔

جب دونوں ختنے مل جائیں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب آدمی اپنی بیوی کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ وظیفہ زوجیت کرے تو اس پر غسل واجب ہو گیا۔ متابعت کی اس کی عمرو نے شعبہ سے اور موسیٰ، ابان، قتادہ، حسن سے اسی طرح مروی ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہی زیادہ عمدہ اور مضبوط بات ہے اور ہم نے دوسری حدیث کو لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے بیان کیا ہے اور غسل میں ہی زیادہ احتیاط ہے۔

باب ۲۲ غَسْلُ مَا يُصِيبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْأَةِ

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَأَمَرُوهُ بِذٰلِكَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو تو کیا کرے؟ حضرت عثمان نے فرمایا کہ نماز جیسا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔ میں (حضرت زید) نے حضرت علی، حضرت زبیر بن العوام، حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت ابی بن کعب سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی حکم بتایا۔ مجھے (یحییٰ راوی کو) خبر دی ابوسلمہ، عروہ بن زبیر، حضرت ابوایوب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْغُسْلُ أَحْوَطُ وَذَاكَ الْآخِرُ وَإِنَّمَا بَيَّنَّاهُ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْمَاءُ أَنْقَى۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب عرض گزار ہوئے، اے یارسول اللہ، جب آدمی عورت سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو؟ فرمایا کہ عورت سے جو چیز لگی ہو اسے دھو ڈالے اور وضو کرکے نماز پڑھ لے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ غسل میں زیادہ احتیاط ہے اور یہی آخری حکم ہے۔ ہم نے علماء کے اختلاف کی وجہ سے بیان کیا ہے کیونکہ پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

ف: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اگر عورت سے صحبت کی اور انزال نہ ہوا تو شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے

[illegible] بغیر غسل کیے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس موقف کی مؤید بھی متعدد احادیث صحاح ستہ اور خود بخاری شریف میں موجود ہیں، لیکن یہ بات [illegible] اسلام کے ابتدائی زمانے کی ہے اور اس مضمون کی جملہ احادیث ان حدیثوں سے منسوخ ہیں جن میں وارد ہوا ہے کہ جب مرد و [illegible] عورت کا ختنہ سے ختنہ مل گیا تو دونوں پر غسل واجب ہو گیا۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو اختلاف صحابہ کے باعث [illegible] ھذا اجود فرمایا ہے، یہ درست نہیں کیونکہ صحابۂ کرام کا اس بارے میں اختلاف نہیں تھا مگر یہ حدیثیں شروع اسلام سے [illegible] متعلق اور منسوخ ہیں جبکہ وجوب غسل والی حدیثیں ان کی ناسخ ہیں۔

كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

[illegible]وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ [illegible]قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَ [illegible]لَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ [illegible]فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ [illegible]التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ◆

اور ارشاد خداوندی ہے: "اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک کہ پاک نہ ہو لیں، پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔ بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو" (۲:۲۲۲)

بَابُ [illegible] كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ وَقَوْلِ [illegible]النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ [illegible]عَلَىٰ بَنَاتِ آدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ [illegible]الْحَيْضُ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَ [illegible]حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ ◆

حیض کی ابتدا کیسے ہوئی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے۔" بعض حضرات نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں بھیجا گیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث زیادہ قابل اعتماد ہے۔

[illegible]۲۸۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ [illegible]سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ [illegible]يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا لَا نَرَىٰ إِلَّا الْحَجَّ [illegible]فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [illegible]عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ [illegible]قَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَىٰ بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي [illegible]مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَ [illegible]ضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ ◆

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے ارادے سے نکلے۔ جب سرف کے مقام پر تھے تو مجھے حیض آ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ کیا حیض آ گیا؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے، تم بھی وہ سب ارکان ادا کرو جو حاجی کرتے ہیں مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

ف: یہ پوری حدیث بخاری شریف کی کتاب الحج میں ہے۔ یہاں اس طویل حدیث کا ایک حصہ اس کتاب الحیض میں پیش کیا [illegible]گیا ہے۔ یہ حدیث معمولی سے لفظی اختلاف کے ساتھ مسلم شریف، نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف کی کتاب الحج میں بھی موجود ہے [illegible]جبکہ نسائی شریف کی کتاب الطہارۃ میں بھی ہے۔ مضمون واضح ہے۔ حدیث کے آخری الفاظ قابل غور ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ [illegible]علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی کہ یہ خود ایک فعل رسول ہے لہٰذا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

كِتَابُ الْحَيْضِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ ۝

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ ۝

حیض کا بیان

اور ارشادِ خداوندی ہے، اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک کہ پاک نہ ہو لیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا، بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو (۲: ۲۲۲)

حیض کی ابتدا کیسے ہوئی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں بھیجا گیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے ارادے سے نکلے۔ جب سرف کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ کیا حیض آگیا؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے، تم بھی وہ سب کام کرتی رہو جو حاجی کرتا ہے مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

ف: یہ پوری حدیث بخاری شریف کی کتاب الحج میں ہے۔ یہاں آدھی طویل حدیث کا ایک حصہ اس کتاب الحیض میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ حدیث معمولی سے لفظی اختلافات کے ساتھ مسلم شریف، نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف کی کتاب الحج میں بھی موجود ہے بلکہ نسائی شریف کی کتاب الطہارۃ میں بھی ہے۔ مضمون واضح ہے۔ حدیث کے آخری الفاظ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی کیونکہ یہ عمل رسول ہے لہٰذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے

ارادۂ گستاخی نہ قربانی شعائر اسلام سے ہے کہ ہندوستان میں اس کا باقی رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ آن گاؤ دوستی ملعونے اسلام پر علم بیانیا ضبط نہ خدا ہی منع قربت کے ساتھ کہ تقرب بجائے ہر اللہ و رسول کے مخصوص کو روکنا کہ [illegible] گاؤ کے خلاف منع کرے [illegible] اسلامی شعائر کو مٹانے پر اپنا پورا زور لگا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانانِ اسلام کو توفیق دے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو خوش کرنے میں کوشش کریں۔ یہ ہندوستان اسلام کو راضی کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔

باب ٢٠٤ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ

٢٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

٢٨٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سُئِلَ أَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ أَوْ تَدْنُو مِنِّي الْمَرْأَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَكُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِي وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذٰلِكَ بَأْسٌ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھی کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

عروہ سے پوچھا گیا کہ حائضہ بیوی میری خدمت کر سکتی ہے یا حالت جنابت میں عورت میرے نزدیک ہو سکتی ہے؟ عروہ نے فرمایا کہ میرے لئے ہر حالت میں خدمت کرنا آسان ہے اور اس میں کسی پر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ حائضہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دیتیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں معتکف ہوتے تو اپنا سر ان کے نزدیک کر دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتے ہوئے کنگھی کر دیتیں حالانکہ حائضہ ہوتیں۔

باب ٢٠٥ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ فَتَأْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ

٢٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا

ابو وائل اپنی خادمہ کو حالت حیض میں ابو رزین کے پاس بھیجتے اور وہ قرآن مجید کو غلاف سے پکڑ کر لے آتی۔

منصور بن صفیہ کی والدہ ماجدہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری گود سے ٹیک لگا لیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر تلاوت قرآن مجید فرماتے۔

باب ٢٠٦ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا

٢٩١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ

جو حیض کو نفاس کہے

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں جا کر حیض کے کپڑے پہن آئی

النبي صلى الله عليه وسلم مضطجعة في خميصة إذ حضت فانسللت فأخذت ثياب حيضتي فقال أنفست قلت نعم فدعاني فاضطجعت معه في الخميلة

باب ۲۰۷ مباشرة الحائض

۲۹۲ - حدثنا قبيصة قال حدثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا والنبي صلى الله عليه وسلم من إناء واحد كلانا جنب وكان يأمرني فأتزر فيباشرني وأنا حائض وكان يخرج رأسه إلي وهو معتكف فأغسله وأنا حائض۔

۲۹۳ - حدثنا إسماعيل بن خليل قال أخبرنا علي بن مسهر أخبرنا أبو إسحاق هو الشيباني عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عائشة قالت كانت إحدانا إذا كانت حائضا فأراد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يباشرها أمرها أن تتزر في فور حيضتها ثم يباشرها قالت وأيكم يملك إربه كما كان النبي صلى الله عليه وسلم يملك إربه تابعه خالد وجرير عن الشيباني۔

۲۹۴ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الشيباني قال حدثنا عبد الله بن شداد قال سمعت ميمونة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يباشر امرأة من نسائه أمرها فاتزرت وهي حائض ورواه سفيان عن الشيباني۔

باب ۲۰۸ ترك الحائض الصوم

۲۹۵ - حدثنا سعيد بن أبي مريم قال أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد هو ابن أسلم عن عياض بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في أضحى أو فطر إلى المصلى فمر على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن فإني أريتكن أكثر أهل النار فقلن وبم يا رسول الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت من ناقصات عقل

فرمایا کہ کیا تمہیں نفاس آگیا۔ عرض گزار ہوئی۔ ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

حائضہ سے اختلاط کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے اور دونوں جنبی ہوتے۔ اور حکم فرماتے پر ازار باندھ لیتی تو مجھ سے اختلاط فرماتے حالانکہ حائضہ ہوتی اور حالت اعتکاف میں اپنا سر مبارک میری طرف نکال دیتے تو میں حائضہ ہو کر دھو دیتی۔

عبدالرحمن بن اسود کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو حالت حیض کی ابتداء میں اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے۔ پھر اس سے مباشرت کرتے فرمایا کہ تم میں سے کون نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح اپنی خواہش پر کنٹرول رکھتا ہے۔ خالد اور جریر نے شیبانی سے اس کی متابعت کی ہے۔

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے جب کسی کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے جب کہ وہ حائضہ ہوتی۔ اسے سفیان نے بھی شیبانی سے روایت کیا ہے۔

حائضہ کا روزے چھوڑنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عیدالاضحی یا عید فطر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے تو عورتوں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا۔ اے عورتو! صدقہ کرو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری تعداد زیادہ دیکھی ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ وہ کس لیے؟ فرمایا۔ بہت زیادہ لعنت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرنے کے باعث۔ میں نے کسی ناقص العقل و دین والی کو نہیں دیکھا جو تمہاری طرح ہوشیار مرد کی عقل پر بھی غالب آجاتی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ

وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا۔

ہمارے دین اور ہماری عقل کی کمی کیا ہے؟ فرمایا: کیا تمہاری گواہی مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ تمہاری عقل کی کمی کے باعث ہے۔ کیا یہ نہیں کہ جب تم حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھتی ہو اور نہ روزے رکھتی ہو۔ عرض گزار ہوئیں: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہی اس کے دین کی کمی ہے۔

بَابٌ ۲۰۹ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ يَخْرُجَ الْحُيَّضُ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلَىٰ قَوْلِهِ مُسْلِمُونَ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي وَقَالَ الْحَكَمُ إِنِّي لَأَذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ۔

حائضہ طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک حج ادا کرے۔ ابراہیم نے کہا کہ ایک آیت پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابن عباس جنبی کی قراءت میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حالت میں ذکر الٰہی کر لیا کرتے تھے۔ حضرت ام عطیہ نے کہا کہ ہمیں حکم دیا جاتا کہ حائضہ عورتوں کو عیدگاہ کی طرف لے جائیں تاکہ وہ تکبیریں کہیں اور دعا کریں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو سفیان نے خبر دی کہ ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خط منگا کر پڑھا تو اس میں لکھا تھا: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے اہل کتاب! ایک بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ تعالیٰ کی اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں ...... مسلمون تک۔ عطاء نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ کو حیض آیا تو انہوں نے طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک ادا کیے اور نماز نہ پڑھی۔ حکم نے کہا کہ میں بحالت جنابت جانور ذبح کر لیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اسے مت کھاؤ جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

۲۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُ وَاللَّهِ أَنِّي

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، جب مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا: کیوں روتی ہو؟ عرض گزار ہوئی: خدا کی قسم! کاش اس سال میں حج نہ کرتی۔ فرمایا: شاید تمہیں حیض آ گیا ہے۔ عرض گزار ہوئی: ہاں۔ فرمایا کہ یہ چیز تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے

www.alahazratnetwork.org

لَمْ أَحُجَّ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي.

بَابُ ۲۱۰ الْاِسْتِحَاضَةِ

۲۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي.

بَابُ ۲۱۱ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ

۲۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّي فِيهِ.

۲۹۹- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلٰى سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ.

بَابُ ۲۱۲ الْاِعْتِكَافِ لِلْمُسْتَحَاضَةِ

۳۰۰- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهُ

ٹھہرا دی ہے۔ پس جو دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرتی رہنا اور بیت اللہ کا طواف نہ کرنا یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ۔

استحاضہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فاطمہ بنت ابو حبیش عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میں پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دینا اور جب اُتنے دن گزر جائیں تو غسل کر کے، خون دھو کر، نماز پڑھا کرنا۔

خونِ حیض کو دھونا

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے میں خونِ حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو اُسے مل ڈالے اور پھر پانی سے دھو کر اس میں نماز پڑھ لے۔

عبد الرحمن بن قاسم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو پاک کرتے وقت وہ اپنے کپڑے سے خون کو کھرچ دیتی اور اُسے دھو کر سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی اور پھر اُس میں نماز پڑھ لیتی۔

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھے اور آپ کے ساتھ آپ کی ایک زوجۂ مطہرہ بھی جو مستحاضہ تھیں اور خون دیکھتی تھیں۔ بعض اوقات

بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ كَأَنَّ هَذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ ۔

۳۰۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي ۔

۳۰۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ۔

بَابُ ۲۱۳ هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ ۔

۳۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا ۔

بَابُ ۲۱۴ الطِّيبِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ ۔

۳۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ ۲۱۵ دَلْكِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فِرْصَةً

خالد نے بیان کیا وہ نیچے طشت رکھ لیتی تھیں۔ حضرت عائشہ نے کسم کا پانی دیکھا تو کہا یہ اسی طرح کا ہے جیسا کہ ہم نے فلاں (ام المومنین) کا دیکھا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ وہ خون اور زردی دیکھتیں اور ان کے نیچے طشت تھی اور وہ نماز پڑھتی تھیں۔

عکرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ امہات المومنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھیں۔

کیا عورت اسی کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا!

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم میں سے کسی کے پاس ایک کپڑے سے زیادہ نہیں ہوتا تھا اور حیض اسی میں آتا تھا۔ جب اس میں خون وغیرہ کوئی چیز لگ جاتی تو تھوک سے تر کرکے ناخن سے اسے کھرچ دیا کرتے۔

غسل حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میت پر تین روز سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا گیا تھا مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے کہ نہ ہم سرمہ لگائیں اور نہ خوشبو اور عصب کے علاوہ کوئی رنگدار کپڑا پہنیں اور ہمیں اجازت دی کہ جب کوئی ہم میں سے حیض سے پاک ہو تو قسط اظفار استعمال کر سکتی تھی اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع فرما دیا گیا تھا۔ ــــــ سے ہشام بن حسان نے حفصہ، حضرت ام عطیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے ملے اور کیسے غسل کرے اور مشک آلودہ پھایا

www.[illegible].org

مُمَسَّكَةً فَتَتَبَّعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ؀

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ ؀

بَابُ ۲۱۶ غُسْلِ الْمَحِيضِ ؀

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِي ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَا فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۲۱۷ امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ ؀

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذِهِ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ ؀

بَابُ ۲۱۸ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعَرَهَا عِنْدَ غُسْلِ

سے کر خون کی جگہ پر پھیرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غسل حیض کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُسے غسل کا طریقہ بتایا۔ فرمایا کہ مشک آلودہ پھایا لے کر اس کے ساتھ جسم کو پاک کرو۔ عرض گزار ہوئی۔ اُس کے ساتھ کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا کہ اُس سے پاکی حاصل کرو۔ عرض گزار ہوئی۔ کس طرح؟ فرمایا سبحان اللہ! پاکی حاصل کرو۔ میں نے اُسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ صاف کرو۔

غسل حیض

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں حیض کیسے غسل کروں؟ فرمایا کہ مشک آلودہ پھایا لے کر اُس کے ساتھ تین دفعہ وضو کرو۔ اب پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرماتے ہوئے چہرہ مبارک ایک طرف کر لیا یا فرمایا کہ اُس کے ساتھ وضو کرو اور میں نے اُسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور بات بتائی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتانا چاہتے تھے۔

غسل حیض کے وقت عورت کا کنگھی کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھا۔ میں اُن میں تھی جنہوں نے تمتع کیا تھا اور ہدی ساتھ نہیں لائے تھے۔ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا اور ابھی پاک نہیں ہوئی تھی کہ عرفہ کی رات آ گئی۔ عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! یہ عرفہ کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اپنا سر کھول دو اور اس میں کنگھی کرو اور عمرہ سے رکے رہو۔ میں نے یہی کیا۔ جب میں نے حج پورا کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حصبہ کی رات فرمایا اور مجھے تنعیم سے عمرہ کروا لائے میرے اُس عمرہ کی جگہ جس کا میں نے احرام باندھا تھا۔

غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے

www.alahazratnetwork.org

المحيض۔

٣٠٨۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَاِنِّيْ لَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَّاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَّكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيْ اَخِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَخَرَجْتُ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِيْ قَالَ هِشَامٌ وَّلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَوْمٌ وَّلَا صَدَقَةٌ۔

بال کھولنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے قریب نکلے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ باندھ لے کیونکہ میں بھی اگر ہدی نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ پس بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ اور میں ان میں تھی جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پس عرفہ کا دن آ گیا اور میں حائضہ تھی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی تو فرمایا۔ اپنا عمرہ چھوڑ دو اور سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے یہی کیا یہاں تک کہ جب حصبہ کی رات آئی تو میرے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو میرے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ اپنے عمرہ کی جگہ۔ ہشام نے کہا کہ اس میں قربانی، روزہ اور صدقہ وغیرہ کسی چیز نہیں ہوتی۔

بَابٌ ٢٠٩ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ۔

٣٠٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَّقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَ خَلْقَهٗ قَالَ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى شَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ۔

ارشاد ربانی۔ مخلقہ اور غیر مخلقہ کا مطلب؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو کہتا ہے۔ اے رب نطفہ کے سبب، اے جمے ہوئے خون کے سبب، اے لوتھڑے کے سبب۔ جب اللہ تعالیٰ کو اس کا پیدا کرنا منظور ہوتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ نر ہے یا مادہ، بدبخت ہے یا نیک بخت، رزق کتنا ہے اور عمر کتنی ہے۔ پس وہ اس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب بچے کی تخلیق یعنی شکل و صورت مکمل کر دیتا ہے تو ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو رب تعالیٰ سے معلوم کر کے اس بچے کے متعلق چار باتیں لکھ دیتا ہے حالانکہ بچہ ابھی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں (۱) یہ بچہ نر ہے یا مادہ یعنی لڑکا ہے یا لڑکی ——— (۲) بدبخت ہے یا نیک بخت یعنی جنتی ہے یا جہنمی ——— (۳) اس کو دنیا میں کتنا رزق ملتا ہے ——— (۴) اس کی دنیاوی عمر کتنی ہے جس کے بعد موت آ جائے گی۔ جو باتیں وہ فرشتہ لکھتا ہے اسی طرح آج تک کروڑوں فرشتے ہر پیدا ہونے والے انسان کے متعلق لکھتے رہے ہوں گے حالانکہ یہ چار علوم ان علوم خمسہ میں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۂ لقمان کی آخری آیت میں فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ (الآیۃ) اس آیت مقدسہ کے پیش نظر مسلمانوں کا ایک گروہ اس بات پر مصر ہے

www.alahazratnetwork.org

مسئلے کی پوری وضاحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان غیوب خمسہ کا علم مطلقاً کسی کو نہیں دیتا ہے؟ وہ کہ ملے ہی ... ساری مخلوق کے سردار سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی غیوب خمسہ کا علم نہیں دیا اور وہ کہتے ہیں ان پانچ باتوں کا علم بطلانے الٰہی ماننے والا ما فی بکہ مشرک ہے۔ وہابی عقیدے کا اعلان، اپنی متعدد کتابوں میں بڑے مدد شور سے دلائل دیتے جس کے آیۃ لیکن اس حدیث ہی سے ایک صحیح حدیث کو دیکھیں تو ان لوگوں کا دعویٰ درست نظر نہیں آتا کیونکہ مکمل پانچ باتیں جو غیب سے متعلق ہیں انہی میں بعض کا علم حاصل ہوتا ہے یہ پانچوں باتیں غیب خمسہ کی جزئیات ہیں۔ جب فرشتے کو اللہ تعالیٰ غیب خمسہ کی بعض جزئیات کا علم عطا فرماتا ہے تو اولیاء و انبیاء کو بتلانے میں کیا رکاوٹ پیش آجاتی ہے؟ معلوم ہوا کہ اس آیت کا یہی مفہوم درست ہے جو مفسرین کرام اور دیگر اکابر امت نے بتایا کہ یہ صرف ایک وجہ ہے کہ ان پانچ باتوں کا علم کسی کو بغیر تعلیم الٰہی کے میسر نہیں ہوتا۔ لہٰذا انبیائے کرام یہ سب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا غیوب خمسہ کا علم عطا فرمایا اور ان کے توسط سے اولیائے کرام کو بھی حسب مراتب۔ بلکہ اپنے محبوب سید المرسلین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساری کائنات کے مجموعی علم سے بھی زیادہ مرحمت فرمایا، اور ان سے کوئی چیز چھپائی نہیں جیسا کہ ایک عاشق صادق نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

بَابُ ۲۲ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ۔

حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی لایا ہے وہ حلال نہ ہو جب تک قربانی ذبح نہ کرے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے تو وہ اپنا حج پورا کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور یوم عرفہ تک حائضہ رہی اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ اپنا سر کھول دوں، کنگھی کروں اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ چھوڑ دوں۔ میں نے یونہی کیا، یہاں تک کہ حج پورا کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ اپنے عمرہ کی جگہ تنعیم سے عمرہ کر لوں۔

بَابُ ۲۳ إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا

حیض آنا اور بند ہونا

عورتیں ڈبیہ میں روئی رکھ کر حضرت عائشہ کے پاس بھیجا کرتیں جس میں

الكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ وَبَلَغَ ابْنَةَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ ۔

زرد رنگ ہوتا ہے فرماتیں کہ جلدی نہ کرو یہاں تک کہ صاف پانی دیکھ لو اس سے ان کی مراد حیض سے پاک ہونا تھا۔ حضرت زید بن ثابت کی صاحبزادی کو معلوم ہوا کہ عورتیں آدھی رات کو چراغ منگا کر پاکی دیکھا کرتی ہیں۔ اُنھوں نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہ کریں اور انہیں ملامت کی۔

۳۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش مستحاضہ تھیں۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

بَابُ ۲۲۲ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ

حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلَاةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نماز چھوڑ دو۔

۳۱۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهُ ۔

معاذہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض گزار ہوئی، کیا ہم میں سے کوئی پاک ہو کر نماز کی قضا کرے؟ فرمایا کیا تم حروریہ ہو؟ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حیض آتا تھا لیکن آپ ہمیں اس کا حکم نہیں دیا کرتے تھے یا فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

ف خوارج کا فرقہ جو صفین کے موقع پر نمودار ہوا اور جس کا سلسلہ قیامت تک چلتا جائے گا اور صحابہ کرام کے زمانے میں پیدا ہو گیا تھا۔ ان کی ابتدا کوفہ کے قریب حروراء میں ہوئی اس لیے انہیں خوارج اور حروریہ کہا جاتا تھا۔ صحابہ کرام انہیں اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے کیونکہ اہلِ اسلام ان کو مشرک ہی نظر آتے تھے۔ تمام امت کے بعد امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کیا تھا کیونکہ یہ حضرت علی جیسی ہستی کو بھی مشرک شمار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ موجودہ خارجیوں کو اس جماعت سے بچا کر ہدایت نصیب فرمائے اور سب مسلمانوں کو ان کے فتنے سے محفوظ رکھ کر توفیق و رحمت فرمائے۔ آمین

بَابُ ۲۲۳ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا

حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباسِ حیض میں ہو

۳۱۳ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے حیض آگیا اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں تھی، سرک کر اس سے نکل گئی اور اپنے حیض والے کپڑے پہن لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا فَأَخَذْتُ
ثِيَابَ حِيضَتِي فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ
فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَحَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ ٭

بَابُ ۲۲۴ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ ٭

۳۱۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُضْطَجِعَةً فِي خَمِيصَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي
فَقَالَ أَنُفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ
فِي الْخَمِيلَةِ ٭

بَابُ ۲۲۵ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى ٭

۳۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا
أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ
بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَ
كَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى
وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ
لَا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ
الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ
سَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
بِأَبِي نَعَمْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي سَمِعْتُهُ
يَقُولُ يَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ

نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں حیض آ گیا؟ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ آپ نے چادر میں مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ راویہ کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مجھے بوسہ دیا کرتے تھے نیز میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے۔

زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں نے جا کر اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا کہ کیا تمہیں حیض آ گیا؟ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ تو آپ نے مجھے بلا لیا تو میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا اور عیدگاہ سے الگ رہنا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نوجوان لڑکیوں کو عیدین میں جانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ایک عورت ہمارے پاس آ کر قصر بنی خلف میں ٹھہری۔ اس نے اپنی بہن کے حوالے سے بتایا کہ ان کے خاوند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا جب کہ میری بہن ان کے ساتھ چھ میں رہی۔ اس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور بیماروں کی تیمارداری کرتے۔ میری بہن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو کیا وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ اس کی سہیلی کو چادر کا ایک حصہ اسے اوڑھا دینا چاہیے۔ بھلائی کے کام اور اہل ایمان کی دعا میں شامل ہو جائے۔ جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے! کہا، ہاں میرے باپ آپ پر قربان، ان کا تکیہ کلام تھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جوان اور پردہ نشین اور حائضہ بھی عیدگاہ اور

www.[illegible].org

وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحُيَّضُ فَقَالَتْ أَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا ۔

بَابٌ ٢٣٦ إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ

فِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ إِنْ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِي شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ عَطَاءٌ الْحَيْضُ يَوْمٌ إِلَى خَمْسَةَ عَشَرَ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ قَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ

٣١٦ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَكِنْ دَعِي الصَّلَاةَ قَدْرَ الْأَيَّامِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي ۔

بَابٌ ٢٣٧ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ ۔

٣١٧ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا ۔

بَابٌ ٢٣٨ عِرْقِ الِاسْتِحَاضَةِ ۔

٣١٨ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں، حائضہ عیدگاہ سے دور رہیں۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ حائضہ بھی؟ کہا، کیا عرفات وغیرہ میں حاضر نہیں ہوتیں۔

جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آ جائے

زمانہ حیض و حمل کے بارے میں عورتوں کی بات کا اعتبار کیا جاتا ہے جبکہ حیض ممکن ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے اُن کے رحموں میں پیدا کی ہے۔ حضرت علی اور شریح سے منقول ہے کہ اگر عورت کے رشتہ داروں میں سے ایک متدین شخص گواہی دے کہ اسے ایک مہینے میں تین دفعہ حیض آیا تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔ عطاء کا قول ہے کہ ایام حیض وہی ہوں گے جو پہلے تھے۔ ابراہیم اور عطاء کا قول ہے کہ ایام حیض ایک سے پندرہ دن تک ہیں۔ معتمر اُن کے والد ماجد نے ابن سیرین سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جس نے ایام حیض کے پانچ روز بعد خون دیکھا۔ فرمایا کہ عورتیں اپنا معاملہ بہتر جانتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فاطمہ بنت ابی حبیش عرض گزار ہوئیں کہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے لہٰذا پاک نہیں رہتی، کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: نہیں، یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔ ہاں تم اُن دنوں میں نماز چھوڑ دیا کرو جب تمہیں حیض آئے۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھنا۔

ایام حیض کے علاوہ زرد اور خاکی رنگ دیکھنا

محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم خاکی اور زرد رنگ کے خون کی پروا نہیں کیا کرتے تھے۔

استحاضہ کی رگ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سات

www.alahazratnetwork.org

عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هَذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔

بَاب ۳۲ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ۔

۳۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوا بَلَى قَالَ فَاخْرُجِي۔

۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَنْفِرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ۔

بَاب ۳۳ إِذَا رَأَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَلَوْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا إِذَا صَلَّتِ الصَّلَاةُ أَعْظَمُ۔

۳۲۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

بَاب ۳۴ الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا۔

۳۲۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ

سال مستحاضہ رہیں۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے انھیں غسل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔ پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

طواف زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے

عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا ہے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روک لے گی۔ کیا اس نے تمہارے ساتھ طواف زیارت کیا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو چلو چلے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حائضہ کو واپس لوٹنے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے جبکہ اُسے حیض آجائے۔ حضرت ابن عمر شروع میں فرمایا کرتے تھے کہ وہ نہ لوٹے لیکن پھر میں (طاؤس) نے انھیں فرماتے ہوئے سنا کہ لوٹ جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرمادی ہے۔

جب مستحاضہ پاکی دیکھے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ غسل کرکے نماز پڑھے خواہ دن کی وہ ایک ساعت ہو اور خاوند اس کے پاس آئے جب کہ وہ نماز پڑھ لے کیونکہ نماز اہم ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو اپنے جسم سے خون دھو ڈالو اور نماز پڑھو۔

حائضہ کی نماز جنازہ اور اس کا طریقہ

عبد اللہ بن بریدہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال ثنا شعبة عن حسين المعلم عن عبد الله بن بريدة عن سمرة بن جندب أن امرأة ماتت في بطن فصلى عليها النبي صلى الله عليه وسلم فقام وسطها.

سے روایت کی ہے کہ ایک عورت زچگی کی حالت میں فوت ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی اور اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

باب ۲۳۲

۳۲۳ — حدثنا الحسن بن مدرك قال ثنا يحيى بن حماد قال أنا أبو عوانة من كتابه قال أخبرنا سليمان الشيباني عن عبد الله بن شداد قال سمعت خالتي ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها كانت تكون حائضا لا تصلي وهي مفترشة بحذاء مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي على خمرته إذا سجد أصابني بعض ثوبه.

حائضہ کے متعلق احکام

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ وہ حائضہ تھیں اور نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جا نماز کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں اور آپ چادر اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے مس کر جاتا تھا۔

كتاب التيمم

تیمم کا بیان

باب ۲۳۳ وقول الله عز وجل فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه

ارشادِ ربانی ہے: پس تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اُس سے مسح کرو (۴ : ۴۳)۔

۳۲۴ — حدثنا عبد الله بن يوسف قال أنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره حتى إذا كنا بالبيداء أو بذات الجيش انقطع عقد لي فأقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه وليسوا على ماء فأتى الناس إلى أبي بكر الصديق فقالوا ألا ترى ما صنعت عائشة أقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء أبو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع رأسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فقالت عائشة فعاتبني

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ جب بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ پس اس کی تلاش میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہر گئے اور وہ پانی کی جگہ نہ تھی۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا۔ دیکھتے نہیں کہ عائشہ نے کیا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا اور لوگوں کو بھی جبکہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

بَابُ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ

٣٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ

تیمم کا بیان

ارشادِ ربانی ہے: پس تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو (۴:۴۳)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ پس اس کی تلاش میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہرے حالانکہ وہ پانی کی جگہ نہ تھی۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا۔ دیکھتے نہیں کہ عائشہ نے کیا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا اور لوگوں کو بھی جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے کو ڈانٹا اور جو اللہ نے

www.alahazratnetwork.org

أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

چلا یہ بے ہے تھے جب میری کوکھ میں گھونسا مارا۔ یہ حرکت کرنے سے رکی رہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر آرام فرما تھے۔ جب صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور پانی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ حضرت اسید بن حضیر نے کہا اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہم نے ہار اس کے نیچے پایا۔

۳۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْعَوَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ الْفَقِيرُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.

محمد بن سنان عوفی، ہشیم ـــــ سعید بن نضر، ہشیم، سیار، یزید الفقیر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے، میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا ہے کہ میری امت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے اور میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی کو خاص اس کی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔

ف: معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیائے کرام کو جو فضائل و کمالات مرحمت فرمائے وہ اپنے محبوب کو بھی عطا کیے اور محبوب کو بعض وہ فضائل و کمالات بھی عطا فرمائے جو انبیائے کرام میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں فرمائے تھے۔ ایسے ہی پانچ خصائص کا اس حدیث میں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے جبکہ بعض دیگر حدیثوں میں ان خصائص کی تعداد زیادہ بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناقب و خصائص کو علمائے متقدمین و متاخرین نے اپنی اپنی تصانیف عالیہ میں ایک ترتیب شرح و بسط سے بیان کیا ہے وہ مستحق داد ہے لیکن امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی خصائص کبریٰ کا اس سلسلے میں جواب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بَابُ ٢ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَلَا تُرَابًا

۳۳۶ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ

جب پانی اور مٹی نہ پائے

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت اسماء سے ہار مستعار لیا، وہ ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی بھیجا تو وہ مل گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی

وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ذَلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا۔

شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ حضرت اسید بن حضیر نے حضرت عائشہ سے کہا۔ خدا تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے خدا کی قسم آپ پر کوئی بات نہیں اتری جس کو آپ نے ناپسند کیا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے اور مسلمانوں کے لیے بہتری بنا دیا۔

ف: اس حدیث اور حدیث ۲۲۲ میں آیت تیمم کا شان نزول ہے جو سنہ ۶ھ میں غزوہ مریسیع کے دوران سفر بیداء یا ذات الجیش نامی مقام پر نازل ہوئی۔ اس غزوہ کو غزوہ بنی مصطلق بھی کہتے ہیں ——— چنانچہ اس مقام پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار ٹوٹ کر گر گیا اور اس کی جستجو میں اونٹ بٹھا دیا گیا جس پر یہ سوار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت اس کے باعث وہیں ٹھہر گئے حالانکہ وہاں پانی نہ تھا۔ یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت آ گیا۔ وضو کے لیے پانی نہ ملا تو آیت تیمم نازل ہوئی۔ حکمت الٰہیہ اور مشیت ایزدی یہی تھی کہ لشکر اسلام اسی مقام پر ٹھہرا رہے تاکہ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً کا منظر قائم ہو اور آیت تیمم پورے طور پر نازل ہو جس کی حقیقت حدیث ۲۲۲ کی ان لفظوں میں بیان فرمائی گئی ہے۔ فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تلاش کے لیے وہیں ٹھہر گئے ——— اگر یہاں لشکر اسلام کا ٹھہرنا خداوندی مرضی نہ ہوتی تو ہار کا خیال چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں سے چل دیتے اور صرف ہار کی خاطر اپنے ساتھ پورے لشکر اسلام کو اس پریشانی میں مبتلا نہ رکھتے۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہاں ٹھہرنے کا آپ کو خدا کی طرف سے حکم آیا ہو گا یا حکم آنے والا ہو لیکن آپ نے قرآن سے منشائے ایزدی کو جان لیا ہو اور اس کے مطابق آپ اس جگہ ٹھہرے ہوں گے۔ اب رہی ہار کی بات تو اگر آپ بتا دیتے کہ ہار فلاں جگہ پڑا ہے تو وہاں ٹھہرنے کا کوئی جواز نہ رہتا اور ممکن ہے کہ چلتے ہوئے کسی پانی والی جگہ تک پہنچ جاتے اور اس طرح آیت تیمم کے فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً والے جملے کا منظر صورت حال سے کوئی جوڑ نہ رہتا اور دونوں میں کوئی مطابقت ہی نہ رہتی۔ یہی حالات اس کے متقاضی تھے اور اسی جگہ ٹھہرنا ضروری ہو گیا ہوگا تاکہ آیت تیمم کی صورت حال سے مطابقت برقرار رہے جو حکمت ربانی کا تقاضا تھا۔

اس سفر اور اسی واقعہ سے دو بہتانوں کا رشتہ جڑا ہوا ہے۔ ایک وہ بہتان جو منافقین مدینہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگایا اور ان کی پاک دامنی خود پروردگار عالم نے سورۂ نور میں نازل فرمائی۔ دوسرا بہتان منافقین مدینہ کے جانشین آج تک مسلسل پروردگار کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چڑھاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس ہار کے متعلق کوئی علم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔ بات در اصل یہ ہے کہ منافقوں نے جب حضرت صدیقہ پر اس ہار کی گمشدگی کے باعث تہمت لگائی اور روسیاہی کی ذلت اٹھائی تو ان کے جانشینوں نے اپنے بڑوں کا بھرم رکھنے کی غرض سے خود شان رسالت پر حملہ کر دیا حالانکہ اس واقعہ کو اس بات سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہار کے متعلق علم تھا یا نہیں۔ بہرحال ہر صاحب ایمان کو اپنے عقیدے کی حفاظت کرتے ہوئے دونوں ہی بہتانوں کے متعلق سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ہی کہنا چاہیے کہ یہی ایمان کی سلامتی ہے اور شان رسالت پر حملہ کرنے سے ایمان کی تباہی اور آخرت کی رسوائی کے سوا اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

باب ۳ التیمم فی الحضر إذا لم یجد الماء وخاف فوت الصلاۃ وبہ قال عطاء وقال الحسن فی المریض عندہ الماء ولا یجد من یناولہ یتیمم واقبل ابن عمر من ارضہ بالجرف فحضرت العصر بمربد النعم فصلی ثم دخل المدینۃ والشمس مرتفعۃ فلم یعد۔

۳۲۷ حدثنا یحیی بن بکیر قال ثنا اللیث عن جعفر بن ربیعۃ عن الاعرج قال سمعت عمیرا مولی ابن عباس قال اقبلت انا وعبد اللہ بن یسار مولی میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخلنا علی ابی جہیم بن الحارث بن الصمۃ الانصاری فقال ابو الجہیم اقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجہہ ویدیہ ثم رد علیہ السلام۔

باب ۴ ھل ینفخ فی یدیہ بعد ما یضرب بہما الصعید للتیمم۔

۳۲۸ حدثنا آدم قال ثنا شعبۃ قال ثنا الحکم عن ذر عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیہ قال جاء رجل الی عمر بن الخطاب فقال انی اجنبت فلم اصب الماء فقال عمار بن یاسر لعمر بن الخطاب اما تذکر انا کنا فی سفر انا وانت فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فصلیت فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما کان یکفیک ھکذا فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکفیہ الارض ونفخ فیہما ثم مسح بہما وجہہ وکفیہ۔

باب ۵ التیمم للوجہ والکفین۔

۳۲۹ حدثنا حجاج قال ثنا شعبۃ قال اخبرنی الحکم عن ذر عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزی عن

حالتِ اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر سے تیمم کرنا۔

عطاء اور حسن کا اس مریض کے بارے میں قول ہے جس کے پاس پانی ہو لیکن دینے والا نہ ہو تو تیمم کرلے۔ حضرت ابن عمر اپنی جرف والی زمین سے لوٹے تو نمازِ عصر کا وقت مربد النعم میں ہو گیا، بس نماز پڑھ لی۔ پھر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو سورج بلند تھا لیکن اعادہ نہیں کیا۔

عمیر مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ کے مولیٰ عبد اللہ بن یسار دونوں حضرت ابو جہیم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابو جہیم نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے تو ایک آدمی ملا جس نے آپ کو سلام کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے جواب نہ دیا، یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس گئے، چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا پھر اُسے سلام کا جواب دیا۔

تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا اُن میں پھونک مارے؟

عبد الرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور عرض گزار ہوا کہ مجھے جنابت لاحق ہو گئی اور پانی نہیں ملا۔ حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے تو ہمیں جنابت لاحق ہو گئی۔ آپ نے تو نماز نہیں پڑھی لیکن میں نے زمین میں لوٹ پوٹ کر نماز پڑھ لی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے لیے ایسا کرنا کفایت کرتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں، ان میں پھونکا پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کر لیا۔

تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے

حجاج، شعبہ، حکم، ذر، سعید بن عبد الرحمن بن ابزیٰ اپنے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ أَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَقَالَ النَّضْرُ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ۔

شعبہ راوی نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے، پھر انہیں منہ کے نزدیک کیا پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا۔ نضر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے ۔۔۔ حکم نے ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد سے حضرت عمار سے روایت کی۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا وَقَالَ تَفَلَ فِيهِمَا۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد حضرت عمر کے پاس تھے کہ حضرت عمار نے ان سے کہا: ہم ایک سریہ میں تھے کہ ہمیں جنابت لاحق ہوگئی اور تفل فیہما ۔ کہا۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ تَمَعَّكْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ۔

محمد بن کثیر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا: میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا۔ نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا تو فرمایا تمہارے لیے چہرہ اور ہتھیلیاں کافی تھیں۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت عمار نے ان سے کہا اور سابقہ حدیث بیان کی۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا۔

بَابُ ۲۳ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبِخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا۔

پاک مٹی مسلمان کو وضو کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے۔

حسن کا قول ہے کہ تیمم کفایت کرتا ہے جب تک حدث نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے تیمم سے امامت کرائی۔ یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ شور زمین پر نماز پڑھنے اور اس کے ساتھ تیمم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتّٰى كُنَّا

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور رات کو چلتے رہے حتیٰ کہ رات کا آخری حصہ آیا تو ہم نے پڑاؤ کیا۔ مسافر کو اس وقت نیند

فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلَا وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوفٌ قَالَا لَهَا انْطَلِقِي إِذًا قَالَتْ إِلَى أَيْنَ قَالَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَانْطَلِقِي فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ

سب سے پیاری ہوتی ہے ہیں۔ جگایا مگر سورج کی تپش نے۔ پہلے فلاں بیدار ہوئے، پھر فلاں، پھر فلاں، ابو رجاء نے اُن کے نام لیے لیکن عوف بھول گئے۔ چوتھے حضرت عمر تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سو جاتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے یہاں تک کہ خود بیدار ہوتے کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ خواب میں آپ سے کیا گفتگو ہو رہی ہے۔ جب حضرت عمر بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کی پریشانی دیکھی تو وہ جلالی آدمی تھے لہٰذا انہوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی۔ وہ برابر بلند آواز سے تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ اُن کی آواز سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوگئے۔ بیدار ہونے پر لوگوں نے پیش آمدہ حال عرض کیا۔ فرمایا کوئی نقصان نہیں، کوچ کرو۔ پس کوچ کیا اور تھوڑی دور جا کر اُتر گئے۔ وضو کے لیے پانی منگوایا، وضو کیا، پھر نماز کے لیے اذان کہی گئی اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی کو الگ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ فرمایا اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے جنابت ہوگئی ہے اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا: تمہارے لیے مٹی کافی تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دیے تو لوگوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ اُترے اور فلاں آدمی کو بلایا۔ ابو رجاء نے اس کا نام لیا لیکن عوف بھول گئے۔ اور حضرت علی کو بلایا، فرمایا کہ دونوں جا کر پانی تلاش کرو۔ دونوں گئے تو انہیں ایک عورت ملی جس نے اپنے اونٹ پر دو مشکیزے یا پکھالیں لاد رکھے تھے۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ پانی کہاں ہے! اُس نے کہا کل اسی وقت مجھے پانی ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے ہیں۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ چلو تو اُس نے کہا: کدھر؟ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس۔ کہا کیا اُن کے پاس جو بے دینی والا مشہور ہے؟ دونوں نے کہا کہ ہاں وہی۔ وہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اسے اونٹ سے اُتارو۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا

وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَاكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوهُ فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا قَالَ لَهَا تَعْلَمِينَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ وَقَالَتْ بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ يُغِيرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أُرَى أَنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدَعُونَكُمْ عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَبَأَ خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلَى غَيْرِهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ الزَّبُورَ أَصْبُ أَمِلْ۔

دونوں مشکیزوں کے منہ کھول دیے گئے، پانی نکالا اور لوگوں میں منادی کرا دی گئی کہ پانی پیو اور بھر لو۔ چنانچہ جس نے چاہا پیا اور جس نے چاہا بھر لیا اور آخر میں اس شخص کو پانی کا برتن دیا گیا جس کو جنابت تھی، فرمایا کہ جاؤ اور اسے اپنے اوپر بہا لو۔ اور وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم! پانی لینا بند کیا گیا تو محسوس ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھری ہوئی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے کچھ اکٹھا کرو۔ لوگوں نے اس کے لیے کھجوریں، آٹا اور ستو جمع کیا حتیٰ کہ کھانا اکٹھا ہو گیا تو اسے ایک کپڑے میں باندھ کر اس کے اونٹ پر لاد دیا اور کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے ذرا بھی نہیں گھٹایا بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پانی پلایا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں میں دیر سے پہنچی تو وہ کہنے لگے کہ دیر کیوں ہوئی؟ اس نے کہا: عجیب بات، مجھے دو آدمی ملے تھے، ایک بات عجیب تر یہ کہ مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جس کو بے دین والا کہا جاتا ہے۔ تو اس نے ایسا ایسا کیا۔ خدا کی قسم! وہ اس کے اور اس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے، اور اپنی انگلیوں یعنی بیچ کی اور شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر یعنی آسمان اور زمین کے درمیان، یا وہ اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہے۔ اس کے بعد مسلمان اس کے ارد گرد کے مشرکوں پر حملے کرتے تھے لیکن اس بستی کو کچھ نہ کہتے جس میں وہ رہتی تھی۔ ایک روز اس نے اپنی قوم سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ تمہیں جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں، تو کیا تمہیں اسلام کی رغبت ہے؟ انہوں نے اس کا کہا مانا اور اسلام میں داخل ہو گئے۔ امام ابو عبداللہ (بخاری) فرماتے ہیں کہ صبأ کے معنی ہیں ایک دین سے دوسرے دین کی طرف نکلنا، اور ابو العالیہ نے فرمایا کہ صابئین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھتے ہیں۔ اصب کا مطلب ہے کہ میں مائل ہو جاؤں گا۔

بَابٌ إِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَرَضَ أَوِ الْمَوْتَ أَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ۔

جب جنبی کو مرض یا موت یا پیاس کا ڈر ہو تو تیمم کرے

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمرو بن عاص سردی کی ایک رات میں جنبی ہو گئے تو انہوں نے تیمم کیا اور یہ آیت پڑھی: اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے (۴۔ ۲۹)۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے کچھ نہیں کہا۔

۳۳۵ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نَعَمْ إِنْ لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ أُصَلِّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هَذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هَكَذَا يَعْنِي تَيَمَّمَ وَصَلَّى قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ.

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ جب کوئی پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے کہا ہاں اگر میں ایک مہینہ تک پانی نہ پاؤں تو نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر میں لوگوں کو اس کی اجازت دے دوں تو جب ان میں سے کسی کو سردی کا خطرہ ہوگا تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے گا۔ میں نے کہا کہ حضرت عمار کا حضرت عمر سے کہنا کہاں جائے گا؟ کہا میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت کی ہو۔

۳۳۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَرَأَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذَا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يُصَلِّي حَتَّى يَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِينَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيكَ قَالَ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَذِهِ الْآيَةِ فَمَا دَرَى عَبْدُ اللَّهِ مَا يَقُولُ فَقَالَ إِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلَى أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللَّهِ لِهَذَا فَقَالَ نَعَمْ.

شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھا۔ حضرت ابو موسیٰ نے ان سے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! آپ کا کیا خیال ہے جب کوئی جنبی ہو جائے اور اسے پانی نہ ملے تو کیا کرے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ جب تک پانی نہ ملے تو نماز نہ پڑھے۔ پس حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ حضرت عمار کے اس قول کا کیا کریں گے جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں یہ کافی تھا؟ انہوں نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے ان کی اس بات پر اکتفا نہیں کیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ عمار کی بات تو چھوڑیئے آپ اس آیت کا کیا جواب دیں گے؟ حضرت عبداللہ سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور کہنے لگے کہ اگر ہم لوگوں کو اس کی اجازت دے دیں تو کچھ بعید نہیں کہ جب کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہو گا تو اسے چھوڑ کر تیمم کرنے لگے گا۔ میں (اعمش) نے شقیق سے کہا کہ حضرت عبداللہ نے اسے ناپسند کیا؟ فرمایا: ہاں۔

بَابُ التَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ

تیمم کی ایک ضرب ہے

۳۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ قُلْتُ وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ

شقیق سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھا تھا تو حضرت ابو موسیٰ نے ان سے کہا: اگر ایک آدمی جنبی ہو جائے اور ایک مہینہ تک پانی نہ پائے تو تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ تیمم نہ کرے خواہ مہینہ بھر پانی نہ ملے۔ حضرت ابو موسیٰ نے ان سے کہا کہ آپ سورۂ مائدہ کی اس آیت کا کیا کریں گے کہ اگر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو (۴:۴۳، ۵:۶)۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اگر اس صورت میں انہیں اجازت دی گئی تو خطرہ ہے کہ انہیں پانی ٹھنڈا لگا تو پاک مٹی سے تیمم کر لیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ نے اسی لیے ناپسند کیا ہے؟ کہا: ہاں۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ نے حضرت عمار کی بات

هَكَذَا؟ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا وَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ وَزَادَ يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً ۔

نہیں ملی کہ انہوں نے حضرت عمر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام سے بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ ملا جس میں پاک مٹی پر ایسے لوٹ پوٹ ہوا جیسے جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تمہارے لیے کافی تھا کہ ایسا کر لیتے اور زمین پر اپنی ہتھیلی سے ایک ضرب ماری، پھر اسے جھاڑا، پھر اس کے ساتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کیا یا بائیں ہاتھ سے ہتھیلی پر، پھر دونوں سے چہرے کا مسح کیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت نہیں کی۔ یعلیٰ، اعمش، شقیق سے بھی کہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابوموسیٰ کے پاس تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا، کیا آپ نے نہیں سنا جو حضرت عمار نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پاک مٹی پر لیٹا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کو بتایا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے یہی کافی تھا اور آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر ایک دفعہ مسح کیا۔

بَاب ۲۳۱

۳۳۸ — حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ۔

جنابت کے لیے تیمم کی اجازت

حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا الگ بیٹھا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے جنابت ہو گئی ہے اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تم پر پاک مٹی لازم ہے اور وہی تمہارے لیے کافی ہے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

بَاب ۲۳۲ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْإِسْرَاءِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فِي حَدِيثِ هِرَقْلَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ ۔

نماز کا بیان

معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان نے حدیث ہرقل میں بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز، سچائی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

بَابُ ۲۳۲ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْإِسْرَاءِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فِي حَدِيْثِ هِرَقْلَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ۔

نماز کا بیان

معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان نے حدیث ہرقل میں بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز سچائی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

۳۴۹۔ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن يونس
عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال كان ابو ذر
يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فرج
عن سقف بيتي وانا بمكة فنزل جبريل عليه السلام
ففرج صدري ثم غسله بماء زمزم ثم جاء بطست من
ذهب ممتلئ حكمة وايمانا فافرغه في صدري ثم
اطبقه ثم اخذ بيدي فعرج بي الى السماء فلما جئت
الى السماء الدنيا قال جبريل عليه السلام لخازن
السماء افتح قال من هذا قال هذا جبريل قال هل
معك احد قال نعم معي محمد فقال أأرسل اليه
قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنيا فاذا رجل قاعد
على يمينه اسودة وعلى يساره اسودة اذا نظر قبل
يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى فقال مرحبا
بالنبي الصالح والابن الصالح قلت لجبريل من
هذا قال هذا آدم وهذه الاسودة عن يمينه و
شماله نسم بنيه فاهل اليمين منهم اهل الجنة
والاسودة التي عن شماله اهل النار فاذا نظر عن
يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى حتى عرج
بي الى السماء الثانية فقال لخازنها افتح فقال
له خازنها مثل ما قال الاول ففتح قال انس
فذكر انه وجد في السموات آدم وادريس وموسى
وعيسى وابراهيم ولم يثبت كيف منازلهم غير
انه ذكر انه وجد آدم في السماء الدنيا وابراهيم
في السماء السادسة قال انس فلما مر جبريل عليه
السلام بالنبي صلى الله عليه وسلم بادريس قال
مرحبا بالنبي الصالح والاخ الصالح فقلت من
هذا قال هذا ادريس ثم مررت بموسى فقال مرحبا
بالنبي الصالح والاخ الصالح قلت من هذا قال
هذا موسى ثم مررت بعيسى فقال مرحبا بالنبي

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھول دی گئی اور جبریل علیہ السلام آئے انہوں نے میرا سینہ کھولا، پھر اسے آب زمزم سے دھویا گیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں انڈیل دیا گیا، پھر اسے بند کردیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے چڑھے۔ جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے دربان سے کہا: کھولیے۔ انہوں نے کہا: کون ہے؟ کہا: میں جبریل ہوں۔ انہوں نے کہا: کیا آپ کے ساتھ کوئی اور ہے؟ کہا: ہاں میرے ساتھ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں۔ جب کھولا تو ہم آسمان دنیا کے اوپر گئے، وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے دائیں اور بائیں بہت سے لوگ تھے۔ جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں جانب دیکھتا تو روتا۔ انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید۔ میں نے جبریل سے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ حضرت آدم ہیں اور دائیں بائیں یہ لوگ ان کی اولاد ہیں۔ دائیں والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے جہنمی ہیں۔ جب یہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اس کے دربان سے کہا: کھولیے۔ کہا اس آسمان کے دربان نے وہی گفتگو کی جو پہلے نے کی تھی، پھر اس نے کھول دیا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم سے ملاقات کی اور ان کے مقامات بیان نہیں کیے مگر یہ کہ حضرت آدم آسمان دنیا پر ہیں اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت جبریل علیہ السلام حضرت ادریس کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ حضرت ادریس ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا: یہ حضرت موسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا: یہ حضرت عیسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا تو انہوں

الصالح والأخ الصالح قلت من هذا قال هذا
عيسى ثم مررت بإبراهيم فقال مرحبا بالنبي
الصالح والابن الصالح قلت من هذا قال هذا
إبراهيم قال ابن شهاب فأخبرني ابن حزم أن ابن
عباس وأبا حبة الأنصاري كانا يقولان قال النبي
صلى الله عليه وسلم ثم عرج بي حتى ظهرت لمستوى
أسمع فيه صريف الأقلام قال ابن حزم وأنس ابن
مالك قال النبي صلى الله عليه وسلم ففرض الله عز
وجل على أمتي خمسين صلاة فرجعت بذلك حتى
مررت على موسى فقال ما فرض الله لك على أمتك
قلت فرض خمسين صلاة قال فارجع إلى ربك فإن
أمتك لا تطيق فرجعت فوضع شطرها فرجعت
إلى موسى قلت وضع شطرها فقال راجع ربك فإن
أمتك لا تطيق ذلك فرجعت فوضع شطرها فرجعت
إليه فقال ارجع إلى ربك فإن أمتك لا تطيق
ذلك فراجعته فقال هي خمس وهي خمسون
لا يبدل القول لدي فرجعت إلى موسى فقال
راجع ربك فقلت استحييت من ربي ثم انطلق
بي حتى انتهى بي إلى سدرة المنتهى وغشيها
ألوان لا أدري ما هي ثم أدخلت الجنة فإذا
فيها جنابذ اللؤلؤ وإذا ترابها المسك.

٣٣٨ — حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك
عن صالح بن كيسان عن عروة ابن الزبير عن عائشة
أم المؤمنين قالت فرض الله الصلاة حين فرضها
ركعتين ركعتين في الحضر والسفر فأقرت صلاة السفر
وزيد في صلاة الحضر.

باب ٢٢٣ وجوب الصلاة في الثياب

وقول الله عز وجل خذوا زينتكم عند كل مسجد
ومن صلى ملتحفا في ثوب واحد ويذكر عن

صالح بھائی کو مرحبا ہو۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ
حضرت ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے ابن حزم نے بتایا کہ حضرت
ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری دونوں کہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا پھر مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں بہت بلند مقام پر پہنچ گیا
جہاں میں قلموں کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزم اور حضرت انس بن مالک نے کہا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس
نمازیں فرض کیں۔ میں ان کے ساتھ لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں
نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے لیے کیا فرض کیا ہے؟
میں نے کہا پچاس نمازیں۔ انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ
آپ کی امت میں طاقت نہیں ہے۔ میں واپس ہوا تو اس کا ایک حصہ کم کر دیا گیا
پھر حضرت موسیٰ کی طرف واپس آیا اور کہا ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا
اپنے رب کی طرف پھر جائیے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی طاقت نہیں ہے
پس میں واپس گیا تو ایک حصہ کم کر دیا گیا۔ میں ان کی طرف گیا تو انہوں نے
پھر کہا اپنے رب کی طرف جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس کی طاقت
بھی نہیں ہے۔ میں واپس ہوا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں۔ میرے
نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے
کہا اپنے رب کی طرف جائیے۔ میں نے کہا مجھے اب اپنے رب سے
حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے
جس پر رنگ چھائے ہوئے تھے۔ نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں۔ پھر
مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے گنبد تھے اور جس کی مٹی
مشک ہے۔

۳۳۸ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض
کی تو حضر اور سفر کے لیے دو دو رکعتیں فرض فرمائیں۔ سفر کی
نماز تو برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا
گیا۔

کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہر نماز کے وقت آراستگی اختیار کرو
(۷، ۳۱) اور ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر نماز پڑھے حضرت سلمہ

بَابُ ۲۳۴ وُجُوبِ الصَّلٰوةِ فِي الثِّيَابِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
وَمَنْ صَلّٰى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَيُذْكَرُ عَنْ

کپڑے پہن کر نماز پڑھنا فرض ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے ہر نماز کے وقت آرائش کر لیا کرو

اور ۱۲۰۴ اور ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھے حضرت سلمہ

سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ وَفِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ وَمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوفَ فِي الْبَيْتِ عُرْيَانٌ ۔

۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا ۔

بَابُ ۲۳۴ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ

۳۳۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرًا يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ ۔

بَابُ ۲۳۵ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ٹانک دو خواہ کانٹے سے ہی۔ اس کی اسناد میں کلام ہے اور جو اسی کپڑے سے نماز پڑھے جس میں صحبت کی جب تک اس میں نجاست نہ دیکھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم فرمایا گیا ہے کہ عیدین کے دن حیض والی اور پردہ دار خواتین کو بھی نکالیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعا میں شامل ہوں۔ حیض والی نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو؟ فرمایا کہ اس کے ساتھ والی اپنی چادر کا ایک حصہ اسے پہنا دے۔ عبداللہ بن رجاء، عمران، محمد بن سیرین، حضرت ام عطیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

نماز میں تہبند کو گدی سے باندھ لینا۔ ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اس طرح کہ تہبند کندھوں سے باندھے ہوئے۔

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ازار کے ساتھ نماز پڑھی جس کو اپنی گردن کے پیچھے باندھا ہوا تھا اور کپڑے کھونٹی پر رکھے ہوئے تھے۔ ان سے کہنے والے نے کہا کہ آپ ایک ازار میں نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا ہے کہ تمہارے جیسا احمق مجھے دیکھ لے کیونکہ ہم میں سے کون تھا جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں دو کپڑے تھے۔

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر نماز پڑھنا

زہری نے اپنی حدیث میں کہا کہ اَلْمُلْتَحِفُ سے مراد اَلْمُتَوَشِّحُ ہے یعنی کپڑے کے دونوں سروں کو مخالف کندھوں پر ڈال لینا [illegible]

وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ اِلْتَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ لَّهٗ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ؕ

۳۴۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ؕ

۳۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَدْ اَلْقٰى طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ؕ

۳۴۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ؕ

۳۴۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى ؕ

۳۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ

یہ شانوں پر لپیٹنا ہے اور حضرت ام ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک کپڑے کو لپیٹا کہ اس کے دونوں سرے مخالف کندھوں پر ڈال لیے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اس کے دونوں سرے مخالف رکھے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ کے گھر میں ایک ہی کپڑے کے اندر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اس کے دونوں سرے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ کے گھر میں دیکھا کہ ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور اس کے دونوں سرے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

ام ہانی کے غلام ابو مرہ نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ نے آپ کا پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا۔ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ام ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ فرمایا کہ ام ہانی کو خوش آمدید۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرا ماں جایا بھائی کہتا ہے کہ میں اس شخص کو قتل کروں گا حالانکہ فلاں ابن ہبیرہ کو میں نے پناہ دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی نے فرمایا کہ وہ نماز چاشت تھی۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

www.alahazratnetwork.org

فی ثوبٍ واحدٍ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم أَوَ لِكُلِّكُمْ ثوبان.

باب ۲۳۶ إذا صلّى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه.

۳۴۹ - حدثنا أبو عاصم عن مالك عن أبي الزناد عن عبد الرحمن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي أحدكم في الثوب الواحد ليس على عاتقيه.

۳۵۰ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا شيبان عن يحيى بن أبي كثير عن عكرمة قال سمعته أو كنت سألته قال سمعت أبا هريرة يقول أشهد أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلّى في ثوب واحد فليخالف بين طرفيه.

باب ۲۳۷ إذا كان الثوب ضيّقا.

۳۵۱ - حدثنا يحيى بن صالح قال حدثنا فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث قال سألنا جابر بن عبد الله عن الصلوة في الثوب الواحد فقال خرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره فجئت ليلة لبعض أمري فوجدته يصلي وعليّ ثوب واحد فاشتملت به وصليت إلى جانبه فلما انصرف قال ما السُّرى يا جابر فأخبرته بحاجتي فلما فرغت قال ما هذا الاشتمال الذي رأيت قلت كان ثوب قال فإن كان واسعا فالتحف به وإن كان ضيقا فاتزر به.

۳۵۲ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني أبو حازم عن سهل قال كان رجال يصلّون مع النبي صلى الله عليه وسلم عاقدي أزرهم على أعناقهم كهيئة الصبيان ويقال للنساء لا ترفعن رءوسكن حتى يستوي الرجال جلوسا.

علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم سب کو دو دو کپڑے میسر ہیں؟

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے کندھوں پر ڈال لے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک ہی کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ وہ اُس کے کندھوں پر نہ ہو۔

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کے دونوں سروں کو شانوں پر ڈال لے۔

جب کپڑا تنگ ہو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا۔ رات کے وقت ایک حاجت کے تحت میں آپ کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور میرے اوپر ایک ہی کپڑا تھا۔ میں نے اس کا اشتمال کیا اور آپ کے پہلو میں نماز پڑھنے لگا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے جابر! رات کے وقت کیسے آئے؟ میں نے حاجت عرض کی۔ جب فارغ ہوا تو فرمایا یہ اشتمال کیا تھا جو میں نے دیکھا۔ عرض گزار ہوا کہ ایک ہی کپڑا ہے۔ فرمایا کہ وسیع ہو تو التحاف کیا کرو اور تنگ ہو تو ازار بنا لو۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور اپنی ازاروں کو بچوں کی طرح اپنی گردنوں میں باندھ لیا کرتے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اٹھائیں جب تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں عورتیں بھی باجماعت نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں حاضر ہوتی تھیں اور ان کی صفیں مردوں سے پیچھے ہوتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ایسا ہم

www.alahazratnetwork.org

صحابہ سے اس عمل کو معلوم ہو گیا تھا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں ہے بلکہ بعض احکام مرورِ زمانہ کے ساتھ تبدیل کرنے ناگزیر ہو جاتے ہیں لیکن ایسی تبدیلی کے لیے اجماعِ امّت ضروری ہے جو عالمِ اسلام کی برگزیدہ علمی ہستیوں کے اتفاق کا نام ہے ——— دوسرے اس حدیث میں صحابہ کرام کے مقدس طبقہ کی مالی حالت کا نقشہ بھی سامنے آتا ہے اور صاحبِ نظر یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ مقدس دنیاوی حالت کتنی تنگدستی کا تھا لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے کے باعث وہ حضرات پوری دنیا پر چھا گئے اور کفر کی طاقتیں ان سے لرزاں و ترساں تھیں لیکن آج ہم مادی لحاظ سے بہتر حالت میں ہیں مگر جیرہ دست طاقتوں نے ہمیں پامال کر رکھا ہے ہم کفر کی کسی چھوٹی سی طاقت سے ٹکر لینے کی جرأت بھی نہیں رکھتے۔

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی ترقی و کامرانی کا راز محض وسائل اور دنیاوی ساز و سامان میں نہیں بلکہ دارین کی کامیابی و کامرانی کا اصل راز ایمان و تقویٰ کے اندر پنہاں ہے اور ایمان کی تقویت اور زیب و زینت نیک اعمال سے ہوتی ہے۔ پس صد افسوس کہ عالم نے اس حقیقت کا ادراک کھو دیا ہے۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (۳:۱۳۹)

اور سستی نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور تمہیں غالب آؤ گے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

سربلندی مسلمانوں کے لیے ہے جو ایمان کی دولت سے مالا مال ہیں۔ آج جبکہ سربلندی و سرفرازی مسلمانوں کے لیے قصۂ پارینہ ہو کر رہ گئی ہے تو مسلم معاشرہ کرام کی طرف سے اپنی متاعِ دین و دانش کو گنوا بیٹھے ہیں۔ اسی صورتِ حال پر شاعرِ مشرق یوں نوحہ کناں ہوئے:

متاعِ دین و دانش لُٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی

بَابُ ۲۳۸ الصَّلٰوةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

شامی جبّے میں نماز پڑھنا

وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَنْسِجُهَا الْمَجُوسُ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ۔

حسن بصری کا قول ہے کہ مجوسیوں کے بنے ہوئے کپڑے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے زہری کو یمن کا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا جو پیشاب سے رنگا جاتا تھا اور حضرت علی نے کورے کپڑے میں نماز پڑھی۔

۲۵۳ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ فرمایا: اے مغیرہ! پانی کا برتن لو۔ میں نے پیش کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے گئے یہاں تک کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ آپ نے حاجت رفع کی اور آپ کے اوپر شامی جبّہ تھا تو اس کی آستین سے ہاتھ نکالنے لگے جو تنگ تھی۔ پس آپ نے نیچے سے ہاتھ نکالے۔ میں نے پانی ڈالا اور آپ نے نماز کے لیے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز پڑھی۔

باب ۲۴ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا .

نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت

٣٥٤ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَلِكَ عُرْيَانًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کے لیے پتھر اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ کے اوپر ازار تھا۔ آپ کے چچا حضرت عباس نے آپ سے کہا، اے بھتیجے! کاش تم اپنی ازار کھول کر پتھروں کے نیچے اپنے کندھوں پر رکھ لو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے کھول کر اپنے کندھوں پر رکھا تو آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ کو ننگا نہیں دیکھا گیا۔

باب ۲۵ الصَّلَاةِ فِي الْقَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ .

قمیض، شلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا۔

٣٥٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ کیا تم میں سے سب کو دو کپڑے میسر ہیں؟ پھر ایک آدمی نے حضرت عمر سے پوچھا تو فرمایا، جب اللہ وسعت دے تو تم بھی وسعت سے کام لو۔ آدمی اپنے اوپر کپڑے جمع کرے کہ نماز پڑھے تو ازار اور چادر میں، یا ازار اور قمیض میں، یا ازار اور قبا میں، یا شلوار اور چادر میں، یا شلوار اور قمیص میں، یا شلوار اور قبا میں، یا پاجامہ اور قبا میں، یا پاجامہ اور قمیض میں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے پاجامہ اور چادر بھی کہا۔

٣٥٦ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا وَرْسٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیض، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا ورس لگایا ہو اور جو جوتے نہ پائے وہ موزے پہنے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا ہے۔

باب ۲۶ مَا يُسْتَرُ مِنَ الْعَوْرَةِ .

ستر عورت سے کیا چھپائے

٣٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ۔

٣٥٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ۔

٣٥٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ۔

بَابُ ۲۵۲ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ

٣٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوعٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ مَوْضُوعٌ قَالَ نَعَمْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي هَكَذَا ۔

بَابُ ۲۵۳ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَرْهَدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَقَالَ أَنَسٌ حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَسْنَدُ وَحَدِيثُ جَرْهَدٍ أَحْوَطُ حَتَّى نَخْرُجَ مِنْ

اشتمال صماء سے منع فرمایا ہے یعنی ایک ہی کپڑا ہو اور دونوں گھٹنے اوپر اٹھائے کہ اس کی شرمگاہ پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھونے اور پھینکنے والی دو قسم کی تجارت سے منع فرمایا ہے اور اشتمال صماء سے کہ دونوں ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے۔

حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوبکر نے منادی کرنے والوں میں بھیجا کہ یوم النحر منیٰ میں اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے گا اور نہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرے۔ حمید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو ان کے پیچھے بھیجا اور سورۂ براءت کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ یوم النحر کو ہمارے ساتھ حضرت علی نے اہل منیٰ میں اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔

چادر کے بغیر نماز پڑھنا

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہے تھے اور چادر رکھی ہوئی تھی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو ہم عرض گزار ہوئے کہ اے ابو عبداللہ! آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کی چادر رکھی ہوئی تھی۔ فرمایا: ہاں، میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

ران کے بارے میں روایت

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس، حضرت جرہد اور حضرت محمد بن جحش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ران چھپانے کی چیز ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ران کھولی۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حدیث انس کی سند زیادہ قوی ہے اور حدیث جرہد میں احتیاط زیادہ ہے یہاں تک کہ ہم ان کے اختلاف سے نکل جائیں یہ حدیث

اخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ أَبُو مُوسَى غَطَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِينَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ
زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ
حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِي ؕ

۳۶۱ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ
فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ
فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ
رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ
الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللهُ
أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ
الْمُنْذَرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ
فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ
يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ
دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ
يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ
جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ
بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ
ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَأَعْتَقَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا
أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى
إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ
اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ

ابو موسیٰ نے فرمایا کہ حضرت عثمان کے آنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے ڈھانپ لیے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل کی تو آپ کی ران میری ران پر تھی۔ مجھے اتنا بوجھ لگا کہ اپنی ران ٹوٹ جانے سے ڈرا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر پر جہاد کیا۔ چنانچہ ہم نے وہاں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور حضرت ابو طلحہ بھی سوار ہو گئے اور میں حضرت ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں چلا رہے تھے اور میرا گھٹنا آپ کی ران سے لگ جاتا تھا۔ پھر آپ نے اپنی ران سے ازار ہٹا دی حتیٰ کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا۔ جب بستی میں داخل ہوئے تو آپ نے تکبیر کہی اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا کہ جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔ تین مرتبہ ایسا فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اپنے کاموں کے لیے نکلے تو کہا۔ محمد۔ عبد العزیز کا بیان ہے کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا۔ اور لشکر۔ پس ہم نے اسے طاقت کے زور سے فتح کر لیا اور قیدی جمع کیے گئے۔ حضرت دحیہ آئے اور عرض گزار ہوئے۔ اے اللہ کے نبی! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرمائیے۔ فرمایا جاؤ اور ایک لونڈی لے لو۔ انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے اللہ کے نبی! آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی عطا فرما دی جو قریظہ اور نضیر کی سردار ہے۔ وہ صرف آپ کے لیے ہی مناسب ہے۔ فرمایا اسے بلاؤ۔ وہ انہیں ساتھ لے کر آئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا قیدیوں میں سے دوسری کوئی لونڈی لے لو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ ثابت نے ان سے کہا۔ اے ابو حمزہ! ان کا مہر کیا تھا؟ فرمایا کہ انہیں آزاد کرنا اور ان سے نکاح کر لینا۔ یہاں تک کہ جب راستے میں تھے تو حضرت ام سلیم نے آپ کے لیے انہیں دلہن کی طرح آراستہ کیا اور رات کے وقت خدمت میں پیش کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دلہن کے ساتھ صبح کی۔ فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہو وہ لے آئے اور دسترخوان بچھا دیا گیا۔ پس کوئی کھجوریں لے

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ، وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ قَالَ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آیا اور کوئی گھی لے آیا راوی ثابت کا بیان ہے کہ شاید انھوں نے ستو کا ذکر بھی کیا۔ ان کا حیس بنایا گیا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

بَابُ ٢٥٤ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ جَازَ.

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر ایک کپڑے سے بدن کو چھپا لے تو جائز ہے۔

٣٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھاتے تو آپ کے ساتھ مسلمان عورتیں بھی چادروں میں لپٹ کر حاضر ہوتیں پھر اپنے گھروں کو لوٹتیں تو انھیں کوئی پہچان نہ سکتا۔

بَابُ ٢٥٥ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ وَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا.

جب بیل بوٹوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اس کے نقوش دیکھے۔

٣٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي. وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کشیدہ کاری والی چادر میں نماز پڑھی اور اس کے نقوش دیکھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ میری یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور ابو جہم سے کھردرے پن والی سادہ چادر لے آؤ کیونکہ ابھی اس نے میری نماز سے توجہ ہٹا دی تھی۔ ہشام بن عروہ کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نماز میں اس کے نقوش دیکھتا تو آزمائش سے ڈرتا۔

بَابُ ٢٥٦ إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ وَمَا يُنْهَى عَنْ ذَلِكَ

اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی ممانعت۔

٣٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي.

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جو انھوں نے گھر کے ایک حصے میں لٹکا رکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پردے کو ہٹا دو کیونکہ نماز میں اس کے نقوش میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔

بَابُ ٢٥٧ مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجِ حَرِيرٍ ثُمَّ

جو ریشمی جبے میں نماز پڑھے، پھر اسے

نَزَعَهُ ۔

٣٦٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ ۔

بَابُ ٢٥٨ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ ۔

٣٦٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً لَهُ فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ ۔

بَابُ ٢٥٩ الصَّلٰوةِ فِي السُّطُوحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُصَلّٰى عَلَى الْجَمْدِ وَالْقَنَاطِرِ وَإِنْ جَرٰى تَحْتَهَا بَوْلٌ أَوْ فَوْقَهَا أَوْ أَمَامَهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَصَلّٰى أَبُو هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوةِ الْإِمَامِ وَصَلّٰى ابْنُ عُمَرَ عَلَى الثَّلْجِ ۔

٣٦٧ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ

اُتار دے۔

ابو الخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفۃً ریشمی جُبّہ پیش کیا گیا تو آپ نے وہ پہن لیا اور نماز پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے تو اسے زور سے کھینچ کر اُتار دیا گویا پسند نہ آیا اور فرمایا، یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

عون بن ابو جحیفہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لیتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ کے وضو کے پانی کی طرف جھپٹتے دیکھا جس کو کچھ مل گیا اُس نے بدن پر مل لیا اور جس کو اُس میں سے نہ ملا تو اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال نے نیزہ لے کر گاڑ دیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے دامن سمیٹے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے تھے۔

چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

امام بخاری نے فرمایا کہ حسن بصری برف اور پُلوں پر نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ چاہے اُن کے نیچے، اوپر یا سامنے پیشاب بہتا ہو جبکہ دونوں کے درمیان آڑ ہو۔ حضرت ابو ہریرہ نے مسجد کی چھت پر امام کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرت ابن عمر نے برف پر نماز پڑھی۔

ابو حازم نے فرمایا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ منبر کس چیز کا تھا؟ تو فرمایا کہ مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ وہ غابہ کے جھاؤ کا تھا جسے فلاں عورت کے فلاں غلام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا، جب وہ بن کر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر تکبیر کہی۔ اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے قرأت کی اور رکوع کیا تو لوگوں

www.alahazratnetwork.org

وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ فَهٰذَا شَأْنُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَعْلَى مِنَ النَّاسِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ أَعْلَى مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هٰذَا كَثِيرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ لَا۔

٣٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ أَوْ كَتِفُهُ وَآلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَجَلَسَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوعِ النَّخْلِ فَأَتَاهُ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

بَابُ ٢٠ إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّي امْرَأَتَهُ إِذَا سَجَدَ۔

٣٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ۔

بَابُ ٢١ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيرِ وَصَلَّى

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو سَعِيدٍ فِي السَّفِينَةِ قِيَامًا وَقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّي قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ عَلَى أَصْحَابِكَ

نے آپ کے پیچھے رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر دوبارہ جلوہ افروز ہوئے۔ پھر قرأت پڑھی، رکوع کیا پھر سر اٹھایا تو منبر سے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا

امام ابو عبد اللہ بخاری نے علی بن عبد اللہ سے کہا کہ مجھ سے امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کے متعلق پوچھا اور فرمایا۔ میرا مقصد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں سے اونچی جگہ پر تھے لہذا اس حدیث کی رو سے امام اگر لوگوں سے اونچی جگہ پر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا امام سفیان بن عیینہ سے اس بارے میں بار بار پوچھا گیا تو آپ نے ان سے نہیں سنا؟ فرمایا۔ نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کی پنڈلی یا کندھا چھل گیا اور آپ نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس ایک مہینہ نہ جانے کی قسم کھالی۔ آپ اپنے بالا خانہ میں بیٹھ رہے جس کی سیڑھی کھجور کے تنوں کی تھی۔ آپ کے صحابہ بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور وہ کھڑے تھے۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھا کرو۔ آپ انتیس دن کے بعد تشریف لے آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

جب نمازی کا کپڑا سجدے کے دوران اس کی بیوی کو لگ جائے۔

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور کبھی جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے۔

چٹائی پر نماز پڑھنا

اور حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو سعید نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ حسن بصری کا قول ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھو جب تک ساتھیوں

ثُمَّ قَدِّمْهَا وَلَا تَقَاعَدْ ۔

۳۷۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيمَ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔

بَابٌ ۲۶۱ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ ۔

۳۷۱ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ ۔

بَابٌ ۲۶۲ الصَّلٰوةِ عَلَى الْفِرَاشِ وَصَلَّى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ أَحَدُنَا عَلَى ثَوْبِهِ ۔

۳۷۲ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ ۔

۳۷۳ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ ۔

۳۷۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرنگی نہ ہو اور بستر کے ساتھ گھومتے جاؤ ورنہ بیٹھ کر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے تناول فرمایا، پھر ارشاد ہوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں ایک چٹائی کی طرف اٹھا جو زیادہ عرصہ گزر جانے کے باعث کالی ہو گئی تھی۔ میں نے اس پر پانی چھڑکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، پھر تشریف لے گئے۔

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

فرش پر نماز پڑھنا۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے بستر پر نماز پڑھی اور حضرت انس نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر سجدہ کرتا۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سویا کرتی اور میرے پیر آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو مجھے دبا دیتے اور میں پیروں کو سکیڑ لیتی اور جب قیام فرماتے تو پھیلا لیتی۔ وہ فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے درمیان فراش پر جنازے کی طرح پڑی رہتی تھیں۔

عروہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے اور

كان يصلي وعائشة معترضة بينه وبين القبلة على الفراش الذي ينامان عليه.

باب ٢٦٤ السجود على الثوب في شدة الحر وقال الحسن كان القوم يسجدون على العمامة والقلنسوة ويداه في كمه.

٣٧٥ - حدثنا أبو الوليد هشام بن عبد الملك قال نا بشر بن المفضل قال حدثني غالب القطان عن بكر بن عبد الله عن أنس بن مالك قال كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم فيضع أحدنا طرف الثوب من شدة الحر في مكان السجود.

باب ٢٦٥ الصلوة في النعال.

٣٧٦ - حدثنا آدم بن أبي إياس قال نا شعبة قال أنا أبو مسلمة سعيد بن يزيد الأزدي قال سألت أنس بن مالك أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في نعليه قال نعم.

باب ٢٦٦ الصلوة في الخفاف.

٣٧٧ - حدثنا آدم قال نا شعبة عن الأعمش قال سمعت إبراهيم يحدث عن همام بن الحارث قال رأيت جرير بن عبد الله بال ثم توضأ ومسح على خفيه ثم قام فصلى فسئل فقال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم صنع مثل هذا قال إبراهيم فكان يعجبهم لأن جريرا كان من آخر من أسلم.

٣٧٨ - حدثنا إسحاق بن نصر قال نا أبو أسامة عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن المغيرة بن شعبة قال وضأت النبي صلى الله عليه وسلم فمسح على خفيه وصلى.

باب ٢٦٧ إذا لم يتم السجود.

٣٧٩ - حدثنا الصلت بن محمد قال نا مهدي عن واصل عن أبي وائل عن حذيفة أنه رأى رجلا لا يتم

بچھے کے درمیان اس فرش پر لیٹی ہوتیں جس پر دونوں سویا کرتے تھے۔

گرمی کی شدت کے باعث کپڑے پر سجدہ کرنا

حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ اپنے عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے اور ان کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے۔

ابوالولید ہشام بن عبدالملک، بشر بن مفضل، غالب قطان، بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو گرمی کی شدت کے باعث ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے کے کنارے کو سجدے کی جگہ رکھ لیتا۔

جوتوں سمیت نماز پڑھنا

سعید بن یزید ازدی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتوں سمیت نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔

موزے پہن کر نماز پڑھنا

ہمام بن حارث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر انہوں نے وضو اور موزوں پر مسح کیا، پھر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ان سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ لوگ اسے پسند کرتے تھے کیونکہ حضرت جریر نے آخر میں اسلام قبول کیا تھا۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کروایا تو آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

جب کوئی پورا سجدہ نہ کرے

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع و سجدے پوری طرح نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ نماز

رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۲۶۸ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي جَنْبَيْهِ فِي السُّجُودِ۔

۳۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

بَاب ۲۶۹ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۸۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ ابْنِ سِيَاهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ۔

۳۸۲ - حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَإِذَا قَالُوهَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَذَبَحُوا ذَبِيحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ وَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ نَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ

پوچھا تو حضرت حذیفہ نے اس سے فرمایا۔ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ ابووائل کے لیے یہ بھی فرمایا۔ اگر تم مر گئے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں مروگے۔

سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے۔

ابن ہرمز نے حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں بازوؤں کو اتنا کھلا رکھتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

قبلہ رو ہونے کی فضیلت

پیروں کی انگلیاں بھی قبلہ رخ کی جائیں۔ یہ حضرت ابوحمید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عمرو بن عباس، ابن مہدی، منصور بن سعد، میمون بن سیاہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے، جس کے لیے اللہ کی ضمانت ہے اور اللہ کے رسول کی ضمانت ہے۔ پس اللہ کی ضمانت کو ضائع نہ کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" نہ کہیں۔ اگر کہہ لیا، ہمارے جیسی نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو ہم پر ان کا خون اور مال حرام ہو گیا مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ لے گا۔

علی بن عبداللہ، خالد بن حارث، حمید، میمون بن سیاہ یہ حضرت انس بن مالک کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ اے ابوحمزہ! بندے کے خون اور مال کو کیا چیز حرام کرتی ہے؟ فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ اس کا وہی حق ہے جو ایک مسلمان کا ہے اور اس کی وہی ذمہ داری ہے جو ایک مسلمان

باب فضل استقبال القبلة

يستقبل بأطراف رجليه القبلة، قاله أبو حميد عن النبي صلى الله عليه وسلم.

٣٨١ - حدثنا عمرو بن عباس قال حدثنا ابن المهدي قال حدثنا منصور بن سعد عن ميمون بن سياه عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا وأكل ذبيحتنا فذلك المسلم الذي له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله في ذمته.

٣٨٢ - حدثنا نعيم قال حدثنا ابن المبارك عن حميد الطويل عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها وصلوا صلاتنا واستقبلوا قبلتنا وذبحوا ذبيحتنا فقد حرمت علينا دماؤهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله. وقال علي بن عبد الله حدثنا خالد بن الحارث قال حدثنا حميد قال سأل ميمون بن سياه أنس بن مالك فقال يا أبا حمزة وما يحرم دم العبد وماله فقال من شهد أن لا إله إلا الله واستقبل قبلتنا وصلى صلاتنا وأكل ذبيحتنا فهو المسلم له ما للمسلم وعليه ما على المسلم. وقال ابن أبي مريم

قبلہ رو ہونے کی فضیلت

پیروں کی انگلیاں بھی قبلہ رخ رکھے۔ یہ حضرت ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عمرو بن عباس، ابن مہدی، منصور بن سعد، میمون بن سیاہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی جانب منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے، جس کے لیے اللہ کی ضمانت ہے اور اللہ کے رسول کی ضمانت ہے۔ پس اللہ کی ضمانت کو ضائع نہ کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں۔ اگر یہ کہہ لیا، ہمارے جیسی نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو ہم پر ان کا خون اور مال حرام ہو گیا مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

علی بن عبد اللہ، خالد بن حارث، حمید، میمون بن سیاہ حضرت انس بن مالک کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ اے ابو حمزہ! بندے کے خون اور مال کو کیا چیز حرام کرتی ہے؟ فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ اس کا وہی حق ہے جو ایک مسلمان کا ہے اور اس کی وہی ذمہ داری ہے جو ایک مسلمان

أنا يحيى بن أيوب قال حدثني حميد قال نا أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم

کیا ہے — ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

باب ۲۷ قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق ليس في المشرق ولا في المغرب قبلة لقول النبي صلى الله عليه وسلم لا تستقبلوا القبلة بغائط أو بول ولكن شرقوا أو غربوا ۔

اہل مدینہ اور اہل شام و مشرق کا قبلہ

مشرق اور مغرب کی طرف قبلہ نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کیا کرو بلکہ مشرق اور مغرب کو کیا کرو۔

٣٨٣ — حدثنا علي بن عبد الله قال نا سفيان قال نا الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي أيوب الأنصاري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ولكن شرقوا أو غربوا قال أبو أيوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحيض بنيت قبل القبلة فننحرف ونستغفر الله عز وجل ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی طرف منہ کرو اور نہ پیٹھ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کو منہ کرو۔ حضرت ابو ایوب نے فرمایا کہ ہم شام گئے تو وہاں بیت الخلا قبلہ رخ بنائے ہوئے تھے۔ لہٰذا ہم کچھ مڑ جاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے۔

ف: بعض احادیث ایسی بھی ہیں جن کے اندر حکم تو عام ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ عام نہیں ہوتا بلکہ وہ حکم کسی ایک فرد یا چند افراد سے متعلق ہوتا ہے یا کسی خاص وقت تک یا کسی خاص جگہ سے متعلق ہوتا ہے۔ اس بات کی پہچان میں اہل علم حضرات ہی کرتے ہیں۔ امت محمدیہ کی ان ہستیوں نے قرآن و حدیث کے ایسے احکامات کی چھان بین کرنے اور ان کی اصل مراد کے متعین کرنے میں حیرت انگیز دیدہ ریزی کا ثبوت دیا اور ملت اسلامیہ کی خیر خواہی میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔

امت محمدیہ کے لیے صرف چار حضرات یعنی چاروں ائمہ مجتہدین کا علمی و تحقیقی کارنامہ سرِ فہرست ہے۔ وہ چار یہ ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ (المتوفی ۱۵۰ھ)، امام مالک (المتوفی ۱۷۹ھ)، امام محمد بن ادریس شافعی (المتوفی ۲۰۴ھ) اور امام احمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ امت محمدیہ کی کثیر اکثریت کا ان چاروں حضرات کی تقلید پر متفق ہونا، ملت اسلامیہ کا اجماع ہے۔ اگر ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید نہیں کرتا تو وہ اہل حق کی جماعت سے جدا ہونے والا اور گمراہ بے دین ہے خواہ کسی کے نزدیک وہ کیسا ہی محقق و مفکر کیوں نہ شمار ہوتا ہو۔

اس حدیث کو دیکھیے اور پڑھیے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو حکم فرمائے ہیں: (۱) پیشاب یا پاخانہ کے وقت قبلہ کی جانب منہ نہیں کرنا چاہیے اور نہ پشت کرے۔ (۲) پیشاب یا پاخانہ کے وقت مشرق و مغرب کو منہ کرنا چاہیے۔ کیا سرزمین پاک و ہند میں کوئی ایسا شخص ہے جو صرف اس حدیث کے مفہوم و معنی کو سامنے رکھ کر اس پر عمل کرے کیونکہ ایسے وقت قبلہ کی جانب منہ اور پیٹھ ہو جائے گی جبکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا جائے۔ اپنے ملک میں رہتے ہوئے اس دوسرے حکم پر کسی پاکستانی یا بھارتی سے عمل نہیں ہو سکے گا۔ دریں حالات حدیث کے معنی و مفہوم سے آگے بڑھتے ہوئے اس کی مراد تلاش کرنا ضروری ہے اور یہی ضرورت امت کے تمام مسلمانوں کو ائمہ مجتہدین کے دروازوں تک پہنچا دیتی ہے کیونکہ فَاسْأَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ لہٰذا ہر زمانے والا جاننے والے تک پہنچا اور بات مجتہدین عظام تک پہنچی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۲۷۔ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ نَا سُفْیٰنُ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَیْتِ الْعُمْرَۃَ وَلَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اَیَاْتِیْ امْرَاَتَہٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ وَطَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ وَّسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ لَا یَقْرَبَنَّہَا حَتّٰی یَطُوْفَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ۔

ارشادِ ربانی ہے کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ کے لیے بیت اللہ کا طواف کرے مگر صفا مروہ کے درمیان نہ دوڑے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ اور ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے قریب نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کر لے۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا یَحْیٰی عَنْ سَیْفٍ یَّعْنِیْ ابْنَ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاہِدًا قَالَ اُتِیَ ابْنُ عُمَرَ فَقِیْلَ لَہٗ ہٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَیْنَ الْبَابَیْنِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْکَعْبَۃِ قَالَ نَعَمْ رَکْعَتَیْنِ بَیْنَ السَّارِیَتَیْنِ اللَّتَیْنِ عَلٰی یَسَارِہٖ اِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی فِیْ وَجْہِ الْکَعْبَۃِ رَکْعَتَیْنِ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس کوئی آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو گئے۔ پس حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں آگے بڑھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے تھے اور میں نے دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت بلال کو پایا۔ میں نے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا ہاں دو رکعتیں ان ستونوں کے درمیان پڑھیں جو آپ کے داخل ہوتے وقت بائیں جانب تھے۔ پھر باہر تشریف لائے اور کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ دَعَا فِیْ نَوَاحِیْہِ کُلِّہَا وَلَمْ یُصَلِّ حَتّٰی خَرَجَ مِنْہُ فَلَمَّا خَرَجَ رَکَعَ رَکْعَتَیْنِ فِیْ قُبُلِ الْکَعْبَۃِ وَقَالَ ہٰذِہِ الْقِبْلَۃُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام گوشوں میں دعا کی اور نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باہر تشریف لے گئے۔ جب باہر آ گئے تو کعبہ کی طرف دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ قبلہ یہی ہے۔

باب ۲۸۔ التَّوَجُّہُ نَحْوَ الْقِبْلَۃِ حَیْثُ کَانَ وَقَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ وَکَبِّرْ۔

قبلہ کی طرف متوجہ ہونا خواہ کہیں ہو

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور تکبیر کہی۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ نَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی نَحْوَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّۃَ عَشَرَ اَوْ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَہْرًا

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کی جانب متوجہ ہونا چاہتے تھے۔ پس اللہ

www.alahazratnetwork.org

عشر شهرا وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يوجه الى الكعبة فانزل الله عز وجل قد نرى تقلب وجهك في السماء فتوجه نحو الكعبة وقال السفهاء من الناس وهم اليهود ما ولاهم عن قبلتهم التي كانوا عليها قل لله المشرق والمغرب يهدي من يشاء الى صراط مستقيم فصلى مع النبي صلى الله عليه وسلم رجل ثم خرج بعد ما صلى فمر على قوم من الانصار في صلوة العصر يصلون نحو بيت المقدس فقال هو يشهد انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه توجه نحو الكعبة فتحرف القوم حتى توجهوا نحو الكعبة.

٣٨٨ - حدثنا مسلم بن ابراهيم قال نا هشام بن ابي عبد الله قال نا يحيى بن ابي كثير عن محمد بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته حيث توجهت به فاذا اراد الفريضة نزل فاستقبل القبلة.

٣٨٩ - حدثنا عثمان قال نا جرير عن منصور عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم قال ابراهيم لا ادري زاد او نقص فلما سلم قيل له يا رسول الله احدث في الصلوة شيء قال وما ذاك قالوا صليت كذا وكذا فثنى رجليه واستقبل القبلة وسجد سجدتين ثم سلم فلما اقبل علينا بوجهه قال انه لو حدث في الصلوة شيء لنبأتكم به ولكن انما انا بشر مثلكم انسى كما تنسون فاذا نسيت فذكروني واذا شك احدكم في صلوته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم يسجد سجدتين.

باب ٣٢ ما جاء في القبلة ومن لم ير الاعادة على من سها فصلى الى غير القبلة

وقد سلم النبي صلى الله عليه وسلم في ركعتي

اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ہم نے دیکھا آپ بار بار آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ پس آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور لوگوں میں سے یہودی بے وقوف نے کہا کہ انہیں کس قبلے سے پھیر دیا جس پر تھے۔ تم فرما دو کہ مشرق و مغرب اللہ کے لیے ہے۔ جس کو چاہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ پس ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پڑھنے کے بعد بعض انصاریوں کے پاس سے گزرا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے عصر پڑھ رہے تھے۔ کہا کہ یہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ پھر گئے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

محمد بن عبد الرحمن نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہوتا اور جب فرض نماز کا ارادہ ہوتا تو اترتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابراہیم نے کہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس میں بیشی کر دی یا کمی۔ جب سلام پھیرا تو عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ کیا نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آیا ہے؟ فرمایا۔ بات کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ آپ نے پیروں کو پھیرا اور قبلہ رو ہو کر دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔ جب ہماری جانب متوجہ ہوئے تو فرمایا۔ اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آتا تو میں تمہیں بتا دیتا لیکن میں تمہارے جیسا بشر ہی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو درست کا قصد کرے پھر نماز پوری کر کے سلام پھیرے اور دو سجدے کرے۔

قبلہ کا بیان

جس کے نزدیک بھول کر غیر قبلہ کی طرف پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتوں پر سلام پھیرا اور

الظُّهْرِ وَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ اَتَمَّ مَا بَقِيَ۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَاٰيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَ نِسَاءَكَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَاِنَّهٗ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا بِهٰذَا۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

بَابٌ ۲۷۳ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ اَوْ اِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ

لوگوں کی طرف منہ کیا پھر باقی مکمل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں تو حکم ہوا: اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ اور پردے کی آیت میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کاش آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے بھلے اور برے کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج نے رشک کے باعث آپ پر باہم اتفاق کیا تو میں نے ان سے کہا، اگر آپ نے تمہیں طلاق دے دی تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں دے۔ تو یہی آیت نازل ہوگئی۔ ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے یہ سنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آنے والا ان کے پاس آکر کہنے لگا: آج رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا اور کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا کہ اس کی طرف منہ کیا کریں۔ ان کے منہ شام کی طرف تھے، لہٰذا وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پیر موڑے اور دو سجدے کیے۔

مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھا۔ یہ بات آپ کو ناگوار ہوئی اور چہرۂ انور سے ظاہر ہوئی۔ آپ کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اسے صاف کر دیا اور فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اس کے اور قبلے کے درمیان اس کا رب ہوتا ہے پس

بَابٌ ٢٧٤ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

٣٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ

مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب تھوک دیکھا یہ بات آپ کو ناگوار ہوئی اور چہرہ مبارک سے ظاہر ہونے لگی تو آپ کھڑے ہوگئے اور ہاتھ سے اسے صاف کر دیا اور فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا یہ کہ اس کے اور قبلے کے درمیان اس کا رب ہوتا ہے پس

www.[illegible]network.org

عن يساره او تحت قدميه ثم اخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد بعضه على بعض فقال او يفعل هكذا ۔

۳۹۴ ۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى بصاقا في جدار القبلة فحكه ثم اقبل على الناس فقال اذا كان احدكم يصلي فلا يبصق قبل وجهه فان الله سبحانه قبل وجهه اذا صلى ۔

۳۹۵ ۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ام المؤمنين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى في جدار القبلة مخاطا او بصاقا او نخامة فحكه ۔

باب ۲۷۵ حك المخاط بالحصى من المسجد وقال ابن عباس ان وطئت على قذر رطب فاغسله وان كان يابسا فلا ۔

۳۹۶ ۔ حدثنا موسى بن اسماعيل قال نا ابراهيم بن سعد قال نا ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن ان ابا هريرة وابا سعيد حدثاه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى نخامة في جدار المسجد فتناول حصاة فحكها فقال اذا تنخم احدكم فلا يتنخم قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره او تحت قدمه اليسرى ۔

باب ۲۷۶ لا يبصق عن يمينه في الصلوة

۳۹۷ ۔ حدثنا يحيى بن بكير قال نا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن ان ابا هريرة وابا سعيد اخبراه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى نخامة في حائط المسجد فتناول رسول الله صلى الله عليه وسلم حصاة فحتها ثم قال اذا تنخم احدكم فلا يتنخم قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره او تحت قدمه اليسرى ۔

تم میں کسی نے تھوکنا ہی ہو تو اپنے بائیں جانب یا پیروں کے نیچے۔ پھر اپنی چادر کا ایک پلہ لے کر اس میں تھوکا پھر دوسرے حصے پر الٹ دیا اور فرمایا کہ یوں کرے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھا تو اسے صاف کر دیا پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں رینٹ، تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے صاف کر دیا۔

مسجد سے رینٹ کو کنکریوں کے ساتھ صاف کرنا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تر نجاست پر پاؤں آ جائے تو دھو دو اور اگر خشک ہو تو نہیں۔

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے کنکری لے کے کھرچ دیا اور فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو اپنے سامنے نہ ڈالے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں جانب تھوکے یا بائیں پاؤں کے نیچے۔

دوران نماز دائیں جانب نہ تھوکے

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں لے کر اسے کھرچ دیا پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں جانب تھوکے یا بائیں پیر کے نیچے۔

www.alahazratnetwork.org

۳۹۸ـ حدثنا حفص بن عمر قال نا شعبة قال اخبرني قتادة قال سمعت انسا قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يتفلن احدكم بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره او تحت رجله اليسرى۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنی دائیں جانب تھوکے بلکہ بائیں جانب یا اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

باب ۲۵ ليبصق عن يساره او تحت قدمه اليسرى۔

بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکنا چاہیے۔

۳۹۹ـ حدثنا آدم قال نا شعبة قال نا قتادة قال سمعت انس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان المؤمن اذا كان في الصلوة فانما يناجي ربه فلا يبزقن بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره او تحت قدمه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے لہٰذا وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں طرف یا پیر کے نیچے تھوکے۔

۴۰۰ـ حدثنا علي قال نا سفيان قال نا الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم ابصر نخامة في قبلة المسجد فحكها بحصاة ثم نهى ان يبزق الرجل بين يديه او عن يمينه ولكن عن يساره او تحت قدمه اليسرى وعن الزهري سمع حميدا عن ابي سعيد الخدري نحوه۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو اُسے کنکری سے کھرچ دیا، پھر منع فرمایا کہ آدمی اپنے سامنے یا دائیں جانب تھوکے بلکہ بائیں جانب یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا چاہیے ـــ زہری، حمید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔

باب ۲۶ كفارة البزاق في المسجد

مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

۴۰۱ـ حدثنا آدم قال نا شعبة قال نا قتادة قال سمعت انس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم البزاق في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجد میں تھوکنے کی غلطی کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے دفن کر دیا جائے۔

باب ۲۷ دفن النخامة في المسجد

مسجد میں بلغم کو دفن کر دینا

۴۰۲ـ حدثنا اسحاق بن نصر قال انا عبد الرزاق عن معمر عن همام سمع ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم الى الصلوة فلا يبصق امامه فانما يناجي الله ما دام في مصلاه ولا عن يمينه فان عن يمينه ملكا وليبصق عن يساره او تحت قدمه فيدفنها۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ نماز گاہ میں ہے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور نہ دائیں جانب تھوکے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں جانب تھوکے یا اپنے پیر کے نیچے اور اُسے دفن کر دے۔

باب ۲۸ اذا بدره البزاق فلياخذ

جب تھوک آپڑے تو کپڑے کے پلو میں لینا

www.alahazratnetwork.org

بِطَرَفِ ثَوْبِهِ۔

۳۰۳ ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهِ وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ أَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهُ لِذٰلِكَ وَشِدَّتُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِي قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَزَقَ فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ قَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔

چاہیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو اسے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا اور کراہت محسوس کی یا یہ کہ ناپسند فرمانے کے آثار دیکھے گئے اور آپ پر گراں گزرا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے لہٰذا قبلہ کی جانب نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے۔ پھر اپنی چادر کا ایک کنارہ پکڑا اور اس میں تھوکا اور ایک حصہ دوسرے پر الٹ دیا اور فرمایا: یا اس طرح کر لیا کرے۔

ف: حدیث ۲۹۲ سے حدیث ۳۰۳ تک کی گیارہ حدیثوں میں احکام بیان ہوتے ہیں کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے تھانی کو اپنے سامنے یعنی قبلہ کی جانب نہیں تھوکنا چاہیے اور نہ دائیں جانب تھوکے بلکہ ضرورت پیش آئے تو کسی کپڑے میں ایسا کرے یا پھر بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے اور ریت وغیرہ کو ڈالے اور مسجد میں اس کو دفن کرنا کفارہ ہے کہ آئے وہاں دفن کر دے اور کسی نے ملطی سے دیوار مسجد پر یہ چیز لگا دی ہو تو وہاں سے ان چیزوں کو کھرچ دیا جائے۔ آج جبکہ اہل اسلام نے اکثر پختہ مسجدیں تعمیر کر لی ہیں تو تھوک اور رینٹ کو ان کی چٹائیوں اور دریوں پر بائیں جانب اور بائیں پیر کے نیچے ڈالنا اور مسجد میں دفن کرنے کا کفارہ ادا کرنا دفعتہً کا مسئلہ خارج سا ہو کر رہ گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت مطہرہ میں بعض احکام ایسے بھی ہیں جن میں جیسے جیسے حالات کے تحت تبدیلی آجاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ۔

امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر۔

۳۰۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَاللهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے، خدا کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع و خضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے رکوع، میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

ف: رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانا کہ مجھ پر تمہارا خشوع و رکوع پوشیدہ نہیں ہے اس میں آپ نے خود نگاہ مصطفیٰ کا عالم بیان فرمایا ہے کیونکہ رکوع تو ظاہری اور جسمانی فعل کا نام ہے جو دوسروں کو بھی نظر آجاتا ہے لیکن خشوع تو دلوں کی ایک کیفیت کا نام ہے جو خوف خدا سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث میں نگاہ مصطفیٰ کے دو جوہر بیان فرمائے گئے کہ آپ پیٹھ پیچھے سے صحابہ کرام کے رکوع بھی ملاحظہ فرماتے اور ان کے دلوں کا خشوع و خضوع والی کیفیت بھی اس نگاہ سے پوشیدہ نہیں رہتی تھی جس کی مدح میں قدرت نے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى والا زمزمہ گایا تھا ـــــ یہ ہر شخص جانتا ہے کہ دیکھنا اس نور کا کام ہے جو پروردگار عالم نے ہر دیکھنے والے کی آنکھوں میں رکھا ہے۔ خدائے تعالیٰ اپنی عطا سے کسی کو محروم نہ کرے۔

www.alahazratnetwork.org

ہیں۔۔۔ یعنی جس کو قدرت نے اپنی قدرت کاملہ سے سراپا آنکھ بنایا ہو وہ دیکھنے کے لیے اپنی آنکھوں کے ہی کیسے محتاج رہتے بلکہ شمس کی طرح ہر طرف سے دیکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آگے پیچھے دور نزدیک و مقدم و موخر کے فرق ہٹا دیے تھے۔ وہ پیچھے کی چیزوں کو بھی اسی طرح دیکھتے تھے جیسے آگے کی چیزوں کو جو آگے ہوتی۔ مقدم والی چیزوں کو نزدیک والی چیزوں کی طرح ملاحظہ فرمالیتے۔ مدینہ میں بیٹھ کر بھی اسی طرح دیکھتے جیسے آنکھ کے سامنے ہیں دیکھتے دور کی کھیتیوں کا بھی اسی طرح معائنہ فرمالیتے جیسے ظاہری اسباب احوال و اسباب کو دیکھتے۔ ماضی اور مستقبل کے حالات بھی خدا نے آپ پر اسی طرح روشن فرمادیے تھے جیسے حال میں لگا ہوا ان کے سامنے وقت پیش ہونے والے حالات و واقعات۔ ان تمام امور پر بےشمار احادیث دلالت کرتی ہیں انسان کا انکار کرنے کی کوئی جان جرات نہیں کرسکتا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

٤٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلٰوةِ وَفِي الرُّكُوعِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَّرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ۔

ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر نماز و رکوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تمہیں پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔

بَابٌ ٢٨٢ هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ

کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟

٤٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ کروائی اور بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر بھی ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

بَابٌ ٢٨٣ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لٹکانا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ اَلْقِنْوُ سے مراد خوشہ ہے اور اس کا تثنیہ اور جمع قِنْوَانٌ ہے جیسے صِنْوٌ کا صِنْوَانٌ ہے۔ ابراہیم بن طہمان عبد العزیز بن صہیب حضرت انس سے راوی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین سے مال آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں پھیلا دو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جو مال لایا جاتا اس سے بہت زیادہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے اور اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس کے پاس بیٹھ گئے اور جس کو دیکھتے اسے عطا فرما دیتے۔ جب حضرت عباس آئے تو کہا یا رسول اللہ! مجھے عطا فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا اور

إذ جاءه العباس فقال يا رسول الله أعطني فإني فاديت نفسي وفاديت عقيلا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ فحثا في ثوبه ثم ذهب يقله فلم يستطع فقال يا رسول الله مر بعضهم يرفعه إلي قال لا قال فارفعه أنت علي قال لا فنثر منه ثم ذهب يقله فقال يا رسول الله مر بعضهم يرفعه علي قال لا قال فارفعه أنت علي قال لا فنثر منه ثم احتمله فألقاه على كاهله ثم انطلق فما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبعه بصره حتى خفي علينا عجبا من حرصه فما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وثم منها درهم.

باب ۲۸۴ من دعي لطعام في المسجد ومن أجاب منه.

۴۰۷ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أنا مالك عن إسحاق بن عبد الله أنه سمع أنسا قال وجدت النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه ناس فقمت فقال لي أأرسلك أبو طلحة قلت نعم فقال لطعام قلت نعم فقال لمن حوله قوموا فانطلق وانطلقت بين أيديهم.

باب ۲۸۵ القضاء واللعان في المسجد بين الرجال والنساء.

۴۰۸ ـ حدثنا يحيى نا عبد الرزاق نا ابن جريج أنا ابن شهاب عن سهل بن سعد أن رجلا قال يا رسول الله أرأيت رجلا وجد مع امرأته رجلا أيقتله فتلاعنا في المسجد وأنا شاهد.

باب ۲۸۶ إذا دخل بيتا يصلي حيث شاء أو حيث أمر ولا يتجسس.

۴۰۹ ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة نا إبراهيم بن سعد

تھیلی کو اٹھا دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا لے لیجئے۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں لپ بھر بھر کر ڈالا۔ جب اٹھانے لگے تو نہ اٹھا سکے۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ کسی کو حکم فرمائیے کہ میرے لیے یہ اٹھوا دے۔ فرمایا نہیں۔ عرض کیا کہ آپ ہی اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں۔ فرمایا نہیں۔ پس کچھ کم کیا پھر اٹھانے لگے تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کسی کو حکم دیجئے کہ مجھے اٹھوا دے۔ فرمایا نہیں۔ عرض کیا کہ آپ اٹھوا دیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر کچھ کم کیا اور اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ کر چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی حرص پر تعجب کرتے ہوئے انہیں برابر دیکھتے رہے یہاں تک کہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کھڑے ہوئے جب ایک درہم بھی ان میں سے باقی نہ رہا۔

جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اسے قبول کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے پاس لوگ تھے تو میں کھڑا ہو گیا۔ پھر فرمایا کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ فرمایا۔ کھانے کے لیے؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ آپ نے اپنے گرد بیٹھے ہوئے حضرات سے فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ۔ آپ چل پڑے اور میں ان کے آگے چلتا رہا۔

مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور لعان کرانا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ آپ نے مسجد کے اندر ان دونوں سے لعان کروایا اور میں موجود تھا۔

جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھے یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے۔

محمود بن ربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ثنا عن ابن شهاب عن محمود بن الربيع عن عتبان
بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم اتاه في منزله
فقال اين تحب ان اصلي لك من بيتك قال فاشرت
له الى مكان فكبر النبي صلى الله عليه وسلم وصففنا
خلفه فصلى ركعتين ٭

باب ٢٨٤ المساجد في البيوت وصلى البراء ابن عازب في مسجد في داره جماعة ٭

٤١٠ حدثنا سعيد ابن عفير قال نا الليث قال
حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني محمود بن
الربيع الانصاري ان عتبان ابن مالك وهو من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم ممن شهد بدرا من
الانصار انه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله قد انكرت بصري وانا اصلي لقومي فاذا
كانت الامطار سال الوادي الذي بيني وبينهم لم
استطع ان اتي مسجدهم فاصلي بهم ووددت يا
رسول الله انك تاتيني فتصلي في بيتي فاتخذه مصلى
قال فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم سافعل
ان شاء الله تعالى قال عتبان فغدا علي رسول الله
صلى الله عليه وسلم وابو بكر حين ارتفع النهار
فاستاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذنت
له فلم يجلس حين دخل البيت ثم قال اين تحب
ان اصلي من بيتك قال فاشرت له الى ناحية من
البيت فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبر
فقمنا فصففنا فصلى ركعتين ثم سلم قال وحبسناه
على خزيرة صنعناها له قال فثاب في البيت رجال
من اهل الدار ذوو عدد فاجتمعوا فقال قائل منهم
اين مالك ابن الدخيشن او ابن الدخشن فقال بعضهم
ذلك منافق لا يحب الله ورسوله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تقل ذلك الا تراه قد قال لا اله

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے دولت خانے پر
تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہاری
خاطر نماز پڑھوں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف
بنائی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

گھروں میں مسجدیں بنانا۔ حضرت براء بن عازب نے اپنے گھر کی مسجد میں باجماعت نماز پڑھی۔

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُن اصحاب میں سے ہیں جو انصار سے
غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میری نظر کمزور ہو گئی ہے اور
میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہو تو میرے اور ان کے درمیان جو نالہ ہے
وہ بہنے لگتا ہے جس کے سبب میں ان کی مسجد میں حاضر ہو کر انہیں نماز نہیں
پڑھا سکتا۔ یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لا کر نماز پڑھیں
تاکہ میں اس جگہ کو نماز گاہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی میں ایسا کروں گا۔ حضرت عتبان کا بیان
ہے کہ دوسرے روز دن چڑھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر
صدیق تشریف لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب
کی تو میں نے اجازت دے دی۔ داخل ہونے پر آپ بیٹھے نہیں، پھر فرمایا:
تم کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں؟ میں نے گھر کے
ایک گوشے کی طرف اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے
ہو گئے اور تکبیر کہی، ہم کھڑے ہوئے اور صف بنالی۔ آپ نے دو رکعتیں
پڑھیں پھر سلام پھیر دیا۔ اُن کا بیان ہے کہ آپ کو حلیم کے لیے روک لیا
جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ پس گھر میں اہلِ محلہ کے کافی لوگ
اکٹھے ہو گئے۔ کسی نے کہا کہ مالک بن دُخیشن یا ابن دخشن
کہاں ہے؟ کسی نے کہا کہ وہ منافق ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کو
دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو
کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے۔
اُس نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں مگر ہم تو اس کی توجہ اور

www.alahazratnetwork.org

اللہ یُرِیْدُ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللہِ قَالَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّا نَرٰی وَجْہَہٗ وَنَصِیْحَتَہٗ اِلَی الْمُنَافِقِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللہِ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَیْنَ ابْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیَّ وَھُوَ اَحَدُ بَنِیْ سَالِمٍ وَھُوَ مِنْ سَرَاتِھِمْ عَنْ حَدِیْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَصَدَّقَہٗ بِذٰلِکَ ۔

اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رضائے الٰہی کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے محمود بن ربیع کی حدیث کے متعلق پوچھا جو بنی سالم کے ایک فرد اور ان کے سرداروں سے تھے تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

ف: اس حدیث میں ایک بدری صحابی حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بے انداز محبت اور عالیہ عقیدت کا ذکر ہے جو انہیں خالق و مخلوق کے محبوب یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تھی۔ اسی کے تقاضے کے تحت انہوں نے بارگاہ رسالت میں ایک التماس کی اور سرکار رسالت سے ان کی گزارش کو ایسا شرف قبولیت حاصل ہوا کہ رحمت دو عالم نے ان کے مکان چل کر حقیقت میں دولت کدہ شامل کر اور رشک جنت بنا دیا۔

بعض حضرات اپنے ذہن کی نارسائی اور تنگ نظری کے باعث عقیدت کے ایسے مستحسن تقاضوں کو سمجھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں اور عقیدت کے تحت ایسے کام کرنے کو وہ عبادت ٹھہرا کر شرک کے فتوے جڑ دیتے ہیں۔ وہ حضرات زبان و قلم سے برملا ایسے کام کرنے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ عقیدت و عبادت کے اسی واضح فرق کو نمایاں کرنے کی غرض سے سنہ ۱۳۹۲ھ اور سنہ ۱۹۷۲ء میں مؤطا امام مالک کی اسی حدیث پر حاشیہ لکھتے ہوئے ایک مفید بحث پیش کیا تھا جو اس کے صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱ پر چھپا۔ افادیت کے پیش نظر وہ مفید بحث تھوڑی ترمیم کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ میری نظر کمزور ہو گئی ہے جس کے باعث بعض اوقات مجھے اپنے گھر میں ہی نماز پڑھنی پڑ جاتی ہے۔ آقا اگر ازراہ کرم میرے غریب خانہ میں کسی جگہ نماز ادا فرما دیں تو میں اسی جگہ کو اپنے لیے نماز گاہ (مسجد خانہ) بنا لوں اور بارش کے وقت اسی جگہ نماز پڑھا کروں۔ سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ خدا نے تمہیں ایسا کوئی حکم دیا ہے کہ اپنے گھروں میں اسی جگہ نماز پڑھا کرو جہاں میرے محبوب نے نماز پڑھی ہو یا میں نے تمہیں کہیں کوئی ایسا حکم دیا ہے۔ اس کے برعکس آپ نے ان کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر دوسرے دن صبح سویرے ان کے گھر میں نماز ادا فرمائی۔

لطیفہ: ایک دفعہ دو رسالۃ التوحید میں شرک فروش قسم کے دو مولوی صاحبان بیٹھے ہوئے توحید کو چھوڑنے اور شرک کو اپنانے والے مسلمانوں کی اصلاح پر غور فرما رہے تھے۔ ایک کا نام تھا مولانا شرک پھیلاؤ صاحب اور دوسرے مولانا بدعت تراش صاحب کے نام سے موسوم تھے۔ گفتگو کے دوران مولانا شرک پھیلاؤ صاحب فرمانے لگے۔ بھائی بدعت تراش صاحب، دل چاہتا ہے کہ آج آپ سے اپنے دل کی بات کہہ ڈالوں۔ یار کیا کہوں! بعض احادیث کو پڑھ کر تو میں حیران رہ جاتا ہوں اور سخت الجھن محسوس کرتا ہوں کہ ہم پوری امت محمدیہ میں سے مشرک اور صحیح مسلمان شمار کرتے ہیں ان میں ہر کیا گیا تھا ان میں صحابہ کرام کو

پورا قرآن کریم پڑھ جائیے اس میں کسی جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے ان بزرگوں کو حکم نہیں دیا تھا کہ جب میرا آخری رسول تمہارے گھر آئے تو اسے حاصل کرکے اپنے چہرے اور کپڑوں پر مل لینا۔ جب وہ وضو کرے تو مستعمل پانی کے قطروں کو حاصل کرنے کی خاطر ٹوٹ پڑنے کا

www.aonazra.network.org

نعوذ باللہ بنا دیا۔ اگر یہ ہی بات تھی تو جس جگہ وہ مستقل پائی گئی جو وہاں کی گئی مٹی کھرچ کر اپنے چہرے پر مل لیا۔ اگر وہ مٹی مت
بھی مل جاتی تو ایک ایک بال کے لیے اپنے سر تک کی کوشش کر ڈالتے دیکھئے وہ بھی معمولی کر بیٹھ کر گئے یا یہ آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ اگر کسی کو
ایک بال بھی مل جاتا تو وہ اسے اپنی جان سے بھی عزیز رکھتے اور حد درجہ اس کا احترام کرتے۔ کمال بات تو یہ ہے کہ ایک گروہ
میں نماز میں اسی جگہ پڑھنا زیادہ پسند کرتے تھے جہاں حضور نماز پڑھا کرتے تھے۔ لطف تو یہ ہے کہ اللہ کے نبی نے کبھی ایسا
کرنے کا انہیں حکم نہیں دیا تھا۔ ہم نے حدیث کی تمام کتابیں کھنگال ڈالیں لیکن ہمیں تو ان میں کہیں ایسا حکم نظر نہیں آیا۔ معلوم نہیں
پھر صحابہ کرام کس کے حکم سے شب و روز ایسا کرتے رہتے تھے اور غضب تو یہ ہے کہ کوئی ایک بھی انہیں اس حرکت سے
روکنے والا نہیں تھا۔

جماعت بدعت توڑ: اگر یہی بات کہہ دوں تو سارے مسلمان لٹھ لے کر ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے۔ جان بوجھ: حقیقت
یہ ہے کہ مجھے تو صحابہ کرام بھی بالکل بریلوی ہی نظر آتے ہیں۔ عقیدت کے پردے میں جو کچھ وہ کرتے رہتے تھے کیا یہ بدعت
نہیں ہے؟ اور یہ لوگ ان کا بھی بے تحاشا کم اور شرک پسند ہی زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ اسے افسوس جب امت کی بنیاد ہی غلط رکھی
گئی تو اس عمارت غلط تعمیر ہونگی تو کیا ہوگا!

اس کے بعد تھوڑی دیر تک خاموشی سے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہے پھر ایک سرد آہ بھر کر تفکر سے گویا ہوئے
گویا ہوئے، مولانا بدعت توڑ صاحب! ہو سکتا ہے کہ صحابہ کرام عقیدت کے پردے میں ایسے کام اس لیے کرتے ہوں کہ
قیامت تک لوگ انہیں عاشق رسول کہیں، ان کی شہرت رہے گی اور رہتی دنیا تک ان کے عشق رسول کے ڈنکے بجتے رہیں گے لیکن یہ بات
سمجھ میں نہیں آتی کہ حضور نے ایسا کرنے سے انہیں منع کیوں نہ فرمایا! یہ کیوں نہ کہا کہ ارے مسلمانو! جب ایسا کرنے کا قرآن مجید
میں کسی جگہ بھی حکم نہیں دیا گیا! علاوہ ازیں خود میں نے بھی تمہیں ایسا کرنے کے لیے نہیں کہا۔ اس کے باوجود تم ایسا کیوں کرتے ہو!
—— کیا کہوں، مجھے تو یقین لگتا ہے کہ حضور پر بھی بریلوی وہابی مولوی کا شاید جادو چل گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ حضور بھی ان کی ایسی
چکنی چپڑی باتوں میں آ گئے ہوں۔ کیونکہ لاکھ وہ شرک پسند سہی لیکن کہ تحت کی باتوں میں مٹھاس بہت ہے —— مولانا بدعت توڑ
صاحب نے لقمہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جناب شرک چھوڑ صاحب! بریلوی وہابی تو آج کل کی پیداوار ہے۔ وہ حضور کے زمانے میں
کب تھا! —— مولانا شرک چھوڑ صاحب نے فرمایا کہ بات کچھ بھی ہو لیکن یار میں تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ توحید کی علمبرداری کے
ساتھ ساتھ بریلویت کی جو بنیاد حضور نے ہی ڈالی تھی۔

اس کے بعد ایک سرد آہ بھرتے ہوئے مولانا شرک چھوڑ صاحب نے دردناک لہجے میں کہا —— اچھا یار سب کچھ چھوڑنے
دو، صحابہ ایسا کرتے رہے، حضور بھی اس حرکت کو تعظیم کے پردے میں چھپا کر خوش ہوتے رہے کہ میرا تقیہ دیکھ کر بھی بے حد
احترام کیا جاتا ہے کیونکہ یہ احترام دل کی گہرائی سے پورے خلوص کے ساتھ ہو رہا تھا۔ لیکن معلوم نہیں ایسے بعد میں تاج پہنا دیا ہو
گیا تھا کہ وہ سب سے بڑے معلم احکام تھے لیکن ایک دفعہ بھی یہ وحی نازل نہیں فرمائی کہ تعظیم کے پردے میں جو یہ جابجا باپ
کر رہے ہو اسے بند کرو اور ساتھیوں کو نہ ہی اپنے ساتھیوں کو ایسا کرنے سے روکو —— مولانا بدعت توڑ
صاحب! مجھے تو یقین محسوس ہوتا ہے کہ خدا خود بھی شرک پسند اور بریلویت کا حامی ہے ورنہ فرشتوں کو حکم دیتا کہ آدم علیہ السلام
کے لیے سجدہ کرو۔ —— مولانا شرک چھوڑ صاحب ابھی یہ جملہ ختم کرنے بھی نہ پائے تھے کہ کسی کے آنے کی آہٹ
محسوس ہوئی۔ آنے والے کی صورت تو نظر نہ آئی لیکن جیسا کہ دم سے کوئی یہ کہہ رہا تھا۔

www.alahazratnetwork.org

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

باب ۲۸۸ التَّيَمُّنِ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى.

۴۱۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ.

مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی دائیں جانب سے ابتدا کرنا۔ حضرت ابن عمر دایاں پیر پہلے اندر رکھتے اور نکلتے وقت بایاں پیر باہر رکھتے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی الامکان اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے، مثلاً طہارت، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں۔

باب ۲۸۹ هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْقُبُورِ وَرَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ الْقَبْرَ الْقَبْرَ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْإِعَادَةِ.

۴۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر ان جگہوں پر مسجدیں بنائی جا سکتی ہیں؟ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا اور قبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور حضرت عمر نے حضرت انس کو قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھ کر کہا: قبر، قبر اور انہیں لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس میں تصویریں تھیں، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر دیتے اور اس میں اس کی تصویر بنا لیتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔

۴۱۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوا مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو اس قبیلے میں اترے جس کو بنی عمرو بن عوف کہا جاتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان میں چودہ دن ٹھہرے۔ پھر آپ نے بنی نجار کے لیے پیغام بھیجا تو وہ تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر بارگاہ ہو گئے۔ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی سواری پر دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکر

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ رِّدْفُهٗ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُّصَلِّيَ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَفِيْهِ خِرَبٌ وَفِيْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ ۔

آپ سواری پر تھے۔ حضرت ابو بکر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنی نجار کے لوگ آپ کے ارد گرد تھے یہاں تک کہ حضرت ابو ایوب کے گھر کے صحن میں اترے۔ آپ کو یہ پسند تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لیا جائے اور آپ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے۔ آپ نے مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا اور بنو نجار والوں کو بلایا۔ اور فرمایا، اے بنی نجار! تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے وصول کر لو۔ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم نہیں۔ ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس میں مشرکوں کی قبریں، کھنڈرات اور کھجور کے درخت تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کے متعلق حکم فرمایا تو اکھیڑ دی گئیں، پھر کھنڈرات برابر کیے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ ڈالے گئے اور انہیں مسجد کی طرف قطار میں رکھ دیا اور دونوں جانب پتھر لگا دیے گئے۔ پتھر اٹھاتے ہوئے رجز پڑھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ یہ پڑھتے تھے۔ اے اللہ نہیں ہے بھلائی مگر آخرت کی بھلائی لہٰذا انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

بَابُ ۲۹۰ الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

۴۱۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ بَعْدُ يَقُوْلُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ ۔

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

ابو التیاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے پھر اس کے بعد میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز مسجد کی تعمیر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۹۱ الصَّلٰوةِ فِيْ مَوَاضِعِ الْاِبِلِ ۔

۴۱۵ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ ۔

اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا

عبید اللہ سے روایت ہے کہ نافع نے فرمایا، میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ ۲۹۲ مَنْ صَلّٰى وَقُدَّامَهٗ تَنُّوْرٌ اَوْ نَارٌ اَوْ شَيْءٌ مِّمَّا يُعْبَدُ فَاَرَادَ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَاَنَا اُصَلِّيْ ۔

جو تنور یا آگ یا ایسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اس کا مقصد رضائے الٰہی ہو۔

زہری کو حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر جہنم پیش کی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۴۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

www.alahazratnetwork.org

أسلم عن عطاء بن يسار عن عبد الله بن عباس قال انخسفت الشمس فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال أريت النار فلم أر منظرا كاليوم قط أفظع

باب ۲۹۳ كراهية الصلوة في المقابر

۴۱۷ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال أخبرني نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها قبورا

باب ۲۹۴ الصلوة في مواضع الخسف والعذاب ويذكر أن عليا رضي الله عنه كره الصلوة بخسف بابل

۴۱۸ - حدثنا إسمعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تدخلوا على هؤلاء المعذبين إلا أن تكونوا باكين فإن لم تكونوا باكين فلا تدخلوا عليهم لا يصيبكم ما أصابهم

باب ۲۹۵ الصلوة في البيعة وقال عمر رضي الله عنه إنا لا ندخل كنائسكم من أجل التماثيل التي فيها الصور وكان ابن عباس يصلي في البيعة إلا بيعة فيها تماثيل

۴۱۹ - حدثنا محمد بن سلام قال أخبرنا عبدة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن أم سلمة ذكرت لرسول الله صلى الله عليه وسلم كنيسة رأتها بأرض الحبشة يقال لها مارية فذكرت له ما رأت فيها من الصور فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أولئك قوم إذا مات فيهم العبد الصالح أو الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور أولئك شرار الخلق عند الله

باب ۲۹۶

تعالیٰ عنہ نے فرمایا سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور فرمایا۔ مجھے جہنم دکھائی گئی اور میں نے اس جیسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔

قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں (اپنے گھروں کو) قبریں نہ بناؤ۔

خسف یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا۔ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بابل میں خسف کی جگہ نماز پڑھنا ناپسند فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان معذب لوگوں کے مقامات پر نہ جایا کرو مگر روتے ہوئے اگر تم رونے والے نہیں ہو تو نہ جاؤ کہیں تمہیں بھی وہی عذاب پہنچ جائے جو انہیں پہنچا تھا۔

گرجے میں نماز پڑھنا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

ہم تمہارے گرجوں میں ان مورتیوں کی وجہ سے نہیں جاتے جن میں تصویریں ہوتی ہیں اور حضرت ابن عباس اس گرجے میں نماز پڑھ لیتے جس میں تصویریں نہ ہوتیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا جس کو ماریہ کہا جاتا تھا اور ان کا ذکر کیا جو اس میں تصویریں دیکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں سے کوئی نیک بندہ یا نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا

۴۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا۔

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری وقت قریب آیا تو چہرۂ انور پر چادر کھینچ لیتے پھر جب گھبراہٹ محسوس ہوتی تو چادر چہرے سے اٹھا دیتے اور اس حالت میں فرمایا۔ اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا اور جو کچھ انہوں نے کیا اس سے بچنے کے لیے فرماتے۔

۴۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔

بَابُ ۲۹۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔

۴۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ۔

یزید الفقیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت تک رعب سے میری مدد فرمائی گئی اور زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والا بنایا گیا لہٰذا میرے امتی کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لے اور میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی ہے۔

بَابُ ۲۹۸ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ۔

عورت کا مسجد میں سونا

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلے کی ایک سیاہ فام لونڈی تھی جس کو انہوں نے آزاد کر دیا اور وہ ان کے ساتھ رہا کرتی۔ ایک دفعہ ان کی لڑکی باہر نکلی جس پر سرخ چمڑے کا ہار پڑا تھا جس میں موتی جڑے ہوئے تھے۔ وہ اس نے اتار کر رکھ دیا یا گر گیا۔ تو چیل اس کے پاس سے گزری جسے وہ گوشت سمجھ کر اچک لے گئی۔ گھر والوں نے تلاش کیا لیکن نہ ملا۔ انہوں نے مجھ پر الزام لگایا اور میری تلاشی لی۔

www.alahazratnetwork.org

قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ قَالَتْ فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونِي حَتَّى
فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللَّهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ
الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هَذَا
الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ
ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي
الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ
عِنْدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ
وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ
الْكُفْرِ أَنْجَانِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ
لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هَذَا قَالَتْ
فَحَدَّثَتْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ.

یہاں تک کہ شرمگاہ کی بھی دیکھی۔ خدا کی قسم میں اُن کے پاس کھڑی تھی جب کہ چیل گزری اور اُسے گرا دیا اور وہ اُن کے درمیان میں گرا۔ میں نے کہا وہ یہی تو ہے جس کا تم نے مجھ پر الزام لگایا ہوا تھا حالانکہ میں اس سے بالکل بری تھی اور یہ وہی ہے۔ پس اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ اُس کے لیے مسجد میں خیمہ یا جھونپڑی بنا دی گئی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ وہ میرے پاس آتی اور باتیں کیا کرتی اور میرے پاس جب بھی بیٹھتی تو یہ ضرور کہتی: ہار کا دن بھی ہمارے رب کے عجائبات میں سے ہے، جس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے اُس سے کہا۔ تمہارا کیا حال ہے کہ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہی کہتی ہو؟ پس اُس نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا۔

بَاب ۲۹۹ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدِمَ رَهْطٌ
مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا
فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ كَانَ
أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ.

مردوں کا مسجد میں سونا۔ ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر نے فرمایا کہ اصحاب صفہ فقراء تھے۔

۴۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ
يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نافع سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں سویا کرتے تھے جب کہ وہ نوجوان تھے اور ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔

۴۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ
يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ
بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ
هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے تو گھر میں حضرت علی کو نہ پایا۔ فرمایا کہ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میرے اور اُن کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی ہے، لہٰذا مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں؟ اُس نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے، وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک طرف سے چادر گر گئی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن سے مٹی جھاڑتے

www.alahazratnetwork.org

يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ ۔

اور فرمانے لگے اے ابو تراب! کھڑے ہو جاؤ۔ ابو تراب! کھڑے ہو جاؤ۔

٤٢٦ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ ۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا ان میں سے ایک آدمی کے اوپر بھی چادر نہ تھی۔ تہبند تھا یا کمبل ہوتا جس کو اپنی گردن سے باندھ لیتے جس کا کپڑا نصف پنڈلیوں تک پہنچتا اور کسی کا ٹخنوں تک۔ چنانچہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے سمیٹ لیتے یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ ان کا ستر کھل جائے۔

ف۱ اصحاب صفہ اس جماعت کو کہا جاتا ہے جو سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کے سامنے ایک چبوترے پر بیٹھے رہتے تھے۔ یہ حضرات دنیا داری سے کنارہ کش ہو کر آخرت کے لیے وقف ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی مبارک جماعت کے نامور سپوت ہیں۔ صوفیائے کرام کی سلسلہ وار جماعت ان بزرگوں ہی کی یادگار ہے۔

بَابُ ٣٠ الصَّلٰوةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ ۔

حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور اس میں نماز پڑھتے۔

٤٢٧ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي ۔

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے مسعر کا بیان ہے کہ چاشت کے وقت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو اور میرا آپ پر کچھ قرض تھا جو آپ نے ادا کر دیا اور اس کے علاوہ بھی کرم فرمایا۔

بَابُ ٣١ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ ۔

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

٤٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ ۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

بَابُ ٣٢ الْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

مسجد میں حدث ہو جانا

www.alahazratnetwork.org

۴۲۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فرشتے تمہارے نمازی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اسی جگہ رہے جہاں نماز پڑھی تھی اور حدث لاحق نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔

بَابُ ۳۲ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَاِيَّاكَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ اَنَسٌ يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُوْنَهَا اِلَّا قَلِيْلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى ۔

مسجد نبوی کی تعمیر۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور حضرت عمر نے مسجد نبوی کی تعمیر کرنے کا حکم دیا تو فرمایا کہ میں لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور سرخ یا زرد رکھنے سے بچنا ورنہ لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ لوگ اس پر فخر کیا کریں گے پھر انہیں آباد کم کریں گے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تم یہود و نصاریٰ کی طرح انہیں آراستہ کرو گے۔

۴۳۰ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ وَعُمُدُهٗ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهٖ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُمُدَهٗ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهٗ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَبَنٰى جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وَسَقَفَهٗ بِالسَّاجِ ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اس کی چھت شاخوں کی تھی اور کھجور کی لکڑی کے ستون تھے۔ حضرت ابوبکر نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر نے اس میں اضافہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی بنا کے مطابق کچی اینٹوں، شاخوں اور کھجور کی لکڑی کے ستونوں سے تعمیر کیا پھر حضرت عثمان نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت سا اضافہ کیا اور دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے تعمیر کیں اور اس کے ستون منقش پتھروں کے بنائے اور چھت ساگوان کی لکڑی سے بنوائی۔

بَابُ ۳۳ التَّعَاوُنِ فِيْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ الْاٰيَةَ ۔

تعمیر مسجد میں تعاون کرنا۔ ارشاد ربانی ہے: مشرکوں کا کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں (۹: ۱۷)

۴۳۱ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهٖ عَلِيٍّ اِنْطَلِقَا اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ يُصْلِحُهٗ

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے فرمایا کہ دونوں حضرت ابوسعید کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو۔ ہم گئے تو وہ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی چادر لے کر گوٹ مار لی اور ہم سے باتیں کرنے لگے

www.alahazratnetwork.org

رِدَاءَهُ فَاحْتَبٰى ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى أَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ قَالَ يَقُولُ عَمَّارٌ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ ۔

بَابُ ۳۰۵ الْاِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِيْ أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ ۔

۴۳۲ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ ۔

۴۳۳ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِيْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ ۔

بَابُ ۳۰۶ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا ۔

۴۳۴ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ ۔

بَابُ ۳۰۷ يَأْخُذُ بِنُصُوْلِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ ۔

۴۳۵ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ

یہاں تک کہ مسجدِ نبوی کی تعمیر کا ذکر آ گیا۔ فرمایا کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار دو دو اینٹیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا۔ وائے عمار! ان کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ انہیں جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ انہیں جہنم کی طرف بلائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمار کہا کرتے میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

بڑھئی اور صنعت کاروں سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام کو حکم دو کہ میرے لیے لکڑیوں سے ایسا منبر تیار کرے جس پر بیٹھا کروں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز تیار نہ کرا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو تو۔ پس اس نے منبر بنوا دیا۔

جو مسجد بنائے

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمر بن قتادہ، عبید اللہ خولانی سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ لوگ ان کے متعلق باتیں کر رہے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کو بنانے لگے۔ بیشک تم نے بہت زیادہ ذکر کیا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسجد بنائے۔ بکیر کا قول ہے کہ شاید انہوں نے فرمایا۔ اس سے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ہی مکان جنت میں بنا دیتا ہے۔

جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے۔

عمرو سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، ایک آدمی مسجد سے گزرا اور اس کے

فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا.

پاس تیر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ان کے پیکان پکڑ لو۔

بَابٌ ۲۸ الْمُرُورُ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد سے گزرنا

۴۳۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا.

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ، ابو بردہ اپنے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ہماری مسجدوں یا بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو ان کے پھل تھامے رہے تاکہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔

بَابٌ ۲۹ الشِّعْرُ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں شعر پڑھنا

۴۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ.

ابوالیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ اے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو، اے اللہ اس کی روح القدس سے مدد فرما۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا، ہاں۔

ف: حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔ یہ دربارِ رسالت کے شاعر تھے۔ مشرکین جو شانِ رسالت کی تنقیص میں ہجو کیا کرتے یہ ایسے شعروں میں انہیں جواب دیتے اور شانِ رسالت کا دفاع کرتے۔ اسی کارگزاری کے صلے میں بارگاہِ رسالت سے حضرت حسان اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ کی دعا سے نوازے گئے تھے۔ اس دعا میں حضرت حسان کے راستے پر چلنے والے بارگاہِ مصطفیٰ کے ہر ثنا خواں کے لیے بشارت ہے اور شانِ رسالت کا دفاع تو اسلام تبلیغ، جہاد، جان ایمان اور سنتِ الٰہیہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۳۰ أَصْحَابُ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا

۴۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ. زَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر میں چھپا کر مجھے ان کا کھیل دکھا رہے تھے۔ ابراہیم بن المنذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور حبشی اپنے نیزوں سے کھیل

www.alahazratnetwork.org

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ ۔ ... رہے تھے۔

ف: حبشیوں کا یہ کھیل دیکھنا کوئی تو صرف ایک دفعہ تھی۔ یا حبشی عید کے روز مسجد نبوی میں کھیل رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے حجرے کے دروازے سے تماشا دیکھ رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی تھیں۔ یا پیارے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنی چادر میں چھپایا ہوا تھا۔ شاید یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد ایک نابینا صحابی جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو دو ازواج مطہرات آپ کی خدمت میں موجود تھیں ان سے آپ نے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! یہ تو نابینا ہیں۔ فرمایا: تم تو نابینا نہیں ہو۔ معلوم ہوا کہ جس طرح مرد کے لیے حکم ہے کہ وہ غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی حکم ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں۔ عرس اور بعض مغرب زدہ حضرات جو اس حدیث کو اپنے مسلک کی تائید میں پیش کرتے ہیں تو یہ حدیث ذرا بھی ان کے طریق کی تائید نہیں کرتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَاب ۳۱۱ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِي وَقَالَ أَهْلُهَا إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً إِنْ شِئْتِ أَعْتَقْتِهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لَنَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرَتْهُ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْتَاعِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ بَرِيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ۔

مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس بریرہ اپنی کتابت کا سوال کرنے آئیں۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے مالکوں کو کتابت دے دوں اور ولاء میری ہوگی۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ آپ چاہیں تو باقی ادا کریں۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا کہ آپ چاہیں تو اسے آزاد کر دیں اور ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے اس کا آپ سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کا ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا: پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے جو کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں۔ جو ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو اس کے لیے کچھ نہیں ہے خواہ سو شرطیں لگائے۔ امام مالک کی روایت میں صعد المنبر کا ذکر نہیں ہے۔

بَاب ۳۱۲ التَّقَاضِيْ وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو حدرد سے مسجد کے اندر اپنے اس قرض کا تقاضا کیا

www.alahazratnetwork.org

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ تَقَاضٰى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ۔

بَابٌ ٣١٣ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذٰى وَالْعِيْدَانِ۔

٤٤١ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دُلُّونِي عَلٰى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَأَتٰى قَبْرَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا۔

بَابٌ ٣١٤ تَحْرِيْمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

٤٤٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ۔

بَابٌ ٣١٥ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهُ۔

٤٤٣ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً فَذَكَرَ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِهَا۔

بَابٌ ٣١٦ الْأَسِيْرِ أَوِ الْغَرِيْمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

جو اُن پر تھا۔ پس دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لیا جبکہ وہ اپنے کاشانۂ اقدس میں تھے۔ چنانچہ اُن کی طرف نکلے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی۔ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ حاضر ہوں۔ فرمایا اپنے قرض سے اتنا کم کر دو اور اُن کی طرف نصف کا اشارہ کیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں نے کر دیا۔ فرمایا، اُٹھو اور باقی ادا کر دو۔

مسجد کی صفائی کرنا اور چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور تنکے چن لینا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا سیاہ فام عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ وہ فوت ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق پوچھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ فوت ہو گیا۔ فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ مجھے اس مرد یا عورت کی قبر بتاؤ۔ پس آپ اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کی نماز پڑھی۔

مسجد میں شراب کی تجارت کا حرام ہونا

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب سود سے متعلق سورۃ البقرہ کی آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکل کر مسجد میں تشریف لے گئے اور انہیں لوگوں کے سامنے پڑھا۔ پھر آپ نے شراب کی تجارت کو حرام فرما دیا۔

مسجد کے لیے خادم رکھنا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا سے مراد ہے مسجد کی خدمت کے لیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ میرے خیال میں وہ عورت تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث بیان کی کہ آپ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی۔

قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے۔

۴۴۴ — حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا رَوْحٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَّحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُّ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے سامنے آگیا یا ایسا ہی لفظ فرمایا تاکہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت عطا فرما دی تو میں نے چاہا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھتے۔ لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کا قول یاد آگیا کہ اے اللہ۔ مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی جائے۔ روح کا بیان ہے کہ اسے ذلیل کرکے بھگا دیا۔

بَابُ ۳۱۷ الْاِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ وَرَبْطِ الْأَسِيرِ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ شُرَيْحٌ يَّأْمُرُ الْغَرِيمَ أَنْ يُّحْبَسَ إِلٰى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ ۔

اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا

اور شریح حکم دیا کرتے کہ قرض دار کو مسجد کے ستون سے باندھ دیا جائے۔

۴۴۵ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلٰى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا تو اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ مسجد کے ایک قریبی کھجوروں کے باغ میں گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔

بَابُ ۳۱۸ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰى وَغَيْرِهِمْ ۔

مریضوں وغیرہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا

۴۴۶ — حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَّوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَّغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ فِيهَا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ غزوۂ خندق کے وقت حضرت سعد بن معاذ کی ہفت اندام رگ زخمی ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ لگوایا تاکہ قریب سے عیادت کر سکیں۔ مسجد میں بنی غفار کا خیمہ بھی تھا جب خون ان کی طرف بہہ کر گیا تو انہیں گھبراہٹ ہوئی اور کہا۔ اے خیمے والو! یہ تمہاری جانب سے ہماری طرف کیا آرہا ہے! دیکھا تو حضرت سعد کے زخم سے خون بہہ رہا تھا جس کے باعث وہ وفات پاگئے۔

بَابُ ۳۱۹ إِدْخَالِ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ

ضرورتاً اونٹ کو مسجد میں لے جانا حضرت ابن عباس نے

www.alahazratnetwork.org

بالبعير وقال ابن عباس طاف النبي صلى الله عليه وسلم على بعيره.

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر طواف کیا۔

۴۲۷ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة بن الزبير عن زينب بنت ابي سلمة عن ام سلمة قالت شكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اشتكي فقال طوفي من وراء الناس وانت راكبة فطفت ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى جنب البيت يقرأ بالطور وكتاب مسطور.

زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا تم لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرو۔ تو میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی طرف منہ کئے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے سورۂ الطور کی تلاوت فرمائی۔

باب ۳۱

۴۲۸ حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة قال حدثنا انس ان رجلين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم خرجا من عند النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة مظلمة ومعهما مثل المصباحين يضيئان بين ايديهما فلما افترقا صار مع كل واحد منهما واحد حتى اتى اهله.

نور مجسم کا نورانی معجزہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے۔ ان میں سے ایک حضرت عباد بن بشیر تھے اور دوسرے غالباً حضرت اسید بن حضیر تھے، رات اندھیری تھی اور ان کے ساتھ چراغ جیسی چیزیں تھیں جو ان کے آگے روشنی کرتی تھیں جب وہ جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ علیحدہ علیحدہ تھی یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں تک پہنچ گئے۔

باب ۳۲ الخوخة والممر في المسجد

۴۲۹ حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا فليح قال حدثنا ابو النضر عن عبيد بن حنين عن بسر بن سعيد عن ابي سعيد الخدري قال خطب النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان الله سبحانه خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ما عند الله فبكى ابو بكر فقلت في نفسي ما يبكي هذا الشيخ ان يكن الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ما عند الله عز وجل فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو العبد وكان ابو بكر اعلمنا فقال يا ابا بكر لا تبك ان امن الناس علي في صحبته وماله ابو بكر ولو كنت متخذا من امتي

مسجد میں کھڑکی اور گزر گاہ رکھنا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو دنیا اور جو کچھ اس کے پاس ہے اسے پسند کرنے کا اختیار دیا تو اس نے وہ پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پس حضرت ابو بکر رو پڑے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بزرگ کیوں روتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور جو کچھ اس کے پاس ہے ان میں سے ایک پسند کرنے کا اختیار دیا اور اس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ سو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی وہ بندے تھے اور حضرت ابو بکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔ پس فرمایا اے ابو بکر! مت رو۔ صحبت اور مال خرچ کرنے میں سب سے زیادہ مجھ پر ابو بکر کا احسان ہے۔ اگر

www.alahazratnetwork.org

خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ۔

میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ہے۔ مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کوئی دروازہ باقی نہ رہے۔

۴۵۰ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں باہر نکلے جس میں وفات پائی تھی۔ سر مبارک سے پٹی باندھی ہوئی تھی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا ایسا کوئی انسان نہیں جس کا جانی و مالی احسان مجھ پر ابوبکر بن ابو قحافہ سے زیادہ ہو اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی محبت بہتر ہے۔ میری طرف مسجد سے ہر کھڑکی کو بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے، یعنی ابوبکر کی کھڑکی کو بند نہ کرنا۔

ف: یہ دونوں حدیثیں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کی واضح دلیل ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانا کہ حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جانی اور مالی طور سے ابوبکر کے احسانات مجھ پر دوسروں سے زیادہ ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں اگر اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ اسی طرح مسجد نبوی کے ارد گرد جتنے گھر تھے ان سب نے مسجد میں براہ راست آنے کے لیے دروازے کھول لیے تھے تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا باقی تمام حضرات کے لیے دروازے بند کروا دیئے۔ بحمد اللہ۔

بَابُ الْأَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور انہیں بند کرنا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْوَابَهَا۔

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے کہا عبد اللہ بن محمد نے، سفیان سے، ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے فرمایا، اے کاش، تم حضرت ابن عباس کی مسجدوں اور ان کے دروازوں کو دیکھتے۔

۴۵۱ — حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلَّى فِيهِ فَقُلْتُ فِي أَيٍّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت عثمان بن طلحہ کو بلایا تو انہوں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت بلال، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمان بن طلحہ اندر داخل ہوئے۔ پھر دروازہ بند کر لیا گیا اور ایک ساعت اندر رہ کر باہر تشریف لائے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر حضرت بلال سے پوچھا، انہوں نے کہا اس میں نماز پڑھی ہے۔ میں

www.alahazratnetwork.org

فَقَالَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَنِّي أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى.

بَابٌ ٣٢٢ دُخُولُ الْمُشْرِكِ فِي الْمَسْجِدِ.

٤٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ.

بَابٌ ٣٢٣ رَفْعُ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ.

٤٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ نَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مَنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٤٥٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

نے بتایا کہ آپ نے اگلے دونوں ستونوں کے درمیان، یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی۔

مشرک کا مسجد میں داخل ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ کے لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ پس اس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔

مسجد میں آواز بلند کرنا

علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح مدینی، یحییٰ بن سعید القطان، جعید بن عبدالرحمٰن، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کسی نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو لے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو یا کہاں سے آئے ہو۔ دونوں عرض گزار ہوئے، اہل طائف سے۔ فرمایا کہ اگر تم یہاں مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہیں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر اپنے اس قرض کا حضرت ابن ابی حدرد سے تقاضا کیا جو ان پر تھا۔ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لیں جبکہ کاشانۂ اقدس میں تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف نکلے یہاں تک کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا اور حضرت کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا اے کعب۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ اپنا نصف قرض چھوڑ دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں نے ایسا کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اٹھو اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ فِيْهِمْ ○

بَابٌ ٣٢٥ الْحِلَقِ وَالْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ

٤٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ ○

٤٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ وَقَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ○

٤٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوٰى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ ○

بَابُ الْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ ○

چاہا کرو۔

مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا جب کہ آپ منبر پر تھے کہ رات کی نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر ساری نماز کو وتر بنا لو اور وہ فرمایا کرتے کہ اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنایا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب کہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور عرض گزار ہوا رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت میں تمہاری پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا دے گی ـــــ ولید بن کثیر، عبید اللہ بن عبد اللہ سے، حضرت ابن عمر نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز دی جب کہ آپ مسجد میں تھے۔

ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب سے روایت ہے کہ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ افروز تھے تو تین آدمی آئے۔ دو تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بڑھے اور ایک چلا گیا۔ باقی دونوں میں سے ایک نے حلقے میں کچھ جگہ خالی دیکھی تو بیٹھ گیا اور دوسرا سب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا تو پیٹھ پھیر کر چلا ہی گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا۔ کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں؟ ایک شخص اللہ کی طرف آیا تو اللہ نے اُسے جگہ دے دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منہ پھیر لیا۔

مسجد میں چت لیٹنا

۴۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ ٭

بَابُ الْمَسْجِدِ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ فِيهِ وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَأَيُّوبُ وَمَالِكٌ ٭

۴۵۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ٭

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ ٭

۴۶۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلٰوتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَتُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک پیر دوسرے پر رکھا ہوا ہے — ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

راستے میں مسجد بنانا جب کہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔ حسن بصری، ایوب اور امام مالک کا یہی قول ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنے والدین کو دین کا پابند ہی دیکھا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح اور شام کو ہمارے پاس تشریف لایا کرتے۔ پھر حضرت ابوبکر کے دل میں خیال آیا تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ وہ اسی میں نماز پڑھا کرتے اور اسی میں تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے کھڑے ہو جاتے، ان پر تعجب کرتے اور ان کی طرف دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بہت رونے والے آدمی تھے جنھیں اپنی آنکھوں پر قابو نہ تھا جب قرآن مجید پڑھتے تو یہ چیز قریش کے مشرکوں کو مضطرب کر دیتی۔

بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا۔ ابن عون نے ایسی مسجد میں نماز پڑھی جس کا دروازہ ان کے لیے بند کر لیا جاتا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: باجماعت نماز گھر یا بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آئے اور اس کا ارادہ صرف نماز ہو تو جو قدم وہ رکھتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے باعث اس کا ایک گناہ دور کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو۔ جب مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اسے روکے رہے اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اسی جگہ بیٹھا رہے

فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيهِ۔

بَابُ ۳۲۹ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ۔

۴۶۱ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ نَا عَاصِمٌ نَا وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهُ لِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا۔

۴۶۲ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ نَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيتُ أَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ

جہاں نماز پڑھی کرے اس کے لئے دعا ہے بخشش ہو۔ اے اللہ اس پر رحم فرما جب تک وہاں بے وضو نہ ہو۔

مسجد وغیرہ میں انگلیوں کا پنجہ ڈالنا

حضرت ابن عمر یا حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کا پنجہ ڈالا
عاصم بن علی، عاصم بن محمد کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد ماجد سے سنی لیکن مجھے یاد نہیں رہی لیکن مجھے واقد نے اپنے والد محترم کے واسطے سے یاد کروائی۔ انہوں نے فرمایا میں نے والد ماجد کو فرماتے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمرو! اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم نکمے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے اور آپ نے انگشت ہائے مبارک کا پنجہ ڈالا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سہ پہر کی دونوں نمازوں میں سے ایک پڑھائی۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے بتائی لیکن میں بھول گیا۔ چنانچہ ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پس مسجد کی آگے کی طرف گڑی ہوئی ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے گویا کہ غصے میں تھے۔ دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا اور انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں اور دایاں رخسار اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیا اور جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے اور کہا کہ نماز کم ہو گئی ہے۔ لوگوں میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی تھے مگر انہیں کلام کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ لوگوں میں ایک صاحب جن کے ہاتھ لمبے تھے جنہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی ہے۔ فرمایا کہ نہیں میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ پھر فرمایا کیا یہ بات ہے جو ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے ہاں۔ آپ آگے بڑھے اور چھوڑی ہوئی نماز پڑھی پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی

ثم رفع رأسه وكبر ثم كبر وسجد مثل سجوده أو أطول
ثم رفع رأسه وكبر فربما سألوه ثم سلم فيقول نبئت
أن عمران بن حصين قال ثم سلم.

باب ٣٢٣ المساجد التي على طرق المدينة والمواضع التي صلى فيها النبي صلى الله عليه وسلم

٤٦٤ — حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي قال حدثنا
فضيل بن سليمان قال حدثنا موسى بن عقبة قال رأيت
سالم بن عبد الله يتحرى أماكن من الطريق فيصلي
فيها ويحدث أن أباه كان يصلي فيها وأنه رأى النبي
صلى الله عليه وسلم يصلي في تلك الأمكنة وحدثني
نافع عن ابن عمر أنه كان يصلي في تلك الأمكنة و
سألت سالما فلا أعلمه إلا وافق نافعا في الأمكنة
كلها إلا أنهما اختلفا في مسجد بشرف الروحاء.

٤٦٥ — حدثنا إبراهيم بن المنذر الحزامي قال حدثنا أنس
بن عياض قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع أن عبد
الله بن عمر أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان ينزل بذي الحليفة حين يعتمر وفي حجته حين حج
تحت سمرة في موضع المسجد الذي بذي الحليفة و
كان إذا رجع من غزو وكان في تلك الطريق أو حج
أو عمرة هبط من بطن واد فإذا ظهر من بطن واد أناخ
بالبطحاء التي على شفير الوادي الشرقية فعرس ثم
حتى يصبح ليس عند المسجد الذي بحجارة ولا على
الأكمة التي عليها المسجد كان ثم خليج يصلي
عبد الله عنده في بطنه كثب كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثم يصلي فدحا السيل فيه بالبطحاء حتى دفن
ذلك المكان الذي كان عبد الله يصلي فيه وأن عبد
الله بن عمر حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى
حيث المسجد الصغير الذي دون المسجد الذي
بشرف الروحاء وقد كان عبد الله يعلم المكان الذي

اُٹھایا پھر سجدہ کیا جیسا کہ سجدہ کیا تھا یا اس سے لمبا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ بعض
اوقات لوگ سوال کرتے کہ پھر سلام پھیر دیتے تو فرماتے مجھے بتایا گیا ہے کہ
حضرت عمران بن حصین نے فرمایا پھر سلام پھیرا۔

وہ مساجد جو مدینہ منورہ کے راستوں پر واقع ہیں اور وہ جگہیں جہاں
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ سالم بن عبداللہ کو میں نے دیکھا کہ راستے
میں چند مقامات تلاش کر کے ان میں نماز پڑھا کرتے اور بتایا کرتے
کہ ان کے والد بھی ان میں نماز پڑھا کرتے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے
کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان
مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے پوچھا تو انہوں
نے تمام مقامات کے بارے میں نافع سے اتفاق کیا سوائے دونوں کا
اختلاف شرف روحاء کی مسجد کے بارے میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم جب عمرہ کے لیے جاتے ذوالحلیفہ میں اترتے اور حج کے وقت بھی ببول
کے درخت کے نیچے اس مسجد کی جگہ جو ذوالحلیفہ کی مسجد ہے۔ جب آپ غزوہ سے
واپس لوٹتے یا حج و عمرہ سے واپس آتے تو وادی کے نشیب میں اترتے۔ جب وادی کی
گہرائی سے اوپر آتے تو اونٹ کو بطحا میں بٹھاتے جو وادی کے مشرقی کنارے
پر ہے اور رات بھر یہاں آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ یہ جگہ حضرت عبداللہ
اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے اس کے اندر ریت کے ٹیلے تھے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھا کرتے تھے پھر اس پر ریت کا سیلاب
آیا اور وہ جگہ دب گئی جہاں حضرت عبداللہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ
بن عمر نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس
جگہ نماز پڑھی جہاں چھوٹی مسجد ہے جو اس مسجد کے علاوہ ہے جو شرف روحاء میں ہے
اور حضرت عبداللہ اس مقام کو جانتے تھے جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی فرماتے کہ جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کھڑے
ہو تو وہ جگہ تمہارے دائیں جانب ہے جب تم مکہ مکرمہ کی طرف جاتے
ہو اور مسجد راستے کے دائیں کنارے پر ہے اس جگہ اور بڑی مسجد کے درمیان
پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہے۔ حضرت ابن عمر اس پہاڑی کے پاس بھی نماز

كان يقول ثَمَّ عن يمينك حين تقوم في المسجد تصلي وذلك المسجد على حافة الطريق اليمنى وأنت ذاهب إلى مكة بينه وبين المسجد الأكبر رمية بحجر أو نحو ذلك وأن ابن عمر كان يصلي إلى العرق الذي عند منصرف الروحاء وذلك العرق انتهاء طرفه على حافة الطريق دون المسجد الذي بينه وبين المنصرف وأنت ذاهب إلى مكة وقد ابتني ثم مسجد فلم يكن عبد الله بن عمر يصلي في ذلك المسجد كان يتركه عن يساره ووراءه ويصلي أمامه إلى العرق نفسه وكان عبد الله يروح من الروحاء فلا يصلي الظهر حتى يأتي ذلك المكان فيصلي فيه الظهر وإذا أقبل من مكة فإن مر به قبل الصبح بساعة أو من آخر السحر عرس حتى يصلي بها الصبح وأن عبد الله حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان ينزل تحت سرحة ضخمة دون الرويثة عن يمين الطريق ووجاه الطريق في مكان بطح سهل حتى يفضي من أكمة دوين بريد الرويثة بميلين وقد انكسر أعلاها فانثنى في جوفها وهي قائمة على ساق وفي ساقها كثب كثيرة وأن عبد الله بن عمر حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى في طرف تلعة من وراء العرج وأنت ذاهب إلى هضبة عند ذلك المسجد قبران أو ثلاثة على القبور رضم من حجارة عن يمين الطريق عند سلمات الطريق بين أولئك السلمات كان عبد الله يروح من العرج بعد أن تميل الشمس بالهاجرة فيصلي الظهر في ذلك المسجد وأن عبد الله بن عمر حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل عند سرحات عن يسار الطريق في مسيل دون هرشى ذلك المسيل لاصق بكراع هرشى بينه وبين الطريق قريب من غلوة وكان عبد الله بن عمر يصلي إلى سرحة هي أقرب السرحات

پڑھا کرتے تھے جو راستہ کے دائیں کنارے پر ہے اور اس پہاڑی کا ایک سرا مسجد کے قریب ہے وہ جگہ ایک گڑھا ہو جاتا ہے اس پہاڑی اور اس کنارہ مسجد کے درمیان ایک نالی ہے وہاں ایک اور مسجد بنائی ہے جب حضرت عبداللہ بن عمر اس مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے بائیں طرف پیچھے چھوڑ دیتے اور آگے پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے۔ حضرت عبداللہ روحاء سے پچھلے وقت چلتے۔ پھر ظہر نہ پڑھتے مگر اسی جگہ پہنچ کر اور پھر یہاں ادا کرتے۔ حضرت عبداللہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رویثہ کے قریب راستے کے دائیں جانب … درخت کے نیچے … جگہ میں اترتے یہاں تک کہ آپ اس ٹیلے سے … رویثہ سے تقریباً دو میل ہے اس درخت کا اوپر والا حصہ ٹوٹ گیا ہے اور وہ درمیان سے دہرا ہو گیا ہے … اور اس کے تنے کے قریب کئی ٹیلے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ٹیلے کے … نماز پڑھی … جب کہ تم ہضبہ کی طرف جاتے ہو وہاں مسجد کے قریب دو یا تین قبریں ہیں ان پر پتھر پڑے ہیں … راستے کے دائیں جانب … حضرت عبداللہ … سورج ڈھلنے کے بعد دوپہر کو عرج سے چلتے اور اس مسجد میں ظہر پڑھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان چند درختوں کے پاس اترے جو ہرشیٰ کے قریب … راستے سے بائیں طرف … تیر کی مار کے برابر ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر اسی درخت کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے جو راستے کے قریب ہے اور سب سے اونچا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر الظہران … کے قریب … کی جانب ہے جب صحراؤں سے آتے تو اس نالے کے نشیب میں راستے کی بائیں جانب اترتے اور مکہ مکرمہ کو جاتے ہو … رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منزل اور راستے کے درمیان پتھر کی مار کا فاصلہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذی طویٰ میں اترتے تو وہاں رات گزارتے اور نماز فجر ادا کر کے مکہ مکرمہ کو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

إِلَى الطَّرِيقِ وَهِيَ أَكَمَةٌ خَشِنَةٌ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ

نماز پڑھنے کی جگہ سخت ٹیلے پر تھی اور اُس مسجد میں نہیں جو وہاں بنائی گئی ہے بلکہ اُس سے نیچے سخت ٹیلے پر تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس پہاڑ کے دونوں کناروں کی طرف متوجہ ہوتے جو جانب کعبہ اُس کے اور اُونچے پہاڑ کے درمیان ہے۔ پھر انہوں نے اُس مسجد کو وہاں بنائی گئی ہے بائیں جانب رکھا جو ٹیلے کے کنارے پر ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر ہے جب کہ تم ٹیلے سے تقریباً دس گز جگہ چھوڑ دو۔ پھر اُس پہاڑ کے دونوں کناروں کے سامنے نماز پڑھو جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان مسجدوں اور مقامات میں نماز پڑھنے کی پوری کوشش کیا کرتے جہاں حضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہوتی۔ اس سے صحابہ کرام کے زاویۂ نظر کا بخوبی پتہ چل رہا ہے نیز یہ بھی بخوبی معلوم ہو رہا ہے کہ ان بزرگوں کی نظر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آثارِ متبرکہ کا مقام کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ترکوں نے اپنے دورِ اقتدار میں آثارِ متبرکہ کی اس طرح حفاظت کی جیسے مسلمانوں کو کرنی چاہیے اور ایسے جملہ مقامات پر انہوں نے یادگاریں تعمیر کر کے ایک جانب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے کا ثبوت دیا اور دوسری جانب مسلمانوں کی رہنمائی کا سامان فراہم کر دیا۔ ان کے بعد گورنمنٹ برطانیہ نے حجازِ مقدس پر گماشتہ نجدی مسلمانوں کو مسلط کر دیا تو انہوں نے سنت کی ایسی تمام نشانیوں کو مٹا دیا اور آثارِ متبرکہ کے ساتھ وہ سلوک کیا جس کی غیر مسلم بھی کبھی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اسلام کی حقیقی شکل سے لطف یاب ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

بَابٌ ٣٣ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

۴۶۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ

امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر

بَابٌ ٣٢ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

۴۹۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ

امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر

www.alahazratnetwork.org

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

بَابٌ ۳۳۲ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ وَالسُّتْرَةِ۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا۔

بَابٌ ۳۳۳ الصَّلٰوةِ إِلَى الْحَرْبَةِ۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا۔

بَابٌ ۳۳۴ الصَّلٰوةِ إِلَى الْعَنَزَةِ۔

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَوْنُ بْنُ أَبِيْ

آیا اور میں ان دنوں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور میں ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عید کے روز باہر تشریف لاتے تو نیزے کا حکم فرماتے جو آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ پس اُس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ اور سفر میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ پھر امراء نے اسے اپنا لیا۔

عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بطحاء میں نماز پڑھائی کہ آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں سامنے سے عورت اور گدھے گزر رہے تھے۔

نمازی اور سُترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان بکری کے گزرنے کی جگہ کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مسجد کی دیوار منبر کے اتنی قریب تھی جس میں سے صرف بکری گزر سکے۔

نیزے کی طرف نماز پڑھنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نیزہ گاڑا جاتا اور آپ اُس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے۔

برچھی کی طرف نماز پڑھنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

www.alahazratnetwork.org

جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرَّانِ مِنْ وَرَآئِهَا۔

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ ثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْإِدَاوَةَ۔

کہ حضور تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو وضو کر کے آپ نے ہمیں نماز ظہر و عصر پڑھائی اور آپ کے سامنے برچھی گاڑی گئی اور آپ کے سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

عطا بن ابی میمونہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پیچھے جاتے۔ ہمارے ساتھ چھڑی یا لاٹھی یا برچھی اور پانی کی چھاگل ہوتی۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہو جاتے تو ہم وہ چھاگل آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔

بَابُ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا۔

مکہ وغیرہ میں سترہ کرنا

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى بِالْبَطْحَآءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهِ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے بطحا میں ظہر و عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے برچھی نصب کی گئی تھی۔ آپ نے وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کا پانی لینے لگے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس پانی سے وضو فرماتے اور جسے آپ کے جسم اطہر کو مس کرنے کا شرف حاصل ہوتا، اس پانی کی صحابہ کرام کی نگاہوں میں کیا قدر و قیمت تھی وہ اس حدیث اور اس مضمون کی دیگر احادیث سے واضح ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے اس عمل کو تبرک حاصل کرنے کی غرض سے حدیث ۱۸۰ کا حاشیہ پھر ملاحظہ فرمائیے تاکہ حقیقت نفس الامری نگاہوں کے سامنے آ جائے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

بَابُ الصَّلٰوةِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ وَقَالَ عُمَرُ الْمُصَلُّوْنَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِيْ مِنَ الْمُتَحَدِّثِيْنَ إِلَيْهَا وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ فَأَدْنَاهُ إِلٰى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلِّ إِلَيْهَا۔

ستون کی طرف نماز پڑھنا

حضرت عمر نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والوں کا بہ نسبت ستون کی آڑ میں باتیں کرنے والوں کے زیادہ حق ہے۔ اور حضرت ابن عمر نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ایک ستون کے قریب کر کے فرمایا کہ اس کی طرف پڑھو۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ آتِيْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا۔

یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آیا کرتا تو وہ اس ستون کے پاس نماز پڑھتے جو مصحف کے پاس ہے۔ میں عرض گزار ہوا: اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے پاس خاص طور پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

www.....org

۴۷۶ - حدثنا قبيصة قال سفيان عن عمرو بن عامر عن انس بن مالك قال لقد ادركت كبار اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يبتدرون السواري عند المغرب وزاد شعبة عن عمرو عن انس حتى يخرج النبي صلى الله عليه وسلم ۔

باب ۳۷ الصلوة بين السواري في غير جماعة ۔

۴۷۷ - حدثنا موسى بن اسمعيل قال نا جويرية عن نافع عن ابن عمر قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم البيت واسامة بن زيد وعثمان بن طلحة وبلال فاطال ثم خرج وكنت اول الناس دخل على اثره فسألت بلالا اين صلى فقال بين العمودين المقدمين ۔

۴۷۸ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك بن انس عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة واسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة الحجبي فاغلقها عليه ومكث فيها فسألت بلالا حين خرج ما صنع النبي صلى الله عليه وسلم قال جعل عمودا عن يساره وعمودا عن يمينه وثلثة اعمدة وراءه وكان البيت يومئذ على ستة اعمدة ثم صلى وقال لنا اسمعيل حدثني مالك فقال عمودين عن يمينه ۔

باب ۳۸

۴۷۹ - حدثنا ابراهيم بن المنذر قال نا ابو ضمرة قال نا موسى بن عقبة عن نافع ان عبد الله كان اذا دخل الكعبة مشى قبل وجهه حين يدخل وجعل الباب قبل ظهره فمشى حتى يكون بينه وبين الجدار الذي قبل وجهه قريبا من ثلثة اذرع صلى يتوخى المكان الذي اخبره به بلال ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى فيه قال وليس على احدنا بأس ان صلى في اي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیل القدر اصحاب کو مغرب کے وقت ستونوں کی طرف لپکتے ہوئے دیکھا ـــــ شعبہ عمرو حضرت انس سے یہ مزید روایت ہے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آتے۔

جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال بھی۔ کافی دیر کے بعد باہر نکل آئے اور میں سب سے پہلے داخل ہونے والا شخص تھا۔ میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ کہاں نماز پڑھی؟ فرمایا کہ اگلے دو ستونوں کے درمیان۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی بھی۔ پس دروازہ بند کر کے کچھ دیر اس میں رہے۔ باہر نکلنے پر میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ فرمایا کہ ایک ستون کو بائیں جانب، ایک کو دائیں جانب رکھا اور تین ستون پیچھے تھے اور ان دنوں بیت اللہ چھ ستونوں پر تھا۔ پھر نماز پڑھی ـــــ اور ہم سے اسمٰعیل نے فرمایا کہ امام مالک نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: دائیں جانب دو ستون تھے۔

حضور کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو داخل ہوتے وقت سامنے کی طرف چلتے اور دروازہ کو پس پشت کر لیتے اور چلتے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین گز کا فاصلہ رہ جاتا اور اس جگہ نماز پڑھنے کی کوشش کرتے جو انہیں حضرت بلال نے بتائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی کے لیے کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ وہ بیت اللہ کے جس گوشے میں چاہے نماز پڑھے

www.alahazratnetwork.org

تَدُورُ الْبَيْتَ كُلَّهُ.

ہے۔

ف: حدیث ۲۷۵ تا ۲۷۹ اور باب ۲۹ کے ترجمۃ الباب والی حدیث سے اس بات کی وضاحت ہو رہی ہے کہ صحابہ کرام ان مجبوریوں پر نماز پڑھنے کی اپنی سی کوشش کیا کرتے تھے جن مقامات پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی نماز ادا فرمائی ہو ــــ آخر کیوں؟ کیا پروردگارِ عالم نے قرآن کریم میں کہیں ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا؟ کیا رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایسا کیا کرو؟ ــــ جواب نفی میں ہوگا کیونکہ کسی آیت یا حدیث کے اندر صاف طور پر ایسا حکم وارد نہیں ہوا ہے۔ پھر صحابہ کرام جیسی تعلیماتِ اسلامی کی پیکر ہستیاں ایسا کیوں کیا کرتی تھیں؟ ان حضرات کے اس ایمان افروز خارجیت زدہ نظریہ کو سمجھنے کی غرض سے حدیث ۲۸۰ کا حاشیہ ذہن میں رکھنا چاہیے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْق۔

بَابُ ۳۲ الصَّلٰوةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيْرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ.

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّيْ إِلَى آخِرَتِهِ أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

بَابُ ۳۳ الصَّلٰوةِ إِلَى السَّرِيْرِ.

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِيْءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّيْ فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتّٰى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِيْ.

بَابُ ۳۴ يَرُدُّ الْمُصَلِّيْ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ إِنْ أَبٰى إِلَّا أَنْ يُقَاتِلَهُ قَاتَلَهُ.

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ نَا يُوْنُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا حُمَيْدُ بْنُ

سواری، اونٹ، درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو ترچھی بٹھاتے اور اس کی طرف نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ (عبید اللہ) نے کہا کہ جب سواریاں چلی جاتیں؟ فرمایا کہ آپ کجاوے کو لے کر برابر کر لیتے اور اس کی پچھلی لکڑی کی طرف نماز پڑھ لیتے اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

چارپائی کی طرف نماز پڑھنا

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے اپنے آپ کو چارپائی پر لیٹی ہوئی دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکر چارپائی کے درمیان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ میں اس کو ناپسند کرتی لہٰذا پائنتی کی جانب سے کھسک کر اپنے لحاف سے نکل جاتی۔

نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے

اور حضرت ابن عمر نے تشہد میں اور کعبہ میں روکا اور فرمایا کہ اگر انکار کرے اور جبر لڑنے پر تلے تو اس سے لڑے۔

ابو معمر، عبد الوارث، یونس، حمید بن ہلال، ابو صالح، حضرت ابو سعید، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ــــ آدم بن ابی ایاس، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابو صالح سمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ کسی چیز

هلال العدوي قال نا ابو صالح السمان قال رأيت
ابا سعيد الخدري في يوم جمعة يصلي الى شيء يستره
من الناس فاراد شاب من بني ابي معيط ان يجتاز
بين يديه فدفع ابو سعيد في صدره فنظر الشاب فلم
يجد مساغا الا بين يديه فعاد ليجتاز فدفعه ابو سعيد
اشد من الاولى فنال من ابي سعيد ثم دخل على مروان
فشكا اليه ما لقي من ابي سعيد ودخل ابو سعيد خلفه
على مروان فقال مالك ولابن اخيك يا ابا سعيد
قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا صلى
احدكم الى شيء يستره من الناس فاراد احد ان
يجتاز بين يديه فليدفعه فان ابى فليقاتله فانما هو
شيطان۔

کر لوگوں سے سترہ بنایا ہو۔ بنی ابی معیط کے ایک نوجوان نے آپ کے سامنے سے گزرنا چاہا۔ حضرت ابو سعید نے اس کے سینے میں ٹھوکا لگایا۔ نوجوان نے گزرنے کا کوئی اور راستہ نہ دیکھا تو پھر گزرنے لگا۔ حضرت ابو سعید نے پہلے سے سخت دھکا دیا۔ وہ حضرت ابو سعید سے ناراض ہو کر مروان کے پاس چلا گیا اور جا کر حضرت ابو سعید کی طرف سے اس کی شکایت کی اور حضرت ابو سعید اس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے۔ اس نے کہا اے ابو سعید آپ کا اور آپ کے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور لوگوں سے سترہ رکھے، پھر کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو اسے روکے۔ اگر نہ رکے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

باب ۳۳۲ اثم المار بين يدي المصلي

۴۸۳ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك عن ابي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن بسر بن سعيد ان زيد بن خالد ارسله الى ابي جهيم يسأله ماذا سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم في المار بين يدي المصلي فقال ابو جهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه قال ابو النضر لا ادري اقال اربعين يوما او شهرا او سنة۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد نے انہیں حضرت ابو جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق کیا سنا ہے۔ حضرت ابو جہیم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ آگے سے گزرنے کی نسبت چالیس سال کھڑے رہنے کو بہتر سمجھے۔ ابو النضر نے کہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ انھوں نے چالیس دن کہا یا مہینے یا سال۔

باب ۳۳۳ استقبال الرجل الرجل وهو يصلي

وكره عثمان ان يستقبل الرجل وهو يصلي وهذا اذا اشتغل به اما اذا لم يشتغل به فقد قال زيد بن ثابت ما باليت ان الرجل لا يقطع صلوة الرجل۔

نماز پڑھتے ہوئے ایک آدمی کا دوسرے کی طرف منہ کرنا

حضرت عثمان کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ نمازی ایک آدمی دوسرے کی طرف منہ کرے اگر وہ اس سے متوجہ ہے جبکہ وہ اس میں مشغول ہو جائے اور اگر مشغول نہ ہو تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ آدمی کسی کی نماز نہیں توڑ دیتا۔

۴۸۴ - حدثنا اسمعيل بن خليل قال انا علي بن مسهر عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة انه ذكر عندها ما يقطع الصلوة فقالوا يقطعها الكلب

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر کیا گیا جن سے نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ کتا گدھا اور عورت توڑ دیتی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ہمیں گدھے اور کتا

ذُكِرَ عِنْدَهَا الْمَرْأَةُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلَابًا لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيرِ فَتَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

بَابُ الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ۔

۴۸۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ۔

بَابُ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ۔

۴۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ۔

۴۸۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا الْأَعْمَشُ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ح قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ۔

دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی رہتی۔ مجھے کوئی ضرورت پیش آتی تو سامنے ہو کر آپ کو تکلیف دینا پسند نہ کرتی اور آہستہ سے نکل جاتی ۔۔۔ اعمش ابراہیم اسود نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں فرش پر آپ کے سامنے سوئی رہتی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل پڑھنا

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سوئی رہتی اور میرے دونوں پیر آپ کے قبلے کی طرف ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے پس میں اپنے پیروں کو سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوتے تو پھیلا لیتی۔ انہوں نے فرمایا کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد، اعمش، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ۔۔۔ اعمش، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر ہوا کہ کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں سے تشبیہ دے دی۔ خدا کی قسم میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب مجھے کوئی ضرورت پیش آتی تو بیٹھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف دینا پسند نہ کرتی بلکہ آپ کے قدموں کی جانب سے کھسک جاتی۔

www.alahazratnetwork.org

۴۸۸ - حدثنا إسحٰق بن إبراهيم قال انا يعقوب بن إبراهيم قال نا ابن أخي ابن شهاب أنه سأل عمه عن الصلٰوة يقطعها شيء قال لا يقطعها شيء أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم فيصلي من الليل وإني لمعترضة بينه وبين القبلة على فراش أهله۔

ابن شہاب کے بھتیجے نے اپنے چچا سے پوچھا کہ کیا کوئی چیز نماز کو توڑتی ہے؟ فرمایا کہ کوئی چیز نہیں توڑتی کیونکہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے بستر پر ترچھی لیٹی ہوئی ہوتی۔

باب ٣٣٧ إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلٰوة۔

جب چھوٹی بچی کو نماز کے دوران اپنی گردن پر اٹھائے رکھے۔

۴۸۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال انا مالك عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن عمرو بن سليم الزرقي عن أبي قتادة الأنصاري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو حامل أمامة بنت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ولأبي العاص بن ربيعة بن عبد شمس فإذا سجد وضعها وإذا قام حملها۔

عمرو بن سلیم نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اٹھا لیا کرتے جو حضرت ابو العاص بن ربیع بن عبد شمس سے تھیں۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو اسے بٹھا دیتے اور جب قیام فرماتے تو اسے اٹھا لیتے۔

باب ٣٣٨ إذا صلى إلى فراش فيه حائض

جب کسی بستر کی طرف نماز پڑھے جس پر حائضہ ہو۔

۴۹۰ - حدثنا عمرو بن زرارة قال نا هشيم عن الشيباني عن عبد الله بن شداد بن الهاد قال أخبرتني خالتي ميمونة بنت الحارث قالت كان فراشي حيال مصلى النبي صلى الله عليه وسلم فربما وقع ثوبه علي وأنا على فراشي۔

عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ مجھ سے میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دیتے ہوئے فرمایا۔ میرا بستر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے کے سامنے ہوتا اور بعض اوقات آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا حالانکہ میں اپنے بستر میں لیٹی ہوتی تھی۔

۴۹۱ - حدثنا أبو النعمان قال نا عبد الواحد بن زياد قال نا الشيباني سليمان قال نا عبد الله بن شداد بن الهاد قال سمعت ميمونة تقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وأنا إلى جنبه نائمة فإذا سجد أصابني ثوبه وأنا حائض۔

عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تو میں آپ کے پہلو میں سوئی رہتی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

باب ٣٣٩ هل يغمز الرجل امرأته عند السجود لكي يسجد۔

کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تاکہ سجدہ کر سکے۔

۴۹۲ - حدثنا عمرو بن علي قال نا يحيى قال نا عبيد الله

قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

www.dawateislami.net/www.alahazratnetwork.org

اللہ قال ثنا الاعمش عن عائشۃ قالت بئسما عدلتمونا بالکلب والحمار لقد رأیتنی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانی لمضطجعۃ بینہ وبین القبلۃ فاذا اراد ان یسجد غمز رجلی فقبضتہما۔

نے فرمایا: تم نے برا کیا کہ ہمیں کتے، گدھے کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی، جب سجدے کا ارادہ فرماتے تو میرے پیر کو دبا دیتے تب میں انہیں اکٹھے کر لیتی۔

ف: شروع اسلام میں نمازی کے سامنے سے کتا، گدھا گزر جاتا اسے ناقضِ نماز شمار کیا جاتا۔ اسی طرح عورت کے گزرنے کو بھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ۲۸۳ سے ۲۹۲ تک اسی غرض سے پیش کی ہیں کہ نمازی کے سامنے سے کتا، گدھا یا عورت گزر جائے تو اس کی نماز قطعاً فاسد نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۵: المرأۃ تطرح عن المصلی شیئا من الاذی۔

عورت کا نمازی سے گندگی کو دور کرنا۔

۲۹۳ - حدثنا احمد بن اسحاق السرماری قال ثنا عبید اللہ بن موسیٰ قال ثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یصلی عند الکعبۃ وجمع قریش فی مجالسہم اذ قال قائل منہم الا تنظرون الی ہذا المرائی ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی فرثہا ودمہا وسلاہا فیجیء بہ ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضعہ بین کتفیہ فانبعث اشقاہم فلما سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضہم علی بعض من الضحک فانطلق منطلق الی فاطمۃ وہی جویریۃ فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القتہ عنہ واقبلت علیہم تسبہم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ قال اللہم علیک بقریش اللہم علیک بقریش اللہم علیک بقریش ثم سمی اللہم علیک بعمرو بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید قال عبد اللہ فواللہ لقد رأیتہم صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبے کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت مجلس جمائے ہوئے تھی کہ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا۔ کیا تم اس دکھاوا کرنے والے کو نہیں دیکھتے، کون ہے تم میں سے جو آلِ فلاں کے ذبح کردہ اونٹ کے پاس جائے اور وہاں سے گوبر، خون اور بچہ دانی لائے، پھر اسے مہلت دے، یہاں تک کہ جب سجدے میں جائے تو اس کے کندھوں کے درمیان رکھ دے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے ہی میں رہے اور وہ ہنسے یہاں تک کہ ہنسی کے مارے ایک دوسرے پر جھک گئے۔ کسی نے جا کر حضرت فاطمہ کو بتایا جو لڑکی تھیں، پس وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے ہی میں رہے یہاں تک کہ انہوں نے آپ سے ہٹایا، اور ان کی جانب متوجہ ہو کر برا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: اے اللہ! قریش کو سنبھال، اے اللہ! قریش کو سنبھال، اے اللہ! قریش کو سنبھال، پھر نام لیے: اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابو معیط اور عمارہ بن ولید کو سنبھال۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے انہیں غزوۂ بدر کے روز پچھاڑے ہوئے مردے دیکھا، پھر گھسیٹ کر بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیے گئے۔ پھر رسول اللہ

حدیث ... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واُتبع اصحاب القلیب لعنۃ۔

... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

ف: مشرکین مکہ کے سرداروں نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کی حد کر دی تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی ہلاکت کے لیے دعا فرمائی۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے کافروں کے ان سرداروں کو غزوۂ بدر کے میدان میں ہلاک کر دیا۔ فتح کے بعد صحابہ کرام نے اُن لوگوں کو کتوں کی طرح گھسیٹ کر ایک گڑھے میں ڈال دیا تھا ——— پھر بھی اگر کوئی یہ کہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، تو ایسے لوگوں سے یہی کہا جا سکتا ہے۔

مانگ رزق سے توفیق دیں مانگ لو

نور ایمان صدق یقین مانگ لو

www.alahazratnetwork.org

پارہ ـــــــ ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ

بَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَفَضْلِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وَقَّتَهٗ عَلَيْهِمْ

۴۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهٗ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ اعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ أَوَ إِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُنِيْبِيْنَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

نماز کے اوقات

نماز کے اوقات اور اُن کی فضیلت۔ ارشادِ ربانی ہے: بے شک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقتوں میں فرض کی گئی ہے (۴: ۱۰۳) یعنی اُن کے وقت مقرر کر دیے ہیں۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک روز عمر بن عبد العزیز نے نماز مؤخر کر دی تو اُن کے پاس عروہ بن زبیر تشریف لائے اور انہیں بتایا کہ عراق میں ایک روز حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز مؤخر کر دی تو اُن کے پاس حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اے مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبد العزیز نے عروہ سے کہا: سوچ لو کہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ کیا حضرت جبریل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نماز کے اوقات مقرر کیے تھے؟ عروہ نے فرمایا کہ اسی طرح بشیر بن ابو مسعود اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ عروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے میں ہوتی، اس سے پہلے کہ وہ بلند ہو۔

ارشادِ خداوندی ہے: اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو (۳۰: ۳۱)

www.alahazratnetwork.org

۴۹۵ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا عباد هو ابن عباد عن ابي جمرة عن ابن عباس قال قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا انا هذا الحي من ربيعة ولسنا نصل اليك الا في الشهر الحرام فمرنا بشيء ناخذه عنك وندعو اليه من وراءنا فقال آمركم باربع وانهاكم عن اربع الايمان بالله ثم فسرها لهم شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وان تؤدوا الي خمس ما غنمتم وانهاكم عن الدباء والحنتم والمقير والنقير۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد القیس کے وفد والے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں، لہٰذا ہمیں کسی چیز کا حکم دیجئے جسے ہم آپ سے حاصل کر کے اپنے پچھلے افراد کو اُن کی طرف دعوت دیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمہیں روکتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا۔ پھر اس کی تفسیر بیان کی کہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اس کا رسول ہوں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور غنیمت سے خمس مجھے ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تونبے، سبز گھڑے، روغنی برتن اور چوبی برتن سے منع کرتا ہوں۔

باب ۳۵۳ البيعة على اقام الصلوة

نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا

۴۹۶ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى قال حدثنا اسمعيل قال حدثنا قيس عن جرير بن عبد الله قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على اقام الصلوة وايتاء الزكوة والنصح لكل مسلم۔

قیس سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

باب ۳۵۴ الصلوة كفارة

نماز کفارہ ہے

۴۹۷ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن الاعمش قال حدثني شقيق قال سمعت حذيفة قال كنا جلوسا عند عمر رضي الله عنه فقال ايكم يحفظ قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفتنة قلت انا كما قاله قال انك عليه او عليها لجريء قلت فتنة الرجل في اهله وماله وولده وجاره تكفرها الصلوة والصوم والصدقة والامر والنهي قال ليس هذا اريد ولكن الفتنة التي تموج كما يموج البحر قال ليس عليك منها باس يا امير المؤمنين ان بينك وبينها بابا مغلقا قال ايكسر ام يفتح قال يكسر قال اذا لا يغلق ابدا قلنا اكان عمر يعلم الباب قال نعم كما ان دون الغد الليلة اني حدثته بحديث ليس بالاغاليط فهبنا ان نسال حذيفة فامرنا مسروقا فساله فقال الباب عمر۔

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ تم میں سے فتنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اس بارے میں دلیر ہیں۔ میں نے کہا کہ انسان کا وہ فتنہ جو اس کے اہل، مال، اولاد اور پڑوسی کے بارے میں ہو تو اسے اس کی نماز، روزہ، صدقہ اور امر و نہی دور کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ میری مراد نہیں ہے بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی موجوں کی طرح اٹھنے لگے گا۔ میں نے کہا، اے امیر المومنین! آپ کو اُس سے کیا خوف جبکہ آپ کے اور اُس کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا کہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ ہم نے کہا، کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے؟ کہا ہاں، جیسے آج رات کے بعد کل کا آنا۔ میں نے اُن سے وہ حدیث بیان کی جو غلط نہیں تھی۔ ہم حضرت حذیفہ سے پوچھتے ہوئے ڈرے تو ہم نے حضرت مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا۔ فرمایا کہ دروازہ حضرت عمر تھے۔

www.[illegible].org

۴۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِي هٰذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ ۔

بَابُ (۳۵۵) فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا ۔

۴۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي ۔

بَابُ (۳۵۶) اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا إِذَا صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ فِي الْجَمَاعَةِ وَغَيْرِهَا ۔

۵۰۰ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا ۔

بَابُ (۳۵۷) فِي تَضْيِيعِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا

۵۰۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ

ابو عثمان نہدی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کو بوسہ دیا، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتایا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات گئے، بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں (ہود: ۱۱۴)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا یہ میرے لیے ہے؟ فرمایا کہ میری ساری امت کے لیے۔

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ اس گھر والے نے ہمیں حدیث سنائی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ عرض کیا پھر کونسا؟ فرمایا کہ والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ فرمایا کہ یہ تینوں باتیں ارشاد فرمائیں اور اگر میں پوچھتا تو اور بتا دیتے۔

پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ انہیں وقت پر جماعت وغیرہ سے پڑھا جائے

ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم، دراوردی، یزید بن عبد اللہ، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ سوچو تو سہی اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا کہ یہی پانچوں نمازوں کی شان ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

نماز کو بے وقت پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی ایک چیز کو بھی نہیں جانتا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی طرح ہو۔

www.alahazratnetwork.org

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ الصَّلَاةُ قَالَ أَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِيهَا •

عرض کیا گیا کہ نماز؟ تو فرمایا کیا وہ تم نے نہیں کیا جو اس میں کیا ہے۔

۵۰۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَخِي عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ لَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلَاةَ وَهٰذِهِ الصَّلَاةُ قَدْ ضُيِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ •

زہری سے روایت ہے کہ میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ رو رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو حضور کے زمانہ میں پائی تھی سوائے نماز کے اور یہ نماز بھی ضائع کر دی گئی ہے ـــــ بکر بن خلف، محمد بن بکر برسانی نے عثمان بن ابو رواد سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

بَابٌ ۳۵۸ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ •

نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے

۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى •

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے پس دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

۵۰۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ وَإِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ لَا يَتْفِلُ قُدَّامَهُ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ شُعْبَةُ لَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْزُقُ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ •

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سجدوں میں اعتدال کیا کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیاں کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھوکے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے ـــــ سعید نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ اپنے آگے اور سامنے نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے ـــــ حمید نے حضرت انس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی قبلہ کی طرف اور دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے۔

ف: ان دونوں حدیثوں میں بھی نمازی کو وہی حکم دیا گیا ہے جو حدیث ۳۹۳ سے ۴۰۴ تک کی گیارہ حدیثوں میں دیا گیا تھا۔ حدیث ۵۰۳ اور ۵۰۴ سمجھنے کی غرض سے حدیث ۴۰۴ کا حاشیہ ملاحظہ فرما لیا جائے۔

بَابٌ ۳۵۹ الْإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا

۵۰۵ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ

ایوب بن سلیمان، ابو بکر، سلیمان، صالح بن کیسان، اعرج، عبد الرحمن

www.alahazratnetwork.org

عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَنَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی سختی جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔

۵۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مؤذن اذان کہنے لگا تو آپ نے فرمایا، ٹھنڈا کر، ٹھنڈا کر یا فرمایا کہ انتظار کر، انتظار کر اور فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو، یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔

۵۰۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا۔ اے میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ پس اسے دو سانس لینے کی اجازت دی، ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں۔ یہ اس سے زیادہ گرم ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور سردی سے زیادہ سرد ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔

۵۰۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهُ سُفْيَانُ وَيَحْيٰى وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوا کرتی ہے ـــــ سفیان اور یحییٰ اور ابو عوانہ نے اعمش سے اس کی متابعت کی ہے۔

بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا

۵۰۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلٰى لِبَنِي تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پس مؤذن نے ظہر کی اذان کہنا چاہی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ٹھنڈا کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے

www.alahazratnetwork.org

بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَتَفَيَّؤُ تَتَمَيَّلُ۔

فرمایا: ٹھنڈک کرو یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب گرمی سخت ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھا کرو ــــ اور حضرت ابن عباس نے فرمایا: یتفیؤ سے مراد مائل ہوتا ہے۔

ف: حدیث ۵۰۵ سے ۵۰۹ تک کی پانچوں حدیثوں میں یہی حکم فرمایا گیا ہے کہ جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز کو دوپہر کی گرمی میں نہ پڑھا جائے بلکہ دن کو ذرا ٹھنڈا ہو لینے دیا جائے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے۔

بَابُ ٣٦١ وَقْتِ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالْهَاجِرَةِ۔

ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

٥١٠ – حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورج ڈھلنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھائی۔ پھر منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس میں بڑے بڑے امور ہیں۔ پھر فرمایا کہ جو کسی چیز کے متعلق مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھے اور تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اسی جگہ پر بتا دوں گا۔ پس لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو۔ پس حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا، تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ تو آپ خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ ابھی مجھ پر جنت و جہنم اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئیں۔ تو میں نے بھلائی اور برائی جیسی چیز نہیں دیکھی۔

ف: یہ حدیث اس جگہ پر اگرچہ پوری بیان نہیں کی گئی ہے پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علمی خصوصیت ظاہر کر رہی ہے۔ حضور کا صحابہ کرام کے سامنے اعلان فرمانا کہ تم مجھ سے اس جگہ میں کوئی چیز نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں بتا دوں گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ کا نام ان کے سوال پر بتانا نیز مسجد نبوی کی ایک دیوار کے اندر جنت و دوزخ آپ کو مثالی صورت میں دکھائی گئیں۔ ان تینوں باتوں پر اگر تعصب و عناد سے خالی دل و دماغ سے غور کیا جائے تو علم مصطفیٰ کی وسعتوں کی جھلک سامنے آ جاتی ہے۔ ہر کلمہ گو مسلمان ان کا انکار کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ ہاں انجام اور ہدایت اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۵۱۱ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور آپ اس میں ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے۔ اور سورج ڈھلنے پر ظہر پڑھتے اور عصر جب کہ ہم سے کوئی مدینہ منورہ کے آخر تک جا کر لوٹتے تو سورج روشن ہوتا اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا میں بھول گیا۔ اور عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں آپ مضائقہ نہ سمجھتے۔ پھر فرمایا کہ نصف رات تک۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا پھر ایک دفعہ میں ان سے ملا تو فرمایا یا تہائی رات تک۔

۵۱۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ فَسَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ ۔

محمد بن مقاتل، عبداللہ، خالد بن عبدالرحمن، غالب قطان، بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ظہر پڑھتے تو گرمی سے بچنے کی خاطر اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

بَابُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا

۵۱۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَقَالَ أَيُّوبُ لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ قَالَ عَسَى ۔

جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی سات اور آٹھ رکعتیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی۔ ایوب نے کہا کہ شاید بارش والی رات ہوگی! فرمایا (جابر بن زید نے) کہ ممکن ہے۔

بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

عصر کا وقت

۵۱۴ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ ان کے حجرے سے نکلی نہیں ہوتی تھی۔

۵۱۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی اور دھوپ ان کے حجرے میں تھی۔ ان کے حجرے سے سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

www.alahazratnetwork.org

۵۱۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھتے اور دھوپ میرے حجرے میں چمک رہی ہوتی اور سایہ ابھی بلند نہ ہوا ہوتا ـــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ امام مالک اور یحییٰ بن سعید اور شعیب اور ابن ابی حفصہ نے والشمس قبل ان تظہر کہا ہے۔

۵۱۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ۔

سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد گرامی دونوں حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والد ماجد عرض گزار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ دوپہر کی نماز جس کو تم پہلی کہتے ہو، اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور نماز عصر پڑھتے کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر مدینہ منورہ کے آخری کنارے تک چلا جاتا اور سورج روشن ہی ہوتا اور میں بھول گیا جو مغرب کے متعلق فرمایا اور عشاء کی نماز میں تاخیر کو آپ پسند فرماتے جس کو تم عتمہ کہتے ہو اور آپ اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہوتے جب آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ سے سو آیتیں تک پڑھتے۔

۵۱۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نماز عصر پڑھتے پھر کوئی آدمی بنی عمرو بن عوف کی طرف جاتا تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۵۱۹ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ ۔

عثمان بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ میں نے ابو امامہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ نماز ظہر پڑھی پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے چچا جان! یہ آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ فرمایا کہ نماز عصر اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا وقت ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۵۲۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ

www.alahazratnetwork.org

عن ابن شهاب عن أنس بن مالك قال كنا نصلي العصر ثم يذهب الذاهب منا إلى قباء فيأتيهم والشمس مرتفعة۔

۵۲۱ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي العصر والشمس مرتفعة حية فيذهب الذاهب إلى العوالي فيأتيهم والشمس مرتفعة وبعض العوالي من المدينة على أربعة أميال أو نحوه۔

باب ٣٦ إثم من فاتته العصر

۵۲۲ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذي تفوته صلاة العصر كأنما وتر أهله وماله قال أبو عبد الله يتركم وترت الرجل إذا قتلت له قتيلا أو أخذت ماله۔

باب ٣٧ إثم من ترك العصر

۵۲۳ - حدثنا مسلم بن إبراهيم قال حدثنا هشام قال أخبرنا يحيى بن أبي كثير عن أبي قلابة عن أبي المليح قال كنا مع بريدة في غزوة في يوم ذي غيم فقال بكروا بصلاة العصر فإن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك صلاة العصر فقد حبط عمله۔

باب ٣٨ فضل صلاة العصر

۵۲۴ - حدثنا الحميدي قال حدثنا مروان بن معاوية قال حدثنا إسماعيل عن قيس عن جرير بن عبد الله قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فنظر إلى القمر ليلة فقال إنكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر لا تضامون في رؤيته فإن استطعتم أن لا تغلبوا على صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا

تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نماز عصر پڑھتے پھر کوئی جانے والا قبا جاتا تو ان کے پاس ایسے وقت پہنچتا کہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھا کرتے اور سورج بلند و روشن ہوتا، اگر کوئی جانے والا عوالی کی طرف جاتا، پس سورج بلند ہوتا اور مدینہ منورہ سے بعض عوالی تقریباً چار میل تھے۔

نماز عصر قضا ہو جانے کا گناہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کے گھر والے اور مال برباد ہو گیا ۔۔۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا یَتِرَكُم ، وَتَرْتُ الرَّجُلَ سے ہے کہ جب تم اسے قتل کر دو یا اس کا مال چھین لو۔

نماز عصر ترک کرنے کا گناہ

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ ابو الملیح نے فرمایا، ہم ایک جہاد میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، ایسے دن کہ بادل چھائے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا، نماز عصر جلدی پڑھو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز عصر ترک کر دی اس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔

نماز عصر کی فضیلت

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ رات کے وقت آپ نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا، عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرو گے اگر تم سے ہو سکے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز اور غروب ہونے سے پہلے سے مغلوب نہ ہو گے تو ایسا کرو، پھر پڑھا۔ پاکی بیان کیجئے

www.alahazratnetwork.org

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ افْعَلُوْا لَا تَفُوْتَنَّكُمْ ۔

رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے (ق ۵۰: ۳۹) اسمٰعیل نے فرمایا کہ ایسا کرو کہ انہیں فوت نہ ہونے دو۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے ہیں اور نمازِ فجر و نمازِ عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جو تمہارے پاس رہے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابٌ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ۔

جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی۔

۵۲۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو سورج غروب ہونے سے پہلے نمازِ عصر کی ایک رکعت مل جائے تو اپنی نماز کو پورا کرے اور جب اسے نمازِ فجر کی سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت مل جائے تو وہ اپنی نماز کو پورا کر لے۔

ف: جو نماز شروع کر دی اور معلوم ہوا کہ سورج غروب ہو رہا ہے یا طلوع ہو رہا ہے تو وہ نماز پوری کی جائے اور اسے درمیان میں توڑا نہ جائے۔ ہاں ایسی نماز واجب الاعادہ بھی ہے کہ کراہت کا وقت گزرنے کے بعد اسے دوبارہ ادا کیا جائے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ

سالم بن عبد اللہ کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پہلی امتوں کے مقابلے میں تمہارا عرصہ ایسا ہے جیسے نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک کا وقت۔ اہلِ توریت کو توریت دی گئی تو انہوں نے نصف دن تک کام کیا اور تھک گئے۔ انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہلِ انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے عصر تک کام کیا اور تھک گئے انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر قرآن مجید دیا گیا تو ہم نے غروبِ آفتاب تک کام کیا اور ہمیں دو دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ دونوں کتاب والوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! تو نے انہیں دو دو قیراط دئے اور ہمیں ایک ایک قیراط جب کہ کام ہم نے

www.alahazratnetwork.org

قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ فَقَالَ أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ۔

بَابُ ۱۸ وَقْتِ الْمَغْرِبِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

۵۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ صُهَيْبٌ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔

۵۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَؤُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں دوں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے کہ شام تک اس کا کام کریں۔ انہوں نے نصف دن تک کام کیا اور کہا کہ ہمیں آپ کی مزدوری کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے دوسرے آدمی لگائے اور کہا کہ باقی دن پورا کرو تو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ تمہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا۔ ہم نے اپنا کام آپ کے لیے چھوڑا۔ پھر اور لگائے جنہوں نے باقی وقت کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ انہوں نے دونوں جماعتوں کی مزدوری حاصل کرلی۔

نماز مغرب کا وقت

عطاء کا قول ہے کہ مریض مغرب اور عشاء کو جمع کرے۔

ابو النجاشی یعنی عطاء بن صہیب مولیٰ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھ لیتے۔ پس ہم میں سے ہر ایک ایسے وقت لوٹتا کہ وہ اپنے تیر کے مواقع کو دیکھ لیتا۔

محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے روایت ہے کہ حجاج آیا تو ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر دوپہر کے وقت پڑھتے اور نماز عصر جبکہ سورج صاف روشن ہوتا اور نماز مغرب جب واجب ہو جاتی اور نماز عشاء کبھی کسی وقت اور کبھی کسی وقت۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور دیکھتے کہ دیر سے آرہے ہیں تو مؤخر کر دیتے اور صبح کی نماز کو لوگ یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندھیرے

وَسَلَّمَ فَيُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ ـ

۵۳۱ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ـ

۵۳۲ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَثَمَانِيًا جَمِيعًا ـ

پڑھتے۔

یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھا کرتے جب کہ سورج پردے میں چھپ جاتا۔

عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات رکعتیں جمع کر کے اور آٹھ رکعتیں جمع کر کے پڑھیں۔

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ

جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے

۵۳۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ ـ

عبد اللہ بن بریدہ نے حضرت عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدو لوگ نماز مغرب کے نام کے بارے میں تم پر غالب نہ آجائیں۔ حضرت عبد اللہ مزنی نے فرمایا کہ بدو لوگ اسے عشاء کہتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا

عشاء اور عتمہ کا بیان، اور جس کے نزدیک وسعت ہے

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالِاخْتِيَارُ أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ أَنَسٌ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَقَالَ ابْنُ

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز سب سے بھاری ہے اور فرمایا۔ کاش وہ جانتے کہ عتمہ اور فجر میں کیا ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ عشاء کہنا اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ومن بعد صلوٰۃ العشاء۔ منقول ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری باری عشاء کے قریب حاضر ہوتے تو آپ اس میں دیر کرتے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء میں دیر کی۔ بعض حضرات نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عتمہ میں دیر کی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھا کرتے۔ حضرت ابو برزہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء میں تاخیر کیا کرتے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھلی عشاء میں تاخیر کی۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابو ایوب اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم

www.alahazratnetwork.org

عمر وأبو أيوب وابن عباس صلى النبي صلى الله عليه وسلم المغرب والعشاء۔

٥٣٤ - حدثنا عبدان قال أخبرنا عبد الله قال أخبرني يونس عن الزهري قال سالم أخبرني عبد الله قال صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة صلاة العشاء وهي التي يدعو الناس العتمة ثم انصرف فأقبل علينا فقال أرأيتكم ليلتكم هذه فإن رأس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الأرض أحد۔

باب ٣٤٧ وقت العشاء إذا اجتمع الناس أو تأخروا۔

٥٣٥ - حدثنا مسلم بن إبراهيم قال حدثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن محمد بن عمرو وهو ابن الحسن بن علي بن أبي طالب قال سألنا جابر بن عبد الله عن صلاة النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة والعصر والشمس حية والمغرب إذا وجبت والعشاء إذا كثر الناس عجل وإذا قلوا أخر والصبح بغلس۔

باب ٣٤٨ فضل العشاء۔

٥٣٦ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة أخبرته قالت أعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة بالعشاء وذلك قبل أن يفشو الإسلام فلم يخرج حتى قال عمر نام النساء والصبيان فخرج فقال لأهل المسجد ما ينتظرها أحد من أهل الأرض غيركم۔

٥٣٧ - حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى قال كنت أنا وأصحابي الذين قدموا معي في السفينة نزولا في بقيع بطحان والنبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة فكان يتناوب النبي صلى الله عليه وسلم عند صلاة العشاء

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات ہمیں نماز عشاء پڑھائی جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم نے اپنی اس رات کو دیکھا؟ اس رات سے سو سال گزرنے پر ان لوگوں میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو آج زمین کی پشت پر موجود ہیں۔

عشاء کا وقت وہ ہے جب لوگ جمع ہو جائیں یا تاخیر سے۔

محمد بن عمرو بن حسن بن علی بن ابو طالب سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے اور عصر جب کہ سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب جب آفتاب غروب ہو جاتا اور عشاء میں اگر لوگ آ جاتے تو جلدی اور اگر دیر سے آتے تو دیر سے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

نمازِ عشاء کی فضیلت

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا۔ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کر دی اور یہ اسلام کے خوب پھیلنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ آپ تشریف لائے اور اہل مسجد سے فرمایا۔ تمہارے سوا روئے زمین پر کوئی اس کا انتظار نہیں کر رہا ہے۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اور کشتی میں میرے ساتھ آنے والے بقیع بطحان میں اترے ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تھے۔ ہم میں سے ہر رات ایک جماعت باری باری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نماز عشاء کے وقت حاضر ہوتی۔ ایک دفعہ میں اور میرے ساتھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کسی کام میں مشغول تھے اور نماز میں

كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلَى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَاب ٣٤٣ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

٥٣٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا ۔

بَاب ٣٤٤ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

٥٣٩ ـ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ الصَّلَاةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَ وَلَا يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ۔

٥٤٠ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرَكُمْ

دیر کردی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو حاضرین سے فرمایا اپنی جگہ پر رہنا، بشارت ہو کہ تم پر اللہ کا فضل ہے۔ بے شک لوگوں میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی نہیں جو اس نماز کو اس وقت پڑھتا ہو یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نہیں پڑھی۔ معلوم نہیں دونوں میں سے کون کلمہ فرمایا۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سن کر خوش تھے۔

عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے

محمد بن سلام، عبد الوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابو المنہال، حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا

ایوب بن سلیمان، ابو بکر، سلیمان، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کردی یہاں تک کہ حضرت عمر نے آواز دی۔ نماز! عورتیں اور بچے سو گئے۔ آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا تمہارے سوا اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں نماز صرف مدینہ منورہ میں پڑھی جاتی تھی۔ اور لوگ اسے شفق کے غائب ہونے سے تہائی رات تک پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات کسی کام میں مشغول رہے اور اس رات نماز عشاء میں تاخیر کردی یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی نہیں جو تمہارے سوا اس نماز کے انتظار میں ہو۔ اور حضرت ابن عمر اس میں جلدی کرتے یا

عليكم وكان ابن عمر لا يبالي أقدمها أم أخرها إذا كان لا يخشى أن يغلبه النوم عن وقتها وقد كان يرقد قبلها قال ابن جريج قلت لعطاء فقال سمعت ابن عباس يقول أعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة بالعشاء حتى رقد الناس واستيقظوا ورقدوا واستيقظوا فقام عمر بن الخطاب فقال الصلوة قال عطاء قال ابن عباس فخرج نبي الله صلى الله عليه وسلم كأني أنظر إليه الآن يقطر رأسه ماء واضعا يده على رأسه فقال لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن يصلوها هكذا فاستثبت عطاء كيف وضع النبي صلى الله عليه وسلم على رأسه يده كما أنبأه ابن عباس فبدد لي عطاء بين أصابعه شيئا من تبديد ثم وضع أطراف أصابعه على قرن الرأس ثم ضمها يمرها كذلك على الرأس حتى مست إبهامه طرف الأذن مما يلي الوجه على الصدغ وناحية اللحية لا يقصر ولا يبطش إلا كذلك وقال لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن يصلوا هكذا.

باب ٣٤٥ وقت العشاء إلى نصف الليل

وقال أبو برزة كان النبي صلى الله عليه وسلم يستحب تأخيرها.

٥٢١ - حدثنا عبد الرحيم المحاربي قال حدثنا زائدة عن حميد الطويل عن أنس قال أخر النبي صلى الله عليه وسلم صلوة العشاء إلى نصف الليل ثم صلى ثم قال قد صلى الناس وناموا أما إنكم في صلوة ما انتظرتموها وزاد ابن أبي مريم قال أخبرنا يحيى بن أيوب قال حدثني حميد سمع أنسا كأني أنظر إلى وبيص خاتمه ليلتئذ.

باب ٣٤٦ فضل صلوة الفجر

٥٢٢ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن إسمعيل

تاخیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور جبکہ صورت یہ ہو کہ اس سے پہلے سونے میں اندیشہ محسوس نہیں کرتے تھے ۔ ابن جریج کا عطاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ لوگ سو گئے، بیدار ہوئے اور سو گئے، بیدار ہوئے تو حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: نماز! عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا ہے اور ہاتھ سر پر رکھا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو انہیں اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ پس عطاء سے میں نے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ کیسے رکھا تھا جو حضرت ابن عباس نے انہیں بتایا تھا۔ عطاء نے اپنی انگلیوں کے درمیان کچھ تھوڑی کشادگی کر دی۔ پھر انگلیوں کے پوروں کو سر کی ایک طرف سے رکھا اور انہیں ملا کر سر سے گزارتے رہے یہاں تک کہ ان کا انگوٹھا ان کے کان سے مل گیا جو کنپٹی اور داڑھی کے کنارے سے ملتی ہے جب آپ نہ تو دیر کرتے نہ جلدی کرتے مگر اسی طرح کیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو انہیں اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

عشاء کا وقت نصف رات تک ہے

حضرت ابو برزہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تاخیر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

حمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں آدھی رات تک تاخیر کر دی پھر نماز پڑھ کر فرمایا۔ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے لیکن تم نماز میں رہے جب تک اس کے انتظار میں رہے ۔ ابن ابی مریم نے یہ بھی کہا کہ خبر دی ہمیں یحییٰ بن ایوب نے، حمید نے حضرت انس سے سنا۔ گویا آج رات بھی میں آپ کی انگشتری کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔

نماز فجر کی فضیلت

قیس سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.alahazratnetwork.org

قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا لَا تُضَامُّونَ أَوْ لَا تُضَاهُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَالَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ زَادَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا.

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا.

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ يَعْنِي آيَةً.

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدْرُ مَا

نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے جب آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا، عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو بغیر کسی دقت کے یا اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی اگر تم سے ہو سکے تو مغلوب نہ ہو یا مغرور ہو طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے نماز سے تو انہیں ضرور پڑھنا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے" — امام ابو عبد اللہ کا ارشاد ہے ابن شہاب نے اسمٰعیل، قیس، حضرت جریر سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے رب کو ظاہر ظہور دیکھو گے۔

ابو بکر بن ابو موسیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گیا — ابن رجاء، ہمام، ابو جمرہ کو ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس نے اسی طرح خبر دی۔

اسحاق، حبان، ہمام، ابو جمرہ، ابو بکر بن عبد اللہ ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

نماز فجر کا وقت

حضرت انس کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں (حضرت انس) نے کہا کہ دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ پچاس سے ساٹھ آیتوں کی تلاوت کے برابر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی جب دونوں سحری سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں شامل ہونے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں کوئی آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً ۔

۵۷۷ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةٌ بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے گھر والوں میں سحری کھایا کرتا۔ پھر جلدی کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھ سکوں۔

۵۷۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلَاةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا، ہم مسلمانوں کی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر میں شامل ہونے کی خاطر چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہو کر آتیں پھر جب نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے گھروں کو واپس آتیں اور اندھیرے کے باعث کوئی بھی انہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

ف: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کے مشورے سے عورتوں کا مردوں کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا بند کیا تھا ورنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عورتیں بھی مسجد میں آپ کے پیچھے مردوں کے پیچھے کھڑی ہو کر باجماعت نماز پڑھا کرتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض احکام حالت زمانہ کے ساتھ تبدیل بھی ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت نماز فجر اندھیرے میں پڑھی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے جبکہ بعض دیگر احادیث و آثار کے پیش نظر امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فجر کی نماز کو اجالے میں پڑھنا افضل ہے یعنی اجالے میں پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ ائمہ مجتہدین کا یہ اختلاف صرف اس کی افضلیت میں ہے۔

واضح ہو کہ جن احادیث کے اندر اندھیرے میں نماز فجر پڑھنا وارد ہوا ہے وہ فعلی ہیں جبکہ اس امر کی قولی حدیث ایک بھی نہیں ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہو کہ نماز فجر اندھیرے میں پڑھا کرو یا یہ فرمایا ہو کہ اندھیرے میں نماز فجر ادا کرنے کا ثواب زیادہ ہے۔ ہاں متعدد صحیح، مرفوع اور متصل حدیثیں ایسی موجود ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ نماز فجر کو اجالے میں پڑھا کرو کیونکہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔ صحابہ کرام کا بھی اسی پر اتفاق ہو گیا تھا کہ نماز فجر اجالے میں پڑھی جائے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابٌ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

جس نے نماز فجر کی ایک رکعت پائی

۵۷۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار اور بسر بن سعید اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی تو اس نے صبح کی نماز پالی اور

قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ

بَاب ۳۷۹ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

بَاب ۳۸۰ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَّرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَاسٌ بِهٰذَا۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ تَابَعَهُ عَبْدَةُ۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلٰوتَيْنِ

جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اُس نے نمازِ عصر پالی۔

جس نے نماز کی ایک رکعت پائی۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز کی ایک رکعت پائی اُس نے وہ نماز پالی۔

فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔

ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میرے پاس پسندیدہ حضرات نے شہادت دی اور میرے نزدیک اُن میں سب سے پسندیدہ حضرت عمر ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج چمکنے لگے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مجھ سے مذکورہ حدیث کئی حضرات نے بیان کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز کا قصد نہ کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سورج کا کنارا طلوع ہو جائے تو نماز کو مؤخر کرو یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارا غروب ہو جائے تو نماز کو مؤخر کرو یہاں تک کہ غائب ہو جائے۔ عبدہ نے اس کی متابعت کی ہے۔

عبید بن اسمٰعیل، ابو اسامہ، عبید اللہ، خبیب، عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تجارتوں، دو لباسوں اور دو نمازوں سے منع فرمایا ہے۔ ایک فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک

www.alahazratnetwork.org

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ يُّفْضِيْ بِفَرْجِهٖ اِلَى السَّمَاءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ۔

بَاب ۳۸۱ لَا تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَّقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

بَاب ۳۸۲ مَنْ لَّمْ يَكْرَهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ۔

کہ سورج طلوع ہو جائے اور دوسرے عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اشتمال صما یعنی ایک ہی کندھے پر کپڑا ڈال لینے اور احتباء سے کہ ایک کپڑے میں ہو اور بیٹھا کہ شرمگاہ ننگی رہے اور منابذہ و ملامسہ کے طریقے بیع سے منع فرمایا ہے۔

سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سورج طلوع ہوتے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عطاء بن یزید جندعی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

حمران بن ابان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم ایک نماز پڑھتے ہو، حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے۔

حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو نمازوں سے منع فرمایا یعنی فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

جو نماز پڑھنا مکروہ نہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد۔ اسے روایت کیا ہے حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ نے۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ لَا أَنْهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ مَا شَاءَ غَيْرَ أَنْ لَا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں اسی طرح نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو پڑھتے دیکھا، میں کسی کو دن یا رات میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتا جب تک کہ چاہے جب کہ سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ کریں۔

ف: اس حدیث اور حدیث ۵۵۸ سے ثابت ہوا کہ آفتاب طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ اگر کسی نے بھول کر یا بے خبری میں ایسے وقت میں نماز پڑھ لی تو وہ واجب الاعادہ ہے اور ضرور دوبارہ پڑھی جائے۔ جن حدیثوں میں ہے کہ جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس نے نماز فجر پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس نے نماز عصر کو پالیا۔ واضح ہے کہ اس سے صرف فرضیت کا ادا ہونا مراد ہے ورنہ ایسے وقت پر پڑھی ہوئی نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے یعنی دوبارہ پڑھنی چاہیے۔ یہی مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے جو ان متعارض احادیث کے پیش نظر بہترین اجتہادی فیصلہ ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

بَابُ ۳۸۲ مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ شَغَلَنِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ ۔

عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا۔ کریب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ مجھے عبد القیس کے وفد نے مشغول رکھا اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ وَمَا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يُثَقِّلَ عَلَى أُمَّتِهِ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو انہیں لے گئی آپ نے انہیں کبھی نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے اور وصال نہیں ہوا جب تک آپ پر نماز بھاری نہ ہو گئی تو آپ بہت سی نمازیں بیٹھ کر پڑھتے تھے یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں پڑھتے لیکن مسجد میں نہ پڑھتے تاکہ آپ کی امت پر بوجھ نہ پڑ جائے اور آپ امت کے لیے آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا ابْنَ أُخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اے بھتیجے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کو کبھی ترک نہیں کیا۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ

ابو اسحاق شیبانی سے عبد الرحمن بن اسود، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: دو رکعتوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خلوت اور

www.alahazratnetwork.org

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

حالت میں نہیں چھوڑا۔ دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

۵۴۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُوقًا شَهِدَا عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِينِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔

محمد بن عرعرہ، شعبہ، ابو اسحاق، اسود اور مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے پاس تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

ف: اس باب کی چاروں حدیثوں سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھا کرتے تھے۔ اسی کے پیش نظر علماء کی ایک جماعت نے عصر کے بعد نوافل پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے جبکہ احناف کے نزدیک نماز فجر اور نماز عصر پڑھ لینے کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں۔ ہاں نماز عصر کے بعد قضا نمازیں یا نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ضروری سمجھتے ہوں اور ممکن ہے کہ یہ چاروں حدیثیں انہوں نے کسی غرض سے پیش کی ہوں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ چاروں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشادات ہیں۔ ان کی سب سے بڑی شرح ان کا وہ ارشاد گرامی ہے جس کو ابوداؤد شریف میں ان کے آزاد کردہ غلام حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود تو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے لیکن دوسروں کو منع فرماتے تھے اور خود تو وصال کے روزے رکھتے لیکن دوسروں کو منع فرماتے ——— لہٰذا عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کرنا چاہیے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابُ ۳۸۲ التَّبْكِيرِ بِالصَّلٰوةِ فِي يَوْمِ غَيْمٍ

ابر آلود دن میں نماز کی جلدی کرنا

۵۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمَلِيحِ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ ۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، ابو ملیح سے روایت ہے کہ ہم ایک ابر آلود دن میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز عصر ترک کر دی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

بَابُ ۳۸۳ الْأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ ۔

وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا

۵۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا أُوقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلٰى رَاحِلَتِهِ فَغَلَبَتْهُ

عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت سفر کر رہے تھے۔ بعض لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کاش! آپ ہمارے ساتھ آرام فرمائیں۔ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ سو جاؤ تو نماز سے رہ جاؤ گے۔ حضرت بلال نے کہا میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا۔ سب لیٹ گئے اور حضرت بلال نے اپنی سواری سے اپنی پیٹھ لگالی۔ ان کی آنکھیں ان

www.alahazratnetwork.org

عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلَّى ۔

بَاب ۳۸۶ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ ۔

۵۷۶ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ۔

بَاب ۳۸۷ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَلَا يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً وَاحِدَةً عِشْرِينَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ الْوَاحِدَةَ ۔

۵۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي قَالَ مُوسَى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِلذِّكْرَى وَقَالَ حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

بَاب ۳۸۸ قَضَاءِ الصَّلَوٰتِ الْأُولٰى فَالْأُولٰى

۵۷۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا

پہلے نیند آ گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے جبکہ سورج کا کنارا طلوع ہو چکا تھا۔ فرمایا: اے بلال! تم نے کیا کہا تھا؟ عرض گزار ہوئے کہ ایسی نیند مجھ پر کبھی طاری نہیں ہوئی۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کر لیا اور جب چاہا تمہاری طرف لوٹا دیا۔ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤ۔ پس وضو کیا اور جب سورج بلند اور سفید ہو گیا تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خندق کے روز سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور کفارِ قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نمازِ عصر نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم، ہم نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم بطحان کی طرف کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز کے لیے وضو کیا اور ہم نے بھی کیا۔ پس سورج غروب ہونے کے بعد نمازِ عصر پڑھی، پھر اس کے بعد نمازِ مغرب پڑھی۔

جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے

اور اسی نماز کو پڑھے۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ جس نے ایک ہی نماز بیس سال تک چھوڑے رکھی تو اسی ایک نماز کو لوٹانا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔ اس کا کفارہ نہیں ہے مگر یہی کہ نماز قائم کرو میری یاد کے لیے ۲۰/۱۴ ۔۔۔ حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا

مسدد، یحییٰ، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ سے روایت ہے

www.alahazratnetwork.org

هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلَّى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ◆

بَابٌ ٣٨٩ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

السَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هَهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمِيعِ ◆

٥٦٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ وَهِيَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ◆

بَابٌ ٣٩٠ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ◆

٥٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتَّى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا جِيرَانُنَا هَؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ فَجَاءَ فَصَلَّى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ قَالَ الْحَسَنُ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا

کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا غزوہ خندق کے روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کو سب و شتم کرنے لگے کہ میں نماز عصر نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم بطحان میں اترے اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز پڑھی پھر نماز مغرب پڑھی۔

عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے۔

السامر السمر سے ہے اور جمع السمار ہے اور السامر یہاں جمع کی جگہ ہے۔

ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ والد محترم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز کیسے پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ ظہر کو جسے تم پہلی نماز کہتے ہو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھا کرتے تھے اور نماز عصر اس وقت پڑھتے کہ کوئی اپنے گھر والوں کے پاس مدینہ منورہ کے آخری سرے تک جا کر لوٹتا تو سورج ابھی روشن ہوتا اور مغرب کے متعلق جو فرمایا وہ میں بھول گیا اور عشاء میں تاخیر کرنے کو آپ پسند فرماتے تھے۔ اور فرمایا کہ آپ اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور نماز صبح کا سلام ایسے وقت پھیرتے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے۔

عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا۔

قرہ بن خالد سے روایت ہے کہ ہم نے حسن بصری کا انتظار کیا لیکن انہوں نے دیر کر دی یہاں تک کہ ان کے اٹھنے کا وقت ہو گیا وہ تشریف لائے تو فرمایا کہ ہمیں ان ہمسایوں نے بلا لیا تھا۔ پھر ارشاد ہوا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک رات ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ نصف رات ہو گئی آپ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم برابر نماز ہی میں رہے جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں

يَنْتَظِرُونَ فِي خَيْرٍ مَا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٥٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا يَتَحَدَّثُونَ فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذَلِكَ الْقَرْنَ.

گے جب تک بھلائی کے انتظار میں رہیں گے۔ قرۃ نے کہا کہ حضرت انس کی یہ حدیث مرفوع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات کے آخر میں نماز عشاء پڑھی جب سلام پھیرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ اپنی اس رات کو یاد رکھنا کیونکہ سو سال گزرنے پر آج جو زمین کی پشت پر ہیں ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سمجھنے میں بعض لوگوں سے غلطی ہوئی جو ان سو سال سے متعلق حدیثوں کو آگے بیان کرتے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آج جو زمین کی پشت پر ہیں ان میں سے کوئی نہیں رہے گا۔ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ قرن (صدی یا زمانہ) ختم ہو جائے گا۔

بَابُ السَّمَرِ مَعَ الْأَهْلِ وَالضَّيْفِ

٥٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَ مَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لَا هَنِيئًا فَقَالَ وَاللهِ لَا

اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ مفلس لوگ تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرا لے جائے اور جس کے پاس چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا اور حضرت ابوبکر تین حضرات کو لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس کو لے گئے۔ فرمایا کہ میں میرے ماں باپ اور راوی کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میری بیوی اور خادم کا بھی فرمایا جو ہمارے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں مشترک تھا۔ حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کھایا۔ پھر وہیں رہے یہاں تک کہ نماز عشاء پڑھی گئی۔ پھر واپس آئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آرام فرمایا پھر کچھ رات گزرنے کے بعد تشریف لائے۔ ان کی اہلیہ محترمہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روکا؟ فرمایا کہ کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انہوں نے انکار کر دیا یہاں تک کہ آپ آئیں۔ ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا مگر انکار کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں جا کر چھپ گیا۔ فرمایا اے سست! پھر سخت الفاظ کہے اور برا کہا۔ کھاؤ تمہیں خوشگوار نہ ہو اور فرمایا کہ میں یہ کبھی نہیں کھاؤں گا۔ خدا کی قسم ہم جو لقمہ اٹھاتے

أطعمه، ايم الله ما كنا نأخذ من لقمة الا ربا من اسفلها اكثر منها قال شبعوا وصارت اكثر مما كانت قبل ذلك فنظر اليها ابو بكر فاذا هي كما هي او اكثر فقال لامرأته يا اخت بني فراس ما هذا قالت لا وقرة عيني لهي الآن اكثر منها قبل ذلك بثلاث مرار فاكل منها ابو بكر وقال انما كان ذلك من الشيطان يعني يمينه ثم اكل منها لقمة ثم حملها الى النبي صلى الله عليه وسلم فاصبحت عنده وكان بيننا وبين قوم عقد فمضى الاجل ففرقنا اثنى عشر رجلا مع كل رجل منهم اناس والله اعلم كم مع كل رجل فاكلوا منها اجمعون او كما قال ۔

تو اس کے نیچے اس سے بہت زیادہ (ہو جاتا)۔ پس سب شکم سیر ہو گئے اور جو پہلے تھا اس سے بھی زیادہ باقی رہ گیا۔ حضرت ابوبکر نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اتنا ہی یا اس سے زیادہ تھا۔ پس اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا۔ اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم اب تو اس سے تین گنا ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے بھی اس سے کھایا اور فرمایا کہ وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر اس میں سے ایک لقمہ کھا کر اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور وہ حضور کے پاس صبح تک رہا۔ ہمارے اور قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت ختم ہو گئی تو بارہ آدمی ان سے الگ ہو گئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ پس ان میں سے ان سب نے کھایا یا کچھ فرمایا۔

كتاب الاذان

اذان کا بیان

باب ۳۹۲ بدء الاذان وقوله تعالى وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ وقوله تعالى اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ ۔

اذان کی ابتداء۔ ارشاد باری ہے: اور جب تم نماز کے لیے اذان کہتے ہو تو وہ اسے ہنسی کھیل بنا لیتے ہیں، یہ اس لیے ہے کہ انہیں عقل نہیں ہے (۵: ۵۸) نیز فرمایا: جب تمہیں نماز کے لیے بلایا جاتا ہے جمعہ کے روز (۶۲: ۹)

۵۷۳ ۔ حدثنا عمران بن ميسرة قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا خالد عن ابي قلابة عن انس قال ذكروا النار والناقوس فذكروا اليهود والنصارى فامر بلال ان يشفع الاذان وان يوتر الاقامة ۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا تو یہود و نصاریٰ یاد آئے۔ پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

۵۷۴ ۔ حدثنا محمود بن غيلان قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جريج قال اخبرني نافع ان ابن عمر كان يقول كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون الصلوة ليس ينادى لها فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم بل بوقا مثل قرن اليهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادي بالصلوة فقال رسول

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے۔ مسلمان جب مدینہ منورہ میں آئے تو نماز کے لیے اندازے سے جمع ہو جایا کرتے اور اس کے لیے اعلان نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی۔ بعض نے کہا کہ ہم نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا کریں اور بعض نے کہا کہ یہود کی طرح سنکھ۔ حضرت عمر نے کہا کہ کیا ہم ایک آدمی کو مقرر نہ کر دیں جو نماز کا اعلان کیا کرے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال! کھڑے

www.alahazratnetwork.org

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوۃ۔

باب ۳۹۳ الاذان مثنی مثنی

۵۷۵۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن سماک بن عطیۃ عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ الا الاقامۃ۔

۵۷۶۔ حدثنا محمد ہو ابن سلام قال حدثنا عبد الوہاب الثقفی قال حدثنا خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن انس بن مالک قال لما کثر الناس قال ذکروا ان یعلموا وقت الصلوۃ بشیء یعرفونہ فذکروا ان یوروا نارا او یضربوا ناقوسا فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ۔

باب ۳۹۴ الاقامۃ واحدۃ الا قولہ قد قامت الصلوۃ۔

۵۷۷۔ حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا اسمعیل بن ابراہیم قال حدثنا خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامۃ قال اسمعیل فذکرت لایوب فقال الا الاقامۃ۔

باب ۳۹۵ فضل التاذین

۵۷۸۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی للصلوۃ ادبر الشیطان ولہ ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل لا یدری کم صلی۔

باب ۳۹۶ رفع الصوت بالنداء

وقال عمر بن عبد العزیز اذن اذانا سمحا

ہو کر نماز کا اعلان کرو۔

اذان دو دو دفعہ ہے

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، سماک بن عطیہ، ایوب، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلمات اذان دو دو دفعہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں سوائے قد قامت الصلوۃ کے۔

محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد حذاء، ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نماز کے وقت کی ایسی پہچان مقرر کی جائے جس سے لوگ جان جائیں۔ بعض نے ذکر کیا کہ آگ جلائی جائے یا ناقوس بجایا جائے۔ پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلمات اذان دو دو دفعہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

کلمات اقامت ایک ایک دفعہ ہیں سوائے قد قامت الصلوۃ کے۔

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ اور اقامت کے ایک ایک دفعہ کہیں۔ اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے ایوب سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ سوائے قد قامت الصلوۃ کے۔

اذان کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور گوز مارتا ہوا جاتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو واپس لوٹتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اقامت کہی جائے تو بھاگ جاتا ہے جب مکمل ہو جائے تو واپس آتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کرو جو یاد نہیں ہوتیں یہاں تک کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔

بلند آواز سے اذان کہنا

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اذان صاف ہو ورنہ

فَاَمَّا لَا فَاعْتَزِلْنَا ۔

۵۷۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ ۳۹۷ مَا يُحْقَنُ بِالْاَذَانِ مِنَ الدِّمَآءِ

۵۸۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَّمْ يَكُنْ يَّغْزُوْ بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَّمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ قَالَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۔

بَابُ ۳۹۸ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

۵۸۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

۵۸۲ ۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

ایک طرف ہو جاؤ۔

عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری مازنی

والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہوا کرو تو نماز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی آواز کو جو بھی جن یا انسان یا دوسری مخلوق سنے گی وہ قیامت کے دن اس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی۔

اذان کی وجہ سے خون کا محفوظ ہونا

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے لڑتے تو صبح تک رکے رہتے اور انتظار کرتے، اگر اذان سنتے تو حملہ سے رک جاتے اور اگر نہ سنتے تو اُن پر حملہ کرتے۔ ہم خیبر کی طرف نکلے اور ان کے پاس رات کے وقت پہنچے۔ جب صبح ہوئی اور اذان کی آواز نہ سنی تو سوار ہو گئے اور میں حضرت ابو طلحہ کے پیچھے سوار ہو گیا اور میرا قدم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے مس ہو جاتا تھا۔ وہ لوگ اپنے تھیلے اور کدالیں لے کر نکلے جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا: محمد، خدا کی قسم محمد لشکر سمیت۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر، خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔

جب اذان سنے تو کیا کہے

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن ابراہیم، حضرت عیسیٰ بن طلحہ سے

www.alahazratnetwork.org

عن یحیی عن محمد بن ابراہیم بن الحارث قال حدثنی عیسی بن طلحۃ انہ سمع معاویۃ یوما فقال مثلہ الی قولہ واشہد ان محمدا رسول اللہ ۔

روایت ہے کہ ایک روز میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ تک وہی کہتے سنا جو مؤذن کہہ رہا تھا۔

۵۸۲ - حدثنا اسحٰق قال حدثنا وہب بن جریر قال حدثنا ہشام عن یحیی نحوہ قال یحیی وحدثنی بعض اخواننا انہ قال لما قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ وقال ہکذا سمعنا نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ۔

اسحاق، وہب بن جریر، ہشام نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یحییٰ نے فرمایا کہ مجھ سے بعض بھائیوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں (حضرت معاویہ) نے سنا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ تو کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ کہا اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا۔

باب ۳۹۹ الدعاء عند النداء ۔

اذان کے بعد کی دعا

۵۸۳ - حدثنا علی بن عیاش قال حدثنا شعیب بن ابی حمزۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ ۔

علی بن عیاش، شعیب بن ابی حمزہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اذان سن کر یہ دعا کرے، اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد مصطفیٰ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو گی۔

فائدہ: قرآن کریم میں پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے ایک خاص انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ — قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

(۱۷:۷۹)

یہ مقام محمود میدان حشر میں ایک اعلیٰ مقام ہوگا جس پر تمام مقربین بارگاہ الٰہیہ میں سے صرف ایک بندے کو فائز کیا جائے گا اور وہ ہستی پوری کائنات میں سے صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ اس مقام پر آپ کو دیکھ کر سب اولین و آخرین آپ کی تعریف کریں گے۔ یہی وہ مقام ہے جس پر جلوہ فرما ہو کر در شفاعت کھولا جائے گا۔ یہی شفاعت کبریٰ ہے۔ اور اس مقام پر صرف سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی فائز ہیں۔ آج بھی اور کل بھی۔ آج تقریری ہوتی ہے اور کل کو میدان حشر میں اس کا ظہور ہوگا۔ آپ کی شفاعت کبریٰ کے بغیر اور آپ سے پہلے کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی کسی کی شفاعت کے لیے لب کشا نہیں ہو سکے گی۔ عظیم الشان ہستیاں بھی کسی کو چھڑوانے کی خاطر ایک لفظ بھی زبان پر لانے کی ہمت نہ کر سکیں گی۔

جب آپ شفاعت کبریٰ کر کے در شفاعت کھول دیں گے۔ تو اس کے بعد شفاعت کا دور دورہ شروع ہوگا اور اس وقت آپ کے ساتھ تمام مقربین بارگاہ الٰہیہ اپنے اپنے منصب کے مطابق شفاعت کریں گے اور یہ حکمت الٰہیہ کے تحت انہی کے فضل و کرم کے سبب ہوں گے۔ اس مقام محمود کو مقام وسیلہ اور مقام فضیلت بھی کہتے ہیں۔ جو حضرات اذان کے بعد مذکورہ الفاظ

میں دعا کریں گے ان کے لیے آپ کی شفاعت لازم ہو جائے گی بشرطیکہ وہ دنیا سے دینی دولت ایمان سلامتی کے ساتھ لے گئے ہیں کامیاب ہو گئے ہیں وہ جو خوش نصیب آپ کو شفیع المذنبین مانتے اور آپ کی شفاعت پر یقین رکھتے ہیں انہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ آپ کی شفاعت سے حصہ نصیب ہوگا اور جو آپ کی شفاعت بالاذن، شفاعت بالمحبت اور شفاعت بالوجاہت کے منکر ہیں انہوں نے اپنے لیے شفاعت کے دروازے خود ہی بند کر لیے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ۔

بَابُ الْاِسْتِهَامِ فِي الْاَذَانِ وَيُذْكَرُ اَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوْا فِي الْاَذَانِ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ۔

۵۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

اذان کے لیے قرعہ ڈالنا

ذکر ہے کہ کچھ لوگوں میں اذان کے متعلق اختلاف ہوا تو حضرت سعد نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے اور پھر قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے اور اگر جانتے کہ ظہر میں جلدی کرنا کیا ہے تو اس کی طرف سبقت لے جاتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑتا۔

بَابُ الْكَلَامِ فِي الْاَذَانِ وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِيْ اَذَانِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ يَّضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ اَوْ يُقِيْمُ۔

۵۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ يَوْمٍ رَدْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّنَادِيَ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَاِنَّهَا عَزْمَةٌ۔

اذان کے دوران باتیں کرنا

سلیمان بن صرد نے اذان کے دوران باتیں کیں اور حسن بصری نے فرمایا کہ ہنسنے میں مضائقہ نہیں خواہ وہ اذان یا اقامت کہہ رہا ہو۔

عبدالحمید صاحب الزیادی اور عاصم احول سے روایت ہے کہ عبداللہ بن حارث نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں ایک بارش والے دن میں خطبہ دیا جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ پر پہنچا تو آپ نے اَلصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ پڑھنے کا حکم فرمایا۔ بعض لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا ایسا اُس نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے اور یہ افضل ہے۔

بَابُ اَذَانِ الْاَعْمٰى اِذَا كَانَ لَهٗ مَنْ يُّخْبِرُهٗ۔

۵۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ۔

نابینا کا اذان دینا جب کہ اسے وقت بتلانے والا ہو۔

سالم بن عبداللہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ نابینا تھے اور اس وقت تک اذان نہیں کہتے تھے جب تک یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہوگئی صبح ہوگئی۔

www.alahazratnetwork.org

باب الاذان بعد الفجر

۵۸۸ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر قال اخبرتني حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اعتكف المؤذن للصبح وبدا الصبح صلى ركعتين خفيفتين قبل ان تقام الصلوة ۔

۵۸۹ - حدثنا ابو نعيم قال حدثنا شيبان عن يحيى عن ابي سلمة عن عائشة رضي الله عنها كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي ركعتين خفيفتين بين النداء والاقامة من صلوة الصبح ۔

۵۹۰ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن ام مكتوم ۔

باب الاذان قبل الفجر

۵۹۱ - حدثنا احمد بن يونس قال حدثنا زهير قال حدثنا سليمان التيمي عن ابي عثمان النهدي عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يمنعن احدكم او احدا منكم اذان بلال من سحوره فانه يؤذن او ينادي بليل ليرجع قائمكم ولينبه نائمكم وليس ان يقول الفجر او الصبح وقال باصابعه ورفعها الى فوق وطأطأ الى اسفل حتى يقول هكذا وقال زهير بسبابتيه احداهما فوق الاخرى ثم مدهما عن يمينه وشماله ۔

۵۹۲ - حدثني اسحاق قال اخبرنا ابو اسامة قال عبيد الله حدثنا عن القاسم بن محمد عن عائشة وعن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحدثني يوسف بن عيسى قال حدثنا الفضل قال حدثنا عبيد الله بن عمر عن القاسم بن

صبح صادق کے بعد اذان کہنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ مؤذن جب صبح کی اذان کہہ لیتا تو آپ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے، اذان اور نماز فجر کی اقامت کے درمیان میں کیا۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا

ابو عثمان نہدی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بلال کی اذان کسی کو سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ رات کے وقت اذان کہتے ہیں تاکہ تہجد (قیام) کرنے والا فارغ ہو جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے اور یہ نہیں کہ کوئی اسے فجر یا صبح کہے اور اپنی انگلیوں سے بتایا اور اوپر اٹھایا، پھر نیچے سے نیچے یہاں تک کہ اس طرح ہو جائے۔ زہیر نے فرمایا کہ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں ایک دوسری کے اوپر رکھیں، پھر انہیں دائیں اور بائیں جانب دراز کر دیا۔

اسحاق، ابو اسامہ، عبید اللہ، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوسف بن عیسیٰ، فضل، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مُحَمَّدٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

بَابٌ ۲۵ كَمْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَاءَ۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيْلٌ۔

بَابٌ ۲۶ مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَّسْتَبِيْنَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ۔

بَابٌ ۲۷ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ

نے فرمایا، بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابن بریدہ، حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا۔ دونوں اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز کا وقفہ ہے جو پڑھنا چاہے۔

عمرو بن عامر انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مؤذن جب اذان کہتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کھڑے ہو کر ستونوں کے پاس پہنچ جاتے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے آتے۔ وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے اور اذان و اقامت کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا ___ عثمان بن جبلہ اور ابو داؤد، شعبہ سے روایت ہے کہ ان دونوں (اذان و اقامت) کے درمیان وقفہ نہ ہوتا مگر تھوڑا۔

جو اقامت کا انتظار کرے

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ مؤذن جب فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھتے نماز فجر سے پہلے اور صبح صادق ظاہر ہو جانے کے بعد پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کی اطلاع دینے حاضر خدمت ہو جاتا۔

اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے۔

عبداللہ بن بریدہ سے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں اذانوں (دونوں اذان و اقامت) کے درمیان نماز ہے، دونوں اذانوں

أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ ۔

بَابٌ ۳۸ مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ ۔

۵۹۷ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا قَالَ ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ۔

بَابٌ ۳۹ الْأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً وَالْإِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ ۔

۵۹۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُولَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ۔

۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا ۔

۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

کے درمیان نماز ہے۔ تیسری دفعہ فرمایا کہ جو چاہے۔

جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ہم بیس روز تک آپ کی بارگاہ میں ٹھہرے۔ آپ بہت مہربان اور شفیق تھے۔ جب آپ نے اپنے اہل وعیال کی طرف ہمارا رجحان دیکھا تو فرمایا واپس جا کر گھر والوں میں رہو، انہیں علم دین سکھاؤ اور نماز پڑھتے رہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

مسافر کے لیے اذان و اقامت جب کہ وہ کئی ہوں اور اسی طرح عرفات و مزدلفہ میں اور مؤذن کا الصلوٰۃ فی الرحال کہنا ٹھنڈی اور بارش والی رات میں ہوتا ہے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا۔ ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا۔ ٹھنڈا کرو یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دو آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جو سفر کرنا چاہتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر میں نکلو تو اذان کہنا، پھر اقامت کہنا اور تم میں سے بڑا امامت کرائے۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم چند جوان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر

www.alahazratnetwork.org

مالك قال أتينا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن شببة متقاربون فأقمنا عنده عشرين يوما وليلة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم رحيما رفيقا فلما ظن أنا قد اشتهينا أهلنا أو قد اشتقنا سألنا عمن تركنا بعدنا فأخبرناه فقال ارجعوا إلى أهليكم فأقيموا فيهم وعلموهم ومروهم وذكر أشياء أحفظها أو لا أحفظها وصلوا كما رأيتموني أصلي فإذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم أحدكم وليؤمكم أكبركم۔

رہے اور آپ کے پاس بیس رات دن ٹھہرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان و رفیق تھے۔ جب آپ نے گھر والوں کی طرف ہمارا رجحان ملاحظہ فرمایا تو جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے ان کا حال پوچھا ہم نے عرض کر دیا۔ فرمایا اپنے گھر والوں میں جاؤ اور ان میں ٹھہرنا اور انہیں دینی تعلیم دینا اور انہیں حکم دینا چند باتیں اور فرمائیں جو مجھے یاد رہیں یا نہیں اور نماز پڑھنا جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہا کرے اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

٦٠١ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله بن عمر قال حدثني نافع قال أذن ابن عمر في ليلة باردة بضجنان ثم قال صلوا في رحالكم وأخبرنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر مؤذنا يؤذن ثم يقول على إثره ألا صلوا في الرحال في الليلة الباردة أو المطيرة في السفر۔

نافع سے روایت ہے کہ ایک ٹھنڈی رات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان پہاڑی پر اذان دی۔ پھر فرمایا۔ اپنی رہائش گاہ میں نماز پڑھو اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو حکم دیا کرتے جو اذان کے بعد کہتا۔ الا صلوا فی رحالکم یعنی سفر میں ٹھنڈی یا بارش والی رات میں کہا جاتا تھا۔

٦٠٢ - حدثنا إسحاق قال أخبرنا جعفر بن عون قال حدثنا أبو العميس عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالأبطح فجاءه بلال فآذنه بالصلاة ثم خرج بلال بالعنزة حتى ركزها بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم بالأبطح وأقام الصلاة۔

عون بن ابو جحیفہ سے ان کے والد ماجد سے مروی ہے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وادیٔ ابطح میں دیکھا کہ حضرت بلال نے حاضر بارگاہ ہو کر نماز کی اطلاع دی۔ پھر حضرت بلال نیزہ لے کر نکلے اور اسے ابطح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے گاڑ دیا۔ اور آپ نے نماز پڑھائی۔

باب هل يتتبع المؤذن فاه ههنا وههنا وهل يلتفت في الأذان

ويذكر عن بلال أنه جعل إصبعيه في أذنيه وكان ابن عمر لا يجعل إصبعيه في أذنيه وقال إبراهيم لا بأس أن يؤذن على غير وضوء وقال عطاء الوضوء حق وسنة وقالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل أحيانه۔

کیا مؤذن، اذان میں ادھر ادھر منہ پھیرے اور کیا اذان میں کسی طرف دیکھے۔ حضرت بلال کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور حضرت ابن عمر کانوں میں انگلیاں نہیں ڈالا کرتے تھے اور ابراہیم نے کہا کہ بغیر وضو اذان کہنے میں مضائقہ نہیں ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ وضو حق اور سنت ہے اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

www.ahlehaqmedia.org

۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ ۔

محمد بن یوسف، سفیان، عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا اور وہ اذان میں اپنا منہ ادھر ادھر کر رہے تھے۔

بَابٌ ۴۱۱ قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ

وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَلْيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ ۔

آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی۔ ابن سیرین نے اس کو ناپسند کیا ہے کہ ہم نے نماز فوت کر دی بلکہ یوں کہے کہ ہم نماز نہ پڑھ سکے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد زیادہ صحیح ہے۔

۶۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۔

عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے لوگوں کے قدموں کی آواز سنی۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ تمہیں کیا ہوا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نماز کے لیے جلدی کر رہے تھے فرمایا ایسا نہ کرنا جب نماز کے لیے آؤ تو اطمینان سے آؤ، جتنی نماز ملے ادا کرو اور رہ جائے تو پوری کر لو۔

بَابٌ ۴۱۲ مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

قَالَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جتنی ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔ اسے ابو حضرت قتادہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۶۰۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ۔

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے اطمینان اور وقار سے چلو اور جلدی نہ کرو بلکہ جتنی ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔

بَابٌ ۴۱۳ مَتٰى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ ۔

اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟

۶۰۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، عبد اللہ بن ابو قتادہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو۔

www.alahazratnetwork.org

بَابٌ ۲۴ لَا يَقُوْمُ إِلَى الصَّلٰوةِ مُسْتَعْجِلًا وَلْيَقُمْ إِلَيْهَا بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ۔

۶۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ۔

نماز کے لیے جلدی سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے اٹھے۔

ابونعیم، شیبان، یحیی، عبداللہ بن ابو قتادہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو اور تم پر اطمینان لازم ہے — علی بن مبارک نے اس کی متابعت کی ہے۔

ف: امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مطابق جب اقامت شروع ہو جائے مقتدی بیٹھے رہیں یہاں تک کہ امام کو دیکھ لیں۔ اگر امام مسجد میں موجود ہے تو احناف کے نزدیک امام اور مقتدی سب بیٹھے رہیں یہاں تک کہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر کھڑے ہونا چاہیے۔ خیال ہے کہ اس بیٹھے رہنے کے باعث صفوں کے سیدھا ہونے میں فرق نہیں رہنا چاہیے کیونکہ صفوں کا سیدھا رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ

بَابٌ ۲۵ هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ

۶۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْئَتِنَا حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً وَقَدِ اغْتَسَلَ۔

کیا ضرورت کے باعث مسجد سے نکل سکتا ہے؟

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے حالانکہ اقامت کہی جا چکی تھی اور صفیں درست کرائی گئی تھیں۔ آپ اپنے مصلے پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہم تکبیر تحریمہ کے منتظر رہے تھے۔ پلٹ کر فرمایا کہ اپنی جگہ پر اسی طرح رہنا یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا یعنی غسل فرمایا تھا۔

بَابٌ ۲۶ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ مَكَانَكُمْ حَتّٰى نَرْجِعَ انْتَظَرُوْا۔

۶۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلٰى مَكَانِكُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلّٰى بِهِمْ۔

جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہو تو انتظار کرنا یہاں تک کہ وہ لوٹے۔

اسحاق، محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے صفیں درست کر لی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آگے بڑھے اور آپ جنبی تھے پھر فرمایا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور لوٹ گئے۔ غسل کر کے تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس لوگوں کو نماز پڑھائی۔

بَابٌ ۲۷ قَوْلِ الرَّجُلِ مَا صَلَّيْنَا۔

۶۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى

کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

قال سمعت أبا سلمة يقول أنبأنا جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم جاءه عمر بن الخطاب يوم الخندق فقال يا رسول الله والله ما كدت أن أصلي حتى كادت الشمس تغرب وذلك بعد ما أفطر الصائم فقال النبي صلى الله عليه وسلم والله ما صليتها فنزل النبي صلى الله عليه وسلم إلى بطحان وأنا معه فتوضأ ثم صلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب۔

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں غزوہ خندق کے روز حضرت عمر حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ میں اب تک نماز نہیں پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور یہ اس کے بعد کی بات ہے جب روزہ دار افطار کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطحان کی طرف اُترے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے وضو کیا۔ پھر سورج غروب ہو جانے کے بعد نماز عصر پڑھی اور پھر اس کے بعد نماز مغرب پڑھی۔

باب ٣١٨ الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة۔

جب امام کو اقامت کے بعد کوئی حاجت پیش آ جائے۔

٦١١ - حدثنا أبو معمر عبد الله بن عمرو قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزيز هو ابن صهيب عن أنس قال أقيمت الصلوة والنبي صلى الله عليه وسلم يناجي رجلا في جانب المسجد فما قام إلى الصلوة حتى نام القوم۔

ابو معمر عبداللہ بن عمرو، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز کی اقامت کہی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں ایک آدمی سے سرگوشی فرماتے رہے۔ آپ نماز کے لیے کھڑے نہ ہوئے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے۔

باب ٣١٩ الكلام إذا أقيمت الصلوة۔

اقامت کے وقت باتیں کرنا

٦١٢ - حدثنا عياش بن الوليد قال حدثنا عبد الأعلى قال حدثنا حميد قال سألت ثابتا البناني عن الرجل يتكلم بعد ما تقام الصلوة فحدثني عن أنس بن مالك قال أقيمت الصلوة فعرض للنبي صلى الله عليه وسلم رجل فحبسه بعد ما أقيمت الصلوة۔

حمید سے روایت ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اقامت کے بعد باتیں کرے۔ انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز کی اقامت کہی گئی۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے اقامت کے بعد آپ کو روکے رکھا۔

باب ٣٢٠ وجوب صلوة الجماعة وقال الحسن إن منعته أمه عن العشاء في الجماعة شفقة لم يطعها۔

جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب۔

حسن کا قول ہے کہ اگر شفقت کے باعث کسی کی والدہ اسے عشاء کی جماعت سے روکے تو اس کا کہنا نہ مانے۔

٦١٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لقد هممت أن آمر بحطب فيحطب ثم آمر بالصلوة فيؤذن لها ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم أخالف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں اور ان کے

باب ٣٠٢ وجوب صلوٰة الجماعة

وقال الحسن ان منعته امه عن العشاء في الجماعة شفقة لم يطعها۔

٦١٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لقد هممت ان امر بحطب فيحطب ثم امر بالصلوٰة فيؤذن لها ثم امر رجلا فيؤم الناس ثم اخالف

جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب۔

حسن کا قول ہے کہ اگر شفقت کے باعث کسی کی والدہ اسے عشاء کی جماعت سے روکے تو اس کا کہنا نہ مانے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں اور ان کے

www.alahazratnetwork.org

اِلٰی رِجَالٍ فَنُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ ٭

گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر ان میں سے کوئی جانتا کہ اسے موٹی ہڈی یا دو عمدہ کھریاں ملیں گی تو وہ نماز عشاء میں شامل ہوتا۔

بَابُ (٣٢) فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَكَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ اِلٰی مَسْجِدٍ اٰخَرَ وَجَآءَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اِلٰی مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلّٰى جَمَاعَةً ٭

باجماعت نماز کی فضیلت اسود سے جب جماعت رہ جاتی تو دوسری مسجد میں چلے جاتے حضرت انس بن مالک ایسی مسجد میں آئے جس میں نماز پڑھی جا چکی تھی تو انھوں نے اذان و اقامت کہی اور باجماعت نماز پڑھی۔

٦١٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ٭

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، باجماعت نماز کو تنہا کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت ہے۔

٦١٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ٭

عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن الہاد، عبدالرحمن بن خباب، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، باجماعت نماز کو تنہا کی نماز پر پچیس درجے فضیلت ہے۔

٦١٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی کی جماعت سے پڑھی ہوئی نماز سے اس کی اپنے گھر یا بازار میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب پچیس درجے کم ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف نکلے اور نماز کے سوا کوئی اور ارادہ نہ ہو تو ہر قدم پر وہ رکھتا ہے اس کے بدلے ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے جب نماز پڑھ لے تو فرشتے برابر اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک نماز کی جگہ پر رہے کہ اے اللہ! اس پر رحم فرما اے اللہ! اس پر مہربانی فرما اور تم میں سے جو نماز کے انتظار میں رہے وہ برابر نماز میں شمار ہوتا ہے۔

ف: اس حدیث میں چار باتوں کا ذکر ہے: (١) مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب گھر اور بازار کی نسبت ٢٥ گنا زیادہ ہے (٢) نماز کے لیے مسجد کی طرف جانے والے کا ہر قدم پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف

www.alahazratnetwork.org

کر دیا جاتا ہے ——— (۵) آدمی اتنی دیر بھی نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جتنی دیر وہ نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے ——— (۶) نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں ——— ان آخری دو باتوں کی بشارت حدیث ۴۴۲ میں بھی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت میں ہے کہ فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

بَابٌ ۴۲۲ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ

نمازِ فجر کو باجماعت پڑھنے کی فضیلت

۶۱۷ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَّتَجْتَمِعُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ٭ قَالَ شُعَيْبٌ وَّحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ٭

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ باجماعت نماز کو اکیلے کی نماز پر پچیس درجے فضیلت ہے اور نمازِ فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر حضرت ابو ہریرہ فرماتے کہ اگر چاہو تو پڑھ لو: اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (۱۷: ۷۸)

شعیب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اسے ستائیس گنا فضیلت حاصل ہے۔

۶۱۸ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا ٭

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، سالم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا فرماتی تھیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے، میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کو کس چیز نے ناراض کیا ہے؟ فرمایا: خدا کی قسم! میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے کسی چیز کو نہیں دیکھتا سوائے اس کے کہ لوگ باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔

۶۱۹ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَّالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ ٭

محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں سب سے زیادہ ثواب اس کو ملتا ہے جو زیادہ دور سے آتے ہیں پھر جو ان کی نسبت دور سے آتے ہیں۔ جو نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ پڑھتا ہے، اسے ایسے شخص سے زیادہ ثواب ملتا ہے جو نماز پڑھ کر سو جائے۔

بَابٌ ۴۲۳ فَضْلِ التَّهْجِيْرِ اِلَى الظُّهْرِ

ظہر کو اوّل وقت پڑھنے کی فضیلت

۶۲۰ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ

رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ۔

بَابٌ ٣٤ احْتِسَابِ الْآثَارِ ۔

٦٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ آثَارُهُمْ أَنْ يُمْشَى فِي الْأَرْضِ بِأَرْجُلِهِمْ ۔

بَابٌ ٣٥ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

٦٢٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ ۔

بَابٌ ٣٦ اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

٦٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

نے اس عمل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔ پھر فرمایا کہ شہید پانچ ہیں۔ طاعون سے، پیٹ کی بیماری سے، ڈوبنے سے، دب کر مرنے سے اور راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مرنے سے۔ فرمایا کہ اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے، پھر قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے۔ اور اگر لوگ جانتے کہ اول وقت نمازِ ظہر پڑھنے میں کیا ہے تو اس کی طرف سبقت لے جاتے اور اگر وہ جانتے کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔

قدموں پر ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنی سلمہ کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو ——— دوسری روایت میں یوں بھی ہے جو ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حمید سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ اپنے گھروں سے منتقل ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب آ بسیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا کہ مدینہ منورہ کو خالی کریں پھر فرمایا کہ کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو ——— مجاہد نے فرمایا کہ آثارکم سے مراد ان کے زمین پر چلنے کے نشانات ہیں۔

نمازِ عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے بھاری کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل بھی حاضر ہوتے۔ میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں اور اقامت کہی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے پھر آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔

دو یا اس سے زیادہ جماعت ہیں۔

مسدد، یزید بن زریع، خالد، ابوقلابہ، حضرت مالک بن حویرث

قال حدثنا خالد عن ابي قلابة عن مالك بن الحويرث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا حضرت الصلوة فاذنا واقيما ثم ليؤمكما اكبركما

باب ۲۷ من جلس في المسجد ينتظر الصلوة وفضل المساجد

۶۲۴ — حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الملئكة تصلي على احدكم ما دام في مصلاه ما لم يحدث اللهم اغفر له اللهم ارحمه لا يزال احدكم في صلوة ما كانت الصلوة تحبسه لا يمنعه ان ينقلب الى اهله الا الصلوة ٭

۶۲۵ — حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله الامام العادل وشاب نشأ في عبادة ربه ورجل قلبه معلق في المساجد ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل طلبته امرأة ذات منصب وجمال فقال اني اخاف الله ورجل تصدق اخفى حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه ٭

۶۲۶ — حدثنا قتيبة قال حدثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد قال سئل انس هل اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما فقال نعم اخر ليلة صلوة العشاء الى شطر الليل ثم اقبل علينا بوجهه بعد ما صلى فقال صلى الناس ورقدوا ولم تزالوا في صلوة منذ انتظرتموها قال فكاني انظر الى وبيص خاتمه ٭

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا اور اقامت کہنا اور جو تم دونوں میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے اور مساجد کی فضیلت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے تمہارے اس آدمی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے اور وضو نہ ٹوٹے کہ اے اللہ اسے بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ تم میں سے وہ نماز میں ہے جب تک اسے نماز روکے رہے اور اسے گھر والوں کے پاس جانے سے نماز ہی روک رہی ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سات ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا، جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حاکم، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھے، ۳ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے، ۴ وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کے باعث اکٹھے ہوں اور اسی سبب سے جدا ہوں، ۵ وہ آدمی جس کو حیثیت اور جمال والی عورت بلائے مگر وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، ۶ وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور ۷ وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنائی تھی؟ فرمایا۔ ہاں ایک دفعہ آپ نے نصف رات تک نماز عشاء میں تاخیر کر دی، پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اسی وقت سے نماز میں ہو جب سے اس کا انتظار کر رہے ہو۔ حضرت انس نے فرمایا گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

ف: اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ گویا میں اب بھی حضور کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ اسی مضمون کی متعدد حدیثیں ہیں جن میں مذکور ہے صحابہ کرام نے آپ کی بعض چیزوں یا بعض احوال کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا جا سکتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

رہا یہ کہ محبوب کی تو ہر چیز ہر سیر اور پیاری ہوتی ہے اور یہاں تو معاملہ اس محبوب کا ہے۔ جو ایک جانب ساری کائنات کا محبوب ہے اور دوسری جانب خالق کائنات کا بھی محبوب ہے جس کی طرف ہر وقت خدا بھی متوجہ رہتا ہے اس کی طرف ہر مومن صادق کیوں نہ متوجہ رہے گا۔ اسی لیے مشتاق کہتے رہتے ہیں۔

تیرے سوا خیال نہیں جی میں تیرے نثار
بجا نہ کوئی دیدۂ گریاں کی گفتگو

بَاب ٣٢٨ فَضْلِ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ

٦٢٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔

بَاب ٣٢٩ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

٦٢٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلصُّبْحَ أَرْبَعًا آلصُّبْحَ أَرْبَعًا تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ فِي مَالِكٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَالِكٍ۔

بَاب ٣٣٠ حَدِّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

اس کی فضیلت جو صبح و شام مسجد میں جائے۔

علی بن عبداللہ، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو صبح یا شام کو مسجد میں گیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے مہمانی کا اہتمام کرے گا جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے۔

جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے ــــ عبدالرحمن، بہز بن اسد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ میں نے قبیلہ ازد کے ایک شخص سے سنا جن کو حضرت مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جب کہ اقامت ہو چکی تھی کہ وہ دو رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں نے اسے گھیر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ صبح کی چار ــــ صبح کی چار ــــ متابعت کی اس کی غندر اور معاذ نے شعبہ سے حدیث مالک کی اور روایت کی ابن اسحاق، سعد نے حضرت عبداللہ بن بحینہ سے اور روایت کی حماد، سعد، حفص نے حضرت مالک سے

جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد

۶۲۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْأَسْوَدُ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأُذِّنَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ الْأَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ قِيلَ لِلْأَعْمَشِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلٰوتِهِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ بِرَأْسِهِ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بَعْضَهُ وَزَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا ۔

۶۳۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ۔

بَابُ ۳۳۱ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ

اسود سے روایت ہے کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے تو ہم نے نماز کی پابندی اور اس کی عظمت کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے جس میں کہ وصال فرمایا تھا تو نماز کا وقت ہوا پس اذان کہی گئی تو فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ ابوبکر نرم دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا اور دوبارہ عرض کی گئی۔ تیسری بار فرمایا تو فرمایا کہ تم حضرت یوسف کو گھیرنے والیوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے ہوئے تشریف لے گئے گویا میں اب بھی مرض کے باعث آپ کے پیروں کو زمین پر گھسٹتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ حضرت ابوبکر نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ کو لایا گیا تو ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اعمش سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور حضرت ابوبکر نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر کی اقتدا کی؟ تو سر کے اشارے سے فرمایا ہاں۔ اس کے بعض کو روایت کیا ابو داؤد نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے۔ ابو معاویہ نے یہ بھی کہا کہ آپ حضرت ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھے اور حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ آپ دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے کہ پیر زمین سے گھسٹ رہے تھے اور وہ حضرت عباس اور ایک دوسرے شخص تھے۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ جو حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے اس کا حضرت ابن عباس سے ذکر کیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جس کا نام نہیں لیا؟ میں عرض گزار ہوا نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔

بارش یا کسی اور وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے

أَنْ يُصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ۔

۶۳۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ۔

۶۳۲ — حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمٰى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۳۳ هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ۔

۶۳۳ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلِ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هٰذَا إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلٰى رُكَبِكُمْ۔

۶۳۴ — حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ

کی اجازت۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور تیز ہوا والی رات میں نماز کے لیے اذان کہی اور پھر کہا۔ سنو کہ نماز اپنے گھروں میں پڑھو۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات ٹھنڈی اور بارش والی ہوتی تو مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرماتے۔

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی امامت کرتے اور وہ نابینا تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کبھی اندھیرا اور سیلاب ہوتا ہے اور میں بینائی سے محروم ہوں پس یا رسول اللہ میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز کے لیے مقرر کر لوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ انہوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی۔

کیا جو حاضر ہو جائیں امام انہیں نماز پڑھائے اور کیا جمعہ کے روز بارش کے باوجود بھی خطبہ دے!

عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کیچڑ والے دن میں خطبہ دیا۔ چنانچہ مؤذن کو حکم دیا جب وہ حی علی الصلوٰۃ پر پہنچا کہ الصلوٰۃ فی الرحال کہو۔ پس بعض لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے گویا انہیں اعتراض تھا۔ فرمایا کہ شاید تمہیں اس پر اعتراض ہے حالانکہ ایسا اس ہستی نے کیا جو مجھ سے بہتر تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور یہ ضروری ہے اور میں تمہیں نکالنا پسند نہیں کرتا ____ حماد، عاصم، عبداللہ بن حارث نے حضرت ابن عباس سے اسی طرح روایت کی ہے، مگر یوں فرمایا میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں مشقت میں ڈالوں اور تم گھٹنوں تک کیچڑ میں لتھڑے ہوئے آؤ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا۔ بادل آیا، بارش ہوئی، یہاں تک کہ چھت ٹپکنے

جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ •

۶۳۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ الْجَارُودِ لِأَنَسٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ •

بَابٌ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ حَتَّى يُقْبِلَ عَلَى صَلٰوتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ •

۶۳۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ •

۶۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ

۶۳۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا

تھی اور وہ کھجور کی شاخوں کی تھی۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا اثر میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا۔

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا اور وہ بھاری بھرکم آدمی تھا اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر تشریف لانے کی آپ کو دعوت دی۔ پس آپ کے لیے چٹائی بچھائی اور اس کے ایک حصے پر پانی چھڑک دیا۔ پس آپ نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آل جارود میں سے ایک آدمی نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر اسی روز۔

جب کھانا آ جائے اور اقامت کہہ دی جائے۔ حضرت ابن عمر پہلے کھانا کھاتے۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ یہ آدمی کی دانشمندی ہے کہ پہلے حاجت پوری کرے اور نماز کی طرف اس وقت توجہ ہو جب اس کا دل فارغ ہو۔

مسدد، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کی اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لیا کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو نماز مغرب پڑھنے سے پہلے اسے کھا لو اور کھانے میں جلدی نہ کیا کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھائے اور جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جائے اور حضرت ابن عمر کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا اور نماز کھڑی ہو جاتی تو نماز میں نہ جاتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ

www.alahazratnetwork.org

فَيَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ. وَقَالَ زُهَيْرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدَنِيٌّ.

پڑھاتے ہوتے امام کی قرأت سنتے رہتے تھے — زہیر اور وہب بن عثمان، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے اگرچہ نماز کھڑی ہو چکی ہو — امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی ابراہیم بن المنذر نے وہب بن عثمان سے اور وہب مدنی ہیں۔

بَابٌ ٣٤ إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ

جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا رہا ہو

٦٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

جعفر بن عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکری کی دستی میں سے کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا، پھر آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری رکھ کر چل دیئے۔ پس نماز پڑھی اور تازہ وضو نہ کیا۔

ف: اس مضمون کی متعدد احادیث ہیں جن سے واضح ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز پڑھنے کے لیے صرف کلی کر لینا کافی ہے۔ جن حدیثوں میں یہ وارد ہوا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے وہ حدیثیں ان حدیثوں سے منسوخ ہیں۔ وَاللهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابٌ ٣٥ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ

جو اپنے گھر والوں کے کام میں مشغول ہو، پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے۔

٦٤٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ.

اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ گھر والوں کے کاموں میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

بَابٌ ٣٦ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ

جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کا طریقہ سکھانے کا ہو

٦٤١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ فرمایا کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا اور اس نماز سے میرا ارادہ ہے کہ جس طرح میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا قَالَ وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى ٭

بَابٌ ۳۳ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ ٭

۶۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

۶۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا ٭

۶۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ

کہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کرتا ہوں۔ میں نے ابو قلابہ سے پوچھا کہ وہ کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہمارے ان شیخ کی طرح اور وہ شیخ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو پہلی رکعت میں اٹھنے سے پہلے بیٹھتے۔

صاحب علم و فضل امامت کا زیادہ مستحق ہے

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو مرض نے شدت اختیار کر لی۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کی نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ وہ نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انہوں نے دوبارہ وہی گزارش کی تو فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ قاصد پیغام لے گیا تو حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہی میں نماز پڑھائی۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں سنا سکیں گے، حضرت عمر سے فرمائیے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ عرض کیجئے کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں سنا سکیں گے، حضرت عمر سے فرمائیے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھہرو، تم تو حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا، آپ سے مجھے بھلائی نہیں پہنچی۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیروکار، خادم اور صحابی تھے کہ حضرت ابوبکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیماری میں ان کو نماز پڑھایا کرتے جس میں کہ

أن أبا بكر كان يصلي لهم في وجع النبي صلى الله عليه وسلم الذي توفي فيه حتى إذا كان يوم الاثنين وهم صفوف في الصلاة فكشف النبي صلى الله عليه وسلم ستر الحجرة ينظر إلينا وهو قائم كأن وجهه ورقة مصحف ثم تبسم يضحك فهممنا أن نفتتن من الفرح برؤية النبي صلى الله عليه وسلم فنكص أبو بكر على عقبيه ليصل الصف وظن أن النبي صلى الله عليه وسلم خارج إلى الصلاة فأشار إلينا النبي صلى الله عليه وسلم أن أتموا صلاتكم وأرخى الستر فتوفي من يومه صلى الله عليه وسلم.

٦٣٥ - حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزيز عن أنس قال لم يخرج النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثا فأقيمت الصلاة فذهب أبو بكر يتقدم فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم بالحجاب فرفعه فلما وضح وجه النبي صلى الله عليه وسلم ما نظرنا منظرا كان أعجب إلينا من وجه النبي صلى الله عليه وسلم حين وضح لنا فأومأ النبي صلى الله عليه وسلم بيده إلى أبي بكر أن يتقدم وأرخى النبي صلى الله عليه وسلم الحجاب فلم يقدر عليه حتى مات.

٦٣٦ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال حدثني يونس عن ابن شهاب عن حمزة بن عبد الله أنه أخبره عن أبيه قال لما اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه قيل له في الصلاة فقال مروا أبا بكر فليصل بالناس قالت عائشة إن أبا بكر رجل رقيق إذا قرأ غلبه البكاء قال مروه فليصل فعاودته فقال مروه فليصل إنكن صواحب يوسف تابعه الزبيدي وابن أخي الزهري وإسحاق بن يحيى الكلبي عن الزهري وقال عقيل ومعمر عن الزهري عن حمزة عن النبي

وصال فرمایا۔ یہاں تک کہ جب پیر کا دن ہوا اور وہ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے۔ آپ کھڑے تھے تو آپ کا چہرۂ انور گویا مصحف کا ورق تھا۔ پھر تبسم ریز ہنسی فرمائی، ہم نے قصد کیا کہ از راہِ مسرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کرتے رہیں۔ پس حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے کہ صف میں مل جائیں، یہ خیال کرتے ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاید نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں۔ تو آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ گرا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی روز وصال فرمایا۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین روز تشریف نہ لا سکے، پس نماز کی اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر آگے بڑھنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردے کو پکڑ کر اٹھایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ نمودار ہوا تو ہم نے ایسا کوئی منظر نہیں دیکھا تھا جو ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے زیادہ اچھا معلوم ہوا ہو جو ہم پر ظاہر ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ سے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا۔ پھر آپ وصال فرمانے تک ایسا نہ کر سکے۔

حمزہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ سے نماز کے متعلق عرض کی گئی۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں، قرأت کے وقت ان پر گریہ طاری ہو جائے گا۔ فرمایا: ان سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ عرض گزار ہوئیں تو فرمایا کہ ان سے کہو کہ نماز پڑھائیں، تم حضرت یوسف کو گھیرنے والی عورتوں کی طرح ہو ۔۔۔ متابعت کی ہے اس کی زبیدی، زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری سے اور کہا عقیل اور معمر نے زہری، حمزہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۴۳۸ مَنْ قَامَ اِلٰی جَنْبِ الْاِمَامِ لِعِلَّۃٍ

۶۴۷ ـ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ہِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فِیْ مَرَضِہٖ فَکَانَ یُصَلِّیْ بِہِمْ قَالَ عُرْوَۃُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً فَخَرَجَ فَاِذَا اَبُوْ بَکْرٍ یَّؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَاٰہُ اَبُوْ بَکْرٍ اسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَیْہِ اَنْ کَمَا اَنْتَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ اَبِیْ بَکْرٍ اِلٰی جَنْبِہٖ فَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ یُصَلِّیْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

بَابٌ ۴۳۹ مَنْ دَخَلَ لِیَؤُمَّ النَّاسَ فَجَآءَ الْاِمَامُ الْاَوَّلُ فَتَاَخَّرَ الْاَوَّلُ اَوْ لَمْ یَتَاَخَّرْ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ فِیْہِ عَائِشَۃُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۶۴۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَہَبَ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِیُصْلِحَ بَیْنَہُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّیْ لِلنَّاسِ فَاُقِیْمُ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰی اَبُوْ بَکْرٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِی الصَّلٰوۃِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰی وَقَفَ فِی الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ لَّا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمَّا اَکْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِیْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ امْکُثْ مَکَانَکَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَکْرٍ یَّدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ عَلٰی مَا اَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِکَ

جو کسی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اپنے مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لہٰذا وہ انہیں نماز پڑھاتے رہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو تشریف لائے اور حضرت ابوبکر لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ پیچھے ہٹ جائے یا نہ ہٹے کیا اس کی نماز ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث کی ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان میں صلح کرانے کی غرض سے بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے؟ جواب دیا: ہاں۔ اقامت کہی گئی تو ہاں۔ پھر حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے جبکہ لوگ نماز میں تھے۔ آپ صف میں داخل ہو کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگ تالیاں بجانے لگے جبکہ حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس حضرت ابوبکر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے اور صف میں آ ملے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوبَكْرٍ حَتَّى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ۔

بَابٌ ۴۳ إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلٰى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوْهُمْ مُرُوْهُمْ فَلْيُصَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

بَابٌ ۴۴ إِذَا زَارَ الْإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا۔

بَابٌ ۴۵ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ۔

وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ

آگے بڑھ گئے پس نماز پڑھی اور فارغ ہو کر فرمایا، اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیاں بجاتے دیکھا۔ جب نماز میں کوئی بات ہو تو سبحان اللہ کہو اور اس پر توجہ دی جائے جب کہ تالی تو عورتوں کے لیے ہے۔

جب لوگ علم قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے۔

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ہم نوجوان تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس راتوں کے قریب رہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اپنے گھروں کو جاؤ تو انہیں علم دین سکھانا اور فلاں فلاں نمازیں فلاں فلاں وقت میں پڑھنے کے لیے کہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

جب امام لوگوں کے پاس جائے تو ان کی امامت کر سکتا ہے

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے اجازت طلب کی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ فرمایا۔ تم کہاں چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں۔ پس میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جس کو میں پسند کرتا تھا۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنا لی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے آخری مرض میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جب کوئی امام سے پہلے سر اٹھائے

ابن مسعود إذا رفع قبل الإمام يعود فيمكث
بقدر ما رفع ثم يتبع الإمام وقال الحسن
فيمن يركع مع الإمام ركعتين ولا يقدر على
السجود يسجد للركعة الآخرة سجدتين
ثم يقضي الركعة الأولى بسجودها وفيمن
نسي سجدة حتى قام يسجد۔

تو لوٹ جائے اور جتنی دیر سر اٹھائے رکھا اتنی دیر ٹھہر کر پھر امام کی پیروی کرے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ جو امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور سجدے نہ کر سکے تو آخری رکعت میں دو سجدے کرے اور پہلی رکعت کو اس کے سجدوں کے ساتھ پڑھے اور جو سجدے کو بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدہ کرے۔

٦٥١ - حدثنا أحمد بن يونس قال أخبرنا زائدة
عن موسى بن أبي عائشة عن عبيد الله بن عبد الله
بن عتبة قال دخلت على عائشة فقلت ألا تحدثيني
عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى
ثقل النبي صلى الله عليه وسلم فقال أصلى الناس
قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي
ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذهب
لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس
قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا
لي ماء في المخضب قالت فقعدنا فاغتسل ثم
ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى
الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله فقال
ضعوا لي ماء في المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب
لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس
قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف
في المسجد ينتظرون النبي صلى الله عليه وسلم
لصلاة العشاء الآخرة فأرسل النبي صلى الله عليه
وسلم إلى أبي بكر بأن يصلي بالناس فأتاه الرسول
فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك أن
تصلي بالناس فقال أبو بكر وكان رجلا رقيقا يا
عمر صل بالناس فقال له عمر أنت أحق بذلك
فصلى أبو بكر تلك الأيام ثم إن النبي صلى الله عليه
وسلم وجد من نفسه خفة فخرج بين رجلين أحدهما

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض کے متعلق نہیں بتائیں گی! فرمایا، کیوں نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی، نہیں بلکہ یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ ہم نے ایسا کیا تو غسل فرمایا۔ پھر اٹھنا چاہا تو بے ہوش ہو گئے۔ افاقہ ہوا تو فرمایا، کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا، میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ بیٹھ گئے اور غسل فرمایا۔ پھر اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا، کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کی، نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں ٹھہرے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز عشاء کے لیے انتظار کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے پاس پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ قاصد نے جا کر بتایا جو رحم دل تھے انہوں نے کہا، اے عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عمر نے ان سے کہا، آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ پس ان دنوں میں حضرت ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان نماز ظہر کے لیے تشریف لے گئے جن میں سے ایک حضرت عباس تھے۔ اور حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ پیچھے نہ ہٹو اور فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ دونوں نے آپ کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا۔ پس حضرت ابوبکر نبی کریم

www.alahazratnetwork.org

الْعَبَّاسُ بِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا
رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ
فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ
وَهُوَ يَاْتَمُّ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ
بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ
عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ
لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ
الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ

ترجمہ: … صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔
عبیداللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ کیا میں آپ کے حضور بیان نہ کروں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض سے متعلق حضرت عائشہ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے بیان کر دیا۔ تو انہوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا۔ کیا انہوں نے تمہیں دوسرے شخص کا نام بتایا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔

---

۶۵۲ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَاءَهٗ
قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ
اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ
فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ

ترجمہ: ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماری کے باعث کاشانۂ اقدس میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

۶۵۳ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ
شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوٰتِ وَهُوَ قَاعِدٌ
فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ
الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّ
اِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ
اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى
جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے اور دائیں پہلو میں خراش آ گئی۔ پس ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔
امام ابو عبداللہ بخاری نے حمیدی کے قول سے فرمایا کہ یہ ارشاد گرامی جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ یہ پہلے مرض کے دوران کی

فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بات ہے۔ پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں فرمایا جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے۔

بَابٌ ۴۲۳ مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ

وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ۔

امام کے پیچھے کب سجدہ کرے

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

۶۵۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ ۔

عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی جو غلط بیانی کرنے والے نہیں تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس وقت ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں چلے جاتے تو اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ ۔

اپنے امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ۔

۶۵۵ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا جب کہ وہ امام سے پہلے سر کو اٹھا لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر جیسا کر دے یا اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو گدھے کی صورت جیسی کر دے۔

بَابٌ ۴۲۵ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى

وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ وَلَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ ۔

غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

حضرت عائشہ کی امامت ان کا ذکوان نامی غلام قرآن مجید سے کرتا تھا اور اسی طرح ولد الزنا، اعرابی کا اور نابالغ لڑکا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کو بہتر پڑھنے والا ہے اور بغیر کسی وجہ کے غلام کو جماعت سے نہ روکا جائے۔

۶۵۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، مہاجرین کی پہلی جماعت عصبہ میں آئی جو قبا کی ایک جگہ ہے

عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

٦٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ۔

بَاب ٤٣٦ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ۔

٦٥٨ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ۔

بَاب ٤٣٧ إِمَامَةِ الْمَفْتُونِ وَالْمُبْتَدِعِ

وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا نَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا نَرَى أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا۔

٦٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اُن کی امامت سالم مولیٰ ابی حذیفہ کیا کرتے تھے اور وہ قرآن مجید زیادہ جانتے تھے۔

محمد بن بشار، یحییٰ، شعبہ، ابو تیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بات سنو اور اُس کی اطاعت کرو اگرچہ حبشی کو تم پر حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر انگور جیسا ہو۔

جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کر لی۔

فضل بن سہل، حسن بن موسیٰ اشیب، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ صحیح پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اگر غلطی کریں تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور گناہ کا وبال اُن پر ہوگا۔

مفتون اور بدعتی کی امامت۔

حسن بصری کا قول ہے کہ پڑھ لے اور بدعت کا گناہ اُس پر۔ کہا ہم سے محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، حمید بن عبدالرحمن، عبیداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے جب کہ وہ محصور تھے۔ اور کہا کہ آپ مسلمانوں کے متفقہ امام ہیں اور فتنہ باز ہمیں نماز پڑھاتا ہے اور ہمیں یہ ناپسند ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کے اعمال میں سے نماز بہترین چیز ہے۔ اور لوگ جب نیک کام کریں تو تم بھی اُن کے ساتھ نیک کام کرو اور جب وہ بُرا کام کریں تو اُن کی بُرائی سے الگ رہو۔ زبیدی نے کہا کہ زہری نے فرمایا۔ میرے نزدیک درست نہیں کہ مخنث کے پیچھے نماز پڑھی جائے مگر ضرورتاً کہ جس کے بغیر اور کوئی چارہ نہ تھا۔

ابو التیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ

hazratnetwork.org

عن شعبة عن أبي التياح أنه سمع أنس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لأبي ذر اسمع وأطع ولو لحبشي كأن رأسه زبيبة ○

باب ٤٣٨ يقوم عن يمين الإمام بحذائه سواء إذا كانا اثنين ○

٦٦٠ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن الحكم قال سمعت سعيد بن جبير عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم جاء فصلى أربع ركعات ثم نام ثم قام فجئت فقمت عن يساره فجعلني عن يمينه فصلى خمس ركعات ثم صلى ركعتين ثم نام حتى سمعت غطيطه أو قال خطيطه ثم خرج إلى الصلوة ○

باب ٤٣٩ إذا قام الرجل عن يسار الإمام فحوله الإمام إلى يمينه لم تفسد صلوتهما ○

٦٦١ - حدثنا أحمد قال حدثنا ابن وهب قال حدثنا عمرو عن عبد ربه بن سعيد عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس عن ابن عباس قال نمت عند ميمونة والنبي صلى الله عليه وسلم عندها تلك الليلة فتوضأ ثم قام يصلي فقمت عن يساره فأخذني فجعلني عن يمينه فصلى ثلث عشرة ركعة ثم نام حتى نفخ وكان إذا نام نفخ ثم أتاه المؤذن فخرج فصلى ولم يتوضأ قال عمرو فحدثت به بكيرا فقال حدثني كريب بذلك

باب ٤٤٠ إذا لم ينو الإمام أن يؤم ثم جاء قوم فأمهم ○

٦٦٢ - حدثنا مسدد قال حدثنا إسمعيل بن إبراهيم عن أيوب عن عبد الله بن سعيد بن جبير

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: حاکم کی بات سنو اور اطاعت کرو خواہ وہ حبشی ہو اور اُس کا سر انگور جیسا ہو۔

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہو۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ کر تشریف لائے تو چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر قیام فرمایا تو میں آکر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اُسے دائیں جانب کرے تو دونوں میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سویا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس رات ان کے پاس تھے۔ پس آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پس آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لیے اور آپ جب سوتے تو خراٹے لیا کرتے۔ پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو تشریف لے جا کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ عمرو، بکیر، کریب سے اسی طرح روایت ہے۔

جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آجائیں تو اُن کی امامت کرے۔

عبداللہ بن سعید بن جبیر کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ

www.alahazratnetwork.org

عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ أُصَلِّي مَعَهُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي وَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ۔

باب ۴۵۱ إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلَّى ۔

۶۶۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَأَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو لَا أَحْفَظُهُمَا ۔

باب ۴۵۲ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ فِي الْقِيَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ۔

۶۶۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ ۔

باب ۴۵۳ إِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوگئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھتے بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ نے مجھے سر سے پکڑ کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو حاجت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے۔

مسلم، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھا کرتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے ــــ محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ انہوں نے نماز عشاء پڑھائی اور اس میں سورۂ بقرہ پڑھی تو ایک آدمی لوٹ گیا۔ حضرت معاذ کو اس سے دکھ ہوا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ آزمائش میں ڈالنے والا۔ آپ نے انہیں اوسط مفصل کی دو سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عمرو نے فرمایا کہ مجھے وہ دونوں یاد نہیں رہیں۔

امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا۔

قیس سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں صبح کی نماز سے فلاں کی وجہ سے رہ جاتا ہوں جو ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیحت کرنے میں اس روز سے زیادہ ناراض نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ بے شک کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھانی چاہیے کیونکہ ان میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے۔

۶۶۵ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے۔

بَابُ ۴۳۳ مَنْ شَكَا إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ وَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ ۔

جس نے نماز لمبی کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی۔ اور ابو اسید نے فرمایا۔ اے بیٹے! تم نے ہمیں لمبی نماز پڑھائی۔

۶۶۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ فِيهَا فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْضِعٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَمَنْ أَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ ۔

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نماز فجر سے رہ جاتا ہوں کیونکہ فلاں ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے میں نے آپ کو اس دن سے زیادہ ناراض نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا۔ اے لوگو! تم میں نفرت دلانے والے بھی ہیں۔ جو تم میں سے لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھا اور ضرورت مند ہوتا ہے۔

۶۶۷ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي فَتَرَكَ نَاضِحَهُ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَوْ قَالَ أَفَاتِنٌ أَنْتَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ أَحْسِبُ هٰذَا فِي الْحَدِيثِ وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عَمْرٌو وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی دو اونٹوں کو لے کر آیا تھا اور رات کا پہلا حصہ تھا۔ اس نے حضرت معاذ کو نماز پڑھاتے ہوئے پایا تو اس نے اپنے اونٹوں کو بٹھایا اور حضرت معاذ کی طرف آیا۔ انہوں نے سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء پڑھی۔ پس وہ آدمی چلا گیا اور اسے معلوم ہوا کہ حضرت معاذ اس کو برا کہہ رہے ہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ کی شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تم آزمائش میں ڈالنے والے ہو۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ تم نے سبح اسم ربک الاعلیٰ، والشمس اور والیل کے ساتھ کیوں نہ پڑھائی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، ضعیف اور ضرورت مند بھی پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث میں ہے ــــ متابعت کی ہے اس کی سعید بن مسروق اور مسعر اور شیبانی نے ــــ عمرو، عبید اللہ بن مقسم اور ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ حضرت معاذ نے نماز عشاء میں سورۂ بقرہ پڑھی تھی ــــ اور متابعت کی ہے اس کی اعمش نے محارب سے۔

باب ۴۵۵ الإيجاز في الصلوة وإكمالها

۶۶۸ — حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزيز عن أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يوجز الصلوة ويكملها.

باب ۴۵۶ من أخف الصلوة عند بكاء الصبي.

۶۶۹ — حدثنا إبراهيم بن موسى قال حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثنا الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه أبي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني لأقوم في الصلوة أريد أن أطول فيها فأسمع بكاء الصبي فأتجوز في صلوتي كراهية أن أشق على أمه تابعه بشر بن بكر وبقية وابن المبارك عن الأوزاعي.

۶۷۰ — حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سليمان بن بلال قال حدثنا شريك بن عبد الله قال سمعت أنس بن مالك يقول ما صليت وراء إمام قط أخف صلوة ولا أتم من النبي صلى الله عليه وسلم وإن كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة أن تفتن أمه.

۶۷۱ — حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا سعيد قال حدثنا قتادة أن أنس بن مالك حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني لأدخل في الصلوة وأنا أريد إطالتها فأسمع بكاء الصبي فأتجوز في صلوتي مما أعلم من شدة وجد أمه من بكائه.

۶۷۲ — حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني لأدخل في الصلوة فأريد إطالتها فأسمع بكاء الصبي فأتجوز مما أعلم من شدة وجد أمه من بكائه. وقال موسى حدثنا أبان

نماز مختصر اور پوری پڑھنا۔

عبدالعزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختصر اور ہر طرح سے مکمل نماز پڑھا کرتے تھے۔

جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ کے والد ماجد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں تو ارادہ کرتا ہوں کہ اسے طول دوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو تکلیف ہو۔ —— متابعت کی ہے اس کی بشر بن بکر اور بقیہ اور ابن المبارک نے اوزاعی سے۔

شریک بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہرگز کسی امام کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مختصر اور مکمل نماز نہیں پڑھی۔ اگر آپ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو مختصر کر دیتے، اس ڈر سے کہ اس کی والدہ آزمائش میں پڑ جائے گی۔

علی بن عبداللہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو جو تکلیف ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کروں، پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو مختصر کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو کتنی تکلیف ہوگی۔

موسیٰ، ابان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے متعلق فرمایا۔

بَابٌ ٤٥٧ إِذَا صَلَّى ثُمَّ أَمَّ قَوْمًا ۔

نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا

٦٧٣ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ ۔

سلیمان بن حرب اور ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت معاذ پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے۔

بَابٌ ٤٥٨ مَنْ أَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ ۔

جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے

٦٧٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَتَاهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَصَلَّى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْأَرْضَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے جس بیماری میں آپ کا وصال ہوا تو حضرت بلال نے عرض کی کہ آپ کو نماز کی اطلاع دے رہے ہیں۔ فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابو بکر نرم دل ہیں اگر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوئے تو رونے کے باعث قرأت نہیں سنا سکیں گے۔ فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے پھر وہی عرض کیا تو آپ نے تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا: تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ وہ پڑھانے لگے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر تشریف لے گئے۔ گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ قدم مبارک زمین کو مس کر رہے ہیں۔ جب حضرت ابو بکر نے آپ کو دیکھا تو ہٹنے لگے۔ ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ پڑھاتے رہیں۔ پس حضرت ابو بکر ہٹے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پہلو میں بیٹھ گئے اور حضرت ابو بکر لوگوں کو تکبیر سنا رہے تھے۔ متابعت کی اس کی محاضر نے اعمش سے۔

بَابٌ ٤٥٩ الرَّجُلُ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَيَأْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ ۔

جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اس ماموم کی اقتدا کریں۔

منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں گے۔

٦٧٥ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو حضرت بلال نماز کی اطلاع دینے

www.alahazratnetwork.org

قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ وَّإِنَّهُ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ وَّإِنَّهُ مَتٰى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَّرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَائِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ أَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ ۔

بَابٌ ٦٩ هَلْ يَأْخُذُ الْإِمَامُ إِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ ۔

٦٧٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ أَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ أَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ۔

٦٧٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ

حاضر ہوئے۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ حضرت ابوبکر رحم دل آدمی ہیں، وہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا نہ سکیں گے۔ لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر رحم دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا نہ سکیں گے لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے۔ فرمایا کہ تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب وہ نماز پڑھانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور آپ کے مبارک پیر زمین سے گھسٹ رہے تھے، یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر نے جب آپ کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آ کر حضرت ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں اور لوگ حضرت ابوبکر کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر فارغ ہو گئے ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں کی طرح یا ان سے لمبا۔

ابوالولید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ثُمَّ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ فَقِيلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ عرض کی گئی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں پھر سلام پھیرا۔ پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

بَابٌ إِذَا بَكَى الْإِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ يَقْرَأُ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ۔

جب امام نماز میں رو دے

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر کے رونے کی آواز سنی اور میں آخری صف میں تھا، وہ پڑھ رہے تھے: میں اپنے دکھ اور غم کا شکوہ صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں (۱۲ : ۸۶)۔

۶۷۸ — حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض گزاری کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے، حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حفصہ سے عرض کی کہ ان سے کہو کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے، حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانے دو، تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا: آپ سے مجھے کبھی بھلائی نہیں پہنچی۔

ف: یہ واقعہ کسی قدر کمی یا بیشی کے ساتھ حدیث ۶۳۲، ۶۴۰، ۶۵۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵ میں بھی گزر چکا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام کی موجودگی میں امام مقرر فرمایا تھا تو آپ کے بعد ان کی امامت کا کون انکار کر سکتا تھا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اول اور جانشینِ رسول ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا۔

اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔

۶۷۹ — حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ

ابو الولید ہشام بن عبد الملک، شعبہ، عمرو بن مرہ، سالم بن ابو الجعد، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو درست کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ

يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ۔

٦٨٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِيْ ۔

بَابٌ ٤٦٣ إِقْبَالُ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ ۔

٦٨١ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ ۔

بَابٌ ٤٦٤ الصَّفُّ الْأَوَّلُ

٦٨٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ الْغَرِقُ وَالْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْهَدِمُ وَقَالَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوْا ۔

بَابٌ ٤٦٥ إِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

٦٨٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ وَأَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ ۔

تمہارے چہروں کو الٹ دے گا۔

ابومعمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفوں کو سیدھی کر لیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔

حمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز کھڑی ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہرۂ انور ہماری جانب کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اپنی صفیں سیدھی کرو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

پہلی صف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید یہ ہیں۔ ڈوب کر مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا اور دب کر مرنے والا۔ اگر لوگ جانتے کہ نمازِ عشاء اور نمازِ فجر میں کیا ہے تو ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور اگر جانتے کہ پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ اندازی کرتے۔

صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف سیدھی رکھو کیونکہ صف کا سیدھا رکھنا نماز کی زینت ہے۔

---

www.Ahlehaq.network.org

۶۸۴ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔

بَابٌ ۴۶۶ اِثْمُ مَنْ لَّمْ یُتِمَّ الصُّفُوْفَ

اس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے۔

۶۸۵ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُبَیْدٍ الطَّائِیُّ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَقِیْلَ لَهٗ مَا اَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ یَوْمٍ عَهِدْتَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْكَرْتُ شَیْئًا اِلَّا اَنَّكُمْ لَا تُقِیْمُوْنَ الصُّفُوْفَ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ قَدِمَ عَلَیْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدِیْنَةَ بِهٰذَا۔

بشیر بن یسار انصاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ میں آئے تو ان سے کہا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے برعکس آج تک ہمارا کون سی چیز دیکھی ہے؟ فرمایا کہ ایسی تو کوئی چیز نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ تم صفیں سیدھی نہیں کرتے۔ عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک ہمارے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور یہ فرمایا۔

بَابٌ ۴۶۷ اِلْزَاقُ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِی الصَّفِّ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ رَاَیْتُ الرَّجُلَ مِنَّا یُلْزِقُ كَعْبَهٗ بِكَعْبِ صَاحِبِهٖ۔

صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملانا

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا۔ میں نے اپنوں میں سے ایک آدمی کو اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ٹخنہ ملائے ہوئے دیکھا۔

۶۸۶ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنَا زُهَیْرٌ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ وَكَانَ اَحَدُنَا یُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملا دیا کرتا۔

بَابٌ ۴۶۸ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ یَّسَارِ الْاِمَامِ وَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ خَلْفَهٗ اِلٰی یَمِیْنِهٖ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ۔

جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہوا اور امام پیچھے سے اُسے دائیں جانب کرے تو اس کی نماز درست ہے۔

۶۸۷ـ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا دَاؤُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ كُرَیْبٍ مَّوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِیْ مِنْ وَّرَائِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَصَلّٰی وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ یُصَلِّیْ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے مجھے سر سے پکڑا اور اپنے دائیں جانب کر لیا تو آپ نے نماز پڑھی اور سو گئے۔ آپ کی خدمت میں مؤذن آیا تو نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا۔

www.[illegible].org

باب ۴۶۹ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُونُ صَفًّا

۶۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

باب ۴۷۰ مَيْمَنَةِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامِ

۶۸۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُمْتُ لَيْلَةً أُصَلِّي عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي أَوْ بِعَضُدِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ بِيَدِهِ مِنْ وَرَائِي.

باب ۴۷۱ إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ أَوْ جِدَارٌ إِذَا سَمِعَ تَكْبِيرَ الْإِمَامِ.

۶۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ فَقَامَ مَعَهُ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ صَنَعُوا ذَلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ.

باب ۴۷۲ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

۶۹۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عورت تنہا بھی صف ہے

عبداللہ بن محمد، سفیان، اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

مسجد اور امام کے دائیں جانب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب نماز پڑھنے کھڑا ہوا تو آپ نے میرے ہاتھ یا کندھے کو پکڑا اور مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا اور ہاتھ سے بتایا کہ میرے پیچھے سے۔

جبکہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سترہ ہو۔

حسن بصری کا قول ہے کہ نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ تمہارے اور اس کے درمیان نہر ہو۔ ابو مجلز کا قول ہے کہ امام کی اقتدا کرے اگرچہ دونوں کے درمیان راستہ یا دیوار ہو جبکہ امام کی تکبیر سنتا ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور میرے حجرے کی دیوار چھوٹی تھی۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس دیکھا تو لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ صبح کو لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ دوسری رات جب آپ نے قیام فرمایا تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں نے ایسا دو یا تین رات کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور باہر تشریف نہ لے گئے۔ جب صبح ہوئی اور لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا میں ڈرا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ فرما دی جائے۔

رات کی نماز

ابراہیم بن منذر، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، مقبری، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چٹائی تھی جس کو دن کے وقت بچھا لیا کرتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَلَّوْا وَرَآءَهُ ۞

۶۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيْهَا لَيَالِيَ فَصَلَّى بِصَلٰوتِهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَقَالَ عَفَّانُ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

بَابُ (۴۳) إِيْجَابِ التَّكْبِيْرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ۞

۶۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَقَالَ أَنَسٌ فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۞

۶۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

اور رات کے وقت پردہ بنا لیتے پس لوگ آپ کے پاس گئے اور آپ کے پیچھے صف بنائی۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حجرہ تیار کروایا۔ میرے خیال میں راوی نے فرمایا کہ چٹائی کا۔ رمضان میں اس کے اندر نماز پڑھتے رہے پس آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ کو اُن کا علم ہوا تو بیٹھنے لگے۔ پس ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ میں نے جان لیا اور دیکھا جو تم نے کیا۔ اے لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے ۔۔۔ عفان، وہیب، موسیٰ، ابو النضر، بسر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ پس ہمیں ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور خراش آ گئی تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر

بَابُ إِيجَابِ التَّكْبِيرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

٦٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَقَالَ أَنَسٌ فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

٦٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ پس ہمیں ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا۔ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور خراش آگئی تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر

www.[illegible].org

فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا۔

پھر جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ پھر جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

بَابُ ۴۲۴ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مَعَ الِافْتِتَاحِ سَوَاءً۔

تکبیر اولیٰ میں افتتاح کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا۔

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ اپنے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو انہیں پہلے کی طرح اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہتے اور سجدوں میں ایسا نہ کرتے۔

بَابُ ۴۲۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ۔

تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرنا۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ۔

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور ایسا ہی کیا کرتے جب کہ رکوع کی تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے اور ایسا (رفع یدین) سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن حویرث

www.alahazratnetwork.org

عبد اللہ عن خالد عن ابی قلابۃ انہ رای مالک بن الحویرث اذا صلی کبر ورفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ھکذا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز پڑھنے لگے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

باب الی این یرفع یدیہ وقال ابو حمید فی اصحابہ رفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حذو منکبیہ

ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کندھوں کے برابر اٹھائے۔

۶۹۹ - حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ بن عمر ان عبد اللہ بن عمر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتتح التکبیر فی الصلوۃ فرفع یدیہ حین یکبر حتی یجعلھما حذو منکبیہ واذا کبر للرکوع فعل مثلہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فعل مثلہ وقال ربنا ولک الحمد ولا یفعل ذلک حین یسجد ولا حین یرفع راسہ من السجود

سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی اور تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ دونوں کندھوں کے برابر ہو گئے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو اسی طرح کیا اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو اسی طرح کیا اور ربنا ولک الحمد۔ کہا اور سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کیا اور نہ اس وقت جب کہ سجدوں سے سر اٹھایا۔

باب رفع الیدین اذا قام من الرکعتین

رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو۔

۷۰۰ - حدثنا عیاش ابن الولید قال حدثنا عبد الاعلی قال حدثنا عبید اللہ عن نافع ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوۃ کبر ورفع یدیہ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ورفع ذلک ابن عمر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز شروع کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

۷۰۱ - حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی حازم عن سھل بن سعد قال کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنی علی ذراعہ الیسری فی الصلوۃ وقال ابو حازم لا اعلمہ الا ینمی ذلک الی

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنے دائیں ہاتھ کو نماز میں اپنی بائیں کلائی پر رکھیں ــــ ابو حازم نے فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کیا

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‌•

باب ۴۲۷ الْخُشُوْعِ فِي الصَّلٰوةِ ‌•

باب۔
نماز میں خشوع

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَإِنِّيْ لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِيْ ‌•

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم تو یہ دیکھتے ہو کہ میرا منہ اس قبلہ کی طرف ہے خدا کی قسم! مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

ف: یہ مضمون کچھ کمی بیشی کے ساتھ حدیث ۴۰۰، ۶۹۱، ۶۸۹ اور ۷۰۳ میں بھی مرقوم ہے۔ اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میں تمہیں پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع۔ رکوع تو مانع ہے کہ رکوع تو جسمانی فعل کا نام ہے لیکن خشوع تو قلبی کیفیت ہوتی ہے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہ ظاہری اعمال پوشیدہ تھے اور نہ قلبی کیفیتیں ——— اس مضمون کی تفصیل حاشیہ حدیث ۴۰۰ کے نیچے گزر چکا ہے۔ مزید وہاں سے ملاحظہ فرما لیا جائے۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ ‌•

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدے پورے کیا کرو، خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے دیکھتا ہوں اور کبھی فرمایا کہ پیٹھ پیچھے سے بھی جب کہ تم رکوع اور سجدے کرتے ہو۔

باب ۴۲۸ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ ‌•

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ‌•

حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ سے شروع کیا کرتے تھے۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ

ابو زرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان تھوڑی دیر ٹھہرا کرتے میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ تھوڑی دیر میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اپنے تکبیر اور قراءت کے درمیان ٹھہرنے کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ میں یوں کہتا ہوں، اے اللہ! مجھ سے میری خطاؤں کو اتنی دور کر دے جتنی دوری مشرق سے مغرب ہے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے

خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي
مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ
اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ۔

بَابٌ (۴۸۱)

۷۰۶ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ أَيْ رَبِّ أَوَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا لَا أَطْعَمَتْهَا وَلَا أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَشِيشِ الْأَرْضِ أَوْ خَشَاشِ ۔

بَابٌ (۴۸۲) رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ ۔

۷۰۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ۔

۷۰۸ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا

میل سے پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

حضور کی نماز کا عالم

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی۔ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا۔ اٹھے پھر لمبا سجدہ کیا۔ پھر قیام کیا اور لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا۔ پھر اٹھایا اور لمبا قیام کیا۔ پھر اٹھایا اور لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا۔ پھر فارغ ہوئے تو فرمایا: جنت مجھ سے قریب ہو گئی یہاں تک کہ اگر میں چاہتا تو اس کے خوشوں میں سے تمہارے لیے ایک خوشہ لاتا اور مجھ سے دوزخ نزدیک ہو گئی یہاں تک کہ میں نے کہا: اے رب! کیا میں ان کے ساتھ ہوں۔ اس میں یکایک ایک عورت دیکھی، میرے گمان کے خیال میں انہوں نے فرمایا، جس کو بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا اس نے کیا کیا ہو؟ ارشاد فرمایا کہ اسے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ بھوک سے مر گئی۔ نہ اسے کھانا دیتی اور نہ چھوڑتی کہ کچھ کھاتی۔ نافع نے کہا کہ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا: زمین کے کیڑے کوڑے۔

نماز میں امام کی طرف نگاہیں اٹھانا

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے نماز کسوف میں جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جبکہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا۔

موسیٰ، عبدالواحد، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔ ہم نے عرض کیا کہ آپ کو اس کا کیسے علم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

حجاج، شعبہ، ابو اسحاق، عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت

أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْنَهُ قَدْ سَجَدَ ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو جھوٹے نہ تھے وہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو کافی دیر کھڑے رہتے یہاں تک کہ دیکھ لیتے کہ آپ سجدہ میں چلے گئے ہیں۔

۷۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا ۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے نماز پڑھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز پکڑی تھی! پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے۔ فرمایا میں نے جنت دیکھی تو انگوروں سے ایک خوشہ لینے لگا تھا اور اگر میں اسے لے لیتا تو تم اس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔

ف: اس حدیث سے نگاہ مصطفیٰ کی جھلک سامنے آتی ہے کہ آپ زمین پر مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے لیکن نگاہ مصطفیٰ ساتوں آسمانوں کو چیر کر جنت کے میووں تک پہنچ گئی۔ معلوم ہوا کہ ان کی نگاہوں کے سامنے ایک آسمان دنیا ہی کیا ہزاروں دنیائیں بلکہ ساتوں آسمان بھی رکاوٹ نہیں بنتے حالانکہ ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو برس کے رستے کے برابر ہے۔ وہیں حالت یہ کہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوتے ہوئے اگر مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کو دیکھنا چاہیں تو رکاوٹ کیا ہے جبکہ زمین سے جنت کا جو فاصلہ ہے یہ اس فاصلے سے بہت زیادہ ہے جو مدینہ منورہ سے کسی بھی طرف کا انتہائی فاصلہ ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ کے سامنے دور و نزدیک کا معاملہ یکساں ہے اور جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اسی طرح دور کی چیزوں کا بھی مشاہدہ فرمایا کرتے تھے اور سب کچھ ہی مانند کف دست کی طرح آپ کے سامنے ہے۔

دوسری یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اس نماز میں جنت کے میووں کو آپ توڑنا چاہتے تھے۔ ان کے متعلق فرمایا کہ اگر میں توڑ لاتا تو تم اس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ یہ بات معاشیات کے ماہرین ہی بتا سکتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمان روزانہ کتنے پھل کھاتے ہیں اور اگر ساری دنیا کے مسلمانوں کا حساب لگائیں تو وہ روزانہ کتنے پھل کھاتے ہوں گے۔ اب یوں حساب لگا لیا جائے کہ عہد نبوی کے اس وقت سے اب تک کتنے کروڑ در کروڑ ٹن پھل کی بات ہوئی—قیامت تک کی بات چھوڑئیے کہ معلوم نہیں کب آئے گی لیکن اس نسبت سے تو یقیناً زیادہ پھل ہوں گے جتنے نسبت عہد حاضر تک کا حساب ہے۔ بہرحال یہ وہ خوشہ تھا جسے آقائے دو عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس جنتی خوشہ کو توڑ کر لانے لگے تھے۔ بھلا اس حدیث کی روشنی میں کوئی حقیقی طاقت مصطفیٰ کا اندازہ کر سکتا ہے — سبحان اللہ:

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

۷۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

محمد بن سنان، فلیح، ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں

صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا۔

بَابٌ ۲۸۳ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

۴۱۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

بَابٌ ۲۸۴ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ۔

۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔

۴۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ۔

بَابٌ ۲۸۵ هَلْ يَلْتَفِتُ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

أَوْ يَرٰى شَيْئًا أَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ وَقَالَ سَهْلٌ الْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۱۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ

نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر چڑھا اور ہاتھ سے قبلہ والی سمت کو اشارہ کیا۔ پھر فرمایا میں نے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے جنت اور دوزخ کو دیکھا دونوں کو ان کی مثالی شکلوں میں قبلہ کی اس دیوار کے اندر پھر تین مرتبہ فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو نہیں دیکھا۔

نماز میں آسمان کی طرف نظر اُٹھانا

علی بن عبد اللہ، یحیی بن سعید، ابن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نمازوں میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بارے میں سخت گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ وہ باز آ جائیں ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی۔

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

مسدد، ابو الاحوص، اشعث بن سلیم، ان کے والد ماجد، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ یہ اُچک لینا ہے جس کے ذریعے شیطان آدمی کی نماز سے اُچک لیتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے۔ فرمایا کہ نقوش نے مجھے مشغول کیا۔ لہٰذا اسے ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے کوئی چادر لے آؤ۔

جب کوئی واقعہ پیش آئے یا قبلہ کی طرف تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے تو کیا اس کی طرف توجہ کرے

حضرت سہل نے فرمایا حضرت ابو بکر متوجہ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ جانب کھنکار دیکھی اور آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ نے اُسے کھرچ دیا اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے

فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ ۔

۷۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلٰوتِهِمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔

بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ ۔

۷۱۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلٰى عُمَرَ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي قَالَ أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَيُثْنُونَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا

ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی نماز میں سامنے کی طرف نہ تھوکے ــــــــ روایت کیا ہے اسے موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد نے نافع سے۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مسلمان نماز فجر میں مشغول تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے حجرے کا پردہ اٹھایا، ان کی طرف دیکھا جبکہ وہ صف بستہ تھے تو تبسم فرماتے ہوئے ہنسے۔ اور حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں مل جائیں یہ گمان کرکے کہ آپ تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نمازیں توڑ دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نمازیں پوری کرلو، اور پردہ گرا دیا اور اسی روز کے آخری حصے میں وصال فرمایا۔

امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ نماز حضری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سری۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد کی حضرت عمر سے شکایت کی تو انہیں معزول کردیا اور حضرت عمار کو ان کی جگہ حاکم بنا دیا۔ انہوں نے یہاں تک شکایت کی کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ پس انہیں اپنے پاس بلایا اور فرمایا۔ اے ابو اسحاق! لوگوں کا گمان ہے کہ آپ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ کہا۔ خدا کی قسم بات یہ ہے کہ میں تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پڑھاتا ہوں جس میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا ہوں اور آخری دو رکعتیں ہلکی رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ اے ابو اسحاق۔ آپ کے متعلق میرا یہی گمان تھا۔ پس ان کے ساتھ ایک آدمی یا کئی آدمی کوفہ بھیجے تاکہ اہل کوفہ سے پوچھیں۔ انہوں نے کوئی مسجد نہ چھوڑی کہ وہاں پوچھا اور سب نے ان کی تعریف کی۔ یہاں تک کہ جب بنی عبس کی مسجد میں داخل ہوئے تو ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کو اسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا اور اس کی کنیت ابوسعدہ تھی۔ کہا کہ جب آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو حضرت سعد لشکر کے ساتھ نہیں جاتے، تقسیم

يعدل في القضية قال سعد اما والله لادعون بثلاث اللهم ان كان عبدك هذا كاذبا قام رياء وسمعة فاطل عمره واطل فقره وعرضه بالفتن وكان بعد اذا سئل يقول شيخ كبير مفتون اصابتني دعوة سعد قال عبد الملك فانا رايته بعد قد سقط حاجباه على عينيه من الكبر وانه ليتعرض للجواري في الطرق يغمزهن ۔

۷۱۷ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا الزهري عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب ۔

۷۱۸ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فرد فقال ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلى كما صلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ارجع فصل فانك لم تصل ثلاثا فقال والذي بعثك بالحق ما احسن غيره فعلمني فقال اذا قمت الى الصلوة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا وافعل ذلك في صلوتك كلها ۔

باب القراءة في الظهر ۔

۷۱۹ - حدثنا ابو النعمان قال حدثنا ابو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمرة قال قال سعد كنت اصلي بهم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوتي العشي لا اخرم عنها اركد في

برابر نہیں رکھتے اور مقدمات میں انصاف نہیں کرتے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں تیرے لیے تین بددعائیں کرتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور محض دکھانے سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر اور اس کی تنگدستی کو دراز کر اور اسے فتنوں میں مبتلا کر۔ اس کے بعد جب کبھی اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ بوڑھا پاگل کو حضرت سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔ عبدالملک نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھویں آنکھوں پر ڈھلکی ہوئی تھیں وہ راستے میں لڑکیوں کو چھیڑتا اور انہیں اشارے کرتا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی نماز نہیں جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے جواب دے کر فرمایا۔ واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر حاضر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین مرتبہ فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا۔ لہٰذا مجھے سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید سے جو تمہیں آتا ہو وہ پڑھو۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور ساری نماز اسی طرح کرو۔

نمازِ ظہر میں قرأت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں تو ان کو دونوں نمازیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق پڑھاتا ہوں اور اس میں کمی نہیں کرتا۔ پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا اور پچھلی دونوں رکعتوں

فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ ٭

۷۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ ٭

۷۲۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ سَأَلْنَا خَبَّابًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ٭

باب ۳۸۸ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ ٭

۷۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَهُ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ٭

۷۲۳ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا ٭

باب ۳۸۹ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ ٭

۷۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

میں سمجھتا ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی توقع تھی۔

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دو سورتیں پڑھتے۔ پہلی میں طویل قرأت کرتے اور دوسری میں مختصر رکھتے اور کبھی آیت کو قصداً سنا بھی دیتے اور نماز عصر میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت میں قرأت طویل فرماتے اور نماز فجر کی پہلی رکعت میں بھی قرأت طویل فرماتے اور دوسری میں مختصر پڑھتے۔

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمارہ، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کس چیز سے پتہ چلا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

نماز عصر میں قرأت

ابو معمر سے روایت ہے کہ میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا، کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھا کرتے؟ فرمایا، ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی قرأت کا آپ کو کیسے پتہ چلا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

مکی بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور قصداً کوئی آیت ہمیں بھی سنا دیا کرتے۔

نماز مغرب میں قرأت

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت ام فضل نے انہیں سورۂ والمرسلات پڑھتے

www.alahazratnetwork.org

عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

۷۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ ۔

بَابُ ۹۰ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ ۔

۷۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ ۔

بَابُ ۹۱ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ ۔

۷۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ ۔

۷۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ۔

بَابُ ۹۲ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

۷۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ

سُنی جبکہ وہ پڑھ رہے تھے تو فرمایا۔ اے بیٹے! تم نے اپنی قرأت سے مجھے یہ سورت یاد کروا دی کہ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی، جس کو آپ نماز مغرب میں پڑھا کرتے۔

ابو عاصم، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عروہ بن زبیر، مروان بن حکم سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتیں ہی پڑھتے ہو حالانکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ لمبی سورتوں میں سے بھی پڑھتے۔

نماز مغرب میں جہر

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ والطور پڑھتے ہوئے سُنا۔

نماز عشاء میں جہر

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق کہا تو فرمایا۔ میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا برابر سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔

ابو الولید، شعبہ، عدی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو عشاء کی دونوں میں سے ایک رکعت کے اندر آپ نے سورۂ والتین والزیتون پڑھی۔

عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا؟ فرمایا کہ میں نے اس میں ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا میں اس میں سجدہ کرتا رہوں گا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ ۔

بَابُ ۳۹۳ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ ۔

۷۳۰ ۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مِسْعَرٌ ثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً ۔

بَابُ ۳۹۴ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ ۔

۷۳۱ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلَوٰةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَوٰةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ ۔

بَابُ ۳۹۵ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّورِ

۷۳۲ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوٰةِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ۔

۷۳۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔

نمازِ عشاء میں قرأت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عشاء میں سورۂ والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے کسی کو آپ سے اچھی آواز اور قرأت والا نہیں سنا۔

پہلی دو رکعتوں کو لمبی اور آخری دو کو مختصر کرے۔

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو عون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمایا کہ حضرت عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ آپ کی ہر چیز کی شکایت کی گئی ہے یہاں تک کہ نماز کی بھی۔ کہا حضرت سعد نے اگر میں پہلی دو رکعتوں کو لمبی کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ فرمایا حضرت عمر نے کہ آپ نے سچ کہا آپ کے متعلق میرا بھی گمان ہے۔

نمازِ فجر کی قرأت

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ الطور پڑھی۔

سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں حاضر ہوئے اور ان سے ہم نے اوقاتِ نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر پڑھتے جب کہ سورج ڈھل جاتا اور عصر جب کہ ایک آدمی مدینہ منورہ کے آخری حصے تک جا کر لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور میں بھول گیا کہ مغرب کے متعلق کیا فرمایا اور عشاء کو تہائی رات تک تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے لیکن اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہیں کرتے اور صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور دونوں رکعتوں میں یا دونوں میں سے ایک کے اندر ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے۔

مسدد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریج، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نماز میں قرأت پڑھے۔ جس میں

www.alahazrat...

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا
أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ
وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ
الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سنایا ہم تمہیں سنا دیتے ہیں
اور جسے ہم سے پوشیدہ رکھا تو ہم تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔
اگر سورۂ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو تب بھی کافی ہے اور اگر پڑھ لو تو
تمہارے لیے بہتر ہے۔

بَابُ ۹۶ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي يَقْرَأُ بِالطُّورِ

نمازِ فجر میں جہر سے قرأت کرنا۔ حضرت ام سلمہ نے
فرمایا کہ میں نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سورۂ والطور پڑھتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔

۷۳۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ
أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ
الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ
فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا
حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ
قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ
حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا
مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ
أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ
وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ
اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَ
بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ
قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ
فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى
نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ
إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند صحابیوں کے ساتھ
بازار عکاظ کی طرف جا رہے تھے جب کہ شیاطین کو آسمانی خبروں
سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شعلے پھینکے جاتے تھے۔ شیاطین
اپنی قوم کی طرف آئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے۔ کہا ہمیں آسمانی
خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے برسائے جاتے ہیں۔
انہوں نے کہا کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل
ہوئی ہوگی۔ پس انہوں نے مشرق و مغرب کو چھان مارو اور دیکھو تمہارے
اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہوئی ہے۔ تلاش کرنے والوں
میں سے کچھ تہامہ کی طرف گئے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار
عکاظ جاتے ہوئے نخلہ کے مقام پر اپنے بعض اصحاب کے ساتھ نماز فجر
پڑھ رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن مجید سنا تو اس پر کان دھرے اور
کہا کہ خدا کی قسم یہی ہے جو تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل
ہوا ہے۔ پس وہیں سے جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو اپنی قوم سے کہا
اے ہماری قوم ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ پس ہم اس پر
ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ پس
اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی بھیجی کہ آپ فرما دیں کہ میری
طرف وحی کی گئی ہے یعنی وحی کے ذریعے جنوں کی بات بتائی گئی
ہے۔

۷۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا

مسدد، اسماعیل، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہر سے پڑھا
جن میں حکم دیا گیا اور خاموش رہے جن میں حکم فرمایا گیا اور تمہارا رب

أُمِرُوا وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بَاب ۴۹۷ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ آيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمَثَانِي وَقَرَأَ الْأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ أَوْ يُونُسَ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الْأَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيمَنْ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ وَاحِدَةٍ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ سُورَةً أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهَذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِأُخْرَى فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذَلِكَ فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ

رہے وہ ہیں اور تمہارے لیے اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنا اور آخری آیتیں پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں

حضرت عبداللہ بن سائب سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۃ مومنون پڑھی۔ جب حضرت موسیٰ و ہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آگئی اور رکوع کیا۔ اور حضرت عمر نے پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی ایک سو بیس آیتیں اور دوسری میں مثانی سے ایک سورت پڑھی۔ اور احنف نے پہلی میں سورۃ الکہف اور دوسری میں سورۃ یوسف یا سورۃ یونس پڑھی اور منقول ہے کہ حضرت عمر نے صبح کی نماز ان دونوں کے ساتھ پڑھی۔ اور حضرت ابن مسعود نے سورۃ الانفال کی چالیس آیتیں پڑھیں اور دوسری میں مفصل میں سے ایک سورت۔ قتادہ نے اس کے متعلق فرمایا جو ایک ہی سورت دو رکعتوں میں پڑھے یا ایک ہی سورت کو دو رکعتوں میں دہرائے کہ سب اللہ کی کتاب ہے۔ عبیداللہ نے ثابت سے، حضرت انس سے فرمایا کہ انصار میں سے ایک آدمی مسجد قبا میں ان کی امامت کرتا تھا۔ جب وہ کوئی سورت شروع کرتا جس کے ذریعے وہ انہیں نماز پڑھاتا تو اس سے پہلے سورۂ اخلاص پڑھتا۔ پھر اس کے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور وہ ہر رکعت میں ایسا کرتا۔ اس کے ساتھیوں نے گفتگو کی اور کہا کہ آپ اس سورت سے شروع کرتے ہیں پھر اسے کافی نہیں سمجھتے اور دوسری پڑھتے ہیں۔ آپ یا تو اسی کو پڑھیں یا اسے چھوڑ دیں اور دوسری پڑھا کریں۔ اس نے کہا کہ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کے ساتھ امامت کروں تو یہی کروں گا اور اگر ایسے برا لگے تو امامت چھوڑ دوں گا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ ان سے افضل ہے اور وہ دوسرے کی امامت ناپسند کرتے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کی بات ماننے سے کیا چیز روکتی ہے اور تم کس وجہ سے ہر رکعت میں اس سورت کو پڑھتے ہو! عرض گزار ہوا کہ مجھے اس سے محبت ہے۔ فرمایا کہ اس کی محبت تمہیں جنت

www.alaha...network.org

الخبر فقال یا فلان ما یمنعک ان تفعل ما یأمرک به اصحابک وما یحملک علی لزوم هذه السورة فی کل رکعة فقال انی احبها قال حبک ایاها ادخلک الجنة۔

٧٣٦ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل قال جاء رجل الی ابن مسعود فقال قرأت المفصل اللیلة فی رکعة فقال هذا کهذ الشعر لقد عرفت النظائر التی کان النبی صلی الله علیه وسلم یقرن بینهن فذکر عشرین سورة من المفصل سورتین فی کل رکعة۔

میں داخل کرے گی۔

آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو وائل سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ آج رات مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھیں۔ فرمایا کہ ایسے جیسے شعر پڑھتے ہیں۔ میں ان تمام سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملایا کرتے اور مفصل سے بیس سورتیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ ہر رکعت میں دو سورتیں پڑھتے تھے۔

باب ٤٩٨ یقرأ فی الاخریین بفاتحة الکتاب

آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

٧٣٧ - حدثنا موسی بن اسماعیل قال حدثنا همام عن یحیی عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الآیة ویطول فی الرکعة الاولی ما لا یطول فی الرکعة الثانیة وهکذا فی العصر وهکذا فی الصبح۔

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، یحییٰ، عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کوئی آیت ہمیں سنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی رکھتے جب کہ دوسری رکعت کو اتنی لمبی نہیں رکھا کرتے تھے اور اسی طرح نمازِ عصر میں اور اسی طرح صبح کی نماز میں کیا کرتے تھے۔

باب ٤٩٩ من خافت القراءة فی الظهر والعصر

جس نے ظہر و عصر میں آہستہ قراءت کی۔

٧٣٨ - حدثنا قتیبة قال حدثنا جریر عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن ابی معمر قال قلنا لخباب أکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الظهر والعصر قال نعم قلنا من این علمت قال باضطراب لحیته۔

قتیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو معمر سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قراءت پڑھتے تھے۔ فرمایا ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

باب ٥٠٠ اذا اسمع الامام الآیة

جب امام کوئی آیت سنائے

٧٣٩ - حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی عبد الله

محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ۔

نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ دو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح نمازِ عصر میں بھی اور کبھی کوئی آیت ہمیں بھی سنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے تھے۔

بَابٌ ٥٠١ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى ۔

پہلی رکعت کو لمبی کرنا

٧٢٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ ۔

ابو نعیم، ہشام، یحییٰ ابن ابی کثیر، عبداللہ بن ابو قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے اور دوسری کو مختصر رکھا کرتے اور صبح کی نماز میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

بَابٌ ٥٠٢ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ وَقَالَ

عَطَاءٌ آمِينَ دُعَاءٌ أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتَّى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُنَادِي الْإِمَامَ لَا تَفُتْنِي بِآمِينَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهُ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ خَيْرًا ۔

امام کا آواز سے آمین کہنا

عطاء نے کہا کہ آمین دعا ہے۔ حضرت ابن زبیر اور ان کے مقتدیوں نے آمین کہی یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھی۔ حضرت ابوہریرہ امام سے پکار کر کہتے کہ ہماری آمین کو ضائع نہ کر دینا۔ نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر اسے نہ چھوڑتے اور لوگوں کو ترغیب دیتے اور اس کے متعلق میں نے ان سے حدیث سنی ہے۔

٧٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو گئی اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

بَابٌ ٥٠٣ فَضْلِ التَّأْمِينِ ۔

آمین کہنے کی فضیلت

٧٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر ان دونوں میں موافقت ہو گئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

بَابٌ ۵۰۴ جَهْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالتَّأْمِيْنِ ۔

مقتدی کا آواز سے آمین کہنا۔

۴۴۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، سُمی مولیٰ ابوبکر، ابوصالح السمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا تو اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

ف: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں باب قائم کیا ہے۔ جَهْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالتَّأْمِيْنِ۔ یعنی مقتدی کا آواز سے آمین کہنا۔ اس باب کے تحت تائید میں صرف ایک حدیث پیش کی لیکن اس آواز سے آمین کہنے کے متعلق اس میں ایک لفظ بھی نظر نہیں آتا۔ ہاں حدیث میں یہ بات ہے کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ بظاہر تو اس سے آہستہ آمین کہنا نکلتا ہے کیونکہ فرشتے آہستہ آمین کہتے ہیں اور فرشتوں سے جن کی موافقت ہو جائے گی بخشش کی بشارت کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابٌ ۵۰۵ إِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ۔

جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لے۔

۴۴۴ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ ۔

موسیٰ، ہمام، اعلم، حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے جب آپ رکوع میں تھے۔ پس انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے شوق کو بڑھائے مگر پھر نہ کرنا۔

بَابٌ ۵۰۶ إِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں تکبیر پوری کرنا

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ ۔

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا اور حضرت مالک بن حویرث نے بھی۔

۴۴۵ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ ۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابوالعلاء، مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو فرمایا: انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد دلا دی جو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ جب بھی اٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔

۴۴۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے

يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَابُ ۵۰۷ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ

۷۴۷ — حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۷۴۸ — حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُمَّ لَكَ ۔

بَابُ ۵۰۸ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

۷۴۹ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ۔

۷۵۰ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ

وہ جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: میری نماز تم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

سجدوں میں تکبیر پوری کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انھوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو تکبیر کہی جب نماز مکمل ہو گئی تو حضرت عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: انھوں نے مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یاد کرا دی ہے یا فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھائی ہے۔

عمرو بن عون، ہشیم، ابو بشر، عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے مقام ابراہیم کے پاس ایک آدمی کو دیکھا کہ جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتا اور جب کھڑا ہوتا اور جب بیٹھتا تب بھی۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا: تمہاری ماں مرے، کیا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہیں ہے!

سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا۔

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ وہ احمق ہے۔ انھوں نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے، یہ تو ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے ـــــ اسے موسیٰ، ابان، قتادہ نے بھی عکرمہ سے روایت کیا ہے۔

ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے جب کہ رکوع سے پیٹھ کو سیدھا کرتے۔ پھر سیدھے کھڑے ہو کر ربنا

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ۔

باب ٥٠٩ وَضْعِ الْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ وَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ أَصْحَابِهٖ أَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ

٧٥١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ أَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَّضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ۔

باب ٥١٠ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ

٧٥٢۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَأٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَّا يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ٥١١ اِسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوْعِ وَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ أَصْحَابِهٖ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ

باب ٥١٢ حَدِّ إِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيْهِ وَالطُّمَأْنِيْنَةِ

٧٥٣۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ

"لک الحمد" کہتے پھر جھکتے وقت تکبیر کہتے پھر سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے، پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے، پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے، پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ پوری ہو جاتی اور جب دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے ـــــ عبد اللہ بن صالح نے لیث سے روایت کی کہ ربنا ولک الحمد۔

رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا۔

ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جما دیا کرتے تھے۔

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھی کر کے رکوع میں اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان دبا لیا۔ والد محترم نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے مگر اس سے روک دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

جب کوئی پورا رکوع نہ کرے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا تھا۔ فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر مر گئے تو اس دین پر نہیں مرو گے جس پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا۔

ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کیا، پھر اپنی پیٹھ کو جھکا لیا۔

پوری طرح رکوع کرنے کی حد اور اس میں اعتدال و اطمینان کا ہونا۔

بدل بن محبر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع، سجدے، سجدوں کا درمیانی وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے

السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ .

سوائے قیام کے وہ سب چیزیں تقریباً برابر ہوتی تھیں۔

بَاب ١٥٣ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالْإِعَادَةِ .

٧٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا .

جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے نماز دہرانے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا۔ اس نے نماز پڑھی اور حاضر بارگاہ ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔ جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اُس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ جاکر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ فرمایا تو عرض گزار ہوا۔ قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اس سے اچھی نہیں آتی لہٰذا سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر وہ پڑھو جو تمہیں قرآن مجید سے میسر ہو۔ پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو۔ پھر ایسے ہی اپنی ساری نماز میں کرو۔

بَاب ١٥٤ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ .

٧٥٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي .

رکوع میں دعا کرنا

حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں کہا کرتے۔ تو پاک ہے اے اللہ ہمارے رب اور تیری تعریف کے ساتھ ہے۔ اے اللہ میری مغفرت فرما۔

بَاب ١٥٥ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

٧٥٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائیں تو کیا کہیں؟

آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ - کہہ لیتے تو کہتے۔ اَللّٰهُمَّ

قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ

بَابُ ۵۱۶ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۷۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

بَابُ ۵۱۷

۷۵۸ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ ۔

۷۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ ۔

۷۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ ۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تو جب سر اٹھاتے تکبیر کہتے اور جب دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللّٰہُ اَکْبَر کہتے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، سمی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر جائے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

قنوت پڑھنا

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے قریب کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ نماز ظہر، نماز عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں قنوت پڑھتے بعد اس کے کہ وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ لیتے یعنی مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

عبد اللہ بن ابو الاسود، اسماعیل، خالد الحذاء، ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ دعائے قنوت نماز فجر اور نماز مغرب میں ہے۔

یحییٰ بن خلاد زرقی سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا۔ اے ہمارے رب، اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف پاکیزہ اور برکت والی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ یہ کلمات کس نے کہے تھے؟ عرض کی، میں نے۔ فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو جھپٹتے ہوئے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک صحابی نے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے ساتھ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ بھی کہا تو کچھ فرشتے ان کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے لپکے۔ آپ نے نماز پڑھتے ہوئے ان فرشتوں کو دیکھ لیا، ان کی تعداد بھی جان لی کہ

www.alahazratnetwork.org

تیس سے کچھ زیادہ ہیں اور یہ بھی جان لیا کہ یہی کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہیں کہ نشان یہ سب کچھ ملاحظہ فرمانے کے ساتھ ہی آپ نماز میں اپنے خالق و مالک کی طرف بھی متوجہ ہے اور پوری توجہ سے نماز بھی پڑھاتے رہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بیک وقت کئی طرف متوجہ ہو سکتے تھے اور ایک طرف کی توجہ دوسری کے درمیان مخل نہیں ہوتی تھی اب آپ کا یہ حال پہلے سے بھی مزید واضح ہو گا کیونکہ وعدۂ الٰہی ہے کہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۔ یعنی اے محبوب! تمہارے لیے ہر آنے والی گھڑی پہلی سے بہتر ہے ۔ واللہ تعالٰی اعلم

بَابُ ۵۱۸ الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

جب رکوع سے سر اٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو۔

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ ‏.‏

ابو حمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سر اٹھایا تو سیدھے ہو گئے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ گیا۔

۷۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّي وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ ‏.‏

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز بتاتے ہوئے نماز پڑھتے تو جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ بھول گئے ہیں۔

۷۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ ‏.‏

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا رکوع اور سجدے اور رکوع سے سر اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، سب تقریباً برابر ہوتے تھے۔

۷۶۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيَّةً قَالَ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ شَيْخِنَا هَذَا أَبِي بُرَيْدٍ وَكَانَ أَبُو بُرَيْدٍ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ ‏.‏

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز دکھایا کرتے اور یہ نماز کے معین وقت کے علاوہ ہوتا۔ وہ کھڑے ہوتے تو پوری طرح قیام کیا، پھر رکوع کیا تو پوری طرح رکوع کیا، پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ ابو قلابہ نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیں ہمارے شیخ ابو برید جیسی نماز پڑھائی اور حضرت ابو برید جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

بَابُ ۵۱۹ يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ

سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے

وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ ‏.‏

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو رکھا کرتے۔

۷۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ

ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہر نماز میں تکبیر کہتے

www.alahazratnetwork.org

بن هِشَامٍ قَالَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ مِّنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُوْلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هٰذِهٖ لَصَلٰوتَهٗ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَا وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُوْ لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيْهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهٗ۔

٧٦٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا

خواہ وہ فرض ہوتی یا دوسری اور رمضان کی ہوتی یا دوسری، جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع کرتے۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے۔ پھر رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ سجدہ کرنے سے پہلے۔ پھر اللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے جب کہ سجدے کے لیے جھکتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب دوسرا سجدہ کرتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب کہ دوسری رکعت کے قعدہ سے اٹھتے اور ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر فارغ ہونے پر فرماتے، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے تم سب میں میری نماز سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے آپ کی نماز اسی طرح رہی یہاں تک کہ آپ نے دنیا کو چھوڑا اور کہا حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے تو کچھ لوگوں کے نام لے کر ان کے لیے دعا کرتے اور کہتے اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط کر اور اہل مشرق ان دنوں قبیلہ مضر والے تھے جو آپ سے مخالفت رکھتے تھے۔

زہری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے۔ سفیان نے مِنْ فَرَسٍ کہا تو آپ کا دایاں پہلو چھل گیا۔ ہم عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بھی بیٹھے۔ ایک دفعہ سفیان نے کہا کہ ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا، امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو۔ کہا حضرت سے بھی اسی طرح مروی

www.alahazratnetwork.org

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَكَذَا جَاءَ بِهِ مَعْمَرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حَفِظَ كَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَكَ الْحَمْدُ حَفِظْتُ مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَنَا عِنْدَهُ فَجُحِشَ سَاقُهُ الْأَيْمَنُ ○

ہے جیسے وہ سفیان نے کہا۔ ہاں اور مجھے اسی طرح یاد ہے کہ زہری نے ولک الحمد فرمایا۔ اور مجھے یاد ہے کہ شقہ الایمن فرمایا لیکن جب ہم زہری کے پاس سے نکلے تو ابن جریج نے کہا اور میں اُن کے پاس تھا کہ آپ کی دائیں پنڈلی میں خراش آگئی۔

بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ ○

سجدے کی فضیلت

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ چودھویں رات کو جبکہ بادل نہ ہوں، کیا تم چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ نہیں۔ فرمایا کہ جب بادل نہ ہوں تو کیا تم سورج کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو تم اسی طرح اسے دیکھو گے جب کہ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ فرمائے گا کہ جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا اُس کے پیچھے ہو جائے۔ ان میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے، کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آ کر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم اسی جگہ پر بیٹھے ہیں یہاں تک کہ ہمارا رب آ جائے، جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آ کر کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ عرض کریں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ پس انہیں بلائے گا اور جہنم کے اوپر پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پس پہلا میں ہوں گا جو اپنی امت کے ساتھ گزرے گا اور رسولوں کا کلام اس روز یہی ہوگا کہ اے اللہ! بچا، بچا۔ جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے۔ ہاں۔ پس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہیں، یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اُچک لیں گے۔ کوئی اپنے اعمال کے باعث ہلاک ہوگا اور کوئی ریزہ ریزہ۔ پھر نجات پا جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی جہنمی پر رحم فرمانا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُسے

اللہ فیخرجونھم ویعرفونھم بآثار السجود وحرم
اللہ علی النار أن تأکل أثر السجود فیخرجون من
النار فکل ابن آدم تأکلہ النار إلا أثر السجود فیخرجون
من النار قد امتحشوا فیصب علیھم ماء الحیاۃ
فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل ثم
یفرغ اللہ من القضاء بین العباد ویبقی رجل بین
الجنۃ والنار وھو آخر أھل النار دخولا الجنۃ
مقبل بوجھہ قبل النار فیقول یا رب اصرف
وجھی عن النار فقد قشبنی ریحھا وأحرقنی ذکاؤھا
فیقول ھل عسیت إن فعل ذلک بک أن تسأل غیر
ذلک فیقول لا وعزتک فیعطی اللہ ما یشاء
من عھد ومیثاق فیصرف اللہ وجھہ عن النار
فإذا أقبل بہ إلی الجنۃ رأی بھجتھا سکت ما شاء
اللہ أن یسکت ثم قال یا رب قدمنی عند باب
الجنۃ فیقول اللہ لہ ألیس قد أعطیت العھود
والمیثاق أن لا تسأل غیر الذی کنت سألت فیقول
یا رب لا أکون أشقی خلقک فیقول فما عسیت
إن أعطیت ذلک أن لا تسأل غیرہ فیقول لا و
عزتک لا أسأل غیر ذلک فیعطی ربہ ما شاء
من عھد ومیثاق فیقدمہ إلی باب الجنۃ
فإذا بلغ بابھا فرأی زھرتھا وما فیھا من
النضرۃ والسرور فیسکت ما شاء اللہ أن یسکت
فیقول یا رب أدخلنی الجنۃ فیقول اللہ عز وجل
ویحک یا ابن آدم ما أغدرک ألیس قد أعطیت
العھود والمیثاق أن لا تسأل غیر الذی أعطیت
فیقول یا رب لا تجعلنی أشقی خلقک فیضحک
اللہ منہ ثم یأذن لہ فی دخول الجنۃ فیقول تمن
فیتمنی حتی إذا انقطع أمنیتہ قال اللہ عز و
جل من کذا وکذا أقبل یذکرہ ربہ حتی

نکالو چنانچہ فرشتے انہیں نکالیں گے اور سجدوں کی نشانیوں سے
انہیں پہچانیں گے اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کیا ہے کہ سجدوں کے نشانوں کو کھائے
چنانچہ جہنم سے نکالے جائیں گے انسان کے تمام جسم کو جہنم کھا جائے گی سوائے سجدوں
کے نشان کے جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو کوئلے کی طرح جل چکے ہوں گے ان پر
آب حیات ڈالا جائے گا اس سے وہ ایسے اگیں گے جیسے دانہ سیلاب کی جگہ پر اگتا ہے۔ پھر
اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جنت اور دوزخ کے درمیان
ایک آدمی باقی رہ جائے گا اور دوزخیوں میں جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص یہی ہوگا جس کا
منہ دوزخ کی طرف ہوگا وہ کہے گا اے میرے رب میرے منہ کو جہنم سے پھیر دے کیونکہ اس
کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا اور اس کی تپش نے مجھے جلا دیا۔ اللہ فرمائے گا کہ اگر یہ کر دیا جائے
تو کہیں تو اس کے بعد کچھ اور تو نہیں مانگنے لگے گا وہ کہے گا تیری عزت کی قسم نہیں۔ پس اللہ
تعالیٰ سے جیسے عہد و پیمان کرے گا کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کا منہ جہنم سے
پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف رخ کر لے گا اور اس کی شادابی دیکھے گا
تو جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا۔ اے میرے رب مجھے جنت
کے دروازے کے قریب پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ کیا تو نے عہد و پیمان
نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا جو تو نے مانگا تھا اور کچھ نہیں مانگے گا۔ وہ کہے گا۔ اے میرے
رب! مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ پھر کیا
ضمانت ہے کہ اگر تیری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو کچھ اور نہ مانگے گا وہ کہے گا تیری عزت کی قسم اس کے
سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔ اب جو اللہ چاہے گا وہ عہد و میثاق کرے گا۔ پھر جنت کے
دروازے تک پہنچا دیا جائے گا جب دروازہ پر پہنچے گا اور اس کی تر و تازگی دیکھے
گا اور جو کچھ اس کے اندر نعمتیں اور سرور ہیں وہ سب دیکھے گا تو جتنی دیر اللہ چاہے گا وہ
خاموش رہے گا۔ پھر کہے گا۔ اے میرے رب مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے
ابن آدم! افسوس تجھ پر تو کس قدر وعدہ خلاف ہے۔ کیا تو نے عہد و پیمان نہیں
کیا تھا کہ جو کچھ تجھے دیا جا چکا اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا وہ عرض کرے گا۔ اے میرے
رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ بدنصیب مخلوق نہ بنا۔ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا اور اسے
جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دے گا اور فرمائے گا کہ مانگ
کیا مانگتا ہے۔ وہ مانگے گا یہاں تک کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ فلاں چیز اور مانگ۔ اس کا رب اسے یاد دلائے گا۔ یہاں تک کہ جب
تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے یہ سب دیا اور
اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ حضرت ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ سے

www.alahazratnetwork.org

إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ.

بَابُ ٥٢١ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ.

٧٦٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ.

بَابُ ٥٢٢ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ٥٢٣ إِذَا لَمْ يُتِمَّ سُجُودَهُ.

٧٦٨ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ٥٢٤ السُّجُودُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

٧٦٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد نہیں مگر یہی ارشاد کہ تیرے لیے یہ ہے اور اتنا ہی مزید۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔

سجدے میں بازو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جدا ہو۔

یحییٰ بن بکیر، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابن ہرمز، حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنے کھلے رکھتے کہ مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ لیث نے کہا جعفر بن ربیعہ نے بھی مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

پیروں کی انگلیاں قبلہ رو رکھنا۔ اسے ابوحمید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا ہے۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اس سے فرمایا، تم نے نماز نہیں پڑھی۔ میرا (ابووائل کا) خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ اگر تم مرے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے پر نہیں مروگے۔

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

قبیصہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے۔ بالوں اور

www.alahazratnetwork.org

أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ
وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ ۔

٧٧٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا نَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا ۔

٧٧١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ۔

بَاب ٥٢٥ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ ۔

٧٧٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ ۔

بَاب ٥٢٦ السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ فِي الطِّينِ

٧٧٣ - حَدَّثَنَا مُوسٰى ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ فَقَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأُوَلَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کپڑوں کو نہ سمیٹے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں پر۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، عمرو، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور نہ ہم بالوں اور کپڑوں کو سمیٹیں۔

آدم، اسرائیل، ابو اسحاق، عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا جو جھوٹے نہیں تھے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے۔ جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دیتے۔

ناک پر سجدہ کرنا

معلی بن اسد، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، ان کے والد ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی پیشانی اور ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور پیروں کی انگلیوں پر اور یہ کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹا کریں۔

کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کیا آپ ہمیں فلاں باغ کی طرف نہیں لے چلتے تاکہ باتیں کریں۔ وہ نکلے تو میں نے عرض کی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق جو سنا ہو ہمیں بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبریل حاضر ہوئے اور کہا کہ جس چیز کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔ پس درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبریل پھر حاضر ہوئے اور یہی کہا۔ جس کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔ بیسویں رمضان کی صبح کو نبی کریم صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ فَأُمْطِرْنَا فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ ۔

تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دیتے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس نے اللہ کے نبی کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے اور میں نے دیکھا گویا کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور ہم نے آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھی کہ بادل کا ٹکڑا آیا اور ہم پر بارش برسا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے کیچڑ اور پانی کا نشان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جبین اقدس پر دیکھا۔ یہ نشانی آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔

www.alahazratnetwork.org

پارہ ـــــ ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ٥٢٧ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ ۔

٧٧٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُو أُزُرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا ۔

کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا ۔ جو ستر کھلنے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے ۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں میں باندھے رکھتے پس عورتوں سے کہا جاتا کہ تم اپنے سروں کو نہ اٹھانا یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں ۔

باب ٥٢٨ لَا يَكُفُّ شَعْرًا ۔

٧٧٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثَوْبَهُ ۔

بالوں کو درست نہ کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا تھا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور اپنے بال اور کپڑوں کو سمیٹا نہ جائے ۔

باب ٥٢٩ لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلٰوةِ ۔

٧٧٦ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا ۔

نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے

موسیٰ بن اسماعیل، ابو عوانہ، عمرو، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں نیز بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں ۔

باب ٥٣٠ التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

٧٧٧ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا

مسدد، یحییٰ، سفیان، منصور، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں اکثر یہ دعا کیا کرتے ۔ اے اللہ! اے رب! اور ساتھ اپنی تعریف کے ۔ اے اللہ مجھے بخش دے

اللهم اغفر لي يتأول القرآن .

باب ٥٣ المكث بين السجدتين .

٧٧٨ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا حماد عن أيوب عن أبي قلابة أن مالك بن الحويرث قال لأصحابه ألا أنبئكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وذاك في غير حين صلوة فقام ثم ركع فكبر ثم رفع رأسه فقام هنية ثم سجد ثم رفع رأسه هنية ثم سجد ثم رفع رأسه هنية فصلى صلوة عمرو بن سلمة شيخنا هذا قال أيوب كان يفعل شيئا لم أرهم يفعلونه كان يقعد في الثالثة والرابعة قال فأتينا النبي صلى الله عليه وسلم فأقمنا عنده فقال لو رجعتم إلى أهليكم صلوا صلوة كذا في حين كذا صلوا صلوة كذا في حين كذا فإذا حضرت الصلوة فليؤذن أحدكم وليؤمكم أكبركم .

٧٧٩ - حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال حدثنا أبو أحمد محمد بن عبد الله الزبيري قال حدثنا مسعر عن الحكم عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء قال كان سجود النبي صلى الله عليه وسلم وركوعه وقعوده بين السجدتين قريبا من السواء .

٧٨٠ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس بن مالك قال إني لا آلو أن أصلي بكم كما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي بنا قال ثابت كان أنس بن مالك يصنع شيئا لم أركم تصنعونه كان إذا رفع رأسه من الركوع قام حتى يقول القائل قد نسي وبين السجدتين حتى يقول القائل قد نسي .

باب ٥٤ لا يفترش ذراعيه في السجود

وقال أبو حميد سجد النبي صلى الله عليه وسلم ووضع يديه غير مفترش ولا قابضهما .

٧٨١ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن جعفر

آپ قرآن مجید کی تعمیل کرتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبوں سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں! اور یہ نماز کے معینہ اوقات کے علاوہ کی بات ہے۔ پس وہ کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ انہوں نے ہمارے ان بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ تیسری اور چوتھی رکعت میں بیٹھا کرتے۔ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ٹھہرے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

محمد بن عبدالرحیم، ابواحمد محمد بن عبداللہ زبیری، مسعر، حکم، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سجدے اور رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، تقریباً سب برابر ہوتے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اس میں کمی نہیں کروں گا کہ تمہیں اس طرح نماز پڑھاؤں جیسے میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے۔ ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک ایک ایسا کام کرتے جو میں نے تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی (یہی حال ہوتا)۔

سجدے میں کلائیوں کو نہ بچھائے

ابوحمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو بچھاتے اور نہ انہیں سمیٹتے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک

www.alahazratnetwork.org

جعفر قال حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اعتدلوا في السجود ولا يبسط أحدكم ذراعيه انبساط الكلب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سجدوں میں اعتدال رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی کلائیاں کتے کی طرح نہ بچھائے۔

باب ۵۳۳ من استوى قاعدا في وتر من صلاته ثم نهض

جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو۔

۷۸۲ - حدثنا محمد بن الصباح قال أخبرنا هشيم قال أخبرنا خالد الحذاء عن أبي قلابة قال أخبرني مالك بن الحويرث الليثي أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فإذا كان في وتر من صلاته لم ينهض حتى يستوي قاعدا

محمد بن صباح، ہشیم، خالد الحذاء، ابو قلابہ، حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو جب نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو کھڑے نہ ہوتے یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے۔

باب ۵۳۴ كيف يعتمد على الأرض إذا قام من الركعة

جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے۔

۷۸۳ - حدثنا معلى بن أسد قال حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة قال جاءنا مالك بن الحويرث فصلى بنا في مسجدنا هذا فقال إني لأصلي بكم وما أريد الصلاة ولكن أريد أن أريكم كيف رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قال أيوب فقلت لأبي قلابة وكيف كانت صلاته قال مثل صلاة شيخنا هذا يعني عمرو بن سلمة قال أيوب وكان ذلك الشيخ يتم التكبير وإذا رفع رأسه عن السجدة الثانية جلس واعتمد على الأرض ثم قام

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہماری اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی فرمایا کہ میں تمہیں نماز پڑھا رہا ہوں لیکن اللہ ایسے میرا ارادہ صرف یہ ہے کہ تمہیں دکھاؤں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا ان کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ ہمارے اس بزرگ یعنی حضرت عمرو بن سلمہ جیسی۔ ایوب کا بیان ہے کہ یہ بزرگ پوری تکبیر کہتے اور جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹیک لگا کر پھر کھڑے ہوتے!

باب ۵۳۵ يكبر وهو ينهض من السجدتين وكان ابن الزبير يكبر في نهضته

دونوں سجدوں سے اُٹھے تو تکبیر کہے اور حضرت ابن زبیر اُٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

۷۸۴ - حدثنا يحيى بن صالح قال حدثنا فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث قال صلى لنا أبو سعيد فجهر بالتكبير حين رفع رأسه من السجود وحين سجد وحين رفع وحين قام من الركعتين وقال هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم

سعید بن حارث سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی پس جب انہوں نے سجدوں سے سر اٹھایا تو زور سے تکبیر کہی اور جب سجدہ کیا اور جب اُٹھے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا۔

www.alahazratnetwork.org

۷۸۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ صَلَاةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ انہوں نے جب سجدہ کیا تو تکبیر کہی اور جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو تکبیر کہی۔ جب سلام پھیر دیا تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ انہوں نے ہمیں یہ نماز محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی پڑھائی ہے۔ یا انہوں نے ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یاد کروا دی ہے۔

بَابُ ۵۳۶ سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً ۔

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ اور حضرت ام درداء اپنی نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں، اور وہ فقہ جاننے والی تھیں۔

۷۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي ۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا اور ان دنوں میں کم عمر تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ تو اس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اٹھاتے۔

۷۸۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد، سعید، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء —— لیث، یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہوا۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز مجھے سب سے زیادہ یاد ہے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جماتے۔ پھر پیٹھ کو جھکا دیتے۔ جب سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا اور جب سجدہ کرتے تو بازو نہ تو بچھاتے اور نہ سمیٹتے اور پیروں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رُو رکھتے۔ جب

وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ كُلُّ فَقَارٍ ۔

دوسری رکعت پر بیٹھے تو بائیں پیر پر بیٹھے اور داہنے پیر کو کھڑا رکھتے جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پیر کو آگے کر دیا اور دوسرے پیر کو کھڑا کر لیا اور اپنی نشست گاہ پر بیٹھ گئے۔ اور سنا لیث نے یزید بن ابو حبیب سے اور یزید نے محمد بن حلحلہ سے اور ابن حلحلہ نے ابن عطاء سے اور ابو صالح نے لیث کے حوالے سے کہا کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر ۔۔۔ ابن مبارک، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابو حبیب سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے کل فقارہ بیان کیا۔

باب ٥٣٥ مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْأَوَّلَ وَاجِبًا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ ۔

جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے۔

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور واپس نہ لوٹے۔

٧٨٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُحَيْنَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عبدالرحمٰن بن ہرمز مولیٰ بنی عبد المطلب مرۃً مولیٰ ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قبیلہ ازد شنوءہ کے فرد، بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نماز ظہر پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب نماز پوری ہو گئی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔

باب ٥٣٦ التَّشَهُّدِ فِي الْأُولٰى ۔

پہلے قعدہ میں تشہد

٧٨٩ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

قتیبہ، بکر، جعفر بن ربیعہ، اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی تو بیٹھنے کے وقت آپ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز کے آخر میں پہنچے تو بیٹھے ہوئے آپ نے دو سجدے کیے۔

بَابُ ٥٣٨ التَّشَهُّدِ فِي الْآخِرَةِ

٧٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔

بَابُ ٥٣٩ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

٧٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ۔

٧٩٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو

آخری رکعت میں تشہد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے۔ حضرت جبریل اور حضرت میکائیل پر سلام، فلاں فلاں پر سلام۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کہے تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ جب تم اس طرح کہو گے تو یہ سلام اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

سلام سے پہلے دعا کرنا

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ کسی کہنے والے نے عرض گزار کیا کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں! فرمایا کہ آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرکے خلاف ورزی کرتا ہے۔ — زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابو حبیب، ابو الخیر، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ مجھے ایسی دعا سکھا دیجیے جس کے ذریعے اپنی نماز میں دعا کیا کروں۔

www.alahazratnetwork.org

فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۔

فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو معاف نہیں کرتا مگر تو، پس اپنے کرم سے مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

بَابٌ ۵۲۳ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ ۔

تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں۔

۷۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں ہوتے تو کہا کرتے۔ اللہ تعالیٰ پر سلام اور اس کے بندوں سے فلاں فلاں پر۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہا کرو۔ تمام عبادتیں اللہ کے لیے ہیں نیز سب بدنی اور مالی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ جب یوں کہو گے تو اللہ کے ہر بندے کو سلام پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا آسمان و زمین کے درمیان۔ اور کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں ـــــ پھر جو دعا پسند ہو اُسے اختیار کرے اور اُس کے ذریعے دعا کرے۔

ف اس حدیث کے اندر وہ تشہد پڑھنا وارد ہوا ہے جو نماز کے اندر قعدے میں پڑھا جاتا ہے اور امتِ محمدیہ کی اکثریت کا یہی معمول ہے۔ اس میں نمازی نماز کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے ان کی بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرتا ہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ یہ سلام خطاب کے ساتھ ہے اور خطاب اسی سے کیا جاسکتا ہے جو سامنے موجود ہو۔ اس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات جلد اول کے اندر خاتم المحققین سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) نے فرمایا ہے: بعض عارفین نے فرمایا کہ یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقتِ محمدیہ موجودات کے ذروں اور ممکنات کے افراد کے اندر سرایت کیے ہوئے ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات کے اندر بھی موجود و حاضر ہیں۔ لہٰذا نمازی کو چاہیے کہ اس بات سے خبردار رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے اسرار اور معرفت کے انوار سے منور اور مستفید ہو سکے ـــــ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ التحیات کو معراج والے واقعے کی نقل کے طور پر نہ پڑھے بلکہ اپنی طرف سے مخاطبے کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ

بَابٌ ۵۲۴ مَنْ لَمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهُ وَأَنْفَهُ حَتّٰى صَلّٰى

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَأَيْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنْ لَا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ

جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے۔

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ میں نے حمیدی کو دیکھا کہ اس حدیث سے دلیل دیتے کہ نماز میں پیشانی کو نہ

www.ahlehaq-network.org

فِي الصَّلٰوةِ ۔

۷۹۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ ۔

ہوتے ہے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی جبین قدس پر دیکھا۔

بَابُ ۵۴۲ التَّسْلِيمِ ۔

۷۹۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأُرٰى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ ۔

سلام پھیرنا

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ آپ سلام پورا کر لیتے اور کھڑے ہونے سے پہلے آپ تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے، آگے اللہ بہتر جانتا ہے کہ آپ کا ٹھہرنا اس لیے تھا کہ عورتیں جلدی ہو جائیں اس سے پہلے کہ جو لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں وہ انھیں پا سکیں۔

بَابُ ۵۴۳ يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ ۔

۷۹۶ ۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ ۔

سلام اس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے اور

حضرت ابن عمر اسے مستحب سمجھتے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سلام پھیرا جب کہ آپ نے سلام پھیرا۔

بَابُ ۵۴۴ مَنْ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْإِمَامِ وَاكْتَفٰى بِتَسْلِيمِ الصَّلٰوةِ ۔

۷۹۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام کرنے کو کافی سمجھے۔

محمود بن ربیع جنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے منہ میں کلی فرمائی، اس کنوئیں کے پانی سے جو ان کے گھر میں تھا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر بنی سالم کے ایک فرد سے سنا فرمایا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، میری نظر کمزور ہو گئی ہے جب کہ میرے اور میری قوم

وسلم فقلت أنكرت بصري وإن السيول تحول بيني وبين مسجد قومي فلوددت أنك جئت فصليت في بيتي مكانا أتخذه مسجدا فقال أفعل إن شاء الله فغدا علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر معه بعد ما اشتد النهار فاستأذن النبي صلى الله عليه وسلم فأذنت له فلم يجلس حتى قال أين تحب أن أصلي من بيتك فأشار إليه من المكان الذي أحب أن يصلي فيه فقام فصففنا خلفه ثم سلم وسلمنا حين سلم ۔

کا مسجد کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اُسے سجدہ گاہ بنا لوں فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کس جگہ چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں نماز پڑھوں۔ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جو پسند تھی کہ اس میں نماز پڑھی جائے۔ آپ کھڑے ہوئے اقتدا میں آپ کے پیچھے ہم نے صف بنالی۔ پھر سلام پھیرا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

ف: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعہ اور متعلق اسلامی نظریہ پیچھے حدیث ۴۱۰ کے تحت بیان ہو کر فاریت معنویہ مشرح کی جا چکی قارئین کرام اسے پھر ملاحظہ فرمائیں۔ وباللہ التوفیق۔

باب ۵۲۵ الذكر بعد الصلوٰة ۔ نماز کے بعد ذکر کرنا

۷۹۸ ۔ حدثنا إسحاق بن نصر قال أخبرنا عبد الرزاق قال أخبرنا ابن جريج قال أخبرني عمرو أن أبا معبد مولى ابن عباس أخبره أن ابن عباس أخبره أن رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وقال ابن عباس كنت أعلم إذا انصرفوا بذلك إذا سمعته ۔

اسحاق بن نصر، عبد الرزاق، ابن جریج، عمرو، ابو معبد غلام ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جبکہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ لوگوں کے فارغ ہونے کو میں اسی سے جان لیتا جب کہ اس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سنتا۔

۷۹۹ ۔ حدثنا علي قال حدثنا سفيان قال حدثنا عمرو قال أخبرني أبو معبد عن ابن عباس قال كنت أعرف انقضاء صلوة النبي صلى الله عليه وسلم بالتكبير قال علي حدثنا سفيان عن عمرو قال كان أبو معبد أصدق موالي ابن عباس قال علي واسمه نافذ ۔

علی، سفیان، عمرو، ابو معبد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہو جانے کو تکبیر کی آواز سے جان لیا کرتا۔

علی، سفیان، عمرو نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے غلاموں میں ابو معبد سب سے سچے تھے۔ علی نے کہا کہ ان کا نام نافذ ہے۔

ف: ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا معمول تھا۔ بعض لوگوں کا اسے ناجائز اور بدعت بتا کر روکنے کی کوشش کرنا اچھی بات نہیں۔ ایسے لوگوں کو قرآن مجید "وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔" سے ڈرنا چاہیے کیونکہ پروردگار عالم نے سورۃ البقرہ کی اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کو جو مساجد میں ذکر الٰہی سے روکتے ہیں

دنیا میں رسوائی و ذلت اور آخرت میں عذاب عظیم کی وعید سنائی ہے ـــــ بلند آواز سے ذکر کرنے والوں کو یہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ان کے ذکر کی وجہ سے کسی کی نماز میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہو ورنہ بیان کی طرف سے ذکر بالجہر روک دیا جائے گا ۔ پس پروردگار عالم ہر مومن کو شرعی تقاضے ملحوظ رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے ۔ آمین ۔

۸۰۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ۔

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ چند غریب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے ۔ دولت مند اپنے مالوں کے ذریعے اونچے درجے اور دائمی نعمتیں لے گئے اور وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن انہیں مال کی فضیلت ہے جس سے حج و عمرہ اور جہاد و خیرات کرتے ہیں ۔ فرمایا ، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر اس پر عمل کرو تو سبقت لے جانے والوں کو پا لو اور تمہارے بعد کوئی تمہیں نہ پا سکے اور اپنے معاصرین میں تم بہتر ہو جاؤ مگر جو اسی طرح عمل کرے ۔ تم ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ ، ۳۳ مرتبہ کہا کرو ۔ پھر ہم میں اختلاف ہو گیا اور بعض نے کہا ہم سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ مرتبہ کہا کریں ۔ ہم پھر بارگاہ میں حاضر ہوئے تو فرمایا ۔ تم سبحان اللہ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک ۳۳ ، ۳۳ مرتبہ ہو جائے ۔

۸۰۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا وَقَالَ الْحَسَنُ جَدٌّ غِنًى وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ وَرَّادٍ بِهٰذَا ۔

ورّاد کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط میں حضرت معاویہ کے لیے لکھوایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ۔ اے اللہ جو تو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے پر دولت نفع نہیں دے گی ۔ ـــــ شعبہ نے عبد الملک سے اسی طرح روایت کی ـــــ حسن بصری کا قول ہے کہ جَدّ سے مراد دولت مندی ہے ۔ روایت کیا اسے حکم نے قاسم بن مخیمرہ سے ورّاد سے ۔

باب ۴۶۶ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ النَّاسَ إِذَا

سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف

سَلَّمَ ۝

۸۰۲ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ۝

۸۰۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ ۝

۸۰۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ ۝

بَابُ ۵۳۲ مُكْثِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ

وَقَالَ لَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهِ وَلَمْ يَصِحَّ ۝

۸۰۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ

منتشر کر لے۔

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، ابو رجاء سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو چہرہ انور کو ہماری طرف کر لیا کرتے تھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی جس کی رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ فرمایا ہے: میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر یقین رکھا۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کو آدھی رات تک تاخیر کر دیا پھر ہمارے پاس تشریف لائے جب نماز پڑھ چکے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم تو اس وقت سے نماز میں ہو جب سے نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

سلام کے بعد امام کا اپنے مصلے پر ٹھہرنا اور ہم سے فرمایا آدم، شعبہ، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر اسی جگہ نفل نماز پڑھتے جہاں فرض پڑھے ہوتے اور ایسا ہی قاسم نے کیا اور حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ امام اس جگہ پر نوافل نہ پڑھے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

www.alahazratnetwork.org

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرَى وَاللهُ أَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۵۲۸ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

۸۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ فَقَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي

کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیر لیتے تو تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ میرے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے اور اللہ بہتر جانے کہ نماز ختم کرنے والی عورتیں چلی جائیں — ابن ابو مریم، نافع بن یزید، جعفر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے ان کے لیے لکھا کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ہند بنت حارث قرشیہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ کی سہیلیوں میں سے تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جب آپ سلام پھیرتے تو عورتیں لوٹ آتیں اور اپنے گھروں میں داخل ہو جاتیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹتے — ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے ہند قرشیہ نے خبر دی — عثمان بن عمر، یونس، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قرشیہ نے — زبیدی سے کہا کہ مجھے زہری نے بتایا کہ ہند بنت حارث قرشیہ نے انہیں خبر دی اور وہ معبد بن مقداد کے نکاح میں تھیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس جایا کرتی تھیں — شعیب، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قرشیہ نے — ابن ابو عتیق، زہری نے ہند قرشیہ سے روایت کی — لیث، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب، قریش کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر حاجت یاد آنے پر لوگوں کے درمیان سے جائے۔

ابن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز عصر پڑھی۔ آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے حجرے کی طرف گئے۔ لوگ آپ کی عجلت سے حیران ہوئے۔ آپ ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی عجلت پر حیران ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سونے کی ایک چیز یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی۔ میں نے اپنے پاس رکھنا ناپسند کیا

www.alahazratnetwork.org

فأمر بقسمته .

باب ٥٤٩ الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال وكان أنس بن مالك ينفتل عن يمينه وعن يساره ويعيب على من يتوخى أو من يعمد الانفتال عن يمينه .

٨٠٧ - حدثنا أبو الوليد قال حدثنا شعبة عن سليمان عن عمارة بن عمير عن الأسود قال قال عبد الله لا يجعل أحدكم للشيطان شيئا من صلاته يرى أن حقا عليه أن لا ينصرف إلا عن يمينه لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم كثيرا ينصرف عن يساره .

باب ٥٥٠ ما جاء في الثوم النيء والبصل والكراث وقول النبي صلى الله عليه وسلم من أكل الثوم أو البصل من الجوع أو غيره فلا يقربن مسجدنا .

٨٠٨ - حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا أبو عاصم قال أخبرنا ابن جريج قال أخبرني عطاء قال سمعت جابر بن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أكل من هذه الشجرة يريد الثوم فلا يغشانا في مسجدنا قلت ما يعني به قال ما أراه يعني إلا نيئه وقال مخلد بن يزيد عن ابن جريج إلا نتنه .

٨٠٩ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال في غزوة خيبر من أكل من هذه الشجرة يعني الثوم فلا يقربن مسجدنا .

٨١٠ - حدثنا سعيد بن عفير قال حدثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب قال زعم عطاء أن جابر بن عبد الله زعم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أكل ثوما أو بصلا فليعتزلنا أو فليعتزل مسجدنا وليقعد في بيته وأن النبي صلى الله عليه وسلم أتي

اور اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

نماز کے بعد دائیں یا بائیں جانب منہ کرنا۔ حضرت انس بن مالک دائیں اور بائیں جانب منہ پھیر لیا کرتے اور جو قصداً دائیں جانب پھرنے کی عادت بنائے اُسے ناپسند کرتے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم میں سے کوئی بھی نماز میں سے شیطان کے لیے حصہ مقرر کرے اور یہ سمجھنے لگے کہ اس کے لیے دائیں جانب پھرنا ضروری ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متعدد بار بائیں طرف پھرتے دیکھا۔

لہسن، پیاز اور گندنا کے متعلق احکام۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے بھوک کے باعث یا بغیر بھوک لہسن یا پیاز کھایا، وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

عبد اللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اس درخت میں سے کھایا اس سے مراد لہسن ہے، وہ ہم سے ہماری مسجد میں نہ ملے۔ میں (عطاء) عرض گزار ہوا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا کہ میرے خیال میں کچا لہسن مراد ہے۔ مخلد بن یزید نے ابن جریج سے روایت کی کہ اس کی بدبو مراد ہے۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دوران فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں سبز ترکاریاں تھیں۔ آپ کو اس میں سے بو آئی تو پوچھا۔ اس میں جو

بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ ۔

۸۱۱ – حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّومِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّيَنَّ ۔

بَابُ ۱۵۵ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ وَمَتٰى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ وَحُضُورِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَصُفُوفِهِمْ ۔

۸۱۲ – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۔

۸۱۳ – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔

۸۱۴ – حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا

سبزیاں تھیں جو آپ کو بتا دی گئیں تو فرمایا کہ قریب کر دو، کیونکہ میں اُن سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے ۔ احمد بن صالح نے ابن وہب سے روایت کی کہ "قدر" یعنی تھال۔ ابن وہب نے کہا کہ طشتری جس میں سبزیاں تھیں جبکہ لیث اور ابو صفوان نے یونس کے ذریعے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں ہے۔

ابو معمر، عبد الوارث، عبد العزیز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس درخت سے کھائے وہ ہمارے نزدیک نہ آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

بچوں کا وضو کرنا اور اُن پر غسل، طہارت، جماعت میں حاضر ہونا، عیدین اور جنازے کی نماز کب واجب ہوتی ہے اور اُن کی صفیں۔

سلیمان شیبانی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا، پس آپ نے اُن کی امامت کی اور سب نے صفیں بنائیں۔ میں نے کہا: اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے۔ جب کچھ رات باقی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا۔ عمرو اسے بالکل ہلکا اور قلیل بتاتے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو

www.alahazratnetwork.org

ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ
جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ
ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ فَأَتَاهُ
الْمُنَادِي يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو
سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ
ثُمَّ قَرَأَ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ۔

میں اٹھا اور وضو کیا جیسے آپ نے کیا تھا اسی طرح وضو کیا۔ پھر آ کر آپ کے
بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے پھیر کر مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔
پھر نماز پڑھی جتنی اللہ نے چاہی، پھر لیٹے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے
لینے لگے۔ نماز کی اطلاع دینے والا مؤذن حاضر ہوا تو آپ اس کے ساتھ نماز کے
لیے کھڑے ہو گئے۔ نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا کہ
لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل
نہیں سوتا تھا۔ عمرو نے فرمایا کہ میں نے عبید بن عمیر کو فرماتے ہوئے سنا
انبیاء کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: بیشک میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سو جاتے تب بھی آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا اور یہی حال سارے انبیائے کرام علیہم
السلام کا تھا کیونکہ نیند ان حضرات کے حق میں ناقض وضو نہیں کیونکہ یہ لوگ عالم خواب میں بھی بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ ان کی آنکھیں سو
جاتیں لیکن دل نہیں سوتے تھے اور وہ خواب میں بھی بیداری کی طرح خبردار رہتے تھے۔ حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(المتوفی ۲۹۷ھ) نے فرمایا کہ نبی اپنی امت کا نگران ہوتا ہے، تو انبیائے کرام کو خواب کی حالت میں بھی احوالِ امت سے
بے خبر نہیں رکھا جاتا تھا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۸۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ
فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ
بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيمُ مَعِي
وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری دادی جان
حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو
آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر ارشاد
فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف
اٹھا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی، میں نے اس پر پانی چھڑکا۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ایک یتیم میرے ساتھ تھا اور
بڑھیا ہمارے پیچھے۔ تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

۸۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ
أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ
جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَ
أَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ
ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں بالغ ہونے کے
قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت منیٰ میں دیوار کی آڑ کے
بغیر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا، اترا
اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں
شامل ہو گیا لیکن کسی ایک نے بھی اس پر اعتراض نہیں
کیا۔

۸۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت

WWW.a[illegible]network.org

الزهري قال أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة قالت أعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال عياش حدثنا عبد الأعلى قال حدثنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت أعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم في العشاء حتى ناداه عمر قد نام النساء والصبيان قالت فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إنه ليس أحد من أهل الأرض يصلي هذه الصلاة غيركم ولم يكن أحد يومئذ يصلي غير أهل المدينة

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیر کردی ـــــ عیاش، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کردی یہاں تک کہ حضرت عمر پکارے، عورتیں اور بچے سو گئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا۔ اہلِ زمین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اس نماز کو پڑھتا ہو اور اہلِ مدینہ کے سوا کوئی ایک بھی اُن دنوں نماز نہیں پڑھتا تھا۔

۸۱۸ ـ حدثنا عمرو بن علي قال حدثنا يحيى قال حدثنا سفيان قال حدثني عبد الرحمن بن عابس قال سمعت ابن عباس وقال له رجل شهدت الخروج مع النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم ولولا مكاني منه ما شهدته يعني من صغره أتى العلم الذي عند دار كثير بن الصلت ثم خطب ثم أتى النساء فوعظهن وذكرهن وأمرهن أن يتصدقن فجعلت المرأة تهوي بيدها إلى حلقها تلقي في ثوب بلال ثم أتى هو وبلال البيت۔

عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جب ان سے ایک آدمی نے کہا۔ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ میں گئے؟ فرمایا، ہاں۔ اگر آپ سے میری قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث رہ جاتا۔ اُس جھنڈے تک گئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر عورتوں میں آئے تو انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ پس ہر عورت اپنا ہاتھ زیور کی طرف لے جاتی اور حضرت بلال کے کپڑے میں ڈال دیتی۔ پھر آپ اور حضرت بلال گھر آگئے۔

باب ۵۵ خروج النساء إلى المساجد بالليل والغلس۔

عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا۔

۸۱۹ ـ حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها قالت أعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعتمة حتى ناداه عمر نام النساء والصبيان فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما ينتظرها أحد غيركم من أهل الأرض ولا يصلى يومئذ إلا بالمدينة وكانوا يصلون العتمة فيما بين أن يغيب الشفق إلى ثلث الليل الأول۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں دیر کردی، یہاں تک کہ حضرت عمر نے پکارا۔ عورتیں اور بچے سو گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ اہلِ زمین میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے اور ان دنوں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر مدینہ منورہ والے اور وہ نمازِ عشاء کو شفق کے غائب ہونے سے ابتدائی تہائی رات تک پڑھتے تھے۔

۸۲۰ ـ حدثنا عبيد الله بن موسى عن حنظلة عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر عن النبي صلى الله

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تمہاری عورتیں جب رات کے وقت تم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۸۲۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ ۔

۸۲۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ۔

۸۲۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ۔

۸۲۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قُلْتُ لِعَمْرَةَ أَوَمُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ ۔

مسجد کو جانے کی اجازت مانگیں تو انھیں اجازت دے دیا کرو۔ متابعت کی اس کی شعبہ، اعمش، مجاہد، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

عبد اللہ بن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ہند بنت حارث کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب فرض نماز کا سلام پھیر دیا جاتا تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرے رہتے اور جو مرد ان میں سے نماز پڑھ چکے ہوتے جب تک خدا چاہتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک ـــــ عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ بے شک جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا لیتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی لوٹتیں اور اندھیرے کے باعث وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

محمد بن مسکین، بشر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عبد اللہ بن ابو قتادہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو ارادہ کرتا ہوں کہ اسے لمبی کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو تکلیف پہنچاؤں۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ لیتے جو بعد میں عورتوں نے کیا تو انھیں مسجد سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔ میں (یحییٰ) نے عمرہ سے کہا۔ کیا وہ منع کر دی گئی تھیں؟ فرمایا۔ ہاں۔

بَابٌ ۵۵۳ صَلَاةُ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

www.alahazratnetwork.org

۸۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَيَمْكُثُ هُوَ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ نَرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ ۔

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیر دیتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ سلام پورا ہو جاتا اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔ فرمایا زہری نے کہ ہمارا تو یہی خیال ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ عورتیں واپس چلی جائیں، اس سے پہلے کہ مرد ان سے مل سکیں۔

۸۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَيَتِيمٌ خَلْفَهُ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا ۔

ابو نعیم، ابن عیینہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیم کے گھر میں نماز پڑھی تو میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور حضرت ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

بَابٌ ۵۵۳ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ ۔

صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد لوٹنا اور ان کا مسجد میں کم ٹھہرنا۔

۸۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ أَوْ لَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا ۔

یحییٰ بن موسیٰ، سعید بن منصور، فلیح، عبدالرحمن بن قاسم، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے ہی پڑھ لیتے تو مسلمانوں کی عورتیں لوٹ جاتیں اور اندھیرے کے باعث پہچانی نہ جاتیں یا ان میں سے ایک دوسری کو پہچان نہیں سکتی تھی۔

بَابٌ ۵۵۵ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ ۔

عورت کا اپنے خاوند سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا۔

۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا ۔

مسدد، یزید بن زریع، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کی بیوی اجازت مانگے مسجد میں جانے کی تو اُسے منع نہ کرو۔

www.alahazratnetwork.org

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

بَابُ ۵۵۶ فَرْضِ الْجُمُعَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَاسْعَوْا فَامْضُوا۔

۸۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ مَوْلٰى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ۔

بَابُ ۵۵۷ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوْ عَلَى النِّسَاءِ۔

۸۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۸۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ قَالَ

جمعہ کا بیان

جمعہ کا فرض ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی سے آؤ اور تجارت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو (۶۲/۹) فاسعوا یعنی چلے آؤ۔

ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبد الرحمٰن بن ہرمز الاعرج مولیٰ ربیعہ بن حارث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہیں، بات یہ ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی پھر یہی روز ہے جو ان پر فرض کیا گیا لیکن انہوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری اس کی طرف رہنمائی فرمائی۔ لوگ اس میں ہم سے پیچھے ہیں کیونکہ یہود کل اور نصاریٰ پرسوں کی طرف چلے گئے۔

جمعہ کے روز غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتیں بھی؟

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب آئے جو اولین مہاجرین میں سے تھے۔ پس حضرت عمر پکارے، یہ کونسا وقت ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک کام میں لگ گیا تھا اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی نہ جا سکا کہ اذان کی

WWW.AlaHazratNetwork.org

إِلَى شُغْلِهِ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

٨٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔

بَابُ ٥٥٨ الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ ۔

٨٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرٌو أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ وَأَمَّا الْاِسْتِنَانُ وَالطِّيبُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هَذَا رَوَاهُ عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَعِدَّةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۔

بَابُ ٥٥٩ فَضْلِ الْجُمُعَةِ ۔

٨٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ

آواز سنی تو وضو کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔ فرمایا کہ صرف وضو، حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا حکم فرمایا کرتے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا

علی، حرمی بن عمارہ، شعبہ، ابو بکر بن المنکدر، عمرو بن سلیم انصاری نے فرمایا کہ میں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہی دیتا ہوں اور انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے نیز مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جبکہ میسر ہو۔ عمرو نے فرمایا کہ غسل کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ واجب ہیں یا نہیں لیکن حدیث میں اسی طرح ہے ـــــ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ محمد بن المنکدر کے بھائی ہیں اور ابو بکر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ روایت کی ان سے بکیر بن الاشج اور سعید بن ابی ہلال اور کئی حضرات نے اور محمد بن المنکدر کی کنیت ابو بکر اور ابو عبد اللہ ہے۔

جمعہ کی فضیلت

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابو بکر بن عبد الرحمن، ابو صالح سمان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت کیا پھر گیا (جمعہ کے لیے) گویا کہ اس نے اونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے گائے کی قربانی دی اور جو تیسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے سینگوں والے دنبے کی قربانی دی اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا اس نے مرغی راہ خدا میں دی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو گویا اس نے انڈا راہ خدا میں دیا۔ جب امام (خطبہ کے لیے)

بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ
الذِّكْرَ

بَابٌ ۵۵

۸۳۵ – حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ
دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ
الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ
تَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ۔

بَابُ ۵۶ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ ۔

۸۳۶ – حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ
سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ
سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ
طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ
يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ
يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى ۔

۸۳۷ – حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاوُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَأَصِيبُوا
مِنَ الطِّيبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَأَمَّا
الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي ۔

۸۳۸ – حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ
أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ
مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ

ہو جاتے اور فرشتے بھی حاضر ہو جاتے اور خطبہ سنتے ہیں

جمعہ کے روز غسل کرنا

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے جب کہ ایک آدمی آیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نماز سے کیوں رک جاتے ہیں؟ وہ آدمی بولا کہ بس میں نے اذان سنتے ہی وضو کیا۔ فرمایا کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تم میں سے نماز جمعہ کے لیے جائے تو غسل کر لینا چاہیے۔

جمعہ کے لیے تیل لگانا

آدم، ابن ابو ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن ودیعہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور طاقت کے مطابق طہارت کرے اور اپنا تیل لگائے اور اپنے گھر سے خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

طاؤس سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو خواہ تم جنبی نہ ہو اور خوشبو لگایا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ غسل تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمعہ کے روز غسل سے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا۔ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ کیا خوشبو یا تیل لگائے جب کہ

بین اثنین [illegible] ثم [illegible] كان كفارة

لما بينه وبين الجمعة الأخرى۔

باب ۵۶۳ يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

باب ۵۶۴ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

کے گھروں کے پاس ہو! فرمایا کہ مجھے اس کا حکم نہیں۔

عمدہ لباس پہنے جو میسر آئے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی حُلّہ دیکھا، عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے روز پہنا کریں اور وفود کی آمد کے وقت۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے حُلّے کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انہی میں سے حُلّے آئے تو آپ نے ان میں سے ایک حُلّہ حضرت عمر کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے مجھے پہنایا ہے جبکہ عطارد کے حُلّے کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا۔ حضرت عمر نے مکہ مکرمہ میں اپنے مشرک بھائی کے لیے بھیج دیا۔

جمعہ کے روز مسواک کرنا۔ حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مسواک کرے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت کے لیے مشقت نہ سمجھتا یا اگر میں لوگوں پر مشقت شمار نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ بیدِ سرکارِ دو عالم نے اپنے محبوب آقا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریعی احکام کی اجازت بھی مرحمت فرما دی تھی کہ اپنی امت کے لیے جو بات مناسب سمجھیں اس کا حکم فرما دیتے، وہی حکم خدا کا قانون اور شریعتِ مطہرہ کا ایک حصہ بن جاتا۔ اس امر پر دلالت کرنے والی کثیر احادیث کو چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اپنے ایمان افروز شاہکار رسالہ الامن والعلیٰ میں پیش فرمایا ہے۔ راسخ العقیدہ مسلمانوں کو اس رسالے کا مطالعہ بہت سود مند ثابت ہوگا۔

حدثنا شعيب بن الحبحاب قال حدثنا أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكثرت عليكم في السواك.

٨٤٢ - حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا سفيان عن منصور وحصين عن أبي وائل عن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قام من الليل يشوص فاه.

باب ٥٦٤ من تسوك بسواك غيره

٨٤٣ - حدثنا إسمعيل قال حدثني سليمان بن بلال قال قال هشام بن عروة أخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل عبد الرحمن بن أبي بكر ومعه سواك يستن به فنظر إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له أعطني هذا السواك يا عبد الرحمن فأعطانيه فقضمته ثم مضغته فأعطيته رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستن به وهو مستند إلى صدري.

باب ٥٦٥ ما يقرأ في صلوة الفجر يوم الجمعة

٨٤٤ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا سفيان عن سعد بن إبراهيم عن عبد الرحمن بن هرمز عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفجر يوم الجمعة الم تنزيل وهل أتى على الإنسان.

باب ٥٦٦ الجمعة في القرى والمدن

٨٤٥ - حدثني محمد بن المثنى قال حدثنا أبو عامر العقدي قال حدثنا إبراهيم بن طهمان عن أبي جمرة الضبعي عن ابن عباس قال إن أول جمعة جمعت بعد جمعة في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجد عبد القيس بجواثى من البحرين.

٨٤٦ - [illegible] قال أخبرنا عبد الله [illegible]

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے مسواک کے متعلق تمہیں بہت کچھ بتایا ہے۔

محمد بن کثیر، سفیان، منصور اور حصین، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کیا کرتے۔

جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے

اسماعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر آئے اور ان کے پاس استعمال شدہ مسواک تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا۔ اے عبدالرحمن یہ مجھے دے دو۔ انہوں نے مجھے دے دی تو میں نے اسے توڑ کر چبایا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے استعمال کی جبکہ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا پڑھا جائے۔

عبدالرحمن بن ہرمز سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں سورۃ الم تنزیل اور سورۃ ھل اتی علی الانسان پڑھا کرتے۔

دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

محمد بن مثنیٰ، ابو عامر عقدی، ابراہیم بن طہمان، ابو جمرہ ضبعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ پہلا جمعہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کے علاوہ پڑھا گیا وہ بحرین کے جواثی نامی مقام پر مسجد عبد القیس میں پڑھا گیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ

عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
كلكم راع وزاد الليث قال يونس كتب رزيق بن حكيم
إلى ابن شهاب وأنا معه يومئذ بوادي القرى هل ترى
أن أجمع ورزيق عامل على أرض يعملها وفيها جماعة
من السودان وغيرهم ورزيق يومئذ على أيلة فكتب
ابن شهاب وأنا أسمع يأمره أن يجمع يخبره أن سالما
حدثه أن عبد الله بن عمر يقول سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول كلكم راع وكلكم مسئول عن
رعيته الإمام راع ومسئول عن رعيته والرجل راع
في أهله وهو مسئول عن رعيته والمرأة راعية في
بيت زوجها ومسئولة عن رعيتها والخادم راع في مال
سيده ومسئول عن رعيته قال وحسبت أن قد قال
والرجل راع في مال أبيه ومسئول عن رعيته و
كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته ۔

باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم وقال ابن عمر إنما الغسل على من تجب عليه الجمعة

٨٤٧ ـ حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري
قال حدثني سالم بن عبد الله أنه سمع عبد الله بن
عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من جاء منكم الجمعة فليغتسل ۔

٨٤٨ ـ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن
صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد
الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم ۔

٨٤٩ ـ حدثنا مسلم بن إبراهيم قال حدثنا وهيب
قال حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن أبي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الآخرون
السابقون يوم القيامة أوتوا الكتاب من

ہے — رُزیق بن حکیم نے ابن شہاب کے پاس لکھا اور میں ان دنوں
ان کے ساتھ وادی القریٰ میں تھا کہ آپ کی رائے میں کیا میں
یہاں جمعہ قائم کروں؟ اور رُزیق وہاں زمین میں کاشت کرواتے تھے اور
اُن میں حبشی وغیرہ لوگ تھے اور رُزیق اُن دنوں ایلہ میں تھے۔ ابن شہاب
نے لکھا اور میں سُن رہا تھا کہ انہیں جمعہ قائم کرنے کا حکم دے رہے تھے
اور انہیں بتایا کہ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ تم میں سے ہر ایک نگران
ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام نگران
ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران
ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر
کی نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ نوکر اپنے آقا کے
مال کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور میرا خیال ہے
کہ یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے
اور ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

کیا عورتوں اور بچوں وغیرہ پر جو جمعہ میں نہ آئیں، غسل
ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ غسل اسی پر
ہے جس پر جمعہ واجب ہے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سُنا، جو تم میں سے نمازِ جمعہ کے لیے آئے
وہ غسل کر لیا کرے۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے روز ہر بالغ پر غسل کرنا واجب
ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب
سے پہلے ہوں گے صرف اتنی بات ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی
گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی۔ پھر یہ روزِ جمعہ ان میں انہوں

قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللَّهُ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا ۔

٨٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ ۔

٨٥١ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَغَارُ قَالَتْ فَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي قَالَ يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ ۔

بَابُ ٥٦٨ الرُّخْصَةِ إِنْ لَمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ ۔

٨٥٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا قَالَ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالدَّحَضِ ۔

بَابُ ٥٦٩ مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَعَلَى

نے اختلاف کیا تو اللہ نے اس کی ہمیں رہنمائی فرمائی۔ پس یہود کے لیے کل اور نصاریٰ کے لیے پرسوں ہے۔ پھر خاموش رہ کر فرمایا، ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو اپنے سر اور جسم کو دھوئے ـــــ ابان بن صالح، مجاہد، طاؤس، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو غسل کرے۔

عبداللہ بن محمد، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔

یوسف بن موسیٰ، ابواسامہ، عبیداللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر کی ایک اہلیہ مسجد میں جماعت کے اندر صبح اور عشاء کی نماز میں حاضر ہوتیں۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کیوں جاتی ہیں جبکہ آپ جانتی ہیں کہ حضرت عمر اسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے منع کرنے سے انہیں کیا چیز روکتی ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکا کرو۔

بارش کے باعث جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت۔

مسدد، اسماعیل، عبدالحمید صاحب الزیادی، محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارش کے روز اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ چکو تو حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ کہنا۔ لوگوں نے اس پر تعجب کیا تو فرمایا: ایسا انہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ بے شک جمعہ ضروری ہے لیکن میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں باہر نکالوں تو کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب

www.alahazratnetwork.org

مَنْ تَجِبُ يَقُولِ اللهِ تَعَالَى إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسٌ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ ٭

ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بلایا جائے (۹:۶۲) عطاء نے فرمایا کہ جب تم بستی کا فرد ہو اور جمعہ کے روز جمعہ کی اذان کہی جائے تو تمہارے لیے حاضر ہونا فرض ہے خواہ تم نے اذان سنی یا نہ سنی ہو اور حضرت انس کبھی اپنے محل میں نماز جمعہ پڑھتے اور کبھی نماز جمعہ نہ پڑھتے اور وہ شہر سے ایک طرف دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔

۸۵۳ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا ٭

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبیداللہ بن ابو جعفر، محمد بن جعفر بن زبیر، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے گھروں اور عوالی سے نماز جمعہ کے لیے باری باری آتے۔ وہ گرد و غبار میں سے آتے سو گرد و غبار اور پسینے میں بھرے ہوتے کیونکہ ان کے جسموں سے پسینہ نکلتا۔ ایک آدمی ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ میرے پاس تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش! آج کے روز تم صاف ستھرے ہو جاتے۔

بَابُ ۵۶۰ وَقْتُ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَذَلِكَ يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ٭

جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہو گیا۔ اور حضرت عمر، حضرت علی، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت عمرو بن حریث سے ایسا ہی منقول ہے۔

۸۵۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ ٭

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے روز جمعہ کے غسل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے کام کاج میں لگے رہتے اور جب وہ نماز جمعہ کے لیے آتے تو اسی حالت میں چلے آتے لہٰذا ان سے کہا گیا کہ کاش، تم غسل کر لیتے۔

۸۵۵ ـ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ ٭

سریج بن نعمان، فلیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمن بن عثمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۸۵۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ

عبدان، عبداللہ، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم جمعہ کے وقت نماز جمعہ سے پہلے چلے جاتے اور

بالجمعۃ ونقیل بعد الجمعۃ۔

باب ۵۷۱ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ قَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ وَقَالَ بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ الْجُمُعَةَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ صَلَّى بِنَا أَمِيرٌ الْجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِأَنَسٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ۔

باب ۵۷۲ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَقَوْلِ

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ قَالَ السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِينَئِذٍ وَقَالَ عَطَاءٌ تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے۔

جب جمعہ کے روز سخت گرمی ہو

محمد بن ابوبکر مقدمی، حرمی بن عمارہ، ابو خلدہ خالد بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب سخت سردی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جلد پڑھتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو نماز جمعہ کو ٹھنڈی کرکے پڑھتے ۔۔۔ یونس بن بکیر کا بیان ہے کہ ہمیں ابو خلدہ نے بالصلوٰۃ بتایا اور الجمعۃ کا ذکر نہیں کیا ۔۔۔ بشر بن ثابت نے ابو خلدہ سے ابو خلدہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ایک امیر نے نماز جمعہ پڑھائی۔ پھر حضرت انس سے فرمایا کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھتے تھے۔

نماز جمعہ کے لیے چلنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو، اور جس نے کہا کہ سعی سے مراد عمل کرنا اور چلنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وسعی لھا سعیھا۔ فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس وقت خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ تمام کام حرام ہو جاتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ جب جمعہ کے روز مسافر مؤذن کی اذان سنے تو اس پر لازم ہے کہ حاضر ہو جائے۔

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، یزید بن ابو مریم، عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابو عبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے جب کہ میں نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، سعید، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ۔۔۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تم پر سکون و اطمینان لازم ہے پس

www.[illegible].org

تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ‎۔

جتنا مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔

۸۶۰ ـ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ ‎۔

عمرو بن علی، ابو قتیبہ، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ جہاں تک میرا علم ہے وہ اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو اور تم پر سکون و اطمینان لازم ہے۔

بَابٌ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ‎۔

جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے

۸۶۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى ‎۔

عبدان، عبداللہ، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن ودیعہ کے ذریعے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جمعے کے روز غسل کرے اور جتنی ہو سکے پاکی حاصل کرے۔ پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ پھر روانہ ہو اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے پس نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھی گئی ہے پھر جب امام نکل آئے تو خاموش رہے۔ اس کے اس جمعے سے دوسرے جمعے تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

بَابٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ ‎۔

کوئی آدمی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

۸۶۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ الْجُمُعَةَ قَالَ الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا ‎۔

محمد بن سلام، مخلد بن یزید، ابن جریج، نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں بیٹھے۔ میں نے نافع سے کہا کہ جمعہ میں؟ فرمایا کہ جمعہ اور دوسری نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ‎۔

جمعہ کے روز کی اذان

۸۶۳ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعے کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں پہلی اذان اس وقت کہی جاتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان کے زمانے میں لوگ بڑھ گئے تو زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ کر دیا گیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ زوراء مدینہ منورہ کے بازار میں ایک جگہ کا

www.alahazratnetwork.org

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الزَّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوقِ بِالْمَدِينَةِ۔

بَاب ۵۷۶ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الَّذِي زَادَ التَّأْذِينَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ۔

بَاب ۵۷۷ يُجِيبُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

۸۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي۔

بَاب ۵۷۸ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِينِ

۸۶۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ التَّأْذِينَ الثَّانِيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ۔

بَاب ۵۷۹ التَّأْذِينِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ۔

نام ہے۔

جمعہ کے روز ایک ہی مؤذن ہو

ابو نعیم، عبد العزیز بن ابی سلمہ ماجشون، زہری، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز جنہوں نے تیسری اذان کا اضافہ کیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جبکہ اہل مدینہ کی تعداد بڑھ گئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کے سوا کوئی مؤذن نہیں ہوتا تھا اور اذان اسی وقت کہی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے۔

امام جب منبر پر اذان سنے تو جواب دے

ابن مقاتل، عبداللہ، ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ وہ منبر پر بیٹھے تھے تو مؤذن نے اذان دیتے ہوئے کہا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ حضرت معاویہ نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اس نے کہا۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ حضرت معاویہ نے کہا۔ اور میں بھی۔ اس نے کہا۔ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حضرت معاویہ نے کہا۔ اور میں بھی۔ جب اذان پوری ہو گئی تو فرمایا۔ اے لوگو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے جیسے اس مجلس میں مؤذن کے اذان کہتے وقت تم نے مجھے کہتے ہوئے سنا ہے۔

اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز دوسری اذان کہنے کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جبکہ مسجد میں آنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ورنہ جمعہ کے روز صرف اسی وقت اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔

خطبہ کے وقت اذان کہنا

۸۷۷ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ اِنَّ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ اَوَّلُهُ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، یونس، زہری کا بیان ہے کہ میں نے سائب بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کے روز کی پہلی اذان وہی تھی جب امام جمعہ کے روز منبر پر بیٹھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں یہی معمول رہا۔ جب حضرت عثمان کے دور خلافت میں لوگ بڑھ گئے تو حضرت عثمان نے جمعہ کے روز تیسری اذان کہنے کا حکم فرمایا، پس وہ زوراء کے مقام پر کہی جاتی اور یہی ہمیشہ کے لیے معمول قرار پا گیا۔

بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ اَنَسٌ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر خطبہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیا۔

۸۷۸ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهٗ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ اَوَّلَ يَوْمٍ وُّضِعَ وَاَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ مُّرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَّعْمَلَ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ ۔

ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو منبر کے متعلق اختلاف رکھتے تھے کہ وہ کس لکڑی کا تھا۔ انہوں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ کس لکڑی کا تھا اور جب وہ پہلے دن رکھا گیا تو میں نے اسے دیکھا اور جب پہلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں انصاری عورت کے پاس پیغام بھیجا، حضرت سہل نے اس کا نام لیا تھا، کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیاں جوڑ دے جن پر بیٹھا کروں جبکہ لوگوں سے کلام کروں۔ انہوں نے حکم دیا تو غلام نے غابہ کے جھاؤ سے بنا دیا، پھر اسے عورت کے پاس لایا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے یہاں رکھ دیا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی، اللہ اکبر کہی اور اسی پر رکوع کیا۔ پھر واپس ہو کر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر لوٹ گئے۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

۸۷۹ — حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر بن ابو کثیر، یحییٰ بن سعید، ابن انس سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک کھجور کا تنا تھا جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا۔

کھڑے ہوا کرتے۔ جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا تو ہم نے اس تنے سے حاملہ اونٹنی جیسی آواز سنی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اترے اور اس پر اپنا دستِ کرم رکھا۔ سلیمان، یحییٰ، حفص بن عبید اللہ بن انس نے اسے حضرت جابر سے سنا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھجور کے ایک خشک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور خطبہ دینے کے لیے آپ اس پر جلوہ فرما ہوئے تو لکڑی کا وہ تنا زار و قطار رونے لگا کیونکہ اس سے حضور کی یہ جدائی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ جب وہ بے جان تنا محبتِ رسول کے باعث اس طرح رو رہا تھا تو شمعِ رسالت کے پروانے یعنی صحابہ کرام جو اس وقت مسجد نبوی میں موجود تھے وہ بھی آنسو بہا کر رونے لگے۔ نہ وہ خاموش ہو رہا تھا اور نہ یہ حضرات ہی چپ کر رہے تھے۔ نہ اسے قرار آ رہا تھا اور نہ ان کی بے قراری تھم رہی تھی۔ اسی گریہ و زاری کے باعث اس لکڑی کا نام اُستُنِ حنّانہ پڑ گیا۔ جب سرکار نے منبر سے اتر کر اس پر دستِ شفقت پھیرا اور اپنے خوانِ کرم سے اسے کچھ مرحمت فرمایا تب وہ خاموش ہوا تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

٨٨٠۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جو نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

بَابُ ٥٨١ الْخُطْبَةِ قَائِمًا وَقَالَ أَنَسٌ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا

کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔

٨٨١۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ۔

عبید اللہ بن عمر القواریری، خالد بن حارث، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے، پھر بیٹھتے، پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم اب کرتے ہو۔

بَابُ ٥٨٢ اسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ إِذَا خَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ الْإِمَامَ

خطبہ کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت انس امام کی طرف منہ کیا کرتے۔

٨٨٢۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھے۔

بَابُ ٥٨٣ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ

جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہا۔ روایت کیا

أَنَّهُمَا ... عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

ایسے ہی مروی ہے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے۔

[illegible]

www.alahazratnetwork.org

أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي
أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي وَلَكِنْ أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا
أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى
مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ فِيهِمْ عَمْرُو
بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ۔

۸۷۵ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً
مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ
فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ
فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ
الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا
بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ
عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى
الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ
لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ
فَتَعْجِزُوا عَنْهَا تَابَعَهُ يُونُسُ۔

۸۷۶ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ
عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ فِي أَمَّا
بَعْدُ۔

۸۷۷ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ

سے ایک قوم کو دیں اور دوسرے کو نہ دیں حالانکہ جس کو میں نے نہیں دیا وہ
مجھے اس سے پیارا ہے جس کو مال دیا۔ میں نے ان لوگوں کو مال دیا جن کے
دلوں میں بے صبری اور حرص دیکھی اور دوسرے لوگوں کو اس استغنا اور
بھلائی پر چھوڑ دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے
اور ان میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے۔ خدا کی قسم، اپنے متعلق رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ
پیارا ہے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے انہیں بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھی رات
کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے
بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا تو ان سے زیادہ
حضرات جمع ہو گئے۔ اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ لوگوں نے صبح کے
وقت چرچا کیا تو تیسری رات ان سے بھی سوا افراد جمع ہو گئے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور نماز پڑھی۔
جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ بھر گئے نہ سمائے یہاں تک کہ صبح کی
نماز کے لیے باہر نکلے۔ جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے لوگوں
کی طرف منہ کر کے تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا۔ اما بعد تمہاری موجودگی مجھ
سے پوشیدہ نہ تھی لیکن مجھے خوف ہوا کہ تم پر فرض نہ کر دی جائے اور
تم اس سے عاجز ہو جاؤ ۔۔۔ اس کی یونس نے متابعت کی ہے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نماز عشاء کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کھڑے ہوئے۔ پس تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی
شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا اما بعد ۔۔۔ متابعت کی اس کی ابو معاویہ
اور ابو اسامہ نے ہشام سے، ان کے والد، ابو حمید، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا اما بعد ۔۔۔ اور متابعت کی اس کی اما بعد کے متعلق عدنی
نے سفیان سے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت
مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

[illegible]

بن مخرمة قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعته حين تشهد يقول اما بعد تابعه الزبيدي عن الزهري ۔

٨٧٨ ۔ حدثنا اسمعيل بن ابان قال حدثنا ابن الغسيل قال حدثنا عكرمة عن ابن عباس قال صعد النبي صلى الله عليه وسلم المنبر وكان آخر مجلس جلسه متعطفا ملحفة على منكبيه قد عصب رأسه بعصابة دسمة فحمد الله واثنى عليه ثم قال ايها الناس الي فثابوا اليه ثم قال اما بعد فان هذا الحي من الانصار يقلون ويكثر الناس فمن ولي شيئا من امة محمد فاستطاع ان يضر فيه احدا او ينفع فيه احدا فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم ۔

باب ٥٨٤ القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة ۔

٨٧٩ ۔ حدثنا مسدد قال حدثنا بشر بن المفضل قال حدثنا عبيد الله عن نافع عن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب خطبتين يقعد بينهما ۔

باب ٥٨٥ الاستماع الى الخطبة ۔

٨٨٠ ۔ حدثنا آدم قال حدثنا ابن ابي ذئب عن الزهري عن ابي عبد الله الاغر عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم الجمعة وقفت الملائكة على باب المسجد يكتبون الاول فالاول ومثل المهجر كمثل الذي يهدي بدنة ثم كالذي يهدي بقرة ثم كبشا ثم دجاجة ثم بيضة فاذا خرج الامام طووا صحفهم ويستمعون الذكر ۔

باب ٥٨٦ اذا رأى الامام رجلا جاء وهو يخطب امره ان يصلي ركعتين ۔

کھڑے ہوئے تو جب تشہد پڑھا تو میں نے سنا آپ کو اما بعد فرماتے ہوئے سنا ۔ متابعت کی اس کی زبیدی نے زہری سے ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہ آپ کی آخری مجلس تھی۔ آپ بیٹھے تو دونوں کندھوں پر چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر پر چکنا عمامہ کس رکھا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا۔ اے لوگو نزدیک آجاؤ، وہ لوگ قریب ہوگئے پھر فرمایا۔ امابعد۔ بے شک انصار کا یہ قبیلہ کم ہو جائے گا اور لوگ بڑھیں گے۔ جو اُمت محمدیہ کے کسی کام کا والی بنے اور کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کی طاقت رکھے تو چاہیے کہ ان لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرے اور ان کی برائیوں سے درگزر کرے۔

جمعہ کے روز دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔

مسدد، بشر بن مفضل، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے اور ان کے درمیان بیٹھا کرتے ۔

خطبہ غور سے سننا

ابو عبد اللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جمعہ کا دن ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں۔ جلد آنے والے کی مثال اونٹ کی قربانی دینے والے جیسی ہے۔ پھر اس جیسی جو گائے کی قربانی دے۔ پھر دنبہ، پھر مرغی، پھر انڈا۔ جب امام نکل آئے تو اپنے رجسٹر بند کر کے وعظ و نصیحت غور سے سنتے ہیں۔

جب امام کسی کو دیکھے کہ خطبے کے دوران آیا ہے تو اسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے۔

www.alahazratnetwork.org

الأعرابي أو قال غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير بيده إلى ناحية من السحاب إلا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ أحد من ناحية إلا حدث بالجود.

باب ٥٩٠ الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب وإذا قال لصاحبه أنصت فقد لغا

وقال سلمان عن النبي صلى الله عليه وسلم ينصت إذا تكلم الإمام.

٨٨٥ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة أنصت والإمام يخطب فقد لغوت.

باب ٥٩١ الساعة التي في يوم الجمعة

٨٨٦ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر يوم الجمعة فقال فيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم وهو قائم يصلي يسأل الله تعالى شيئا إلا أعطاه إياه وأشار بيده يقللها.

باب ٥٩٢ إذا نفر الناس عن الإمام في صلاة الجمعة فصلاة الإمام ومن بقي جائزة

٨٨٧ حدثنا معاوية بن عمرو قال حدثنا زائدة عن حصين عن سالم بن أبي الجعد قال حدثنا جابر بن عبد الله قال بينما نحن نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم إذ أقبلت عير تحمل طعاما فالتفتوا إليها حتى ما بقي مع النبي صلى الله عليه وسلم إلا اثنا عشر رجلا فنزلت هذه الآية وإذا رأوا تجارة أو لهوا انفضوا

مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، لہٰذا اللہ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ پس آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے اُدھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک حوض سا بن گیا۔ قناۃ نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ بارش کی کثرت کا حال بیان کرتا۔

جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو اس نے لغو حرکت کی

حضرت سلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب امام کلام کرے تو خاموش رہے۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جمعہ کے روز اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی۔

وہ ساعت جو صرف جمعہ کے روز میں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ساعت ہے جسے مسلمان بندہ پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہی عطا فرما دی جائے گی۔ اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ قلیل وقت ہے۔

اگر نماز جمعہ میں کچھ لوگ امام سے جدا ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے

معاویہ بن عمرو، زائدہ، حصین، سالم بن ابو الجعد سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک قافلہ آیا جس میں اناج سے لدے ہوئے اونٹ تھے، ہم اُن کی طرف متوجہ ہو گئے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی: جب تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو

www.alahazratnetwork.org

إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا۔

بَابُ ۵۹۳ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا۔

۸۸۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

بَابُ ۵۹۴ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔

۸۸۹ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ فِينَا امْرَاَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُونُ اُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ۔

۸۹۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

بَابُ ۵۹۵ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

۸۹۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ كُنَّا نُبَكِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ۔

۸۹۲ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي

اُن کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیتے ہیں (۶۲ : ۱۱)

نماز جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نماز پڑھنا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور عشاء کے بعد بھی دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

ارشادِ خداوندی، جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

(۶۲ : ۱۰)

سعید بن ابی مریم، ابو غسان، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم میں ایک عورت تھی جو نہر کے کنارے اپنے کھیت میں چقندر بویا کرتی۔ جب جمعہ کا دن ہوتا تو وہ چقندر کی جڑیں اکھاڑ کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی۔ پھر ایک مٹھی جو کا آٹا اس میں ڈالتی اور چقندر کی جڑیں گویا بوٹیوں کی طرح ہو جاتیں۔ جب ہم نماز جمعہ سے واپس آتے تو اُسے سلام کرتے اور وہ یہ کھانا ہمارے سامنے رکھ دیا کرتی اور ہم جمعہ کے روز اس کھانے کی تمنا کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابی حازم ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی اور فرمایا۔ ہم قیلولہ نہ کرتے اور دوپہر کا کھانا کھاتے مگر نماز جمعہ کے بعد۔

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

محمد بن عقبہ شیبانی، ابو اسحاق فزاری، حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہم نماز جمعہ جلدی پڑھتے اور پھر قیلولہ کرتے۔

سعید بن ابو مریم، ابو غسان، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم کے ساتھ

مع النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ لیتے اور پھر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

بَابُ ۵۹۶ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابًا مُّهِيْنًا۔

ارشادِ خداوندی ہے: جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے تا عَذَابًا مُّهِيْنًا۔ (۴: ۱۰۱، ۱۰۲)

۸۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

شعیب کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی؟ فرمایا کہ سالم نے ہمیں بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا۔ ہم دشمن کے سامنے صف آرا ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا رہا اور دوسرا دشمن کے مقابلے پر۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر وہ اس گروہ کی جگہ چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت ادا کر کے دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ لیکن ان میں سے ہر گروہ نے خود ہی ایک رکعت اور دو سجدے کیے۔

بَابُ ۵۹۷ صَلٰوةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا رَاجِلٌ قَائِمٌ۔

پیدل یا سوار ہو کر نمازِ خوف پڑھنا۔ رَاجِلٌ سے پیدل مراد ہے۔

۸۹۴ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ إِذَا اخْتَلَطُوْا قِيَامًا وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانُوْا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوْا قِيَامًا وَّرُكْبَانًا۔

سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی، ان کے والد ماجد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جب گتھم گتھا ہو جائیں تو کھڑے ہو کر اور حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کیا کہ اگر تعداد زیادہ ہو تو کھڑے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لی جائے۔

بَابُ ۵۹۸ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ۔

نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا۔

اَبْوَابُ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ

بَاب ۵۹۶ وَقَالَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اِلٰی قَوْلِہٖ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۔

۸۹۳ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ سَأَلْتُهٗ هَلْ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَقَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَی الْعَدُوِّ وَرَکَعَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَکَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَکْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَکَعَ لِنَفْسِهٖ رَکْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ۔

بَاب ۵۹۷ صَلٰوۃُ الْخَوْفِ رِجَالًا وَّرُکْبَانًا رَاجِلٌ قَائِمٌ ۔

۸۹۴ ـ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ الْقُرَشِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ مُّوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ اِذَا اخْتَلَطُوْا قِیَامًا وَّزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کَانُوْا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَلْیُصَلُّوْا قِیَامًا وَّرُکْبَانًا ۔

بَاب ۵۹۸ یَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِیْ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ ۔

نمازِ خوف کا بیان

ارشادِ خداوندی ہے، جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے تا عذاباً مہیناً۔

(۴: ۱۰۱، ۱۰۲)

شعیب کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا سالم نے ہمیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا ہم دشمن کے سامنے صف آرا ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور دوسرا دشمن کے مقابلے پر رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر یہ اس گروہ کی جگہ چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت ادا کی اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا۔ پس ان میں سے ہر گروہ نے خود ہی ایک رکعت اور دو سجدے کیے۔

پیدل یا سوار ہو کر نمازِ خوف پڑھنا۔ رِجالاً سے پیدل مراد ہے۔

سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی، ان کے والد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ جیسا کہ قول ہے کہ جب گتھم گتھا ہو جائیں تو کھڑے ہو کر اور حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ روایت کی کہ اگر تعداد زیادہ ہو تو کھڑے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لی جائے۔

نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا۔

٨٩٥ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۔

عبید اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ آپ نے تکبیر کہی تو انہوں نے تکبیر کہی۔ رکوع کیا تو ان لوگوں نے رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ جو کھڑے ہوئے تھے انہوں نے سجدہ کیا اور اپنے بھائیوں کی نگرانی کی تھی اور وہ دوسرا گروہ آگیا۔ پس انہوں نے آپ کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا اور سب لوگ نماز میں رہے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کیا کرتے رہے۔

بَاب ٥٩٩ الصَّلٰوةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِنْ كَانَ تَهَيَّأَ الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ صَلَّوْا إِيمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْإِيمَاءِ أَخَّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا فَيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا صَلَّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا فَلَا يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيرُ وَيُؤَخِّرُونَهَا حَتَّى يَأْمَنُوا وَبِهِ قَالَ مَكْحُولٌ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ نُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي مُوسَى فَفُتِحَ لَنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلَاةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۔

قلعوں پر چڑھنا اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا۔ اور اوزاعی نے فرمایا جب کہ فتح یقینی ہو اور نماز پر قادر نہ ہوں تو ہر شخص اشارے سے نماز پڑھے اور اگر اشارے پر بھی قادر نہ ہوں تو نماز کو مؤخر کر لیں یہاں تک کہ جنگ کا فیصلہ ہو جائے یا محفوظ ہو جائیں تو دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر اس پر قادر نہ ہوں تو ایک رکعت پڑھیں اور دو سجدے کر لیں۔ اگر اس پر بھی قادر نہ ہوں تو تکبیر کافی نہیں بلکہ محفوظ ہونے تک اسے مؤخر کر دیں۔ مکحول کا یہی قول ہے کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا۔ طلوع فجر کے وقت جب قلعہ تستر پر حملہ کیا تو لڑائی تیز ہو گئی اور نماز پڑھنے کا امکان نہ رہا۔ پس ہم نے نماز نہیں پڑھی مگر دن چڑھے کے بعد پڑھی اور ہم حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ تھے تو ہماری فتح ہوئی۔ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ اس نماز کے بدلے مجھے دنیا اپنی ساری متاع سمیت بھی خوش نہیں کر سکتی۔

٨٩٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ غزوۂ خندق کے روز حضرت عمر آئے اور کفار قریش کو سب و شتم کرنے لگے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں نے نماز عصر نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم ابھی تک میں نے بھی یہ نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس بطحان کی طرف اترے تو وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی۔ پھر اس کے

الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا ۔

پھر نماز مغرب پڑھی۔

بَابُ صَلَاةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِيمَاءً

وَقَالَ الْوَلِيدُ ذَكَرْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ صَلَاةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَأَصْحَابِهِ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ ۔

تعاقب کرنے یا ہونے کی صورت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا۔ ولید کا بیان ہے کہ میں نے امام اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا جو سواری کی پشت پر پڑھی تھی۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جبکہ فوت ہونے کا ڈر ہو اور ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے دلیل لی ہے کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔

۸۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتّٰى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جب کہ جنگ احزاب سے لوٹے کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔ ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم تو وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے جب کہ دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم تو پڑھیں گے کیونکہ آپ کا مقصد یہ نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی کو بھی ملامت نہ کی۔

ف: آپ نے فریقین میں سے کسی فریق کو بھی اس لیے ملامت نہ کی کہ ایک فریق نے آپ کے ارشاد گرامی کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا اور دوسرے فریق نے آپ کے ارشاد عالی کی مراد پر عمل کیا۔ ہر فریق نے چونکہ اپنی اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق آپ کے حکم کی تعمیل کی لہٰذا قابل ملامت کوئی فریق بھی نہ ٹھہرا۔ یوں ہی ائمہ مجتہدین کے اجتہادی اختلافات کہ جن میں سے کسی بھی مسلک پر کوئی مسلمان ہو قابل ملامت نہیں بلکہ سارے ائمہ برحق ہیں۔ جو اہل حق ہیں ان میں سے جس کی پیروی کی جائے درست ہے لیکن جہاں جس کی پیروی کا معمول ہو جیسے پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کا معمول ہے لہٰذا یہاں مذہب حنفی پر ہی عمل کیا جائے۔ جو اہل حق کے چاروں ائمہ کی تقلید سے باہر ہو وہ گمراہ، بے دین ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

بَابُ التَّكْبِيرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ وَالصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِغَارَةِ وَالْحَرْبِ ۔

شب خون اور لڑائی کے وقت تکبیر، اندھیرا صبح اور نماز۔

۸۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُولُونَ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَالْخَمِيسُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ پھر سوار ہوئے اور کہا۔ اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جس قوم کے میدان میں اتر جاتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔ وہ نکل کر گلیوں میں یہ کہتے ہوئے بھاگے کہ محمد اور وہ لشکر۔ راوی کا بیان ہے کہ الخمیس لشکر کو کہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

الخَمِيسُ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَصَارَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسًا مَا أَمْهَرَهَا فَقَالَ أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ ۔

علیہ وسلم ان پر غالب آئے۔ پس لڑنے والوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں حضرت صفیہ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہو گئیں۔ پھر آپ نے ان سے نکاح کر لیا اور آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔ عبدالعزیز نے ثابت سے کہا۔ اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت انس سے پوچھا کہ ان کا مہر کیا مقرر ہوا؟ فرمایا کہ ان کی ذات۔ اس پر وہ مسکرا دیے۔

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ

عیدین کا بیان

بَابُ ٦٠٢ مَا جَاءَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيهِمَا ۔

٨٩٩ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ ۔

عیدین اور ان میں اظہارِ مسرت کا حکم

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت عمر نے ایک ریشمی جبہ لیا اور اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اسے خرید لیجئے تاکہ اسے عید اور وفود کے وقت زیب تن فرمایا کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں۔ حضرت عمر رکے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا۔ حضرت عمر نے لیا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں اور یہ جبہ میرے پاس بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اسے بیچ کر اپنی حاجت پوری کر لو۔

بَابُ ٦٠٣ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

٩٠٠ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ

عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے ترانے گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا۔ حضرت ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس شیطانی آواز؟

كتاب العيدين

باب ٦٠٢ ما جاء في العيدين والتجمل فيهما

٨٩٩ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر قال أخذ عمر جبة من استبرق تباع في السوق فأخذها فأتى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ابتع هذه تجمل بها للعيد والوفود فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما هذه لباس من لا خلاق له فلبث عمر ما شاء الله أن يلبث ثم أرسل إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بجبة ديباج فأقبل بها عمر فأتى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إنك قلت إنما هذه لباس من لا خلاق له وأرسلت إلي بهذه الجبة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تبيعها وتصيب بها حاجتك.

باب ٦٠٣ الحراب والدرق يوم العيد

٩٠٠ - حدثنا أحمد قال حدثنا ابن وهب قال أخبرنا عمرو أن محمد بن عبد الرحمن الأسدي حدثه عن عروة عن عائشة قالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم وعندي جاريتان تغنيان بغناء بعاث فاضطجع على الفراش وحول وجهه ودخل

عیدین کا بیان

عیدین اور اُن میں اظہارِ مسرت کا حکم

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عمر نے ایک ریشمی جبہ لیا اور اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے کر آئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ اسے خرید لیجئے تاکہ عید اور وفود کے وقت زیب تن فرمایا کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں۔ حضرت عمر رکے رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا۔ حضرت عمر نے لیا، وہ اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے، آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں، اور پھر یہ جبہ میرے پاس بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اسے بیچ کر اپنی حاجت پوری کر لو۔

عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے ترانے گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا۔ حضرت ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس شیطانی ساز؟

أبو بكر فانتهرني وقال مزمارة الشيطان عند النبي صلى الله عليه وسلم فأقبل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعهما فلما غفل غمزتهما فخرجتا وكان يوم عيد يلعب السودان بالدرق والحراب فإما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم وإما قال تشتهين تنظرين فقلت نعم فأقامني وراءه خدي على خده وهو يقول دونكم يا بني أرفدة حتى إذا مللت قال حسبك قلت نعم قال فاذهبي.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا انہیں جانے دو۔ جب وہ غافل ہوئے تو میں نے لڑکیوں کو نکل جانے کا اشارہ کیا۔ وہ عید کا دن تھا اور حبشی ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یا آپ نے خود فرمایا۔ تم دیکھنا چاہتی ہو؟ میں عرض گزار ہوئی ہاں۔ تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے۔ اے بنی ارفدہ کھیلو۔ یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو مجھ سے فرمایا۔ بس؟ عرض کی۔ ہاں۔ فرمایا۔ تو جاؤ۔

باب ٦٠٤ سنة العيدين لأهل الإسلام

مسلمانوں کے لیے عید کی سنتیں

٩٠١ - حدثنا حجاج قال حدثنا شعبة قال أخبرني زبيد قال سمعت الشعبي عن البراء قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال إن أول ما نبدأ من يومنا هذا أن نصلي ثم نرجع فننحر فمن فعل فقد أصاب سنتنا.

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ فرمایا کہ اس روز کی ابتداء ہم نماز پڑھنے سے کرتے ہیں۔ پھر واپس لوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے ایسا کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا۔

٩٠٢ - حدثنا عبيد بن إسماعيل قال حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت دخل أبو بكر وعندي جاريتان من جواري الأنصار تغنيان بما تقاولت الأنصار يوم بعاث قالت وليستا بمغنيتين فقال أبو بكر أمزامير الشيطان في بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا بكر إن لكل قوم عيدا وهذا عيدنا.

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر آئے اور میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں باہم کہا تھا۔ وہ فن کار گانے والی نہیں تھیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں شیطانی باجے؟ اور یہ عید کے دن کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

باب ٦٠٥ الأكل يوم الفطر قبل الخروج

عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا

٩٠٣ - حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال أخبرنا سعيد بن سليمان قال حدثنا هشيم قال أخبرنا عبيد الله بن أبي بكر بن أنس عن أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل تمرات وقال مرجى بن رجاء حدثني عبيد الله قال حدثني أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم ويأكلهن وترا.

محمد بن عبد الرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، عبید اللہ بن ابوبکر بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ عید الفطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ کھا لیتے ——— مرجی بن رجاء، عبید اللہ، ابوبکر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ طاق تعداد میں کھایا کرتے۔

باب ٦٠٦ الأكل يوم النحر

٩٠٤ - حدثنا مسدد قال حدثنا اسمعيل عن ايوب عن محمد عن انس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلوة فليعد فقام رجل فقال هذا يوم يشتهى فيه اللحم وذكر من جيرانه فكان النبي صلى الله عليه وسلم صدقه قال وعندي جذعة احب الي من شاتي لحم فرخص له النبي صلى الله عليه وسلم فلا ادري ابلغت الرخصة من سواه ام لا ۔

٩٠٥ - حدثنا عثمان قال حدثنا جرير عن منصور عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم الاضحى بعد الصلوة فقال من صلى صلاتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوة فانه قبل الصلوة ولا نسك له فقال ابو بردة بن نيار خال البراء يا رسول الله فاني نسكت شاتي قبل الصلوة وعرفت ان اليوم يوم اكل وشرب واحببت ان تكون شاتي اول ما يذبح في بيتي فذبحت شاتي وتغديت قبل ان اتي الصلوة قال شاتك شاة لحم فقال يا رسول الله فان عندنا عناقا لنا جذعة احب الي من شاتين افتجزي عني قال نعم ولن تجزي عن احد بعدك ۔

باب ٦٠٧ الخروج الى المصلى بغير منبر

٩٠٦ - حدثنا سعيد بن ابي مريم قال حدثنا محمد بن جعفر قال اخبرني زيد بن اسلم عن عياض بن عبد الله بن ابي سرح عن ابي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والاضحى الى المصلى فاول شيء يبدأ به الصلوة ثم ينصرف فيقوم مقابل الناس والناس جلوس على صفوفهم فيعظهم ويوصيهم ويأمرهم فان كان

قربانی کے روز کھانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز عید سے پہلے قربانی کرے وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ آج کے روز گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق فرمائی۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بکری کا ایک سالہ بچہ ہے جو گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرما دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الاضحی کے روز نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی تو اس کی قربانی درست ہو گئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر دی تو وہ نماز سے پہلے ہے سو اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں جان حضرت ابو بردہ بن نیار عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری کو نماز سے پہلے ذبح کر لیا، یہ جانتے ہوئے کہ آج کا دن کھانے پینے کا ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری ہی پہلے گھر میں ذبح کی جائے لہٰذا میں نے بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے کچھ کھا بھی لیا۔ فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک سالہ بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے پیارا ہے کیا وہ میری طرف سے کافی ہو جائے گا؟ فرمایا، ہاں اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

بغیر منبر کے عیدگاہ کی طرف جانا

عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر و عید الاضحی کے روز عیدگاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلا کام یہ ہوتا کہ نماز پڑھتے پھر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں وعظ و نصیحت کرتے اور حکم فرماتے۔ اگر کوئی لشکر بھیجنا ہوتا یا کسی اور بات کا حکم فرمانا ہوتا تو اس کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ لوگوں کا ہمیشہ یہی معمول رہا یہاں تک کہ میں عید الاضحی

www.alahazratnetwork.org

يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ۔

بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُويِعَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَتَرَى

یا عید الفطر میں مروان کے ساتھ نکلا جو مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ جب ہم عید گاہ میں آئے تو وہاں کثیر بن صلت نے منبر بنا رکھا تھا۔ جب مروان نے اس پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا وہ مجھ سے چھڑا کر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم نے سنت کو بدل دیا۔ بخدا کی قسم اس نے کہا۔ اے ابوسعید جو آپ جانتے تھے وہ جاتی رہی۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں جو جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جسے میں نہیں جانتا۔ اس نے کہا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے نہیں بیٹھتے لہٰذا ہم نے اسے نماز سے پہلے کر دیا۔

عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان و اقامت کے ہے۔

ابراہیم بن منذر حزامی، انس بن عیاض، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پڑھا کرتے۔ پھر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تشریف لے گئے تو آپ نے ابتداء خطبے سے پہلے نماز سے کی اور مجھے بتایا کہ حضرت ابن عباس نے ایک دفعہ حضرت ابن زبیر کے پاس بھیجا جب کہ ابھی ان کے لیے بیعت لی جا رہی تھی کہ عید الفطر کے لیے اذان نہیں کہی جاتی اور خطبہ نماز کے بعد ہے اور مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ کے حوالے سے بتایا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے اذان نہیں کہی جاتی۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ابتداء نماز سے فرمائی۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عورتوں کی طرف اتر آئے اور حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ میں نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ کے نزدیک اب بھی امام کے لیے لازم ہے کہ فارغ ہو کر عورتوں کے

حقا على الإمام الآن أن يأتي النساء فيذكرهن حين يفرغ قال إن ذلك لحق عليهم وما لهم أن لا يفعلوا.

باب ٦١٠ الخطبة بعد العيد.

٩٠٩ - حدثنا أبو عاصم قال أخبرنا ابن جريج قال أخبرني الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس قال شهدت العيد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر وعثمان فكلهم كانوا يصلون قبل الخطبة.

٩١٠ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا أبو أسامة قال حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر يصلون العيدين قبل الخطبة.

٩١١ - حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى يوم الفطر ركعتين لم يصل قبلها ولا بعدها ثم أتى النساء ومعه بلال فأمرهن بالصدقة فجعلن يلقين تلقي المرأة خرصها وسخابها.

٩١٢ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا زبيد قال سمعت الشعبي عن البراء بن عازب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن أول ما نبدأ في يومنا هذا أن نصلي ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلك فقد أصاب سنتنا ومن نحر قبل الصلاة فإنما هو لحم قدمه لأهله ليس من النسك في شيء فقال رجل من الأنصار يقال له أبو بردة بن نيار يا رسول الله ذبحت وعندي جذعة خير من مسنة فقال اجعله مكانه ولن توفي أو تجزي عن أحد بعدك.

باب ٦١١ ما يكره من حمل السلاح في العيد والحرم وقال الحسن نهوا أن يحملوا السلاح يوم العيد إلا أن يخافوا عدوا.

٩١٣ - حدثنا زكريا بن يحيى أبو السكين قال حدثنا

پاس جا کر انہیں نصیحت کرے؟ فرمایا کہ ان کے لیے ضروری ہے لیکن موجودہ لوگوں کو کیا ہوا کہ ایسا نہیں کرتے۔

خطبہ نماز عید کے بعد ہے

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نماز عید میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان کے ساتھ حاضر ہوا، سارے ہی خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

یعقوب بن ابراہیم، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نماز عیدین خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ ان سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انہیں صدقہ کا حکم دیا۔ پس وہ ڈالنے لگیں کوئی بالی اور کوئی اپنا ہار۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس روز جس چیز کے ساتھ ہم سب سے پہلے ابتدا کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر واپس جا کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے ایسا ہی کیا اس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کیا، قربانی کا اس میں کوئی شائبہ نہیں۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی جس کو ابو بردہ بن نیار کہا جاتا تھا: یا رسول اللہ! میں ذبح کر چکا اور میرے پاس ایک سالہ بکری ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اس کی جگہ کر دو اور تمہارے بعد کسی کے لیے کافی یا جائز نہیں۔

عیدگاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے۔

حسن بصری نے فرمایا کہ عید کے روز ہتھیار لے جانے سے منع کیا گیا ہے مگر جب کہ دشمن کا خوف ہو۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

المحاربي قال حدثنا محمد بن سوقة عن سعيد بن جبير قال كنت مع ابن عمر حين اصابه سنان الرمح في اخمص قدمه فلزقت قدمه بالركاب فنزلت فنزعتها وذلك بمنى فبلغ الحجاج فجاء يعوده فقال الحجاج لو نعلم من اصابك فقال ابن عمر انت اصبتني قال وكيف قال حملت السلاح في يوم لم يكن يحمل فيه وادخلت السلاح الحرم ولم يكن السلاح يدخل الحرم۔

۹۱۴ — حدثنا احمد بن يعقوب قال حدثني اسحٰق بن سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص عن ابيه قال دخل الحجاج على ابن عمر وانا عنده فقال كيف هو فقال صالح فقال من اصابك قال اصابني من امر بحمل السلاح في يوم لا يحل فيه حمله يعني الحجاج۔

باب ۶۱۱ التبكير للعيد وقال عبد الله بن بسر ان كنا فرغنا في هذه الساعة وذلك حين التسبيح۔

۹۱۵ — حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن زبيد عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال ان اول ما نبدأ به في يومنا هذا ان نصلي ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ان يصلي فانما هو لحم عجله لاهله ليس من النسك في شيء فقام خالي ابو بردة بن نيار فقال يا رسول الله انا ذبحت قبل ان اصلي وعندي جذعة خير من مسنة قال اجعلها مكانها او قال اذبحها ولن تجزي جذعة عن احد بعدك۔

باب ۶۱۲ فضل العمل في ايام التشريق

وقال ابن عباس واذكروا الله في ايام معلومات ايام العشر والايام المعدودات ايام التشريق وكان ابن عمر وابو هريرة يخرجان الى السوق في ايام العشر يكبران ويكبر الناس بتكبيرهما وكبر

کے ساتھ تھا جب کہ نیزے کی نوک ان کے تلوے میں چبھ گئی اور ان کا پیر رکاب سے چپک گیا تو میں نے اتر کر اسے نکالا اور یہ واقعہ منیٰ میں ہوا۔ حجاج کو جب یہ خبر پہنچی تو عیادت کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا۔ کاش ہم جانتے کہ آپ کو یہ تکلیف کس نے پہنچائی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ تو نے پہنچائی ہے۔ اس نے کہا کیسے؟ فرمایا کہ تم نے ایسے دن ہتھیار اٹھائے جن میں اٹھائے نہیں جاتے تھے اور حرم میں ہتھیار داخل کیے جبکہ حرم میں ہتھیار داخل نہیں کیے جاتے۔

سعید بن عمرو سے روایت ہے کہ حجاج حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں ان کے پاس تھا۔ اس نے پوچھا کیا حال ہے؟ فرمایا، اچھا ہے۔ کہا کہ آپ کو کس نے تکلیف پہنچائی؟ فرمایا کہ مجھے تکلیف پہنچائی اس نے جس نے ایسے دنوں میں ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا جن میں ان کا اٹھانا جائز نہیں یعنی حجاج نے۔

نماز عید کے لیے جلدی جانا۔ عبداللہ بن بسر نے فرمایا کہ ہم اس وقت فارغ ہو جایا کرتے یعنی اس وقت جب تسبیح پڑھتے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا۔ اس روز ہم جس کام سے ابتدا کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس جاکر قربانی کریں۔ جس نے ایسا کیا تو اس نے ہماری سنت کو پا لیا اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کرلی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے جلدی کیا۔ اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ پس میرے ماموں حضرت ابوبردہ بن نیار کھڑے ہو گئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا اور میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو دو دانتے سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اس کی جگہ اسے کر دو یا فرمایا کہ اسے ذبح کر دو اور تمہارے بعد کسی کی طرف سے کافی نہیں ہوگا۔

ایام تشریق کے عمل کی فضیلت

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایام معلومات سے مراد عشرہ اور ایام معدودات سے مراد ایام تشریق ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ ان دس دنوں میں بازار کی طرف تکبیر کہتے ہوئے جاتے تاکہ ان سے سن کر لوگ تکبیر کہیں اور حضرت محمد بن علی نفل کے بعد بھی تکبیر

www.alahazratnetwork.org

مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ ۔

٩١٦ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ ۔

کہے۔

محمد بن عرعرہ، شعبہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عمل ایسا نہیں جو ان دنوں کے عمل سے افضل ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ جہاد بھی؟ فرمایا کہ جہاد بھی مگر جو اپنی جان اور اپنے مال کو خطرے میں ڈال کر نکلا اور کچھ لے کر واپس نہیں لوٹا۔

بَابٌ ٦١٢ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتّٰى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْأَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلٰى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ وَمَمْشَاهُ تِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ ۔

منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے روز عرفات کو جائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے خیمے میں ہی تکبیر کہتے جس کو سن کر مسجد والے تکبیر کہتے اور بازار والے تکبیر کہتے یہاں تک کہ منیٰ تکبیر کی آواز سے گونج اٹھتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان دنوں میں تکبیر کہتے اور نمازوں کے بعد اور اپنے بستر پر، اپنے خیمے، مجلس اور راستے میں اور ان تمام دنوں میں۔ اور عورتیں ابان بن عثمان اور عمر بن عبد العزیز کے پیچھے ایام تشریق کی راتوں میں مسجد کے اندر مردوں کے ساتھ تکبیر کہا کرتیں۔

٩١٧ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ۔

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور ہم منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ تلبیہ کیسے کرتے تھے، فرمایا کہ اگر کوئی تلبیہ کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور اگر کوئی تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کرتا تھا۔

٩١٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ ۔

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہمیں حکم دیا جاتا کہ ہم عید کے روز نکلیں، یہاں تک کہ کنواری لڑکیاں اپنے پردے سے اور حیض والی بھی نکلیں اور لوگوں کے پیچھے رہتیں پس ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں، اس روز کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتے ہوئے

بَابٌ ٦١٣ الصَّلٰوةِ إِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

نمازِ عید برچھی کی آڑ میں پڑھنا

www.e ahazranet.vork.org

۹۱۹ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّي۔

محمد بن بشار، عبد الوہاب، عبید اللہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو برچھی گاڑی جاتی۔ پھر آپ نماز پڑھتے۔

بَابُ ۶۱۵ حَمْلِ الْعَنَزَةِ وَالْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ۔

عید کے روز امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا۔

۹۲۰ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا۔

ابراہیم بن منذر، ولید، ابو عمرو اوزاعی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت عیدگاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے سامنے نیزہ اٹھایا ہوتا جو عیدگاہ میں آپ کے سامنے نصب کر دیا جاتا پھر آپ اس کی طرف نماز پڑھتے۔

بَابُ ۶۱۶ خُرُوجِ النِّسَاءِ وَالْحُيَّضِ إِلَى الْمُصَلَّى۔

عورتوں اور حیض والیوں کا عیدگاہ کی طرف جانا۔

۹۲۱ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ قَالَ أَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہمیں حکم دیا جاتا کہ جوان اور پردے والی عورتوں کو نکالیں۔ ایوب نے یہی حفصہ کے طریق سے روایت کی۔ حدیث حفصہ میں یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جوان اور پردے والی عورتیں اور حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہا کریں۔

بَابُ ۶۱۷ خُرُوجِ الصِّبْيَانِ إِلَى الْمُصَلَّى

بچوں کا عیدگاہ کی طرف نکلنا

۹۲۲ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ۔

عبد الرحمٰن بن عابس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔

بَابُ ۶۱۸ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ۔ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ۔

عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا۔

حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے۔

۹۲۳ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیع کی طرف نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں

www.alahazratnetwork.org

اللہ علیہ وسلم یوم اضحی الی البقیع فصلی رکعتین ثم اقبل علینا بوجہہ فقال ان اول نسکنا فی یومنا ھذا ان نبدا بالصلوۃ ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد وافق سنتنا ومن ذبح قبل ذلک فانما ھو شیء عجلہ لاھلہ لیس من النسک فی شیء فقام رجل فقال یا رسول اللہ انی ذبحت وعندی جذعۃ خیر من مسنۃ قال اذبحھا ولا تفی عن احد بعدک۔

باب ٦١٩ العلم بالمصلی

٩٢٤ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن سفیان قال حدثنی عبد الرحمن بن عابس قال سمعت ابن عباس قیل لہ اشھدت العید مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ولولا مکانی من الصغر ما شھدتہ حتی اتی العلم الذی عند دار کثیر بن الصلت فصلی ثم خطب ثم اتی النساء ومعہ بلال فوعظھن وذکرھن وامرھن بالصدقۃ فرایتھن یھوین بایدیھن یقذفنہ فی ثوب بلال ثم انطلق ھو وبلال الی بیتہ۔

باب ٦٢٠ موعظۃ الامام النساء یوم العید۔

٩٢٥ حدثنا اسحق بن ابراھیم بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن جابر بن عبد اللہ قال سمعتہ یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر فصلی فبدا بالصلوۃ ثم خطب فلما فرغ نزل فاتی النساء فذکرھن وھو یتوکا علی ید بلال وبلال باسط ثوبہ یلقی فیہ النساء الصدقۃ قلت لعطاء زکوۃ یوم الفطر قال لا ولکن صدقۃ یتصدقن حینئذ تلقی فتخھا ویلقین قلت اتری حقا علی الامام ذلک ویذکرھن قال انہ لحق علیھم وما لھم لا یفعلونہ۔ قال ابن جریج واخبرنی الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن عباس قال شھدت الفطر مع النبی صلی اللہ علیہ

پھر ہماری جانب توجہ ہو کر فرمایا۔ اس روز ہماری سب سے پہلی عبادت یہ ہے کہ ہم نماز سے ابتدا کریں، پھر واپس جا کر قربانی کریں۔ جس نے ہم طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کے موافق کیا اور جس نے اس سے پہلے قربانی کی تو وہ اپنے گھر والوں کے لیے جلدی کی ہے اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں ذبح کر بیٹھا ہوں اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے فرمایا کہ اسے ذبح کرلو اور تمہارے بعد کسی کے لیے کافی نہیں۔

عیدگاہ میں جھنڈا نصب کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوئے؟ فرمایا۔ ہاں اور اگر آپ سے قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث شامل نہ ہوسکتا۔ یہاں تک کہ وہ جھنڈا آیا جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ پس نماز پڑھی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ کا حکم فرمایا۔ پس میں نے انہیں دیکھا اپنے ہاتھوں کو جھکاتی اور حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالتی تھیں۔ پھر آپ اور حضرت بلال اپنے گھر کی طرف آگئے۔

عید کے روز امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا۔

عطاء سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ عید الفطر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ نے نماز سے ابتداء کی پھر خطبہ دیا۔ جب فارغ ہوئے تو نیچے اترے اور عورتوں کے پاس تشریف لے گئے۔ انہیں نصیحت کی اور آپ نے حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقہ فطر؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ صدقہ جو وہ ڈال رہی تھیں اور ایک کو دیکھ کر دوسری ڈالتی۔ میں نے عطاء سے پوچھا کیا امام کے لیے ضروری ہے کہ عورتوں کو نصیحت کرے۔ فرمایا کہ یہ ان کے لیے ضروری ہے لیکن انہیں کیا ہو گیا کہ ایسا نہیں کرتے ——— حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ عید الفطر میں شامل ہوا تو وہ خطبے سے پہلے نماز پڑھتے پھر خطبہ دیتے۔ اس کے بعد

وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْآيَةَ ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا آنْتُنَّ عَلَى ذَلِكِ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ لَا يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِي وَأُمِّي فَيُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِيمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

بَابٌ ٦٢٣ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِي الْعِيدِ

٩٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيدِ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَأَتَيْتُهَا فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً فَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ فَقَالَتْ فَكُنَّا نَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى وَنُدَاوِي الْكَلْمَى فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ شَكَّ أَيُّوبُ وَالْحُيَّضُ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا الْحُيَّضُ قَالَتْ نَعَمْ أَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا

بَابٌ ٦٢٤ اعْتِزَالِ الْحُيَّضِ الْمُصَلَّى

٩٢٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے ہیں۔ پھر انہیں چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ آپ نے آیت پڑھی۔ اے نبی! جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس حاضر ہوں بیعت کرنے کو اس بات پر...... (۱۲/۶۰) پھر اس سے فارغ ہو کر فرمایا۔ کیا تم اس پر قائم ہو؟ ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا اور کسی دوسری نے ان کو جواب نہیں دیا۔ حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھی۔ فرمایا تو صدقہ دو اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا۔ پھر فرمایا شاباش تم پر میرے ماں باپ قربان۔ وہ چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبدالرزاق نے کہا کہ فتخ بڑی انگوٹھیوں کو کہتے ہیں جو عہد جاہلیت میں ہوتی تھیں۔

جب عورت کے پاس نماز عید کے لیے دوپٹہ نہ ہو۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ ہم اپنی جوان لڑکیوں کو عید کے دن نکلنے سے روکا کرتی تھیں چنانچہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری میں اس کے پاس گئی تو اس نے بتایا کہ اس کے بہنوئی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کیے اور وہ چھ جہادوں میں ان کے ساتھ تھی اس نے کہا کہ ہم مریضوں کی تیمار داری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ کیا اس میں کوئی حرج ہے اگر ہم میں سے کسی کے پاس دوپٹہ نہ ہو تو نہ نکلے فرمایا اس کی ساتھی اپنی چادر میں سے اڑھا دے تاکہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شامل ہوں۔ حفصہ نے فرمایا کہ جب حضرت ام عطیہ تشریف لائیں تو میں نے ان سے جا کر پوچھا کیا آپ نے یہ بات سنی ہے فرمایا۔ ہاں میرا باپ قربان اور جب بھی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرا باپ قربان آپ نے فرمایا کہ جوان پردے والیاں یا جوان اور پردے والیاں، ایوب کو شک ہے، اور حیض والیاں نکلیں۔ حیض والی عورتیں عید گاہ سے الگ رہیں لیکن بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ میں نے کہا حیض والی بھی؟ فرمایا ہاں۔ کیا حائضہ عرفات اور فلاں فلاں جگہ حاضر نہیں ہوتیں!

حائضہ کا عید گاہ سے الگ رہنا

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

www.alahazratnetwork.org

حدثنا عن ابن عون عن محمد قال قالت ام عطية امرنا ان نخرج فنخرج الحيض والعواتق وذوات الخدور. قال ابن عون او العواتق ذوات الخدور فاما الحيض فيشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم ويعتزلن مصلاهم.

فرمایا ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ ہم نکالیں حیض والی اور جوان اور پردہ دار۔ ابن عون نے کہا کہ جوان پردہ دار۔ پس حیض والی تو مسلمانوں کے اجتماع میں شریک ہوتیں اور ان کی دعاؤں میں لیکن ان کے نماز پڑھنے کی جگہ (عیدگاہ) سے ایک طرف رہتی تھیں۔

باب ۶۲۳ النحر والذبح يوم النحر بالمصلى

قربانی کے روز عیدگاہ میں نحر اور ذبح کرنا

۹۲۸ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال حدثنا الليث قال حدثني كثير بن فرقد عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ينحر او يذبح بالمصلى.

عبداللہ بن یوسف، لیث، کثیر بن فرقد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ میں نحر یا ذبح کیا کرتے۔

باب ۶۲۴ كلام الامام والناس في خطبة العيد واذا سئل الامام عن شيء وهو يخطب.

خطبہ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے متعلق پوچھا جائے

۹۲۹ - حدثنا مسدد قال حدثنا ابو الاحوص قال حدثنا منصور بن المعتمر عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم النحر بعد الصلوة فقال من صلى صلوتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوة فتلك شاة لحم فقام ابو بردة بن نيار فقال يا رسول الله والله لقد نسكت قبل ان اخرج الى الصلوة وعرفت ان اليوم يوم اكل وشرب فتعجلت واكلت واطعمت اهلي وجيراني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك شاة لحم قال فان عندي عناق جذعة هي خير من شاتي لحم فهل تجزي عني قال نعم ولن تجزي عن احد بعدك.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا۔ فرمایا: جو ہماری طرح نماز پڑھے اور ہماری طرح قربانی کرے اس کی قربانی ہوگی اور جو نماز سے پہلے قربانی کرے تو یہ بکری کا گوشت ہے۔ حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، خدا کی قسم میں نے تو نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کر لی اور میں سمجھا تھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے لہٰذا میں نے جلدی کی کہ کھا لیا اور گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بکری کا گوشت ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو گوشت والی بکریوں سے بہتر ہے، کیا یہ میرے لیے کافی ہوگا؟ فرمایا: ہاں لیکن تمہارے بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہوگا۔

ف: اس حدیث کا مضمون کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ قبل ازیں حدیث ۹۰۵، ۹۱۳، ۹۱۵ اور ۹۲۳ میں بھی گزر چکا ہے۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ ایک سالہ بکری کے بچے کی قربانی از روئے اصول کی روشنی میں درست نہیں ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بکری کا ایک سالہ بچہ قربانی کے طور پر ذبح کرنے کا مجاز بنا دیا۔ یہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ پروردگار عالم نے احکام شرعیہ میں بھی آپ کو اختیار مجاز و مختار بنایا ہے۔ اگر کوئی اس امر کا روشن ثبوت احادیث مطہرہ کی روشنی میں دیکھنا چاہے تو چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کا ایمان افروز رسالہ الامن والعلی پڑھے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرے۔

www.alahazratnetwork.org

٩٣٠ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحَهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِيرَانٌ لِي إِمَّا قَالَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَإِمَّا قَالَ بِهِمْ فَقْرٌ وَإِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعِنْدِي عَنَاقٌ لِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِيهَا.

٩٣١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ.

بَاب ٤٢٥ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ.

٩٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ.

بَاب ٤٢٦ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

وَكَذَلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرَى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا عِيدُنَا يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُ ابْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

٩٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی پھر خطبہ دیتے ہوئے حکم فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی انصار میں سے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میرے ہمسائے مفلس ہیں یا کہا کہ تنگ دست ہیں تو میں نے نماز سے پہلے قربانی کر لی اور میرے پاس میرا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ آپ نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرما دی۔

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور پھر قربانی کی اور فرمایا، جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے، اور جس نے نہیں کی اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

جو عید کے روز دوسرے راستے سے واپس لوٹے۔

محمد، ابو تمیلہ یحییٰ بن واضح، فلیح بن سلیمان، سعید بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز مخالف راستوں سے آیا جایا کرتے۔ متابعت کی اس کی یونس بن محمد، فلیح اور سعید نے حضرت ابوہریرہ سے اور حدیث جابر زیادہ صحیح ہے۔

جب نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے

اور یہی عورتیں اور جو گھروں اور گاؤں میں ہوں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اہل اسلام! یہ ہماری عید ہے۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے مولیٰ ابن ابی عتبہ کو زاویہ میں حکم دیا تو انہوں نے اپنی بیوی اور بچوں کو اکٹھا کر کے شہر والوں کی طرح نماز پڑھی اور تکبیر کہی۔ عکرمہ نے فرمایا کہ دیہات والے عید کے روز جمع ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے ہیں جیسے امام کرتا ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ جب نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر

www.alahazratnetwork.org

عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن أبا بكر دخل عليها وعندها جاريتان في أيام منى تدففان وتضربان والنبي صلى الله عليه وسلم متغش بثوبه فانتهرهما أبو بكر فكشف النبي صلى الله عليه وسلم عن وجهه فقال دعهما يا أبا بكر فإنها أيام عيد وتلك الأيام أيام منى وقالت عائشة رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يسترني وأنا أنظر إلى الحبشة وهم يلعبون في المسجد فزجرهم عمر فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعهم أمنا بني أرفدة يعني من الأمن.

ان کے پاس تشریف لائے اور ایام منیٰ میں دو لڑکیاں ان کے پاس دف بجا رہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے سے سر مبارک ڈھکا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: اے ابوبکر! انہیں رہنے دو کیونکہ یہ عید کے دن اور ایام منیٰ ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے چھپایا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کرنے دو۔ بنی ارفدہ! اطمینان سے کھیلتے رہو۔

ف: یہ مضمون پہلے حدیث ۹۰۰ میں بھی گزر چکا ہے اور ۹۲۸ میں بھی ہے۔ حدیث ۹۴۸ کے تحت ہم نے سابقہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فعل پر بحث کی ہے۔ اس حدیث کا مضمون سمجھنے کے لیے حدیث ۹۴۸ کا حاشیہ دیکھنا چاہیے۔ پروردگار عالم ہمیں بے راہ روی اور فتنہ حاضر کے جو تقاضے ہیں ان سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

باب ۶۲۷ الصلاة قبل العيد وبعدها

نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا

وقال أبو المعلى سمعت سعيدا عن ابن عباس كره الصلاة قبل العيد.

ابو المعلی کا بیان ہے کہ میں نے سعید سے سنا کہ حضرت ابن عباس نماز عید سے پہلے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے۔

٩٤٤- حدثنا أبو الوليد قال حدثنا شعبة قال أخبرني عدي بن ثابت قال سمعت سعيد بن جبير عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم الفطر فصلى ركعتين لم يصل قبلها ولا بعدها ومعه بلال.

ابو الولید، شعبہ، عدی بن ثابت، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ان سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔

أبواب الوتر

وتر کا بیان

باب ۶۲۸ ما جاء في الوتر

وتر کے متعلق روایات

٩٤٥- حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن نافع وعبد الله بن دينار عن ابن عمر أن رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الليل مثنى مثنى فإذا خشي أحدكم الصبح صلى ركعة واحدة توتر له

نافع اور عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

أَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

بَابُ ٦٢٨ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ

وتر کے متعلق روایات

٩٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى
فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ

نافع اور عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات
کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو
تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

ما قد صلى وعن نافع ان عبد الله بن عمر كان يسلم بين الركعة والركعتين في الوتر حتى يأمر ببعض حاجته۔

٩٣٦ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن مخرمة بن سليمان عن كريب ان ابن عباس اخبره انه بات عند ميمونة وهي خالته فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واهله في طولها فنام حتى انتصف الليل او قريبا منه فاستيقظ يمسح النوم عن وجهه ثم قرأ عشر آيات من آل عمران ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم الى شن معلقة فتوضأ فاحسن الوضوء ثم قام يصلي فصنعت مثله فقمت الى جنبه فوضع يده اليمنى على رأسي واخذ باذني يفتلها ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح۔

٩٣٧ حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني عبد الله ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث ان عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن ابيه عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الليل مثنى مثنى فاذا اردت ان تنصرف فاركع ركعة توتر لك ما صليت قال القاسم ورأينا اناسا منذ ادركنا يوترون بثلاث وان كلا لواسع ارجو ان لا يكون بشيء منه بأس۔

٩٣٨ حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عروة ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي احدى عشرة ركعة كانت تلك صلوته تعني بالليل فيسجد السجدة من ذلك قدر ما يقرأ احدكم خمسين آية قبل ان يرفع رأسه ويركع ركعتين قبل صلوة الفجر ثم يضطجع على شقه الايمن

نافع سے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر دیتے اور اپنی بعض حاجت کے لیے حکم دیا کرتے۔

کریب کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی زوجہ بھی۔ آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ آدھی یا اس کے قریب رات ہو گئی آپ بیدار ہوئے اور چہرے سے نیند کے آثار مٹائے۔ پھر سورۂ آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف کھڑے ہوئے اور خوب اچھی طرح وضو کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ لیا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوا۔ آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

یحییٰ بن سلیمان، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم فارغ ہونا چاہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو یہ تمہاری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ قاسم نے فرمایا کہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا تو ہم نے لوگوں کو تین وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور ہر طریقے کے اندر وسعت ہے۔ مجھے امید ہے کہ کسی طریقے میں بھی مضائقہ نہیں ہوگا۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ کے ذریعے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور یہ آپ کی رات کی نماز ہوتی۔ ان میں آپ سجدہ کیا کرتے کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لیتا اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کی اطلاع دیتے

www.alahazratnetwork.org

حتی یأتیہ المؤذن للصلٰوۃ ۔

باب ۶۲۹ ساعات الوتر ۔ قال ابو ہریرۃ اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالوتر قبل النوم

۹۲۹ ۔ حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید قال حدثنا انس بن سیرین قال قلت لابن عمر ارأیت الرکعتین قبل صلٰوۃ الغداۃ اطیل فیہما القراءۃ فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل مثنٰی مثنٰی ویوتر برکعۃ ویصلی الرکعتین قبل صلٰوۃ الغداۃ وکأن الاذان باذنیہ قال حماد ای بسرعۃ ۔

۹۳۰ ۔ حدثنا عمر بن حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنی مسلم عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتہٰی وترہ الی السحر ۔

باب ۶۳۰ ایقاظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہلہ بالوتر

۹۳۱ ۔ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیٰی قال حدثنا ہشام قال حدثنی ابی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا راقدۃ معترضۃ علٰی فراشہ فاذا اراد ان یوتر ایقظنی فاوترت ۔

باب ۶۳۱ لیجعل اٰخر صلٰوتہ وترا

۹۳۲ ۔ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیٰی بن سعید عن عبید اللہ قال حدثنی نافع عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا اٰخر صلٰوتکم باللیل وترا ۔

باب ۶۳۲ الوتر علی الدابۃ

۹۳۳ ۔ حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ابی بکر بن عمر بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب عن سعید بن یسار انہ قال کنت اسیر مع

حاضر ہو جاتا۔

وتر کے اوقات۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ آپ کے خیال میں کیا میں نماز فجر سے پہلے دو رکعتوں میں لمبی قرأت پڑھا کروں؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت سے وتر بنا لیتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور گویا اذان آپ کے کانوں میں ہوتی۔ حماد نے فرمایا کہ جلدی سے۔

عمر بن حفص، ان کے والد، اعمش، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے اور آپ کا وتر سحر تک ہوتا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وتر کے لیے اہل خانہ کو جگانا۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر لیٹی ہوتی۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔

اپنی آخری نماز کو وتر بنانا چاہیے۔

مسدد، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنایا کرو۔

سواری پر وتر پڑھنا۔

سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا جب مجھے صبح ہو جانے کا ڈر ہوا تو میں نے اتر کر وتر پڑھے اور انہیں جا ملا۔ حضرت عبد اللہ

مع عبد اللّٰہ بن عمر بطریق مکۃ فقال سعید فلما خشیت الصبح نزلت فاوترت ثم لحقتہ فقال عبد اللّٰہ بن عمر این کنت فقلت خشیت الصبح فنزلت فاوترت فقال عبد اللّٰہ الیس لک فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ فقلت بلی واللّٰہ قال فان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یوتر علی البعیر۔

باب الوتر فی السفر۔

۹۳۴ - حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا جویریۃ بن اسماء عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصلی فی السفر علی راحلتہ حیث توجہت بہ یومی ایماء صلوۃ اللیل الا الفرائض ویوتر علی راحلتہ۔

باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ

۹۳۵ - حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن محمد بن سیرین قال سئل انس بن مالک اقنت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الصبح قال نعم فقیل اوقنت قبل الرکوع قال بعد الرکوع یسیرا۔

۹۳۶ - حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عاصم قال سألت انس بن مالک عن القنوت فقال قد کان القنوت قلت قبل الرکوع او بعدہ قال قبلہ قال فان فلانا اخبرنی عنک انک قلت بعد الرکوع فقال کذب انما قنت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعد الرکوع شہرا اراہ کان بعث قوما یقال لہم القراء زہاء سبعین رجلا الی قوم من المشرکین دون اولئک وکان بینہم وبین رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عہد فقنت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شہرا یدعو علیہم۔

۹۳۷ - حدثنا احمد بن یونس قال حدثنا زائدۃ عن التیمی عن ابی مجلز عن انس بن مالک قال قنت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم شہرا یدعو علی رعل وذکوان۔

حضرت نے فرمایا کہاں رہ گئے تھے؟ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو اترا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کی مبارک زندگی میں پیروی کے لیے اچھا نمونہ نہیں ہے؟ میں عرض گزار ہوا، اللہ کی قسم، کیوں نہیں۔ فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

سفر میں وتر پڑھنا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہوتا اور رات کی نماز اشارے سے پڑھ لیتے سوائے فرضوں کے اور وتر سواری پر پڑھتے۔

رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کیا رکوع سے پہلے قنوت پڑھی؟ فرمایا کہ رکوع کے تھوڑا بعد۔

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ قنوت پڑھی جاتی تھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ پہلے۔ میں نے کہا فلاں نے آپ کی طرف سے بتایا کہ آپ رکوع کے بعد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ جھوٹ بولتا ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے قاریوں کے ستر افراد کو مشرکوں کی ایک قوم کی طرف بھیجا تھا جب کہ ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور ان مشرکوں کی بربادی کے لیے دعا کی۔

ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قبیلہ رعل و قبیلہ ذکوان والوں کی بربادی کے لیے دعا کی۔

۹۴۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ ۔

مسدد، اسماعیل، خالد، ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ قنوت نماز مغرب اور نماز فجر میں پڑھی جاتی تھی۔

أَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کا بیان

بَابُ ۴۳۵ الْاِسْتِسْقَاءِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ ۔

استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز استسقاء کے لیے نکلنا۔

۹۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

ابو نعیم، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے کے لیے نکلے اور اپنی چادر الٹ لی۔

بَابُ ۴۳۶ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ الٰہی ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔

۹۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آخری رکعت سے سر اٹھاتے تو کہتے۔ اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا۔ ابن ابو الزناد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ یہ سب دعائیں صبح کی نماز میں کی جاتی تھیں۔

۹۵۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ

حمیدی، سفیان، اعمش، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عبداللہ ۔۔۔ عثمان بن ابو شیبہ، جریر، منصور، ابو الضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہو گئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب ان

أَبْوَابُ الِاسْتِسْقَاءِ

بَابُ ٦٣٥ الِاسْتِسْقَاءِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ ۔

٩٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

بَابُ ٦٣٦ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ ۔

٩٥٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ ۔

٩٥١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوسُفَ

نمازِ استسقاء کا بیان

استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نمازِ استسقاء کے لیے نکلنا۔

ابو نعیم، سفیان، عبد اللہ بن ابو بکر، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے نکلے اور اپنی چادر الٹ لی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ الٰہی ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آخری رکعت سے سر اٹھاتے تو کہتے۔ اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھ لیا۔ ابن ابو الزناد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ یہ سب دعائیں صبح کی نماز میں کی جاتی تھیں۔

حمیدی، سفیان، اعمش، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عبد اللہ ۔ عثمان بن ابو شیبہ، جریر، منصور، ابو الضحیٰ، مسروق سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہو گئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب ان

فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ لَهُمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ ۔

جیسے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث دھواں سا نظر آتا پس ابو سفیان نے آ کر کہا اے محمد! آپ اللہ کا حکم ماننے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہو گئی، ان کے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اس دن کا انتظار کرو جب آسمان واضح طور پر دھواں لائے گا۔۔۔ عائدون تک۔ اللہ فرمایا: جس روز ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے (۴۴: ۱۰-۱۶) البطشۃ یوم بدر ہے جب کہ دھواں، پکڑ، قید اور آیت روم گزر چکیں۔

باب ۶۳۴ سُؤَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ إِذَا قَحَطُوا ۔

قحط سالی میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے سوال کرنا۔

۹۵۲ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ ۔

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ۔ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ ۔

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ۔ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ ۔

عمرو بن علی، ابو قتیبہ، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا ؎ وہ گورے رنگ والے، جن کے چہرے کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی ہے، یتیموں کا سہارا، بیواؤں کا محافظ۔

عمر بن حمزہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ میں نے شاعر کی یہ بات کہی ہے کہ اللہ کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھا کہ ان کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی تو آپ اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگے اور یہ شعر ابو طالب کا ہے۔

۹۵۳ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔

حسن بن محمد، محمد بن عبداللہ انصاری، ابو عبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش کی دعا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے کرتے اور کہتے اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیا کرتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ پس ان پر بارش ہوئی۔

ف: یہاں نیک اعمال بارگاہ خداوندی میں وسیلہ ہیں جیسا کہ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (۲: ۴۵) سے معلوم ہوتا ہے کہ صبر اور نماز سے استعانت کرنا یعنی مدد حاصل کرنا گویا انہیں وسیلہ بنانا ہے۔ اسی طرح مقربین بارگاہ الٰہیہ کو بھی وسیلہ بنایا جا سکتا ہے۔ صحابہ کرام رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر پروردگار عالم سے بارش مانگا کرتے اور پھر حضور کے

www.alahazratnetwork.org

چچا جان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بنا کر بارش کی دعا کیا کرتے اور ان کی دعا بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت حاصل کیا کرتی تھی۔ صحابہ کرام کا عمل اس فعل کی حقانیت پر مہر تصدیق کر رہا ہے اور ہم ان بزرگوں کی پیروی پر مامور ہیں کیونکہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی منہ بولتی تصویریں تھے اور ان میں سے ہر بزرگ کی پیروی میں نجات کی ضمانت موجود ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۶۳۸ تَحْوِيْلِ الرِّدَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقاء کے وقت چادر کو الٹ دینا۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَاءَهٗ ۔

اسحاق، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن ابوبکر، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو اپنی چادر الٹ دی۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ اَبَاهُ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ هُوَ صَاحِبُ الْاَذَانِ وَلٰكِنَّهٗ وَهْمٌ لِاَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ الْاَنْصَارِ ۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم اپنے والد محترم سے، وہ اپنے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے تو بارش کے لیے دعا کی، قبلے کی طرف منہ کیا، چادر الٹ دی اور دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا: ابن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ وہی اذان والے ہیں لیکن یہ ان کا وہم ہے کیونکہ عبداللہ بن زید تو مازنی ہیں، جو مازن انصار کا قبیلہ ہے۔

بَابُ ۶۳۹ انْتِقَامِ الرَّبِّ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ بِالْقَحْطِ اِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمُهٗ ۔

جب حرام کاموں کا ارتکاب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے۔

بَابُ ۶۴۰ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

جامع مسجد میں نماز استسقاء پڑھنا

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّغِيْثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّلَا شَيْئًا وَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعے کے دن ایک آدمی منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ ہم پر بارش برسا، اے اللہ ہم پر بارش برسا، اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم اس وقت ہم نے آسمان میں کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا وغیرہ نہیں دیکھا تھا اور ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا عمارت بھی نہیں تھی کہ پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا

بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم أمطرت فلا والله ما رأينا الشمس سبتا ثم دخل رجل من ذلك الباب في الجمعة المقبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول الله هلكت الأموال وانقطعت السبل فادع الله أن يمسكها عنا قال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والجبال والظراب والأودية ومنابت الشجر قال فأقلعت وخرجنا نمشي في الشمس قال شريك فسألت أنس بن مالك أهو الرجل الأول قال لا أدري.

جب وہ آسمان کے درمیان میں آیا تو پھیل گیا۔ پھر بارش ہوئی۔ خدا کی قسم ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ ایک آدمی اسی دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کیا یہ وہی پہلا آدمی تھا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

باب ٧٢٣ الاستسقاء في خطبة الجمعة غير مستقبل القبلة.

خطبۂ جمعہ میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا۔

٩٥٧ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا إسماعيل بن جعفر عن شريك عن أنس بن مالك أن رجلا دخل المسجد يوم الجمعة من باب كان نحو دار القضاء ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما ثم قال يا رسول الله هلكت الأموال وانقطعت السبل فادع الله يغيثنا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم أغثنا اللهم أغثنا قال أنس ولا والله ما نرى في السماء من سحاب ولا قزعة وما بيننا وبين سلع من بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم أمطرت فلا والله ما رأينا الشمس سبتا ثم دخل رجل من ذلك الباب في الجمعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول الله هلكت الأموال وانقطعت السبل فادع الله يمسكها عنا قال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے روز مسجد میں دار القضاء کی جانب والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ ہمارے لیے بارش مانگیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور کہا، اے اللہ! بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا اللہ کی قسم ہم نے کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا اور ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا محلہ نہ تھا۔ پس اس کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل نمودار ہوا۔ جب وہ آسمان میں آیا تو پھیل گیا۔ پس اللہ کی قسم ہم نے ایک ہفتہ دھوپ نہیں دیکھی۔ پھر اگلے جمعہ اسی دروازے سے ایک آدمی اندر داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم سے اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا، اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ!

www.alahazratnetwork.org

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ ۔

پہاڑیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر برس۔ وہ بند ہوگئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے کہا، کیا یہ آدمی وہی پہلا تھا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ ۔

منبر پر بارش کی دعا کرنا۔

۹۵۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا اَنْ نَّصِلَ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّصْرِفَهُ عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يُمْطَرُوْنَ وَلَا يُمْطَرُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ، بارش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں تک نہیں پہنچے تھے اور اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے پھیر دے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ سو میں نے بادل دیکھا کہ دائیں بائیں پھٹ گئے، وہاں بارش ہوتی رہی اور مدینہ والوں پر نہیں برسے۔

بَابُ مَنِ اكْتَفٰى بِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ ۔

جس نے نماز جمعہ میں بارش کی دعا کرنا کافی سمجھا۔

۹۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَامَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مویشی ہلاک ہوگئے اور راستے بند ہوگئے۔ آپ نے دعا کی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہ عرض گزار ہوا کہ مکان گر گئے اور راستے بند ہوگئے اور مویشی ہلاک ہوگئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کہا، اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ اِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ ۔

جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا۔

۹۶۰ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ مویشی ہلاک ہوگئے اور راستے بند ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے

الله هلكت المواشي وتقطعت السبل فادع الله فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فمطرنا من جمعة إلى جمعة فجاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله تهدمت البيوت وتقطعت السبل وهلكت المواشي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم على ظهور الجبال والآكام وبطون الأودية ومنابت الشجر فانجابت عن المدينة انجياب الثوب.

باب ٦٢٥ ما قيل إن النبي صلى الله عليه وسلم لم يحول رداءه في الاستسقاء يوم الجمعة

٩٦١ حدثنا الحسن بن بشر قال حدثنا معافى بن عمران عن الأوزاعي عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك أن رجلا شكا إلى النبي صلى الله عليه وسلم هلاك المال وجهد العيال فدعا الله يستسقي ولم يذكر أنه حول رداءه ولا استقبل القبلة.

باب ٦٢٦ إذا استشفعوا إلى الإمام ليستسقي لهم لم يردهم

٩٦٢ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن شريك بن عبد الله بن أبي نمر عن أنس بن مالك أنه قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هلكت المواشي وتقطعت السبل فادع الله فدعا الله فمطرنا من الجمعة إلى الجمعة فجاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله تهدمت البيوت وتقطعت السبل وهلكت المواشي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم على ظهور الجبال والآكام وبطون الأودية ومنابت الشجر فانجابت عن المدينة انجياب الثوب.

باب ٦٢٧ إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط

٩٦٣ حدثنا محمد بن كثير عن سفيان قال

پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔

جمعہ کے روز بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چادر اُلٹنے کے متعلق جو کہا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مال کے ہلاک ہونے اور اہل و عیال کے تنگ ہونے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بارش مانگی لیکن راوی نے چادر کے اُلٹنے اور قبلہ جانب منہ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ اُن کی خواہش کو رد نہ کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹتا ہے۔

جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی سفارش کریں۔

مسروق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدثنا محمد ثنا الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق
قال اتیت ابن مسعود فقال ان قریشا ابطؤوا عن الاسلام
فدعا علیهم النبی صلی الله علیه وسلم فاخذتهم سنة
حتی هلکوا فیها واکلوا المیتة والعظام فجاءه ابو
سفیان فقال یا محمد جئت تامر بصلة الرحم وان
قومک قد هلکوا فادع الله عز وجل فقرا فارتقب یوم
تاتی السماء بدخان مبین الآیة ثم عادوا الی کفرهم
فذلک قوله تعالی یوم نبطش البطشة الکبری یوم
بدر وزاد اسباط عن منصور فدعا رسول الله صلی الله
علیه وسلم فسقوا الغیث فاطبقت علیهم سبعا وشکا
الناس کثرة المطر فقال اللهم حوالینا ولا علینا
فانحدرت السحابة عن راسه فسقوا الناس حولهم

باب ۴۲۸ الدعاء اذا کثر المطر حوالینا ولا علینا

۹۶۳ حدثنی محمد بن ابی بکر قال حدثنا معتمر
عن عبید الله عن ثابت عن انس قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یخطب یوم الجمعة فقام الناس
فصاحوا فقالوا یا رسول الله قحط المطر واحمرت الشجر
وهلکت البهائم فادع الله ان یسقینا فقال اللهم
اسقنا مرتین وایم الله ما نری فی السماء قزعة من
سحاب فنشات سحابة وامطرت ونزل عن المنبر فصلی
فلما انصرف لم تزل تمطر الی الجمعة التی تلیها فلما
قام النبی صلی الله علیه وسلم یخطب صاحوا الیه
تهدمت البیوت وانقطعت السبل فادع الله یحبسها
عنا فتبسم النبی صلی الله علیه وسلم وقال اللهم
حوالینا ولا علینا فتکشطت المدینة فجعلت تمطر
حولها وما تمطر بالمدینة قطرة فنظرت الی المدینة
وانها لفی مثل الاکلیل۔

باب ۴۲۹ الدعاء فی الاستسقاء قائما

کی صورت میں عذاب تو آنحضور نے فرمایا، جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں دیر کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی بربادی کے لیے دعا کی۔ پس وہ قحط میں مبتلا ہو کر ہلاک ہونے لگے اور مردار اور ہڈیاں بھی کھا گئے۔ پس ابو سفیان حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، اے محمد! آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے سو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ نے پڑھا: انتظار کرو جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا۔ پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس روز ہم سخت گرفت کریں گے: وہ بدر کا دن ہے۔ اسباط نے منصور سے یہ زیادتی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو ان پر بارش برسی اور متواتر سات روز تک۔ لوگوں نے کثرتِ باران کی شکایت کی تو آپ نے کہا: اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ پس آپ کے اوپر سے بادل ہٹ گئے اور ارد گرد کے لوگوں پر برسے۔

زیادہ بارش ہو تو دعا کہ ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے۔ بعض لوگ کھڑے ہو کر چیخے اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! قحط بارش، درخت سرخ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دو دفعہ کہا: اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ خدا کی قسم ہم نے آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا کہ ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور برسا اور آپ منبر سے اترے اور نماز پڑھی۔ جب فارغ ہو گئے تو برابر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے فریاد کی۔ گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے روک لے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا: اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ سے چھٹ گیا اور ارد گرد برستا رہا، مدینہ منورہ پر ایک بوند بھی نہیں پڑی۔ میں مدینہ منورہ کو چمکتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا

www.alahazratnetwork.org

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَاسْتَسْقَى فَقَامَ بِهِمْ عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقَى ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَرَأَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ابو نعیم نے زہیر سے، ابو اسحاق نے کہ حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نکلے اور ان کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم بھی نکلے اور بارش کے لیے دعا کی تو انہوں نے بغیر منبر کے پیروں پر کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کی پھر دو رکعت نماز پڑھی جہری قرأت کے ساتھ اور اذان واقامت نہ کہی۔ ابو اسحاق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن یزید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔

---

۹۶۵ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوا۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ ان کے لیے بارش کی دعا کرنے نکلے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور اپنی چادر الٹ دی۔ تو ان پر بارش ہوئی۔

بَابُ ٦٥٠ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں جہر سے قرأت پڑھنا

۹۶۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

ابو نعیم، ابن ابی ذئب، زہری، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے تو قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر دعا کی اور اپنی چادر الٹ دی پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں جہر سے قرأت کی۔

بَابُ ٦٥١ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کیسے پھیری!

۹۶۷ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جس روز کہ نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے لوگوں کی طرف پشت مبارک کر لی اور قبلہ رو ہو کر دعا کی۔ پھر اپنی چادر الٹ دی پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور دونوں میں جہر سے قرأت کی۔

بَابُ ٦٥٢ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ۔

نماز استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

۹۶۸ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

قتیبہ بن سعید، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر الٹ

وَقَلَبَ رِدَاءَهُ ۔

بَابُ ۵۵۳ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمُصَلّٰى ۔

۹٦۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ قَالَ سُفْيَانُ فَاَخْبَرَنِي الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ ۔

بَابُ ۵۵۴ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

۹۷۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّيْ وَاَنَّهُ لَمَّا دَعَا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِيٌّ وَالْاَوَّلُ كُوْفِيٌّ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ۔

بَابُ ۵۵۵ رَفْعِ النَّاسِ اَيْدِيَهُمْ مَعَ الْاِمَامِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

وَقَالَ اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ مِّنْ اَهْلِ الْبَدْوِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَرَفَعَ النَّاسُ اَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَ قَالَ فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى مُطِرْنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتّٰى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰى فَاَتَى الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيْقُ بَشِقَ اَيْ مَلَّ وَقَالَ

دی۔

عیدگاہ میں نماز استسقاء پڑھنا۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش کے لیے دعا کرنے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ تو قبلہ کی طرف منہ کیا تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر الٹ دی ـــ سفیان، مسعودی، ابوبکر نے کہا کہ داہنے حصے کو بائیں کر کے پلٹ ڈالا۔

نماز استسقاء میں قبلہ رُو ہونا۔

محمد، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد، عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے جب دعا کی یا دعا کرنے کا ارادہ کیا تو قبلہ رُو ہو گئے اور اپنی چادر کو الٹ دیا ـــ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ عبداللہ بن زید مازنی ہیں اور پہلے کوفی ہیں اور وہ ابن یزید ہیں۔

نماز استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھوں کو اٹھانا

ایوب بن سلیمان، ابوبکر بن اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے سنا کہ جمعہ کے روز جنگل کا رہنے والا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے، بال بچے ہلاک ہو گئے، لوگ ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ پس ہم مسجد سے ابھی نہیں نکلے تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی اور اگلے جمعہ تک تو بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مسافر تنگ آ گئے اور راستے بند ہو گئے۔ بشق یعنی اکتا جانا ـــ اویسی، محمد بن جعفر، یحییٰ بن سعید اور شریک نے کہا کہ ہم نے حضرت انس سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلیں

www.alahazratnetwork.org

الأويسي حدثني محمد بن جعفر عن يحيى بن سعيد وشريك سمعا أنسا عن النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه حتى رأيت بياض إبطيه۔

کی سفیدی دیکھی۔

باب ۵۵۳ رفع الإمام يده في الاستسقاء

نمازِ استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اٹھانا

۹۷۱ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا يحيى وابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يرفع يديه في شيء من دعائه إلا في الاستسقاء فإنه يرفع حتى يرى بياض إبطيه۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی بھی دعا میں ہاتھوں کو اتنے اونچے نہ اٹھایا کرتے جتنے کہ بارش کی دعا کے وقت۔ اس وقت آپ اتنے اونچے اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

باب ۵۵۴ ما يقال إذا مطرت وقال ابن عباس كصيب المطر وقال غيره صاب وأصاب يصوب۔

بارش کے وقت کیا کہے

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صیّب سے مراد بارش ہے اور دوسروں نے کہا کہ صاب اور اصاب مشتق یصوب سے ہیں۔

۹۷۲ - حدثنا محمد بن مقاتل قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا عبيد الله عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا رأى المطر قال اللهم صيبا نافعا تابعه القاسم بن يحيى عن عبيد الله ورواه الأوزاعي وعقيل عن نافع۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو کہتے اے اللہ! ہم پر نفع بخش بارش برسا۔ متابعت کی اس کی قاسم بن یحییٰ نے عبید اللہ سے اور روایت کیا اسے اوزاعی اور عقیل نے نافع سے۔

باب ۵۵۵ من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته۔

جو بارش میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں۔

۹۷۳ - حدثنا محمد بن مقاتل قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا الأوزاعي قال حدثنا إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة الأنصاري قال حدثني أنس بن مالك قال أصابت الناس سنة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب على المنبر يوم الجمعة قام أعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا أن يسقينا قال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه وما في السماء قزعة قال فثار سحاب أمثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره

اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگ قحط کی لپیٹ میں آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش برسے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے۔ آسمان میں کوئی بادل نہیں تھا لیکن پہاڑ جیسے بادل آ گئے۔ پھر آپ منبر سے نہیں اترے تھے یہاں تک کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر بارش

حتی رأیت المطر یتحادر علی لحیتہ. قال فمطرنا یومنا
ذلک ومن الغد ومن بعد الغد والذی یلیہ الی الجمعۃ
الاخری فقام ذلک الاعرابی او رجل غیرہ فقال یا رسول
اللہ تہدم البناء وغرق المال فادع اللہ لنا فرفع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فقال اللہم حوالینا ولا
علینا قال فما جعل یشیر بیدہ الی ناحیۃ من السماء
الا تفرجت حتی صارت المدینۃ فی مثل الجوبۃ حتی
سال الوادی وادی قناۃ شہرا قال فلم یجئ احد من
ناحیۃ الا حدث بالجود.

باب ٦٥٨ اذا ہبت الریح

٩٧٣ - حدثنا سعید بن ابی مریم قال اخبرنا محمد
بن جعفر قال اخبرنی حمید انہ سمع انس بن مالک
یقول کانت الریح الشدیدۃ اذا ہبت عرف ذلک فی
وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

باب ٦٥٩ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالصبا

٩٧٤ - حدثنا مسلم قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن
مجاہد عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
نصرت بالصبا واہلکت عاد بالدبور.

باب ٦٦٠ ما قیل فی الزلازل والآیات

٩٧٥ - حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال حدثنا
ابو الزناد عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ہریرۃ قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یقبض العلم
وتکثر الزلازل ویتقارب الزمان وتظہر الفتن ویکثر
الہرج وہو القتل القتل حتی یکثر فیکم المال فیفیض.

٩٧٦ - حدثنی محمد بن المثنی قال حدثنا حسین
بن الحسن قال حدثنا ابن عون عن نافع عن ابن عمر
قال اللہم بارک لنا فی شامنا وفی یمننا قال قالوا وفی
نجدنا قال قال اللہم بارک لنا فی شامنا وفی یمننا قالوا

رہی اس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ پس آپ دست مبارک سے آسمان کی جس طرف اشارہ کرتے ادھر سے پھٹ جاتا یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھال کی طرح ہو گیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اس بارش کی کثرت کا ذکر ضرور کرتا۔

جب آندھی آئے۔

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تیز آندھی آتی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور ہی سے پہچان لی جاتی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری باد صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے۔

مسلم، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری باد صبا کے ساتھ مدد فرمائی گئی اور قوم عاد باد صرصر سے ہلاک کی گئی۔

زلزلوں اور فتنوں کے متعلق جو کہا گیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم قبض فرما لیا جائے، زلزلے کثرت سے آئیں، وقت ایک دوسرے سے قریب ہو جائے، فتنے ظاہر ہوں اور ہرج بڑھ جائے اور وہ قتل ہے، مال کی کثرت ہوگی کہ وہ ابل پڑے گا۔

محمد بن مثنیٰ، حسین بن حسن، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اور ہمارے نجد میں؟ دوبارہ کہا: اے اللہ! ہمارے

وَفِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۔

شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ عرض گزار ہوئے، اور ہمارے نجد میں؟ فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلے گا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شام اور یمن کے صوبے بابرکت تھے جن میں مزید برکت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا بھی فرمائی اور نجد کا صوبہ منحوس ہے جس کو پیشتر علماء برکت سے محروم رکھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نحوست کی تین وجوہات بیان فرمائیں: زلزلے آنا، فتنے اٹھنا اور وہاں سے شیطان کی سینگ کا نکلنا ... یہ لوگ شیطان جیسی توحید کے علمبردار بن کر نکلیں گے ... انبیائے کرام کی تعظیم سے شیطان کی طرح بڑے زور و شور سے منع کریں گے ... ان کے مولوی بدعت و شرک کی طرح سجدہ اور تعظیم کے الفاظ بھی مسلمانوں میں کہاں کے حرمت بن کر رہ گئے ہیں۔ شیطان والی توحید کی علمبرداری اور انبیائے کرام کے خداداد علوم و اختیارات کا انکار تنقیص ان ہی کا شیوہ ہے۔ ان لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بَابُ ٦٦١ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شُكْرَكُمْ

۹۷۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تم جھٹلانے ہی کو اپنی روزی بناتے ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اپنا شکر۔

ہم سے اسماعیل ... عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر بارش والی رات کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی، کوئی مجھ پر ایمان رکھنے والا اور ستاروں کا منکر ... جس نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے نے بارش برسائی، وہ میرا منکر اور ستاروں پر یقین رکھنے والا ہے۔

بَابُ ٦٦٢ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ۔

۹۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِي

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی اور کوئی نہیں

الأرحام ولا تعلم نفس ماذا تكسب غدا وما تدري نفس بأي أرض تموت وما يدري أحد متى يجيء المطر

جانتا کہ کس زمین میں مرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی۔

ف: اس سے مراد یہ ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے بتائے بغیر کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا نے ان پانچ چیزوں کا علم مطلقاً کسی کو دیا ہی نہیں ہے کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان غیوب خمسہ میں سے کتنی ہی جزئیات کی خبر دی ہے جیسا کہ معتبر کتابوں میں موجود ہے۔

أَبْوَابُ الْكُسُوْفِ

بَابُ (۶۶۳) الصَّلٰوةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا۔

۹۷۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ۔

ترجمہ: ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ سورج گرہن لگ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔ پس ہم بھی داخل ہو گئے تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا، جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ وہ درست ہو جائے۔

۹۸۰ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا۔

قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کسی آدمی کی موت کے سبب گہن نہیں لگتے بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب انہیں دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

۹۸۱ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد ماجد سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۹۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادٍ

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابو معاویہ، زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ

أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ ۔

٩٧٩ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ ۔

٩٨٠ ۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَقُومُوا فَصَلُّوا ۔

٩٨١ ۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا ۔

٩٨٢ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا۔

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ سورج گرہن لگ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہوگئے۔ پس ہم بھی داخل ہوگئے تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں یہاں تک کہ سورج صاف ہوگیا آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ وہ درست ہوجائے۔

قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کسی آدمی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب انہیں دیکھو تو کھڑے ہوجاؤ اور نماز پڑھو۔

اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والد محترم حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابو معاویہ، زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

بن علاقة عن المغيرة بن شعبة قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات إبراهيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتم فصلوا وادعوا الله.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا، جس روز کہ حضرت ابراہیم (آپ کے صاحبزادے) نے وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

باب ٦٢٤ الصدقة في الكسوف.

٩٨٣ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أنها قالت خسفت الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس فقام فأطال القيام ثم ركع فأطال الركوع ثم قام فأطال القيام وهو دون القيام الأول ثم ركع فأطال الركوع وهو دون الركوع الأول ثم سجد فأطال السجود ثم فعل في الركعة الأخرى مثل ما فعل في الركعة الأولى ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله وأثنى عليه ثم قال إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتم ذلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال يا أمة محمد والله ما من أحد أغير من الله أن يزني عبده أو تزني أمته يا أمة محمد والله لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا.

سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر رکوع کیا تو لمبا کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جن کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر فرمایا: اے امت محمد! خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جبکہ اس کا بندہ یا اس کی بندی زنا کرے۔ اے امت محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

باب ٦٢٥ النداء بالصلاة جامعة في الكسوف.

٩٨٤ - حدثني إسحاق قال أخبرنا يحيى بن صالح قال حدثنا معاوية بن سلام بن أبي سلام الحبشي الدمشقي قال حدثنا يحيى بن أبي كثير قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف الزهري عن عبد الله بن عمرو قال لما كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نودي إن الصلاة جامعة.

سورج گرہن کے وقت اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر پکارنا۔

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام بن ابو سلام حبشی دمشقی، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کے لفظ سے ندا کی گئی۔

باب ۶۶۵ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٩٨٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَجَلْ لِأَنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ۔

باب ۶۶۶ هَلْ يَقُولُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَخَسَفَ الْقَمَرُ

٩٨٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

نماز کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا۔ حضرت عائشہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب ۔۔۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عروہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سورج گرہن لگا تو آپ مسجد کی طرف نکلے اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرأت پڑھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا۔ کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا اور طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ چنانچہ چار سجدوں میں چار رکوع کیے اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی شایان شان ثناء کی۔ پھر فرمایا کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت یا حیات سے انہیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو۔ کثیر بن عباس نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس اسی طرح سورج گرہن کے دن حدیث بیان کیا کرتے تھے جیسے عروہ کی حضرت عائشہ سے ہے۔ میں نے عروہ سے کہا کہ تمہارے بھائی نے مدینہ منورہ میں سورج گرہن کے دن دو رکعتیں صبح کی نماز سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ فرمایا ہاں، ان سے سنت میں غلطی ہوئی۔

سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وخسف القمر فرمایا ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جبکہ سورج گرہن لگا تھا۔ آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور طویل قرأت پڑھی۔ پھر رکوع کیا اور طویل

www.alahazratnetwork.org

فَقَامَ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلٰوةِ.

رکوع کیا پھر سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور اسی طرح کھڑے رہے۔ پھر طویل قرأت پڑھی لیکن پہلی سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا طویل لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر طویل سجدے کیے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر سلام پھیرا تو سورج روشن ہو گیا تھا۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے سورج اور چاند گرہن لگنے کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور زندگی سے انہیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم دیکھو تو نماز کی طرف چلو۔

بَابُ ۶۶۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ قَالَهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اسے حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۹۸۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ مُوسَى عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ.

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا لیکن ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ عبد اللہ (بخاری) نے کہا کہ عبد الوارث، شعبہ، خالد بن عبد اللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس سے روایت کرتے ہوئے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ متابعت کی موسیٰ نے مبارک سے، انہوں نے حسن سے کہ حضرت ابو بکرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور متابعت کی اشعث نے حسن بصری سے۔

بَابُ ۶۶۹ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا۔

۹۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودن کچھ مانگنے آئی اور کہنے لگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کیا لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سے اس کی پناہ۔ پھر ایک صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت

www.alahazratnetwork.org

ثُمَّ رَكِبَ فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

لوٹ کر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجروں کے درمیان سے گزرے۔ پھر نماز پڑھتے کھڑے ہوگئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھے اور سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھے، سجدہ کیا اور فرمایا جو اللہ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي الْكُسُوفِ

989 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا.

نماز کسوف میں لمبے سجدے کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو الصلوٰۃ جامعۃ کہہ کر ندا کی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج روشن ہوگیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی اتنے طویل سجدے نہیں کیے۔

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً وَصَلَّى لَهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَّعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ

990 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ

نماز کسوف باجماعت پڑھنا اور حضرت ابن عباس نے لوگوں کو صفہ زمزم میں نماز پڑھائی اور علی بن عبداللہ بن عباس نے انہیں اکٹھا کیا اور حضرت ابن عمر نے نماز پڑھائی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا گویا سورہ البقرہ کی قرأت کے برابر۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر اٹھے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم

www.alahazratnetwork.org

الأول ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام
الأول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول
ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الأول
ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأول ثم سجد
ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال إن الشمس و
القمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا
لحياته فإذا رأيتم ذلك فاذكروا الله قالوا يا رسول
الله رأيناك تناولت شيئا في مقامك ثم رأيناك
تكعكعت فقال إني رأيت الجنة فتناولت عنقودا
ولو أصبته لأكلتم منه ما بقيت الدنيا وأريت النار
فلم أر منظرا كاليوم قط أفظع ورأيت أكثر أهلها
النساء قالوا بم يا رسول الله قال بكفرهن قيل
أيكفرن بالله قال يكفرن العشير ويكفرن الإحسان
لو أحسنت إلى إحداهن الدهر كله ثم رأت منك
شيئا قالت ما رأيت منك خيرا قط۔

پھر آپ نے طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر آپ فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا آپ کوئی چیز لیتے دیکھا۔ پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ فرمایا میں نے جنت دیکھی تو ایک گچھا پکڑ لیا۔ اگر میں اس سے لے آتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے۔ اور مجھے جہنم دکھائی گئی تو میں نے آج جیسا بدترین منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ فرمایا کفر کے سبب۔ عرض کی گئی، کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کرتی ہیں شوہر کی ناشکری اور احسان کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم ان میں سے کسی پر مدت العمر احسان کرو۔ پھر تم سے کوئی بات ہو جائے تو کہے گی میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ کبھی بھلائی کی ہو۔

ف: اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نماز پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ بھی فرمایا اور ان میں رہنے والوں کے حالات بھی مشاہدہ فرمائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی یہ شان ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی طرف توجہ ہو سکتی ہے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ حضور کی نگاہ جنت اور دوزخ تک پہنچ جاتی ہے۔ آپ کی نگاہ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز حجاب نہیں بن سکتی ہے۔ نگاہ یعنی شمال جنوب مشرق اور مغرب تک دیکھتی ہے جو جنت و دوزخ کی نسبت دور نہیں ہیں۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست اقدس جنت کی ٹہنی تک پہنچ جاتا تھا تو زمین و آسمان کی کوئی چیز روک نہیں بن سکتا۔ چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو جنت عطا فرما دی ہے ورنہ آپ تناولت عنقودا اور لو اصبته نہ فرماتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۷۱۲ صلوة النساء مع الرجال في الكسوف۔

۹۹۱۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا
مالك عن هشام بن عروة عن امرأته فاطمة بنت
المنذر عن أسماء بنت أبي بكر أنها قالت أتيت عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين خسفت الشمس
فإذا الناس قيام يصلون وإذا هي قائمة تصلي

مردوں کے ساتھ عورتوں کا نماز کسوف پڑھنا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئی جب کہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا، لوگوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ

www.alahazratnetwork.org

فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ۔

بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ ۔

۹۹۲ ـ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ ۔

بَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

۹۹۳ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا میں نے کہا: نشانی؟ انہوں نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا۔ میں کھڑی رہی یہاں تک کہ مجھے غشی آنے لگی، پس میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر وہ اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی، فتنہ دجال جیسی یا اس کے قریب۔ نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے کونسی بات فرمائی۔ تم میں سے ہر ایک کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا علم ہے؟ پس اگر وہ ایمان والا یا یقین والا ہوگا، معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا، تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ پس ہم نے ان کی بات قبول کی، ان پر ایمان لائے اور پیروی کی۔ اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا، ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین والا ہے۔ مگر وہ منافق یا شک کرنے والا، مجھے معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا، تو کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تو میں نے بھی وہی کہا۔

جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے۔

ربیع بن یحییٰ، زائدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

مسجد میں نماز کسوف پڑھنا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودی عورت کچھ مانگنے آئی۔ تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے اللہ کی پناہ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صبح سوار ہو کر نکلے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت لوٹے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجروں کے درمیان سے گزرے، تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا تو طویل سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا جو پہلے سجدے سے کم تھا۔ جب فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جو خدا تعالیٰ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔

بَابٌ لَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَالْمُغِيرَةُ وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ

کسی کی موت یا زندگی سے سورج کو گرہن نہیں لگتا

اسے حضرت ابوبکرہ، حضرت مغیرہ، حضرت ابوموسیٰ، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر نے روایت کیا ہے۔

۹۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۹۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُونَ قِرَاءَتِهِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ

عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ہشام بن عروہ، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ لمبی قرأت کی پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور لمبی قرأت کی اور یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا اور دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما آيتان من آيات الله يخوف بهما عباده فاذا رأيتم ذلك فافزعوا الى الصلوة

باب ۶۷۶ الذكر في الكسوف رواه ابن عباس

۹۹۶ - حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله عن ابي بردة عن ابي موسى قال خسفت الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فزعا يخشى ان تكون الساعة فاتى المسجد فصلى باطول قيام وركوع وسجود ما رأيته قط يفعله وقال هذه الآيات التي يرسل الله عز وجل لا تكون لموت احد ولا لحياته ولكن يخوف الله بها عباده فاذا رأيتم شيئا من ذلك فافزعوا الى ذكره ودعائه واستغفاره۔

سورج گرہن کے وقت ذکر کرنا۔ اسے حضرت ابن عباس نے روایت کیا۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سورج گرہن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں ڈرتے ہوئے چلے جیسے قیامت آگئی ہو۔ پس مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھی بہت لمبے قیام، رکوع اور سجدے کے ساتھ۔ میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ اور فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جب تم اس کی کوئی بات دیکھو تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف دوڑو۔

باب ۶۷۷ الدعاء في الكسوف قاله ابو موسى وعائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم

۹۹۷ - حدثنا ابو الوليد قال حدثنا زائدة قال حدثنا زياد بن علاقة قال سمعت المغيرة يقول انكسفت الشمس يوم مات ابراهيم فقال الناس انكسفت الشمس لموت ابراهيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتموهما فادعوا الله وصلوا حتى ينجلي۔

سورج گرہن کے وقت دعا کرنا۔ اسے حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول اللہ کا انتقال ہوا تو سورج گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت کی وجہ سے لگا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ روشن ہو جائے۔

باب ۶۷۸ قول الامام في خطبة الكسوف اما بعد

وقال ابو اسامة حدثنا هشام قال اخبرتني فاطمة بنت المنذر عن اسماء قالت فانصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تجلت الشمس فخطب فحمد الله بما هو اهله ثم قال اما بعد۔

امام کا خطبہ کسوف میں اما بعد کہنا — ابو اسامہ، ہشام

فاطمہ بنت منذر، حضرت اسماء سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس آپ نے خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا۔ اما بعد۔

باب ۶۷۹ الصلوة في كسوف القمر

چاند گرہن میں نماز پڑھنا

۹۹۸- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ۔

۹۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَإِذَا كَانَ ذَاكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذَاكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَاكَ ۔

بَابُ ۶۸۰ الرَّكْعَةُ الْأُولَى فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ ۔

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الْأَوَّلُ أَطْوَلُ ۔

بَابُ ۶۸۱ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

محمود، سعید بن عامر، شعبہ، یونس، حسن سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

حسن ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ اپنی چادر کھینچتے ہوئے تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں جلوہ افروز ہوئے۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ نے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سورج روشن ہو گیا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ وہ کھل جائے اور یہ اس لیے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تو بعض لوگوں نے یہ بات کہی تھی۔

نمازِ کسوف میں پہلی رکعت زیادہ لمبی ہو۔

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز کسوف کی دو رکعتیں چار رکوعوں کے ساتھ پڑھیں اور پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

نمازِ کسوف میں جہری قرأت کرنا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں قرأت جہر سے کی۔ جب قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ جب رکوع سے اٹھے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر نماز کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے — اوزاعی وغیرہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو ایک آدمی نے اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کے ساتھ

الشمس خسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث مناديا الصلاة جامعة فتقدم فصلى أربع ركعات في ركعتين وأربع سجدات قال أخبرني عبد الرحمن بن نمر سمع ابن شهاب مثله قال الزهري فقلت ما صنع أخوك ذلك عبد الله بن الزبير ما صلى إلا ركعتين مثل الصبح إذا صلى بالمدينة قال أجل إنه أخطأ السنة تابعه سفيان بن حسين وسليمان بن كثير عن الزهري في الجهر ؁

ھا کی۔ آپ آگے بڑھے اور چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ عبدالرحمٰن بن نمر نے ابن شہاب سے اسی طرح سنا ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا: آپ کے بھائی یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر نے کیا کیا کہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں جب کہ انہوں نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی۔ فرمایا کہ ہاں ان سے سنت میں غلطی ہوئی۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے زہری سے جہر کے بارے میں۔

أبواب سجود القرآن

سجدۂ تلاوت کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ٦٨٢ ما جاء في سجود القرآن وسنتها

١٠٠٢ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت الأسود عن عبد الله قال قرأ النبي صلى الله عليه وسلم النجم بمكة فسجد فيها وسجد من معه غير شيخ أخذ كفا من حصى أو تراب فرفعه إلى جبهته وقال يكفيني هذا فرأيته بعد ذلك قتل كافرا ؁

قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور ان کا سنت ہونا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ والنجم پڑھی اور سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ سب لوگوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بڈھے کے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اسے پیشانی سے لگالیا اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

باب ٦٨٣ سجدة تنزيل السجدة

١٠٠٣ - حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن سعد بن إبراهيم عن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الجمعة في صلاة الفجر الم تنزيل السجدة وهل أتى على الإنسان ؁

سورۂ تنزیل میں سجدہ کا ہونا

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان یعنی سورۂ الدہر پڑھا کرتے تھے۔

باب ٦٨٤ سجدة ص ؁

١٠٠٤ - حدثنا سليمان بن حرب وأبو النعمان

سورۂ ص میں سجدے کا ہونا۔

سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے

أَبْوَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ٦٨٢ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا

١٠٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا.

بَابٌ ٦٨٣ سَجْدَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ.

١٠٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ.

بَابٌ ٦٨٤ سَجْدَةِ صٓ.

١٠٠٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

[illegible]

قرآن کریم کی تلاوت کے سجدے اور ان کا سنت ہونا

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ والنجم پڑھی اور سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ جتنے لوگوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے کے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اسے پیشانی سے لگا لیا اور کہا کہ میرے لئے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ حالتِ کفر میں قتل کیا گیا تھا۔

سورۂ تنزیل میں سجدہ کا ہونا

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن نمازِ فجر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان یعنی سورۂ دہر پڑھا کرتے تھے۔

سورۂ ص میں سجدے کا ہونا۔

سلیمان بن حرب، ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے

www.alahazratnetwork.org

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ص لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا.

بَاب ٤٨٥ سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٠٠٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا.

بَاب ٤٨٦ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

١٠٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ.

بَاب ٤٨٧ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

١٠٠٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا.

١٠٠٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ.

روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سورۂ ص کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

سورۂ والنجم کا سجدہ۔ اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی تو سجدہ کیا اور لوگوں میں سے کوئی ایسا نہ رہا مگر اس نے سجدہ کیا، مگر ان میں سے ایک آدمی نے ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے کر پیشانی سے لگا لی اور کہا کہ میرے لیے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے جس کا کوئی وضو نہیں اور حضرت ابن عمر بغیر وضو بھی سجدہ کر لیا کرتے۔

مسدد، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم کا سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں، جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا — روایت کیا اسے ابراہیم بن طہمان نے ایوب سے۔

جس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا۔

سلیمان بن داؤد ابوالربیع، اسماعیل بن جعفر، یزید بن خصیفہ، ابن قسیط، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

آدم، ابن ابی ذئب، یزید بن عبداللہ بن قسیط، عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

www.alahazratnetwork.org

بَابٌ ٦٨٨ سَجْدَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

١٠٠٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ لَمْ أَسْجُدْ۔

بَابٌ ٦٨٩ مَنْ سَجَدَ لِسُجُودِ الْقَارِئِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِتَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ اسْجُدْ فَإِنَّكَ إِمَامُنَا فِيهَا۔

١٠١٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ۔

بَابٌ ٦٩٠ ازْدِحَامِ النَّاسِ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ السَّجْدَةَ۔

١٠١١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ۔

بَابٌ ٦٩١ مَنْ رَأَى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ وَقِيلَ لِعِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَأَنَّهُ لَا يُوجِبُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلْمَانُ مَا لِهٰذَا غَدَوْنَا وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ طَاهِرًا فَإِذَا سَجَدْتَ وَ

سورۂ انشقاق میں سجدہ

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ کیا آپ نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، فرمایا اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا

جس نے قاری کے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا۔

حضرت ابن مسعود نے حضرت تمیم بن حذلم سے فرمایا جو لڑکے تھے اور ان کے سامنے آیت سجدہ پڑھی کہ سجدہ کرو کیونکہ اس میں تم ہم سے آگے ہو۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسی سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہمارے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ ملتی۔

جب امام آیت سجدہ پڑھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ جانا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیت سجدہ پڑھتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کرتے لیکن اتنا ہجوم ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی جس پر ہم سجدہ کرتے۔

جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا

حضرت عمران بن حصین سے کہا گیا کہ ایک آدمی آیت سجدہ سنتا اور اس کے لیے نہ بیٹھے۔ فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے وہ اس کے لیے بیٹھتا۔ گویا اس پر واجب نہ ہوتا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم اس کے لیے نہیں آئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ اس پر سجدہ ہے جو سنے۔ زہری نے کہا کہ سجدہ نہ کرے مگر جب باوضو ہو۔ جب تم سجدہ کرو اور سفر میں نہیں بلکہ حضر میں ہو تو قبلہ کی جانب منہ کرو۔ اگر تم

لَا تَسْجُدْ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ لَا يَسْجُدُ لِسُجُودِ الْقَاصِّ ۔

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ ۔

بَابُ ۶۹۲ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلَاةِ فَسَجَدَ بِهَا ۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ ۔

بَابُ ۶۹۳ مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلسُّجُودِ مِنَ الزِّحَامِ ۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا

سجدہ ہو تو جس طرف چاہو منہ کر لو۔ حضرت سائب بن یزید قصہ گو سے آیتِ سجدہ سن کر سجدہ نہیں کیا کرتے تھے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابو بکر بن ابی ملیکہ، عثمان بن عبد الرحمٰن، ربیعہ بن عبد اللہ بن ہُدیر تیمی۔ ابو بکر نے کہا ربیعہ بہترین لوگوں میں سے ہیں، جب ربیعہ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو وہ جمعہ کے روز منبر پر سورۂ نحل پڑھ رہے تھے۔ جب آیتِ سجدہ آئی تو نیچے اُترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ جب اگلا جمعہ آیا تب بھی وہی سورت پڑھی اور جب آیتِ سجدہ آئی تو فرمایا۔ اے لوگو! ہم سجدے سے آگے گزرتے ہیں، جس نے سجدہ کیا تو اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا ــــ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے فرض نہیں کیے ہیں بلکہ یہ بات ہماری مرضی پر منحصر ہے۔

جس نے نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا۔

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی۔ انھوں نے سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا یہ کیسا سجدہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا لہٰذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں۔

جو بھیڑ کے باعث سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے، یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہیں ملتی تھی۔

[illegible]

اَبْوَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

نمازِ قصر کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ ۶۹۴ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيْرِ وَكَمْ يُقِيْمُ حَتّٰى يَقْصُرَ

قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے۔

۱۰۱۵ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انیس روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہٰذا ہم سفر میں انیس روز تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب زیادہ ہو جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

۱۰۱۶ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَّقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ دو دو رکعتیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ میں نے کہا، آپ مکہ مکرمہ میں کچھ ٹھہرے؟ فرمایا کہ اس میں دس روز ٹھہرے۔

بَابُ ۶۹۵ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

منیٰ میں نماز پڑھنا

۱۰۱۷ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ إِمَارَتِهٖ ثُمَّ أَتَمَّهَا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائے عہد خلافت میں بھی، پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

۱۰۱۸ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔

ابوالولید، شعبہ، ابو اسحاق، حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت امن کے اندر منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔

۱۰۱۹ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا، حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو انہوں نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے کے بعد فرمایا: میں نے

اَبْوَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۴۹۴ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيْرِ وَكَمْ يُقِيْمُ حَتّٰى يَقْصُرَ

۱۰۱۵ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا

۱۰۱۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا

بَابُ ۴۹۵ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهِ ثُمَّ اَتَمَّهَا

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ

۱۰۱۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

نمازِ قصر کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انیس روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہٰذا ہم سفر میں انیس روز تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب زیادہ ہو جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ دو دو رکعتیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ لوٹ آئے۔ میں نے کہا، آپ مکہ مکرمہ میں کچھ ٹھہرے تھے؟ فرمایا کہ اس میں دس روز ٹھہرے۔

منیٰ میں نماز پڑھنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائے خلافت میں بھی۔ پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

ابوالولید، شعبہ، ابواسحاق، حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت امن کے اندر منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا۔ حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہنے کے بعد فرمایا: ہم نے

www.alahazratnetwork.org

فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

بَاب ۶۹۶ كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ تَابَعَهُ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ.

بَاب ۶۹۷ فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَهُوَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ.

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ تَابَعَهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش! میں جانتا کہ ان چار میں سے دو مقبول رکعتیں ہمارے حصے میں آ جائیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران حج کتنے روز قیام فرمایا

ابو العالیہ براء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو لبیک کہتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا لیا جائے مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ متابعت کی ہے اس کی عطاء نے حضرت جابر سے۔

کتنی مسافت پر نماز قصر کرے

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن رات کی مسافت کو سفر کا نام دیا ہے جبکہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے چار برید کے سفر میں اور وہ سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

اسحاق، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ — متابعت کی اس کی احمد ابن مبارک، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک دن رات کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو —

www.…atnetwork.org

مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَسُهَيْلٌ وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

بَاب ۶۹۸ يَقْصُرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهِ

وَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ هَذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ لَا حَتَّى نَدْخُلَهَا۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الصَّلَاةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ۔

بَاب ۶۹۹ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ سِرْ فَقُلْتُ الصَّلَاةَ فَقَالَ سِرْ حَتَّى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ

متابعت کی ہے یحییٰ بن ابو کثیر، سہیل اور امام مالک مقبری نے حضرت ابوہریرہ سے۔

قصر کرے جب اپنی بستی سے نکل جائے۔ حضرت علی بن ابی طالب نے قصر پڑھی اور وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے۔ جب واپس لوٹے تو ان سے کہا گیا یہ کوفہ ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم داخل نہ ہو جائیں۔

محمد بن المنکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں نماز ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور نماز عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ پہلے پہل دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں۔ پس سفر کی نماز برقرار رہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا۔ حضرت عائشہ کیوں پوری پڑھا کرتی تھیں؟ فرمایا کہ انہوں نے تاویل کی جیسے حضرت عثمان نے تاویل کی تھی۔

سفر میں نماز مغرب کی تین رکعتیں پڑھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی منظور ہوتی تو مغرب میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ اسے اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ سالم کا بیان ہے کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو حضرت عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کر لیا کرتے۔ سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے مغرب میں تاخیر کی کیونکہ انہیں اپنی اہلیہ محترمہ یعنی حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے سخت بیمار ہونے کی خبر ملی۔ میں نے ان سے کہا۔ نماز۔ فرمایا کہ چلتے رہو۔ پھر ان سے کہا نماز۔ فرمایا کہ چلتے رہو یہاں تک کہ دو یا تین میل چل کر اترے اور نماز پڑھی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ا

قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ۔

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّوَابِّ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ ۔

۱۰۲۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ۔

۱۰۲۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ ۔

۱۰۲۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ۔

بَابُ الْإِيمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ ۔

۱۰۳۰ ۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِي وَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ۔

بَابُ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ ۔

۱۰۳۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ

طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ چلنے کی جلدی ہو تو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی اقامت کہہ کر نماز پڑھتے۔ سلام پھیر کر کچھ دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت کہتے اور نماز عشاء کی دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر نماز عشاء کے بعد نوافل نہ پڑھتے یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام فرماتے۔

سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو۔

علی بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھی خواہ اس کا منہ کسی طرف ہوتا۔

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفل نمازیں سواری پر بغیر قبلہ رخ کے بھی پڑھ لیا کرتے۔

عبدالاعلیٰ بن حماد، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے اور اسی پر وتر پڑھ لیا کرتے اور بتاتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا اور اشارہ کرتے۔ حضرت عبداللہ نے ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یونہی کیا کرتے تھے۔

فرض نماز کے لیے سواری سے اترنا

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

www.alahazratnetwork.org

ربیعۃ أن عامر بن ربیعۃ أخبرہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی الراحلۃ یسبح یومئ برأسہ قبل أی وجہ توجہ ولم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک فی الصلوٰۃ المکتوبۃ۔ وقال اللیث حدثنی یونس عن ابن شھاب قال قال سالم کان عبد اللہ یصلی علی دابتہ من اللیل وھو مسافر ما یبالی حیث ما کان وجھہ قال ابن عمر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح علی الراحلۃ قبل أی وجہ توجہ ویوتر علیھا غیر أنہ لا یصلی علیھا المکتوبۃ۔

سر کے اشارے سے سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھی خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہوتا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نمازوں میں ایسا نہیں کیا کرتے تھے —— لیث، یونس، ابن شہاب، سالم نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسافر ہوتے تو رات کے وقت سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور پرواہ نہ کرتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا — حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفل نماز سواری پر پڑھ لیتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا اور سواری پر وتر بھی لیکن آپ فرض نماز اس (سواری) پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۲۲۔ حدثنا معاذ بن فضالۃ قال حدثنا ھشام عن یحییٰ عن محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان قال حدثنی جابر بن عبد اللہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی علی راحلتہ نحو المشرق فإذا أراد أن یصلی المکتوبۃ نزل فاستقبل القبلۃ۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے مشرق کی طرف منہ کر کے، جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے نیچے اتر آتے اور قبلہ کی جانب منہ کر لیتے۔

ف: سواری پر نماز پڑھنے کے بارے میں چند باتیں یاد رکھنا ضروری ہے۔ (۱) نفل نماز چلتی ہوئی سواری پر بھی ہو جاتی ہے خواہ سواری اونٹ، گھوڑا وغیرہ ہو یا ہوائی جہاز اور ریل گاڑی وغیرہ۔ اس صورت میں جدھر سواری کا منہ ہے اُدھر منہ کر کے نماز پڑھے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔ (۲) فرض نماز چلتی ہوئی سواری پر نہیں ہوتی، البتہ ٹھہری ہوئی سواری پر ہو جاتی ہے لیکن قبلہ رو ہونا ضروری ہے ورنہ سواری سے اتر کر نماز پڑھے۔ (۳) نماز وتر چلتی ہوئی سواری پر پڑھنے منسوخ ہیں۔ ان کا حکم اب فرضوں جیسا ہے (۴) اس حالت میں مؤکدہ سنتوں کا حکم فرضوں کے ساتھ اور غیر مؤکدہ کا نوافل کے ساتھ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

www.alahazratnetwork.org

پارہ — ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۳۰۲ صلاۃ التطوع على الحمار

۱۰۳۳ - حدثنا أحمد بن سعيد قال حدثنا حبان قال حدثنا همام قال حدثنا أنس بن سيرين قال استقبلنا أنسا حين قدم من الشام فلقيناه بعين التمر فرأيته يصلي على حمار ووجهه من ذا الجانب يعني عن يسار القبلة فقلت رأيتك تصلي لغير القبلة فقال لولا أني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله لم أفعله. رواه ابن طهمان عن حجاج عن أنس بن سيرين عن أنس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم.

گدھے پر نفل نماز پڑھنا

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا جبکہ وہ شام سے آ رہے تھے۔ پس ہم اُن سے عین التمر کے پاس ملے پس میں نے انہیں گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور منہ کی طرف تھا یعنی قبلہ سے بائیں جانب۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو قبلہ رُخ کے علاوہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا — روایت کیا اسے ابن طہمان، حجاج، انس بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

باب ۳۰۳ من لم يتطوع في السفر دبر الصلاة وقبلها.

۱۰۳۴ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال حدثني عمر بن محمد أن حفص بن عاصم حدثه قال سافر ابن عمر رضي الله عنهما فقال صحبت النبي صلى الله عليه وسلم فلم أره يسبح في السفر وقال الله جل ذكره لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة.

جو سفر میں نماز کے بعد اور پہلے نوافل نہ پڑھے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سفر کیا تو فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا لیکن میں نے سفر کے دوران آپ کو نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (۳۳: ۲۱)

۱۰۳۵ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عيسى بن حفص بن عاصم قال حدثني أبي أنه سمع ابن عمر يقول صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان لا يزيد في السفر على ركعتين وأبا بكر وعمر وعثمان كذلك رضي الله عنهم.

عیسیٰ بن حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مصاحب رہا ہوں تو آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

www.alahazratnetwork.org

بَاب ۵۰۵ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ ۔

۱۰۳۶ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَنْبَأَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ۔

جس نے سفر میں نماز کے بعد اور اس سے پہلے نوافل پڑھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا ہمیں کسی ایک نے بھی نہیں بتایا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے کاشانۂ اقدس میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو کوئی اور نماز اتنی ہلکی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر رکوع اور سجدے پورے کیے۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ انہیں ان کے والد محترم نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر کے دوران رات کے وقت سواری کی پیٹھ پر نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اس کا رخ کسی طرف ہو جاتا۔

۱۰۳۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کی پیٹھ پر سر کے اشارے سے نوافل پڑھا کرتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا اور حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً سفر میں نفل پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا لہٰذا جو حضرات صاحب سفر صرف فرضوں کا پڑھنا ضروری بتاتے ہیں کہ باقی نمازوں کی معافی کا اعلان کر دیتے ہیں ان کی بات درست نہیں ہے۔ صاحب سفر بھی پوری نماز پڑھی جائے۔ ان اضطراری حالت میں نفل نماز ترک کی جا سکتی ہے۔ وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَاب ۵۰۶ الْجَمْعُ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۔

۱۰۳۸ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع کر لینا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا کرتے ـــــ ابراہیم بن طہمان، حسین معلم، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر کو جمع کر لیا کرتے جبکہ جلدی میں ہوتے اور مغرب اور عشاء کو بھی جمع فرمایا کرتے ـــــ حسین، یحییٰ

www.alahazratnetwork.org

يجمع بين صلاة الظهر والعصر إذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب والعشاء. وعن حسين عن يحيى بن أبي كثير عن حفص بن عبيد الله بن أنس عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يجمع بين صلاة المغرب والعشاء في السفر. وتابعه علي بن المبارك وحرب عن يحيى عن حفص عن أنس جمع النبي صلى الله عليه وسلم.

ابن ابوکثیر، حفص بن عبید اللہ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں نماز مغرب اور نماز عشاء کو ملا لیا کرتے۔ متابعت کی ہے اس کی علی بن مبارک نے حرب، یحییٰ، حفص، حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمع فرمائیں۔

باب ٧٠٧ هل يؤذن أو يقيم إذا جمع بين المغرب والعشاء.

جب مغرب و عشاء کو جمع کریں تو کیا اذان و اقامت کہی جائے!

١٠٣٩ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سالم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أعجله السير في السفر يؤخر صلاة المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء قال سالم وكان عبد الله ٢ يفعله إذا أعجله السير ويقيم المغرب فيصليها ثلاثا ثم يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين ثم يسلم ولا يسبح بينهما بركعة ولا بعد العشاء بسجدة حتى يقوم من جوف الليل.

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر کے دوران چلنے کی جلدی ہوتی تو نماز مغرب میں تاخیر کر دیتے یہاں تک کہ اسے اور نماز عشاء کو جمع کر لیتے ۔۔۔ سالم نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے کہ جب چلنے کی جلدی ہوتی اور مغرب کی اقامت ہوتی تو اس کی تین رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے یہاں تک کہ عشاء کی اقامت کہی جاتی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور ان کے درمیان کوئی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے اور نہ نماز عشاء کے بعد یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام کرتے۔

١٠٤٠ - حدثنا إسحاق قال حدثنا عبد الصمد قال حدثنا حرب قال حدثنا يحيى قال حدثني حفص بن عبيد الله بن أنس أن أنسا رضي الله عنه حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلاتين في السفر يعني المغرب والعشاء.

اسحاق، عبد الصمد، حرب، یحییٰ، حفص بن عبید اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرمایا کرتے تھے یعنی نماز مغرب اور نماز عشاء کو۔

باب ٧٠٨ يؤخر الظهر إلى العصر إذا ارتحل قبل أن تزيغ الشمس فيه ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

١٠٤١ - حدثنا حسان الواسطي قال حدثنا المفضل بن فضالة عن عقيل عن ابن شهاب عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه

حسان واسطی، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو عصر کے

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور جب ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

ف: چونکہ فرمانِ خداوندی ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ (۴: ۱۰۳) لہٰذا ہر نماز کس کا متعین وقت کے اندر پڑھنی ضروری ہے۔ ہاں حج کے موسم میں عرفات و مزدلفہ کو ملانا ثابت ہے جو نص رسول کے تحت ہے باقی کسی وقت کسی ضرورت یا مجبوری کے تحت دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت میں ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس حدیث میں بھی یہی ہے کہ ظہر کی نماز اس کے آخری وقت میں پڑھی اور عصر کی نماز اس کے ابتدائی وقت میں ادا کی۔ گویا دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت کے اندر ادا کی گئیں۔ یہ نہیں ہوا کہ دونوں نمازوں کو ایک ہی نماز کے وقت کے اندر ادا کیا جاتا۔ اس مسئلے میں بعض علماء نے بڑی غلط فہمی پیدا کر رکھی ہے جس کو رفع کرنے کی غرض سے مرکزِ ملت کے ایک نگہبان اور چودھویں صدی کے مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اس مسئلے کی بڑی محققانہ اور مدلل تحقیق پیش کرتے ہوئے حاجز البحرین کے نام سے ایک تاریخی رسالہ لکھا تھا۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ جلد دوم کے اندر موجود ہے۔

بَابٌ اِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

١٠٤٢ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرے تو نماز ظہر پڑھ کر سوار ہو۔

قتیبہ، مفضل بن فضالہ، عُقیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نماز ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر اترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ مگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نماز ظہر پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ۔

١٠٤٣ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَاءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

١٠٤٤ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ اَوْ فَجُحِشَ

بیٹھ کر نماز پڑھنا

قتیبہ بن سعید، مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ۔

ابو نعیم، ابن عیینہ، زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا یا چھل گیا۔ ہم آپ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر

وَشِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُوْدًا وَقَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۔

بیٹھے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی فرمایا امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

۱۰۲۵ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَكَانَ مَبْسُوْرًا قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ إِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ ۔

اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، حسین، عبداللہ بن بریدہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا — عبدالصمد ان کے والد، حسین، ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہیں بواسیر کی شکایت تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑا ہونے والے کی نسبت نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے والے کی نسبت نصف ثواب ملے گا۔

بَابٌ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ بِالْإِيْمَاءِ ۔

بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

۱۰۲۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَكَانَ رَجُلًا مَبْسُوْرًا وَقَالَ أَبُوْ مَعْمَرٍ مَرَّةً عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَائِمًا عِنْدِيْ مُضْطَجِعًا هٰهُنَا

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہیں بواسیر تھی اور ایک دفعہ ابو معمر نے فرمایا کہ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا جو کھڑا ہو کر پڑھے وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو کھڑا ہونے والے سے نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ نائما سے مراد میرے نزدیک لیٹ کر ہے۔

بَابٌ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلّٰى عَلٰى جَنْبٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ ۔

جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے۔ عطاء نے فرمایا اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے تو جدھر منہ ہو ادھر ہی نماز پڑھ لے۔

۱۰۲۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ

عبدان، عبداللہ، ابراہیم بن طہمان، حسین مکتب، ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا فرمایا

www.alahazratnetwork.org

كانت بي بواسير فسألت النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلوة فقال صل قائما فإن لم تستطع فقاعدا فإن لم تستطع فعلى جنب.

باب ۱۳ إذا صلى قاعدا ثم صح أو وجد خفة تمم ما بقي وقال الحسن إن شاء المريض صلى ركعتين قائما وركعتين قاعدا.

۱۰۴۸ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أم المؤمنين أنها أخبرته أنها لم تر رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة الليل قاعدا قط حتى أسن فكان يقرأ قاعدا حتى إذا أراد أن يركع قام فقرأ نحوا من ثلاثين آية أو أربعين آية ثم ركع.

۱۰۴۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الله بن يزيد وأبي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي جالسا فيقرأ وهو جالس فإذا بقي من قراءته نحو من ثلاثين أو أربعين آية قام فقرأها وهو قائم ثم ركع ثم سجد يفعل في الركعة الثانية مثل ذلك فإذا قضى صلاته نظر فإن كنت يقظى تحدث معي وإن كنت نائمة اضطجع.

باب ۱۴ التهجد بالليل وقوله عز وجل ومن الليل فتهجد به نافلة لك.

۱۰۵۰ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا سليمان بن أبي مسلم عن طاؤس سمع ابن عباس رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قام من الليل يتهجد قال اللهم لك الحمد أنت قيم السموات والأرض ومن فيهن و

کھڑے ہو کر پڑھ اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھ لیا)

جب بیٹھ کر پڑھے پھر تندرستی یا مرض میں کمی محسوس کرے

تو باقی نماز کو پوری کرے۔ حسن کا قول ہے کہ اگر مریض چاہے تو دو رکعتیں کھڑا ہو کر اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر قرأت کرتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیتوں کے قریب قرأت کر کے پھر رکوع میں جاتے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن یزید اور ابو النضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے ہی قرأت کرتے جب آپ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انہیں کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو دیکھتے، اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

رات کو تہجد پڑھنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور رات کے

کچھ حصہ میں تہجد پڑھو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے (پ ۱۵، ع ۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے، تیرے لیے سب تعریفیں ہیں اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی تیرے لیے ہے اور

[illegible]

بَابٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

[illegible]

رات کے قیام کی فضیلت

[illegible]

www.alahazratnetwork.org

بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

١٠٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ۔

رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور آپ کی اس نماز میں آپ سجدے ایسے کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے، اس سے پہلے کہ وہ اپنا سر اٹھائے اور آپ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ رہتے یہاں تک کہ مؤذن حاضر بارگاہ ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

بَابُ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

١٠٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ۔

١٠٥٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى۔

مریض کا قیام لیل کو ترک کرنا

ابونعیم، سفیان، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

محمد بن کثیر، سفیان، اسود بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے حضرت جبریل علیہ السلام کچھ عرصہ رکے رہے تو قریش کی ایک عورت بولی، ان کا شیطان ان سے تنگ آگیا ہے۔ پس وحی نازل ہوئی "چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا" (۹۳: ۱، ۲، ۳)

بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ وَطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلَاةِ

١٠٥٤- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور نوافل کی ترغیب دینا بغیر واجب قرار دیئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی علیہما السلام کو رات کی نماز کے لیے جگایا۔

ابن مقاتل، عبداللہ، معمر، زہری، ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا۔ آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے اتارے گئے ہیں۔ ہے کوئی جو ان حجرے والیوں کو جگائے۔ دنیا میں کتنی ہی ملبوس ہونے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

ف: اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہو رہی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ فتنوں اور مصیبتوں کے خزانوں کو نازل ہوتے ہوئے کوئی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ یہ نظر آنے والی چیزیں نہیں ہیں۔ لیکن نگاہِ مصطفیٰ سے وہ بھی پوشیدہ نہیں اور آپ انہیں بھی نازل ہوتے ہوئے دیکھا کرتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ شب بیداری آپ کو بہت مرغوب تھی جس کی آپ ترغیب دیا کرتے تھے۔ تیسری بات یہ کہ عورتیں اگر ایسا لباس پہنیں جس میں اُن کے جسم کی ہیئت نظر آئے، خواہ باریک ہونے کے باعث یا تنگ ہونے کی وجہ سے تو وہ قیامت میں ننگی ہوں گی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۱۰۵۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً فَقَالَ اَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات اُن کے اور فاطمہ علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے تو اٹھ جاتے ہیں۔ جب ہم نے یہ کہا تو آپ لوٹ گئے اور ہماری طرف بالکل توجہ نہ کی۔ پھر میں نے سنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: اور انسان سب سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (۵۴:۱۸)

۱۰۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّي لَاُسَبِّحُهَا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عمل کو ترک کر دیتے حالانکہ اس کا کرنا آپ کو محبوب ہوتا، اس خدشے کے پیش نظر کہ لوگ اس کام کو کریں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ چاشت اکثر نہیں پڑھی (پابندی سے) لیکن میں اسے پڑھتی ہوں۔

۱۰۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّي خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات میں اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اس اندیشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی، اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

www.alahazratnetwork.org

ف: اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نماز تین روز رمضان میں مسجد میں پڑھی جس میں بعض صحابۂ کرام بھی آپ کے پیچھے آ پڑھتے تھے، وہ نماز تہجد تھی یا ہے خواہ مخواہ نماز تراویح ثابت کرنے اور پھر تراویح کی آٹھ رکعتیں حتمی اپنے پر زور لگانا درست نہیں ہے، صرف ان حضرات کی اپنی کاوش ہے جس کی تائید ان لوگوں سے پہلے امتِ محمدیہ کے کسی فریق نے بھی نہیں کی۔ تراویح کا مسئلہ الگ ہے جو اگرچہ سنت سے ثابت ہے لیکن اس کا مسجد میں باجماعت پڑھنا، ہمیشہ پڑھنا اور بالاتفاق بیس رکعت پڑھنا، یہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کی سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالْفُطُورُ الشُّقُوقُ انْفَطَرَتْ انْشَقَّتْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام کہ پیروں پر ورم آ جاتا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، یہاں تک کہ قدم مبارک پھٹ جاتے۔ اَلْفُطُوْرُ بمعنی الشُّقُوْقُ جیسے اِنْفَطَرَتْ سے اِنْشَقَّتْ ہے۔

۱۰۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَرِمُ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو آپ کے پیروں یا پنڈلیوں پر ورم آ جاتا۔ آپ سے کہا جاتا تو فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں!

بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

جو سحر کے وقت سوئے

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیاری نماز حضرت داؤد علیہ السلام والی ہے اور سب سے پیارا روزہ صیامِ داؤد ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے اور ایک تہائی رات قیام کرتے اور پھر چھٹا حصہ سوتے نیز وہ ایک روز روزہ رکھا کرتے اور ایک روز چھوڑ دیا کرتے۔

۱۰۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتَى كَانَ يَقُومُ قَالَتْ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کب قیام فرماتے؟ فرمایا کہ اس وقت قیام فرماتے جب مرغ کی اذان سنتے۔

۱۰۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَا

محمد بن سلام، ابو الاحوص سے روایت ہے کہ اشعث نے فرمایا۔ آپ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

www.alahazratnetwork.org

كُلِّ ۔

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ سحری کے وقت نے آپ کو اپنے پاس نہیں پایا مگر سوئے ہوئے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔

بَابٌ (٢١) مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ يَنَمْ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ ۔

جس نے سحری کھائی اور نہ سویا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھی

١٠٦٣ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً ۔

یعقوب بن ابراہیم، روح، سعید، قتادہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری کھائی۔ جب وہ دونوں سحری کھا چکے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم (قتادہ وغیرہ) نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

بَابٌ (٢٢) طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں طویل قیام کرنا

١٠٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے برا ارادہ کیا۔ ہم نے کہا کیا ارادہ کیا؟ فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

١٠٦٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۔

حفص بن عمر، خالد بن عبد اللہ، حصین، ابو وائل سے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کر لیا کرتے۔

بَابٌ (٢٣) كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟

١٠٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت

www.alahazratnetwork.org

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لو۔

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابو جمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھی یعنی رات میں۔

۱۰۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

اسحاق، عبیداللہ، اسرائیل، ابو حصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ سات اور نو اور گیارہ رکعتیں، فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ۔

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ ۔

عبیداللہ بن موسیٰ، حنظلہ، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے جن میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتیں۔

ف: شروع میں وتر کے بارے میں یہی معمول تھا کہ تہجد کی نماز پڑھ کر اس کے ساتھ دو کی ایک رکعت ملا کر سب کو وتر بنا لیا جاتا تھا۔ اس وقت دیگر نوافل کی طرح نمازِ وتر بھی نفلی نماز شمار ہوتی تھی۔ اسی لیے وتر کی رکعتیں روایات میں مختلف آئی ہیں۔ اس روایت کی رو سے وتر کی تین رکعتیں ثابت ہوئیں یعنی تہجد کی آٹھ رکعتیں، وتر کی تین رکعتیں اور سنتِ فجر کی دو رکعتیں۔ آخر میں وتر کی نماز نفل نہیں بلکہ فرض سے ملحق یعنی واجب قرار پائی اور وتر کی تین رکعتیں پڑھی جاتی تھیں، جیسا کہ دیگر روایات سے ثابت ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابُ ۲۳ - قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا وَقَوْلِهِ عَلِمَ أَنْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کو قیام کرنا اور سونا اور جو رات کے قیام سے منسوخ ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اے جھرمٹ مارنے والے، رات میں قیام فرماؤ سوا کچھ رات کے۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔ بے شک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔ بے شک دن میں تم کو بہت سے کام ہیں ——— اُسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو

لَنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَشَأَ قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ وِطَاءً قَالَ مُوَاطَأَةً لِلْقُرْاٰنِ اَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَقَلْبِهِ لِيُوَاطِئُوْا لِيُوَافِقُوْا۔

تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنے کرم سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے، اللہ کا فضل تلاش کرتے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے۔ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ناشئۃ حبشی زبان میں قیام کو کہتے ہیں۔ اور وطاء کا مطلب ہے مُوَاطَاَةً لِلْقُرْاٰنِ یعنی کان آنکھ اور دل سے زیادہ موافقت رکھنے والا۔ لِیُوَاطِئُوْا سے لِیُوَافِقُوْا مراد ہے۔

۱۰۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ۔

حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مہینے میں روزے چھوڑتے تو ہم گمان کرتے کہ اس مہینے میں روزے نہیں رکھیں گے اور روزے رکھنے لگتے تو ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینے میں ایک بھی نہیں چھوڑیں گے اور تم اگر آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔ متابعت کی اس کی سلیمان اور ابو خالد الاحمر نے حمید سے۔

بَابُ ۷۲۵ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلٰى قَافِيَةِ الرَّاْسِ اِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ۔

جب رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگا دینا۔

۱۰۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ سو جا، ابھی بہت رات باقی ہے۔ اگر وہ جاگ اٹھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اس لیے صبح کے وقت وہ خوش و خرم اور ہشاش بشاش ہوتا ہے ورنہ صبح کے وقت طبیعت اچاٹ اور افسردہ ہوتی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

١٠٧٢ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ أَمَّا الَّذِيْ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

مؤمل بن ہشام، اسمٰعیل، عوف، ابو رجاء، اسمٰعیل، عوف، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب کے بارے میں فرمایا: جس کا سر پتھر سے کچلا جائے تو یہ وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو یاد کرتا ہے اور پھر اسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا ہے۔

بَابٌ ٢٦ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنِهٖ.

جو نماز پڑھے بغیر سو جائے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

١٠٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنِهٖ.

مسدد، ابو الاحوص، منصور، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک شخص کا ذکر ہوا تو کہا گیا کہ وہ ہمیشہ صبح تک سویا رہتا ہے، نماز کے لیے نہیں اٹھتا۔ فرمایا کہ اس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

بَابٌ ٢٧ الدُّعَاءِ وَالصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ أَيْ مَا يَنَامُوْنَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ.

رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا۔

ارشاد ربانی ہے: "وہ رات کو کم سویا کرتے ہیں" یہاں یہجعون کا معنی ہے سوتے ہیں "اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں"۔

١٠٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ.

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے جب کہ رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے کہ اس کی دعا قبول کروں۔ ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ اسے دوں۔ ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اسے بخش دوں۔

بَابٌ ٢٨ مَنْ نَّامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا اٰخِرَهٗ وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ.

جو رات کے پہلے حصے میں سوئے اور آخری کو جاگے

حضرت سلمان نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: سو جاؤ، اور جب رات کا آخری حصہ ہوا تو کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کَیْفَ صَلٰوةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ قَالَتْ کَانَ یَنَامُ اَوَّلَہٗ وَیَقُوْمُ اٰخِرَہٗ فَیُصَلِّیْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَاِنْ کَانَ بِہٖ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَاِلَّا تَوَضَّاَ وَخَرَجَ۔

ابوالولید، شعبہ، سلیمان، شعبہ، ابو اسحاق، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا شروع رات میں سوتے اور آخری حصے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ پھر اپنے بستر کی طرف لوٹتے جب مؤذن اذان کہتا تو اٹھتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے تشریف لے جاتے۔

باب ۲۹ قِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فِیْ رَمَضَانَ وَغَیْرِہٖ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سعید بن ابو سعید مقبری، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے، چار رکعتیں پڑھتے ان کے حسن کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں پڑھی ہیں اور ان کے بعد جو تین رکعتیں پڑھتے تھے وہ نماز وتر ہوتی تھی۔ اس تہجد کی آٹھ رکعتوں کو تراویح بتانا بڑا مغالطہ ہے یہ آٹھ رکعتیں تو بعد بیداری متعلق اور غیر رمضان میں سبھی مہینوں میں پڑھی جاتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معمول بنا کر نماز تراویح تو پڑھی یا پڑھائی ہی نہیں ہے۔ نیز یہ بات بھی اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ سوتے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا یعنی آپ خواب کی حالت میں بھی اپنے اور امت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ لہٰذا بیداری کے اوقات کا ذکر ہی کیا۔ معلوم ہوا کہ آپ ہر حالت میں شاہد بن سکتے ہیں یعنی آپ کو ہر حالت ہی نورانی تھی۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ ہِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ صَلٰوةِ اللَّیْلِ جَالِسًا حَتّٰی

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام کو ان کے والد ماجد نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نماز میں ذرا بھی قرأت بیٹھ کر پڑھتے مگر جب عمر زیادہ ہوگئی تو بیٹھ کر قرأت کرنے لگے اور جب

www.alahazratnetwork.org

إذا كبر قرأ آيات وإذا أبقي عليه من سورة ثلاثون أو أربعون آية قام فقرأهن ثم ركع.

باب (٣٠) فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار

١٠٧٨- حدثنا إسحاق بن نصر قال حدثنا أبو أسامة عن أبي حيان عن أبي زرعة عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لبلال عند صلاة الفجر يا بلال حدثني بأرجى عمل عملته في الإسلام فإني سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة قال ما عملت عملا أرجى عندي أني لم أتطهر طهورا في ساعة ليل أو نهار إلا صليت بذلك الطهور ما كتب لي أن أصلي قال أبو عبد الله دف نعليك يعني تحريك.

باب (٣١) ما يكره من التشديد في العبادة.

١٠٧٩- حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم فإذا حبل ممدود بين الساريتين فقال ما هذا الحبل قالوا هذا حبل لزينب فإذا فترت تعلقت فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا حلوه ليصل أحدكم نشاطه فإذا فتر فليقعد. قال وقال عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كانت عندي امرأة من بني أسد فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من هذه قلت فلانة لا تنام بالليل تذكر من صلاتها فقال مه عليكم ما تطيقون من الأعمال فإن الله لا يمل حتى تملوا.

باب (٣٢) ما يكره من ترك قيام الليل

کسی سمت سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو انہیں کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر رکوع کرتے۔

رات دن باوضو رہنے کی فضیلت اور رات دن میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے نمازِ فجر کے وقت فرمایا، اے بلال مجھے بتاؤ اُمید افزا عمل بتاؤ جو تم نے اپنے دورِ اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سُنی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے نزدیک تو اُمید افزا ایسا کوئی عمل نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت کے اندر میں نے وضو کیا تو اس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں جس کا پڑھنا میرے لیے لکھا جا چکا ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ دَفَّ نَعْلَيْكَ سے جوتوں کی حرکت مراد ہے۔

عبادت میں جو مشقت اُٹھانا مکروہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دو ستونوں کے درمیان رسی لٹکی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ حضرت زینب کی ہے، جب تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے کھول دو، تم میں سے جو بھی نماز پڑھے تو اپنی فرحت سے پڑھے اور جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا، یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت ہے جو رات کو نہیں سوتی۔ پھر اُن کی نماز کا ذکر ہوا۔ فرمایا کہ چھوڑو، تم پر وہی اعمال لازم ہیں جن کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم اکتا نہ جاؤ۔

جو رات کو قیام کرتا ہو تو پھر اُسے ترک کر دینا

www.aljazeeranetwork.org

لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ •

١٠٨٠ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ •

مکروہ ہے۔

عباس بن حسین، مبشر، اوزاعی، محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ پہلے رات کو قیام کیا کرتا تھا اور پھر رات کو قیام کرنا ترک کر دیا ـــــ ابن ابی العشرین، اوزاعی، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوسلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی ـــــ اور متابعت کی ہے اس کی عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے۔

باب ٣٣

١٠٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ •

عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

ابوالعباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، مجھ سے بتایا گیا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ واقعی میں ایسا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم یہ کرتے ہو تو تمہاری آنکھیں بھی کمزور ہو جائیں گی، اور تمہاری طبیعت میں بھی سستی پڑ جائے گی، جب کہ تم پر تمہاری جان اور اپنے گھر والوں کا بھی حق ہے لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو، قیام کرو اور سویا بھی کرو۔

باب ٣٤ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى •

رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

١٠٨٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

جنادہ بن ابی امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رات کو اٹھے اور کہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ پاک ہے اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ پھر کہے، اے اللہ

بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ فَإِنْ تَوَضَّأَ قُبِلَتْ صَلَاتُهُ ۔

١٠٨٣ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ ۔

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ۔۔ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا ۔۔ بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ۔۔ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

١٠٨٤ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ فَكَأَنِّي لَا أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ خَلِّيَا عَنْهُ فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى رُؤْيَايَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقُصُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ۔

بَابُ ٣٤٥ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

١٠٨٥ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكٍ

مجھے بخش دے یا اور دعا کرے تو قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو نماز قبول کی جائے گی۔

ہیثم بن ابو سنان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ وہ وعظ بیان کر رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کر رہے تھے کہ تمہارا ایک بھائی یعنی حضرت عبداللہ بن رواحہ لغو بات نہیں کہتے تھا۔

ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اس کی کتاب پڑھتے ہیں جب کہ صبح کی روشنی پھیلتی ہے (ہم) اندھے تھے آپ نے ہدایت دکھائی تو ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ جو آپ نے فرمایا وہ ہو کر رہے گا۔ آپ رات اس طرح گزارتے ہیں کہ پہلو بستر سے جدا رہتا ہے جب کہ مشرکوں کے بستر ان سے بوجھل ہوتے ہیں۔ متابعت کی اس کی عقیل نے اور زبیدی نے کہا کہ زہری نے سعید اور اعرج سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خواب میں دیکھا گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے میں جنت کی جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ لے اڑتا ہے اور دیکھا گویا دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے جہنم کی طرف لے جانا چاہتے ہیں ایک فرشتہ ملا جس نے کہا ڈرو نہیں اور انہیں چھوڑ دو۔ پس حضرت حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا ایک خواب بیان کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ پس حضرت عبداللہ رات کی نماز پڑھتے تھے اور لوگ برابر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خواب بیان کرتے کہ وہ شب قدر آخری عشرے کی ستائیسویں رات ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ آخری عشرے کے متعلق تمہارے خواب متفق ہیں۔ پس جو اس کو تلاش کرنا چاہے وہ آخری عشرے میں تلاش کرے۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرنا

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

www.alahazratnetwork.org

يحيى عن أبي سلمة عن عائشة رضي الله عنها قالت صلى النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ثم صلى ثماني ركعات وركعتين جالسا وركعتين بين النداءين ولم يكن يدعهما أبدا.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی۔ پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر اور دو رکعتیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان پڑھیں۔ آپ ان کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

باب ۲۳٦ الضجعة على الشق الأيمن بعد ركعتي الفجر.

فجر کی دو رکعتوں کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا

١٠٨٦ - حدثنا عبد الله بن يزيد قال حدثنا سعيد بن أبي أيوب قال حدثني أبو الأسود عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الأيمن.

عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، ابو الاسود، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔

باب ۲۳۷ من تحدث بعد الركعتين ولم يضطجع.

جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے۔

١٠٨٧ - حدثنا بشر بن الحكم قال حدثنا سفيان قال حدثني سالم أبو النضر عن أبي سلمة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا صلى وكنت مستيقظة حدثني وإلا اضطجع حتى يؤذن بالصلاة.

بشر بن حکم، سفیان، سالم ابو النضر، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے یہاں تک کہ نماز کے لیے بلائے جاتے۔

باب ۲۳۸ ما جاء في التطوع مثنى مثنى

وفيه ذكر ذلك عن عمار وأبي ذر وأنس وجابر بن زيد وعكرمة والزهري رضي الله عنهم وقال يحيى بن سعيد الأنصاري ما أدركت فقهاء أرضنا إلا يسلمون في كل اثنتين من النهار.

نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان۔

حضرت عمار، حضرت ابو ذر، حضرت انس، جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے فرمایا کہ میں نے اپنی سرزمین کے فقہاء کو نہیں پایا مگر وہ دن میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔

١٠٨٨ - حدثنا قتيبة قال حدثنا عبد الرحمن بن أبي الموالي عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كما يعلمنا السورة من القرآن يقول إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کاموں میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں، اور تیری قدرت

www.alahazratnetwork.org

مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ ۔

کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل کی بابت سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہی چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے، پھر اس میں میرے لیے برکت دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر فرما دے خواہ کہیں ہو، پھر مجھے راضی کر دے۔ فرمایا اور اپنی حاجت کا نام لے۔

ف۔ ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنا سنت ہے یعنی گویا اللہ سے مشورہ لینا ہے۔ چار رکعت نفل پڑھنے کے بعد مذکورہ دعا پڑھی جاتی ہے اور نماز استخارہ پڑھنے والا اس دعا کے بعد باوضو قبلہ رو ہو کر اپنی حاجت عرض کرے۔ اللہ رب العزت اس کی رہنمائی فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔

مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن سعید، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی، حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی دو رکعتیں پڑھائیں پھر تشریف لے گئے۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ۔

ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں جمعہ کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

سے روایت ہے کہ خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا نکل آیا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھے۔

١٠٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيْنَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَقَالَ عِتْبَانُ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رہائش گاہ پر لوگ آئے اور انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لا چکے تھے میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے کہا اے بلال! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا کہاں؟ کہا کہ ان دونوں ستونوں کے درمیان۔ پھر باہر تشریف لائے اور دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبان نے فرمایا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صبح کے وقت تشریف لائے جبکہ دن چڑھ چکا تھا ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ ٢٣ الْحَدِيثِ يَعْنِي بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا۔

١٠٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا کہ بعض انہیں فجر کی دو رکعتیں بتاتے ہیں؟ فرمایا کہ یہی بات ہے۔

بَابُ ٢٤ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انہیں نفل کہا۔

١٠٩٥ - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ

بیان بن عمرو، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کیا کرتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

تعاهده على ركعتي الفجر.

باب ۴۱ ما يقرأ في ركعتي الفجر.

۱۰۹۶ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة ثم يصلي إذا سمع النداء بالصبح ركعتين خفيفتين.

۱۰۹۷ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبة عن محمد بن عبد الرحمن عن عمته عمرة عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم ح حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا يحيى هو ابن سعيد عن محمد بن عبد الرحمن عن عمرة عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يخفف الركعتين اللتين قبل صلاة الصبح حتى إني لأقول هل قرأ بأم الكتاب.

باب ۴۲ التطوع بعد المكتوبة.

۱۰۹۸ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله قال أخبرنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم سجدتين قبل الظهر وسجدتين بعد الظهر وسجدتين بعد المغرب وسجدتين بعد العشاء وسجدتين بعد الجمعة فأما المغرب والعشاء ففي بيته. قال ابن أبي الزناد عن موسى بن عقبة عن نافع بعد العشاء في أهله تابعه كثير بن فرقد وأيوب عن نافع حدثتني أختي حفصة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي سجدتين خفيفتين بعد ما يطلع الفجر وكانت ساعة لا أدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فيها تابعه كثير بن فرقد وأيوب عن نافع وقال ابن أبي الزناد عن موسى بن عقبة عن نافع بعد العشاء في أهله.

فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر جب اذان سنتے تو صبح کی دو ہلکی رکعتیں پڑھا کرتے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن عبد الرحمن، ان کی پھوپھی جان عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم —— احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عبد الرحمن، عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو ہلکی پڑھتے یہاں تک کہ میں کہتی۔ کیا صرف سورۂ فاتحہ کے ساتھ پڑھی ہیں!

فرض نمازوں کے بعد نوافل

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد اور مغرب و عشاء کی اپنے گھر میں —— ابن ابو الزناد، موسیٰ بن عقبہ، نافع نے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ روایت کی۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے۔ انہوں نے حضرت ابن عمر سے، فرمایا کہ مجھ سے میری بہن حضرت حفصہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر طلوع ہو جانے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے اور اس وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس میں داخل نہیں ہوتا تھا۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے اور ابن ابو الزناد، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ روایت کیا ہے۔

بَابٌ ۴۳ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّهُ.

بَابٌ ۴۴ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ.

۱۱۰۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهُ.

۱۱۰۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يَقُولُ مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرَ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

بَابٌ ۴۵ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَرَآهُ وَاسِعًا.

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا.

بَابٌ ۴۶ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ

قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے

ابو الشعثاء جابر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آٹھ رکعتیں اکٹھی اور سات رکعتیں اکٹھی۔ میں عرض گزار ہوا اے ابو الشعثاء! میرے خیال میں ظہر کے اندر تاخیر اور عصر میں جلدی کی ہوگی نیز عشاء میں جلدی اور مغرب میں تاخیر کی ہوگی؟ فرمایا کہ میرا بھی یہی گمان ہے۔

سفر میں نماز چاشت پڑھنا

مورق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نماز چاشت پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ حضرت عمر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت ابوبکر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بھی نہیں۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم سے کسی نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ انہوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے تو غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو اس سے ہلکی نماز پڑھتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آپ پورے رکوع اور پورے سجدے کرتے۔

جو نماز چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے۔

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔

حالت حضر میں نماز چاشت پڑھنا۔

اسے عتبان بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلٰوةِ الضُّحَى وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ وَنَضَحَ لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ بِمَاءٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ جَارُودٍ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى فَقَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

بَابُ ۲۷ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ كَانَتْ سَاعَةً لَا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ۔

بَابُ ۲۸ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے میرے خلیل اور حبیب ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نماز چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمایا کہ انصار میں ایک بھاری بھرکم آدمی تھے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ پس اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر بلایا اور آپ کے لیے چٹائی کے ایک سرے پر پانی چھڑکا، تو آپ نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اس دن کے علاوہ میں نے کبھی آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد رکھیں ہیں۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور اس وقت کوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں داخل نہیں ہوتا تھا کہ مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ جب فجر طلوع ہوجاتی اور مؤذن اذان کہہ دیتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

محمد بن منتشر کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کو نہیں چھوڑا کرتے تھے — متابعت کی ابن ابی عدی اور عمرو نے شعبہ سے —

نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعَجِّبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ۔

ابو معمر، عبد الوارث، حسین، ابن بریدہ، حضرت عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھ لیا کرو۔ تیسری دفعہ فرمایا اگر جی چاہے۔ یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ کہیں لوگ اسے سنت قرار دے لیں۔

عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، یزید بن ابی حبیب، مرثد بن عبد اللہ یزنی سے روایت ہے کہ میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ کیا آپ کو ابو تمیم کی بات حیران نہیں کرتی کہ وہ نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ حضرت عقبہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اب آپ کو کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا کہ مشغولیت روکتی ہے۔

بَابُ ۷۲۹۔ صَلٰوةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً ذَكَرَهُ أَنَسٌ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نوافل باجماعت پڑھنا۔ اسے حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، ابن شہاب، حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا جبکہ میرے اور ان کے درمیان ایک نالہ حائل تھا اور جب بارشیں ہوتیں تو میرے لیے مسجد تک جانا دشوار ہو جاتا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری نظر کمزور ہے اور وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں آتی ہیں تو بہنے لگتا ہے اور میرے لیے پار ہونا دشوار ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر کے کسی حصے میں نماز پڑھیں تاکہ اس جگہ کو میں نماز کی جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن چڑھے تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مانگی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ پس میں نے ایک جگہ کی

رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر رضي الله عنه
بعد ما اشتد النهار فاستاذن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاذنت له فلم يجلس حتى قال اين تحب
ان اصلي من بيتك فاشرت له الى المكان الذي
احب ان اصلي فيه فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم
فكبر وصففنا وراءه فصلى ركعتين ثم سلم وسلمنا
حين سلم فحبسناه على خزيرة تصنع له فسمع اهل
الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فثاب
رجال منهم حتى كثر الرجال في البيت فقال رجل
منهم ما فعل مالك لا اراه فقال رجل منهم ذاك
منافق لا يحب الله ورسوله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تقل ذاك الا تراه قال لا اله الا
الله يبتغي بذلك وجه الله فقال الله ورسوله اعلم
اما نحن فوالله لا نرى وده ولا حديثه الا الى
المنافقين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فان
الله قد حرم على النار من قال لا اله الا الله يبتغي
بذلك وجه الله قال محمود فحدثتها قوما فيهم ابو
ايوب صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم في
غزوته التي توفي فيها ويزيد بن معاوية عليهم بارض
الروم فانكرها علي ابو ايوب قال والله ما اظن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال ما قلت قط فكبر ذلك
علي فجعلت لله علي ان سلمني حتى اقفل من غزوتي
ان اسال عنها عتبان بن مالك رضي الله عنه ان
وجدته حيا في مسجد قومه فقفلت فاهللت
بحجة او بعمرة ثم سرت حتى قدمت المدينة فاتيت
بني سالم فاذا عتبان شيخ اعمى يصلي لقومه فلما
سلم من الصلاة سلمت عليه واخبرته من انا ثم
سالته عن ذلك الحديث فحدثنيه كما حدثنيه
اول مرة ٭

طرف اشارہ کر دیا جہاں میں چاہتا تھا کہ آپ نماز پڑھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا۔ آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔ آپ کو خزیرہ کھلانے کے لیے روک لیا گیا جو آپ کے لیے تیار کیا جا رہا تھا۔ جب ہمسایوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے غریب خانے میں ہیں تو لوگ دوڑ کر یہاں تک گھر میں جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا مالک کو کیا ہو گیا کہ وہ نظر نہیں آتا؟ ان میں سے دوسرے آدمی نے کہا وہ تو منافق ہے۔ خدا اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو۔ کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے رضائے الٰہی کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔ اس آدمی نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ مگر خدا کی قسم ہم نے تو اس کا رجحان اور اس کی گفتگو منافقوں کے ساتھ ہی دیکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جہنم پر اس شخص کو حرام کر دیا ہے جس نے رضائے الٰہی کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ حضرت محمود کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ایک جماعت سے بیان کی جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو ایوب بھی تھے اس غزوہ کے دوران جس میں انھوں نے وفات پائی اور یزید بن معاویہ ان پر امیر تھا سر زمین روم میں۔ حضرت ابو ایوب نے مجھ پر اعتراض کیا اور کہا۔ خدا کی قسم میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہو۔ یہ بات مجھ پر گراں گزری اور میں نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے سلامت رکھے تو غزوہ سے واپس آ کر حضرت عتبان بن مالک سے پوچھوں گا اگر انھیں ان کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا۔ پس میں واپس ہوا تو میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر چل دیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچا اور بنی سالم میں گیا۔ حضرت عتبان بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے اور اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انھوں نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے انھیں سلام کیا اور بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انھوں نے اسی طرح بیان کی جیسے پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

باب ۵۰: التطوع فی البیت

١١١٠ - حدثنا عبد الأعلى بن حماد قال حدثنا وهيب عن أيوب وعبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها قبورا. تابعه عبد الوهاب عن أيوب.

گھروں میں نوافل پڑھنا

عبدالاعلیٰ بن حماد، وہیب، ایوب اور عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔ متابعت کی اس کی عبدالوہاب نے ایوب سے۔

باب ۵۱: فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة

١١١١ - حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة قال أخبرني عبد الملك عن قزعة قال سمعت أبا سعيد رضي الله عنه قال أربعا قال سمعت من النبي صلى الله عليه وسلم وكان غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة ح حدثنا علي حدثنا سفيان عن الزهري عن سعيد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد المسجد الحرام ومسجد الرسول صلى الله عليه وسلم ومسجد الأقصى.

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

حفص بن عمر، شعبہ، عبدالملک، قزعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار باتیں سنا فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا۔ علی، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف (۱) مسجد حرام یعنی کعبہ (۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد اور (۳) مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)

١١١٢ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن زيد بن رباح وعبيد الله بن أبي عبد الله الأغر عن أبي عبد الله الأغر عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلاة في مسجدي هذا خير من ألف صلاة فيما سواه إلا المسجد الحرام.

عبداللہ بن یوسف، مالک، زید بن رباح اور عبیداللہ بن ابو عبداللہ الاغر، ابو عبداللہ الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد کی نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کی نماز کے۔

باب ۵۲: مسجد قباء

١١١٣ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا ابن علية قال أخبرنا أيوب عن نافع أن ابن عمر رضي الله عنهما كان لا يصلي من الضحى إلا في يومين يوم يقدم بمكة فإنه كان يقدمها ضحى فيطوف بالبيت ثم يصلي ركعتين خلف المقام ويوم يأتي مسجد قباء فإنه كان يأتيه كل سبت فإذا دخل المسجد كره

مسجد قباء کا بیان

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے مگر دو دن۔ ایک جس دن مکہ مکرمہ پہنچتے کیونکہ وہ وہاں چاشت کے وقت پہنچتے۔ پس بیت اللہ کا طواف کرتے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے جس روز مسجد قباء میں جاتے اور ہر ہفتے کو جاتے تو جب مسجد میں داخل ہو جاتے تو یہ ناپسند کرتے کہ بغیر نماز پڑھے وہاں سے نکل آئیں۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

أن يخرج منه حتى يصلي فيه قال وكان يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يزوره راكبا وماشيا قال وكان يقول إنما أصنع كما رأيت أصحابي يصنعون ولا أمنع أحدا أن يصلي في أي ساعة شاء من ليل أو نهار غير أن لا تتحروا طلوع الشمس ولا غروبها.

باب ٥٣ من أتى مسجد قباء كل سبت.

١١١٤ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا عبد العزيز بن مسلم عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يأتي مسجد قباء كل سبت ماشيا وراكبا، وكان عبد الله رضي الله عنه يفعله.

باب ٥٤ إتيان مسجد قباء ماشيا وراكبا.

١١١٥ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يأتي قباء راكبا وماشيا زاد ابن نمير حدثنا عبيد الله عن نافع فيصلي فيه ركعتين.

باب ٥٥ فضل ما بين القبر والمنبر

١١١٦ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الله بن أبي بكر عن عباد بن تميم عن عبد الله بن زيد المازني رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة.

١١١٧ - حدثنا مسدد عن يحيى عن عبيد الله قال حدثني خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے، وہ فرمایا کرتے کہ میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا خواہ وہ رات اور دن کی جس ساعت میں چاہے نماز پڑھے سوائے اس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے کے وقت قصد کرے۔

جو ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آئے

موسیٰ بن اسماعیل، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں ہر ہفتے کو پیدل اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے ـــــ ابن نمیر، عبید اللہ، نافع سے یہ بھی مروی ہے کہ اس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

قبر انور اور منبر رسول کے درمیانی حصے کی فضیلت

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، عبد اللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، خبیب بن عبد الرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کا

وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي ۔

درمیان کا حصہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس اور آپ کے منبر شریف کے درمیان والی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منبر آپ کے حوض پر ہوگا۔ لفظ حوضی سے معلوم ہو رہا ہے کہ خدائے ذوالمنن نے حوض کوثر آپ کو دنیا میں ہی عطا فرما دیا تھا جیسا کہ سورۂ الکوثر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنی بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ کوثر کی اگرچہ بہت سی تفسیریں کی گئی ہیں۔ ایک تفسیر حوض کوثر بھی ہے یعنی اس آیت میں پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! ہم نے تمہیں حوض کوثر عطا فرما دیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ ۔

بَابُ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ۔

بیت المقدس کی مسجد

۱۱۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي ۔

قزعہ مولیٰ زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار مرتبہ بیان فرماتے ہوئے سنا جو مجھے بہت پیارا اور دلکش محسوس ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کا شوہر یا محرم اس کے ساتھ ہو اور دو دنوں میں روزہ نہ رکھا جائے یعنی عید الفطر اور عید الاضحی کو اور دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھے یعنی صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے اور کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کی طرف۔

بَابُ اسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا

إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْتَعِينُ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ جَسَدِهِ بِمَا شَاءَ وَوَضَعَ أَبُو إِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهُ فِي الصَّلَاةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلَى رُسْغِهِ الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ يَحُكَّ جِلْدًا أَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں جسم سے جو چاہے مدد لے۔ ابو اسحاق نے نماز میں اپنی ٹوپی رکھی اور اسے اٹھایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی کو اپنے بائیں پہنچے پر رکھا مگر یہ کہ کھجلی لیتے اور کپڑے کو درست کرتے۔

۱۱۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى عَرْضِ الْوِسَادَةِ

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات گزاری جو ان کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں

www.alahazratnetwork.org

اضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ خَوَاتِمَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا بِيَدِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ۔

تک کہ نصف رات گزر گئی یا کم و بیش، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور بیٹھ گئے اور چہرے کو ہاتھ سے مل کر نیند کے اثرات مٹائے پھر سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف اٹھے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی اسی طرح کیا پھر آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست راست میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اسے اپنے ہاتھ سے ملا۔ پس دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر، پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوگیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

نماز میں جو کلام کرنا منع ہے۔

۱۱۲۰ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا ۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ ہمیں جواب مرحمت فرماتے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو ہمیں جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت (رضا کی طرف) ہے۔

۱۱۲۱ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

ابن نمیر، اسحاق بن منصور سلولی، ہریم بن سفیان، اعمش، ابراہیم، علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۲۲ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اسماعیل، حارث بن شبیل، ابوعمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر ہم نماز میں کلام کر لیا کرتے اور ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی سے حاجت بیان

أَحَدُنَا صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ الْآيَةَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ ۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ ۔

۱۱۲۳ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتُمْ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا التَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيقُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ۔

بَابُ مَنْ سَمَّى قَوْمًا أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِهِ مُوَاجَهَةً وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ۔

۱۱۲۴ – حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ التَّحِيَّةَ فِي الصَّلَاةِ وَنُسَمِّي وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِنَّكُمْ إِذَا

کر دیا یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی، حافظوا علی الصلوات (نمازوں کی حفاظت کرو) (۲: ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کا جواز۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رک گئے ہیں لہٰذا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں۔ فرمایا ہاں اگر آپ حضرات چاہتے ہیں۔ پس حضرت بلال نے اقامت کہی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تصفیح شروع کر دی۔ حضرت سہل نے فرمایا تم جانتے ہو کہ تصفیح کیا ہے؟ اس سے مراد تالی بجانا ہے۔ حضرت ابو بکر نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔ جب زیادہ تالیاں بجیں تو متوجہ ہوئے، دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف میں ہیں۔ آپ نے اشارے سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔ حضرت ابو بکر نے اپنے ہاتھ اٹھا کر الحمد للہ کہا اور پیچھے کی طرف الٹے پاؤں ہٹ آئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔

جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو۔

عمرو بن عیسیٰ، ابو عبد الصمد عبد العزیز بن عبد الصمد، حصین بن عبد الرحمن، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں تحیت کہتے، نام لیتے اور ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا یوں کہا کرو، تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام کر لیا۔ الخ

www.alahazratnetwork.org

فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَىٰ كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ.

وہ آسمانوں میں ہوں یا زمین میں۔

بَابُ ٤٦ التَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ.

١١٢٥ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

١١٢٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ.

بَابُ ٤٧ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فِي صَلَاتِهِ أَوْ تَقَدَّمَ بِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١١٢٧ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِهِمْ فَفَجِئَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

یحییٰ، وکیع، سفیان، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

جو نماز میں پیچھے کو ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے بڑھے۔

اسے حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے روز جب مسلمان نماز فجر میں تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے سامنے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا۔ آپ نے انہیں صف بستہ دیکھا تو تبسم ریز ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا، یہ سمجھے ہوئے کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نماز توڑنے کا ارادہ کیا خوش ہو کر کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ پوری کرو۔ پھر حجرے میں داخل ہو گئے، پردہ گرا دیا اور اسی روز وفات پائی۔

ف: اس حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روز وصال کا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ نے پیر کے روز دن کے وقت وصال فرمایا تھا۔ اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کا بڑا واضح اشارہ موجود ہے۔ حضرت خلفائے راشدین میں بالاتفاق سب سے پہلا نمبر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی امامت کے لیے نامزد فرما دیا تھا۔ اسی لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو بیمار ہونے پر احمد میں امام بنا دیا تھا تو ہم نے بعد نبی انتقال الحمد میں بھی انہیں اپنا امیر بنا لیا۔

بَابٌ ٦٦٣ إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلَاةِ

جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے۔

١١٢٧ — وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتِ اللَّهُمَّ لَا يَمُوتُ جُرَيْجٌ حَتَّى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمَيَامِيسِ وَكَانَتْ تَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيلَ لَهَا مِمَّنْ هَذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ قَالَ جُرَيْجٌ أَيْنَ هَذِهِ الَّتِي تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِي قَالَ يَا بَابُوسُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی اور وہ اپنے عبادت خانے میں تھا۔ کہا اے جریج! اس نے کہا اے اللہ! ایک طرف میری ماں ہے اور ایک طرف میری نماز۔ پھر کہا اے جریج! کہا اے اللہ! میری ماں اور میری نماز۔ اس نے کہا اے اللہ! جریج کو نہ موت دینا جب تک کہ کسی زانیہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔ عبادت خانے کے قریب ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی جس کے بچہ پیدا ہوا تو اس سے کہا گیا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ بولی کہ جریج کا ہے، وہ اپنے عبادت خانے سے اتر آئے تھے۔ جریج نے کہا وہ عورت کہاں ہے جو کہتی ہے کہ وہ میرا لڑکا ہے۔ کہا اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ لڑکے نے کہا کہ ایک چرواہا ہے۔

بَابٌ ٦٦٤ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانا

١١٢٨ — حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سجدے کے وقت مٹی برابر کرے۔ فرمایا کہ اگر کرتا ہے تو ایک دفعہ کرے۔

بَابٌ ٦٦٥ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلَاةِ لِلسُّجُودِ

نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا

١١٢٩ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے اور ہم میں سے کسی سے اپنی پیشانی زمین پر ٹھہرائی نہ جاتی تو وہ کپڑا بچھا لیتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

بَابٌ ٦٦٦ مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کتنا عمل جائز ہے

١١٣٠ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ابو النضر، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ

عن أبي النضر عن أبي سلمة عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت أمد رجلي في قبلة النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فإذا سجد غمزني فرفعتها فإذا قام مددتها.

1131 - حدثنا محمود حدثنا شبابة حدثنا شعبة عن محمد بن زياد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه صلى صلاة قال إن الشيطان عرض لي فشد علي ليقطع الصلاة علي فأمكنني الله منه فذعته ولقد هممت أن أوثقه إلى سارية حتى تصبحوا فتنظروا إليه فذكرت قول سليمان عليه السلام رب هب لي ملكا لا ينبغي لأحد من بعدي فرده الله خاسئا ثم قال النضر بن شميل فذعته بالذال أي خنقته وفدعته من قول الله يوم يدعون أي يدفعون والصواب فدعته إلا أنه كذا قال بتشديد العين والتاء.

باب إذا انفلتت الدابة في الصلاة وقال قتادة إن أخذ ثوبه يتبع السارق ويدع الصلاة.

1132 - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا الأزرق بن قيس قال كنا بالأهواز نقاتل الحرورية فبينا أنا على جرف نهر إذا رجل يصلي وإذا لجام دابته بيده فجعلت الدابة تنازعه وجعل يتبعها قال شعبة هو أبو برزة الأسلمي فجعل رجل من الخوارج يقول اللهم افعل بهذا الشيخ فلما انصرف الشيخ قال إني سمعت قولكم وإني غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ست غزوات أو سبع غزوات وثماني وشهدت تيسيره وإني إن كنت أن أراجع مع دابتي أحب إلي من أن أدعها ترجع إلى مألفها فيشق علي.

1133 - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اپنے دونوں پیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبلہ کی جانب پھیلائے رکھتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے تو میں انہیں ہٹا لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا لیتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ شیطان میرے سامنے آیا اور میری نماز توڑ دینے پر بڑا زور لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط دیا تو میں نے اُسے پچھاڑ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دیا جائے یہاں تک کہ صبح ہو اور لوگ اسے دیکھیں تو مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ کہنا یاد آگیا۔ اے رب! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے (پ ۲۳، ص ۳۵) پس اللہ تعالیٰ نے اُسے ذلیل کر کے لوٹا دیا۔ نضر بن شمیل نے ذعتّہ کہا ہے ذال کے ساتھ یعنی میں نے اس کا گلا گھونٹا اور فدعتّہ ارشادِ ربانی یَوْمَ یُدَعُّوْنَ یعنی دھکیلے جائیں گے، اسی طرح ہے جب کہ صحیح فدعتّہ ہے لیکن عین کی تشدید اور تاء کے ساتھ ہی کہا گیا ہے۔

جب نماز کے دوران کسی کا جانور بھاگ جائے۔

قتادہ نے فرمایا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے جائے تو چور کا پیچھا کرے اور نماز چھوڑ دے۔

ازرق بن قیس سے روایت ہے کہ ہم اہواز میں حروریہ خارجیوں سے جنگ کر رہے تھے۔ جب میں ایک نہر کے کنارے پر تھا تو ایک آدمی نماز پڑھ رہے تھے اور اُن کے گھوڑے کی لگام ان کے ہاتھ میں تھی۔ سواری جھٹکے دے رہی تھی اور وہ اُس کا پیچھا کر رہا تھا۔ شعبہ نے کہا کہ وہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ خارجیوں میں سے ایک آدمی کہہ رہا تھا۔ خدایا اس بوڑھے کی گت تو دیکھ۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ میں نے تمہاری بات سنی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چھ، سات یا آٹھ غزوات میں شرکت کی سعادت پائی ہے۔ اگر اپنی سواری کے ساتھ لوٹ آؤں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ اسے چھوڑ دوں اور وہ بھاگ کر اپنی جگہ پر چلی جائے اور مجھے مشقت ہو۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

www.alahazratnetwork.org

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُوْرَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةٍ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيْدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ ۔

سورج گرہن ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور ایک لمبی سورت پڑھی۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو دوسری سورت شروع کر دی پھر رکوع کیا اور پورا کیا اور سجدہ کیا۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کیا پھر فرمایا: اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ ہٹ جائیں۔ میں نے اسی جگہ ہر چیز کو دیکھ لیا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے حتی کہ میں نے چاہا کہ ایک خوشہ توڑ لوں جب کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے دیکھا اور میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سائبہ کی رسم نکالی تھی۔

بَابٌ ٦٨ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُوْدِهِ فِي كُسُوْفٍ ۔

نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نماز کسوف میں سجدے کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھونک ماری تھی۔

١١٣٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ فَإِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّمَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلَى يَسَارِهِ ۔

نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ والی دیوار میں بلغم دیکھا تو مسجد والوں پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا نہ تھوکے یا بلغم نہ پھینکے۔ پھر اتر کر اسے اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تھوکے تو چاہیے کہ اپنے بائیں جانب تھوکے۔

١١٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى ۔

محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز میں ہو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنی دائیں جانب بلکہ اپنی بائیں جانب، بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

بَابٌ ٦٩ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِنَ الرِّجَالِ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ فِيْهِ

جس نے بے خبری سے نماز میں تالی بجائی تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابٌ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمْ أَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَأْسَ.

جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

١١٣٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُو أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا.

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور وہ چھوٹا ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں سے باندھ لیا کرتے۔ پس عورتوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے سروں کو نہ اٹھایا کریں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

بَابٌ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ.

نماز میں سلام کا جواب نہ دے

١١٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتا جب کہ آپ نماز میں ہوتے اور مجھے جواب مرحمت فرما دیتے۔ جب ہم (نجاشی کے پاس) سے واپس آئے تو میں نے سلام کیا اور آپ نے جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

١١٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللّٰهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ایک کام کے لیے بھیجا میں گیا اور اسے کر کے واپس آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے کہ میں نے دیر لگا دی۔ میں نے پھر سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا میرے دل میں پہلے سے زیادہ فکر پیدا ہوا۔ پھر سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اس بات نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور آپ اپنی سواری پر غیر قبلہ کی طرف تھے۔

بَابٌ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ.

نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھانا۔

١١٣٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال بلغ رسول
الله صلى الله عليه وسلم أن بني عمرو بن عوف بقباء
كان بينهم شيء فخرج يصلح بينهم في أناس من
أصحابه فحبس رسول الله صلى الله عليه وسلم و
حانت الصلاة فجاء بلال إلى أبي بكر رضي الله عنه
فقال يا أبا بكر إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد
حبس وقد حانت الصلاة فهل لك أن تؤم الناس
قال نعم إن شئت فأقام بلال وتقدم أبو
بكر رضي الله عنه فكبر بالناس وجاء رسول الله
صلى الله عليه وسلم يمشي في الصفوف حتى قام في الصف
فأخذ الناس في التصفيح قال
سهل التصفيح هو التصفيق قال وكان أبو بكر رضي
الله عنه لا يلتفت في صلاته فلما أكثر الناس التفت
فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار
إليه يأمره أن يصلي فرفع أبو بكر رضي الله عنه يديه
فحمد الله ثم رجع القهقرى وراءه حتى قام في
الصف وتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى
بالناس فلما فرغ أقبل على الناس فقال يا أيها الناس
ما لكم حين نابكم شيء في الصلاة أخذتم بالتصفيح
إنما التصفيح للنساء من نابه شيء في صلاته فليقل
سبحان الله ثم التفت إلى أبي بكر رضي الله عنه فقال
يا أبا بكر ما منعك أن تصلي للناس حين أشرت
إليك قال أبو بكر ما كان ينبغي لابن أبي قحافة
أن يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ قبا والے بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ تکرار ہے سو آپ چند اصحاب میں سے لے کر ان میں صلح کرانے تشریف لے گئے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے سبب اس کے اور نماز کا وقت ہو گیا حضرت بلال نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا کر کہا اے ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو رک گئے اور نماز کا وقت ہو گیا کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا: ہاں اگر تم چاہتے ہو پھر حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور صفوں کے اندر سے چلے آتے تھے یہاں تک کہ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے اور لوگ دستک دینے لگے حضرت سہل نے فرمایا کہ تصفیح وہی دستک دینا ہے حضرت ابوبکر نماز میں ادھر ادھر توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے بہت دستک دی تو متوجہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ان کو اشارہ سے حکم فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو۔ حضرت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور الٹے پیروں پیچھے ہٹ گئے یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگو! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ جب کوئی بات پیش آتی ہے تو تالیاں بجانے لگتے ہو تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے تم میں سے جس کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو کہے سبحان اللہ کیونکہ جب پھر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تم کو اشارہ کیا تو تمہیں کس چیز نے منع کیا لوگوں کو نماز پڑھانے سے سو حضرت ابوبکر نے کہا ابوقحافہ کے بیٹے کو یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

ف: اس حدیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ نماز کا وقت ہو جائے پھر اگر امام موجود نہ ہو تو جس مقتدی کو لوگ پسند کریں وہ امامت کر سکتے ہیں۔ دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ مقتدی نماز میں اگر امام کو کسی ضروری بات کی جانب متوجہ کرنا چاہے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔ یہ حکم تھا لیکن مرد عورتوں کے ساتھ با جماعت نماز پڑھنا تو اب امت میں بند کر دیا گیا۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ نماز میں تھوڑی سی حرکت اگرچہ جماعت کی جگہ پر نظر رکھنا سنت ہے لیکن اس وقت تمام صحابہ کرام جماعت کی جگہ سے نگاہ ہٹا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے تھے اسی طرح انہوں نے تالیاں بجا کر حضرت ابوبکر صدیق

www.alahazratnetwork.org

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ہو۔ نماز پوری ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم دورانِ نماز میری طرف کیوں متوجہ ہوئے اور کیوں مجھے دیکھے گئے تھے؟ آپ ایسا کیوں فرماتے جبکہ محبوب پروردگار کی جانب متوجہ ہونا ہی تو عبادتوں کی جان اور مدارِ ایمان ہے۔ جو نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو گدھے بیل کے خیال سے بدتر اور شرک بتاتے ہیں حقیقت میں وہ ایمان کی چاشنی ہی سے ناآشنا ہیں۔ ان سے صرف یہی کہا جا سکتا ہے۔

لطفِ مے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

بَابُ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ

١١٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ هِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١١٣١ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

ابو النعمان، حماد، ایوب، محمد ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ــــ ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، محمد ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ منع کیا گیا ہے کہ آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

بَابُ يُفَكِّرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنِّي لَأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ

١١٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا دَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ أَوْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ۔

١١٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُذِّنَ بِالصَّلَاةِ

نماز میں آدمی کا کسی چیز کو سوچنا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لشکر کا بندوبست کرتا رہتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو لوگوں کے چہروں پر تعجب کے اثرات دیکھ کر فرمایا۔ مجھے نماز میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا میں نے ناپسند کیا کہ وہ ہمارے پاس شام کرے یا رات گزارے لہٰذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز نہ سنائی

www.alahazratnetwork.org

أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ، فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ، فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ. وَسَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ النَّاسُ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَلَقِيتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ؟ فَقَالَ لَا أَدْرِي. فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا؟ قَالَ بَلَى. قُلْتُ لَكِنْ أَنَا أَدْرِي، قَرَأَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيضَةِ۔

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ۔

نہیں دیتی، جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو آجاتا ہے، جب اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے، جب وہ خاموش ہو جاتا ہے تو آجاتا ہے اور برابر آدمی سے یہی کہتا رہتا ہے کہ یہ بات یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ اُسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا کرے تو بیٹھا ہوا دو سجدے کرے۔ ابوسلمہ نے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے۔

محمد بن مثنی، عثمان بن عمر، ابن ابی ذئب، سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ میں ایک آدمی سے ملا اور اُس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گزشتہ رات نماز عشاء میں کونسی سورت پڑھی تھی؟ اُس نے کہا، مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا، کیا آپ موجود نہیں تھے؟ کہا، کیوں نہیں۔ میں نے کہا، مجھے معلوم ہے کہ حضور نے فلاں فلاں سورتیں پڑھی تھیں۔

جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، عبدالرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کسی نماز کی دو رکعتیں پڑھائیں، اُس کے بعد بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری کر لی اور ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کیا تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی دو کے بعد کھڑے ہو گئے اور ان کے درمیان میں نہ بیٹھے۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو دو سجدے کیے، پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

www. ... .org

باب ۷۷۶ إذا صلى خمسا

۱۱۴۷ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له أزيد في الصلوة فقال وما ذاك قال صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم.

باب ۷۷۷ إذا سلم في ركعتين أو في ثلاث سجد سجدتين مثل سجود الصلوة أو أطول

۱۱۴۸ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم الظهر أو العصر فسلم فقال له ذو اليدين الصلوة يا رسول الله أنقصت فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه أحق ما يقول قالوا نعم فصلى ركعتين أخريين ثم سجد سجدتين قال سعد ورأيت عروة بن الزبير صلى من المغرب ركعتين فسلم وتكلم ثم صلى ما بقي وسجد سجدتين وقال هكذا فعل النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۷۷۸ من لم يتشهد في سجدتي السهو وسلم أنس والحسن ولم يتشهدا وقال قتادة لا يتشهد.

۱۱۴۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك بن أنس عن أيوب بن أبي تميمة السختياني عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من اثنتين فقال له ذو اليدين أقصرت الصلوة أم نسيت يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصدق ذو اليدين فقال الناس نعم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى اثنتين أخريين ثم سلم ثم

جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں

ابوالولید، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے؟ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا ان سے لمبے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ تو ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ پس آپ نے آخری دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو سجدے کیے۔ سعد کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ مغرب کی نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور کلام کیا پھر باقی نماز پڑھی اور دو سجدے کیے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے۔ حضرت انس اور حسن تشہد نہیں پڑھتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ تشہد نہ پڑھے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر نماز سے فارغ ہو گئے۔ ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا یا ان سے لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر مبارک اٹھایا۔

كبر فسجد مثل سجوده أو أطول ثم رفع وكبر.

۱۱۵۰ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن سلمة بن علقمة قال قلت لمحمد في سجدتي السهو تشهد قال ليس في حديث أبي هريرة.

باب ۲۷۹ من يكبر في سجدتي السهو

۱۱۵۱ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا يزيد بن إبراهيم عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم إحدى صلاتي العشي قال محمد وأكثر ظني العصر ركعتين ثم سلم ثم قام إلى خشبة في مقدم المسجد فوضع يده عليها وفيهم أبو بكر وعمر رضي الله عنهما فهابا أن يكلماه وخرج سرعان الناس فقالوا أقصرت الصلاة ورجل يدعوه النبي صلى الله عليه وسلم ذو اليدين فقال أنسيت أم قصرت فقال لم أنس ولم تقصر قال بلى قد نسيت فصلى ركعتين ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده أو أطول ثم رفع رأسه فكبر ثم وضع رأسه فكبر فسجد مثل سجوده أو أطول ثم رفع رأسه وكبر.

۱۱۵۲ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن ابن شهاب عن الأعرج عن عبد الله بن بحينة الأسدي حليف بني عبد المطلب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام في صلاة الظهر وعليه جلوس فلما أتم صلاته سجد سجدتين فكبر في كل سجدة وهو جالس قبل أن يسلم وسجدهما الناس معه مكان ما نسي من الجلوس تابعه ابن جريج عن ابن شهاب في التكبير.

باب ۲۸۰ إذا لم يدر كم صلى ثلاثا أو أربعا سجد سجدتين وهو جالس.

۱۱۵۳ - حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام بن أبي عبد الله الدستوائي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله

سلیمان بن حرب، حماد، سلمہ بن علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا: کیا سہو کے سجدوں کے بعد تشہد ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں تو ہے نہیں۔

جو سہو کے سجدوں کے لیے تکبیر کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں پچھلے پہر کی ایک نماز پڑھائی۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرا زیادہ تر یہی گمان ہے کہ عصر کی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو مسجد کے سامنے تھی اور اس پر ہاتھ رکھ دیا۔ لوگوں میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرتے ہوئے ڈرے۔ جلد باز لوگ چلے گئے اور کہا کہ نماز کم ہو گئی۔ ایک شخص جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالیدین کے لقب سے پکارا کرتے، عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا نہ کم ہوئی۔ عرض کی بلکہ آپ بھول گئے۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں جیسا یا ان سے لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر سر رکھا اور تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں جیسا یا ان سے لمبا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر میں کھڑے ہو گئے جبکہ بیٹھنا چاہیے تھا جب آپ نے نماز پوری کر لی تو سہو کے دو سجدے کیے اور ہر سجدے کے لیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی، اس سے پہلے کہ آپ سلام پھیرتے اور لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدے کیے۔ یہ اس بیٹھنے کے بدلے تھا جو آپ بھول گئے تھے۔ تکبیر کے معاملے میں ابن جریج نے ابن شہاب سے متابعت کی ہے۔

جسے یاد نہ ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ہوا نکلتی جاتی ہے، یہاں

www.alahazratnetwork.org

صلى الله عليه وسلم إذا نودي بالصلاة أدبر الشيطان وله ضراط حتى لا يسمع الأذان فإذا قضي الأذان أقبل فإذا ثوب بها أدبر فإذا قضي التثويب أقبل حتى يخطر بين المرء ونفسه يقول اذكر كذا وكذا ما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل إن يدري كم صلى فإذا لم يدر أحدكم كم صلى ثلاثا أو أربعا فليسجد سجدتين وهو جالس.

باب ٧٨١ السهو في الفرض والتطوع وسجد ابن عباس رضي الله عنهما سجدتين بعد وتره.

١١٥٤ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أحدكم إذا قام يصلي جاء الشيطان فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فإذا وجد ذلك أحدكم فليسجد سجدتين وهو جالس.

باب ٧٨٢ إذا كلم وهو يصلي فأشار بيده واستمع.

١١٥٥ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال أخبرني عمرو عن بكير عن كريب أن ابن عباس والمسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن أزهر رضي الله عنهم أرسلوه إلى عائشة رضي الله عنها فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد صلاة العصر وقل لها إنا أخبرنا أنك تصلينهما وقد بلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عنهما وقال ابن عباس وكنت أضرب الناس مع عمر بن الخطاب عنهما فقال كريب فدخلت على عائشة رضي الله عنها فبلغتها ما أرسلوني فقالت سل أم سلمة فخرجت إليهم فأخبرتهم بقولها فردوني إلى

تک کہ اذان سنائی نہیں دیتی جب اذان ختم ہوتی ہے تو آجاتا ہے جب اقامت کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھیر جاتا ہے اور اقامت ختم ہونے پر آجاتا ہے یہاں تک کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات کو یاد کر جو اسے یاد نہیں تھیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے جب تم میں سے کوئی بھول جائے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی تین رکعتیں یا چار تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کرے۔

فرائض و نوافل میں سجدہ سہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر کے بعد دو سجدے کیے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آجاتا ہے اور اسے بھلاتا ہے یہاں تک کہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی اس صورت حال سے دوچار ہو تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کرے۔

جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور سنے۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر نے انہیں حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا اور فرمایا، ہم سب کا سلام عرض کرنا اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں جبکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں ان پر حضرت عمر کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ کریب کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ پیغام پہنچایا جس کے لیے مجھے بھیجا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ سے پوچھ لیں۔ میں ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا ارشاد عرض کیا۔ انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کے پاس وہی پیغام دے

أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُونَهَا بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

بَابُ ٣٨٢ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَهُ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١١٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

کو بھیجا جو حضرت عائشہ کے لیے دیا تھا۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پھر دیکھا کہ نمازِ عصر پڑھنے کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام کی چند عورتیں بیٹھی تھیں تو آپ کی طرف ایک باندی کو بھیجا اور اس سے کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! اُمِّ سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا اور آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ باندی نے ایسا ہی کیا تو آپ نے اشارہ فرمایا، وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابو اُمیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے۔ عبد القیس کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے جن کے باعث میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔ یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔

نماز میں اشارہ کرنا۔ کریب نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ جھگڑا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ لوگ اپنے ساتھ لے کر ان میں صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکنا پڑا اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال نے آ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رُک گئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا: ہاں اگر تم چاہو۔ حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں میں سے چلتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگ تالی بجانے لگے لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہیں۔ حضرت ابوبکر نے ہاتھ اٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا اور اُلٹے پاؤں پیچھے آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور

www.alahazratnetwork.org

الله عليه وسلم يأمره أن يصلي فرفع أبو بكر يديه فحمد الله ثم رجع القهقرى وراءه حتى دخل في الصف فتقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى للناس فلما فرغ أقبل على الناس فقال يا أيها الناس ما لكم حين نابكم شيء في الصلاة أخذتم في التصفيح إنما التصفيح للنساء من نابه شيء في صلاته فليقل سبحان الله فإنه لا يسمعه أحد حين يقول سبحان الله إلا التفت يا أبا بكر ما منعك أن تصلي للناس حين أشرت إليك فقال أبو بكر رضي الله عنه ما كان ينبغي لابن أبي قحافة أن يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم

لوگوں کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی چیز درپیش ہو تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی تو عورتوں کے لیے ہے۔ اگر نماز میں کوئی چیز دیکھو تو سُبْحَانَ اللّٰهِ کہو کیونکہ جو بھی سُبْحَانَ اللّٰهِ سنے گا وہ ضرور متوجہ ہو گا۔ اے ابوبکر! تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے جبکہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ ابن ابو قحافہ کے لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے

۱۱۵۷ حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب حدثنا الثوري عن هشام عن فاطمة عن أسماء قالت دخلت على عائشة رضي الله عنها وهي تصلي قائمة والناس قيام فقلت ما شأن الناس فأشارت برأسها إلى السماء فقلت آية فقالت برأسها أي نعم

فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی تو وہ کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا، کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ ہاں کہا۔

۱۱۵۸ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته وهو شاك جالسا وصلى وراءه قوم قياما فأشار إليهم أن اجلسوا فلما انصرف قال إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا ركع فاركعوا وإذا رفع فارفعوا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث بیٹھ کر، اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كتاب الجنائز

جنازوں کا بیان

باب ۷۸۳ في الجنائز

جنازوں کے بارے میں

ومن كان آخر كلامه لا إله إلا الله وقيل لوهب بن منبه أليس لا إله إلا الله

جس کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو۔ وہب بن منبہ سے کہا گیا کہ کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ فرمایا، کیوں نہیں

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ، فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ، وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ.

١١٥٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي - أَوْ قَالَ: بَشَّرَنِي - أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ.

١١٦٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ. وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

بَابٌ ٨٥ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

١١٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ.

١١٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ. تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ. وَرَوَاهُ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ.

لیکن کوئی ایسی کنجی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں، اگر تم دندانوں والی کنجی لے کر گئے تو کھل جائے گا ورنہ تمہارے لیے نہیں کھلے گا۔

معرور بن سوید نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے بتایا یا فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ میری امت سے جو مرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا، اگرچہ زنا اور چوری کرے؟ کہا، اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جنازوں کے پیچھے جانے کا حکم

معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ ہمیں جنازے کے پیچھے جانے، بیمار کی عیادت کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے، جواب سلام اور چھینک کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے برتن، سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیباج، قسی اور استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

محمد، عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا ۔۔۔ متابعت کی اس کی عبدالرزاق نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی اور روایت کیا اسے سلامہ نے عقیل سے۔

بَابٌ ٧٨٦ الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي كَفَنِهِ

١١٦٣- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَبَى فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ إِلَى الشَّاكِرِينَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوهَا.

١١٦٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

میت کے پاس جانا جب کہ مرنے کے بعد اُسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سُنح والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ اُترے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگوں سے بات نہ کی یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے پاس پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ حبرہ چادر اوڑھائی ہوئی تھی۔ چہرۂ مبارک کھولا پھر جھک کر آپ کو بوسہ دیا، پھر رو پڑے اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ جو موت آپ کے لیے لکھی گئی تھی وہ آپ پر آ چکی۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت ابوبکر نکلے اور حضرت عمر لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر نے خطبہ پڑھا تو لوگ ان کے پاس آ گئے اور حضرت عمر کو چھوڑ دیا۔ فرمایا۔ اما بعد، تم میں سے جو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ کبھی نہیں مرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول، شاکرین تک (۱۴۴) خدا کی قسم گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر نے اس کی تلاوت کی تو جس شخص نے بھی سنی وہ اسے پڑھنے لگا۔

حضرت ام العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا گیا تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ ہم انہیں اپنے گھروں میں لے گئے لیکن انہیں ایسی بیماری لاحق ہوئی جس سے انہوں نے وفات پائی۔ اور غسل دے کر ان کے کپڑوں میں کفنایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا۔ اے ابو السائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے، میں آپ کے متعلق گواہ ہوں کہ

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللهُ فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ کس کو عزت دے گا؟ آپ نے فرمایا: ان کے پاس موت آگئی اور خدا کی قسم میں ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں، اور خدا کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکبازی کا دعویٰ نہیں کروں گی۔

ف: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ خدا کی قسم میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا، اس ارشاد گرامی میں درایت کی نفی کی گئی ہے یعنی خدا کے بغیر بتائے آپ تو میں بھی نہیں جانتا۔ یہ بات لفظ ما ادری سے صاف معلوم ہو رہی ہے۔ علاوہ بریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس انصاری عورت سے جو فرمایا کہ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ۔ یہ بھی اسی مفہوم پر دال ہے کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ نیز کسی حدیث میں ما یفعل بی کی جگہ ما یُفعَلُ بِہٖ ہے۔

۱۱۶۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهِ وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَعْمَرٌ۔

سعید بن عُفیر نے لیث سے اسی طرح حدیث کی۔ نافع بن یزید نے عقیل سے مَا يُفْعَلُ بِهِ روایت کیا ہے اور متابعت کی اس کی شعیب، عمرو بن دینار اور معمر نے۔

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَيَنْهَوْنِي عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب میرے والد محترم شہید ہو گئے تو میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر رونے لگا۔ مجھے منع کیا گیا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا۔ میری پھوپھی جان حضرت فاطمہ بھی رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روؤ یا نہ روؤ لیکن فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ کئے رہے یہاں تک کہ تم نے انہیں اٹھا لیا۔ متابعت کی اس کی ابن جریج نے کہ مجھے ابن المنکدر نے بتایا اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ۔

کسی کے مرنے کی اس کے ورثاء کی طرف سے خبر دینا۔

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اسی روز خبر دی جس روز کہ انہوں نے وفات پائی۔ آپ جنازہ گاہ کی طرف نکلے، لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے

وَالْكِبَرِ كُلِّهَا ۔

١١٦٨ ـ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا أيوب عن حميد بن هلال عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أخذ الراية زيد فأصيب ثم أخذها جعفر فأصيب ثم أخذها عبد الله بن رواحة فأصيب وإن عيني رسول الله صلى الله عليه وسلم لتذرفان ثم أخذها خالد بن الوليد من غير إمرة ففتح له ۔

جا کر کہو کیسا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جھنڈا زید نے لے لیا۔ وہ شہید کر دیے گئے پھر جعفر نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیے گئے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے پھر بغیر امیر بنائے اُسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اُن کے ہاتھ پر فتح مرحمت فرما دی گئی۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں بیٹھ کر جنگ موتہ کے عین معرکہ کی خبر دیتے رہے کہ اب جھنڈا فلاں نے سنبھال لیا ہے، اب وہ شہید ہو گئے ہیں حتیٰ کہ آخر کار یہ بتا دیا کہ اب سیف اللہ حضرت خالد بن ولید نے جھنڈا اٹھا لیا ہے۔ حالانکہ انہیں سپہ سالار بنایا نہیں گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں فتح دے دی ہے۔ یہ نگاہِ مصطفیٰ کی معجز نمائی ہے کہ آپ کی نگاہوں میں دُور و نزدیک کا معاملہ قدرت نے یکساں کر دیا تھا جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اسی طرح دُور کی چیزیں بھی آپ کو نظر آتی تھیں۔ یہاں تک کہ زمین پر بیٹھ کر آپ جنت و دوزخ کا بھی مشاہدہ فرمایا کرتے تھے جیسا کہ بعض احادیثِ مطہرہ میں ایسے مشاہدوں کا ذکر آیا ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ٧٨٨ الإذن بالجنازة وقال أبو رافع عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ألا آذنتموني ۔

جنازے کی اطلاع دینا۔ ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔

١١٦٩ ـ حدثنا محمد أخبرنا أبو معاوية عن أبي إسحاق الشيباني عن الشعبي عن ابن عباس رضي الله عنهما قال مات إنسان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوده فمات بالليل فدفنوه ليلا فلما أصبح أخبروه فقال ما منعكم أن تعلموني قالوا كان الليل فكرهنا وكانت ظلمة أن نشق عليك فأتى قبره فصلى عليه ۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی عیادت کیا کرتے تھے۔ موت کے وقت چونکہ رات تھی لہٰذا رات ہی کو دفن کر دیا گیا۔ جب صبح کے وقت آپ کو پتا چلا تو فرمایا، تمہیں کس نے منع کیا کہ مجھے بتا دیتے۔ عرض گزار ہوئے کہ رات کے باعث ہم نے ناپسند کیا کہ آپ کو تکلیف دیں کیونکہ رات اندھیری تھی۔ آپ اس کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی

باب ٧٨٩ فضل من مات له ولد فاحتسب وقال الله عز وجل وبشر الصابرين

اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔

١١٧٠ ـ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز عن أنس رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما من الناس من مسلم يتوفى له

ابو معمر، عبد الوارث، عبد العزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں میں سے کوئی مسلمان نہیں جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں مگر

ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، بچوں پر فضل و رحمت کے باعث۔

١١٧١ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَقَالَ شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں، ہمارے لیے ایک دن مقرر کر کے نصیحت فرمایا کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی اور دو؟ فرمایا کہ دو بھی ___ شریک، ابن اصبہانی، ابو صالح، حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا، جو سنِ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

١١٧٢ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا۔

علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں فوت ہوتے کسی مسلمان کے تین بچے کہ وہ جہنم میں داخل ہو مگر قسم پوری کرنے کو۔ امام ابو عبد اللہ (بخاری) نے کہا، اور تم میں سے ہر ایک کا اس پر سے گزر ہو گا۔

بَابٌ ٩٠ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اصْبِرِي۔

قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو۔

١١٧٣ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔

بَابٌ ٩١ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعْدٌ لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ۔

میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور وضو کرانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سعید بن زید کے صاحبزادے کو خوشبو لگائی، اٹھایا، نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا، نہ زندہ نہ مردہ۔ سعد نے فرمایا کہ اگر ناپاک ہوتا تو میں اسے ہاتھ نہ لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

١١٧٤ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي

... ایوب، محمد سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ

مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ۔

بَابُ ۷۹۲ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا۔

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَكَانَ فِيهِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ ابْدَءُوا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيهِ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔

بَابٌ ۷۹۳ يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ۔

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا۔

بَابُ ۷۹۴ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ

عطیہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو فرمایا کہ اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ اور مناسب سمجھو تو بیری کے پتوں والا پانی استعمال کرنا اور آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز لگا دینا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہو گئیں تو آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اسے اس میں لپیٹ دو۔

مستحب ہے کہ طاق مرتبہ غسل دیا جائے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین بار یا پانچ مرتبہ غسل دینا یا اس سے بھی زیادہ پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر کافور لگانا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہو گئیں تو آپ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ نے اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسے اس میں لپیٹ دو۔ ایوب کا بیان ہے کہ حفصہ نے مجھ سے حدیث بیان کی محمد کی طرح اور حدیث حفصہ میں ہے کہ طاق مرتبہ غسل دینا تین، پانچ یا سات مرتبہ اور اس میں ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ دائیں جانب اور اعضائے وضو سے شروع کرنا۔ حضرت ام عطیہ نے فرمایا، ہم نے کنگھی سے سر کے بالوں کی تین چوٹیاں کر دیں۔

میت کی دائیں جانب سے شروع کرنا

علی بن عبداللہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد، حفصہ بنت سیرین سے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا، دائیں جانب سے ابتدا کرنا اور اعضائے وضو سے۔

میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، سفیان، خالد الحذاء، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب ہم

عن أم عطية رضي الله عنها قالت لما غسلنا بنت النبي صلى الله عليه وسلم قال لنا ونحن نغسلها ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء۔

باب ۹۵ هل تكفن المرأة في إزار الرجل

۱۱۷۸ – حدثنا عبد الرحمن بن حماد أخبرنا ابن عون عن محمد عن أم عطية قالت توفيت بنت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لنا اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن فإذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فنزع من حقوه إزاره وقال أشعرنها إياه۔

باب ۹۶ يجعل الكافور في الأخيرة

۱۱۷۹ – حدثنا حامد بن عمر حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد عن أم عطية قالت توفيت إحدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فخرج فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتن فآذنني قالت فلما فرغنا آذناه فألقى إلينا حقوه فقال أشعرنها إياه وعن أيوب عن حفصة عن أم عطية رضي الله عنها بنحوه وقالت إنه قال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو سبعا أو أكثر من ذلك إن رأيتن قالت حفصة قالت أم عطية رضي الله عنها وجعلنا رأسها ثلاثة قرون۔

باب ۹۷ نقض شعر المرأة وقال ابن سيرين لا بأس أن ينقض شعر الميت

۱۱۸۰ – حدثنا أحمد حدثنا عبد الله بن وهب أخبرنا ابن جريج قال أيوب وسمعت حفصة بنت سيرين قالت حدثتنا أم عطية رضي الله عنها أنهن جعلن رأس بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة قرون

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں تو آپ نے ہم سے فرمایا، اور ہم غسل دے رہی تھیں کہ دائیں جانب اور اعضائے وضو سے ابتداء کرنا۔

کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جا سکتا ہے؟

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی تو آپ نے ہم سے فرمایا اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو زیادہ بھی۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے کمر سے ازار کھول کر فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔

آخر میں کافور ملانا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کی وفات ہو گئی تو آپ تشریف لائے اور فرمایا اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا یا مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ اور ہر بار پانی اور بیری کے پتے ہوں اور آخری مرتبہ کافور ملا دینا یا تھوڑا سا کافور۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے ہمیں تہبند دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو ——— ایوب، حفصہ نے حضرت ام عطیہ کی طرح روایت کی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تین، پانچ یا سات دفعہ غسل دینا یا تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ۔ حفصہ نے حضرت ام عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین چوٹیاں کی تھیں۔

عورت کے سر کے بال کھولنا۔ ابن سیرین نے کہا کہ میت کے بال کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

احمد، عبد اللہ بن وہب، ابن جریج کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ ان سے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بال کھول کر تین حصوں میں تقسیم کیے۔ پہلے غسل دیا اور پھر انہیں تین حصوں میں تقسیم

www.alahazratnetwork.org

نقضنه ثم غسلنه ثم جعلنه ثلاثة قرون ۔

باب ۹۸ كيف الاشعار للميت وقال الحسن الخرقة الخامسة تشد بها الفخذين والوركين تحت الدرع ۔

۱۱۸۱ ـ حدثنا احمد حدثنا عبد الله بن وهب اخبرنا ابن جريج ان ايوب اخبره قال سمعت ابن سيرين يقول جاءت ام عطية رضى الله عنها امرأة من الانصار من اللاتى بايعن قدمت البصرة تبادر ابنا لها فلم تدركه فحدثتنا قالت دخل علينا النبى صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن فى الآخرة كافورا فاذا فرغتن فآذنني قالت فلما فرغنا القى الينا حقوه فقال اشعرنها اياه ولم يزد على ذلك ولا ادرى اى بناته وزعم ان الاشعار الففنها فيه وكذلك كان ابن سيرين يأمر بالمرأة ان تشعر ولا تؤزر ۔

باب ۹۹ هل يجعل شعر المرأة ثلاثة قرون ۔

۱۱۸۲ ـ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن هشام عن ام الهذيل عن ام عطية رضى الله عنها قالت ضفرنا شعر بنت النبى صلى الله عليه وسلم تعنى ثلاثة قرون وقال وكيع قال سفيان ناصيتها وقرنيها ۔

باب ۸۰۰ يلقى شعر المرأة خلفها ۔

۱۱۸۳ ـ حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن هشام بن حسان قال حدثتنا حفصة عن ام عطية رضى الله عنها قالت توفيت احدى بنات النبى صلى الله عليه وسلم فقال اغسلنها بالسدر وترا ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك واجعلن

کیا۔

میت کو کس طرح لپیٹا جائے۔ حسن کا قول ہے کہ پانچویں کپڑے سے دونوں رانیں اور سرین کے نیچے والا حصہ باندھا جائے۔

ایوب ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انصار کی ایک عورت تھیں اور شرف بیعت حاصل کیا تھا، اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے بصرہ تشریف لائیں لیکن وہ نہ ملا تو ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور ملانا جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنا ازار ڈال دیا اور فرمایا کہ اس میں لپیٹ دینا اور اس سے زائد کچھ نہ کہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی کونسی صاحبزادی تھیں۔ راوی کا گمان ہے کہ اشعار سے مراد لپیٹنا ہے۔ ابن سیرین بھی عورت کے لیے اسی طرح حکم دیا کرتے کہ لپیٹ دیا جائے اور ازار نہ باندھا جائے۔

کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنادی جائیں!

ام ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں کو تین لٹوں میں تقسیم کر دیا تھا ــــ وکیع سے روایت ہے کہ سفیان نے فرمایا۔ ایک پیشانی کے بالوں کی اور دو دونوں جانب کی۔

عورت کے بال اس کے پیچھے کی طرف ڈال دیے جائیں

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔ بیری کے پتوں کے ساتھ طاق مرتبہ غسل دینا یعنی تین یا پانچ یا اس سے زیادہ دفعہ اگر مناسب سمجھو تو خوشبو کافور یا کافور کی کوئی چیز ملا لینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب

www.alahazratnetwork.org

في الآخرة كافورًا أو شيئًا من كافور فإذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فألقى إلينا حقوه فضفرنا شعرها ثلاثة قرون وألقيناها خلفها.

باب ٨٠١ الثياب البيض للكفن.

١١٨٤ - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلاثة أثواب يمانية بيض سحولية من كرسف ليس فيهن قميص ولا عمامة.

باب ٨٠٢ الكفن في ثوبين.

١١٨٥ - حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد عن أيوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال بينما رجل واقف بعرفة إذ وقع عن راحلته فوقصته أو قال فأوقصته قال النبي صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبين ولا تحنطوه ولا تخمروا رأسه فإنه يبعث يوم القيامة ملبيا.

باب ٨٠٣ الحنوط للميت.

١١٨٦ - حدثنا قتيبة حدثنا حماد عن أيوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال بينما رجل واقف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة إذ وقع من راحلته فأقصعته أو قال فأقعصته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبين ولا تحنطوه ولا تخمروا رأسه فإن الله يبعثه يوم القيامة ملبيا.

باب ٨٠٤ كيف يكفن المحرم.

١١٨٧ - حدثنا أبو النعمان أخبرنا أبو عوانة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهم أن رجلا وقصه بعيره ونحن مع النبي صلى الله عليه وسلم وهو محرم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اغسلوه

ہم نے فارغ ہو کر آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی۔ ہم نے ان کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے اور انہیں پیچھے کی جانب ڈال دیا۔

کفن کے لیے سفید کپڑا

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین یمنی سفید کپڑوں کا کفن دیا گیا جو سوت کے بنے ہوئے تھے اور ان میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

دو کپڑوں کا کفن

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اسے کچل دیا یا کچل گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔

میت کو خوشبو لگانا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جبکہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اسے کچل ڈالا یا اسے کچلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

احرام والے کو کس طرح کفنایا جائے

سعید بن جبیر سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو اونٹ نے کچل دیا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ احرام باندھے ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو

بماء وسدر وكفنوه في ثوبين ولا تحنطوه ولا
تخمروا رأسه فإن الله يبعثه يوم القيامة ملبيا ۔

۱۱۸۸ - حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زيد عن عمرو
وأيوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال كان رجل واقف مع النبي صلى الله عليه وسلم
بعرفة فوقع عن راحلته قال أيوب فوقصته وقال
عمرو فأقصعته فمات فقال اغسلوه بماء وسدر و
كفنوه في ثوبين ولا تحنطوه ولا تخمروا رأسه فإنه
يبعث يوم القيامة قال أيوب يلبي وقال عمرو ملبيا ۔

باب ۸۰۵ الكفن في القميص الذي يكف أو لا يكف ومن كفن بغير قميص ۔

۱۱۸۹ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى بن سعيد عن
عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما
أن عبد الله بن أبي لما توفي جاء ابنه إلى النبي صلى الله
عليه وسلم فقال يا رسول الله أعطني قميصك أكفنه
فيه وصل عليه واستغفر له فأعطاه النبي صلى الله
عليه وسلم قميصه فقال آذني أصلي عليه فآذنه فلما
أراد أن يصلي عليه جذبه عمر رضي الله عنه فقال أليس
الله نهاك أن تصلي على المنافقين فقال أنا بين خيرتين
قال استغفر لهم أو لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين
مرة فلن يغفر الله لهم فصلى عليه فنزلت ولا تصل على
أحد منهم مات أبدا ۔

۱۱۹۰ - حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا ابن عيينة
عن عمرو سمع جابرا رضي الله عنه قال أتى النبي صلى
الله عليه وسلم عبد الله بن أبي بعد ما دفن فأخرجه
فنفث فيه من ريقه وألبسه قميصه ۔

باب ۸۰۶ الكفن بغير قميص ۔

۱۱۹۱ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن هشام عن
عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت كفن النبي صلى

اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ، اسے نہ خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا اور وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ ایوب نے کہا کہ سواری نے اُسے کچل دیا۔ عمرو نے کہا کہ اسے کچلا گیا اور فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ، نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اٹھائے گا۔ ایوب نے کہا، لبیک کہتا ہوا۔ عمرو نے کہا، لبیک کہتا ہوا۔

قمیص کا کفن دینا جو سلی ہو یا نہ سلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن اُبی فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اپنی قمیص عطا فرما دیجئے کہ اس میں اسے کفن دوں اور اس پر نماز پڑھیے اور دعائے مغفرت فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع دینا تاکہ اس کی نماز پڑھیں۔ پس اطلاع دی گئی۔ جب آپ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیا گیا ہے کہ فرمایا ہے، تم ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو، اگر تم ان کے لئے ستر مرتبہ مغفرت کی دعا کرو تو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ پس آپ نے اس پر نماز پڑھی تو یہ آیت نازل ہوئی: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا۔ (التوبۃ، ۸۴)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے گئے جبکہ اسے دفن کیا جا چکا تھا۔ اسے نکالا گیا تو آپ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔

قمیص کے بغیر کفن دینا

ابو نعیم، سفیان، ہشام، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی ثلاثۃ اثواب سحول کرسف لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ۔

سحولی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

١١٩٢ - حدثنا مسدد حدثنا یحییٰ عن ہشام حدثنی ابی عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ۔

مسدد، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

باب ٨٠٧ الکفن ولا عمامۃ

عمامہ کے بغیر کفن دینا

١١٩٣ - حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب بیض سحولیۃ لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ۔

اسماعیل، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین سفید سحولی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

باب ٨٠٨ الکفن من جمیع المال

وبہ قال عطاء والزہری وعمرو بن دینار وقتادۃ وقال عمرو بن دینار الحنوط من جمیع المال وقال ابراہیم یبدأ بالکفن ثم بالدین ثم بالوصیۃ وقال سفیان اجر القبر والغسل ہو من الکفن۔

میت کے مال سے کفن دینا۔ عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ خوشبو میت کے مال سے ہو۔ ابراہیم نے کہا پہلے کفن ہے۔ پھر قرض، پھر وصیت۔ سفیان نے کہا کہ قبر اور غسل کی مزدوری کفن کا حصہ ہے۔

١١٩٤ - حدثنا احمد بن محمد المکی حدثنا ابراہیم بن سعد عن سعد عن ابیہ قال اتی عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللّٰہ عنہ یوما بطعامہ فقال قتل مصعب بن عمیر وکان خیرا منی فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا بردۃ وقتل حمزۃ او رجل آخر خیر منی فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا بردۃ لقد خشیت ان یکون قد عجلت لنا طیباتنا فی حیاتنا الدنیا ثم جعل یبکی۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک روز کھانا رکھا گیا تو فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، لیکن انہیں کفن دینے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ حضرت حمزہ یا دوسرا آدمی جو مجھ سے بہتر تھا لیکن انہیں بھی کفن دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہوا سوائے ایک چادر کے۔ میں ڈرتا ہوں کہ جلدی ہی ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا کی زندگی میں نہ دیا جا رہا ہو۔ پھر رونے لگے۔

باب ٨٠٩ اذا لم یوجد الا ثوب واحد

جب ایک کپڑے کے سوا کچھ میسر نہ ہو

١١٩٥ - حدثنا ابن مقاتل اخبرنا عبد اللّٰہ اخبرنا شعبۃ عن سعد بن ابراہیم عن ابیہ ابراہیم ان عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللّٰہ عنہ اتی بطعام وکان صائما فقال قتل مصعب بن عمیر وہو خیر منی کفن فی بردۃ ان غطی رأسہ بدت رجلاہ وان غطی رجلاہ بدا رأسہ

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے۔ فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیر شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں ایک چادر میں کفن دیا گیا کہ اگر ان کا سر چھپایا جاتا تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا۔ اور میرے خیال میں فرمایا، حضرت حمزہ شہید کیے گئے

وأراه قال: وقتل حمزة وهو خير مني، ثم بسط لنا من الدنيا ما بسط، أو قال: أعطينا من الدنيا ما أعطينا، وقد خشينا أن تكون حسناتنا عجلت لنا، ثم جعل يبكي حتى ترك الطعام.

اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا خوب کشادہ کر دی گئی یا فرمایا کہ ہمیں دنیا کا مال عطا فرمایا گیا۔ ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ ہماری نیکیوں کا بدلہ جلدی نہ دیا جا رہا ہو۔ پھر رونے لگے اور کھانا چھوڑ دیا۔

باب ٨١٠ إذا لم يجد كفنا إلا ما يواري رأسه أو قدميه غطى رأسه.

جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے۔

١١٩٦ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا شقيق حدثنا خباب رضي الله عنه قال: هاجرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نلتمس وجه الله فوقع أجرنا على الله، فمنا من مات لم يأكل من أجره شيئا منهم مصعب بن عمير، ومنا من أينعت له ثمرته فهو يهدبها، قتل يوم أحد فلم نجد ما نكفنه إلا بردة إذا غطينا بها رأسه خرجت رجلاه، وإذا غطينا رجليه خرج رأسه، فأمرنا النبي صلى الله عليه وسلم أن نغطي رأسه وأن نجعل على رجليه من الإذخر.

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہجرت کی اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا، ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں اور ہم میں سے وہ ہیں جن کے پھل پک گئے اور وہ کھا رہے ہیں۔ یہ جنگ احد میں شہید ہو گئے اور ہمیں ان کے کفن کے لیے نہ ملا مگر ایک چادر، جب اس سے ہم ان کا سر ڈھانپتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا سر چھپا دیا جائے اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دی جائے۔

ف: اس حدیث اور گزشتہ حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کی زندگیاں محض رضائے الٰہی کے لیے وقف ہو کر رہ گئی تھیں۔ وہ حضرات پیٹ بھر کھانا بھی شرک سمجھتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہر کام صرف رضائے الٰہی کے لیے کریں کیونکہ آج انہیں کاموں پر ثواب ہوگا جو صرف رضائے الٰہی کے لیے کیے گئے ہوں گے اور ہمیں اخروی اور دائمی زندگی کو سنوارنے میں ہر وقت کوشاں رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین۔

باب ٨١١ من استعد الكفن في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فلم ينكر عليه.

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کفن تیار کیا اور آپ نے اس پر اعتراض نہ کیا۔

١١٩٧ - حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا ابن أبي حازم عن أبيه عن سهل رضي الله عنه أن امرأة جاءت النبي صلى الله عليه وسلم ببردة منسوجة فيها حاشيتها، أتدرون ما البردة؟ قالوا: الشملة، قال: نعم، قالت: نسجتها بيدي فجئت لأكسوكها، فأخذها النبي صلى الله عليه وسلم محتاجا إليها، فخرج إلينا وإنها إزاره، فحسنها فلان فقال: اكسنيها ما أحسنها، قال القوم: ما أحسنت

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بنی ہوئی حاشیے والی چادر لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ تم جانتے ہو کہ بردہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا چادر۔ فرمایا ہاں۔ عورت عرض گزار ہوئی کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لے لی اور آپ کو ضرورت بھی تھی۔ آپ اسے تہبند بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے تو فلاں نے اس کی تعریف کی اور کہا کتنی اچھی ہے مجھے پہنا دیجئے۔ لوگوں نے کہا تم نے اچھا نہیں کیا

لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهُ إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ۔

بَابٌ ٨١٢ اِتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ۔

١١٩٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔

بَابٌ ٨١٣ حَدِّ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

١١٩٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ۔

١٢٠٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عَنْ هَذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

١٢٠١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اور پھر تم نے یہ جانتے ہوئے سوال کر دیا کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ کہا کہ خدا کی قسم میں نے پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ وہ میرا کفن بن جائے۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ وہی ان کا کفن ہوئی۔

عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، خالد، ام ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن ہمارے لیے ضروری نہیں ٹھہرایا۔

عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ

مسدد، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انہوں نے زرد خوشبو منگا کر استعمال کی اور فرمایا۔ ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

حمیدی، سفیان، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ جب شام سے حضرت ابو سفیان کے فوت ہونے کی خبر آئی تو تیسرے روز حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد خوشبو منگائی اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر مل کر فرمایا۔ اگرچہ میں اس سے بے نیاز تھی لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

حمید بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔ پھر میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جب کہ ان کا بھائی فوت ہوا تو انہوں نے خوشبو منگا کر لگائی اور فرمایا۔ اگرچہ مجھے خوشبو

بنت جحش حين توفي أخوها فدعت بطيب فمست ثم قالت ما لي بالطيب من حاجة غير أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تحد على ميت فوق ثلاث إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا.

باب ۸۱۴ زيارة القبور.

۱۲۰۲ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا ثابت عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بامرأة تبكي عند قبر فقال اتقي الله واصبري قالت إليك عني فإنك لم تصب بمصيبتي ولم تعرفه فقيل لها إنه النبي صلى الله عليه وسلم فأتت باب النبي صلى الله عليه وسلم فلم تجد عنده بوابين فقالت لم أعرفك فقال إنما الصبر عند الصدمة الأولى.

باب ۸۱۵ قول النبي صلى الله عليه وسلم

يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه إذا كان النوح من سنته لقول الله تعالى قوا أنفسكم وأهليكم نارا وقال النبي صلى الله عليه وسلم كلكم راع ومسئول عن رعيته فإذا لم يكن من سنته فهو كما قالت عائشة رضي الله عنها لا تزر وازرة وزر أخرى وهو كقوله وإن تدع مثقلة ذنوبا إلى حملها لا يحمل منه شيء وما يرخص من البكاء في غير نوح وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفس ظلما إلا كان على ابن آدم الأول كفل من دمها وذلك لأنه أول من سن القتل.

۱۲۰۳ حدثنا عبدان ومحمد قالا أخبرنا عبد الله أخبرنا عاصم بن سليمان عن أبي عثمان قال حدثني أسامة بن زيد رضي الله عنهما قال أرسلت ابنة النبي صلى الله

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

قبروں کی زیارت کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور صبر کرو۔ اُس نے کہا: پرے جائیے، آپ کو میری سی مصیبت نہیں پہنچی ہے۔ اُس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی اور اس نے وہاں کوئی دربان نہ پایا۔ عرض گزار ہوئی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر تو صدمے کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے باعث عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی کا رواج ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اگر یہ اُن کا رواج نہ ہو تو ایسا ہے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اس ارشاد ربانی کی طرح ہے، اگر کوئی بوجھ اٹھانے کے لیے دوسرے کو بلائے تو اُس کا بوجھ کوئی نہیں اٹھائے گا اور بغیر نوحہ کے رونے کی اجازت ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو ظلم سے قتل کیا جائے تو اُس کے خون کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر ہوگا کیونکہ اُس نے قتل کی رسم جاری کی۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ اُن کا بیٹا قریب المرگ ہے، تشریف لے آئیے۔ آپ نے جواب بھیجا کہ

www.alahazratnetwork.org

عليه وسلم إليه إن ابنا لي قبض فأتنا فأرسل يقرئ
السلام ويقول إن لله ما أخذ وله ما أعطى وكل عنده
بأجل مسمى فلتصبر ولتحتسب فأرسلت إليه تقسم
عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن
جبل وأبي بن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع إلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبي ونفسه تتقعقع
قال حسبته أنه قال كأنها شن ففاضت عيناه فقال سعد
يا رسول الله ما هذا فقال هذه رحمة جعلها الله في
قلوب عباده وإنما يرحم الله من عباده الرحماء۔

١٢٠٤ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا أبو عامر
حدثنا فليح بن سليمان عن هلال بن علي عن أنس بن
مالك رضي الله عنه قال شهدنا بنتا لرسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم
جالس على القبر قال فرأيت عينيه تدمعان قال فقال
هل منكم رجل لم يقارف الليلة فقال أبو طلحة أنا

قال فانزل قال فنزل في قبرها۔

١٢٠٥ - حدثنا عبدان حدثنا عبد الله أخبرنا ابن
جريج قال أخبرني عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة
قال توفيت ابنة لعثمان رضي الله عنه بمكة وجئنا
لنشهدها وحضرها ابن عمر وابن عباس رضي الله عنهم
وإني لجالس بينهما أو قال جلست إلى أحدهما ثم جاء
الآخر فجلس إلى جنبي فقال عبد الله بن عمر رضي الله
عنهما لعمرو بن عثمان ألا تنهى عن البكاء فإن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال إن الميت ليعذب ببكاء
أهله عليه فقال ابن عباس رضي الله عنهما قد كان عمر
رضي الله عنه يقول بعض ذلك ثم حدث قال صدرت
مع عمر رضي الله عنه من مكة حتى إذا كنا بالبيداء
إذا هو بركب تحت ظل سمرة فقال اذهب فانظر من
هؤلاء الركب قال فنظرت فإذا صهيب فأخبرته

سلام کہا اور کہا کہ اللہ کا ہے جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر ایک کا اس کے پاس وقت مقرر ہے، لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔ انہوں نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دی کہ ضرور تشریف لائیے۔ آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور کچھ اور آدمی تھے۔ بچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ اور وہ بے چین تھا، سانس اکھڑ رہا تھا، میرا خیال ہے فرمایا گویا مشک تھی، تو چشمہائے مبارک بہنے لگے۔ سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمان مبارک سے آنسو رواں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو۔ حضرت ابو طلحہ نے عرض کیا میں۔ فرمایا تم اتارو۔ چنانچہ انہوں نے اسے قبر میں اتارا۔

عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی فوت ہو گئی، ہم جنازے میں شامل ہوئے اور حضرت ابن عمر و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی، میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا یا فرمایا کہ دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا اور پھر دوسرے صاحب تشریف لائے اور میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضرت عمرو بن عثمان سے کہا کیا آپ رونے سے منع نہیں کرتے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔ پھر حدیث بیان کی کہ میں حضرت عمر کے ساتھ مکہ مکرمہ سے واپس آ رہا تھا۔ جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو وہاں درخت کے سائے میں ایک سوار نظر آیا، فرمایا جا کر دیکھو یہ سوار کون ہے۔ میں نے دیکھا تو حضرت صہیب تھے، میں نے آپ کو بتا دیا۔ فرمایا انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں حضرت صہیب کی طرف لوٹا اور کہا چلئے

فَقَالَ ادْعُهُ لِي فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللهُ عُمَرَ وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذَلِكَ وَاللهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَاللهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا۔

کہا، وہ امیر المؤمنین سے ملے۔ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب آئے روتے ہوئے اور کہتے ہائے بھائی، ہائے ساتھی۔ حضرت عمر نے کہا اے صہیب کیا تم مجھ پر روتے ہو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا، جب حضرت عمر فوت ہو گئے تو یہ بات میں نے حضرت عائشہ سے کہی، انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے، خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دے گا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے اور فرمایا کہ تمہارے لیے قرآن مجید کافی ہے کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (الانعام: ۱۶۴)۔ اس وقت حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم حضرت ابن عمر نے کچھ بھی نہیں کہا۔

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، ان کے والد ماجد، عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے، فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ۔

اسماعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ابو اسحاق شیبانی، ابوبردہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب کہنے لگے، ہائے بھائی۔ حضرت عمر نے فرمایا، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

بَاب ٨١٦ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعْهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ

میت پر نوحہ کرنے کی کراہت۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہیں حضرت ابو سلیمان پر رونے دیں جب تک سر پر مٹی نہ ڈالیں اور آواز بلند نہ ہو۔ نَقْعٌ سر پر مٹی لَقْلَقَةٌ سے آواز

التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ وَاللَّقْلَقَةُ الصَّوْتُ.

١٢٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ.

١٢٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ.

باب ٨١٧

١٢١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ.

باب ٨١٨ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ

١٢١١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

مراد ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا۔ جس کسی پر نوحہ کیا جائے تو اس کو عذاب دیا جاتا ہے جو اس پر نوحہ کیا گیا۔

عبدان، ان کے والد ماجد، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کو اس کی قبر میں اس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جو اس پر کیا گیا — متابعت کی اس کی عبد الاعلیٰ، یزید بن زریع، سعید نے قتادہ سے اور آدم نے شعبہ سے روایت کی میت کو زندہ کی پکار کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز جب میرے والد محترم کی لاش لائی گئی تو ان کا مثلہ کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں کھول کر دیکھنے لگا تو میری قوم نے مجھے روکا۔ دوبارہ کھول کر دیکھنے لگا تب بھی میری قوم نے مجھے منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کپڑا اٹھا دیا گیا۔ آپ نے چیخنے والی کی آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے۔ فرمایا کہ کیوں روتی ہے یا فرمایا کہ نہ روؤ کیونکہ اٹھائے جانے تک فرشتے برابر اپنے پروں سے ان پر سایہ فگن رہیں گے۔

وہ ہم میں سے نہیں جس نے گریبان پھاڑا

ابو نعیم، سفیان، زبید الیامی، ابراہیم، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو منہ پیٹے، گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت جیسی چیخ پکار مچائے وہ ہم میں سے نہیں۔

باب ۸۱ رَثَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ ابْنَ خَوْلَةَ

۱۲۱۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالشَّطْرِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ ۔

باب ۸۲ مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میری بیماری نے شدت اختیار کر لی تھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ میری حالت بیماری میں ہے اور میرے پاس کافی مال ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بہت ہے۔ اگر اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ محتاج رہیں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم رضائے الٰہی کے لیے جو خرچ کرو گے اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے کہ تم کوئی نیک کام کرو گے جس سے درجہ اور مرتبہ میں بڑھ جاؤ گے۔ اور شاید تمہیں پیچھے چھوڑ دیا جائے تاکہ تم سے بہت لوگ فائدہ اٹھائیں اور کچھ لوگوں کو نقصان پہنچے۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا افسوس کیا کہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے تھے۔

مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے

حکم بن موسیٰ نے یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن جابر، قاسم بن مخیمرہ، ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کی بیماری بڑھ گئی اور ان پر غشی طاری ہو گئی، ان کا سر ان کی گھر والی کسی عورت کی گود میں تھا۔ وہ اسے روک نہیں سکے تھے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ میں اس سے لاتعلق ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتعلق تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چیخنے والی، بال نوچنے والی اور کپڑے پھاڑنے والی سے لاتعلق تھے۔

www.alanazinetwork.org

باب ٨٢١ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

١٢١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

محمد بن بشار، عبد الرحمن، سفیان، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو رخسار سے پیٹے، گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ٨٢٢ مَا يُنْهٰى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ۔

١٢١٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دور جاہلیت کی طرح چیخنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

مسروق نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رخسار سے پیٹے گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ٨٢٣ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ۔

١٢١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اظہار غم ہو۔

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک ابن حارثہ، جعفر اور ابن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو آپ ملول نظر ہو کر بیٹھ گئے اور میں دروازے کی درز سے دیکھ رہی تھی۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ انہیں منع کر دو۔ وہ جا کر دوبارہ حاضر ہوا کہ وہ کہنا نہیں مانتیں۔ فرمایا انہیں منع کرو۔ وہ تیسری بار حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ خدا کی قسم وہ ہم پر غالب آگئیں۔ سو فرمایا کہ ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا۔ اللہ تیری ناک خاک آلود کرے تو نے وہ کام کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا چھوڑا۔

١٢١٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ

عمرو بن علی، محمد بن فضیل، عاصم الاحول سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب قاریوں کو شہید کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی۔ میں نے رسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس روز سے زیادہ غمگین کبھی نہیں دیکھا۔

بَابٌ ۸۲۳ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ۔

جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ کرے

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جزع تو بری بات سے مراد ہے یعنی بری بات کہنا اور بد گمان رکھنا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (۱۲: ۸۶)

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو طلحہ کا ایک بیٹا بیمار تھا تو فوت ہو گیا اور حضرت ابو طلحہ گئے ہوئے تھے۔ جب ان کی بیوی نے دیکھا کہ وہ فوت ہو گیا تو لڑکے کو ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابو طلحہ آئے تو کہا لڑکا کیسا ہے؟ فرمایا کہ اس کی جان کو آرام ہے اور مجھے امید ہے کہ راحت پا گیا ہے۔ حضرت ابو طلحہ نے سمجھا کہ سچی ہیں۔ رات گزاری اور صبح کو غسل کر کے باہر جانے کا ارادہ کیا تو بتایا گیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا جو دونوں کے درمیان ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی رات کو مبارک کرے۔ انصار کے ایک آدمی نے کہا، میں نے دیکھا کہ دونوں کے گھر نو لڑکے ہوئے اور سارے ہی قرآن مجید کے قاری تھے۔

ف: حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر سے واپس آنے والے تھے۔ اسی دوران ان کا کمسن صاحبزادہ فوت ہو گیا۔ ان کی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچے کو غسل و کفن دے کر گھر کے ایک کونے میں لٹا دیا اور اپنے خاوند کے لیے کھانے پینے کا سامان بھی تیار کر لیا۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ وہ حضرت ہارے تھکے آئیں گے اور بچے کے فوت ہونے کی خبر سن کر کچھ بھی نہیں کھائیں گے بلکہ مزید برآں بچے کے فوت ہونے کا افسوس بھی ہوگا۔ انہوں نے اپنے خاوند کو راحت پہنچانے کے لیے یہ سارا اہتمام کیا اور اپنے خاوند کا اس درجہ احترام کرنے کے باعث پروردگار عالم نے ان حضرات کی اس رات میں برکت دی۔ اس برکت کا اعلان اپنے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کروایا اور نو لڑکے عطا فرمائے جو سب کے سب قاری ہوئے۔ معلوم ہوا کہ عورت میں جب خاوند کی تابعدار اور خیر خواہ ہوگی، اولاد بھی نیک ہوگی اور اولاد میں برکت ہوگی۔ ہر عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کی تابعدار اور خیر خواہ رہے کیونکہ۔۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ۝

بَابٌ ۸۲۵ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ اَلَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى، وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ ۔

١٢١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى ۔

بَابٌ ۸۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ۔

١٢١٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يُرْضِيْ رَبَّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاهُ مُوْسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

صبر وہ ہے جو صدمہ پیش آتے وقت ہو

حضرت عمر نے فرمایا کہ دو اچھا نصاف کرنے والے اور اچھے لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود اور رحمت ہے اور یہی راہ پانے والے ہیں (۲: ۱۵۷) اور ارشاد باری ہے صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور بے شک نماز بھاری ہے مگر خشوع والوں پر نہیں (۲: ۴۵)

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبر صدمہ کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آنکھ روتی ہے اور دل مغموم ہے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوسیف لوہار کے پاس تشریف لے گئے جو حضرت ابراہیم کی دایہ کا شوہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم دم توڑ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمان مبارک بہنے لگیں تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ بھی؟ فرمایا کہ اے ابن عوف، یہ رحمت ہے پھر دوبارہ روئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک آنکھ بہتی ہے اور دل مغموم ہے اور ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے رب کو راضی کرے۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی میں غمگین ہیں۔ اس روایت کیا اسے موسیٰ نے سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ٨٢٧ البكاء عند المريض ۔

١٢٢٠ - حدثنا أصبغ عن ابن وهب قال أخبرني عمرو عن سعيد بن الحارث الأنصاري عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال اشتكى سعد بن عبادة شكوى له فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن أبي وقاص وعبد الله بن مسعود رضي الله عنهم فلما دخل عليه فوجده في غاشية أهله فقال قد قضى قالوا لا يا رسول الله فبكى النبي صلى الله عليه وسلم فلما رأى القوم بكاء النبي صلى الله عليه وسلم بكوا فقال ألا تسمعون إن الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا وأشار إلى لسانه أو يرحم وإن الميت يعذب ببكاء أهله عليه وكان عمر رضي الله عنه يضرب فيه بالعصا ويرمي بالحجارة ويحثي بالتراب ۔

مریض کے پاس رونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ بیمار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، اور ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ جب اندر داخل ہوئے تو انہیں گھر والوں کے جمگھٹ میں پایا۔ فرمایا: کیا فوت ہو گئے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونے لگے۔ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ فرمایا: سنتے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے بہنے اور دل کے مغموم ہونے پر عذاب نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے، اور زبان کی طرف اشارہ کیا، یا رحم فرماتا ہے۔ اور بے شک میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس پر لاٹھی سے مارتے، پتھر مارتے اور سر میں مٹی ڈال دیتے۔

باب ٨٢٨ ما ينهى عن النوح والبكاء والزجر عن ذلك ۔

١٢٢١ - حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا عبد الوهاب حدثنا يحيى بن سعيد قال أخبرتني عمرة قالت سمعت عائشة رضي الله عنها تقول لما جاء قتل زيد بن حارثة وجعفر وعبد الله بن رواحة جلس النبي صلى الله عليه وسلم يعرف فيه الحزن وأنا أطلع من شق الباب فأتاه رجل فقال يا رسول الله إن نساء جعفر وذكر بكاءهن فأمره أن ينهاهن فذهب الرجل ثم أتى فقال قد نهيتهن وذكر أنهن لم يطعنه فأمره الثانية أن ينهاهن فذهب ثم أتى فقال والله لقد غلبننا أو غلبنا الشك من محمد بن حوشب فزعمت أن النبي صلى الله عليه وسلم قال فاحث في أفواههن التراب فقلت أرغم الله أنفك فوالله ما أنت بفاعل وما تركت رسول الله صلى الله عليه

گریہ وزاری کی ممانعت اور اس پر زجر و توبیخ کرنا

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: جب حضرت زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی خبر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے اور میں دروازے کی درار سے دیکھ رہی تھی۔ ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے انہیں منع کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ گیا اور پھر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ انہیں روکا لیکن وہ کہنا نہیں مانتیں۔ آپ نے دوبارہ حکم دیا کہ انہیں منع کرو۔ وہ گیا اور پھر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ خدا کی قسم وہ مجھ پر یا ہم پر غالب آ گئیں۔ بے شک ابن حوشب کو شک ہے۔ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے منہ میں مٹی بھر دو۔ میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے۔ خدا کی قسم تو یہ کام کرنے والا نہیں ہے لیکن تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا ترک نہ کیا۔

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ مِنَ الْعَتِيْرِ ۔

۱۲۲۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ أُمِّ سُلَيْمٍ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنَةِ أَبِيْ سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَيْنِ أَوِ ابْنَةِ أَبِيْ سَبْرَةَ وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٍ أُخْرَى ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں۔ تو ہم میں سے کسی نے یہ بات محفوظ نہ رکھی سوائے پانچ عورتوں کے یعنی، ام سلیم، ام العلاء، ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی یا ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور ایک دوسری عورت۔

بَابٌ ۸۲۹ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ ۔

۱۲۲۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوْضَعَ ۔

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم، ان کے والد ماجد، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے آگے ہو جائے —— سفیان، زہری، سالم، ان کے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حمیدی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہاں تک کہ تمہیں چھوڑ جائے یا رکھ دیا جائے۔

بَابٌ ۸۳۰ مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ

۱۲۲۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوْضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ

جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے!

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور اس کے ساتھ نہ جا رہا ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے ہو یا پیچھے چل جائے یا آگے جانے سے پہلے رکھ دیا جائے۔

۱۲۲۵ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوْضَعَ فَجَاءَ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ صَدَقَ ۔

سعید مقبری کا اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم ایک جنازے میں تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ خدا کی قسم یہ جانتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ انہوں نے سچ فرمایا ہے۔

بَابٌ ۸۳۱ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتّٰى تُوْضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ فَإِنْ قَعَدَ أُمِرَ بِالْقِيَامِ ۔

۱۲۲۶ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ ۔

بَابٌ ۸۳۲ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ ۔

۱۲۲۷ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا ۔

۱۲۲۸ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَسَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسٌ يَقُومَانِ لِلْجَنَازَةِ ۔

بَابٌ ۸۳۳ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ ۔

۱۲۲۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اُسے لوگوں کے کندھوں سے اُتار کر رکھ دیا جائے۔ اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحیٰی، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ جو ساتھ جائے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھ دیا جائے۔

جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحیٰی، عبید اللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ جب ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

آدم، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے ذمی کا ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کیا یہ آدمی نہیں ہے۔ ابو حمزہ، اعمش، عمرو، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت قیس اور حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ زکریا، شعبی، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود اور حضرت قیس جنازے کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

عورتوں کے علاوہ جنازہ مرد اٹھائیں

عبد العزیز بن عبد اللہ، لیث، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جنازہ تیار کرکے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ

www.alahazratnetwork.org

إِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ۔

اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں۔ اگر وہ نیک، برکت ہے اسے جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے۔ ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

بَابُ ۸۳۴ السُّرْعَةِ بِالْجِنَازَةِ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ وَامْشِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهُ قَرِيبًا مِنْهَا۔

جنازہ جلدی لے جانا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تم ان کے ساتھ جانے والے ہو، اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں چلو۔ دوسروں نے بھی قریب کا فرمایا ہے۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا وَإِنْ تَكُ سِوَى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنازے کو جلدی لے چلو، اگر نیک ہے تو بھلائی کو آگے بھیج رہے ہو اور اگر اس کے علاوہ ہے تو برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔

بَابُ ۸۳۵ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجِنَازَةِ قَدِّمُونِي۔

چارپائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ۔

سعید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھائیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے ہائے افسوس کہاں لے جا رہے ہو! اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے، اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

ف: اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ ہر مردہ بعد وفات کی آواز سنتا ہے خواہ مرنے والا نیک ہو یا بد۔ بعض لوگ اس بات کا خواہ مخواہ انکار کرتے اور لاتسمع الموتیٰ کا سہارا لے کر سماع موتیٰ کا انکار کرتے رہتے ہیں، مردہ تو بولتا بھی اور زندہ لوگوں سے گفتگو بھی کرتا ہے لیکن وہ اس کی آواز کو سن نہیں پاتے، جیسا کہ اس حدیث میں واضح طور پر مذکور ہے۔ اپنانے زمانہ کو چاہیے کہ حقائق کو تسلیم کر لیا کریں۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے حیات الموات میں سماع موتیٰ کا ثبوت پیش کرتے ہوئے چار سو پچاس دلائل قائم کیے ہیں والحمد للہ۔ یہ مسئلہ اگر دلائل پر ہی سماع موتیٰ کا کوئی منکر ان میں سے کسی ایک دلیل کو توڑ نہیں سکا حق و صداقت کی قوت ہی ایسی ہے کیونکہ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

بَابُ ۸۳۶ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں

www.alanazinetwork.org

عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

١٢٣٢ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ۔

بَابٌ ٨٣٧ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ۔

١٢٣٣ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

١٢٣٤ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا، قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

١٢٣٥ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي۔

بَابٌ ٨٣٨ صُفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَائِزِ۔

١٢٣٦ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هَذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي قَالُوا دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

بنائیں۔

مسدد، ابو عوانہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی، تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

نماز جنازہ کے لیے صفیں بنانا

مسدد، یزید بن زریع، معمر، زہری، سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے فوت ہونے کی خبر سنائی، پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

مسلم، شعبہ، شیبانی، شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس نے بتایا جو موجود تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک الگ تھلگ قبر پر تشریف لے گئے تو لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج حبشہ کا ایک نیک آدمی وفات پا گیا ہے، آؤ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ ہم نے صفیں بنا لیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ہم صف بستہ تھے۔ ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں دوسری صف میں تھا۔

جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس کو اسی رات دفن کیا گیا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کب دفن کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ گزشتہ رات۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اندھیری رات میں دفن کیا اور ناپسند کیا کہ آپ کو جگائیں۔ آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنائیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں بھی انہیں میں تھا، سو آپ نے نماز پڑھی۔

بَابُ ۸۳۹ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلٰوةً لَيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَلَا سُجُوْدٌ وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيْهَا وَفِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَتَسْلِيْمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيْ إِلَّا طَاهِرًا وَلَا يُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوْهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيْدِ أَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ وَإِذَا انْتَهٰى إِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيْرَةٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ التَّكْبِيْرَةُ الْوَاحِدَةُ اسْتِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَقَالَ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا۔ وَفِيْهِ صُفُوْفٌ وَّإِمَامٌ۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَنْ مَّرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوْذٍ فَأَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا عَمْرٍو مَّنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

بَابُ ۸۴۰ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَّا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْنًا وَّلٰكِنْ مَّنْ صَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَّقُوْلُ حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ فَقَالَ

نماز جنازہ کا طریقہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو اور فرمایا کہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھو۔ آپ نے اس کا نام نماز رکھا لیکن اس میں رکوع اور سجدے نہیں ہیں اور نہ اس میں کلام کیا جاتا ہے بلکہ تکبیر اور سلام پھیرنا ہے۔ حضرت ابن عمر جنازہ پڑھا کرتے مگر باوضو ہو کر اور سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نہ پڑھتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو اسی پر پایا کہ جنازوں کا زیادہ حقدار وہ ہے جس کو لوگ فرض نمازوں میں پسند کرتے ہیں اور جب عید کے دن یا جنازے کے وقت وضو ٹوٹ جائے تو پانی طلب کرے اور تیمم نہ کرے اور جب ایسے وقت جنازہ میں شامل ہو کہ لوگ نماز جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ رات دن اور سفر و حضر میں چار تکبیریں ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پہلی تکبیر نماز شروع کرنے کی تکبیر ہے۔ اور ارشاد خداوندی ہے: ان میں سے جو مر جائے اس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھو۔ اس میں صفیں ہوتی ہیں اور امام۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا تھا۔ پس آپ نے امامت فرمائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم نے اس پر نماز پڑھ لی تو اپنا حق ادا کر دیا جو تم پر تھا۔ حمید بن ہلال نے فرمایا کہ ہم نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اجازت لینے کو ضروری نہیں جانتے لیکن جو نماز پڑھ کر لوٹ آئے اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: جو جنازے کے ساتھ گیا اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ

www.alahazratnetwork.org

اکثر ابو ھریرۃ علینا فصدقت یعنی عائشۃ ابا ھریرۃ وقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہ فقال ابن عمر رضی اللہ عنھما لقد فرطنا فی قراریط کثیرۃ فرطت ضیعت من امر اللہ۔

باب ۸۴۱ من انتظر حتی تدفن۔

۱۲۳۹ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ قال قرأت علی ابن ابی ذئب عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیہ انہ سأل ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا احمد بن شبیب بن سعید قال حدثنی ابی حدثنا یونس قال ابن شہاب وحدثنی عبد الرحمن الاعرج ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد الجنازۃ حتی یصلی فلہ قیراط ومن شھد حتی تدفن کان لہ قیراطان قیل وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین۔

باب ۸۴۲ صلوۃ الصبیان مع الناس علی الجنائز۔

۱۲۴۰ حدثنا یعقوب بن ابراہیم حدثنا یحیی بن ابی بکیر حدثنا زائدۃ حدثنا ابو اسحاق الشیبانی عن عامر عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرا فقالوا ھذا دفن او دفنت البارحۃ قال ابن عباس رضی اللہ عنھما فصففنا خلفہ ثم صلی علیھا۔

باب ۸۴۳ الصلوۃ علی الجنائز بالمصلی والمسجد۔

۱۲۴۱ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ انھما حدثاہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال نعی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجاشی صاحب الحبشۃ یوم الذی مات فیہ فقال استغفروا لاخیکم وعن ابن شہاب

یا یہ روایت کیا کرتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوہریرہ کی تصدیق کی اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا یا انہوں نے اللہ کے حکم کو ضائع کیا۔

جو دفن ہونے تک ٹھہرا رہے

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابی ذئب، سعید بن ابو سعید مقبری، ان کے والد سے ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ــــ احمد بن شبیب بن سعید، ان کے والد، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جنازے میں حاضر ہو یہاں تک کہ نماز پڑھی جائے تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو دفن ہونے تک حاضر رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ کہا گیا کہ قیراط کیا ہیں؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں جیسے ہیں۔

لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نمازِ جنازہ پڑھنا۔

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن ابو بکیر، زائدہ، ابو اسحاق شیبانی، عامر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ گزشتہ رات دفن کیا یا دفن کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

نمازِ جنازہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نجاشی شاہِ حبشہ کے فوت ہونے کی خبر اسی روز دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

www.alahazratnetwork.org

شہاب قال حدثني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضي الله عنه قال إن النبي صلى الله عليه وسلم صف بهم بالمصلى فكبر عليه أربعا.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے عیدگاہ میں صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

١٢٤٢ - حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا أبو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن اليهود جاؤوا إلى النبي صلى الله عليه وسلم برجل منهم وامرأة زنيا فأمر بهما فرجما قريبا من موضع الجنائز عند المسجد.

ابراہیم بن المنذر، ابو ضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو مسجد کے پاس جنازہ گاہ کے قریب سنگسار کر دیا گیا۔

باب ٨٢٤ ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور ولما مات الحسن بن الحسن بن علي رضي الله عنهم ضربت امرأته القبة على قبره سنة ثم رفعت فسمعوا صائحا يقول ألا هل وجدوا ما فقدوا فأجابه الآخر بل يئسوا فانقلبوا.

قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت

جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت ہوئے تو ان کی اہلیہ محترمہ نے ان کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگائے رکھا۔ جب اُٹھایا تو ایک آواز دینے والے کو یہ کہتے سنا، کیا جو چیز گم ہوئی تھی وہ انہیں مل گئی؟ اور دوسرے نے جواب دیا، بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

١٢٤٣ - حدثنا عبيد الله بن موسى عن شيبان عن هلال هو الوزان عن عروة عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في مرضه الذي مات فيه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مسجدا قالت ولولا ذلك لأبرزوا قبره غير أني أخشى أن يتخذ مسجدا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں فرمایا جس کے اندر وفات پائی تھی کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر کھلی رہتی لیکن خدشہ ہے کہ کہیں اُسے مسجد نہ بنا لیا جائے۔

باب ٨٢٥ الصلاة على النفساء إذا ماتت في نفاسها.

نفاس والی کی نمازِ جنازہ جبکہ وہ حالتِ نفاس میں مرے۔

١٢٤٤ - حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا حسين حدثنا عبد الله بن بريدة عن سمرة رضي الله عنه قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم على امرأة ماتت في نفاسها فقام عليها وسطها.

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نفاس والی عورت پر نماز پڑھی جو فوت ہو گئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

باب ٨٢٦ أين يقوم من المرأة والرجل

عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو؟

١٢٤٥ - حدثنا عمران بن ميسرة حدثنا عبد الوارث حدثنا حسين عن ابن بريدة حدثنا سمرة بن جندب

ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ایک

www.alahazratnetwork.org

رضی اللہ عنہ قال صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ ماتت فی نفاسہا فقام علیہا وسطہا۔

عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

باب ۸۴۲ التکبیر علی الجنازۃ اربعا

وقال حمید صلی بنا انس رضی اللہ عنہ فکبر ثلاثا ثم سلم فقیل لہ فاستقبل القبلۃ ثم کبر الرابعۃ ثم سلم۔

نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ حمید سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی تو تین تکبیریں کہہ کر سلام پھیر دیا۔ ان سے کہا گیا تو قبلہ رو ہو کر چوتھی تکبیر کہی اور پھر سلام پھیرا۔

۱۲۳۶ — حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ وخرج بہم الی المصلی فصف بہم وکبر علیہ اربع تکبیرات۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اسی روز خبر دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے اور لوگوں کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے تو لوگ صف بستہ ہو گئے اور آپ نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۳۷ — حدثنا محمد بن سنان حدثنا سلیم بن حیان حدثنا سعید بن میناء عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی اصحمۃ النجاشی فکبر اربعا وقال یزید بن ہارون وعبد الصمد عن سلیم اصحمۃ وتابعہ عبد الصمد۔

محمد بن سنان، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبد الصمد نے سلیم سے اصحمہ روایت کیا ہے اور اس کی عبد الصمد نے متابعت کی ہے۔

فـ: اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہو رہی ہیں کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ملک دار الکفر میں وفات پائی تو وہاں ان کی نماز جنازہ پڑھی نہیں گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کو ساتھ لے کر غائبانہ ان کی نماز جنازہ پڑھی اور یہ حضور کی خصوصیات سے ہے کیونکہ نجاشی کا جنازہ حضور سے غائب نہیں تھا۔ دوسرے لوگوں کے لیے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نماز جنازہ میں صرف چار تکبیریں ہیں۔

چودھویں صدی کے مجدد برحق اور عالم اسلام کے مایۂ ناز فقیہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الہادی الحاجب کے تاریخی نام سے ایک نہایت محققانہ رسالہ خاص اسی مسئلے میں تصنیف فرمایا جس کی چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔

* یہ پچاسی کتب متون و شروح و فتاویٰ کی ۸۵ تصریحات عبارات ہیں، مرض صورت مذکورہ استثناء کے سوا نماز جنازہ کی تکرار ناجائز و گناہ ہونے پر مذہب حنفی کا اجماع قطعی ہے اور اس کا مخالف مخالفِ مذہب حنفی ہے ——— مذہب مہذب حنفی میں جنازہ غائب پر بھی مطلق ناجائز ہے۔ ائمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر بھی اجماع ہے۔

حضور پُرنور سید یوم النشور بالمؤمنین رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو نماز جنازۂ مسلمین کا کمال اہتمام تھا۔ اگر کسی وقت رات کی اندھیری یا دوپہر کی گرمی یا حضور کے آرام فرمانے کے سبب صحابہ نے حضور کو اطلاع نہ دی اور دفن کر دیا تو ارشاد فرماتے ——— ایسا نہ کرو مجھے اپنے جنازوں کے لیے بلا لیا کرو ——— یونہی ہمیشہ ازمنۂ اقدس میں صدہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دور دراز مواضع میں وفات پائی، کبھی کسی حدیث صحیح صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ ان کے

جنازوں کی نماز پڑھی۔ کیا وہ محتاج رحمت و الا نہ تھے۔ معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طور پر ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا ہی دلیل روشن وواضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناممکن ہی ورنہ ضرور پڑھتے کہ مقتضی بکمال وفور موجود اور مانع مفقود وجہ ام نہ پڑھنے کا قصداً ناروا رکھنا تھا اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے مانع بالقصد احتراز فرمائیں اور ضرور امر خیر وشرعی نہیں ہوسکتا معاذ اللہ حضور بھی دیکھے۔ مدینہ طیبہ کے نشر جگہ پیارے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص پیارے اجلہ علمائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کردیا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا سخت و شدید غم و الم ہوا۔ ایک مہینہ کامل خاص نماز کے اندر کفار نابکار پر لعنت فرماتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ ان پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام اسی قدر سے تمام تھا۔

آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں ہے تو امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لیے کیونکر جائز کرسکتا ہے! ـــــ غرض مذہب مہذب حنفی کا تو یہ حکم ہے۔ باقی جو کوئی غیر مقلد بننا چاہے تو آجکل آزادی دبے لگام کی ہوا چل رہی ہے۔ ہر شخص کو بے مہار ہونے کا اختیار ہے اور اس کے رد میں بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے رسائل النہی الاکید وغیرہ کافی۔ واللہ المستعان علیٰ اہل الطغیان۔

باب ٨٢٨ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلَفًا وَأَجْرًا۔

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ بچے کی نماز میں فاتحہ پڑھے اور یہ کہے۔ اے اللہ! اسے ہمارے لیے آگے جانے والا، پیچھے کام آنے والا اور باعث اجر بنا۔

١٢٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ـــ محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا، تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ یہ سنت ہے۔

باب ٨٢٩ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ۔

دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا

١٢٤٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا خَلْفَهُ فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا يَا أَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا کہ آپ نے امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

١٢٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زيد عن ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة رضي الله عنه ان اسود رجلا او امرأة كان يقم المسجد فمات ولم يعلم النبي صلى الله عليه وسلم بموته فذكره ذات يوم فقال ما فعل ذلك الانسان قالوا مات يا رسول الله قال افلا آذنتموني فقالوا انه كان كذا وكذا قصته قال فحقروا شأنه قال فدلوني على قبره فأتى قبره فصلى عليه.

عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سیاہ فام مرد یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا وہ فوت ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی وفات کے متعلق نہ بتایا گیا۔ ایک روز اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اس آدمی نے کیا کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ تو فوت ہو گیا۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہ بتایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کا واقعہ یوں ہے لوگوں نے حقیر خیال کیا۔ فرمایا کہ مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ پس اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس پر نماز پڑھی۔

باب ۸۵۰ الميت يسمع خفق النعال

۱۲۵۱ - حدثنا عياش حدثنا عبد الاعلى حدثنا سعيد قال وقال لي خليفة حدثنا ابن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن انس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العبد اذا وضع في قبره وتولي وذهب اصحابه حتى انه ليسمع قرع نعالهم اتاه ملكان فأقعداه فيقولان له ما كنت تقول في هذا الرجل محمد صلى الله عليه وسلم فيقول اشهد انه عبد الله ورسوله فيقال انظر الى مقعدك من النار ابدلك الله به مقعدا من الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم فيراهما جميعا واما الكافر او المنافق فيقول لا ادري كنت اقول ما يقول الناس فيقال لا دريت ولا تليت ثم يضرب بمطرقة من حديد ضربة بين اذنيه فيصيح صيحة يسمعها من يليه الا الثقلين.

مُردہ جوتوں کی آہٹ سنتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس چل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آکر اسے بٹھا دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ وہ کہتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کر اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ کافر یا منافق ہے تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا کہ نہ تو نے جانا اور نہ سمجھا۔ پھر لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے کہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان تو چیختا چلاتا ہے جس کو نزدیک والے سب سنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

ف: اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ تمام مُردے سنتے ہیں لہٰذا سماعِ موتیٰ کا انکار کرنا دین سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے یا اہلِ حق کی مخالفت ہی اس کا انکار کرواتی ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عذابِ قبر برحق ہے۔ تیسری بات یہ کہ قبر میں دو فرشتے ہر مرنے والے سے سوال کرتے ہیں۔ چوتھی بات یہ کہ ہر قبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ ہر ایک کی نجات صاحبِ مزار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچاننے پر موقوف ہے اور قبر میں صرف ایمان کی نظروں سے ہی اس جانِ ایمان کو پہچانا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۸۵۱ من احب الدفن في الارض المقدسة او نحوها.

جو کسی مقدس جگہ یا اس کے قریب دفن ہونا پسند کرے۔

۱۲۵۲ - حدثنا محمود حدثنا عبد الرزاق اخبرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت

www.alahazratnetwork.org

مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهٗ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهٗ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهٖ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ۔

بَابُ ۸۵۲ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ قَامَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ وَكَانَ سَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ۔

بَابُ ۸۵۳ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهٖ كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرِهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوْرَةَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ۔

بَابُ ۸۵۴ مَنْ يَّدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْاَةِ۔

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ

کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو انہوں نے آنکھ پھوڑ دی۔ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں لوٹے اور عرض گزار ہوئے کہ تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ درست فرما دی۔ اور فرمایا۔ اُن سے کہو کہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھیں۔ ہاتھ کے نیچے جتنے بال آ جائیں تو ہر بال کے بدلے ایک سال۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر موت۔ عرض کی کہ ابھی سہی۔ اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے ارضِ مقدس سے قریب کر دے پتھر کی مار کے برابر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک طرف سرخ ٹیلے کے پاس ہے۔

رات کے وقت دفن کرنا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی نماز پڑھی جس کو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے اُس کے متعلق پوچھتے ہوئے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فلاں ہے جو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا۔ پس سب نے نماز پڑھی۔

قبر پر مسجد تعمیر کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بعض ازواجِ مطہرات نے ذکر کیا کہ انہوں نے سرزمین حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس کو ماریہ کہا جاتا ہے اور ملک حبشہ سے حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئی تھیں۔ انہوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور اُن تصویروں کا جو اُس میں تھیں چنانچہ آپ نے سرِ مبارک اٹھا کر فرمایا۔ اُن میں جب کوئی نیک آدمی مرتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے پھر اُس کی تصویر بنا کر اُس میں رکھ دیتے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

عورت کی قبر میں کون داخل ہو!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ فُلَيْحٌ أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لِيَقْتَرِفُوا أَيْ لِيَكْتَسِبُوا ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے کہ میں۔ فرمایا کہ ان کی قبر میں اترو۔ پس وہ ان کی قبر میں اترے اور انہیں قبر میں رکھا۔ ابن مبارک نے فلیح سے اَلذَّنْبُ روایت کیا۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ لِيَقْتَرِفُوا سے مراد لِيَكْتَسِبُوا ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ ۔

شہید کی نمازِ جنازہ

١٢٥٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ ۔

عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو دو حضرات کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے۔ پھر فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ آتا ہے؟ جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو لحد میں پہلے اسے رکھتے اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان لوگوں کا گواہ ہوں گا اور انہیں خون آلودہ ہی غسل کے بغیر دفن کیا گیا اور ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

١٢٥٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ [illegible] عَامِرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز شہدائے احد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر کی جانب لوٹ کر فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق یہ ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ پھنس جاؤ۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے حوضِ کوثر کو دیکھ رہے تھے۔ جن کا خیال یہ ہے کہ حضور دیوار کے پیچھے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے وہ مقامِ مصطفیٰ سے بے خبر ہیں۔ ثانیاً اس حدیث میں حضور نے حوضِ کوثر کو اپنا حوض فرمایا ہے کیونکہ یہ خدا نے آپ کو عطا فرما دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا کی خدائی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بادشاہی حق اور مسلّم ہے۔ ثالثاً اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضور کو اپنی امت کے شرک میں مبتلا

جسے کا کوئی ذرہ شرم نہیں رہتا کیونکہ آپ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی تھیں۔ اس کے باوجود جن کو امت محمدیہ کا سواد اعظم شرک میں ڈوبا ہوا نظر آ رہا ہے وہ خود ہی دیکھ لیں کہ کس گروہ سے ہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

بَابُ ۸۵۶ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرٍ

دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ۔

عبدالرحمن بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد میں سے دو دو کو جمع فرما دیا تھا۔

بَابُ ۸۵۷ مَنْ لَمْ يَرَ غَسْلَ الشُّهَدَاءِ

جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ۔

ابوالولید، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمن بن کعب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز فرمایا۔ انہیں خون سمیت دفن کر دو اور غسل نہ دو۔

بَابُ ۸۵۸ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ وَسُمِّيَ اللَّحْدَ لِأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ مُلْتَحَدًا مَعْدِلًا وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا۔

لحد میں کون پہلے رکھا جائے اور لحد اسے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتا ہے۔ ہر ظالم ملحد ہے اور ملتحدا کا مطلب ہے جھکا ہوا اگر سیدھی ہو تو اسے ضریح کہتے ہیں

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ وَأَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلَى أُحُدٍ أَيُّ هٰؤُلَاءِ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ

عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے۔ پھر پوچھتے کہ قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے لحد میں پہلے رکھتے اور فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں اور خون سمیت انہیں دفن کرنے کا حکم فرمایا اور ان کی نماز نہیں پڑھی اور نہ انہیں غسل دیا۔

اوزاعی، زہری، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کے متعلق فرماتے، ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا؟ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے اس کے ساتھی سے پہلے لحد میں رکھا جاتا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میرے والد ماجد اور چچا جان کو ایک چادر میں کفنایا گیا۔ سلیمان بن کثیر، زہری نے کہا کہ مجھ سے حدیث اس نے بیان کی جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی۔

جابر رضی اللہ عنہ۔

بَابٌ ۸۵۹ اَلْاِذْخِرِ وَالْحَشِيْشِ فِي الْقَبْرِ

۱۲۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِيْ أُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ۔

قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام فرمایا ہے پس یہ حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے اور نہ کسی کے لیے میرے بعد، میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا۔ نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ یہاں کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے ہے۔ فرمایا: مگر اذخر کے سوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لیے۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا۔ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ان کے لوہاروں اور گھروں کے لیے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کی گھاس کاٹنے کو ناجائز قرار دیا لیکن حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر اذخر کو مستثنیٰ فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ رب ذوالجلال نے اپنے محبوب کو تشریعی احکام کا اختیار بھی عطا فرمایا تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابٌ ۸۶۰ هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ۔

۱۲۶۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلْبِسْ أَبِيْ قَمِيْصَكَ الَّذِيْ يَلِيْ جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَ عَبْدَ اللّٰهِ قَمِيْصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ۔

کیا کسی وجہ سے میت قبر یا لحد سے نکالی جائے!

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبد اللہ بن اُبی کی قبر پر تشریف لے گئے اس کے بعد کہ اسے داخل کر دیا گیا تھا تو آپ نے حکم فرمایا تو اسے نکال لائے پس آپ نے اپنے گھٹنوں پر رکھا، اس پر لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ سفیان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر دو قمیصیں تھیں۔ عبد اللہ کا بیٹا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ سفیان نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لیے عبد اللہ کو قمیص پہنائی کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔

١٢٦٣ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ۔

١٢٦٤ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ۔

بَابٌ ٨٦١ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ۔

١٢٦٥ — حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ۔

بَابٌ ٨٦٢ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ وَقَالَ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ احد کا وقت آگیا تو میرے والد ماجد نے مجھے رات کے وقت بلایا اور فرمایا میں یہی دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب سے پہلے شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ مجھے تم سے عزیز ہو۔ میرے اوپر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کیے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ قبر میں دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اسی پر مطمئن نہ ہوا کہ دوسرے کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہٰذا چھ مہینے کے بعد میں نے انہیں نکالا تو وہ اسی طرح تھے جیسے دفن کرنے کے روز تھے صرف ایک کان متاثر ہوا تھا۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے والد ماجد کو ایک شخص کے ساتھ دفن کیا گیا تھا میرا دل خوش نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے انہیں نکالا اور دوسری قبر میں منتقل کر دیا۔

قبر میں لحد اور شق بنانا

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو دو کو اکٹھا کرتے۔ پھر فرماتے ان میں قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے لحد میں پہلے رکھتے۔ فرمایا قیامت کے روز میں ان پر گواہ ہوں گا۔ آپ نے انہیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں غسل نہیں دیا گیا۔

جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اس پر نماز پڑھی جائے گی اور بچے پر اسلام پیش کیا جائے!

حسن بصری، قاضی شریح، ابراہیم اور قتادہ نے فرمایا کہ جب والدین میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے ساتھ ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ کمزور مسلمانوں میں تھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہیں تھے اور فرمایا کہ اسلام بلند رہتا ہے اور نگوں نہیں ہوتا۔

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَضَهُ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرُسُلِهِ فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ. وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ. وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ فَرَفَصَهُ رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ وَقَالَ عُقَيْلٌ رَمْرَمَةٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ رَمْزَةٌ.

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے حضرات کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ اُسے بنی مغالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا، اور ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا۔ اُسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا۔ پھر ابن صیاد سے فرمایا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اَن پڑھوں کے رسول ہیں۔ ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا، کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ تو کیا دیکھتا ہے؟ ابن صیاد نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کام گڈمڈ ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا، میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا، وہ الدُّخ ہے۔ فرمایا دور ہو، تو اپنی بساط سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس کی گردن مار دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں ۔۔۔ سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر کو فرماتے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت اُبی بن کعب کھجوروں کے باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا۔ آپ کا ارادہ یہ تھا کہ ابن صیاد کی کوئی بات سن لیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ چادر اوڑھے لیٹا ہوا گنگنا رہا ہے۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درختوں کی آڑ میں چھپتے ہوئے دیکھ لیا اور ابن صیاد سے کہا۔ اے صاف یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسے رہنے دیتی تو بات کھل جاتی۔ شعیب نے اپنی حدیث میں فرفصہ رمرمۃ او زمزمۃ کہا جبکہ عقیل نے رمرمۃ اور معمر نے رمزۃ کہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی

www.alahazratnetwork.org

هو ابن زيد عن ثابت عن انس رضي الله عنه قال كان غلام يهودي يخدم النبي صلى الله عليه وسلم فمرض فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقعد عند راسه فقال له اسلم فنظر الى ابيه وهو عنده فقال له اطع ابا القاسم صلى الله عليه وسلم فاسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الحمد لله الذي انقذه من النار۔

لڑکا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر اس سے فرمایا، اسلام قبول کر لے۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس تھا۔ اس نے اس سے کہا، ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مان لو۔ وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔

۱۲۶۷ ـ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال قال عبيد الله سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول كنت انا وامي من المستضعفين انا من الولدان وامي من النساء۔

عبید اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور میری والدہ بے بس و کمزور مسلمانوں میں شمار تھے۔ میں لڑکوں سے اور والدہ عورتوں میں سے تھیں۔

۱۲۶۸ ـ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب قال ابن شهاب يصلى على كل مولود متوفى وان كان لغية من اجل انه ولد على فطرة الاسلام يدعي ابواه الاسلام او ابوه خاصة وان كانت امه على غير الاسلام اذا استهل صارخا صلي عليه ولا يصلى على من لا يستهل من اجل انه سقط فان ابا هريرة رضي الله عنه كان يحدث قال النبي صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء ثم يقول ابو هريرة رضي الله عنه فطرة الله التي فطر الناس عليها الآية۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ہر فوت ہونے والے بچے پر نماز پڑھی جائے گی اگرچہ وہ زنا سے ہو کیونکہ وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اگر اس کے والدین یا صرف باپ اسلام کا مدعی ہو، اگرچہ اس کی ماں اسلام کے علاوہ پر ہو۔ جب پیدا ہو کر چلایا اس پر نماز پڑھی جائے گی اور جو پیدا ہو کر نہیں چلایا اس پر نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ ساقط ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے چوپائے سے سالم پیدا ہوتا ہے کیا تم ان میں سے کسی کو کان کٹا ہوا دیکھتے ہو۔ پھر حضرت ابو ہریرہ فرماتے، اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا (۳۰:۳۰)

۱۲۶۹ ـ حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا يونس عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء ثم يقول ابو هريرة رضي الله عنه فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کوئی مویشی بچہ جنتا ہے تو کیا تم ان میں سے کسی کا کان کٹا دیکھتے ہو۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے، اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی نہیں، یہی مضبوط اصول ہے (۳۰:۳۰)

الفوز لهنالك في النعيم ‏۔

باب ۸۶۳ إذا قال المشرك عند الموت لا إله إلا الله ‏۔

۱۲۷۰ـ حدثنا إسحاق قال أخبرنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثني أبي عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني سعيد بن المسيب عن أبيه أنه أخبره أنه لما حضرت أبا طالب الوفاة جاءه رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد عنده أبا جهل بن هشام وعبد الله بن أبي أمية بن المغيرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي طالب يا عم قل لا إله إلا الله كلمة أشهد لك بها عند الله فقال أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية يا أبا طالب أترغب عن ملة عبد المطلب فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرضها عليه ويعودان بتلك المقالة حتى قال أبو طالب آخر ما كلمهم هو على ملة عبد المطلب وأبى أن يقول لا إله إلا الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما والله لأستغفرن لك ما لم أنه عنك فأنزل الله تعالى فيه ما كان للنبي الآية ‏۔

باب ۸۶۴ الجريد على القبر وأوصى

بريدة الأسلمي أن يجعل في قبره جريدان ورأى ابن عمر رضي الله عنهما فسطاطا على قبر عبد الرحمن فقال انزعه يا غلام فإنما يظله عمله وقال خارجة بن زيد رأيتني ونحن شبان في زمن عثمان رضي الله عنه وإن أشدنا وثبة الذي يثب قبر عثمان بن مظعون حتى يجاوزه وقال عثمان بن حكيم أخذ بيدي خارجة فأجلسني على قبر وأخبرني عن عمه يزيد بن ثابت قال إنما كره ذلك لمن أحدث عليه وقال نافع كان ابن عمر رضي الله عنهما يجلس على القبور ‏۔

جب مشرک نے مرتے وقت کہا۔

سعید بن مسیب کو اُن کے والد سے پتہ چلا کہ جب ابو طالب کی وفات قریب آئی تو اُن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ اُن کے پاس ابو جہل بن ہشام اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ کو پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو طالب سے فرمایا: اے چچا! لا الٰہ الا اللہ کہیے، میں اللہ کے ہاں آپ کا گواہ بنوں گا۔ ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ نے کہا: اے ابو طالب! کیا آپ عبد المطلب کے مذہب سے پھر جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر یہ بات اُن پر پیش کرتے رہے اور وہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے آخری کلام یہ کیا کہ میں عبد المطلب کے مذہب پر ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن خدا کی قسم میں برابر آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے روک نہ دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ما کان للنبی والی آیت نازل فرمائی۔

قبر پر ٹہنی گاڑنا

حضرت بریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ اُن کی قبر پر دو ٹہنیاں نصب کی جائیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبد الرحمن کی قبر پر خیمہ دیکھ کر فرمایا: بیٹے! اسے اکھاڑ دو، اس پر اُن کا عمل سایہ کرے گا۔ خارجہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو حضرت عثمان غنی کے زمانے میں دیکھا جب کہ ہم نوجوان تھے، ہم میں سب سے زیادہ چھلانگ لگانے والا وہ شخص سمجھا جاتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کو پھلانگ جاتا۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ حضرت خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک قبر پر بٹھا دیا اور مجھے اپنے چچا یزید بن ثابت سے روایت کر کے بتایا کہ یہ اس شخص کے لیے مکروہ ہے جو اس پر حدث کرے۔ اور نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔

١٣٦١ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ٭

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے جنکو عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ ان کو عذاب دیا جا رہا ہے لیکن کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل کھایا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی لی اور اُس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ کیوں کیا؟ فرمایا کہ شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

ف: نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم ہے کہ ان دونوں شخصوں کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا لیکن آپ نے اس کا مشاہدہ فرمایا۔ حالانکہ یہ بات دوسرے انسانوں کو معلوم نہیں ہو سکتی۔ دوسری بات حضور کے دیکھنے کو دوسرے انسانوں کی طرح ماننا مقامِ مصطفیٰ سے بے خبری اور عظمتِ مصطفوی کے انکار پر مبنی ہوگا۔ آپ کے علم و مشاہدے کا تو یہ حال ہے کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ان دونوں کو کن باتوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں پر تر چیز ڈال دی جائے تو وہ تسبیح بیان کرے گی اور مردے کے عذاب میں تسبیح کی برکت سے تخفیف کی امید ہے۔ اسی لیے بزرگوں کی قبروں پر پھول ڈالے جاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ (٨٦٥) مَوْعِظَةُ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ

وَقُعُودُ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ الْأَجْدَاثُ الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ أُثِيرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِي أَيْ جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ الْإِيفَاضُ الْإِسْرَاعُ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى نَصْبٍ إِلَى شَيْءٍ مَنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ وَالنُّصْبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ يَوْمُ الْخُرُوجِ مِنَ الْقُبُورِ يَنْسِلُونَ يَخْرُجُونَ ٭

عالم کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اُس کے ساتھیوں کا اس کے اردگرد بیٹھ جانا۔ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سے مراد قبروں سے نکل کر ہوگا۔ بُعْثِرَتْ اُٹھائی گئی۔ بَعْثَرْتُ حَوْضِي میں نے حوض کے نیچے کا حصہ اوپر کیا۔ الْإِيفَاضُ تیز دوڑنا۔ اعمش نے اِلٰی نُصُبٍ سے مراد اِلٰی شَيْءٍ مَنْصُوبٍ لیا ہے جس کی طرف جلدی سے جائیں گے۔ النُّصُب واحد ہے اور النَّصْب مصدر۔ یوم الخروج سے قبروں سے نکلنے کا دن۔ يَنْسِلُونَ نکل پڑیں گے۔

١٣٦٢ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ

ابو عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ سر جھکا کر چھڑی سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا ہو اور یہ نہ لکھا گیا ہو کہ بدبخت ہے یا نیک بخت۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! تو کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل چھوڑ نہ دیں۔ کیونکہ ہم میں سے جو سعادت مندوں میں ہے وہ عنقریب سعادت مندوں جیسے عمل کرے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے کام کرے گا۔ فرمایا کہ سعادت مندوں کے لیے سعادت

www.alahazratnetwork.org

وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ ۔

بَابُ ۸۶۶ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ ۔

۱۲۷۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدَبٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللهُ بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۔

۱۲۷۴ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ ۔

بَابُ ۸۶۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۲۷۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي عَلَى

کے کام آسان کر دیے جاتے ہیں اور بدبختوں کے لیے بدبختی والے عمل آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اب جس نے دیا اور ڈرا (۹۲ / ۵)۔

خودکشی کرنے والے کا حکم

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا وہ جہنم میں اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا ــــ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی، پس ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ ڈر ہے کہ حضرت جندب کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب کر کے جھوٹ بولیں گے۔ فرمایا: ایک شخص کو زخم تھا، اس نے خود کو قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود ہی جان دے دی تو میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ جہنم میں گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم میں نیزہ مارتا رہے گا۔

منافقوں پر نماز پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت۔

اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب عبداللہ بن ابی ابن سلول فوت ہوا تو اس پر نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہونے لگے تو میں حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی پر نماز پڑھیں گے حالانکہ اس نے فلاں فلاں دن ایسی ایسی باتیں کہی تھیں۔ میں گنتا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

إلى أبي وقد قال يوم كذا وكذا كذا وكذا أعدد عليه
قوله فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال
أخر عني يا عمر فلما أكثرت عليه قال إني خيرت
فاخترت لو أعلم أني إن زدت على السبعين يغفر له
لزدت عليها قال فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثم انصرف فلم يمكث إلا يسيرا حتى نزلت
الآيتان من براءة ولا تصل على أحد منهم مات
أبدا إلى وهم فاسقون قال فعجبت بعد من جرأتي
على رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ والله و
رسوله أعلم

باب ٨٦٨ ثناء الناس على الميت

١٢٧٦ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد العزيز
ابن صهيب قال سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه
يقول مروا بجنازة فأثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله
عليه وسلم وجبت ثم مروا بأخرى فأثنوا عليها شرا
فقال وجبت فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما
وجبت قال هذا أثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة
وهذا أثنيتم عليه شرا فوجبت له النار أنتم شهداء
الله في الأرض.

١٢٧٧ - حدثنا عفان بن مسلم حدثنا داود بن أبي
الفرات عن عبد الله بن بريدة عن أبي الأسود قال
قدمت المدينة وقد وقع بها مرض فجلست إلى عمر
بن الخطاب رضي الله عنه فمرت بهم جنازة فأثني
على صاحبها خيرا فقال عمر رضي الله عنه وجبت ثم
مر بأخرى فأثني على صاحبها خيرا فقال عمر رضي الله
عنه وجبت ثم مر بالثالثة فأثني على صاحبها شرا فقال
وجبت فقال أبو الأسود فقلت وما وجبت يا أمير المؤمنين
قال قلت كما قال النبي صلى الله عليه وسلم أيما مسلم
شهد له أربعة بخير أدخله الله الجنة فقلنا وثلاثة

تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا: اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ۔
جب میں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہٰذا میں نے اختیار
کر لیا۔ اگر مجھے معلوم ہو کہ ستر مرتبہ سے زیادہ دعا کرنے پر بخشا جائے گا تو میں زیادہ
دعا کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس
کی نماز پڑھی جب واپس ہوئے تو تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ سورۂ براءت
کی دو آیتیں نازل ہوئیں کہ ان میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو جو مر جائے
تا فاسقون تک۔ بعد میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
بارگاہ میں جرأت کرنے پر خود پر تعجب ہوا۔ اور اللہ
اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی اچھی تعریف کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی
کے ساتھ ذکر کیا تو فرمایا واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عرض گزار ہوئے کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا تم نے اس کا بھلائی کے
ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کا برائی کے
ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی۔ تم زمین میں اللہ تعالیٰ
کے گواہ ہو۔

ابو الاسود سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں ایک بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں
نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا گزرا تو اس کا بھی بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو اس کے
مرنے والے کا ذکر برائی کے ساتھ کیا تو فرمایا: واجب ہو گئی۔ ابو الاسود کا
بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا امیر المومنین! کیا چیز واجب
ہو گئی؟ فرمایا کہ میں نے وہی کہا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس مسلمان کے لیے چار آدمی بھلائی کی گواہی دیں تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

www.alahazratnetwork.org

قَالَ: وَثَلَاثَةٌ؟ فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ. ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ.

کہا: اور تین بھی ہوں تو۔ ہم نے عرض کیا: اور دو؟ فرمایا: اور دو بھی۔ لیکن ہم نے ایک کے متعلق نہیں پوچھا۔

بَابُ ۸۶۹ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ. الْهُونُ الْهَوَانُ وَالْهَوْنُ الرِّفْقُ. وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ، النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ.

عذاب قبر کے متعلق روایتیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے کہیں گے اپنی جانیں نکالو۔ آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔ اَلْهُوْنُ وہی اَلْهَوَانُ ہے اور اَلْهَوْنُ یعنی نرمی۔ اور ارشاد ربانی ہے: ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ نیز ارشاد ہے: اور فرعون کے ساتھیوں کو برا عذاب گھیرے گا۔ صبح و شام ان پر جہنم پیش کی جاتی ہے اور جس روز قیامت قائم ہوگی تو فرعون کے ساتھیوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔

۱۲۷۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ: يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ.

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مومن کو اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے۔ پھر وہ گواہی دیتا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد صلی اللہ (علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اسی کے متعلق ارشاد ربانی ہے: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات پر قائم رکھتا ہے۔ (۲۷:۱۴)

۱۲۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ: وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَقِيلَ لَهُ: تَدْعُو أَمْوَاتًا؟ فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ.

علی بن عبد اللہ، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنوئیں والے کفار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے سچا پایا؟ عرض کی گئی کہ آپ مردوں کو پکارتے ہیں؟ فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

۱۲۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا وَزَادَ: يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ.

محمد بن بشار، غندر، شعبہ سے روایت ہے کہ شعبہ نے ہم سے یہی حدیث بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ آیت يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عذاب قبر کے بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔

۱۲۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ

عبد اللہ بن محمد، سفیان، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ (کفار) اب جانتے ہیں کہ جو

www.[illegible].org

لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ ۔

١٢٨٢ — حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

١٢٨٣ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابُ الْقَبْرِ ۔

١٢٨٤ — حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَىٰ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّىٰ عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَىٰ مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَىٰ حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً

کہتا تھا وہ سچ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، تم مردوں کو نہیں سنا سکتے (۲۷: ۸۰)۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ ہاں عذاب قبر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر عذاب قبر سے پناہ مانگے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کی آزمائش کا ذکر کیا کہ اس میں انسان کو آزمایا جائے گا۔ جب آپ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمان چیخ اٹھے۔ غندر نے کہا کہ عذاب قبر کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی منہ پھیر کر لوٹتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں۔ تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق۔ اگر مومن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمہیں جنت میں ٹھکانا دے دیا ہے۔ پس وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے۔ قتادہ نے کہا ہم سے ذکر کیا گیا کہ اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے۔ پھر حدیث انس کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا۔ اگر منافق یا کافر ہو تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جاتا ہے، تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا۔ لوہے کے گرز سے مارا جاتا ہے تو وہ

www.alahazratnetwork.org

فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ ۔

بَاب ۸۷ التَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا ۔ وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ۔

بَاب ۸۸ عَذَابُ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ ۔

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

چیختا چلاتا ہے جس کو سب قریب والے سنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، شعبہ، عون بن ابو جحیفہ، ان کے والد ماجد حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا۔ یہودی کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ نضر، شعبہ، عون، ان کے والد ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

معلی، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، حضرت بنت خالد بن سعید العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے۔ اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی و موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

غیبت اور پیشاب کے باعث عذاب قبر ہونا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر فرمایا بلکہ ان میں سے ایک چغل کھایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی توڑی اور اس کے دو حصے کیے، پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔

www.alahazratnetwork.org

بَابٌ ٨٧٢ اَلْمَيِّتُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ۔

١٢٨٩ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

میت کو صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح و شام اس کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، خواہ وہ اہل جنت سے ہو یا اہل جہنم سے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے گا۔

بَابٌ ٨٧٣ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ ۔

١٢٩٠ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ ۔

میت کا چارپائی پر کلام کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنازہ تیار کر کے رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو کہتا ہے ہائے افسوس اسے کہاں لے جاتے ہو۔ اس کی آواز انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

بَابٌ ٨٧٤ مَا قِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهٗ

١٢٩١ ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يُتَوَفّٰى لَهٗ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ ۔

١٢٩٢ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ۔

مسلمانوں کی اولاد کا حکم۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے یا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں جو بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو ان کے باعث خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں اس کی ایک دودھ پلانے والی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

پارہ ــــــ ٦

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ۵۸۲ مَا قِيلَ فِي أَوْلاَدِ الْمُشْرِكِينَ۔

۱۲۹۳ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ أَوْلاَدِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۱۲۹۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۱۲۹۵ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ۔

باب ۵۸۳

۱۲۹۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا صَلَّى صَلاَةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لاَ قَالَ لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا

مشرکوں کی اولاد کا حکم

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، شعبہ، ابوالبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکوں کی اولاد کے متعلق فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ وہ جو کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پس اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے جانور کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم کسی کو کن کٹا دیکھتے ہو!

بعض گناہوں کی سزا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تو چہرۂ انور ہماری طرف کر کے فرماتے تم میں سے آج رات کس نے خواب دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہو تو بیان کرے۔ پس جو اللہ چاہتا کہہ دیتے۔ ایک روز آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا لیکن آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا اور ایک کھڑا تھا۔ ہم سے بعض ساتھیوں نے موسیٰ سے روایت کی کہ

النَّهَرِ فَهُمْ آكِلُوا الرِّبَا وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ۔

باب۵۶۶ مَوْتِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ۔

۱۲۸۷ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالَتْ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ قَالَ أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ إِلَى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوا ثَوْبِي هَذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُونِي فِيهَا قُلْتُ إِنَّ هَذَا خَلَقٌ قَالَ إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتَّى أَمْسَى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ۔

باب۵۶۷ مَوْتِ الْفُجَاءَةِ بَغْتَةً۔

۱۲۸۸ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

باب۵۶۸ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَقْبَرَهُ أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ أُقْبِرُهُ إِذَا

کہ آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے گرد بچے لوگوں کی اولاد تھی اور جو آگ جلا رہا تھا وہ داروغہ جہنم تھا اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ دوسرا شہیدوں کا گھر ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اپنا سر اٹھائیے۔ میں نے سر اٹھایا تو اپنے اوپر بادل جیسی چیز دیکھی۔ دونوں نے کہا یہ آپ کی قیام گاہ ہے۔ میں نے کہا۔ مجھے چھوڑ دیجئے کہ اپنے گھر میں جاؤں۔ دونوں نے کہا۔ ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو پوری نہیں ہوئی۔ اگر پوری ہو جاتی تو آپ اپنی قیام گاہ میں تشریف لے آتے۔

پیر کے دن کی موت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو فرمایا۔ تم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا؟ عرض گزار ہوئی کہ تین سحولی سفید کپڑوں کا جن میں قمیص اور عمامہ نہ تھا۔ پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس دن وفات پائی؟ انہوں نے کہا پیر کے دن۔ فرمایا کہ آج کیا دن ہے؟ انہوں نے کہا پیر۔ فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آج رات سے پہلے پہلے۔ پھر اس کپڑے کو دیکھا جس میں بیمار ہوتے تھے اور اس پر زعفران کا نشان تھا۔ فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو ڈالو اور اس کے ساتھ دو کپڑوں کا اضافہ کر کے مجھے کفن دینا۔ میں نے کہا کہ یہ پرانا ہے۔ فرمایا کہ مردوں کی نسبت زندوں کو نئے کپڑے کی زیادہ ضرورت ہے۔ یہ تو پیپ کے لئے ہے۔ پھر منگل کی رات تک وصال نہ ہوا اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دئیے گئے۔

ناگہانی موت کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ گفتگو کرتیں تو صدقہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا۔ ہاں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی۔ فاقبرہ، عرب کہتے ہیں اقبرت الرجل یعنی اس آدمی کے لیے قبر بنائی

جعلت له قبرا وقبرته دفنته كفاتا يكونون فيها أحياء ويدفنون فيها أمواتا.

١٢٩٩ - حدثنا إسماعيل قال حدثني سليمان عن هشام ح قال وحدثني محمد بن حرب قال حدثنا أبو مروان يحيى بن أبي زكريا عن هشام عن عروة عن عائشة قالت إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتعذر في مرضه أين أنا اليوم أين أنا غدا استبطاء ليوم عائشة فلما كان يومي قبضه الله بين سحري ونحري ودفن في بيتي.

١٣٠٠ - حدثنا موسى بن إسماعيل قال حدثنا أبو عوانة عن هلال عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي لم يقم منه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مسجدا لولا ذلك أبرز قبره غير أنه خشي أو خشي أن يتخذ مسجدا وعن هلال قال كناني عروة بن الزبير ولم يولد لي.

١٣٠١ - حدثنا محمد قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا أبو بكر بن عياش عن سفيان التمار أنه حدثه أنه رأى قبر النبي صلى الله عليه وسلم مسنما.

١٣٠٢ - حدثنا فروة قال حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه لما سقط عليهم الحائط في زمان الوليد بن عبد الملك أخذوا في بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا وظنوا أنها قدم النبي صلى الله عليه وسلم فما وجدوا أحدا يعلم ذلك حتى قال لهم عروة لا والله ما هي قدم النبي صلى الله عليه وسلم ما هي إلا قدم عمر وعن هشام عن أبيه عن عائشة أنها أوصت عبد الله بن الزبير لا تدفني معهم وادفني مع صواحبي بالبقيع لا أزكى به أبدا.

١٣٠٣ - حدثنا قتيبة قال حدثنا جرير بن عبد الحميد قال حدثنا حصين بن عبد الرحمن عن عمرو بن ميمون الأودي قال رأيت عمر بن الخطاب قال يا عبد الله بن عمر

جب میت کو نکال کے قبر بنائی تو دفن کر دیا۔ کفاتاً یعنی زندے اس میں رہیں گے اور مردے اس میں دفن ہوں گے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض میں عذر فرمایا کرتے آج میں کہاں ہوں کل میں کس کے پاس ہوں گا حضرت عائشہ کی باری کے انتظار میں جب میری باری آئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض فرمایا اور آپ کا سر مبارک میرے سینے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن کیے گئے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں کہ جس سے تندرست نہ ہو سکے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود ونصاریٰ پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر مبارک کھلی رکھی جاتی مگر یہی ڈر تھا کہ وہ مسجد نہ بنائی جائے۔ ہلال سے منقول ہے کہ عروہ بن زبیر نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میرے اولاد نہیں تھی۔

عبد اللہ ابو بکر بن عیاش سفیان تمار سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کوہان نما دیکھا۔

ہشام بن عروہ نے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ جب ولید بن عبد الملک کے زمانے میں ان لوگوں پر دیوار گری تو ایک پیر ظاہر ہوا لوگ ڈر گئے اور سمجھا شاید یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر مبارک ہے انہیں پہچاننے والا کوئی نہ پایا یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا۔ خدا کی قسم یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر نہیں بلکہ حضرت عمر کا پیر ہے۔ حضرت عائشہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے ان کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ دفن کرنا میں کبھی پاکیزہ نہیں جتاؤں گی۔

عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حضرت نے فرمایا۔ اے عبد اللہ بن عمر! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس جاؤ اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ کو

اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ فَقَالَ لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذَلِكَ كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِي أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ۔

سلام کہتا ہے پھر ان سے پوچھنا کہ مجھے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کیا جائے۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ یہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی تھی لیکن آج میں اپنے اوپر ان کو ترجیح دیتی ہوں۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کیا خبر لائے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المومنین! آپ کے لیے اجازت دے دی ہے۔ فرمایا کہ میرے لیے کوئی جگہ میرے نزدیک اس سے زیادہ اہمیت والی نہ تھی۔ جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کے لے جانا اور سلام عرض کرنا، پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں، اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ میں خلافت کے لیے کسی کو ان لوگوں سے زیادہ حق دار نہیں جانتا کہ جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحلت فرمانے تک راضی رہے۔ میرے بعد جس کو یہ لوگ خلیفہ بنا لیں وہی خلیفہ ہے۔ اس کی بات سننا اور ماننا۔ پس نام لیے کہ عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ اور ایک انصاری نوجوان حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! آپ کو بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کہ اسلام میں آپ کا جو مقام ہے وہ آپ جانتے ہیں، پھر خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے عدل و انصاف کیا اور اس سب کے بعد شہادت نصیب ہوئی۔ فرمایا: کاش کہ مجھے برابر پر چھوڑ دیا جائے کہ نہ عذاب ہو نہ ثواب۔ میں اپنے بعد خلیفہ ہونے والے کو اولین مہاجرین کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کا حق پہچانے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور انصار کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کہ جنہوں نے ایمان کے گھر میں رہائش اختیار کی کہ ان کے نیک سے قبول کرے اور برے سے درگزر کرے اور اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ان سے کیا ہوا عہد پورا کیا جائے، ان کی طرف سے لڑا جائے اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔

ف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ صاحب خانہ تھیں لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان سے روضۂ رسول میں دفن ہونے کی اجازت حاصل کرنا ضروری تھا۔ آپ نے اپنے جانشین کے بارے میں جو فارمولا تجویز فرمایا اس سے بہتر کوئی الیکشن نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے جانشین ... کے لیے جو وصیت فرمائی وہ اسلامی ملک کے سربراہ کے لیے ہمیشہ دستور العمل کا کام دے سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۸۸۵ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ۔

مُردوں کو سبّ و شتم کرنے کی ممانعت

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا تَابَعَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مُردوں کو سبّ و شتم نہ کرو کیونکہ جو انھوں نے آگے بھیجا تھا اس تک پہنچ گئے ہیں۔ ... متابعت کی ...

www.alahazratnetwork.org

علي بن الجعد ومحمد بن عرعرة وابن ابي عدي عن شعبة ورواه عبد الله بن عبد القدوس عن الاعمش ومحمد بن انس عن الاعمش۔

باب ۸۸۵ ذكر شرار الموتى

۱۳۰۵۔ حدثنا عمر بن حفص قال حدثنا ابي عن الاعمش قال حدثني عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال ابو لهب للنبي صلى الله عليه وسلم تبا لك سائر اليوم فنزلت تبت يدا ابي لهب وتب۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الزكوة

باب ۸۸۶ وجوب الزكوة وقول الله عز وجل

واقيموا الصلوة واتوا الزكوة وقال ابن عباس حدثني ابو سفيان فذكر حديث النبي صلى الله عليه وسلم فقال يامرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف۔

۱۳۰۶۔ حدثنا ابو عاصم الضحاك بن مخلد عن زكريا بن اسحاق عن يحيى بن عبد الله بن صيفي عن ابي معبد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال ادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم صدقة في اموالهم تؤخذ من اغنيائهم وترد على فقرائهم۔

۱۳۰۷۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن محمد بن عثمان بن عبد الله بن موهب عن موسى بن طلحة عن ابي ايوب ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم اخبرني بعمل يدخلني الجنة قال ما له ما له وقال

علی بن الجعد اور محمد بن عمرو اور ابو الملک جدی نے شعبہ سے اس کی روایت کیا ہے۔ عبد اللہ بن عبد القدوس، اعمش، اور محمد بن انس نے اعمش سے۔

شریر مُردوں کا ذکر

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمرو بن مُرّہ، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ابو لہب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا۔ تو ہمیشہ برباد رہے تو یہ سورۃ تبت یدا نازل ہوئی۔

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کا وجوب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو (۲:۴۳)۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت ابو سفیان نے مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

ابو عاصم ضحاک بن مخلد، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی، ابو معبد سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا انہیں اس گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اسے بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے امیروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں میں لوٹائی جائے گی۔

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبد اللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ مجھے ایسا عمل بتائیے جو جنت میں داخل کر دے۔ فرمایا۔ اسے کیا ہو گیا اور

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارب ما لہ تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصل الرحم وقال بھز حدثنا شعبۃ قال حدثنا محمد بن عثمان وابوہ عثمان بن عبد اللہ انھما سمعا موسی بن طلحۃ عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا قال ابو عبد اللہ اخشی ان یکون محمد غیر محفوظ انما ھو عمرو۔

۱۳۰۸۔ حدثنا محمد بن عبد الرحیم قال حدثنا عفان بن مسلم قال حدثنا وھیب عن یحیی بن سعید بن حیان عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ ان اعرابیا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا۔

۱۳۰۹۔ حدثنا مسدد عن یحیی عن ابی حیان قال اخبرنی ابو زرعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا۔

۱۳۱۰۔ حدثنا حجاج بن منھال قال حدثنا حماد بن زید قال حدثنا ابو جمرۃ قال سمعت ابن عباس یقول قدم وفد عبد القیس علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان ھذا الحی من ربیعۃ قد حالت بیننا وبینک کفار مضر ولسنا نخلص الیک الا فی الشھر الحرام فمرنا بشیء ناخذہ عنک وندعو الیہ من وراءنا قال آمرکم باربع وانھاکم عن اربع الایمان باللہ وشھادۃ ان لا الہ الا اللہ وعقد بیدہ ھکذا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم وانھاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت وقال سلیمان وابو النعمان عن حماد الایمان باللہ وشھادۃ ان

کیا ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلا اسے کیا ہو گیا۔ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو ـــــ بہز، شعبہ، محمد بن عثمان اور ان کے والد عثمان بن عبد اللہ، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھے شبہ ہے کہ محمد غیر محفوظ ہے اور وہ عمرو ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جنت میں لے جائے۔ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

مسدد، یحییٰ، ابو حیان، ابو زرعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں لہٰذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزوں کا حکم دیجئے کہ جن پر خود عمل کریں اور ان حضرات کو دعوت دیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت سے خمس ادا کرنا اور میں تمہیں منع کرتا ہوں کدو، سبز گھڑے، لکڑی کے برتن اور رال لگے ہوئے برتن سے ـــ سلیمان اور ابو النعمان نے حماد سے روایت کی کہ اللہ پر ایمان رکھنا اور

أُقِرُّوا لِلّٰهِ.

١٣١١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

بَابُ [illegible] الْبَيْعَةِ عَلٰى إِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ.

١٣١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

بَابُ [illegible] إِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ.

١٣١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ

گویا ہم نے ان کو زمین میں بحکم الٰہی [illegible]

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں سے بعض قبائل مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں، جس نے کلمہ پڑھ لیا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان بچا لی مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔ فرمایا خدا کی قسم میں ان سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر یہ بکری کا ایک بچہ بھی روکیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو اس کے روکنے پر میں ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے کہا، خدا کی قسم بات یہ تھی کہ اللہ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔

زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔

محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ان کے والد، اسماعیل، قیس، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ..... پس جمع کرنے کا مزہ چکھو (۹: ۳۴، ۳۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ اپنے مالک کے پاس اپنی اچھی حالت سے آئیں گے جبکہ اس نے ان کا حق ادا نہیں کیا تھا اور اپنے پیروں سے اسے روندیں گے اور بکریاں اپنے مالک کے پاس اپنی اچھی حالت میں آئیں گی جبکہ اس نے ان کا حق ادا نہیں کیا تھا، اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی اور فرمایا ان کا حق یہ ہے کہ پانی کے پاس ان کا دودھ دوہا جائے۔ تم میں سے کوئی قیامت کے دن آئے گا کہ بکری [illegible]

www.alahazratnetwork.org

على النار قال ولا يأتي أحدكم يوم القيامة بشاة يحملها على رقبته لها يعار فيقول يا محمد فأقول لا أملك لك شيئا قد بلغت ولا يأتي ببعير يحمله على رقبته له رغاء فيقول يا محمد فأقول لا أملك لك شيئا قد بلغت.

۱۳۱۴ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا هاشم بن القاسم قال حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن أبيه عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آتاه الله مالا فلم يؤد زكاته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا أقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة ثم يأخذ بلهزمتيه يعني بشدقيه ثم يقول أنا مالك أنا كنزك ثم تلا ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خيرا لهم بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة.

باب ۸۵۵ ما أدي زكاته فليس بكنز لقول النبي صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمس أواق صدقة.

۱۳۱۵ - حدثنا أحمد بن شبيب بن سعيد قال حدثنا أبي عن يونس عن ابن شهاب عن خالد بن أسلم قال خرجنا مع عبد الله بن عمر فقال أعرابي أخبرني عن قول الله والذين يكنزون الذهب والفضة قال ابن عمر من كنزها فلم يؤد زكاتها فويل له إنما كان هذا قبل أن تنزل الزكاة فلما أنزلت جعلها الله طهرا للأموال.

۱۳۱۶ - حدثنا إسحاق بن يزيد قال أخبرنا شعيب بن إسحاق قال أنا الأوزاعي قال أخبرني يحيى بن أبي كثير أن عمرو بن يحيى بن عمارة أخبره عن أبيه يحيى بن عمارة بن أبي الحسن أنه سمع أبا سعيد يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمس أواق

اس نے اپنی گردن پر اٹھا رکھی ہوگی جو ممیا رہی ہوگی۔ کہے گا اے محمد! میں کہوں گا کہ آج تیرے لیے کوئی مالک نہیں، میں نے تو حکم پہنچا دیا تھا۔ کوئی اونٹ اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا جو بلبلا رہا ہوگا۔ کہے گا اے محمد! میں کہوں گا کہ آج مجھے تیرا اختیار نہیں کیونکہ میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو اللہ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے روز اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ قیامت کے روز اسے اس کا طوق پہنایا جائے گا۔ پھر وہ اس کے دونوں جبڑے پکڑے گا، پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر یہ آیت پڑھی: اور جو لوگ بخل کرتے ہیں اس میں جو خدا نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے، وہ گمان نہ کریں کہ وہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے۔ جس کے ساتھ بخل کرتے تھے قیامت کے روز اس کا طوق پہنائے جائیں گے۔

جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا، مجھے ارشاد باری والذین یکنزون الذھب والفضۃ کے متعلق بتائیے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ جس نے مال جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ نہ دی تو اس کے لیے خرابی ہے۔ یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب یہ حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اموال کے پاک کرنے کا سبب بنا دیا۔

اسحاق بن یزید، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، ان کے والد یحییٰ بن عمارہ بن ابی الحسن، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق (اناج) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

صدقة ولا فيما دون خمس ذود صدقة وليس فيما
دون خمس أواق صدقة.

١٣١٧ حدثنا علي سمع هشيما قال
أخبرنا حصين عن زيد بن وهب قال مررت بالربذة
فإذا أنا بأبي ذر فقلت له ما أنزلك منزلك هذا قال كنت
بالشام فاختلفت أنا ومعاوية في الذين يكنزون
الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله قال معاوية
نزلت في أهل الكتاب فقلت نزلت فينا وفيهم فكان بيني
وبينه في ذلك وكتب إلى عثمان يشكوني فكتب إلي
عثمان أن اقدم المدينة فقدمتها فكثر علي الناس
حتى كأنهم لم يروني قبل ذلك فذكرت ذلك لعثمان
فقال لي إن شئت تنحيت فكنت قريبا فذاك الذي أنزلني
هذا المنزل ولو أمروا علي حبشيا لسمعت وأطعت.

١٣١٨ حدثنا عياش قال حدثنا عبد الأعلى قال
حدثنا الجريري عن أبي العلاء عن الأحنف بن قيس قال
جلست ح وحدثني إسحق بن منصور قال أخبرنا
عبد الصمد قال حدثني أبي قال حدثنا الجريري
قال حدثنا أبو العلاء بن الشخير أن الأحنف بن قيس
حدثهم قال جلست إلى ملأ من قريش فجاء رجل
خشن الشعر والثياب والهيئة حتى قام عليهم فسلم
ثم قال بشر الكانزين برضف يحمى عليه في نار جهنم
ثم يوضع على حلمة ثدي أحدهم حتى يخرج من نغض
كتفه ويوضع على نغض كتفه حتى يخرج من حلمة
ثديه يتزلزل ثم ولى فجلس إلى سارية وتبعته وجلست
إليه وأنا لا أدري من هو فقلت له لا أرى القوم إلا قد
كرهوا الذي قلت قال إنهم لا يعقلون شيئا قال لي خليلي
قال قلت من خليلك قال النبي صلى الله عليه وسلم
يا أبا ذر أتبصر أحدا قال فنظرت إلى الشمس ما بقي
من النهار وأنا أرى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

زید بن وہب سے روایت ہے کہ میں ربذہ سے گزرا تو حضرت
ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے عرض کیا آپ کو یہاں کس چیز نے اتارا ہے؟
فرمایا کہ ہم شام میں تھے تو میرا اور حضرت معاویہ کا آیت والذین یکنزون
الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل اللہ میں اختلاف ہو گیا۔ انہوں نے
کہا کہ یہ اہل کتاب کے متعلق نازل ہوئی ہے، میں نے کہا ہمارے اور ان کے متعلق نازل ہوئی
ہے۔ اس میں ہمارے درمیان گفتگو ہوئی تو انہوں نے حضرت عثمان کو میری شکایت لکھ بھیجی۔
حضرت عثمان نے مجھے لکھا کہ مدینہ آ جاؤ، میں آیا تو لوگ مجھ پر
ٹوٹ پڑے گویا انہوں نے مجھے اس سے پہلے دیکھا ہی نہ تھا۔ میں نے حضرت عثمان
سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا اگر آپ چاہیں تو نزدیک ہی
الگ ہو جائیں۔ یہی بات ہے جس نے مجھے یہاں اتارا ہے۔ اگر مجھ پر کسی حبشی کو بھی
حاکم بنا دیا جائے تو میں اس کی بات سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔

احنف بن قیس سے روایت ہے کہ میں قریش کے ایک گروہ میں بیٹھا
تھا کہ ایک شخص آیا جس کے بال، کپڑے اور ہیئت سخت تھی۔ وہ ان کے پاس
کھڑا ہو گیا، سلام کیا پھر کہا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو ان پتھروں کی خوشخبری دو
جو جہنم کی آگ میں گرم کیے جائیں گے پھر ان کے سینے کی نوک پر رکھے جائیں گے یہاں تک کہ
شانے کی ہڈی سے نکل جائیں گے اور شانے کی ہڈی پر رکھے جائیں گے یہاں تک کہ
سینے کی نوک سے نکلیں گے اور ہلتے ہوں گے۔ پھر وہ واپس ہو کر ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے، میں
بھی ان کے پاس جا بیٹھا، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہیں۔ میں نے
کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کی بات لوگوں کو ناپسند ہوئی۔ فرمایا کہ یہ لوگ کچھ
نہیں سمجھتے۔ مجھ سے میرے خلیل نے فرمایا، میں نے کہا آپ کے خلیل کون ہیں؟
فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر کیا تم احد کو دیکھتے ہو؟
میں نے سورج کی طرف دیکھا کہ دن کتنا باقی ہے اور میں سمجھ رہا تھا
کہ آپ مجھے کسی کام سے بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا
میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور
میں تین دینار کے سوا سب خرچ نہ کر دوں۔ اور یہ لوگ کچھ نہیں سمجھتے۔
خدا کی قسم میں ان سے دنیا کا سوال نہیں کروں گا اور نہ دین کا مسئلہ

يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لَا وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ

بلکہ میں تو یہاں تک کہ خدا سے جا ملوں۔

باب إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ

۱۳۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی ہو اس کے مطابق فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے۔

باب الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ وَالطَّلُّ النَّدَى۔

خیرات میں دکھاوا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرتا ہے جب کہ خدا اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ ... (۲:۲۶۴)

حضرت ابن عباس نے فرمایا صلداً وہ ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ نے فرمایا کہ وابل سے مراد سخت بارش ہے اور طل سے شبنم۔

باب لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ۔

چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہیں قبول کیا جاتا مگر حلال کمائی سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف دی جائے اور اللہ بے پروا، حلم والا ہے۔ (۲:۲۶۳)

باب الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

حلال کمائی سے خیرات کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے گنہگار کو۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کے لیے اجر ہے ان کے رب کے پاس اور ان کے لیے نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ (۲:۲۷۶، ۲۷۷)

۱۳۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی، اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر حلال کمائی سے، تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے داہنے دستِ قدرت میں لیتا ہے، پھر خیرات کرنے والے کے لیے اس کی

www.alahazratnetwork.org

إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ٩٥ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ۔

١٣٢١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا۔

١٣٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي۔

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا

بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے ـــــ متابعت کی اس کی سلیمان نے ابن دینار سے اور روایت کیا ہے ورقاء، ابن دینار، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسے مسلم بن ابو مریم، زید بن اسلم اور سہیل، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ خیرات کیا کرو کیونکہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں لے لیتا جبکہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہتا پھرے گا یہاں تک کہ مالدار اس سے فکر کرے گا کہ کون اس کا صدقہ قبول کرے، یہاں تک کہ جب وہ دے گا تو جس کو دینا چاہے وہ کہے گا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

محل بن خلیفہ طائی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا تو دو آدمی آئے جن میں سے ایک نے محتاجی کی اور دوسرے نے راہزنی کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ راہزنی کی بات تو یہ ہے کہ تھوڑے دنوں میں ایسا وقت آ جائے گا کہ مکہ مکرمہ کی طرف قافلہ بغیر محافظ کے سفر کیا کرے گا اور محتاجی کی بات، تو قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کوئی اپنا صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان جو اس کی ترجمانی کرے۔ پھر اس

a.alahzratnetwork.org

مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا فَلَيَقُولَنَّ بَلَى ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَلَيَقُولَنَّ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

باب ۵۹ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ فَقَالُوا مُرَائِي وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هَذَا فَنَزَلَتْ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ الْآيَةَ۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ

ہے کہ بعد میں کیا تجھے مال نہیں دیا گیا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ پھر کہا جائے گا کیا تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ کہے گا کیوں نہیں۔ پس اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اپنے بائیں جانب دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے بچنا چاہیے خواہ ایک کھجور ہی کے ذریعے اور اگر میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لیے سونا لیے پھرے گا لیکن اُسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک آدمی ایسا نظر آئے گا کہ اُس کی پناہ میں چالیس عورتیں ہوں گی اور یہ مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر یعنی تھوڑا سا صدقہ اور اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا تلاش کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں اُس باغ جیسی ہے جو ٹیلے پر ہو۔۔۔ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ۔ (۲: ۲۶۵، ۲۶۶)

ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید، ابو النعمان حکم بن عبد اللہ بصری، شعبہ، سلیمان، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب صدقے کے متعلق آیت نازل ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ ایک آدمی آیا اور بہت سا مال خیرات کیا۔ لوگوں نے کہا کہ ریاکار ہے۔ دوسرا آدمی آیا اور ایک صاع خیرات کی۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو صاع کی کیا پرواہ ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: جو لوگ مشقت سے کمانے والے مسلمانوں کو صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ مال نہیں رکھتے مگر اپنی محنت سے (۹: ۷۹)۔

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں صدقے کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی مزدوری کرنے بازار کی طرف چلا جاتا اور ایک مُد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

[illegible] الْيَوْمَ [illegible].

۱۳۲۷ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابو اسحاق، عبداللہ بن معقل، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک چھلکا دے کر۔

۱۳۲۸ـ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیٹیاں بھی ساتھ تھیں، مانگ رہی تھیں، میرے پاس اس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے وہی اسے دے دی۔ اس نے وہ دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی اور خود نہ کھائی۔ پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو بتایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گی۔

بَابٌ ٩٢٥ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلَى آخِرِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ الْآيَةَ.

تندرستی اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت۔ اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ہے، خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے۔ نیز ارشاد ہوا: اے ایمان والو! ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرو اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ دوستی اور نہ سفارش (۲/۲۵۴)۔

۱۳۲۹ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے؟ فرمایا جب تم صدقہ دو اور تندرست ہو، دل کو حرص ہو اور تنگ دستی سے خائف ہو اور مالداری کا اشتیاق ہو۔ اور اتنی دیر نہ کرو کہ جان گلے میں آ پھنسے اور کہنے لگو کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے، حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو چکا۔

بَابٌ ٩٣٥

سخاوت کا بیان

www.alahazratnetwork.org

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

باب ۱۰۹۴ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِهِ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

باب ۱۰۹۵ صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ وَقَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ.

باب ۱۰۹۶ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ.

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی سے ناپا اور انھیں ناپنے تو ان میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھ سے صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سب سے پہلے (ام المؤمنین) حضرت زینب بنت جحش، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملیں کیونکہ انھیں خیرات کرنا بہت محبوب تھا۔

علانیہ صدقہ دینا۔ ارشاد باری ہے: وہ جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپا کر اور علانیہ ان کے لیے اجر ہے ان کے رب کے پاس اور نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۲:۲۷۴)

چھپا کر صدقہ دینا۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے چھپا کر خیرات کی یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ارشاد ربانی ہے: اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو بھی اچھا ہے اور انہیں چھپا کر فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور تم سے تمہاری کچھ برائیاں دور کرے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (۲:۲۷۱)

جب بے خبری میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی صدقہ کرنے کی غرض سے مال لے کر نکلا اور اسے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ اس نے چور کو صدقہ دیا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں صدقہ دوں گا۔ صدقہ لے کر نکلا اور زانیہ کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ رات اس نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ کہا اے خدا! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں صدقہ ضرور دوں گا۔ صدقہ لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ اس نے مالدار کو صدقہ دے دیا۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے

يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

بَابٌ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ۔

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ۔

بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ۔

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

لیے میں خوب چھپا کر خرچ کروں۔ اس سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا شاید وہ چوری کرنے سے رک جائے اور زانیہ، شاید وہ زنا سے باز آ جائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے جو مال دیا ہے اس میں سے خرچ کرنے لگے۔

جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اُسے معلوم نہ تھا

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی، نیز میرے والد ماجد اور دادا جان نے بھی، اور حضور نے میرا نکاح کر دیا۔ میں نے جھگڑا آپ کے حضور پیش کیا کہ حضرت یزید نے صدقہ دینے کے لیے کچھ دینار نکالے تھے جو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ چھوڑے۔ میں گیا اور انہی سے انہیں لے آیا۔ فرمایا: خدا کی قسم میرا تجھے دینے کا ارادہ نہیں تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اے یزید! تمہیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اے معن! جو تم نے لے لیا وہ تمہارا ہے۔

دائیں ہاتھ سے خیرات کرنا

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سات آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عدل کرنے والا بادشاہ، وہ جوان جو اللہ کی عبادت میں جوان ہوا، وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اسی کے لیے اکٹھے ہوتے اور اسی کے لیے بچھڑتے ہیں، وہ آدمی جس کو کوئی منصب اور حسن و جمال والی عورت بلائے تو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا، اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں اشک بہانے لگیں۔

ف: قیامت کے دن تمام انسان میدانِ حشر میں جمع کیے جائیں گے سورج سوا نیزے پر ہوگا جس سے زمین تپ کر تانبے

www.alahazratnetwork.org

کی طرح ہو جائے گی۔ اجتماع میں عرش الٰہی کے سایہ کے علاوہ اور کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ سب لوگ دھوپ میں تڑپ رہے ہوں گے سوائے مقربین بارگاہِ الٰہیہ کے وہ عرش الٰہی کے سائے میں ہوں گے اور ان کے علاوہ سات قسم کے وہ مسلمان بھی عرش الٰہی کے سائے میں ہوں گے جن کو اس حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ صدقہ ساتوں اعلیٰ درجے کی نیکیوں میں

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خیرات کرو کیونکہ عنقریب تم پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے صدقے کا مال لے کر پھرے گا تو دوسرا آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابٌ ۹۵۹ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

جو غلام کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے۔ حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے بشرطیکہ فساد کی نیت نہ ہو تو اس کو خرچ کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور اس کے شوہر کو کمانے کا اور خزانچی کے لیے بھی اتنا ہی ثواب ہے۔ ان میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

بَابٌ ۹۶۰ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذَلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبٌ

صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے۔ جو صدقہ کرے اور خود محتاج ہو یا اس کے گھر والے محتاج ہوں یا اس پر قرض ہو تو بہتر یہ ہے کہ صدقہ سے قرض ادا کرنا زیادہ حق ہے بہ نسبت صدقہ، غلام آزاد کرنے یا ہبہ کرنے کے تو اسے لوٹا دیا جائے گا اسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال تلف کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تلف کرنے کے لیے لوگوں کا مال لے اللہ تعالیٰ اسے تلف کرے گا مگر جب کہ صبر اور اپنی جان پر ایثار کرنے میں مشہور ہو خواہ وہ تنگی میں ہو جیسے حضرت ابوبکر جب کہ انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا اور اسی طرح انصار کا مہاجرین پر ایثار کرنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے یہ حق نہیں کہ صدقہ کا بہانہ کر کے لوگوں کا مال ضائع کرے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ اپنے سارے مال کو اللہ اور اس کے

بْنِ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ۔

رسول اللہ کو دے دوں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال رکھ لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ آدمی تونگر رہے اور ابتدا اپنے زیر کفالت لوگوں سے کیا کرے۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ وَعَنْ وُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتدا اپنے زیر کفالت افراد سے کرے اور بہتر صدقہ وہ ہے کہ آدمی تونگر رہے۔ جو بچا رہنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُسے مستغنی کر دے گا۔ وہیب، ہشام، ان کے والد ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ۔

ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ——— عبداللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبکہ آپ منبر پر تھے، صدقہ، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کے متعلق فرمایا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

بَابُ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطَى لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى الْآيَةَ۔

دے کر احسان جتانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وہ جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر خرچ کرنے کے بعد احسان نہیں جتاتے اور تکلیف نہیں دیتے (۲:۲۶۲)

بَابُ مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا۔

جو صدقہ دینے میں جلدی کرنے کو پسند کرے

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی اور پھر جلدی سے کاشانۂ اقدس

www.alahazratnetwork.org

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيْلَ لَهُ فَقَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ۔

بَابٌ ۸۰۳ التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيْهَا۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَبِلَالٌ مَّعَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ أَبِيْ مُوْسَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ۔

بَابٌ ۸۰۴ الصَّدَقَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ۔

میں داخل ہو گئے تھوڑی دیر میں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا عرض کی گئی تو فرمایا: میں گھر میں سونا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے ناپسند ہوا کہ اس کے ساتھ رات گزاروں تو اسے تقسیم کر دیا۔

صدقہ کی ترغیب دینا اور اس کی سفارش کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز تشریف لائے تو دو رکعتیں پڑھیں۔ ان سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھی پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے تو انہیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا پس عورتیں بالیاں اور کنگن پھینکنے لگیں۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کوئی سائل آتا یا آپ کے حضور کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے: سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے جو وہ چاہے۔

صدقہ بن فضل، عبدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

عثمان بن ابی شیبہ نے عبدہ سے روایت کی کہ فرمایا: گن گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی گن کر دے گا۔

استطاعت کے اندر صدقہ دینا

ابو عاصم، ابن جریج ____ محمد بن عبدالرحیم، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عباد بن عبداللہ بن زبیر حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو فرمایا: بند کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بند کر دے گا اور استطاعت کے مطابق خیرات کرتی رہا کرو۔

باب ۵۰۹ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ۔

۱۳۴۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ قَالَ سُلَيْمَانُ قَدْ كَانَ يَقُولُ الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هَذِهِ أُرِيدُ وَلَكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ بِهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ قُلْنَا فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ۔

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم میں سے فتنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے جس طرح فرمایا۔ کہا کہ آپ اس کے بیان پر دلیر ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ جو فتنہ آدمی کے گھر والوں، اولاد اور ہمسایوں میں ہے اس کو نماز، صدقہ اور نیکی کفارہ کرتی ہیں۔ سلیمان نے کہا کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ اس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کو اس کا کیا خطرہ جب کہ آپ کے اور اس کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا کہ بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ جب وہ توڑ دیا تو پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ میں نے کہا یہی بات ہے۔ ہم دروازے کے متعلق سوال کرتے ہوئے ڈرتے۔ پس ہم نے مسروق سے پوچھنے کو کہا۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر ہیں۔ ہم نے کہا، حضرت عمر اس بات کو جانتے تھے؟ فرمایا ہاں جیسے کہ رات کے بعد صبح ہوتی ہے۔ کیونکہ میں نے ان سے جو حدیث بیان کی اس میں غلطی نہیں ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود امت محمدیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک بہت بڑی رحمت اور سید دو عالم کے معجزات میں سے بہت بڑا انعام تھا۔ آپ کے باعث اسلام کو بڑی تقویت پہنچی۔ کفر کی بڑی بڑی طاقتیں سرنگوں ہو گئیں اور آپ کے باعث منافقین فتنے سر اٹھانے میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ آپ کا وجود امت محمدیہ اور فتنوں کے درمیان پہاڑ کی طرح حائل تھا۔ امت محمدیہ کو آپ کے وجود پر ہمیشہ ناز رہے گا اور دشمنان اسلام کے دلوں میں آپ ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتے رہیں گے۔ خدائے ذوالمنن ہمارا ان کے اور تمام صحابہ کرام کے غلاموں اور چاہنے والوں میں حشر فرمائے۔ آمین۔

باب ۵۱۰ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ۔

۱۳۴۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہوا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ان اشیاء کے بارے میں ارشاد ہو جو میں نے دور جاہلیت میں بطور نیکی کی تھیں یعنی صدقہ یا غلام آزاد کیے اور صلہ رحمی کی، تو کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان پہلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو تمہیں دولت اسلام ملی ہے۔

اللہ علیہ وسلم أسلمت على ما سلف من خير۔

باب أجر الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غير مفسد۔

١٣٤٧ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا تصدقت المرأة من طعام زوجها غير مفسدة كان لها أجرها ولزوجها بما كسب وللخازن مثل ذلك۔

١٣٤٨ - حدثني محمد بن العلاء قال حدثنا أبو أسامة عن بريد بن عبد الله عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخازن المسلم الأمين الذي ينفذ وربما قال يعطي ما أمر به كاملا موفرا طيب به نفسه فيدفعه إلى الذي أمر له به أحد المتصدقين۔

باب أجر المرأة إذا تصدقت أو أطعمت من بيت زوجها غير مفسدة۔

١٣٤٩ - حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا منصور والأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم يعني إذا تصدقت المرأة من بيت زوجها وحدثني عمر بن حفص قال حدثنا أبي قال حدثنا الأعمش عن شقيق عن مسروق عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أطعمت المرأة من بيت زوجها غير مفسدة لها أجرها وله مثله وللخازن مثل ذلك له بما اكتسب ولها بما أنفقت۔

١٣٥٠ - حدثنا يحيى بن يحيى قال حدثنا جرير عن منصور عن شقيق عن مسروق عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة فلها أجرها وللزوج بما

خادم کا بغیر فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے خاوند کے کھانے سے بغیر فساد کے صدقہ کرے تو اسے ثواب ملے گا اور اسی طرح خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اسی کی طرح۔

محمد بن العلاء، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان خازن جو امانت کے ساتھ مالک کے حکم کی تعمیل کرے اور کبھی فرمایا۔ جو دے جس کا حکم دیا جائے اسے مکمل طور پر خوش دلی سے اور جس کے لیے حکم دیا گیا ہے اس کے سپرد کر دے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

عورت کا ثواب جبکہ وہ فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے یا کھانا کھلائے۔

آدم، شعبہ، منصور اور اعمش، ابو وائل، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے — عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت بگاڑ کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے تو اسے ثواب ملے گا اور اتنا ہی خاوند کو اور اتنا ہی اس کے خزانچی کو خاوند کو اس لیے کہ اس نے کمایا اور عورت کو اس لیے کہ اس نے خرچ کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت بگاڑ کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے خیرات کرے تو اسے ثواب ملے گا، اور خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔

الكتب وتعليمه بمثل ذلك.

باب قول الله عز وجل فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى وأما من بخل واستغنى الآية اللهم أعط منفق مال خلفا.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے دیا اور خدا سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم اُسے سہولت کی جگہ پہنچا دیں گے اور جس نے بخل کیا اور مستغنی بنا (۹۲: ۵ تا ۱۰)۔ اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ عطا فرما۔

١٣٥١ حدثنا إسمعيل قال حدثني أخي عن سليمان عن معاوية بن أبي مزرد عن أبي الحباب عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من يوم يصبح العباد فيه إلا ملكان ينزلان فيقول أحدهما اللهم أعط منفقا خلفا ويقول الآخر اللهم أعط ممسكا تلفا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں کہ بندے صبح کرتے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو بدلہ دے۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! بخیل کو بربادی دے۔

باب مثل المتصدق والبخيل.

صدقہ کرنے والے اور بخیل کی مثال

١٣٥٢ حدثنا موسى قال حدثنا وهيب قال حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم مثل البخيل والمتصدق كمثل رجلين عليهما جبتان من حديد وحدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب قال حدثنا أبو الزناد أن عبد الرحمن حدثه أنه سمع أبا هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل البخيل والمنفق كمثل رجلين عليهما جبتان من حديد من ثديهما إلى تراقيهما فأما المنفق فلا ينفق إلا سبغت أو وفرت على جلده حتى تخفي بنانه وتعفو أثره وأما البخيل فلا يريد أن ينفق شيئا إلا لزقت كل حلقة مكانها فهو يوسعها ولا تتسع تابعه الحسن بن مسلم عن طاوس في الجبتين وقال حنظلة عن طاوس جنتان وقال الليث حدثني جعفر عن ابن هرمز قال سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم جنتان.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اوپر لوہے کے جُبّے ہوں ۔۔۔۔ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اوپر لوہے کے جُبّے ہوں، چھاتی سے حلق تک۔ خرچ کرنے والا جب مال خرچ کرتا ہے تو زرہ کشادہ ہو کر اس کے جسم پر پھیل جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں اور نشانِ قدم کو بھی چھپا لیتی ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے وہ اسے کھولنا چاہتا ہے لیکن کھلتا نہیں ہے۔ متابعت کی حسن بن مسلم نے طاؤس سے جُبّتین کے متعلق اور حنظلہ نے طاؤس سے جُنّتان روایت کیا۔ لیث، جعفر، ابن ہرمز، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جُنّتان کا لفظ روایت کیا۔

باب صدقة الكسب والتجارة لقوله تعالى يا أيها الذين آمنوا أنفقوا من طيبات

کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو! خرچ کرو پاک چیزوں سے جو تم نے کمائی اور جو ہم

www.alahazratnetwork.org

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَنِيٌّ حَمِيدٌ.

بَابٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ.

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ.

بَابٌ قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَى شَاةً.

۱۳۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

بَابٌ زَكَاةِ الْوَرِقِ.

۱۳۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

۱۳۵۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعَ أَبَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

نے زمین سے تمہارے لیے نکالا ... غنی حمید تک۔ (۲:۲۶۷)

صدقہ ہر مسلمان پر ہے۔ جو نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، سعید بن ابی بردہ، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اے اللہ کے نبی! اگر کسی میں طاقت نہ ہو؟ فرمایا تو ہاتھ سے کام کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ دے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ نہ کر سکے؟ فرمایا تو مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو نیکی کے کام کرے اور برائی کے کاموں سے رکے تو اس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

زکوٰۃ اور صدقے کتنا دیا جائے اور جس نے ایک بکری دی۔

احمد بن یونس، ابو شہاب، خالد حذاء، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نسیبہ انصاریہ کے پاس ایک بکری بھیجی گئی۔ انہوں نے اس کا گوشت حضرت عائشہ کے یہاں بھیجا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر اسی بکری کا گوشت جو نسیبہ نے بھیجا ہے۔ فرمایا۔ لاؤ کیونکہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی۔

چاندی کی زکوٰۃ

عبد اللہ بن یوسف، مالک، عمرو بن یحییٰ مازنی، ان کے والد ماجد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

محمد بن مثنیٰ، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرو، ان کے والد ماجد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

صلى الله عليه وسلم بهذا.

باب العرض في الزكوة وقال طاؤس قال معاذ لاهل اليمن ائتوني بعرض ثياب خميص او لبيس في الصدقة مكان الشعير والذرة اهون عليكم وخير لاصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة وقال النبي صلى الله عليه وسلم اما خالد فقد احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله وقال النبي صلى الله عليه وسلم تصدقن ولو من حليكن فلم يستثن صدقة الفرض من غيرها فجعلت المراة تلقي خرصها وسخابها ولم يخص الذهب والفضة من العروض.

زکوٰۃ میں سامان لینا۔ حضرت معاذ بن جبل نے اہل یمن سے فرمایا کہ مجھے سامان زکوٰۃ میں جو اور مکئی کی جگہ پیلی چادر اور دوسرے کپڑے دو کہ تمہارے لیے آسان اور مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بہتر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار راہ خدا میں وقف کر رکھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ دو خواہ اپنے زیور ہی سے۔ آپ نے زکوٰۃ سے سامان وغیرہ کا استثناء نہیں فرمایا۔ اور عورتیں اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے لگیں اور سامان میں سے آپ نے سونے چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

۱۳۵۷ — حدثنا محمد بن عبد الله قال حدثني ابي قال حدثني ثمامة ان انسا حدثه ان ابا بكر كتب له التي امر الله ورسوله ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين فان لم يكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون فانه يقبل منه وليس معه شيء.

محمد بن عبداللہ، ان کے والد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں لکھ بھیجا جو خدا اور اس کے رسول نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی ایک سالہ اونٹنی واجب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ لینے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے۔ اگر اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹ ہو تو وہی قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کچھ نہیں دیا جائے گا۔

۱۳۵۸ — حدثنا مؤمل قال حدثنا اسمعيل عن ايوب عن عطاء بن ابي رباح قال ابن عباس اشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلى قبل الخطبة فراى انه لم يسمع النساء فاتاهن ومعه بلال ناشر ثوبه فوعظهن وامرهن ان يتصدقن فجعلت المراة تلقي واشار ايوب الى اذنه والى حلقه.

مؤمل، اسماعیل، ایوب، عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ آپ نے خیال کیا کہ عورتوں تک آپ کی آواز نہیں پہنچی تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے، انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم دیا۔ اور عورتیں صدقہ دینے لگیں۔ ایوب راوی نے اپنے کان اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

باب لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع ويذكر عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور جمع شدہ اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں۔ سالم سے منقول ہے کہ حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۳۵۹ — حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال حدثني ابي قال حدثني ثمامة

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے وہ چیزیں انہیں لکھ کر بھیجیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ۔

بَابُ مَا كَانَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَطَاءٌ إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا وَقَالَ سُفْيَانُ لَا تَجِبُ حَتَّى يَتِمَّ لِهٰذَا أَرْبَعُونَ شَاةً وَلِهٰذَا أَرْبَعُونَ شَاةً۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

بَابُ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ

سے فرض کی تھی کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق چیزوں کو جمع نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہوں انہیں متفرق نہ کیا جائے۔

جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی۔ طاؤس اور عطاء نے فرمایا کہ جب دونوں الگ الگ اپنا مال پہچانتے ہوں تو ان کے مال کو جمع نہیں کیا جائے گا۔ سفیان نے فرمایا کہ زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک ایک کے پاس پوری چالیس بکریاں اور دوسرے کے پاس چالیس بکریاں نہ ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں لکھ کر دیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرض فرمایا تھا کہ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو ادائیگی کے بعد اپنا حصہ برابر برابر سمجھ لیں۔

اونٹ کی زکوٰۃ۔ اسے حضرت ابوبکر، حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

علی بن عبد اللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابن شہاب، عطاء بن یزید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ تم پر افسوس، ہجرت تمہارے لیے مشکل ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں جن کی تم زکوٰۃ بھی دیتے ہو؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ فرمایا تو سمندر کے اس پار عمل کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے ذرا بھی کم نہیں ہونے دے گا۔

جس پر ایک سالہ اونٹنی لازم آتی ہو لیکن اس کے پاس نہ ہو۔

محمد بن عبد اللہ انصاری، ان کے والد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی نیز ساتھ ہی دو بکریاں لی جائیں گی جبکہ میسر ہوں ورنہ بیس درہم اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اونٹنی

www.alahazratnetwork.org

إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ.

لازم آئے اور اُس کے پاس تین سالہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو چار سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور مُحصّل اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر ایسی تین سالہ اونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس دو سالہ ہو تو اُس سے دو سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور اُس سے بیس درہم یا دو بکریاں لی جائیں گی اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی لازم آئے اور جس کے پاس تین سالہ ہو تو اُس سے تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی لازم آئے لیکن اُس کے پاس نہ ہو بلکہ اُس کے پاس ایک سالہ ہو تو اُس سے ایک سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور وہ اُس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے گا۔

بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

بکریوں کی زکوٰۃ

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ: فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ

محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری، ان کے والد ماجد، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے تحریر لکھی جب کہ انہیں بحرین کی طرف بھیجا۔

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کی اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا۔ مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے اور جس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری ہے۔ جب پچیس ہو جائیں تو پینتیس تک ان میں ایک ایک سالہ اونٹنی ہے۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو ان میں ساٹھ تک تین سالہ اونٹنی ہے جو قابل جفتی ہو۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو پچھتر تک ان میں ایک چار سالہ اونٹنی ہے۔ جب چھہتر ہو جائیں تو نوّے تک ان میں دو دو سالہ اونٹنیاں ہیں۔ جب اکانوے ہو جائیں تو ایک سو بیس تک ان میں دو تین سالہ اونٹنیاں ہیں جو قابل جفتی ہوں۔ جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک دو سالہ اور ہر پچاس میں ایک تین

www.alahazratnetwork.org

ففيها حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة ومن لم يكن معه الا اربع من الابل فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها فاذا بلغت خمسا من الابل ففيها شاة وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعين الى عشرين ومائة شاة فاذا زادت على عشرين ومائة الى مائتين شاتان فاذا زادت على مائتين الى ثلاث مائة ففيها ثلث شياه فاذا زادت على ثلاث مائة ففي كل مائة شاة فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة من اربعين شاة واحدة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها وفي الرقة ربع العشر فان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها.

باب ۹۲۱ لا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الا ما شاء المصدق

۱۳۶۴ حدثنا محمد بن عبد الله قال حدثني ابي قال حدثنا ثمامة ان انسا حدثه ان ابا بكر كتب له التي امر الله رسوله صلى الله عليه وسلم ولا يخرج في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الا ما شاء المصدق.

باب ۹۲۲ اخذ العناق في الصدقة

۱۳۶۵ حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري ح وقال الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان ابا هريرة قال قال ابو بكر والله لو منعوني عناقا كانوا يؤدونها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر فما هو الا ان رايت ان الله شرح صدر ابي بكر بالقتال فعرفت انه الحق.

باب ۹۲۳ لا تؤخذ كرائم اموال الناس

سال۔ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر زکوۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے اور جب پانچ ہو جائیں تو ان پر ایک بکری ہے۔ اور جنگل میں چرنے والی بکریوں کی زکوۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو ان پر ایک بکری اور جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو سے تین سو تک ہوں تو تین بکریاں جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری۔ جب کسی کے پاس چالیس سے ایک بھی کم بکریاں ہوں تو ان پر زکوۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں تو ان پر زکوۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے۔

زکوۃ میں بوڑھی اور عیب دار بکری نہیں لی جائے گی اور نر مگر جب کہ مصدق چاہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے لیے لکھا کہ زکوۃ میں بوڑھی اور عیب دار بکری نہ نکالی جائے اور نہ نر مگر جس کو زکوۃ وصول کرنے والا چاہے۔

زکوۃ میں بکری کا بچہ لینا

ابوالیمان، شعیب، زہری ۔۔۔ لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم اگر وہ بکری کا بچہ بھی نہ دیں گے جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو روکنے کی وجہ سے میں ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ بات یہی تھی جو میں نے دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

زکوۃ میں لوگوں کے مال سے عمدہ مال نہ لینا

www.alahazratnetwork.org

في الصدقة.

١٣٦٦- حدثنا امية بن بسطام قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا روح بن القاسم عن اسمعيل بن امية عن يحيى بن عبد الله بن صيفي عن ابي معبد عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بعث معاذا على اليمن قال انك تقدم على قوم اهل كتاب فليكن اول ما تدعوهم اليه عبادة الله فاذا عرفوا الله فاخبرهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوات في يومهم وليلتهم فاذا فعلوا فاخبرهم ان الله تعالى قد فرض عليهم زكوة تؤخذ من اموالهم وترد على فقرائهم فاذا اطاعوا بها فخذ منهم وتوق كرائم اموال الناس.

جائے۔

امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، اسماعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابو معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا، تم ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ پس سب سے پہلے انہیں اللہ تعالیٰ کے حق عبادت کی دعوت دینا جب انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت ہو جائے تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ رات دن میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ ایسا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے مالوں سے لیا جائے گا اور انہی کے فقیروں کو دیا جائے گا، جب وہ اسے مان لیں تو ان سے لینا اور لوگوں کے عمدہ مال چھانٹ لینے سے بچنا۔

باب ٩٢٤ ليس فيما دون خمس ذود صدقة.

پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

١٣٦٧- حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي صعصعة المازني عن ابيه عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس فيما دون خمسة اوسق من التمر صدقة وليس فيما دون خمس اواق من الورق صدقة وليس فيما دون خمس ذود من الابل صدقة.

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ مازنی، ان کے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

باب ٩٢٥ زكوة البقر

وقال ابو حميد قال النبي صلى الله عليه وسلم لاعرفن ما جاء الله رجل ببقرة لها خوار ويقال جؤار تجأرون ترفعون اصواتكم كما تجأر البقرة.

گائے کی زکوٰۃ۔ ابو حمید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ضرور اسے پہچان لوں گا جو خدا کی بارگاہ میں گائے لے کر پیش ہوگا جو ڈکراتی ہوگی۔ خوار سے مراد ہے آواز بلند کرنا جیسے گائے ڈکراتی ہے۔

١٣٦٨- حدثنا عمر بن حفص بن غياث قال حدثنا ابي قال حدثنا الاعمش عن المعرور بن سويد عن ابي ذر قال انتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده او والذي لا اله غيره او كما حلف ما من رجل تكون له ابل او بقر او غنم لا يؤدي حقها الا اتي بها يوم القيامة اعظم ما تكون واسمنه

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا جیسے بھی قسم کھائی کہ کوئی آدمی نہیں جس کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ جانور اس طرح لائے جائیں گے کہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہوں گے۔ وہ اسے

تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے جب آخری جانور اس پر سے گزر جائے گا تو پہلا پھر آ جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ روایت کیا ہے بکیر نے ابوصالح سے حضرت ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

بَاب ۵۲۲ – الزَّكَاةُ عَلَى الْأَقَارِبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَالصَّدَقَةِ

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لیے دوہرا ثواب ہے قرابت کا اور صدقہ کا۔

۱۳۶۹ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ تَابَعَهُ رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ رَايِحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجوروں کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ انصار میں سب سے مالدار تھے اور انہیں اپنے سارے باغات میں بیرحاء سب سے پسند تھا جو مسجد کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا صاف پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ جب آیت "تم بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہے" (۳:۹۲) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیز سے خرچ نہیں کرو گے اور مجھے اپنے تمام مال میں بیرحاء سب سے پیارا ہے۔ لہٰذا وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، اس کے ثواب اور ذخیرہ کی اللہ کے پاس امید رکھتا ہوں۔ یا رسول اللہ! اسے جہاں اللہ تعالیٰ آپ کو دکھائے رکھ دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واہ! یہ مال فائدہ مند ہے، یہ مال فائدہ مند ہے، جو تم نے کہا میں نے سن لیا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ حضرت ابوطلحہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسا ہی کروں گا، پس حضرت ابوطلحہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ روح نے ان کی متابعت کی اور یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل نے مالک سے "رایح" کے ساتھ روایت کی۔

۱۳۷۰ – حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ جب فارغ ہو کر آئے تو لوگوں کو نصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! صدقہ دو۔ پھر عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہیں زیادہ دیکھا ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کس لیے؟ فرمایا: تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ عقل اور دین میں ناقص ہوتے ہوئے

www.alahazratnetwork.org

وَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذَلِكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ
مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ
الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا
صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ
عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ
فَقِيلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوا لَهَا
فَأُذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ
بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ
فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ
بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ
تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ

بابـ۸۲۷ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

١٣٧١۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ
عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ

بابـ۸۲۸ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

١٣٧٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ
صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ

بابـ۸۲۹ الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتَامَى

١٣٧٣۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ

ہاتھ نہیں دیکھا جو کہ ایک عقل مند آدمی کو مات دے ہاں ہو گئی ہو جب فارغ ہوئے
اور اپنے کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹے، تو حضرت ابن مسعود کی اہلیہ محترمہ نے
حضور کی اجازت مانگی عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ زینب آنا چاہتی ہیں
فرمایا کون سی زینب عرض کی گئی کہ ابن مسعود کی بیوی فرمایا اچھا انہیں
اجازت دے دو۔ انہیں اجازت ملی، عرض گذار ہوئیں، یا نبی اللہ
آج آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا میرے پاس ایک زیور ہے جس کو خیرات
کرنا چاہتی تھی، حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جنہیں تم صدقہ دو ان سے وہ
اور ان کا بیٹا زیادہ حقدار ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
ابن مسعود نے سچ کہا تھا تمہارا خاوند اور تمہارا بیٹا ان سے زیادہ
حقدار ہیں جنہیں تم صدقہ دو۔

مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

آدم، شعبہ، عبد اللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ
نہیں ہے۔

مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے

مسدد، یحییٰ بن سعید، خثیم بن عراک بن مالک ان کے والد ماجد
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
روایت کی ـــ سلیمان بن حرب، وہیب بن خالد، خثیم بن عراک بن
مالک ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام
اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی فرض نہیں ہے)۔

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ

بن يسار أنه سمع أبا سعيد الخدري يحدث أن النبي صلى الله عليه وسلم جلس ذات يوم على المنبر وجلسنا حوله فقال إني مما أخاف عليكم من بعدي ما يفتح عليكم من زهرة الدنيا وزينتها فقال رجل يا رسول الله أويأتي الخير بالشر فسكت النبي صلى الله عليه وسلم فقيل له ما شأنك تكلم النبي صلى الله عليه وسلم ولا يكلمك فرأينا أنه ينزل عليه قال فمسح عنه الرحضاء فقال أين السائل وكأنه حمده فقال إنه لا يأتي الخير بالشر وإن مما ينبت الربيع يقتل أو يلم إلا آكلة الخضر أكلت حتى إذا امتدت خاصرتاها استقبلت عين الشمس فثلطت وبالت ورتعت وإن هذا المال خضرة حلوة فنعم صاحب المسلم ما أعطى منه المسكين واليتيم وابن السبيل أو كما قال النبي صلى الله عليه وسلم وإنه من يأخذه بغير حقه كالذي يأكل ولا يشبع ويكون شهيدا عليه يوم القيامة

بَابٌ ٩٣ الزكاة على الزوج والأيتام في الحجر قاله أبو سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم

١٣٧٣ ـ حدثنا عمر بن حفص بن غياث قال حدثني أبي قال حدثنا الأعمش عن شقيق عن عمرو بن الحارث عن زينب امرأة عبد الله قال فذكرته لإبراهيم فحدثني إبراهيم عن أبي عبيدة عن عمرو بن الحارث عن زينب امرأة عبد الله بمثله سواء قالت كنت في المسجد فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال تصدقن ولو من حليكن وكانت زينب تنفق على عبد الله وأيتام في حجرها فقالت لعبد الله سل رسول الله صلى الله عليه وسلم أيجزي عني أن أنفق عليك وعلى أيتامي في حجري من الصدقة فقال سلي أنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت إلى النبي

کے ارد گرد بیٹھ گئے تو فرمایا۔ بے شک میں اپنے بعد تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا بھلائی کے بعد برائی آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اس سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کرتے ہیں جب کہ وہ آپ سے نہیں کرتے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ پھر آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا۔ سائل کہاں ہے؟ گویا وہ آپ کو پسند آیا۔ فرمایا کہ بھلائی کبھی برائی نہیں لاتی۔ مگر فصل ربیع ایسی سبز گھاس پیدا کرتی ہے جو جانور کو مار دیتی یا بیمار کر دیتی ہے یہاں تک کہ جب وہ کوکھیں بھر جائیں تو وہ سورج کی طرف منہ کر کے گوبر پیشاب کر کے پھر چرنے لگتا ہے۔ یہ مال سبز اور شیریں ہے۔ وہ مسلمان کا اچھا ساتھی ہے کہ اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور جو بغیر حق کے لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور قیامت کے روز وہ اس پر گواہ ہوگا۔

شوہر اور زیرِ کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا۔ اسے حضرت ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد، اعمش، شقیق، عمرو بن حارث، حضرت زینب زوجہ عبد اللہ ـــ ابراہیم، ابو عبیدہ، عمرو بن حارث

حضرت زینب زوجہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کرو خواہ اپنے زیورات سے ہو اور حضرت زینب اپنے خاوند حضرت عبد اللہ پر اور یتیموں پر خرچ کیا کرتی تھیں جو ان کے زیرِ کفالت تھے۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیں کیا میرے لیے صدقہ کی طرف سے یہ جائز ہے کہ آپ پر اور اپنے زیرِ کفالت یتیموں پر خرچ کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ تم خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لو۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چل پڑی تو انصار کی ایک عورت کو دروازے پر پایا، اس کی حاجت بھی میرے جیسی تھی

www.alahazratnetwork.org

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِّي فِي حَجْرِي وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

چنانچہ حضرت بلال ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ کیا میں اپنے شوہر اور یتیموں پر جو میری گود میں ہیں خرچ کروں تو کیا یہ میری طرف سے جائز ہے؟ اور ہم نے کہا کہ ہمارے متعلق نہ بتانا۔ وہ اندر گئے اور آپ سے پوچھا تو فرمایا۔ وہ کون ہیں؟ عرض کی زینب۔ فرمایا کون سی زینب؟ عرض گزار ہوئے عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ فرمایا۔ ہاں ان کے لیے دوہرا اجر ہے ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا مجھے ثواب ملے گا اگر میں حضرت ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں جبکہ وہ میری بھی اولاد ہے۔ فرمایا کہ ان پر خرچ کرو کیونکہ ان پر خرچ کرنے کا تمہیں ثواب ملے گا۔

بَابُ ۹۳۱ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُعْتِقُ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ وَيُعْطِي فِي الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنِ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكَاةِ جَازَ وَيُعْطِي فِي الْمُجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ تَلَا إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ الْآيَةَ فِي أَيِّهَا أَعْطَيْتَ أَجْزَأَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدًا احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي لَاسٍ حَمَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ۔

ارشادِ خداوندی ہے۔ گردن چھڑانے والوں اور قرضداروں پر اور راہِ خدا میں خرچ کرنا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ اپنی زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کیے اور حج کے لیے دیا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے باپ کو خرید کر آزاد کر دے تو جائز ہے اور مجاہدین کو دے اور جو حج نہ کر سکا ہو اسے دے پھر آیت کریمہ تلاوت کی اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ کہ ان میں سے جس کو دے جائز ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں خدا کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں اور ابو لاس سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زکوٰۃ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کے لیے بھیجا۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُولِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے نہیں دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل کو تو یہی برا لگا ہو گا کہ وہ تنگ دست تھا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا۔ رہی خالد کی بات تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو جب کہ انہوں نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔ رہی عباس بن عبدالمطلب کی بات تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں یہ زکوٰۃ ان پر ہے اور اتنا ہی مال اور۔ متابعت کی اس کی ابو الزناد

www.alahazratnetwork.org

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حُدِّثْتُ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَهُ.

باب ١٣٢ الْاِسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ.

١٣٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

١٣٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ.

١٣٧٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ.

سمیت واجب ہے۔ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے متابعت کی۔ ابن اسحاق نے ابوالزناد سے حکایت کی ہی علیہ ومثلہا معہا۔ ابن جریج نے کہا اعرج کے ذریعہ سے اسی طرح حدیث بیان کیا گیا۔

سوال کرنے سے بچنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے ان کو عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو آپ نے پھر عطا فرمایا یہاں تک کہ آپ کے پاس مال ختم ہو گیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال بھی ہے تو میں تم سے بچا کر جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا اور جو مستغنی ہے اللہ تعالیٰ اُس کو مستغنی کر دے گا۔ جو صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر کی توفیق دے گا اور تم میں سے جس کو مال دیا جاتا ہے صبر سے بہتر اور وسعت والا نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لائے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ کسی مالدار کے پاس جائے پھر وہ اُسے دے یا منع کر دے۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی رسی لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھا کر لائے اور اُسے فروخت کرے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اس کی آبرو کو محفوظ رکھے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے تو لوگ اُسے دیں یا کچھ نہ دیں۔

ف ۱: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باعزت طریقے پر محنت مزدوری کر کے روزی کما کر گزر اوقات کرنا بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ کما کر کھانے میں عزت ہے اور بھیک مانگنا سراسر ذلت ہے۔ ہر اسلامی ملک کے سربراہ کا یہ فرض ہے کہ مسلمانوں کو اس ذلیل عادت سے نجات دلائیں۔ مجبور لوگوں کی کفالت کریں اور مجبوری کے بغیر بھیک مانگنے والوں کو کما کر کھانے پر مجبور کیا جائے۔ اسی میں مسلمانوں کی عزت ہے اور اسی غیرت کا قائم رکھنا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے۔

١٣٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ

عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ
فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا
الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ
بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ
لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ الْيَدُ
الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا
بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو
حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ
عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ
عُمَرُ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ
إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ
يَّأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ۔

بَابُ ۹۳۳ مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَّلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ وَّفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ
خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَّأَنْتَ غَيْرُ
مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

بَابُ ۹۳۴ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ

حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا، پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا، پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے، جو اسے نفس کی فیاضی سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے طمع کرتے ہوئے لیتا ہے اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا یہاں تک کہ دنیا کو چھوڑ دوں۔ جب حضرت ابوبکر نے حضرت حکیم کو عطیہ دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے گروہ مسلمین! میں آپ لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس مال غنیمت سے حضرت حکیم کو ان کا حق دیا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی سے کچھ مال لینا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور لالچ کے بغیر دلائے۔ اور ان کے مالوں میں سائل اور مال سے محروم لوگ کا حق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا، میں عرض گزار ہوا کہ جو مجھ سے زیادہ تنگ دست ہو گئے عطا فرما دیجیے۔ فرمایا کہ اس مال کو لے لیا کرو جو تمہیں اللہ تعالیٰ سوال کے بغیر دے اور لالچ کی وجہ سے نہ لیا کرو۔

جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی برابر لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت

www.alahazratnetwork.org

النبي صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي يوم القيامة ليس في وجهه مزعة لحم وقال إن الشمس تدنو يوم القيامة حتى يبلغ العرق نصف الأذن فبينا هم كذلك استغاثوا بآدم ثم بموسى ثم بمحمد صلى الله عليه وسلم وزاد عبد الله قال حدثني الليث قال حدثني ابن أبي جعفر فيشفع ليقضى بين الخلق فيمشي حتى يأخذ بحلقة الباب فيومئذ يبعثه الله مقاما محمودا يحمده أهل الجمع كلهم وقال معلى حدثنا وهيب عن النعمان بن راشد عن عبد الله بن مسلم أخي الزهري عن حمزة بن عبد الله أنه سمع ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم في المسألة۔

کی بوٹی نہیں ہوگی۔ نیز فرمایا کہ قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب آجائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حالت میں حضرت آدم سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت موسیٰ سے، پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ——— عبداللہ، لیث، ابن ابوجعفر سے روایت ہے کہ آپ شفاعت کریں گے کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ ہو، یہاں تک کہ آپ شفاعت کا حلقہ تھام لیں گے، اس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا کہ تمام جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں گے ——— معلی، وہیب، نعمان بن راشد، زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم، حمزہ بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کے متعلق روایت کی۔

باب ۹۳۵ قول الله تعالى لا يسألون الناس إلحافا وكم الغنى وقول النبي صلى الله عليه وسلم ولا يجد غنى يغنيه لقول الله للفقراء الذين أحصروا في سبيل الله لا يستطيعون ضربا في الأرض يحسبهم الجاهل أغنياء من التعفف إلى قوله فإن الله به عليم

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے

غنی کی مقدار کتنی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اتنا مال نہ ملے جو مستغنی کردے۔ ان فقراء کے لیے جو اللہ کی راہ میں روک دیے گئے ہیں۔ سوال سے بچنے کے باعث بے خبر انہیں مالدار سمجھتے ہیں ..... تا علیم (۲: ۲۷۳)۔

۱۳۸۳ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني محمد بن زياد قال سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس المسكين الذي ترده الأكلة والأكلتان ولكن المسكين الذي ليس له غنى ويستحيي أو لا يسأل الناس إلحافا۔

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لیے پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو مالدار نہیں لیکن شرماتا ہے اور لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتا۔

۱۳۸۴ حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا إسماعيل بن علية قال حدثنا خالد الحذاء عن ابن أشوع عن الشعبي قال حدثني كاتب المغيرة بن شعبة قال كتب معاوية إلى المغيرة بن شعبة أن اكتب إلي بشيء سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم فكتب إليه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله كره لكم ثلاثا قيل وقال وإضاعة المال وكثرة السؤال۔

یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، خالد الحذاء، ابن اشوع، شعبی، کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لکھا کہ میرے لیے ایسی چیز لکھیے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے ان کے لیے لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتوں کو ناپسند فرماتا ہے: بیکار گفتگو، مال ضائع کرنا اور ضرورت کے بغیر سوال کرنا۔

۱۳۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهَذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَكُبْكِبُوا قُلِبُوا مُكِبًّا أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ كَبَّهُ اللَّهُ لِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ۔

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ۔

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ

حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور میں بھی ان میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا۔ حالانکہ وہ میرے نزدیک ان سب سے اچھا تھا۔ میں اٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آہستہ سے عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فلاں کو کیوں چھوڑ دیا؟ خدا کی قسم میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ فرمایا: یا مسلمان؟ میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر جو میں اس کے متعلق جانتا تھا اس نے مجھے مجبور کیا تو عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فلاں کو کیوں چھوڑ دیا؟ خدا کی قسم میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ فرمایا: یا مسلمان؟ میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر جو میں اس کے متعلق جانتا تھا اس نے مجبور کیا اور میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فلاں کو کیوں چھوڑ دیا؟ خدا کی قسم میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ فرمایا: یا مسلمان؟ تین مرتبہ۔ فرمایا کہ میں ایک شخص کو دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، اس خوف سے کہ کہیں وہ منہ کے بل جہنم میں گر جائے۔ اور یعقوب کے والد صالح سے مروی ہے، انہوں نے اسماعیل بن محمد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو یہی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اپنی حدیث میں فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک سے میری گردن اور کندھے کے درمیان تھپکی دی پھر فرمایا: سعد! آگے آؤ۔ میں ایک آدمی کو دیتا ہوں۔ ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ فَكُبْكِبُوا الٹ دیئے گئے۔ مُكِبًّا أَكَبَّ الرَّجُلُ۔ جب کہ اس کا فعل کسی پر واقع نہ ہو اور جب وہ فعل کسی پر واقع ہو تو کہتے ہیں كَبَّهُ اللَّهُ لِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ صالح بن کیسان امام زہری سے بڑے ہیں اور انہوں نے حضرت ابن عمر کو پایا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسکین وہ نہیں ہے کہ ایک لقمہ یا ایک دو کھجوریں لوگوں کے پاس پھیرے لگاتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا نہیں کہ اسے بے نیاز کر دے اور نہ اس کا کسی کو علم ہو کہ خیرات دے اور نہ کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرے۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی رسی لے اور پھر

أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأن يأخذ أحدكم حبله ثم يغدو أحسبه قال إلى الجبل فيحتطب فيبيع فيأكل ويتصدق خير له من أن يسأل الناس.

باب ۹۳۱ خرص التمر

۱۳۸۸ حدثنا سهل بن بكار قال حدثنا وهيب عن عمرو بن يحيى عن عباس الساعدي عن أبي حميد الساعدي قال غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك فلما جاء وادي القرى إذا امرأة في حديقة لها فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه اخرصوا وخرص رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة أوسق فقال لها أحصي ما يخرج منها فلما أتينا تبوك قال أما إنها ستهب الليلة ريح شديدة فلا يقومن أحد ومن كان معه بعير فليعقله فعقلناها وهبت ريح شديدة فقام رجل فألقته بجبل طيء وأهدى ملك أيلة للنبي صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردا وكتب له ببحرهم فلما أتى وادي القرى قال للمرأة كم جاءت حديقتك قالت عشرة أوسق خرص رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم إني متعجل إلى المدينة فمن أراد منكم أن يتعجل معي فليتعجل فلما قال ابن بكار كلمة معناها أشرف على المدينة قال هذه طابة فلما رأى أحدا قال هذا جبل يحبنا ونحبه ألا أخبركم بخير دور الأنصار قالوا بلى قال دور بني النجار ثم دور بني عبد الأشهل ثم دور بني ساعدة أو دور بني الحارث بن الخزرج وفي كل دور الأنصار يعني خيرا وقال أبو عبد الله كل بستان عليه حائط فهو حديقة وما لم يكن عليه حائط لا يقال حديقة وقال سليمان بن بلال حدثني عمرو ثم دار بني الحارث بن الخزرج ثم بني ساعدة وقال سليمان عن سعد بن سعيد عن عمارة بن غزية

صبح کے وقت میرے خیال میں فرمایا پہاڑ کی طرف جا کر لکڑیاں لائے پھر بیچ کر کھائے اور صدقہ کرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

کھجوروں کا اندازہ کرنا

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوۂ تبوک کیا، جب وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کہا اندازہ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس وسق کا اندازہ کیا۔ اس عورت سے فرمایا جتنا کچھ پیدا ہو اسے یاد رکھنا۔ جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا آج رات سخت آندھی آئے گی لہٰذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اسے باندھ دے۔ ہم نے باندھ دیئے اور سخت آندھی آئی۔ ایک آدمی کھڑا ہوا تو اسے پہاڑ طے کے دامن میں پھینک دیا۔ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سفید خچر ہدیہ بھیجا اور آپ نے اسے چادر عطا فرمائی اور ان کی بستی لکھ دی۔ جب وادی القریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا تمہارے باغ میں کتنا پھل ہوا؟ عرض گزار ہوئی دس وسق یعنی جتنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندازہ کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ جلدی پہنچنا چاہتا ہوں لہٰذا تم میں سے جو جلدی چلنا چاہے میرے ساتھ چلے۔ ابن بکار نے ایک لفظ کہا جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا تو فرمایا یہ طابہ ہے۔ جب احد نظر آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ کیا میں تمہیں انصار کے گھروں میں سب سے بہتر گھرانہ نہ بتاؤں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا بنو نجار کا گھرانہ، پھر بنو عبد الاشہل کا گھرانہ، پھر بنی ساعدہ کا گھرانہ یا بنی حارث بن الخزرج کا گھرانہ اور انصار کا ہر گھرانہ بہتر ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری فرماتے ہیں کہ جس باغ کے گرد دیوار ہو وہ حدیقہ ہے اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اسے حدیقہ نہیں کہا جاتا۔ سلیمان بن بلال نے عمرو سے روایت کی کہ بنی حارث بن خزرج کا گھرانہ، پھر بنی ساعدہ۔ سلیمان نے سعد بن سعید، عمارہ بن غزیہ، عباس سے، ان کے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے

عن عباس عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أحد جبل يحبنا ونحبه.

باب ۹۳۳ العشر فيما يسقى من ماء السماء وبالماء الجاري ولم ير عمر بن عبد العزيز في العسل شيئا.

۱۳۸۹ - حدثنا سعيد بن أبي مريم قال حدثنا عبد الله بن وهب قال أخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيما سقت السماء والعيون أو كان عثريا العشر وما سقي بالنضح نصف العشر قال أبو عبد الله هذا تفسير الأول لأنه لم يوقت في الأول يعني حديث ابن عمر فيما سقت السماء العشر وبين في هذا ووقت والزيادة مقبولة والمفسر يقضي على المبهم إذا رواه أهل الثبت كما روى الفضل بن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يصل في الكعبة وقال بلال قد صلى فأخذ بقول بلال وترك قول الفضل.

باب ۹۳۴ ليس فيما دون خمسة أوسق صدقة.

۱۳۹۰ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى قال حدثنا مالك قال حدثني محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن أبيه عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس فيما أقل من خمسة أوسق صدقة ولا في أقل من خمسة من الإبل الذود صدقة ولا في أقل من خمس أواق من الورق صدقة.

باب ۹۳۵ أخذ صدقة التمر عند صرام النخل وهل يترك الصبي فيمس تمر الصدقة.

۱۳۹۱ - حدثنا عمر بن محمد بن الحسن الأسدي قال حدثنا أبي قال حدثنا إبراهيم بن طهمان عن محمد بن زياد عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالتمر عند صرام النخل فيجيء هذا بتمره وهذا من تمره حتى يصير عنده كوما من تمر فجعل الحسن

ریا۔

بارانی اور نہری فصل میں عشر ہے۔ عمر بن عبد العزیز کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

سعید بن ابی مریم، عبد اللہ بن وہب، یونس، زہری، سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس فصل کو آسمان یا چشمے سیراب کریں یا خود بخود سیراب ہو اس میں عشر ہے اور جس کو کنویں سے پانی دے کر سینچا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ پہلی حدیث کی تفسیر ہے کیونکہ پہلی حدیث میں کسی مقدار کا تعین نہیں اور اس میں تعین ہے اور زیادتی مقبول ہے اور مفسر حدیث مبہم کا فیصلہ کرتی ہے جبکہ ثقہ راوی سے روایت کی ہو جیسے حضرت فضل بن عباس نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی اور حضرت بلال نے فرمایا کہ پڑھی ہے تو حضرت بلال کے قول کو لے لیا گیا اور حضرت فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں

مسدد، یحییٰ، امام مالک، محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ، ان کے والد ماجد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجوروں پر زکوٰۃ نہیں اور پانچ سے کم اونٹوں پر زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

کھجوریں توڑتے وقت ان کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچہ لے سکتا ہے؟

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کھجوریں اتارنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی جاتیں۔ کوئی اپنی کھجوریں لاتا اور کوئی اپنی، یہاں تک کہ آپ کے پاس ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین ان کھجوروں سے کھیلا کرتے۔ ان میں سے ایک نے کھجور اٹھا کر

www.alahazratnetwork.org

وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهُ فِي فِيهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا يَأْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ.

منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھ لیا اور اُن کے منہ سے نکلوائی اور فرمایا۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ آلِ محمد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے۔

بَابُ ۹۲۳ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ أَوْ نَخْلَهُ أَوْ أَرْضَهُ أَوْ زَرْعَهُ وَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْعُشْرُ أَوِ الصَّدَقَةُ فَأَدَّى الزَّكٰوةَ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلٰى أَحَدٍ وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ.

جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل بیچی اور اُن پر عُشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوٰۃ ادا کرے یا اُن کے پھل بیچے اور اُن پر زکوٰۃ نہیں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ پھل نہ بیچو جب تک اُن کا کارآمد ہونا ظاہر ہو جائے جب کارآمد ہونا ظاہر ہو جائے جب کارآمد ہونا ظاہر ہو جائے تو فروخت کرنے میں کوئی ممانعت نہیں اور یہ تخصیص نہیں ہے کہ کس پر زکوٰۃ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اُن سے نفع بخش ہونے کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے کہ جب خطرہ ٹل جائے۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا.

عبداللہ بن یوسف، لیث، خالد بن یزید، عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر ہو جائے۔

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَارَّ.

قتیبہ، امام مالک، حُمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ پک جائیں یعنی سرخ ہو جائیں۔

بَابُ ۹۲۴ هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ.

کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟ دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی ممانعت نہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے والے ہی کو خریدنے سے منع کیا اور دوسروں کو منع نہیں فرمایا۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں خیرات کیا۔ پھر اُسے بکتا ہوا پایا تو اُسے خریدنے کا ارادہ

فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ يُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهٗ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ اَنْ يَّبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا جَعَلَهٗ صَدَقَةً۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

کیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو لوٹاؤ مت۔ اسی لیے حضرت ابن عمر جب کوئی صدقہ کی ہوئی چیز خرید لیتے تو اسے بطور صدقہ دے دیتے۔

زید بن اسلم کے والد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑا دیا تھا، اس نے اسے ناکارہ کر دیا۔ میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور میرا خیال تھا کہ سستے خریدنے کی اجازت ہوگی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم ہی میں دے کیونکہ اپنے صدقہ کو لوٹانے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹنے والا۔

بَابٌ ۹۳۲ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِهٖ۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم۔

محمد بن زیاد نے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تھو تھو، تاکہ اسے نکال دیں۔ پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

بَابٌ ۹۳۳ اَلصَّدَقَةُ عَلٰى مَوَالِيْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَّيْتَةً اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ

ازواج مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو حضرت میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا: صرف اس کا کھانا ہی حرام کیا گیا ہے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور ان کے مالکوں نے شرط رکھی

www.alahazratnetwork.org

أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

باب ۹۲۴ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ.

۱۴۰۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

۱۴۰۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۹۲۵ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا.

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

کہ ولاء اُنھی کے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اُسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور گوشت پیش کیا گیا تو میں نے عرض گزار ہوئی۔ یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے۔

علی بن عبد اللہ، یزید بن زریع، خالد، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے، اندر فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر وہی گوشت جو نسیبہ نے ہمارے لیے بھیجا، اُس بکری سے جو آپ نے بطور صدقہ دلوائی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا جو بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ وہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے ——— ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں۔

ابو معبد، ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا جب کہ انہیں یمن کی طرف بھیجا۔ عنقریب تمہارے سامنے اہلِ کتاب کی قوم آئے گی۔ جب تم اُن کے پاس پہنچو تو انہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد صلی اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ ان پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے جو اُن کے امیروں سے لے کر اُن کے غریبوں

www.alahazratnetwork.org

فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.

کیا جائے گا۔ اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو ان کے مالوں میں احتیاط کر کے عمدہ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

ف: کسی کمزور پر ظلم کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر مسلط کرنے کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت ناراض ہوتا ہے کہ اس کے غریب، کمزور اور بے سہارا بندوں کو تنگ کیا جائے اور اس شخص سے بہت خوش ہوتا ہے جو غریبوں، کمزوروں اور بے سہارا بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کمزور اور مظلوم بندوں کی پکار کو بہت جلد سنتا ہے اور ان نیک دل لوگوں کا مددگار بن جاتا ہے جو اس کے غریب اور نادار بندوں کی مدد کرنا اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

بَابُ ۹۳۶ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ.

امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا اور ارشادِ خداوندی ہے کہ لوگوں کے مالوں سے صدقے لے کر انہیں پاک صاف بناؤ اور ان کے لیے دعا کرو۔۔۔۔ (۱۴۰۱)

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے: اے اللہ! آلِ فلاں پر رحم فرما۔ میرے والد ماجد زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا: اے خدا! آلِ ابی اوفیٰ پر رحم فرما۔

بَابُ ۹۳۷ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ فَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

جو مال سمندر سے نکالا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ عنبر رکاز نہیں بلکہ اسے سمندر پھینکتا ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکاز میں خمس مقرر فرمایا ہے مگر اس میں نہیں جو پانی میں پایا جائے۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے کسی فرد نے بنی اسرائیل کے دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض لیے۔ وہ سمندر کی طرف گیا لیکن کشتی نہ ملی۔ اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں جگہ بنائی، ایک ہزار دینار اس میں داخل کر کے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی۔ پس وہ شخص باہر نکلا جس نے قرض دیا تھا اور اس لکڑی کو ایندھن کے لیے گھر والوں کے پاس لے گیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسے چیرا تو مال مل گیا۔

www.alahazratnetwork.org

فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ۔

باب ۹۲۷ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ
إِدْرِيسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ
الْخُمُسُ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ
وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ
مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي
أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ
الزَّكَاةُ وَإِنْ وَجَدْتَ اللُّقَطَةَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا
وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ
النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ
أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ يُقَالُ
لِمَنْ وُهِبَ لَهُ الشَّيْءُ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ
أَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ
وَلَا يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ۔

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ
جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

باب ۹۲۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَ
مُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ
قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ عَلَى
صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ۔

باب ۹۲۹ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا
لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

رکاز میں سے خمس دینا امام مالک اور ابن ادریس نے فرمایا
کہ رکاز جاہلیت کا خزانہ ہے، تھوڑا ہو یا کثیر اس میں خمس ہے۔ معدنیات رکاز
نہیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان میں دب جانے والے
کا تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے اور عمر بن عبد العزیز نے معدنیات
کی ہر دو سو پر پانچ لیے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ جو رکاز دار حرب میں ہو
اس میں خمس ہے اور جو دار الاسلام میں ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔ اگر دشمن
کے علاقے میں کوئی گری پڑی چیز ملے تو اُسے پہچانا جائے۔ اگر دشمن کی ہے
تو اس میں خمس ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ معدنیات رکاز جاہلیت
کے دفینے کی طرح ہیں کیونکہ اَرْکَزَ الْمَعْدِنُ تب کہا جاتا ہے جب اس سے
کوئی چیز نکلتی ہے۔ جس کسی کو کوئی چیز ہبہ کی جائے یا بہت
سا نفع ہو یا پھل بڑھ جائے تو اَرْکَزْتَ کہتے ہیں۔ پھر خود
اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے چھپانے میں کوئی مضائقہ
نہیں اور خمس نہ دے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابن شہاب، ابن مسیب، ابو سلمہ بن
عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چوپایہ کے زخمی کرنے میں
کنوئیں میں گر کر مرنے والے اور کان میں دب کر مرنے والے کا کوئی
تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے: "اور اس پر کام کرنے والے" اور
صدقوں کا امام کے ساتھ حساب لینا۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید
ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسد
کے ایک آدمی کو بنی سُلیم کے صدقات پر عامل بنایا جس کو ابن لُتبیہ کہا
جاتا تھا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا۔

زکوٰۃ کے اونٹوں اور ان کے دودھ کو مسافروں کے استعمال
میں لانا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرینہ کے لوگوں کو

www.alahazratnetwork.org

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّونَ الْحِجَارَةَ تَابَعَهُ أَبُو قِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ۔

بَاب ۹۵۱ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۹۵۲ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ۔

بَاب ۹۵۳ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مدینہ منورہ کی آب و ہوا راس نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیجے جو انہیں لے کر آئے پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں پتھریلی زمین میں ڈال دیا جہاں وہ پتھر چباتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابوقلابہ، ثابت اور حمید نے حضرت انس سے۔

حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغنا۔

ابراہیم بن منذر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں صبح کے وقت عبداللہ بن ابوطلحہ کو تحنیک کروانے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو ہم نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغنے کا آلہ تھا، صدقہ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

صدقہ فطر کا فرض ہونا۔

ابوالعالیہ، عطاء اور ابن سیرین نے صدقہ فطر کو فرض شمار کیا ہے۔

یحییٰ بن محمد بن سکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو، غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے اور حکم فرمایا کہ اسے لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کیا جائے۔

صدقہ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

www.alahazratnetwork.org

مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض صدقة الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعير عن كل حر او عبد ذكر او انثى من المسلمين۔

باب ۵۵۴ صدقة الفطر صاع من شعير۔

۱۴۱۰۔ حدثنا قبيصة بن عقبة قال حدثنا سفيان عن زيد بن اسلم عن عياض بن عبد الله عن ابي سعيد الخدري قال كنا نطعم الصدقة صاعا من شعير

باب ۵۵۵ صدقة الفطر صاع من طعام۔

۱۴۱۱۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن زيد بن اسلم عن عياض بن عبد الله بن سعد بن ابي سرح العامري انه سمع ابا سعيد الخدري يقول كنا نخرج زكوة الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعير او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبيب۔

باب ۵۵۶ صدقة الفطر صاعا من تمر۔

۱۴۱۲۔ حدثنا احمد بن يونس قال حدثنا الليث عن نافع ان عبد الله بن عمر قال امر النبي صلى الله عليه وسلم بزكوة الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعير قال عبد الله فجعل الناس عدله مدين من حنطة۔

باب ۵۵۷ صاع من زبيب۔

۱۴۱۳۔ حدثنا عبد الله بن منير سمع يزيد بن ابي حكيم العدني قال حدثنا سفيان عن زيد بن اسلم قال حدثني عياض بن عبد الله بن سعد بن ابي سرح عن ابي سعيد الخدري قال كنا نعطيها في زمان النبي صلى الله عليه وسلم صاعا من طعام او صاعا من تمر او صاعا من شعير او صاعا من زبيب فلما جاء معاوية وجاءت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت مسلمان پر فرض فرمائی ہے۔

صدقۂ فطر ایک صاع جَو ہیں

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم صدقۂ فطر میں ایک صاع جَو کھلایا کرتے تھے۔

صدقۂ فطر میں ایک صاع کھانا ہے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عامری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش میں سے۔

صدقۂ فطر کا ایک صاع کھجوریں ہیں۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کے لیے حکم دیا کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو دئے جائیں۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ لوگوں نے ان کی جگہ دو مُد گندم مقرر کر لی۔

ایک صاع کشمش

عبد اللہ بن منیر، یزید بن ابی حکیم عدنی، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک صاع کھانا یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا اور گندم کی درآمد شروع ہوئی تو انہوں نے فرمایا۔ میرے خیال میں اس کا ایک مُد دوسری اجناس کے دو مُد

السمراء قال أرى مدا من هذا يعدل مدين.

باب ٥٥٨ الصدقة قبل العيد.

١٤١٤ - حدثنا آدم قال حدثنا حفص بن ميسرة قال حدثني موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بزكاة الفطر قبل خروج الناس إلى الصلوة.

١٤١٥ - حدثنا معاذ بن فضالة قال حدثنا أبو عمر حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم عن عياض بن عبد الله بن سعد عن أبي سعيد الخدري قال كنا نخرج في عهد النبي صلى الله عليه وسلم يوم الفطر صاعا من طعام قال أبو سعيد وكان طعامنا الشعير والزبيب والأقط والتمر.

باب ٥٥٩ صدقة الفطر على الحر والمملوك وقال الزهري في المملوكين للتجارة يزكى في التجارة ويزكى في الفطر.

١٤١٦ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا حماد بن زيد قال حدثنا أيوب عن نافع عن ابن عمر قال فرض النبي صلى الله عليه وسلم صدقة الفطر أو قال رمضان على الذكر والأنثى والحر والمملوك صاعا من تمر أو صاعا من شعير فعدل الناس به نصف صاع من بر فكان ابن عمر يعطي التمر فأعوز أهل المدينة من التمر فأعطى شعيرا وكان ابن عمر يعطي عن الصغير والكبير حتى إن كان يعطي عن بني وكان ابن عمر يعطيها الذين يقبلونها وكانوا يعطون قبل الفطر بيوم أو يومين قال أبو عبد الله بني يعني بني نافع قال كانوا يعطون ليجمع لا للفقراء.

باب ٥٦٠ صدقة الفطر على الصغير والكبير قال أبو عمرو ورأى عمر وعلي وابن عمر وجابر وعائشة وطاؤس وعطاء وابن سيرين أن يزكى مال اليتيم

مُدوں کے برابر ہے۔

صدقۂ فطر نمازِ عید سے پہلے دینا

آدم، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃِ فطر کو لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے دے دینے کا حکم فرمایا۔

معاذ بن فضالہ، ابو عمر حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا نکالا کرتے تھے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ ہمارا کھانا جَو، کشمش، پنیر اور کھجوریں ہوا کرتی تھیں۔

صدقۂ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے۔ زہری کا قول ہے جو غلام تجارت کے لیے ہوں اُن کی زکوٰۃ دی جائے اور اُن کی طرف سے صدقۂ فطر دیا جائے۔

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر یا کہا کہ رمضان فرض کیا ہر مرد اور عورت، آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو۔ لوگوں نے گیہوں کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر کھجوریں دیا کرتے۔ ایک دفعہ اہلِ مدینہ کھجوروں کی تنگی میں مبتلا ہو گئے تو آپ نے جَو دیئے۔ اور حضرت ابن عمر ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیا کرتے یہاں تک کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی۔ اور حضرت ابن عمر اُن لوگوں کو دیتے جو قبول کر لیا کرتے اور عید الفطر سے ایک دو دن پہلے سے دیا کرتے تھے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ بنی سے مراد نافع کا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ لوگ جمع کرنے کے لیے دیتے نہ کہ فقیروں کو۔

صدقۂ فطر ہر چھوٹے اور بڑے پر ہے۔ ابو عمرو نے فرمایا کہ

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر، حضرت عائشہ، طاؤس، عطاء اور ابن سیرین کے نزدیک یتیم کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔ ...

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكَّى مَالُ الْمَجْنُونِ۔

١٤١٧ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ۔

فرمایا کہ لوگوں کے نکلنے سے پہلے ادا کی جائے۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر فرض فرمایا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

حج کا بیان

باب ٩٦١ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ۔

حج کا وجوب اور اس کی فضیلت۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو ناشکری کرے تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے (۳: ۹۷)

١٤١٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بیٹھے ہوئے تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی۔ فضل اسے دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، میرے والد محترم بہت بوڑھے ہو گئے اور سواری پر ٹھہر نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں۔ اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

باب ٩٦٢ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: تمہارے پاس پیدل آئیں گے اور ہر دبلی اونٹنی پر جو ہر دور دراز راستے سے آتی ہیں تاکہ اپنے فائدے کے لیے حاضر ہوں (۲۲: ۲۷، ۲۸) فجاج کشادہ راستے۔

١٤١٩ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً۔

احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اونٹنی سواری پر سوار ہو گئے اور آپ احرام اس وقت باندھتے جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی۔

---

www.alahazratnetwork.org

۱۴۲۰ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ إِهْلَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ أَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِي حَدِيثَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احرام باندھنا اُس وقت ہوتا جب آپ کی سواری سیدھی ہو جاتی ـــــ روایت کیا اسے حضرت انس اور حضرت ابن عباس نے یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو۔

باب ۹۶۳ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا وَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ۔

کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا۔ ابان، مالک بن دینار، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ اُن کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن کو بھیجا تو انہوں نے انہیں کجاوے میں بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروایا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ حج کے لیے کجاوے تیار رکھو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے ـــــ محمد بن ابی بکر، یزید بن زریع، عزرہ بن ثابت، ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے فرمایا کہ حضرت انس نے کجاوے میں بیٹھ کر حج کیا حالانکہ وہ بخیل نہیں تھے اور بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کجاوے پر حج کیا اور اسی میں سامان بھی تھا۔

۱۴۲۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ اذْهَبْ بِأُخْتِكَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَأَحْقَبَهَا عَلَى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! آپ حضرات نے عمرہ کر لیا لیکن میں نے عمرہ نہیں کیا۔ فرمایا، اے عبدالرحمٰن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ انہوں نے اونٹنی پر انہیں پیچھے بٹھا کر عمرہ کروایا۔

باب ۹۶۴ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ۔

۱۴۲۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

حج مبرور کی فضیلت

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی، پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد۔ کہا گیا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ گناہوں سے پاک حج۔

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

١٤٢٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

١٤٢٤- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

بَابٌ ٩٦٥ فَرْضِ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ۔

١٤٢٥- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِيْ مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَأَلْتُهُ مِنْ أَيْنَ يَجُوْزُ أَنْ أَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ۔

بَابٌ ٩٦٦ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔

١٤٢٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَإِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا۔

بَابٌ ٩٦٧ مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

١٤٢٧- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ

عبدالرحمن بن مبارک، خالد، حبیب بن ابی عمرہ، عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں۔ یارسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم بھی جہاد کیا کریں؟ فرمایا کہ افضل جہاد گناہوں سے پاک حج ہے۔

آدم، شعبہ، سیار ابوالحکم، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے اللہ کے لیے حج کیا کہ اس میں نہ کوئی بیہودہ بات ہو اور نہ کسی گناہ کا ارتکاب۔ وہ ایسے لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔

فرض حج اور عمرہ کے اوقات

مالک بن اسماعیل، زہیر، زید بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے جس کے خیمے اور قناتیں تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ عمرہ کا احرام کہاں سے باندھنا جائز ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لیے قرن سے، اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ سے اور اہل شام کے لیے جحفہ سے مقرر فرمایا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے کہ زاد راہ لے لو اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اہل یمن حج کرتے تو زاد راہ ساتھ نہیں رکھا کرتے تھے اور کہتے کہ ہم توکل کرنے والے ہیں۔ جب وہ مکہ مکرمہ آتے تو لوگوں سے مانگتے تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی۔ اور زاد راہ لیا کرو اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے (البقرۃ: ۱۹۷)۔ روایت کیا ہے ابن عیینہ، عمرو نے عکرمہ سے مرسلاً۔

اہل مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ۔

ابن طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل، اہل یمن کے لیے یلملم مقرر فرمایا کہ یہ ان کے میقات ہیں اور ان کے بھی جو دوسری

www.alahazratnetwork.org

ولاهل اليمن يلملم هن لهن ولمن اتى من غيرهن ممن اراد الحج والعمرة ومن كان دون ذلك فمن حيث انشا حتى اهل مكة من مكة۔

باب ۹۶۸ ميقات اهل المدينة ولا يهلوا قبل ذى الحليفة۔

۱۴۲۸ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يهل اهل المدينة من ذى الحليفة واهل الشام من الجحفة واهل نجد من قرن قال عبد الله وبلغنى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ويهل اهل اليمن من يلملم۔

باب ۹۶۹ مهل اهل الشام۔

۱۴۲۹ حدثنا مسدد قال حدثنا حماد عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرن المنازل ولاهل اليمن يلملم فهن لهن ولمن اتى عليهن من غير اهلهن ممن كان يريد الحج والعمرة فمن كان دونهن فمهله من اهله وكذلك حتى اهل مكة يهلون منها۔

باب ۹۷۰ مهل اهل نجد۔

۱۴۳۰ حدثنا علي قال حدثنا سفيان قال حفظناه من الزهرى عن سالم عن ابيه قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنى احمد قال حدثنا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مهل اهل المدينة ذو الحليفة ومهل اهل الشام مهيعة وهى الجحفة واهل نجد قرن قال ابن عمر زعموا ان النبى صلى الله عليه وسلم قال

جگہ سے حج اور عمرہ کا ارادہ کرنے والوں کے لئے ہیں اور جو ان کے اندر رہنے والا ہے تو وہ جہاں سے چلا ہے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھے۔

اہل مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرن سے۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا۔ یہ جگہیں ان کے لیے ہیں اور ان کے علاوہ دوسری جگہوں سے حج اور عمرہ کے ارادہ سے آنے والوں کے لیے ہیں اور جو لوگ ان کے اندر رہتے ہیں وہ جہاں سے حج اور عمرہ کا ارادہ کریں اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک کہ اہل مکہ بھی مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ

علی، سفیان، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے۔ احمد، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کا میقات مہیعہ یعنی جحفہ اور اہل نجد کا قرن۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ لوگوں کا گمان ہے جب کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور اہل یمن کا میقات یلملم ہے۔

www.alahazratnetwork.org

وَلَمْ أَسْمَعْهُ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

بَابُ ٩٧١ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيتِ.

١٤٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا.

بَابُ ٩٧٢ مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ.

١٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

بَابُ ٩٧٣ ذَاتُ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ.

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هَذَانِ الْمِصْرَانِ أَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ.

بَابُ ٩٧٤ الصَّلَاةُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ.

١٤٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

مواقیت کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن۔ یہ ان کے لیے ہیں اور ان کے لیے جو حج یا عمرہ کا ارادہ کرتے ہوئے یہاں سے گزریں اور جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہیں وہ اپنے گھر سے یہاں تک کہ اہل مکہ اپنے مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں

اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ

عبداللہ بن طاؤس کے والد ماجد سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ ان کے لیے ہیں اور ان دوسرے مقامات کے رہنے والوں کے لیے جو حج یا عمرے کے ارادے سے یہاں سے گزریں گے اور جو اندر رہنے والے ہیں وہ اپنے گھروں سے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے۔

اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ دونوں شہر فتح ہو گئے تو لوگ حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: اے امیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا ہے جو ہمارے راستے سے ہٹ کر ہے۔ اگر ہم قرن جانے کا ارادہ کریں تو ہمارے لیے دشوار ہے۔ فرمایا کہ اپنے راستے کی جگہ دیکھو۔ پس ذات عرق ان کا میقات مقرر ہوا۔

ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر سنگریزوں میں اپنی اونٹنی بٹھائی اور نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

باب خروج النبي صلى الله عليه وسلم على طريق الشجرة۔

١٣٣٥۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أنس بن عياض عن عبيد الله عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس وأن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا خرج إلى مكة يصلي في مسجد الشجرة وإذا رجع صلى بذي الحليفة ببطن الوادي وبات حتى يصبح۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے گزرنا۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے نکلتے اور معرس کے راستے سے داخل ہوا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں وادی کے درمیان اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم العقيق واد مبارك۔

١٣٣٦۔ حدثنا الحميدي قال حدثنا الوليد وبشر بن بكر التنيسي قالا حدثنا الأوزاعي قال حدثني يحيى قال حدثني عكرمة أنه سمع ابن عباس يقول إنه سمع عمر يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم بوادي العقيق يقول أتاني الليلة آت من ربي فقال صل في هذا الوادي المبارك وقل عمرة في حجة۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔

حمیدی، ولید اور بشر بن بکر تنیسی، اوزاعی، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے وادی عقیق کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور کہیے کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

١٣٣٧۔ حدثنا محمد بن أبي بكر قال حدثنا فضيل بن سليمان قال حدثنا موسى بن عقبة قال حدثني سالم بن عبد الله عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه رئي وهو في معرس بذي الحليفة ببطن الوادي قيل له إنك ببطحاء مباركة وقد أناخ بنا سالم يتوخى بالمناخ الذي كان عبد الله ينيخ يتحرى معرس رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو أسفل من المسجد الذي ببطن الوادي بينهم وبين الطريق وسط من ذلك۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معرس ذوالحلیفہ یعنی وادی کے درمیان میں تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں اور سالم نے ہمارے ساتھ تلاش کر کے وہیں اونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اونٹ بٹھایا کرتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ٹھہرنے کی جگہ تلاش کرتے اور یہ اس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے درمیان میں ہے یعنی ان کے اور راستے کے درمیان ہے۔

باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثياب

کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا

١٣٣٨۔ حدثنا محمد قال حدثنا أبو عاصم النبيل قال أخبرنا ابن جريج قال أخبرني عطاء أن صفوان بن يعلى أخبره أن يعلى قال لعمر أرني النبي

صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دکھانا جبکہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم حین یوحی إلیه قال فبینما النبی صلی اللہ
علیه وسلم بالجعرانة ومعه نفر من أصحابه جاءه
رجل فقال یا رسول اللہ کیف تری فی رجل أحرم بعمرة
وهو متضمخ بطیب فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعة
فجاءه الوحی فأشار عمر إلی یعلی فجاء یعلی وعلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوب قد أظل به فأدخل رأسه فإذا
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم محمر الوجه وهو
یغط ثم سری عنه فقال أین الذی سأل عن العمرة
فأتی برجل فقال اغسل الطیب الذی بك ثلاث مرات
وانزع عنك الجبة واصنع فی عمرتك کما تصنع فی
حجتك قلت لعطاء أراد الإنقاء حین أمره أن
یغسل ثلاث مرات فقال نعم.

باب [illegible] الطیب عند الإحرام وما یلبس إذا أراد
أن یحرم ویترجل ویدهن وقال ابن عباس یشم
المحرم الریحان وینظر فی المرآة ویتداوی بما
یأکل الزیت والسمن وقال عطاء یتختم ویلبس
الهمیان وطاف ابن عمر وهو محرم وقد حزم علی
بطنه بثوب ولم تر عائشة بالتبان بأسا للذین
یرحلون هودجها.

۱۴۳۹۔ حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان
عن منصور عن سعید بن جبیر قال کان ابن عمر یدهن
بالزیت فذکرته لإبراهیم فقال ما تصنع بقوله
حدثنی الأسود عن عائشة قالت کأنی أنظر إلی وبیص
الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو محرم.

۱۴۴۰۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال أخبرنا مالك
عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبیه عن عائشة زوج النبی
صلی اللہ علیه وسلم قالت کنت أطیب رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم لإحرامه حین یحرم ولحله
قبل أن یطوف بالبیت.

کے متعلق پوچھا۔ آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت تھی۔ ایک
آدمی حاضر ہوا، یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے
عمرہ کا احرام باندھا ہو اور خوشبو میں بسا ہوا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کچھ دیر خاموش رہے پھر وحی آئی تو حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارہ کیا۔
حضرت یعلیٰ آئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ تھا
اور خراٹے لے رہے تھے پھر یہ حالت جاتی رہی تو فرمایا عمرہ کے متعلق
پوچھنے والا کہاں ہے؟ ایک آدمی کو لایا گیا تو فرمایا۔ خوشبو کو تین مرتبہ دھو ڈالو
اور جبہ اپنے جسم سے اتار دو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔ میں
نے عطاء سے کہا آپ کا مقصد صفائی ہوگا جو تین مرتبہ دھونے کے
لیے فرمایا؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت
کیسے کپڑے پہنے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا۔ حضرت ابن عباس
نے فرمایا کہ محرم والا خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے،
روغن زیتون اور گھی جیسی کھانے والی چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال کر سکتا
ہے۔ حضرت عطاء نے فرمایا کہ انگوٹھی پہن سکتا ہے اور ہمیانی باندھ سکتا ہے۔ حضرت ابن عمر
نے احرام کی حالت میں طواف کیا حالانکہ اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا تھا اور حضرت عائشہ
جانگیہ پہننے میں حرج نہیں سمجھتی تھیں ان کے لیے جو ان کے ہودج کو کستے تھے۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر زیتون کا تیل لگایا کرتے۔ میں
نے ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ ان کے قول کا کیا بنا گے جب کہ اسود نے
روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ گویا میں اب
بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی
ہوں اور آپ حالت احرام میں تھے۔

عبد الرحمن بن قاسم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔
میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے لیے بھی خوشبو لگایا
کرتی تھی جبکہ آپ احرام باندھتے تھے اور کھولتے وقت بیت اللہ
کا طواف کرنے سے پہلے۔

www.alahazratnetwork.org

بابٌ مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا۔

١٣٣١۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

جو بالوں کو جما کر احرام باندھے

اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کہتے اور بالوں کو جما کر، تلبیہ کہہ رہے تھے۔

بابٌ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

١٣٣٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

مسجد ذو الحلیفہ کے نزدیک تلبیہ کہنا

علی بن عبد اللہ، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے ـــــ عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لبیک کہنا مگر مسجد کے پاس سے یعنی ذو الحلیفہ کی مسجد کے پاس سے۔

بابٌ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ۔

١٣٣٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَلَا يَتَرَجَّلُ وَلَا يَحُكُّ جَسَدَهُ وَيُلْقِي الْقَمْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْأَرْضِ۔

احرام والا کیسے کپڑے پہنے!

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! احرام والے کون سے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قمیص، عمامے، شلواریں، ٹوپی اور موزے نہ پہنے، ہاں اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن انہیں ٹخنوں سے نیچے کاٹ دے اور وہ کپڑے نہ پہنے جن میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو ـــــ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ احرام والا اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے، اپنے جسم کو کھجایا نہ کرے اور جوئیں اپنے سر اور جسم سے نکال کر زمین پر ڈال دے۔

بابٌ الرُّكُوبِ وَالْإِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ۔

١٣٣٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا

عبد اللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس ایلی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اسامہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے عرفات سے مزدلفہ تک حضرت اسامہ بیٹھے، پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بیٹھے۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر تلبیہ (لبیک) کہتے رہے یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

باب ۸۲۴ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَتَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبْدِلَ ثِيَابَهُ.

۱۳۳۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ تُلْبَسُ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ.

باب ۸۲۵ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

محرم چادر اور ازار وغیرہ کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟

حضرت عائشہ نے حالت احرام میں رنگا ہوا کپڑا پہنا اور فرمایا کہ عورتیں نقاب نہ ڈالیں نہ برقعہ پہنیں اور نہ ایسا کپڑا پہنیں جو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں کسم کو خوشبو نہیں سمجھتا۔ حضرت عائشہ نے زیور پہننے یا کالا کپڑا پہننے میں عورتوں کے لیے کوئی حرج نہیں سمجھا۔ ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے تبدیل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینہ منورہ سے کنگھی کر کے تیل لگا کر اور تہبند و چادر پہن کر روانہ ہوئے۔ آپ نے چادر اور ازار پہننے سے منع نہیں فرمایا مگر جو زعفران سے رنگا ہوا ہو کہ جسم پر لگ جائے۔ صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں تھے۔ پھر اونٹنی پر سوار ہوئے اور بیداء پہنچ کر آپ نے اور آپ کے اصحاب نے تلبیہ کہا اور اپنے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے۔ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور قربانی کے جانور کو ہار پہنانے کی وجہ سے احرام نہیں کھولا۔ پھر مکہ مکرمہ کی بالائی جانب حجون کے پاس ٹھہرے اور آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور طواف کے بعد آپ کعبہ کے نزدیک نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس ہوئے اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کریں۔ پھر اپنے سروں کے بال کتروائیں اور احرام کھول دیں۔ یہ اس کے لیے تھا جس نے قربانی کے جانور کو ہار نہیں پہنایا تھا۔ لہٰذا جس کے ساتھ اس کی بیوی ہو تو وہ اس کے لیے حلال ہے نیز خوشبو اور کپڑے بھی۔

جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے یہ حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، ابن جریج، محمد بن المنکدر سے روایت

www.alahazratnetwork.org

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ۔

١٤٤٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ۔

باب ٩٨٦ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ

١٤٤٨۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا۔

باب ٩٨٧ التَّلْبِيَةِ۔

١٤٤٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

١٤٥٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ۔

باب ٩٨٨ التَّحْمِيْدِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ

ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں چار اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے ذوالحلیفہ میں رات گزاری اور صبح کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی کھڑی ہو گئی تو تلبیہ کہا۔

ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ فرمایا کہ آپ نے میرے خیال میں صبح تک وہیں رات گزاری۔

لبیک کہتے وقت آواز اونچی کرنا

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے دونوں میں لوگوں کو خوب بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے سنا۔

لبیک کہنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لبیک یہ تھا۔ میں تیرے حضور حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں تیرے حضور حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے حضور حاضر ہوں، بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیرے لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے بھی خوب معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیونکر لبیک کہتے تھے۔ میں تیرے حضور حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں تیرے حضور حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ بے شک تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے۔ متابعت کی اس کی ابو معاویہ نے اعمش سے اور شعبہ، سلیمان، خیثمہ، ابو عطیہ کے ذریعے حضرت عائشہ سے سنا۔

احرام باندھتے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح

www.alahazratnetwork.org

عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ۔

بَابُ ۹۸۸ مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً۔

بَابُ ۹۸۹ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى بِالْغَدَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ تَابَعَهُ إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغُسْلِ۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ

اور تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے ساتھ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صبح تک وہیں رات گزاری۔ جب سوار ہو گئے اور وہ بیداء پر سیدھی ہو گئی تو الحمد للہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر حج اور عمرہ کا تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی۔ جب پہنچ گئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں سینگوں والے دو چتکبرے مینڈھے ذبح فرمائے۔ بخاری نے فرمایا کہ بعض نے اس حدیث کو ایوب سے ایک شخص کے واسطے سے حضرت انس سے روایت کیا۔

جو اس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے۔

ابو عاصم، ابن جریج، صالح بن کیسان، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی۔

قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا۔ ابو معمر، عبد الوارث، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو سواری کا حکم فرماتے۔ سواری تیار کر دی جاتی تو اس پر سوار ہو جاتے۔ جب سیدھی ہو جاتی تو قبلہ رخ کھڑے ہو کر تلبیہ کہتے یہاں تک کہ حرم میں پہنچ جاتے۔ پھر رک جاتے حتیٰ کہ جب ذی طویٰ میں پہنچتے تو وہیں رات گزارتے اور صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا ہے۔ متابعت کی اس کی اسماعیل نے ایوب سے غسل کے بارے میں۔

سلیمان بن داؤد ابو الربیع، فلیح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

باب ۹۰۵ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي۔

١٣٥٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ أَمَّا مُوسٰى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي۔

باب ۹۰۶ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ أَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهِ وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلَالَ كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ وَهُوَ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ۔

١٣٥٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ

عنہما جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلنے کا ارادہ کرتے تو تیل لگاتے جس میں کوئی اچھی خوشبو نہ ہوتی، پھر مسجد ذوالحلیفہ میں آتے تو نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے تو جب سواری سیدھی کھڑی ہو جاتی تو کھڑے ہوکر احرام باندھتے پھر فرماتے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

وادی میں اترتے وقت تلبیہ کہنا۔

مجاہد سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے نہیں سنا لیکن آپ نے فرمایا۔۔۔ رہے حضرت موسیٰ تو جب وادی میں اترتے ہیں گویا میں انہیں تلبیہ کہتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں۔ اہل لگنا۔ اِسْتَهْلَلْنَا، اَهْلَلْنَا اور اَلْهِلَال سب سے مراد ظاہر ہونا ہے۔ اِسْتَهَلَّ الْمَطَرُ سے مراد ہے بادل سے نکلا۔ اور وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ۔ اِسْتِهْلَالُ الصَّبِيِّ سے ماخوذ ہے۔

نبی کریم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھے پھر احرام نہ کھولے مگر جب دونوں سے فارغ ہو جائے۔ جب میں مکہ مکرمہ میں آئی تو حیض شروع ہو گیا اور میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو فرمایا۔ سر کے بال کھول دو اور کنگھی کرو پھر حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا قائم مقام ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جنہوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور جنہوں نے حج و عمرہ دونوں کو

www.alahazratnetwork.org

حَلُّوْا وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا۔

جمع کیا تھا انھوں نے ایک ہی طواف کیا۔

باب ۹۹۲ مَنْ أَهَلَّ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۲۵۶ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيْمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہیں۔ اور حضرت سراقہ کے قول کا ذکر کیا — ابن جریج سے محمد بن بکر نے یہ زائد روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ فرمایا تو قربانی دو اور اسی طرح احرام میں رہو جیسے ہو۔

۱۲۵۷ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ۔

حسن بن علی الخلال الہذلی، عبد الصمد، سلیم بن حیان، مروان اصفر سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت علی یمن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

۱۲۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمٍ بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِيْ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِيْ فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِيْ فَمَشَطَتْنِيْ أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِيْ فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی قوم کے پاس بھیجا۔ میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ بطحا میں تھے۔ فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ جس چیز کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس قربانی ہے؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ تو آپ نے مجھے بیت اللہ شریف کے طواف کا حکم فرمایا تو میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا پھر آپ نے حکم فرمایا کہ میں نے احرام کھول دیا۔ میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے کنگھی کی یا میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر آئے تو فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے (ارشاد ہوا ہے کہ حج اور عمرہ کو پورا کرو) اور اگر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو قربانی ذبح کرنے تک آپ نے احرام نہیں کھولا۔

باب ٩٩٣ قول الله تعالى الحج أشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج يسئلونك عن الأهلة قل هي مواقيت للناس والحج وقال ابن عمر أشهر الحج شوال وذو القعدة وعشر من ذي الحجة وقال ابن عباس من السنة أن لا يحرم بالحج إلا في أشهر الحج وكره عثمان أن يحرم من خراسان أو كرمان.

١٤٥٩ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا أبو بكر الحنفي قال حدثنا أفلح بن حميد قال سمعت القاسم بن محمد عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في أشهر الحج وليالي الحج وحرم الحج فنزلنا بسرف قالت فخرج إلى أصحابه فقال من لم يكن منكم معه هدي فأحب أن يجعلها عمرة فليفعل ومن كان معه الهدي فلا قالت فالآخذ بها والتارك لها من أصحابه قالت فأما رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجال من أصحابه فكانوا أهل قوة وكان معهم الهدي فلم يقدروا على العمرة قالت فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبكي فقال ما يبكيك يا هنتاه قلت سمعت قولك لأصحابك فمنعت العمرة قال وما شأنك قلت لا أصلي قال فلا يضيرك إنما أنت امرأة من بنات آدم كتب الله عليك ما كتب عليهن فكوني في حجتك فعسى الله أن يرزقكيها قالت فخرجنا في حجته حتى قدمنا منى فطهرت ثم خرجت من منى فأفضت بالبيت قالت ثم خرجت معه في النفر الآخر حتى نزل المحصب ونزلنا معه فدعا عبد الرحمن بن أبي بكر فقال اخرج بأختك من الحرم فلتهل بعمرة ثم افرغا ثم ائتيا ههنا فإني أنظركما حتى تأتياني قالت فخرجنا حتى إذا فرغت وفرغت من الطواف ثم جئته بسحر فقال هل فرغتم فقلت نعم فآذن بالرحيل في

ارشاد فرمایا کہ حج کے معروف مہینے ہیں، جو ان میں حج کا قصد کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو، نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے جھگڑا۔ تم سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ وہ لوگوں کے وقت معلوم کرنے اور حج کے لیے ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا سنت یہ ہے کہ حج کا احرام حج کے مہینوں ہی میں باندھے اور حضرت عثمان نے ناپسند فرمایا کہ کوئی خراسان یا کرمان سے احرام باندھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کے دنوں اور راتوں میں نکلے۔ ہم مقام سرف میں اترے تو آپ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: تم میں سے جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے اور وہ عمرہ بنانا چاہے تو بنا لے اور جس کے ساتھ قربانی ہو تو وہ ایسا نہ کرے۔ آپ کے اصحاب میں سے بعض نے ایسا کیا اور بعض نے نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے بعض لوگ طاقت ور تھے اور ان کے پاس قربانی کے جانور تھے لہٰذا عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا: اے بھولی، کیوں رو رہی ہو؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نے آپ کو اپنے اصحاب سے فرماتے ہوئے سنا تو میں عمرہ سے روک دی گئی۔ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نماز نہیں پڑھ سکتی۔ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، تم بھی حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو۔ تمہارے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے وہی لکھا ہے جو ان کے لیے لکھا، لہٰذا تم حج کرتی رہو، ممکن ہے اللہ تعالیٰ تمہیں یہ بھی نصیب کر دے۔ ہم آپ کے ساتھ حج کے لیے نکلے یہاں تک کہ منیٰ میں پہنچے تو میں پاک ہو گئی۔ پھر منیٰ سے نکل کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی یہاں تک کہ آپ محصب میں ٹھہرے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہرے تو آپ نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر کو بلا کر فرمایا: اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ تاکہ یہ عمرہ کا احرام باندھے، پھر تم دونوں فارغ ہو کر یہیں آ جانا، میں تمہارا انتظار کروں گا۔ پس ہم نکلے یہاں تک کہ میں فارغ ہوئی اور طواف سے فارغ ہو گئے تو سحری کے وقت حاضر خدمت ہوئی۔ فرمایا: کیا تم فارغ ہو گئے؟ عرض گزار ہوئی: ہاں۔ تب آپ نے اپنے اصحاب کو کوچ کا حکم فرما دیا۔ پس لوگ مدینہ منورہ کی طرف

أصحابه فارتحل الناس فمر متوجهاً إلى المدينة ضير من ضار يضير ضيراً ويقال ضار يضور ضوراً وضر يضر ضراً.

باب ٣١٥ التمتع والقران والإفراد بالحج وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدي.

١٣٦٠ حدثنا عثمان قال حدثنا جرير عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت خرجنا مع النبي ﷺ ولا نرى إلا أنه الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبيت فأمر النبي صلى الله عليه وسلم من لم يكن ساق الهدي أن يحل فحل من لم يكن ساق الهدي ونساؤه لم يسقن فأحللن قالت عائشة فحضت فلم أطف بالبيت فلما كانت ليلة الحصبة قلت يا رسول الله يرجع الناس بعمرة وحجة وأرجع أنا بحجة قال وما طفت ليالي قدمنا مكة قلت لا قال فاذهبي مع أخيك إلى التنعيم فأهلي بعمرة ثم موعدك كذا وكذا قالت صفية ما أراني إلا حابستهم قال عقرى حلقى أو ما طفت يوم النحر قالت قلت بلى قال لا بأس انفري قالت عائشة فلقيني النبي ﷺ وهو مصعد من مكة وأنا منهبطة عليها أو أنا مصعدة وهو منهبط منها.

١٣٦١ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن أبي الأسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة بن الزبير عن عائشة أنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحجة وعمرة ومنا من أهل بالحج وأهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فأما من أهل بالحج أو جمع الحج والعمرة لم يحلوا حتى كان يوم النحر.

١٣٦٢ حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر

ترجمہ: ضَیر، ضارَ یَضیرُ ضَیرًا سے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ضارَ یَضُورُ ضَورًا۔ اور ضَرَّ یَضُرُّ ضَرًّا ہے۔

باب: حج تمتع، قران اور افراد اور جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو اس کا حج فسخ کرنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم حج ہی کا ارادہ رکھتے تھے۔ جب ہم پہنچ گئے تو بیت اللہ کا طواف کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے۔ چنانچہ جو قربانی کا جانور نہیں لائے تھے انہوں نے احرام کھول دیا۔ آپ کی ازواج مطہرات بھی قربانی نہیں لائی تھیں، انہوں نے بھی احرام کھول دیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اس لئے میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی۔ جب محصب کی رات آئی تو میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ فرمایا: کیا جن راتوں میں ہم آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو، پھر تم سے فلاں فلاں جگہ ملاقات ہوگی۔ حضرت صفیہ نے کہا: میرا تو یہی خیال ہے کہ میں آپ لوگوں کو روک لوں گی۔ فرمایا: عقریٰ حلقیٰ! کیا تم نے قربانی کے دن طواف نہیں کیا تھا؟ عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: تو کوئی حرج نہیں، چلو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب ملاقات ہوئی تو آپ مکہ کی چڑھائی چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی، یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ اتر رہے تھے۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، ابو الاسود محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا، بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ جنہوں نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج و عمرہ دونوں کا، انہوں نے قربانی کے دن تک احرام نہیں کھولا۔

[illegible]

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَاٰى عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِاَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ اَحَدٍ۔

١٤٦٣ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَّيَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْاَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُّهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهٗ۔

١٤٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِالْحِلِّ۔

١٤٦٥ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُّ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُّ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ۔

١٤٦٦ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِيْ نَاسٌ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَمَرَنِيْ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَجُلًا يَّقُوْلُ لِيْ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ وَّعُمْرَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ اَقِمْ عِنْدِيْ فَاَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِيْ قَالَ

ہے کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے درمیان موجود تھا حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے اور یہ کہ دونوں کو جمع کیا جائے جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو دونوں کا احرام باندھا یعنی حج و عمرہ دونوں کا لبیک کہا اور فرمایا میں کسی ایک کے کہنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر سب سے بڑا گناہ خیال کیا کرتے تھے اور محرم کو صفر بنا لیا کرتے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم بھر جائے نشان مٹ جائے اور صفر گزر جائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ حلال ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چار ذی الحجہ کی صبح حج کا احرام باندھے ہوئے آئے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں۔ لوگوں نے یہ بہت بڑی بات سمجھی اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیسا حلال؟ فرمایا کہ پورے طور پر حلال۔

محمد بن مثنیٰ، غندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ عمرہ کا احرام کھول دیا لیکن آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا میں احرام نہیں کھول سکتا جب تک کہ قربانی کر لوں۔

ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہ میں نے تمتع کا ارادہ کیا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے حکم دیا۔ پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی مجھ سے کہہ رہا ہے: حج مبرور اور عمرہ مقبول۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا میرے پاس ٹھہرو میں اپنے مال سے تمہارا حصہ مقرر کر دوں گا۔ شعبہ نے کہا میں نے پوچھا ایسا آپ نے کیوں کیا۔

شُعْبَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتَ۔

١٣٦٧ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ لِي أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ تَصِيرُ الْآنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو شِهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هٰذَا۔

١٣٦٨ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلَى أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا عَنْكَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا۔

بَابُ ٩٩٥ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ۔

١٣٦٩ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً۔

بَابُ ٩٩٦ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ۔

١٣٧٠ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

کس لیے؟ فرمایا اس خواب کی وجہ سے جو تم نے دیکھا۔

ابو شہاب سے روایت ہے کہ میں تمتع کرنے والے کی حیثیت سے عمرہ کے ساتھ آٹھویں ذی الحجہ سے تین روز پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچ گیا۔ اہل مکہ سے بعض لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکی ہو جائے گا۔ میں اس کا حکم دریافت کرنے کے لئے حضرت عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب کہ آپ کے ساتھ قربانی کے جانور ہانک کر لے گئے تھے اور انہوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دو اور بال کتروا کر حلال ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ جب آٹھویں ذی الحجہ ہو تو حج کا احرام باندھ لینا اور جو احرام باندھ کر آئے ہو اس کا تمتع کر لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم تمتع کیسے کریں جب کہ ہم نے حج کا نام لیا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو میں بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دیا ہے۔ لیکن میرے لئے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے۔ پس لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ابو شہاب کی اور کوئی مسند حدیث نہیں ہے۔

قتیبہ بن سعید، حجاج بن محمد اعور، شعبہ، عمرو بن مرہ، حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عثمان میں عسفان کے مقام پر تمتع کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ چنانچہ حضرت علی نے کہا کہ آپ ایسے فعل سے روکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ حضرت عثمان نے کہا کہ ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیجئے۔ جب حضرت علی نے یہ بات دیکھی تو دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لیا۔

جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے

مسدد، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اور ہم حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہم نے اسے عمرہ بنا لیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کرنا۔

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن قتادة قال حدثني مطرف عن عمران بن حصين قال تمتعنا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ونزل القرآن قال رجل برأيه ما شاء۔

باب ۹۹۰ قول الله عز وجل ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام وقال أبو كامل فضيل بن حسين البصري۔

١٤٧١ - حدثنا أبو معشر البراء قال حدثنا عثمان بن غياث عن عكرمة عن ابن عباس أنه سئل عن متعة الحج فقال أهل المهاجرون والأنصار وأزواج النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع وأهللنا فلما قدمنا مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا إهلالكم بالحج عمرة إلا من قلد الهدي طفنا بالبيت وبالصفا والمروة وأتينا النساء ولبسنا الثياب وقال من قلد الهدي فإنه لا يحل له حتى يبلغ الهدي محله ثم أمرنا عشية التروية أن نهل بالحج فإذا فرغنا من المناسك جئنا فطفنا بالبيت وبالصفا والمروة فقد تم حجنا وعلينا الهدي كما قال الله عز وجل فما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجعتم إلى أمصاركم الشاة تجزي فجمعوا نسكين في عام بين الحج والعمرة فإن الله أنزله في كتابه وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم وأباحه للناس غير أهل مكة قال الله تعالى ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام وأشهر الحج التي ذكر الله تعالى في كتابه شوال وذو القعدة وذو الحجة فمن تمتع في هذه الأشهر فعليه دم أو صوم والرفث الجماع والفسوق المعاصي والجدال المراء۔

باب ۹۹۱ الاغتسال عند دخول مكة۔

١٤٧٢ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا ابن علية

ساتھ فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کیا اور قرآن نازل ہوا پھر ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ کا مطلب ہے: یہ اس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔ اور ابو کامل فضیل بن حسین بصری سے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج تمتع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: مہاجرین و انصار اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھا اور ہم نے بھی۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے احرام کو عمرہ کا بنا لو مگر جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا ہے۔ ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا ہم اپنی بیویوں کے پاس گئے اور کپڑے پہنے۔ فرمایا کہ جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا ہے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے۔ پھر آٹھ ذوالحجہ کی شام کو فرمایا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں۔ جب ہم مناسک سے فارغ ہو گئے تو ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ تو ہمارا حج پورا ہو گیا اور ہم پر قربانی ہی جیسا کہ ارشاد باری ہے پھر جو قربانی میسر آئے۔ جسے میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے حج کے دنوں میں اور سات جب اپنے شہروں کو لوٹ جاؤ۔ بکری بھی کافی ہے۔ لوگوں نے ایک سال میں حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ سب لوگوں کے لیے جائز کیا ہے جو مکہ کے رہنے والے نہ ہوں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: یہ اس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے قریب نہ رہتے ہوں اور حج کے مہینے وہی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ جو ان مہینوں میں تمتع کرے تو اس پر قربانی یا روزے ہیں۔ رفث جماع، فسوق گناہ، جدال جھگڑا۔

باب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حرم

rathecwork.org

أخبرنا أيوب عن نافع قال كان ابن عمر إذا دخل أدنى الحرم أمسك عن التلبية ثم يبيت بذي طوى ثم يصلي به الصبح ويغتسل ويحدث أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك.

باب ۹۹۹ دخول مكة نهارا أو ليلا.

۱۴۷۳ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله حدثني نافع عن ابن عمر قال بات النبي صلى الله عليه وسلم بذي طوى حتى أصبح ثم دخل مكة وكان ابن عمر يفعله.

باب ۱۰۰۰ من أين يدخل مكة.

۱۴۷۴ - حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثني معن حدثني مالك عن نافع عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل مكة من الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى.

باب ۱۰۰۱ من أين يخرج من مكة.

۱۴۷۵ - حدثنا مسدد بن مسرهد البصري حدثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل مكة من كداء من الثنية العليا التي بالبطحاء وخرج من الثنية السفلى.

۱۴۷۶ - حدثنا الحميدي ومحمد بن المثنى قالا حدثنا سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم لما جاء إلى مكة دخلها من أعلاها وخرج من أسفلها.

۱۴۷۷ - حدثنا محمود حدثنا أبو أسامة قال حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح من كداء وخرج من كدا من أعلى مكة.

کے نزدیک پہنچتے تو تلبیہ کہنا موقوف کر دیتے۔ پھر ذی طویٰ میں رات گزارتے اور وہاں صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی طویٰ میں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہو۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ثنیۃ العلیا (اونچی گھاٹی) کی طرف سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلیٰ کی جانب سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

مکہ مکرمہ کس طرف سے نکلے

مسدد بن مسرہد بصری، یحییٰ، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کدا کے مقام پر ثنیۃ العلیا سے داخل ہوئے جو بطحا میں ہے اور ثنیۃ سفلیٰ سے باہر تشریف لے گئے۔

حمیدی اور محمد بن مثنیٰ، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بلند جانب کی طرف سے اس میں داخل ہوئے اور نیچے کی جانب سے باہر تشریف لے گئے۔

محمود، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور کدیٰ سے جو مکہ مکرمہ کے اوپر والی جانب ہے باہر تشریف لے گئے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۳۷۸ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلٰى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى وَاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَتْ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی طرف یعنی مکہ مکرمہ کی بالائی طرف سے داخل ہوئے۔ ہشام کا بیان ہے کہ حضرت عروہ دونوں جانب یعنی کداء اور کُدیٰ سے داخل ہوتے بلکہ زیادہ تر کُدیٰ سے داخل ہوتے کیونکہ دونوں میں سے یہ راستہ ان کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب تھا۔

۱۳۷۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، حاتم، ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء سے یعنی مکہ مکرمہ کے بالائی حصے سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ اکثر کُدیٰ کی جانب سے داخل ہوتے اور دونوں میں سے یہ راستہ ان کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب تھا۔

۱۳۸۰ ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ ان دونوں جانب سے داخل ہوا کرتے لیکن اکثر کُدیٰ کی جانب سے کیونکہ دونوں میں سے یہ ان کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب تھا۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ کداء اور کُدیٰ دو جگہوں کے نام ہیں۔

بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ

مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اس کی تعمیر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے مرجع اور جائے امن بنایا اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔ اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھیں۔ فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا سا فائدہ دوں گا پھر اسے عذاب جہنم کی طرف مجبور کروں گا اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ اور جب ابراہیم و اسماعیل بیت اللہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے۔ اے رب! اسے ہم سے قبول کر، بے شک تو ہی سننے اور جاننے والا ہے۔ اے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار رکھنا اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ کو اپنا مطیع رکھنا۔ ہمیں عبادت کرنے کے طریقے دکھا اور ہماری طرف رجوع فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے

استرحضتم۔

١٣٨١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ۔

١٣٨٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ۔

١٣٨٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاؤُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاؤُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ۔

والا تھا وہاں سے۔

عبداللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کعبہ کی تعمیر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عباس پتھر ڈھونے لگے۔ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنی ازار گردن پر رکھ لو۔ آپ نے ایسا کیا تو زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ فرمایا کہ میری ازار، میری ازار۔ چنانچہ وہ آپ کے جسم سے باندھ دی گئی۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن ابی بکر، حضرت عبداللہ بن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم والی بنیادوں سے کم کر دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں بنا دیتے؟ فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کو کفر سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا تو ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سنی تو میرے خیال میں یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں رکنوں کو بوسہ دینا چھوڑ دیا تھا جو حطیم کے نزدیک ہیں کیونکہ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں اٹھایا گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حطیم کی دیوار کے متعلق پوچھا کہ وہ بھی بیت اللہ میں شامل ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ پھر اسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس پونجی کم ہو گئی۔ میں نے عرض کی کہ دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم نے ایسا کیا تاکہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کو جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا تو مجھے خدشہ ہے کہ ان کے دل انکار کریں گے ورنہ میں دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر لیتا اور دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

۱۳۸۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا. وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِي بَابًا.

ہشام کے واسطہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر چھوڑنے کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتا کیونکہ قریش نے اس کی بنیادوں کو کم کر دیا ہے اور میں اس کے پیچھے دروازہ بناتا۔ ابو معاویہ نے ہشام سے روایت کی کہ خلف سے مراد دروازہ ہے۔

۱۳۸۵ - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ قَالَ جَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكَهُ الْآنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ فَقَالَ هَا هُنَا قَالَ جَرِيرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کا جاہلیت کے ساتھ زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیت اللہ کو گرا کر اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا تھا اور اسے زمین کے برابر کر دیتا اور اس کے دو دروازے رکھتا، ایک شرقی اور دوسرا غربی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ یہی چیز تھی جس نے حضرت ابن زبیر کو اسے گرانے پر آمادہ کیا۔ یزید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن زبیر کے وقت میں حاضر تھا جب کہ انہوں نے اسے گرا کر بنایا اور حطیم کو اس میں شامل کیا اور میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے پتھر دیکھے جو اونٹ کے کوہان کی طرح تھے۔ جریر کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ وہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: ابھی دکھاتا ہوں۔ پس میں ان کے ساتھ حطیم میں داخل ہوا تو انہوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں۔ جریر نے حطیم سے چھ ہاتھ کا اندازہ لگایا یا اس کے قریب تھا۔

بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهِ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. وَقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

حرم کی فضیلت۔ کلام الٰہی ہے: بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں اس شہر کے رب کی جس نے اسے حرم بنایا اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداری کرنے والوں میں رہوں۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: کیا ہم نے انہیں امن والے حرم میں آباد نہیں کیا جس کی طرف ہر قسم کے پھل کھچے آتے ہیں ہمارے پاس سے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۲۸:۵۷)

۱۳۸۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: اس شہر کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہاں کا کانٹا نہ توڑا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔

خَلَاهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا.

بَابُ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ. الْبَادِي الطَّارِي، مَعْكُوفًا مَحْبُوسًا.

مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت نیز خاص طور پر مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور روکتے ہیں اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے یکساں کیا ہے کہ وہاں رہنے والا اور مسافر اور جو اس میں ناحق زیادتی کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔ البادی الطاری فرمایا۔ اور معکوفاً سے مراد ہے روکا ہوا۔

۱۴۸۷ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ الْآيَةَ.

عمرو بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ مکہ مکرمہ کے اندر اپنے کاشانۂ اقدس میں کہاں اتریں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے کوئی مکان یا گھر چھوڑا ہے! ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے جب کہ حضرت جعفر اور حضرت علی کو کچھ نہیں دیا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے جبکہ عقیل اور طالب کافر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے کہ مومن کافر کی میراث نہیں پاتا۔ ابن شہاب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تاویل کرتے ہیں: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی ان میں سے بعض بعض کے والی ہیں (۸: ۷۲)۔

بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں نزولِ اجلال۔

۱۴۸۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مکہ مکرمہ میں پہنچنے والے تھے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

۱۴۸۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ دوسرے دن آپ منیٰ میں تھے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی

www.alahazratnetwork.org

النحر وهو بمنى نحن نازلون غدا بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر يعني بذلك المحصب وذلك أن قريشا وكنانة تحالفت على بني هاشم وبني عبد المطلب أو بني المطلب أن لا يناكحوهم ولا يبايعوهم حتى يسلموا إليهم النبي صلى الله عليه وسلم وقال سلامة عن عقيل ويحيى بن الضحاك عن الأوزاعي أخبرني ابن شهاب وقالا بني هاشم وبني المطلب قال أبو عبد الله بني المطلب أشبه.

باب قول الله تعالى وإذ قال إبراهيم رب اجعل هذا البلد آمنا واجنبني وبني أن نعبد الأصنام رب إنهن أضللن كثيرا من الناس إلى قوله لعلهم يشكرون.

باب قول الله تعالى جعل الله الكعبة البيت الحرام قياما للناس والشهر الحرام إلى قوله وأن الله بكل شيء عليم.

١٣٩٠ - حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا زياد بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة.

١٣٩١ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ح وحدثني محمد بن مقاتل قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا محمد بن أبي حفصة عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كانوا يصومون عاشوراء قبل أن يفرض رمضان وكان يوما تستر فيه الكعبة فلما فرض الله رمضان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاء أن يصومه فليصمه ومن شاء أن يتركه فليتركه.

١٣٩٢ - حدثنا أحمد بن حفص قال حدثني أبي قال حدثنا إبراهيم عن الحجاج بن حجاج عن قتادة

قسمیں کھائی تھیں، اس سے محصب ہیں۔ ہوا یہ کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب یا بنی مطلب کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ ان سے شادی بیاہ نہیں کریں گے اور نہ خرید و فروخت۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے سپرد کر دیں ــــ سلامہ، عقیل اور یحییٰ بن ضحاک، اوزاعی ابن شہاب سے روایت ہے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ بنی المطلب زیادہ مناسب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بچا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔ اے میرے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا... لعلهم يشكرون تک (۱۴، ۳۵)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ نے کعبہ کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والا مہینہ... بكل شيء عليم تک (۵، ۹۷)

علی بن عبد اللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن مسیب
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ــــ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، محمد بن ابو حفصہ، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے اور اس دن کعبہ کو غلاف پہنایا جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

احمد بن حفص کے والد، ابراہیم، حجاج، قتادہ، عبد اللہ بن
ابو عتبہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

www.alahazratnetwork.org

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تَابَعَهُ أَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ أَبَا سَعِيدٍ.

بَابُ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ.

۱۴۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ إِلَى شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهُ قُلْتُ إِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْءَانِ أَقْتَدِي بِهِمَا.

بَابُ هَدْمِ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ.

۱۴۹۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا.

۱۴۹۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ.

۱۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ کا حج و عمرہ یاجوج و ماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا ـــــ متابعت کی ہے ابان اور عمران نے قتادہ سے ـــــ عبدالرحمٰن نے شعبہ سے روایت کی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بیت اللہ کا حج موقوف ہو جائے۔ لیکن پہلا اکثر نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ قتادہ نے عبداللہ سے سنا اور عبداللہ نے ابو سعید سے سنا۔

کعبہ پر غلاف چڑھانا

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، سفیان، واصل احدب، ابو وائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کی طرف آیا ـــــ قبیصہ، سفیان، واصل، ابو وائل سے روایت ہے کہ میں کعبہ میں شیبہ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا تو کہا اس مجلس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ سونا چاندی نہیں چھوڑوں گا مگر اسے بانٹ دوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے دونوں پیش رو تو ایسا نہیں کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں ان دونوں ہی کی پیروی کرتا ہوں۔

کعبہ کو گرانا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا تو وہ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔

عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن اخنس، ابن ابو ملیکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گویا میں اس کالے آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

حجر اسود کے بارے میں

عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور بوسہ دے کر کہا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے

www.alahazratnetwork.org

أنه جاء إلى الحجر الأسود فقبله فقال إني أعلم أنك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا أني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقبلك ما قبلتك.

... نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

باب ١١ إغلاق البيت ويصلي في أي نواحي البيت شاء

خانۂ کعبہ کو بند کرکے بیت اللہ کی جس طرف چاہے منہ کرکے نماز پڑھے۔

١٤٩٧ - حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه أنه قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم البيت هو وأسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة فأغلقوا عليهم فلما فتحوا كنت أول من ولج فلقيت بلالا فسألته هل صلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم بين العمودين اليمانيين.

سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ انھوں نے دروازہ بند کر لیا اور جب کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا۔ پس حضرت بلال سے ملا تو میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی؟ کہا: ہاں، دونوں یمانی ستونوں کے درمیان پڑھی۔

باب ١٢ الصلاة في الكعبة

کعبہ میں نماز پڑھنا

١٤٩٨ - حدثنا أحمد بن محمد قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر أنه كان إذا دخل الكعبة مشى قبل الوجه حين يدخل ويجعل الباب قبل الظهر يمشي حتى يكون بينه وبين الجدار الذي قبل وجهه قريبا من ثلاثة أذرع فيصلي يتوخى المكان الذي أخبره بلال أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى فيه وليس على أحد بأس أن يصلي في أي نواحي البيت شاء.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو سامنے کی طرف چلتے، پیچھے جاتے ہی داخل ہوتے، دروازے کو پیٹھ کے پیچھے کرکے چلتے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان قریباً تین گز کا فاصلہ رہ جاتا کیونکہ اس جگہ نماز پڑھنے کا قصد کرتے جو انھیں حضرت بلال نے بتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی۔ اور اس بارے میں کسی کے لیے مضائقہ نہیں ہے کہ بیت اللہ میں جس طرف چاہے منہ کرکے نماز پڑھے۔

ف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اس جگہ پر خاص طور پر نماز پڑھنا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہوتی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ صحابۂ کرام کی نظروں میں زمین کا وہ حصہ متبرک ہو جاتا تھا جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اطہر مس ہوا ہوتا۔ اسی لیے دولت عثمانیہ کے راسخ العقیدہ مسلمانوں نے ایسی تمام جگہوں پر یادگاریں تعمیر کردی تھیں لیکن جب دشمنان رسول کا جزیرۂ عرب پر تسلط ہوا تو انھوں نے محبت و عقیدت کی ان تمام نشانیوں کو مسمار کرکے اپنے دل کی لگی بجھائی اور سچے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کرکے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ سارے ہی مسلمان کہلانے والوں کو حق جوئی کی دولت عطا فرمائے، آمین۔

باب ١٣ من لم يدخل الكعبة وكان

جو کعبہ میں داخل نہ ہو۔ حضرت ابن عمر اکثر حج کرتے اور داخل نہ

ابن عمر يحج كثيرا ولا يدخل۔

۱۴۹۹۔ حدثنا مسدد قال حدثنا خالد بن عبد الله أخبرنا إسماعيل بن أبي خالد عن عبد الله بن أبي أوفى قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت وصلى خلف المقام ركعتين ومعه من يستره من الناس فقال له رجل أدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم الكعبة قال لا۔

باب من كبر في نواحي الكعبة۔

۱۵۰۰۔ حدثنا أبو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا أيوب قال حدثنا عكرمة عن ابن عباس قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم أبى أن يدخل البيت وفيه الآلهة فأمر بها فأخرجت فأخرجوا صورة إبراهيم وإسماعيل في أيديهما الأزلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاتلهم الله أما والله قد علموا أنهما لم يستقسما بها قط فدخل البيت فكبر في نواحيه ولم يصل فيه۔

باب كيف كان بدء الرمل۔

۱۵۰۱۔ حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد هو ابن زيد عن أيوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه فقال المشركون إنه يقدم عليكم وفد وهنهم حمى يثرب فأمرهم النبي صلى الله عليه وسلم أن يرملوا الأشواط الثلاثة وأن يمشوا ما بين الركنين ولم يمنعه أن يأمرهم أن يرملوا الأشواط كلها إلا الإبقاء عليهم۔

باب استلام الحجر الأسود حين يقدم مكة أول ما يطوف ويرمل ثلاثا۔

۱۵۰۲۔ حدثنا أصبغ قال أخبرني ابن وهب عن يونس عن الزهري عن سالم عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين يقدم مكة إذا استلم

بیٹھے۔

اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور ایک آپ کے ساتھ تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا۔ کسی نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے؟ کہا نہیں۔

جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر داخل ہونے سے انکار فرمایا کیونکہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پانسے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ انہیں ہلاک کرے۔ خدا کی قسم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان دونوں نے ہرگز انہیں نہیں پھینکا۔ آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تکبیر کہی اور اس میں نماز نہ پڑھی۔

رمل کی ابتدا کیسے ہوئی؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بھی تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے پاس وہ لوگ آرہے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں اکڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان حسب معمول چلیں اور آپ کو یہ حکم دینے سے کسی چیز نے نہیں روکا کہ تمام پھیروں میں اکڑ کر چلیں مگر ان کی سہولت کے خیال نے۔

جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ رمل کرے۔

سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو پہلا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے پہلے تین

www.alahazratnetwork.org

الركن الأسود أول ما يطوف يخب ثلاثة أطواف من السبع.

باب ۸۰۷ الرمل في الحج والعمرة.

۱۵۰۳ - حدثنا محمد قال حدثنا سريج بن النعمان قال حدثنا فليح عن نافع عن ابن عمر قال سعى النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة أشواط ومشى أربعة في الحج والعمرة تابعه الليث قال حدثني كثير بن فرقد عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۵۰۴ - حدثنا سعيد بن أبي مريم قال أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد بن أسلم عن أبيه أن عمر بن الخطاب قال للركن أما والله إني لأعلم أنك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا أني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استلمك ما استلمتك فاستلمه ثم قال فما لنا وللرمل إنما كنا راءينا به المشركين وقد أهلكهم الله ثم قال شيء صنعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا نحب أن نتركه.

۱۵۰۵ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال ما تركت استلام هذين الركنين في شدة ولا رخاء منذ رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلمهما قلت لنافع أكان ابن عمر يمشي بين الركنين قال إنما كان يمشي ليكون أيسر لاستلامه.

باب ۸۰۸ استلام الركن بالمحجن.

۱۵۰۶ - حدثنا أحمد بن صالح ويحيى بن سليمان قال حدثنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال طاف النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع على بعير يستلم الركن بمحجن تابعه الدراوردي عن ابن أخي الزهري عن عمه.

باب ۸۰۹ من لم يستلم إلا الركنين

سکے اور آپ دوڑتے۔

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں حسب معمول چلے حج اور عمرے میں۔ متابعت کی اس کی لیث نے اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے کثیر بن فرقد نے حضرت ابن عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود سے کہا: خدا کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ پھر بوسہ دیا۔ پھر فرمایا: ہمارا رمل سے کیا واسطہ؟ ہم نے تو مشرکوں کو دکھانے کے لیے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا ہے، ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے تنگی اور آسانی میں ان دونوں رکنوں کو بوسہ دینا ترک نہیں کیا جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے نافع سے کہا: کیا حضرت ابن عمر دونوں رکنوں کے درمیان حسب معمول چلتے؟ فرمایا کہ حسب معمول چلتے تاکہ آسانی سے بوسہ لے سکیں۔

لکڑی کے ذریعے حجر اسود کو بوسہ دینا

احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو لکڑی کے ساتھ بوسہ دیا۔ متابعت کی اس کی دراوردی نے زہری کے بھتیجے سے اور انہوں نے اپنے چچا سے۔

جو بوسہ نہ دے مگر صرف دونوں یمانی رکنوں کو چھو کر

www.alahazratnetwork.org

أيمن بيده وقال محمد بن بكر أخبرنا ابن جريج أخبرني عمرو بن دينار عن أبي الشعثاء أنه قال ومن يتقي شيئا من البيت وكان معاوية يستلم الأركان فقال له ابن عباس إنه لا يستلم هذان الركنان فقال ليس شيء من البيت مهجورا وكان ابن الزبير يستلمهن كلهن.

١٥٠٥ - حدثنا أبو الوليد حدثنا ليث عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال لم أر النبي ﷺ يستلم من البيت إلا الركنين اليمانيين.

باب تقبيل الحجر

١٥٠٦ - حدثنا أحمد بن سنان حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا ورقاء أخبرنا زيد بن أسلم عن أبيه قال رأيت عمر بن الخطاب قبل الحجر وقال لولا أني رأيت رسول الله ﷺ قبلك ما قبلتك.

١٥٠٧ - حدثنا مسدد حدثنا حماد عن الزبير بن عربي قال سأل رجل ابن عمر عن استلام الحجر فقال رأيت رسول الله ﷺ يستلمه ويقبله قال أرأيت إن زحمت أرأيت إن غلبت قال اجعل أرأيت باليمن رأيت رسول الله ﷺ يستلمه ويقبله وقال محمد بن يوسف الفربري وجدت في كتاب أبي جعفر قال أبو عبد الله الزبير بن عدي كوفي والزبير بن عربي بصري.

باب من أشار إلى الركن إذا أتى عليه

١٥٠٨ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا عبد الوهاب قال حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس قال طاف النبي ﷺ بالبيت على بعير كلما أتى على الركن أشار إليه بشيء.

باب التكبير عند الركن

١٥٠٩ - حدثنا مسدد قال حدثنا خالد بن عبد الله

ابن جریج کو عمرو بن دینار، ابو الشعثاء نے خبر دی کہ بیت اللہ کی کسی چیز سے کون پرہیز کر سکتا ہے جبکہ حضرت معاویہ تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عباس نے ان سے کہا۔ ہم تو بوسہ نہیں دیتے مگر ان دونوں کو۔ تو انہوں نے کہا بیت اللہ کی کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے اور حضرت ابن زبیر بھی تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے کسی رکن کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یمانی رکنوں کو۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہا۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

زبیر بن عربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چھوتے ہوئے دیکھا۔ سائل نے کہا۔ اگر میں بھیڑ میں پھنس جاؤں، اگر میں مغلوب ہو جاؤں؟ فرمایا۔ اگر مگر کو یمن میں رہنے دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چھوتے ہوئے دیکھا۔ محمد بن یوسف فربری نے ابو جعفر کی کتاب میں پایا کہ امام ابو عبداللہ نے فرمایا۔ زبیر بن عدی کوفی اور زبیر بن عربی بصری ہے۔

حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا جب کہ اس کے پاس آئے

محمد بن مثنی، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ پر بیت اللہ کا طواف کیا اور جب حجر اسود کے پاس آتے تو ایک چیز کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کرتے۔

حجر اسود کے پاس تکبیر کہنا

مسدد، خالد بن عبداللہ، خالد، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت

www.alahazratnetwork.org

قال حدثنا خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس قال طاف النبي صلى الله عليه وسلم بالبيت على بعير كلما أتى الركن أشار إليه بشيء عنده وكبر تابعه إبراهيم بن طهمان عن خالد الحذاء.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا۔ جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کرتے جو پاس ہوتی اور اللہ اکبر کہتے۔ متابعت کی اس کی ابراہیم بن طہمان نے خالد الحذاء سے۔

باب ۱۲۳ من طاف بالبيت إذا قدم مكة قبل أن يرجع إلى بيته ثم صلى ركعتين ثم خرج إلى الصفا.

جو مکہ آئے اور اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر صفا کی طرف نکلے۔

۱۵۱۲ - حدثنا أصبغ عن ابن وهب قال أخبرني عمرو عن محمد بن عبد الرحمن قال ذكرت لعروة قال فأخبرتني عائشة أن أول شيء بدأ به حين قدم النبي صلى الله عليه وسلم أنه توضأ ثم طاف ثم لم تكن عمرة ثم حج أبو بكر وعمر مثله ثم حججت مع أبي الزبير فأول شيء بدأ به الطواف ثم رأيت المهاجرين والأنصار يفعلونه وقد أخبرتني أمي أنها أهلت هي وأختها والزبير وفلان وفلان بعمرة فلما مسحوا الركن حلوا.

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو پہلے وضو سے ابتدا کی، پھر طواف کیا، پھر عمرہ نہیں کیا۔ پھر حضرت ابو بکر و حضرت عمر نے ایسا ہی حج کیا۔ پھر میں نے ابو الزبیر کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے سب سے پہلے طواف سے ابتدا کی۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ ایسا ہی کرتے تھے۔ مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے، ان کی بہن نے، حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا، اور جب حجر اسود کو بوسہ دے لیا تو احرام کھول دیے۔

۱۵۱۳ - حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أبو ضمرة أنس بن عياض قال موسى بن عقبة عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا طاف في الحج والعمرة أول ما يقدم سعى ثلاثة أطواف ومشى أربعة ثم سجد سجدتين ثم يطوف بين الصفا والمروة.

ابراہیم بن منذر، ابو ضمرہ انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ میں طواف کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان پھیرے لگا کر طواف کرتے۔

۱۵۱۴ - حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أنس بن عياض عن عبيد الله عن نافع عن عبد الله بن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا طاف بالبيت الطواف الأول يخب ثلاثة أطواف ويمشي أربعة وأنه كان يسعى بطن المسيل إذا طاف بين الصفا والمروة.

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تو پہلے تین چکروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے، اور آپ نالے کے درمیان میں دوڑتے جبکہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

باب ۱۲۴ طواف النساء مع الرجال وقال

عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا۔ عمرو بن علی اباہم

www.alahazratnetwork.org

لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ قَالَ إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ انْطَلِقِي عَنْكِ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حَتَّى يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا.

ابن جریج کا عطاء سے روایت ہے کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو کہا۔ آپ انہیں کیسے منع کرتے ہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا۔ میں نے کہا کہ پردے کے حکم کے بعد یا پہلے؟ کہا کہ میری عمر کی قسم! پردے کے حکم کے بعد دیکھا۔ میں نے کہا کہ وہ مردوں میں کس طرح مخلوط ہو جاتی تھیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ مردوں میں مخلوط نہیں ہوتی تھیں۔ حضرت عائشہ مردوں سے ایک طرف ہو کر طواف کرتیں اور ان میں مخلوط نہ ہوتیں۔ ایک عورت نے کہا کہ اے ام المومنین! چلئے کہ حجر اسود کو بوسہ دیں۔ فرمایا کہ تم ہی جاؤ۔ وہ جانے سے انکار کیا۔ وہ رات کو نکلتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں کہ پہچانی نہ جاتیں لیکن خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتیں تو مردوں کے نکل جانے کا انتظار کرتیں۔ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوتے جبکہ وہ جوف ثبیر میں مقیم تھیں۔ عرض گزار ہوا کہ ان کا پردہ کیا تھا؟ فرمایا کہ وہ ترکی خیمے میں تھیں جس پر پردہ پڑا ہوا تھا جب کہ ان کے اور ہمارے درمیان حجاب نہ تھا اور میں نے گلابی کرتہ دیکھا۔

١٥١٥ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ.

اسماعیل، مالک، محمد بن عبدالرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی۔ فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ چنانچہ میں نے سوار ہو کر طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف کے دوران کلام کرنا

١٥١٦ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے کے ساتھ تسمہ یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

يَقُودُ إِنْسَانًا بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِهِ.

باب ٢٣ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ.

١٥١٧ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ.

باب ٢٤ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ.

١٥١٨ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

باب ٢٥ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ. وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي. وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

باب ٢٦ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ. وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

١٥١٩ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

نے اس کو اپنے دستِ مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو۔

• **جب دورانِ طواف کوئی تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کاٹ دے۔**

ابو عاصم، ابن جریج، سلیمان احول، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کو نکیل وغیرہ سے بندھا ہوا دیکھا تو آپ نے وہ کاٹ دی۔

ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بھیجا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے والے حج کا امیر بنا کر بھیجا تھا، دسویں ذی الحجہ کو ایک گروہ کے ساتھ کہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

طواف میں توقف کرنا۔ حضرت عطاء نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو طواف کر رہا ہو تو نماز کی اقامت ہو جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیرنے پر اسی جگہ سے طواف شروع کرے جہاں سے منقطع ہوا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اسماعیل بن امیہ کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء فرماتے ہیں، فرض نماز طواف کی دو رکعتوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔ فرمایا کہ سنت ہی افضل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات پھیرے نہیں کیے مگر دو رکعتیں پڑھیں۔

عمرو سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال

قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبِ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

بَابٌ ١٠٣٠ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ۔

١٥٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ۔

بَابٌ ١٠٣١ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّى عُمَرُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ۔

١٥٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ فَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجَتْ۔

بَابٌ ١٠٣٢ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ۔

پوچھا گیا کہ کیا عمرہ میں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات پھیرے لگائے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ کا طریقہ تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس لوٹے۔

محمد بن ابو بکر، فضیل، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو سات چکر لگائے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور طواف کے بعد کعبہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس لوٹے۔

جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں۔ اور حضرت عمر نے حرم سے باہر پڑھیں۔

عروہ نے زینب سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ عروہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے اور واپسی کا ارادہ تھا اور حضرت ام سلمہ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا مگر روانہ ہونا چاہتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جب نماز فجر کی اقامت کہی جائے تو تم اپنے اونٹ پر طواف کر لینا اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ چلی گئیں۔

جو طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا و مروہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ارشاد باری ہے: تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں اچھا نمونہ ہے۔

بَابٌ ۳۱ اَلطَّوَافُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِيْ طُوًى۔

فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طواف کی دو رکعتیں سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھتے اور حضرت عمر نماز فجر کے بعد طواف کر کے سوار ہوئے اور دو رکعتیں ذی طویٰ میں پڑھیں۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَاسًا طَافُوْا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوْا اِلَى الْمُذَكِّرِ حَتّٰى اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِيْ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بعض لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ بیٹھے رہے اور جب وہ ساعت آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھنے لگے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

ابراہیم بن منذر، ابو ضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوْفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا اِلَّا صَلَّاهُمَا۔

عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ نماز فجر کے بعد طواف کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی ان کے حجرے میں داخل ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

بَابٌ ۳۲ اَلْمَرِيْضُ يَطُوْفُ رَاكِبًا

مریض سوار ہو کر طواف کرے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر

رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف بالبيت وهو على بعير كلما أتى على الركن أشار إليه بشيء في يده وكبر.

١٥٢٧ - حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا مالك عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة عن زينب بنت أم سلمة عن أم سلمة قالت شكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أني أشتكي فقال طوفي من وراء الناس وأنت راكبة فطفت ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي إلى جنب البيت وهو يقرأ بالطور وكتاب مسطور.

باب سقاية الحاج.

١٥٢٨ - حدثنا عبد الله بن محمد بن أبي الأسود قال حدثنا أبو ضمرة قال حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال استأذن العباس بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبيت بمكة ليالي منى من أجل سقايته فأذن له.

١٥٢٩ - حدثنا إسحق بن شاهين قال حدثنا خالد عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء إلى السقاية فاستسقى فقال العباس يا فضل اذهب إلى أمك فأت رسول الله صلى الله عليه وسلم بشراب من عندها فقال اسقني قال يا رسول الله إنهم يجعلون أيديهم فيه قال اسقني فشرب منه ثم أتى زمزم وهم يسقون ويعملون فيها فقال اعملوا فإنكم على عمل صالح ثم قال لولا أن تغلبوا لنزلت حتى أضع الحبل على هذه يعني عاتقه وأشار إلى عاتقه.

باب ما جاء في زمزم

وقال عبدان أخبرنا عبد الله قال أخبرنا يونس عن الزهري قال أنس بن مالك كان أبو ذر يحدث أن رسول

کیا جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو دست اقدس میں ہوتی اور تکبیر کہتے۔

زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی بیماری کی شکایت کی تو فرمایا تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی قرأت فرما رہے تھے (نماز فجر پڑھ رہے تھے۔)

حاجیوں کو پانی پلانا

عبد اللہ بن محمد بن ابی الاسود، ابو ضمرہ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حضرت عباس بن عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ کے اندر رہ کر حاجیوں کو پانی پلانے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت مرحمت کر دی گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی مانگا۔ حضرت عباس نے فرمایا اے فضل! اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ان کے پاس سے پانی لے کر آؤ۔ فرمایا مجھے پلاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ فرمایا مجھے پلاؤ۔ پس اس میں سے پیا پھر زمزم کی طرف تشریف لے گئے جہاں لوگ پانی کھینچ رہے تھے۔ فرمایا کام کرتے رہو کیونکہ تم نیک کام کر رہے ہو۔ اگر تمہارے مغلوب ہو جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں اتر آتا اور رسی یہاں رکھ لیتا یعنی اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

زمزم کا بیان

عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، حضرت انس بن مالک سے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی

www.alahazratnetwork.org

النبي صلى الله عليه وسلم قال فرج سقفي وأنا بمكة فنزل جبريل ففرج صدري ثم غسله بماء زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حكمة وإيمانا فأفرغها في صدري ثم أطبقه ثم أخذ بيدي فعرج إلى السماء الدنيا فقال جبريل لخازن السماء الدنيا افتح قال من هذا قال جبريل۔

١٥٣٠ - حدثني محمد بن سلام قال أخبرنا الفزاري عن الشعبي أن ابن عباس حدثه قال سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم من زمزم فشرب وهو قائم قال عاصم فحلف عكرمة ما كان يومئذ إلا على بعير۔

باب ١٠٣ طواف القارن۔

١٥٣١ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فأهللنا بعمرة ثم قال من كان معه هدي فليهلل بالحج والعمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما فقدمت مكة وأنا حائض فلما قضينا حجنا أرسلني مع عبد الرحمن إلى التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك فطاف الذين أهلوا بالعمرة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد أن رجعوا من منى وأما الذين جمعوا بين الحج والعمرة فإنما طافوا طوافا واحدا۔

١٥٣٢ - حدثني يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا ابن علية عن أيوب عن نافع أن ابن عمر دخل ابنه عبد الله بن عبد الله وظهره في الدار فقال إني لا آمن أن يكون العام بين الناس قتال فيصدوك عن البيت فلو أقمت فقال قد خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فحال كفار قريش بينه وبين البيت

پھر جبریل نازل ہوئے اور میرا سینہ کھولا۔ پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور میرے سینے میں انڈیل دیا گیا۔ پھر سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان دنیا کی طرف لے گئے۔ پس جبریل نے آسمان دنیا کے خازن سے کہا۔ کھولیے۔ کہا کون ہے؟ کہا جبریل۔

محمد بن سلام، فزاری، شعبی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آب زمزم پلایا اور آپ کھڑے تھے۔ عاصم کا بیان ہے کہ عکرمہ نے قسم کھائی کہ اس دن نہیں تھے آپ مگر اونٹ پر۔

قِران کرنے والے کا طواف

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے اور احرام نہ کھولے مگر دونوں کا۔ میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حیض آ گیا۔ جب ہم اپنے حج سے فارغ ہوئے تو مجھے حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے یہ۔ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے طواف کیا پھر احرام کھول دیا اور منیٰ سے لوٹنے پر دوسری دفعہ طواف کیا اور جنہوں نے حج کو جمع کیا انہوں نے صرف ایک مرتبہ طواف کیا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے عبداللہ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی سواری گھر میں تھی۔ کہا کہ مجھے اس سال لوگوں میں لڑائی ہونے کا اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے لہٰذا آپ ٹھہر جائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوں گے تو میں وہی کروں گا

الْآنَ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي
قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ
لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

۱۵۳۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ
الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ
بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ
كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ
أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ
الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدًا
أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَ
أَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ
فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ
وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَ
رَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ
الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۰۳۸ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ۔

۱۵۳۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ
بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ
حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ
لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ
بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ کیونکہ کتاب اللہ سے پہلے رسول اللہ کا ارشاد تم پر واجب ہے۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو واجب کر لیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا جس سال کہ حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج آتا ہوا تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا ہمیں خوف ہے آپ کو روک دیں گے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے سو میں ویسا ہی کروں گا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر جب نکلے اور بیداء کے نزدیک پہنچے تو فرمایا۔ حج اور عمرہ کی ایک ہی بات ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو واجب کر لیا ہے اور قدید سے قربانی کا جانور خرید لیا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کیا۔ نہ قربانی کی، نہ کسی چیز کو حلال کیا جو احرام میں حرام ہوتی ہے، نہ سر منڈایا نہ بال کتروائے یہاں تک کہ یوم النحر آ گیا تو قربانی کی اور سر منڈایا اور دیکھا کہ حج اور عمرہ کے لیے پہلا طواف کافی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

باوضو طواف کرنا

محمد بن عبد الرحمن بن نوفل قرشی نے عروہ بن زبیر سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کیا تو مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ پہلی چیز جس سے آپ نے ابتداء فرمائی یہ ہے کہ وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر عمرہ نہ تھا۔ پھر حضرت ابو بکر نے حج کیا تو پہلی چیز جس سے ابتداء کی طواف بیت اللہ تھا پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عثمان نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ پہلی چیز جس سے انہوں نے ابتداء کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر پھر میں نے اپنے والد زبیر بن عوام

www.alahazratnetwork.org

ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَضَعُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا۔

کے ساتھ کیا گیا ہو پھر حج کیا جس سے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر وہ عمرہ نہ ہوا پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر نے حج کیا پھر میں نے اپنے والد حضرت زبیر کے ساتھ حج کیا تو سب سے پہلے جس سے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا پھر وہ عمرہ نہ ہوا پھر مہاجرین و انصار کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا پھر وہ عمرہ نہ ہوا پھر آخر میں جس کو میں نے ایسا کرتے دیکھا وہ حضرت ابن عمر ہیں جنھوں نے اسے توڑ کر عمرہ نہیں بنایا یہ حضرت ابن عمر ہیں اور ان سے بھی نہیں پوچھتے اور نہ کسی پچھلے بزرگ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کسی چیز سے ابتدا کرتے تھے مگر طواف بیت اللہ کے لیے ہی قدم بڑھاتے اور پھر بھی احرام نہ کھولتے میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکھا کہ وہ طواف بیت اللہ کے سوا اور کسی چیز سے ابتدا نہ کرتیں اور پھر بھی احرام نہ کھولتیں۔ مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انھوں نے اور ان کی بہن نے اور حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے اس وقت احرام کھولا جب حجر اسود کو بوسہ دے دیا۔

بَابُ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

١٥٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ

صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ شعائر اللہ ہیں۔

عروہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے“ (٢/١٥٨)۔ تو خدا کی قسم کسی پر گناہ نہیں کہ وہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرے۔ فرمایا کہ اے بھانجے! تم نے غلط بات کہی ہے اگر یہ بات ہوتی جو آپ سمجھتے ہیں تو یوں کہا جاتا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے۔ دراصل یہ حکم انصار کے بارے میں نازل ہوا جو اسلام لانے سے پہلے منات کا احرام باندھا کرتے تھے جو مشلل کے پاس تھا۔ پس جو احرام باندھتا وہ صفا و مروہ کا طواف برا سمجھتا جب وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کرنے کو برا سمجھتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ”بے شک صفا و مروہ

الصفا والمروة من شعائر الله الآية قالت عائشة وقد سن رسول الله صلى الله عليه وسلم الطواف بينهما فليس لأحد أن يترك الطواف بينهما ثم أخبرت أبا بكر بن عبد الرحمن فقال إن هذا لعلم ما كنت سمعته ولقد سمعت رجالا من أهل العلم يذكرون أن الناس إلا من ذكرت عائشة ممن كان يهل بمناة كانوا يطوفون كلهم بالصفا والمروة فلما ذكر الله الطواف بالبيت ولم يذكر الصفا والمروة في القرآن قالوا يا رسول الله كنا نطوف بالصفا والمروة وإن الله تعالى أنزل الطواف بالبيت فلم يذكر الصفا فهل علينا من حرج أن نطوف بالصفا والمروة فأنزل الله تعالى إن الصفا والمروة من شعائر الله الآية قال أبو بكر فأسمع هذه الآية نزلت في الفريقين كليهما في الذين كانوا يتحرجون أن يطوفوا في الجاهلية بالصفا والمروة والذين يطوفون ثم تحرجوا أن يطوفوا بهما في الإسلام من أجل أن الله أمر بالطواف بالبيت ولم يذكر الصفا حتى ذكر ذلك بعد ما ذكر الطواف بالبيت.

باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة وقال ابن عمر السعي من دار بني عباد إلى زقاق بني أبي حسين.

۱۵۳۶ حدثنا محمد بن عبيد قال حدثنا عيسى بن يونس عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا طاف الطواف الأول خب ثلاثا ومشى أربعا وكان يسعى بطن المسيل إذا طاف بين الصفا والمروة فقلت لنافع أكان عبد الله يمشي إذا بلغ الركن اليماني قال لا إلا أن يزاحم على الركن فإنه

بیشک نشانیوں میں سے ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان طواف کو سنت قرار دیا ہے۔ پس کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ ان دونوں کے درمیان طواف کرنے کو ترک کرے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو بتایا تو انہوں نے فرمایا۔ یہ علم کی بات ہے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے متعدد اہل علم حضرات سے سنا کہ وہ حضرت عائشہ کے برعکس بیان کرتے کہ جو منات کے پاس احرام باندھتے وہ سارے صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و مروہ کا ذکر نہ کیا تو لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ ہم صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم نازل فرمایا اور صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا و مروہ کا طواف کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل فرمائی۔ بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ ابوبکر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت ان دونوں جماعتوں کے متعلق نازل ہوئی کہ جو زمانہ جاہلیت میں صفا و مروہ کے طواف کو برا سمجھتے۔ پھر وہ جو زمانہ اسلام میں ان کے طواف کو اس لیے برا سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم فرمایا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا یہاں تک کہ طواف بیت اللہ کے بعد اس کا ذکر بھی کر دیا گیا۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ سعی کا علاقہ بنی عباد سے بنی ابی حسین کے کوچے تک ہے۔

محمد بن عبید، عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں رمل فرماتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے تو نالے کے درمیان میں دوڑ کر چلتے۔ میں نے نافع سے کہا کہ حضرت عبداللہ جب رکن یمانی تک پہنچتے تو چلتے تھے؟ فرمایا۔ نہیں مگر جب رکن یمانی کے پاس بھیڑ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جاتی کیونکہ [illegible]

فكان لا يدعه حتى يستلمه.

ہے۔

۱۵۳۷ حدثنا محمد بن عبد الله قال حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار قال سألنا ابن عمر عن رجل طاف بالبيت في عمرة ولم يطف بين الصفا والمروة أيأتي امرأته فقال قدم النبي صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت سبعا وصلى خلف المقام ركعتين وطاف بين الصفا والمروة سبعا وقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة. وسألنا جابر بن عبد الله فقال لا يقربنها حتى يطوف بين الصفا والمروة.

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کیے اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو فرمایا اس کے نزدیک نہ جائے جب تک کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

۱۵۳۸ حدثنا المكي بن إبراهيم عن ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار قال سمعت ابن عمر قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة فطاف بالبيت ثم صلى ركعتين ثم سعى بين الصفا والمروة ثم تلا لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة.

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کی ذات میں بہترین نمونہ زندگی ہے۔

۱۵۳۹ حدثنا أحمد بن محمد قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا عاصم قال قلت لأنس بن مالك أكنتم تكرهون السعي بين الصفا والمروة فقال نعم لأنها كانت من شعائر الجاهلية حتى أنزل الله تعالى إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما.

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی۔ کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو ناپسند کرتے تھے؟ فرمایا ہاں کیونکہ یہ جاہلیت کے شعائر میں سے تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے۔

۱۵۴۰ حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس قال إنما سعى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت وبين الصفا والمروة ليري المشركين قوته. زاد الحميدي قال حدثنا سفيان قال حدثنا عمرو قال سمعت عطاء عن ابن عباس مثله.

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے ہوئے اس لیے دوڑے تاکہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔ حمیدی نے اتنا ذکر کیا ہے کہ سفیان، عمرو و عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کو اپنی طاقت و قوت دکھانا اسلام کے تقاضوں سے ہے۔ اس میں مسلمانوں کی عزت ہے کہ کافروں پر ان کی دھاک بیٹھ جائے گی اور ایسا کرنے سے مسلمانوں کی دھاک بندھی رہتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۰۲ تقضي الحائض المناسك كلها — حائضہ سارے مناسک پورے کرے سوائے طواف

إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

١٥٤١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي.

١٥٤٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ تَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

١٥٤٣- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا

بیت اللہ کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔

عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ پہنچی تو ایام سے تھی تو بیت اللہ کا طواف نہ کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا۔ اسی طرح کرو جیسے دوسرے حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرو یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ۔

محمد بن مثنیٰ، عبد الوہاب — خلیفہ، عبد الوہاب، حبیب معلم، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے۔ حضرت علی یمن سے آئے اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں اور طواف کرکے بال کتروائیں اور احرام کھول دیں سوائے اس کے جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ وہ کہنے لگے کیا ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے بعض کی شرمگاہ ٹپک رہی ہوگی۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا۔ اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آگیا تو انہوں نے طواف بیت اللہ کے سوا سب مناسک ادا کیے۔ جب پاک ہوئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ حضرات حج اور عمرہ کرکے لوٹ رہے ہیں اور میں صرف حج کرکے۔ آپ نے حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جائیں۔ پس انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی کنواری

www.alahazratnetwork.org

إسماعيل عن أيوب عن حفصة قالت كنا نمنع عواتقنا أن يخرجن فقدمت امرأة فنزلت قصر بني خلف فحدثت أن أختها كانت تحت رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قد غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة وكانت أختي معه في ست غزوات قالت كنا نداوي الكلمى ونقوم على المرضى فسألت أختي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت هل على إحدانا بأس إن لم يكن لها جلباب أن لا تخرج قال لتلبسها صاحبتها من جلبابها ولتشهد الخير ودعوة المؤمنين فلما قدمت أم عطية سألتها أو قالت سألناها فقالت وكانت لا تذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم أبدا إلا قالت بأبي فقلنا أسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كذا وكذا قالت نعم بأبي فقال لتخرج العواتق وذات الخدور أو العواتق ذوات الخدور والحيض وليشهدن الخير ودعوة المؤمنين ويعتزل الحيض المصلى فقلت الحائض فقالت أوليس تشهد عرفة وتشهد كذا وتشهد كذا.

حفصہ کہتی ہیں کہ ہم جوان لڑکیوں کو نکلنے سے منع کیا کرتے تھے۔ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں اتری اور اس نے بتایا کہ اس کی بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک کے نکاح میں تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوئے تھے اور میری بہن ان کے ساتھ چھ غزوات میں رہی۔ انہوں نے کہا ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور بیماروں کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ہم میں سے کسی پر گناہ ہے کہ اگر اس کے پاس چادر نہ ہو تو نہ نکلے؟ فرمایا اس کی ساتھ والی اسے اپنی چادر کا ایک حصہ دے دے تاکہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ جب حضرت ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا یا پوچھنے کے لیے کہا۔ وہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرا باپ قربان۔ ہم نے کہا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے؟ کہا ہاں میرا باپ قربان۔ فرمایا کنواریاں اور پردہ والیاں نکلیں یا پردے والیاں اور کنواریاں نکلیں اور حیض والی بھی بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں مگر حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔ میں نے کہا حائضہ؟ کہا کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں مقامات پر حاضر نہیں ہوتیں!

باب الإهلال من البطحاء وغيرها للمكي وللحاج إذا خرج إلى منى

وسئل عطاء عن المجاور يلبي بالحج قال وكان ابن عمر يلبي يوم التروية إذا صلى الظهر واستوى على راحلته وقال عبد الملك عن عطاء عن جابر قال قدمنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فأحللنا حتى يوم التروية وجعلنا مكة بظهر لبينا بالحج وقال أبو الزبير عن جابر أهللنا من البطحاء وقال عبيد بن جريج لابن عمر رأيتك إذا كنت بمكة أهل الناس إذا رأوا الهلال ولم تهل أنت حتى يوم التروية

مکہ مکرمہ والے کا بطحاء وغیرہ سے احرام باندھنا اور حاجی کے لیے جب منیٰ کی طرف نکلے۔ عطاء سے مجاور کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا وہ حج کا لبیک کہے؟ فرمایا کہ حضرت ابن عمر ترویہ کے دن لبیک کہتے جب ظہر کی نماز پڑھتے اور اپنی سواری پر سیدھے ہو جاتے۔ عبد الملک نے عطاء سے، انہوں نے حضرت جابر سے روایت کی، فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے تو ہم ترویہ کے دن تک احرام سے باہر رہے اور جب مکہ کو پیچھے کیا تو حج کا لبیک کہا۔ ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔ عبید بن جریج نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں ہوتے ہیں تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ ترویہ کے دن تک احرام نہیں باندھتے۔ فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک

فقال لما أتى النبي صلى الله عليه وسلم لم يحل
بحلق شيء حتى يحله.

باب ۱۰۳۲ أين يصلي الظهر يوم التروية.

۱۵۲۴ - حدثني عبد الله بن محمد قال حدثنا إسحاق الأزرق قال حدثنا سفيان عن عبد العزيز بن رفيع قال سألت أنس بن مالك قلت أخبرني بشيء عقلته عن النبي صلى الله عليه وسلم أين صلى الظهر والعصر يوم التروية قال بمنى قلت فأين صلى العصر يوم النفر قال بالأبطح ثم قال افعل كما يفعل أمراؤك.

۱۵۲۵ - حدثنا علي سمع أبا بكر بن عياش قال حدثنا عبد العزيز قال لقيت أنسا ح وحدثني إسماعيل بن أبان قال حدثنا أبو بكر عن عبد العزيز قال خرجت إلى منى يوم التروية فلقيت أنسا ذاهبا على حمار فقلت أين صلى النبي صلى الله عليه وسلم هذا اليوم الظهر قال انظر حيث يصلي أمراؤك فصل.

آپ بھی اسی طرح سوار ہو جائے۔

آٹھویں ذوالحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھے!

عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے وہ چیز بتائیے جو آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد ہو کہ آٹھویں ذوالحجہ کو آپ نے نماز ظہر و عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ عرض گزار ہوا کہ بارہویں ذوالحجہ کو نماز عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح کرو جیسے تمہارے حاکم کیا کرتے ہیں۔

علی، ابوبکر بن عیاش، عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا ـــ اسماعیل بن ابان، ابوبکر، عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف نکلا تو مجھے گدھے پر سوار ہو کر جاتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آج کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ دیکھتے رہنا، جہاں تمہارے حاکم پڑھیں تم بھی وہیں پڑھنا۔

www.alahazratnetwork.org

پارہ ــــ ٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ٢٣٤ الصَّلٰوةُ بِمِنًى

١٥٤٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ۔

١٥٤٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔

١٥٤٨ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَيَا لَيْتَ حَظِّيْ مِنْ أَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

منیٰ میں نماز پڑھنا

ابراہیم بن منذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اپنے عہد کی ابتدا میں۔

ابو اسحاق ہمدانی سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہم پہلے سے تعداد میں زیادہ اور امن میں تھے۔

عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں پھر تمہارے راستے بکھر گئے۔ کاش! میرے حصے میں چار میں سے دو مقبول رکعتیں آتیں۔

بَابُ ٢٣٥ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

١٥٤٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ۔

یوم عرفہ کا روزہ

عمیر مولیٰ ام الفضل نے حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں شک کیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشروب بھیجا، آپ نے وہ نوش فرمالیا۔

بَابُ ٢٣٦ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ إِذَا غَدَا مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ

١٥٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ

منیٰ سے عرفات کو لوٹتے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جبکہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے

مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

بَابُ ١٢٣٢ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ.

١٥٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْظِرْنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجُ فَنَزَلَ حَتَّى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ قَالَ صَدَقَ.

بَابُ ١٢٣٣ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ.

١٥٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ.

بَابُ ١٢٣٤ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ آج کے دن آپ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ لبیک کہنے والا اگر لبیک کہتا تو کوئی انکار نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی اعتراض نہ کرتا۔

عرفہ کے روز دوپہر کو روانہ ہونا

عبد الملک نے حجاج کو یہ لکھا کہ حج کے متعلق حضرت ابن عمر کی مخالفت نہ کرے۔ اور میں (سالم) ان کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھل گیا۔ خیمے کے پاس سے حجاج چلایا باہر نکلا تو اس کے اوپر کسم سے رنگی ہوئی چادر تھی۔ کہا اے ابو عبد الرحمن! آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا کہ اگر سنت پر چلنا ہے تو روانہ ہو جاؤ۔ کہا۔ اسی وقت؟ فرمایا۔ ہاں۔ کہا۔ مہلت دیجیے کہ میں سر پر پانی بہا لوں پھر نکلتا ہوں۔ اتر آئے۔ حجاج نکلا تو میرے اور ابا جان کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پر چلنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر کیجئے اور وقوف میں جلدی کیجئے۔ وہ حضرت عبد اللہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبد اللہ نے یہ دیکھا تو فرمایا کہ سچ کہا ہے۔

عرفات میں سواری پر وقوف کرنا

عمیر مولا عبد اللہ بن عباس نے حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ان کے پاس بعض لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ وہ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا روزے سے نہیں ہیں۔ میں نے حضور کے پاس دودھ کا پیالہ بھیجا تو آپ نے اونٹ پر کھڑے ہوئے نوش فرمایا۔

عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا۔ اور حضرت ابن عمر کی جب امام کے ساتھ جماعت سے نماز فوت ہو جاتی تو دونوں کو جمع کر لیتے۔ لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ جس سال حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج بن یوسف اترا تھا تو اس نے حضرت عبد اللہ سے پوچھا کہ آپ عرفہ کے روز موقف میں کیا کرتے ہیں؟ سالم نے کہا کہ اگر سنت چاہتے ہو تو عرفہ کے روز دوپہر کو نماز پڑھنا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا۔ سچ کہا ہے۔ بے شک وہ ظہر و عصر کو جمع کر لیا کرتے تھے سنت میں۔ میں نے سالم سے کہا کہ کیا ایسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟ سالم نے کہا۔ اور کیا تم ان کی سنت کی پیروی چاہتے ہو؟

www.alahazratnetwork.org

فقال سالم فهل يتبعون في ذلك إلا السنة.

باب ۵۰ قصر الخطبة بعرفة.

۱۵۵۱ – حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله أن عبد الملك بن مروان كتب إلى الحجاج أن يأتم بعبد الله بن عمر في الحج فلما كان يوم عرفة جاء ابن عمر وأنا معه حين زاغت الشمس أو زالت فصاح عند فسطاطه أين هذا فخرج إليه فقال ابن عمر الرواح فقال الآن قال نعم قال أنظرني أفيض علي ماء فنزل ابن عمر حتى خرج فسار بيني وبين أبي فقلت إن كنت تريد أن تصيب السنة اليوم فاقصر الخطبة وعجل الوقوف فقال ابن عمر صدق.

باب ۵۱ التعجيل إلى الموقف.

باب ۵۲ الوقوف بعرفة.

۱۵۵۲ – حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا عمرو قال حدثنا محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال كنت أطلب بعيرا لي ح وحدثنا مسدد قال حدثنا سفيان عن عمرو سمع محمد بن جبير عن أبيه جبير بن مطعم قال أضللت بعيرا لي فذهبت أطلبه يوم عرفة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم واقفا بعرفة فقلت هذا والله من الحمس فما شأنه ههنا.

۱۵۵۳ – حدثنا فروة بن أبي المغراء قال حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة قال عروة كان الناس يطوفون في الجاهلية عراة إلا الحمس والحمس قريش وما ولدت وكانت الحمس يحتسبون على الناس يعطي الرجل الرجل الثياب يطوف فيها وتعطي المرأة المرأة الثياب تطوف فيها

فمن لم يعطه الحمس طاف بالبيت عريانا وكان يفيض جماعة الناس من عرفات ويفيض الحمس من جمع قال وأخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن هذه

عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج کو یہ لکھا کہ حج میں حضرت عبداللہ بن عمر کی پیروی کرے۔ جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابن عمر آئے اور میں ان کے ساتھ تھا جبکہ سورج ڈھلا تھا یا ڈھل چکا تھا۔ اس کے خیمے کے پاس جا کر آواز دی۔ وہ کہاں ہے؟ وہ باہر نکلا تو حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ روانہ ہو جاؤ۔ کہا: ابھی؟ فرمایا ہاں۔ کہا کہ مجھے مہلت دیجئے کہ اپنے اوپر پانی بہا لوں۔ پس حضرت ابن عمر اتر گئے یہاں تک کہ وہ نکلا اور میرے اور میرے والد کے درمیان چلنے لگا میں نے کہا کہ اگر آپ سنت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھیں اور وقوف میں جلدی کریں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سچ ہے۔

وقوف میں جلدی کرنا۔

عرفات میں قیام کرنا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں اپنا اونٹ تلاش کر رہا تھا ـــــ مسدد، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر سے روایت ہے کہ ان کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا اونٹ گم ہو گیا تھا تو میں اسے تلاش کرنے یوم عرفہ گیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑے دیکھا میں نے کہا کہ یہ تو خدا کی قسم قریش سے ہیں۔ ان کا یہاں کیا کام!

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے فرمایا: لوگ دورِ جاہلیت میں ننگے طواف کرتے سوائے حمس کے اور حمس قریش اور ان کی اولاد ہے۔ حمس لوگوں پر احسان کرتے کہ مرد کو مرد کپڑے دیتا اور وہ ان میں طواف کرتا اور عورت کو عورت کپڑے دیتی اور وہ ان میں طواف کرتی اور جس کو حمس نہ دیتے وہ ننگا بیت اللہ کا طواف کرتا اور دوسرے لوگ عرفات سے واپس لوٹتے لیکن حمس مزدلفہ سے۔ میرے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حمس کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر جہاں سے اور لوگ پلٹتے ہیں ... چونکہ وہ مزدلفہ سے لوٹتے

www.alahazratnetwork.org

الْآيَةَ وَنَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ.

باب ٥٣٣ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ.

١٥٥٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ وَكَذٰلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ

[illegible]

باب ٥٣٤ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ.

١٥٥٥ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ

١٥٥٦ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ

١٥٥٧ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ

تھے لہٰذا انہیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے!

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح لوٹتے تھے؟ فرمایا کہ تیز رفتار سے اور جب کشادہ راستہ دیکھتے تو اور بھی تیز۔ ہشام نے کہا کہ "عنق" یعنی "نص" سے تیز ہے۔ فجوۃ کشادہ جگہ، اس کی جمع فجوات اور فجاء ہے جیسے رکوۃ و رکاء۔ مناص کا مطلب بھاگ فرار ہونا نہیں ہے۔

عرفات اور مزدلفہ میں اُترے۔

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس ہوئے تو گھاٹی کی طرف مائل ہوئے اور قضائے حاجت کی، پھر وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھنی ہے؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا کرتے، سوا اس کے کہ اس گھاٹی کی طرف بھی جاتے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گئے تھے، وہاں جا کر حاجت رفع کرتے اور وضو کر کے نماز مزدلفہ میں پڑھا کرتے۔

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ کے اِس جانب ہے تو سواری بٹھائی اور پیشاب کیا۔ پھر آئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ نماز؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی صبح کو فضل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے۔ کریب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس

www.a...net/book.org

صلى ثم ردف الفضل رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة جمع قال كريب فأخبرني عبد الله بن عباس عن الفضل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يلبي حتى بلغ الجمرة.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلبیہ نہیں کہا جب تک کہ جمرہ عقبہ پر پہنچ گئے۔

باب أمر النبي صلى الله عليه وسلم بالسكينة عند الإفاضة وإشارته إليهم بالسوط.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹتے وقت سکون کا حکم دیا اور آپ کا لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنا۔

۱۵۵۸ - حدثنا سعيد بن أبي مريم قال حدثنا إبراهيم بن سويد قال حدثني عمرو بن أبي عمرو مولى المطلب قال أخبرني سعيد بن جبير مولى والبة الكوفي قال حدثني ابن عباس أنه دفع مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فسمع النبي صلى الله عليه وسلم وراءه زجرا شديدا وضربا وصوتا للإبل فأشار بسوطه إليهم وقال أيها الناس عليكم بالسكينة فإن البر ليس بالإيضاع أوضعوا أسرعوا خلالكم من التخلل بينكم وفجرنا خلالهما بينهما.

سعید بن جبیر مولیٰ والبہ کوفی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سخت شور و غل اور اونٹوں کی آوازیں سنیں تو اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر سکون لازم ہے کیونکہ تیز دوڑانے میں بھلائی نہیں ہے۔ اوضعوا بمعنی اسرعوا، خلالکم تخلل سے ہے یعنی تمہارے درمیان، وفجرنا خلالهما یعنی ہم نے ان دونوں کے درمیان جاری کیا۔

باب الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة.

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنا

۱۵۵۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن موسى بن عقبة عن كريب عن أسامة بن زيد أنه سمعه يقول دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة فنزل الشعب فبال ثم توضأ ولم يسبغ الوضوء فقلت له الصلاة فقال الصلاة أمامك فجاء المزدلفة فتوضأ فأسبغ ثم أقيمت الصلاة فصلى المغرب ثم أناخ كل إنسان بعيره في منزله ثم أقيمت الصلاة فصلى ولم يصل بينهما.

کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو گھاٹی کی طرف اترے، پیشاب کیا، پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں عرض گزار ہوا: نماز؟ فرمایا: نماز تمہارے آگے ہے۔ پس مزدلفہ آئے تو اچھی طرح وضو کیا۔ پھر اقامت ہوئی اور مغرب پڑھی۔ پھر ہر آدمی نے اپنے اونٹ کو اپنی جگہ پر بٹھایا۔ پھر اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

باب من جمع بينهما ولم يتطوع.

جو دونوں نمازوں کو ملائے اور نوافل نہ پڑھے۔

۱۵۶۰ - حدثنا آدم قال حدثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر قال جمع النبي صلى الله عليه وسلم بين المغرب والعشاء بجمع كل واحدة منهما بإقامة ولم يسبح بينهما ولا على إثر كل واحدة منهما.

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔ ان میں سے ہر ایک اقامت کے ساتھ تھی اور دونوں کے درمیان یا دونوں کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔

www.alahazratnetwork.org

١٥٦١۔ حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سليمان بن بلال قال حدثنا يحيى بن سعيد قال أخبرني عدي بن ثابت قال حدثني عبد الله بن يزيد الخطمي قال حدثني أبو أيوب الأنصاري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع في حجة الوداع المغرب والعشاء بالمزدلفة۔

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحیٰی بن سعید، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ساتھ ادا کر لیا۔

باب ١٠٥٨ من أذن وأقام لكل واحدة منهما۔

جو ان میں سے ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہے۔

١٥٦٢۔ حدثنا عمرو بن خالد قال حدثنا زهير قال حدثنا أبو إسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد يقول حج عبد الله رضي الله عنه فأتينا المزدلفة حين الأذان بالعتمة أو قريبا من ذلك فأمر رجلا فأذن وأقام ثم صلى المغرب وصلى بعدها ركعتين ثم دعا بعشائه فتعشى ثم أمر أرى فأذن وأقام قال عمرو لا أعلم الشك إلا من زهير ثم صلى العشاء ركعتين فلما طلع الفجر قال إن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يصلي هذه الساعة إلا هذه الصلاة في هذا المكان من هذا اليوم قال عبد الله هما صلاتان تحولان عن وقتهما صلاة المغرب بعد ما يأتي الناس المزدلفة والفجر حين يبزغ الفجر قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يفعله۔

عمرو بن خالد، زہیر، ابو اسحاق، عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ ہم عشاء کی اذان یا اس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ انہوں نے ایک آدمی کو اذان و اقامت کہنے کا حکم دیا، پھر نماز مغرب پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا منگا کر کھایا۔ پھر میرے خیال میں پھر اذان و اقامت کا حکم دیا۔ عمرو نے کہا کہ میرے خیال میں یہ زہیر کو شک ہے۔ پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ جب صبح طلوع ہوئی تو فرمایا: بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر یہی نماز اسی جگہ اور اسی روز۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں، مغرب کی نماز جب کہ لوگ مزدلفہ میں آ جائیں اور نماز فجر طلوع ہو جانے۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

باب ١٠٥٩ من قدم ضعفة أهله بليل فيقفون بالمزدلفة ويدعون ويقدم إذا غاب القمر

جو اپنے کمزور اہل خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیجے کہ دعا کریں اور چاند غائب ہو جائے۔

١٥٦٣۔ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال سالم وكان عبد الله بن عمر يقدم ضعفة أهله فيقفون عند المشعر الحرام بالمزدلفة بليل فيذكرون الله ما بدا لهم ثم يرجعون قبل أن يقف الإمام وقبل أن يدفع فمنهم من يقدم منى لصلاة الفجر ومنهم من يقدم بعد ذلك فإذا قدموا رموا الجمرة وكان

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کمزور اہل خانہ کو رات کے وقت مزدلفہ میں بھیج دیتے تو وہ مشعر حرام کے پاس ٹھہرتے اور جب تک اللہ چاہتا ذکر الٰہی کرتے، پھر وہ لوٹ آتے اس سے پہلے کہ امام وقوف کرے اور روانہ ہو۔ بعض ان میں سے نماز فجر کے لیے منیٰ جاتا اور ان میں سے بعض اس کے بعد جاتے۔ جب وہ پہنچتے تو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی

www.alahazratnetwork.org

بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم.

١٥٦٥ — حدثنا علي قال حدثنا سفيان قال أخبرني عبيد الله بن أبي يزيد سمع ابن عباس يقول أنا ممن قدم النبي صلى الله عليه وسلم ليلة المزدلفة في ضعفة أهله.

١٥٦٦ — حدثنا مسدد عن يحيى عن ابن جريج قال حدثني عبد الله مولى أسماء عن أسماء أنها نزلت ليلة جمع عند المزدلفة فقامت تصلي فصلت ساعة ثم قالت يا بني هل غاب القمر قلت لا فصلت ساعة ثم قالت هل غاب القمر قلت نعم قالت فارتحلوا فارتحلنا ومضينا حتى رمت الجمرة ثم رجعت فصلت الصبح في منزلها فقلت لها يا هنتاه ما أرانا إلا قد غلسنا قالت يا بني إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أذن للظعن.

١٥٦٧ — حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا سفيان قال حدثنا عبد الرحمن هو ابن القاسم عن القاسم عن عائشة قالت استأذنت سودة النبي صلى الله عليه وسلم ليلة جمع وكانت ثقيلة ثبطة فأذن لها.

١٥٦٨ — حدثنا أبو نعيم قال حدثنا أفلح بن حميد عن القاسم بن محمد عن عائشة أنها قالت نزلنا المزدلفة فاستأذنت النبي صلى الله عليه وسلم سودة أن تدفع قبل حطمة الناس وكانت امرأة بطيئة فأذن لها فدفعت قبل حطمة الناس وأقمنا حتى أصبحنا نحن ثم دفعنا بدفعه فلأن أكون استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما استأذنت سودة أحب إلي من مفروح به.

علی، سفیان، عبید اللہ بن ابی یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان میں تھا جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھر والے کمزوروں میں سے مزدلفہ کی رات روانہ کیا تھا۔

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، عبد اللہ مولیٰ اسماء نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ مزدلفہ کی رات مزدلفہ میں ٹھہریں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ ایک ساعت کے بعد فرمایا کہ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا، نہیں پس ایک ساعت نماز پڑھی، پھر فرمایا، کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا ہاں، فرمایا کہ چلو۔ ہم نے کوچ کیا اور چلے۔ یہاں تک کہ ہم پہنچے تو انہوں نے جمرہ کو کنکریاں ماریں۔ پھر واپس لوٹیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی میں نے ان سے کہا۔ اے فلانی! میرے خیال میں ہم نے اندھیرے میں پہنچ کر رمی کی، فرمایا، بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

محمد بن کثیر، سفیان، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، حضرت سودہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور وہ بھاری جسم کی تھیں تو انہیں اجازت مرحمت فرما دی گئی۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم مزدلفہ میں اترے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ نے لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ وہ سست رفتار عورت تھیں تو انہیں اجازت دی گئی، وہ لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے چل دیں اور ہم صبح تک رہے اور صبح ہوئی تو ہم بھی چل دئے۔ اگر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ کی طرح اجازت مانگ لیتی تو مجھے خوشی کی نسبت بھی زیادہ پسند ہوتا۔

www.alahazratnetwork.org

صلى صلاة بغير ميقاتها الا صلاتين جمع بين المغرب
والعشاء وصلى الفجر قبل ميقاتها۔

۱۵۷۰۔ حدثنا عبد الله بن رجاء قال حدثنا اسرائيل
عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد قال خرجنا مع
عبد الله الى مكة ثم قدمنا جمعا فصلى الصلوتين
كل صلوة وحدها باذان واقامة والعشاء بينهما
ثم صلى الفجر حين طلع الفجر قائل يقول طلع
الفجر وقائل يقول لم يطلع الفجر ثم قال ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال ان هاتين الصلوتين
حولتا عن وقتهما في هذا المكان المغرب و
العشاء فلا يقدم الناس جمعا حتى يعتموا
وصلوة الفجر هذه الساعة ثم وقف حتى اسفر
ثم قال لو ان امير المؤمنين افاض الآن اصاب
السنة فما ادري اقوله كان اسرع ام دفع عثمان
رضي الله عنه فلم يزل يلبي حتى رمى جمرة
العقبة يوم النحر۔

باب متى يدفع من جمع۔

۱۵۷۱۔ حدثنا حجاج بن منهال قال حدثنا شعبة
عن ابي اسحق سمعت عمرو بن ميمون يقول شهدت
عمر صلى بجمع الصبح ثم وقف فقال ان
المشركين كانوا لا يفيضون حتى تطلع الشمس
ويقولون اشرق ثبير وان النبي صلى الله عليه
وسلم خالفهم ثم افاض قبل ان تطلع الشمس۔

باب التلبية والتكبير غداة النحر حين
يرمي الجمرة والارتداف في السير

نمازِ فجر وقت سے پہلے پڑھنا

عبد اللہ بن رجاء، اسرائیل، ابو اسحاق، عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے
کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف نکلے
پھر ہم مزدلفہ پہنچے تو دونوں نمازیں پڑھیں، ہر نماز ایک ایک اذان و اقامت
کے ساتھ اور ان دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا۔ پھر فجر طلوع ہونے پر نماز
فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں
نمازیں یعنی مغرب اور عشاء کی اس جگہ میں اپنے وقت سے بدل دی گئی ہیں لہذا
لوگ مزدلفہ میں نہ آئیں یہاں تک کہ اندھیرا ہو جائے اور نماز فجر اس وقت ہے پھر ٹھہرے
رہے یہاں تک کہ اجالا ہو گیا۔ پھر فرمایا اگر امیر المومنین اس وقت چلیں تو
سنت کو پالیں گے۔ پس مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے پہلے فرمایا یا حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روانہ ہو گئے تھے۔ وہ برابر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک
کہ یوم النحر کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

مزدلفہ سے کب واپس لوٹے۔

حجاج بن منہال، شعبہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں
موجود تھا کہ حضرت عمر نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی، پھر ٹھہرے۔ پس آپ نے
فرمایا کہ مشرکین اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج طلوع نہ ہو جاتا اور کہا
کرتے تھے۔ اے ثبیر چمک۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی مخالفت
کی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے لوٹے۔

یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

www.alahazratnetwork.org

الفضل أنه لم يزل يلبي حتى رمى الجمرة۔

کہ جمرہ پر کنکریاں ماریں۔

١٥٧٣۔ حدثنا زهير بن حرب حدثنا وهب بن جرير قال حدثنا أبي عن يونس الأيلي عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس أن أسامة رضي الله عنه كان ردف النبي صلى الله عليه وسلم من عرفة إلى المزدلفة ثم أردف الفضل من المزدلفة إلى منى قال فكلاهما قال لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى جمرة العقبة۔

زہیر بن حرب، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس ایلی، زہری، عبید اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید بیٹھے اور مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل۔ دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متواتر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

باب ١٠٣ فمن تمتع بالعمرة إلى الحج فما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجعتم تلك عشرة كاملة ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام۔

جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے۔ پس میسر آئے تو قربانی ہے اور جس کو میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے دوران حج اور سات لوٹنے پر، یہ سب دس ہوئے۔ یہ اس کے لیے ہے جو کعبہ حرام کے قریب نہ رہتا ہو۔

١٥٧٤۔ حدثني إسحاق بن منصور أخبرنا النضر بن شميل قال أخبرنا شعبة قال أخبرنا أبو جمرة قال سألت ابن عباس عن المتعة فأمرني بها وسألته عن الهدي فقال فيها جزور أو بقرة أو شاة أو شرك في دم قال وكأن ناسا كرهوها فنمت فرأيت في المنام كأن إنسانا ينادي حج مبرور ومتعة متقبلة فأتيت ابن عباس فحدثته فقال الله أكبر سنة أبي القاسم صلى الله عليه وسلم قال وقال آدم ووهب بن جرير وغندر عن شعبة عمرة متقبلة وحج مبرور۔

ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے اس کا حکم دیا۔ میں نے قربانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اس میں اونٹ، گائے، بکری ہے یا قربانی کے جانور میں شرکت۔ بعض لوگ اسے ناپسند کرتے تھے تو میں سو گیا اور میں نے خواب میں ایک منادی کی آواز دیتے ہوئے سنا: حج مبرور ہے اور تمتع مقبول ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا تو کہا: اللہ اکبر، یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آدم، وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے روایت کی کہ عمرہ مقبول اور حج مبرور ہے۔

باب ١٠٤ ركوب البدن لقوله والبدن جعلناها لكم من شعائر الله لكم فيها خير فاذكروا اسم الله عليها صواف فإذا وجبت جنوبها فكلوا

قربانی کے جانور پر سوار ہونا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور قربانی کے جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شعائر اللہ بنایا ہے، تو ان پر اللہ کا نام لو صف بستہ ہو کر اور جب وہ پہلو کے بل گر جائیں تو ان میں سے

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنُ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّائِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِي يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ وَشَعَائِرُ اللهِ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيقُ عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

۱۵۷۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ۔

۱۵۷۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا۔

بَابُ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ۔

۱۵۷۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ

القانع سائل، معتر وہ جو ... قربانی کے لئے ... شعائر اللہ انہیں بڑا سمجھنا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ العتیق جابر لوگوں سے آزاد ہونے کے باعث۔ وجبت سے مراد ہے زمین کی طرف گر جانا اور وجبت الشمس اسی سے ہے۔

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو الزناد، اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا ایک آدمی اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا، تمہاری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جاؤ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا، قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا، قربانی کا ہے۔ تیسری مرتبہ بھی فرمایا، اس پر سوار ہو جاؤ۔

جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا۔ ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا۔ لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا۔ لوگوں میں سے بعض وہ تھے جو قربانی کا جانور لے گئے تھے اور بعض وہ تھے جو نہیں لے گئے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے

www.alahazratnetwork.org

[illegible] فليطف بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج فمن لم يجد هديا فليصم ثلاثة ايام في الحج وسبعة اذا رجع الى اهله فطاف حين قدم مكة واستلم الركن اول شيء ثم خب ثلاثة اطواف ومشى اربعا فركع حين قضى طوافه بالبيت عند المقام ركعتين ثم سلم فانصرف فاتى الصفا فطاف بالصفا والمروة سبعة اطواف ثم لم يحلل من شيء حرم منه حتى قضى حجه ونحر هديه يوم النحر وافاض فطاف بالبيت ثم حل من كل شيء حرم منه وفعل مثل ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهدى وساق الهدي من الناس وعن عروة ان عائشة رضي الله عنها اخبرته عن النبي صلى الله عليه وسلم في تمتعه بالعمرة الى الحج فتمتع الناس معه بمثل الذي اخبرني سالم عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

[illegible]
جب اپنے گھر والوں میں پہنچ جائے۔ جب آپ مکہ پہنچے تو طواف کیا اور حجر اسود کو سب سے پہلے بوسہ دیا۔ پھر تین پھیروں میں دوڑے اور چار میں چلے، طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا اور فارغ ہو کر صفا کی طرف آئے اور صفا و مروہ کے سات طواف کیے پھر کوئی چیز حلال نہ کی جو ان پر حرام ہو گئی تھی یہاں تک کہ اپنا حج پورا کر لیا اور یوم النحر کو قربانی ذبح کی اور واپس ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا پھر ہر چیز کو حلال کر لیا جو ان پر حرام ہوئی تھی۔ اور لوگوں میں سے جو بھی قربانی لایا تھا اس نے بھی اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرح تمتع کیا جیسے کہ سالم نے حضرت ابن عمر کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے خبر دی۔

باب من اشترى الهدي من الطريق

١٥٧٨ حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد عن ايوب عن نافع قال قال عبد الله بن عبد الله ابن عمر لابيه اقم فاني لا آمنها ان ستصد عن البيت قال اذا افعل كما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد قال الله لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة فانا اشهدكم اني قد اوجبت على نفسي العمرة فاهل بالعمرة قال ثم خرج حتى اذا كان بالبيداء اهل بالحج والعمرة وقال ما شان الحج والعمرة الا واحد ثم اشترى

جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ ٹھہر جائیے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیا جائے۔ فرمایا کہ اگر ایسا ہوا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ پھر نکلے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر پہنچے تو حج اور عمرہ کا احرام باندھ لیا اور فرمایا کہ حج و عمرہ تو ایک جیسے ہیں۔ پھر قدید سے قربانی کا جانور خریدا جب پہنچ گئے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور حلال

مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَطْعُنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجَّهَهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً۔

١٥٧٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

١٥٨٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ۔

بَابُ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ۔

١٥٨١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

١٥٨٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

کیا تو ... [illegible]
تاکہ اُونٹ کے کوہان کے دائیں جانب چھری کا نشان ہو جائے۔

احمد بن محمد، عبد اللہ، معمر، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے لیے قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر آپ نے قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور اُسے روانہ کر دیا۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی۔

اُونٹ اور گائے کے لیے قلادہ بٹنا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا کہ احرام کھول دیے جب کہ آپ نے نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بال جما لیے اور قربانی کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا حلال نہیں ہو سکتا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں۔

عبد اللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عروہ، عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور میں آپ کی قربانی کے لیے قلادے بٹتی تھی۔ پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جن باتوں سے کہ ایک احرام باندھنے والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

١٥٨٣ - حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا أفلح بن حميد عن القاسم عن عائشة قالت فتلت قلائد هدي النبي صلى الله عليه وسلم ثم أشعرها وقلدها أو قلدتها ثم بعث بها إلى البيت وأقام بالمدينة فما حرم عليه شيء كان له حل.

باب من قلد القلائد بيده.

١٥٨٤ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الله بن أبي بكر بن عمرو بن حزم عن عمرة بنت عبد الرحمن أنها أخبرته أن زياد بن أبي سفيان كتب إلى عائشة أن عبد الله بن عباس قال من أهدى هديا حرم عليه ما يحرم على الحاج حتى ينحر هديه قالت عمرة فقالت عائشة ليس كما قال ابن عباس أنا فتلت قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي ثم قلدها رسول الله صلى الله عليه وسلم بيديه ثم بعث بها مع أبي فلم يحرم على رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء أحله الله حتى نحر الهدي.

باب تقليد الغنم.

١٥٨٥ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت أهدى النبي صلى الله عليه وسلم مرة غنما.

١٥٨٦ - حدثنا أبو النعمان قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الأعمش قال حدثنا إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كنت أفتل القلائد للنبي صلى الله عليه وسلم فيقلد الغنم ويقيم في أهله حلالا.

www.ahlehaq.org

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے قلادے
میں نے بٹے، پھر آپ نے اس کا اشعار کیا اور قلادہ پہنایا، یا میں نے اسے قلادہ پہنایا۔ پھر اسے بیت اللہ شریف کی طرف بھیج دیا اور آپ مدینہ منورہ ہی میں رہے۔ آپ پر کوئی بھی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی۔

جو قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، عبد اللہ بن ابو بکر بن عمرو بن حزم، عمرہ بنت عبد الرحمن، زیاد بن ابو سفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لکھا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جو قربانی بھیج دے تو اس پر وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں، یہاں تک کہ قربانی ذبح کر دی جائے۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات یوں نہیں جیسے حضرت ابن عباس نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے قلادہ پہنایا۔ پھر میرے والد محترم کے ساتھ اسے بھیجا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے یہاں تک کہ قربانی کا جانور ذبح کیا گیا۔

بکریوں کو قلادے پہنانا

ابو نعیم، اعمش، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کو بکریاں بھیجیں۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے لیے قلادے بٹے۔ پس بکریوں کو قلادے پہنائے اور آپ اپنے گھر والوں میں احرام باندھے بغیر رہے۔

www.alahazratnetwork.org

عائشة قالت كنت أفتل قلائد الغنم للنبي صلى الله عليه وسلم فيبعث بها ثم يمكث حلالا.

١٥٨٨- حدثنا أبو نعيم قال حدثنا زكريا عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت فتلت لهدي النبي صلى الله عليه وسلم تعني القلائد قبل أن يحرم.

باب القلائد من العهن.

١٥٨٩- حدثنا عمرو بن علي قال حدثنا معاذ بن معاذ قال حدثنا ابن عون عن القاسم عن أم المؤمنين قالت فتلت قلائدها من عهن كان عندي.

باب تقليد النعل.

١٥٩٠- حدثنا محمد قال أخبرنا عبد الأعلى بن عبد الأعلى عن معمر عن يحيى بن أبي كثير عن عكرمة عن أبي هريرة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة قال اركبها قال إنها بدنة قال اركبها قال فلقد رأيته راكبها يساير النبي صلى الله عليه وسلم والنعل في عنقها تابعه محمد بن بشار.

١٥٩١- حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا علي بن المبارك عن يحيى عن عكرمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب الجلال للبدن وكان ابن عمر لا يشق من الجلال إلا موضع السنام وإذا نحرها نزع جلالها مخافة أن يفسدها الدم ثم يتصدق بها.

ابو نعیم، زکریا، عامر، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانور کے لیے قلادے بٹے آپ کے احرام باندھنے سے پہلے۔

روئی کے قلادے بنانا

عمرو بن علی، معاذ بن معاذ، ابن عون، قاسم سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے ان کے قلادے اس اون سے بٹے جو میرے پاس تھی۔

جوتے کا ہار بنانا

محمد، عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ، معمر، یحییٰ بن ابو کثیر، عکرمہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے جانور کو ہانک رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا ہے۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُسے سوار ہوئے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے اور اُس کے گلے میں جوتا تھا۔ محمد بن بشار نے اس کی متابعت کی ہے۔

عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا۔ اور حضرت ابن عمر جھول کو نہ

پھاڑتے مگر کوہان کی جگہ سے اور جب اُسے نحر کر دیتے تو جھول کو اتار دیتے اس ڈر سے کہ خون میں خراب ہو جائے گی اور پھر اُسے خیرات کر دیتے۔

www.alahazratnetwork.org

النبي صلى الله عليه وسلم أن أتصدق بجلال البدن التي نحرت وبجلودها.

باب من اشترى هديه من الطريق وقلدها.

١٥٩٣۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أبو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع قال أراد ابن عمر الحج عام حجة الحرورية في عهد ابن الزبير فقيل له إن الناس كائن بينهم قتال ونخاف أن يصدوك فقال لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة إذا أصنع كما صنع أشهدكم أني أوجبت عمرة حتى كان بظاهر البيداء قال ما شأن الحج والعمرة إلا واحد أشهدكم أني جمعت حجة مع عمرة وأهدى هديا مقلدا اشتراه حتى قدم فطاف بالبيت وبالصفا ولم يزد على ذلك ولم يحلل من شيء حرم منه حتى يوم النحر فحلق ونحر ورأى أن قد قضى طواف الحج والعمرة بطوافه الأول ثم قال كذلك صنع النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ذبح الرجل البقر عن نسائه من غير أمرهن.

١٥٩٤۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن قالت سمعت عائشة تقول خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لخمس بقين من ذي القعدة لا نرى إلا الحج فلما دنونا من مكة أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن معه هدي إذا طاف وسعى بين الصفا والمروة أن يحل قالت فدخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا قال نحر رسول الله

جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور اُسے ہار پہنایا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا حضرت ابن زبیر کے عہد خلافت میں جس سال کہ حروری لوگ حج کو آئے تھے تو کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا آپ کو روکے جانے کا خطرہ ہے۔ فرمایا کہ بے شک تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ جب وہی کروں گا جو حضور نے کیا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا یہاں تک کہ جب بیداء کے میدان میں تھے تو فرمایا۔ حج اور عمرہ تو ایک ہی بات ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرے کے ساتھ جمع کر لیا ہے اور قلادہ پہنایا ہدی قربانی کا جانور بھی خرید لیا یہاں تک کہ جب پہنچ گئے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ اور اس کے علاوہ کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا اور کسی چیز کو اپنے لیے حلال نہیں کیا جو احرام میں حرام ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ یوم النحر کو سر منڈایا اور قربانی کی اور اختیار کیا کہ حج و عمرہ کے لیے جو پہلا طواف کیا تھا وہی کافی ہے پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا۔

آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے اُن کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا۔

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر حج کے ارادے سے نکلے جب ہم مکہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ جب طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو احرام کھول دے۔ یوم النحر کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی کی ہے۔ یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے یہ قاسم سے بیان کی تو

١٥٩٥ حدثنا إسحاق بن إبراهيم سمع خالد بن الحارث حدثنا عبيد الله بن عمر عن نافع أن عبد الله كان ينحر في المنحر قال عبيد الله منحر رسول الله صلى الله عليه وسلم.

١٥٩٦ حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أنس بن عياض قال حدثنا موسى بن عقبة عن نافع أن ابن عمر كان يبعث بهديه من جمع من آخر الليل حتى يدخل به منحر النبي صلى الله عليه وسلم مع حجاج فيهم الحر والمملوك.

باب من نحر بيده.

١٨٩٧ حدثنا سهل بن بكار قال حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس وذكر الحديث قال ونحر النبي صلى الله عليه وسلم بيده سبع بدن قياما وضحى بالمدينة كبشين أملحين أقرنين مختصرا.

باب نحر الإبل مقيدة.

١٥٩٨ حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا يزيد بن زريع عن يونس عن زياد بن جبير قال رأيت ابن عمر أتى على رجل قد أناخ بدنته ينحرها قال ابعثها قياما مقيدة سنة محمد صلى الله عليه وسلم وقال شعبة عن يونس أخبرني زياد.

باب نحر البدن قائمة وقال ابن عمر سنة محمد صلى الله عليه وسلم وقال ابن عباس صواف قياما.

١٥٩٩ حدثنا سهل بن بكار حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة أربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين فبات بها فلما أصبح

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کی جگہ پر قربانی کیا کرتے۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ یہ جگہ وہی ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کا جانور مزدلفہ سے رات کے آخری حصے میں بھیجتے یہاں تک کہ آزاد اور غلام حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منحر میں پہنچ جاتا۔

جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے اور مدینہ منورہ میں دو سینگوں والے چتکبرے مینڈھے ذبح کیے۔

اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا۔

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس تشریف لائے جس نے نحر کرنے کے لیے اپنے اونٹ کو بٹھا رکھا تھا، فرمایا: اس کو کھڑا کر کے باندھ دو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ شعبہ یونس نے ابو زیاد سے روایت کیا ہے۔

اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ صواف کا معنی کھڑے ہوئے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں، پھر وہیں رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے تہلیل و تسبیح کی۔ جب بیداء کی بلندی پر چڑھے تو دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہا

١٩٠٠ - حدثنا مسدد قال حدثنا إسمٰعيل عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس بن مالك قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة أربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين وعن أيوب عن رجل عن أنس ثم بات حتى أصبح فصلى الصبح ثم ركب راحلته حتى إذا استوت به البيداء أهل بعمرة وحجة۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ) تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ ایوب ایک آدمی سے حضرت انس سے روایت کی، پھر صبح تک رات گزاری اور صبح کی نماز پڑھی، پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا۔

باب [illegible] لا يعطى الجزار من الهدي شيئا۔

قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے۔

١٩٠١ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان قال أخبرني ابن أبي نجيح عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن علي قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم فقمت على البدن فأمرني فقسمت لحومها ثم أمرني فقسمت جلالها وجلودها قال سفيان وحدثني عبد الكريم عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن علي قال أمرني النبي صلى الله عليه وسلم أن أقوم على البدن ولا أعطي عليها شيئا في جزارتها۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا ہونے کے لیے بھیجا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے ان کا گوشت تقسیم کیا پھر حکم فرمایا تو میں نے اُن کی جھول اور کھالیں تقسیم کر دیں ــــ سفیان، عبدالکریم، مجاہد، عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا رہوں اور قصاب کو اُن کی مزدوری میں ان میں سے کچھ نہ دوں۔

ف: قربانی کے جانور کا گوشت، کھال یا جھول وغیرہ کوئی بھی چیز قصاب کو اس کی اجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔ اُسے مزدوری علیحدہ دی جائے۔ گوشت جو غریبوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے اگر قصاب اس زمرے میں آئے تو قربانی کے گوشت میں سے اُسے بھی دیا جا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب [illegible] يتصدق بجلود الهدي۔

قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں

١٩٠٢ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج قال أخبرني الحسن بن مسلم وعبد الكريم الجزري أن مجاهدا أخبرهما أن عبد الرحمن بن أبي ليلى أخبره أن عليا أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم أمره أن يقوم على بدنه وأن يقسم بدنه كلها لحومها

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، حسن بن مسلم اور عبدالکریم جزری، مجاہد، عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانوروں کے پاس کھڑے رہیں اور جانوروں کا سارا گوشت تقسیم کر دیں بلکہ اُن کی کھالیں اور جھولیں بھی اور اُن میں سے مزدوری میں کچھ نہ دیا جائے۔

سفیان قال ...

أن عليًا حدثه قال أهدى النبي صلى الله عليه وسلم مائة بدنة فأمرني بلحومها فقسمتها ثم أمرني بجلالها فقسمتها ثم بجلودها فقسمتها.

باب وإذ بوأنا لإبراهيم مكان البيت أن لا تشرك بي شيئا وطهر بيتي للطائفين والقائمين والركع السجود وأذن في الناس بالحج يأتوك رجالا وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق ليشهدوا منافع لهم ويذكروا اسم الله في أيام معلومات على ما رزقهم من بهيمة الأنعام فكلوا منها وأطعموا البائس الفقير ثم ليقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم وليطوفوا بالبيت العتيق ذلك ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه.

باب ما يأكل من البدن وما يتصدق
وقال عبيد الله أخبرني نافع عن ابن عمر لا يؤكل من جزاء الصيد والنذر ويؤكل مما سوى ذلك وقال عطاء يأكل ويطعم من المتعة.

١٦٠٤ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج حدثنا عطاء سمع جابر بن عبد الله يقول كنا لا نأكل من لحوم بدننا فوق ثلاث منى فرخص لنا النبي صلى الله عليه وسلم فقال كلوا وتزودوا فأكلنا وتزودنا قلت لعطاء أقال حتى جئنا المدينة قال لا.

١٦٠٥ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان

کہ آپ نے ... کہ جن میں تقسیم کر دیں اور پھر حکم فرمایا تو ان کی کھالیں تقسیم کر دیں۔

ارشاد باری تعالیٰ۔ اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر صاف ستھرا رکھ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدے کرنے والوں کے لیے اور لوگوں میں حج کا عام اعلان کر دے، وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں، اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے، تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ، پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے (۲۲، ۲۶ تا ۳۰)

قربانی کے جانور میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے!

عبید اللہ نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: شکار کے عوض اور منت کا جانور نہ کھایا جائے اور اس کے سوا کھا لیا جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ تمتع کی قربانی سے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

عطاء نے کہا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم اپنی بدنوں کی قربانیوں کا گوشت منیٰ میں تین دن سے زیادہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت عطا فرمائی، کھاؤ اور زاد راہ بناؤ، لہٰذا ہم کھاتے اور زاد راہ بناتے۔ میں نے عطاء سے کہا کیا یہ فرمایا ہے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے؟ فرمایا: نہیں۔

عمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

إلا الحج حتى إذا دنونا من مكة أمر رسول الله صلى الله عليه من لم يكن معه هدي إذا طاف بالبيت ثم يحل قالت عائشة فدخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقيل ذبح النبي صلى الله عليه وسلم عن أزواجه قال يحيى فذكرت هذا الحديث للقاسم فقال أتتك بالحديث على وجهه۔

باب الذبح قبل الحلق۔

١٧٠٦ - حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا هشيم أخبرنا منصور عن عطاء عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عمن حلق قبل أن يذبح ونحوه فقال لا حرج لا حرج۔

١٧٠٧ - حدثنا أحمد بن يونس أخبرنا أبو بكر عن عبد العزيز بن رفيع عن عطاء عن ابن عباس قال قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم زرت قبل أن أرمي قال لا حرج قال حلقت قبل أن أذبح قال لا حرج قال ذبحت قبل أن أرمي قال لا حرج وقال عبد الرحيم الرازي عن ابن خثيم أخبرني عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال القاسم بن يحيى حدثني ابن خثيم عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال عفان أراه عن وهيب حدثنا ابن خثيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال حماد عن قيس بن سعد وعباد بن منصور عن عطاء عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

١٧٠٨ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الأعلى

[illegible]

فرمایا [illegible]

ہے؟ کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی کی ہے۔ یحییٰ نے یہ حدیث حضرت قاسم سے بیان کی تو فرمایا انھوں نے حدیث درست بیان کی ہے۔

سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

محمد بن عبد اللہ بن حوشب، ہشیم، منصور، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا اور اس کی مثل تو فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

احمد بن یونس، ابوبکر، عبد العزیز بن رفیع، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے زیارت کر لی۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ عرض کی کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ — عبد الرحیم رازی، ابن خثیم، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا — قاسم بن یحییٰ، ابن خثیم، عطاء، حضرت ابن عباس نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا — عفان، وہیب، ابن خثیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا — حماد، قیس بن سعد اور عباد بن منصور، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

محمد [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

www.alahazratnetwork.org

قال رحمه

١٦٠٩ - حدثنا عبدان قال أخبرني أبي عن شعبة عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن أبي موسى قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بالبطحاء فقال أحججت قلت نعم قال بما أهللت قلت لبيك بإهلال كإهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال أحسنت انطلق فطف بالبيت وبالصفا والمروة ثم أتيت امرأة من نساء قيس ففلت رأسي ثم أهللت بالحج فكنت أفتي به الناس حتى خلافة عمر فذكرته له فقال إن نأخذ بكتاب الله فإنه يأمرنا بالتمام وإن نأخذ بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يحل حتى بلغ الهدي محله.

باب ١٠٨ من لبد رأسه عند الإحرام وحلق.

١٦١٠ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن ابن عمر عن حفصة أنها قالت يا رسول الله ما شأن الناس حلوا بعمرة ولم تحلل أنت من عمرتك قال إني لبدت رأسي وقلدت هديي فلا أحل حتى أنحر.

باب ١٠٩ الحلق والتقصير عند الإحلال.

١٦١١ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب بن أبي حمزة قال نافع كان ابن عمر يقول حلق رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجته.

١٦١٢ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے۔ فرمایا، کیا تم نے حج کرلیا؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا، تم نے کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض کی، لبیک میں کہا کہ اُسی چیز کا احرام جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا، تم نے اچھا کیا۔ جاؤ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو۔ پھر میں قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس گیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھا۔ پس میں حضرت عمر کے دورِ خلافت تک لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا۔ جب میں نے حضرت عمر سے کہا تو فرمایا، اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو آپ احرام نہ کھولتے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جاتی۔

جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جما لے اور سر منڈاتا۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا ہے۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جما لیے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنا دیا ہے لہٰذا قربانی کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال ترشوانا۔

ابو الیمان، شعیب بن ابو حمزہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر مبارک کے بال اُتروائے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِينَ۔

١٦١٣ ـ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِينَ۔

١٦١٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔

١٦١٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔

باب ١٠٨٢ تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ۔

١٦١٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحِلُّوا وَيَحْلِقُوا أَوْ يُقَصِّرُوا۔

باب ١٠٨٣ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَخَّرَ النَّبِيُّ

[illegible]
روایت کی ہے کہ آپ نے ایک یا دو مرتبہ رحم اللہ المحلقین کہا۔ عبیداللہ نے نافع سے روایت کی کہ آپ نے چوتھی مرتبہ والمقصرین کہا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے، اور بال ترشوانے والوں کی۔ کہا۔ اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے، اور بال ترشوانے والوں کی۔ تین مرتبہ کہا اور پھر کہا، اور بال ترشوانے والوں کی بھی۔

عبداللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ بن اسماء، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور آپ کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے بھی جبکہ بعض نے بال ترشوائے۔

ابوعاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے قینچی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک کترے۔

عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال ترشوانا۔

محمد بن ابوبکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ، صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دیں۔ سر منڈائیں یا بال ترشوائیں۔

قربانی کے روز زیارت کرنا۔ ابوالزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.alahazratnetwork

سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ ثُمَّ يَأْتِي مِنًى يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ۔

١٦١٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوا وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ۔

بَابٌ إِذَا رَمَى بَعْدَ مَا أَمْسَى أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا۔

١٦١٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

١٦١٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا اور طواف زیارت یوم النحر کو کیا۔ حضرت صفیہ کو حیض آ گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ارادہ کیا جو آدمی اپنی بیوی کے متعلق کرتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! انہیں تو حیض آ گیا۔ فرمایا کہ اس نے تو ہمیں روک دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ یوم النحر کو طواف زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا تو نکل چلو۔ قاسم، عروہ، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ یوم النحر کو طواف زیارت کر چکی تھیں۔

جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا بھول کر یا بے خبری میں۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاؤس، ان کے والد ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قربانی کرنے اور سر منڈانے اور رمی کرنے کی تقدیم و تاخیر کے متعلق عرض کی گئی تو فرمایا، کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ میں سوال کیے گئے تو فرماتے رہے، کوئی حرج نہیں۔ ایک آدمی سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوا، میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا۔ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ اور عرض

بْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

١٩٢١۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

١٩٢٢۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

بَابٌ ۹۳۰ الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى۔

١٩٢٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى

[illegible]
کرنے لگے ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ فرمایا کہ قربانی کر لو کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر دی۔ فرمایا کہ اب رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔ اس روز جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اب کر لو کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ موجود تھے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر کو خطبہ دے رہے تھے۔ ایک آدمی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام سے پہلے فلاں کام کر لیا ہے۔ پھر دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام فلاں کام سے پہلے کر لیا یعنی قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر دی اور اسی طرح کے سوالات۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سب کے متعلق فرمایا کہ اب کر لو کوئی مضائقہ نہیں۔ اُس روز آپ سے جن باتوں کے متعلق بھی پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ اب کر لو کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے اور پھر وہ حدیث بیان کی ___ متابعت کی اس کی معمر نے زہری سے۔

ایام منیٰ میں خطبہ دینا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یوم النحر

حرام قال فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا فأعادها مرارا ثم رفع رأسه فقال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت قال ابن عباس فوالذي نفسي بيده إنها لوصيته إلى أمته فليبلغ الشاهد الغائب لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض۔

١٦٢٤۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة قال أخبرني عمرو قال سمعت جابر بن زيد قال سمعت ابن عباس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب بعرفات تابعه ابن عيينة عن عمرو۔

١٦٢٥۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا أبو عامر حدثنا قرة عن محمد بن سيرين قال أخبرني عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبي بكرة ورجل أفضل في نفسي من عبد الرحمن حميد بن عبد الرحمن عن أبي بكرة قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر قال أتدرون أي يوم هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه قال أليس يوم النحر قلنا بلى قال أي شهر هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه فقال أليس ذو الحجة قلنا بلى قال أي بلد هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه قال

اور شہر میں۔ پس اسی کو کئی مرتبہ دہرایا پھر سر اٹھا کر عرض گزار ہوئے اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آپ نے اپنی امت کو وصیت فرمائی کہ حاضر غائب تک پہنچا دے اور میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ متابعت کی اس کی ابن عیینہ نے عمرو سے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے اور ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے

الرَّجُلُ بِكَسْبِ ... قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

١٦٢٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا
قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ
أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ
قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا وَقَالَ
هِشَامُ بْنُ الْغَازِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ
الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهٰذَا وَقَالَ هٰذَا يَوْمُ
الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا هٰذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ۔

بَابٌ هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ
غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى۔

١٦٢٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى
بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح
وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

سے ملاقات [illegible]
جانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ دن کون سا ہے؟ لوگ عرض گزار
ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ فرمایا کہ حرمت والا دن ہے۔
کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول
بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ حرمت والا شہر۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟
لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ فرمایا کہ حرمت والا
مہینہ۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزتیں اسی طرح
حرام کی ہیں جیسے کہ تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس
شہر کے اندر۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم یوم النحر کو جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے جس سال کہ آپ نے حج کیا
اور فرمایا تھا کہ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے
لگے اے اللہ! گواہ رہنا اور لوگوں کو رخصت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ
حجۃ الوداع ہے۔

کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ
میں گزاریں؟

محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ، نافع سے روایت
ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اجازت مرحمت فرمائی — یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن بکر، ابن جریج، عبید اللہ،
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اجازت دی — محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ان کے والد ماجد،
عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی پلانے کی غرض سے منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ

www.a…….network.org

خالد بن أبو عصمة۔

باب ۹۹۵ رمي الجمار وقال جابر رمى النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر ضحى ورمى بعد ذلك بعد الزوال۔

۱۶۲۸ حدثنا أبو نعيم حدثنا مسعر عن وبرة قال سألت ابن عمر رضي الله عنهما متى أرمي الجمار قال إذا رمى إمامك فارمه فأعدت عليه المسألة قال كنا نتحين فإذا زالت الشمس رمينا۔

باب ۹۹۶ رمي الجمار من بطن الوادي۔

۱۶۲۹ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد قال رمى عبد الله من بطن الوادي فقلت يا أبا عبد الرحمن إن ناسا يرمونها من فوقها فقال والذي لا إله غيره هذا مقام الذي أنزلت عليه سورة البقرة صلى الله عليه وسلم وقال عبد الله بن الوليد حدثنا سفيان حدثنا الأعمش بهذا۔

باب ۹۹۷ رمي الجمار بسبع حصيات ذكره ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۱۶۳۰ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله أنه انتهى إلى الجمرة الكبرى جعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه ورمى بسبع وقال هكذا رمى الذي أنزلت عليه سورة البقرة صلى الله عليه وسلم۔

کنکریاں مارنا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اس کے بعد زوال کے بعد ہی۔

وبرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا امیر رمی کرے تو تم بھی رمی کرو۔ میں نے دوبارہ یہی پوچھا تو فرمایا ہم انتظار کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو رمی کرتے۔

وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا۔

عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وادی کے نشیب سے رمی کی تو میں عرض گزار ہوا اے ابو عبدالرحمن! لوگ تو اوپر والے حصے سے رمی کرتے ہیں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی وہ مقام ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ——— عبداللہ بن ولید سفیان نے بھی یہ حدیث اعمش سے روایت کی ہے۔

جمرہ پر سات کنکریاں مارنا۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرہ کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ فرمایا کہ اسی طرح اس ہستی نے کنکریاں ماری تھیں جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

www.afaf...

إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد أنه حج مع ابن مسعود
فرآه يرمي الجمرة الكبرى بسبع حصيات فجعل البيت
عن يساره ومنى عن يمينه ثم قال هذا مقام
الذي أنزلت عليه سورة البقرة۔

باب ٩٩٩ يُكَبِّرُ مع كل حصاة قاله ابن عمر
عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

١٦٣٢۔ حدثنا مسدد عن عبد الواحد حدثنا
الأعمش قال سمعت الحجاج يقول على المنبر
السورة التي يذكر فيها البقرة والسورة التي يذكر فيها آل عمران
والسورة التي يذكر فيها النساء قال فذكرت ذلك لإبراهيم
فقال حدثني عبد الرحمن بن يزيد أنه كان مع ابن مسعود
حين رمى جمرة العقبة فاستبطن الوادي حتى
إذا حاذى بالشجرة اعترضها فرمى بسبع حصيات
يكبر مع كل حصاة ثم قال من ههنا والذي لا إله غيره
قام الذي أنزلت عليه سورة البقرة ﷺ۔

باب ١٠٠٠ من رمى جمرة العقبة
ولم يقف قاله ابن عمر عن النبي صلى
الله عليه وسلم۔

باب ١٠٠١ إذا رمى الجمرتين يقوم ويُسْهِل
مستقبل القبلة۔

١٦٣٣۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا
طلحة بن يحيى حدثنا يونس عن الزهري عن سالم
عن ابن عمر أنه كان يرمي الجمرة الدنيا بسبع
حصيات يكبر على إثر كل حصاة ثم يتقدم حتى يسهل
فيقوم مستقبل القبلة فيقوم طويلا ويدعو و
يرفع يديه ثم يرمي الوسطى ثم يأخذ ذات الشمال

سے حضرت ... کے ساتھ ...
کنکریاں ماریں۔ بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں
جانب رکھا۔ پھر فرمایا کہ یہی وہ مقام ہے جہاں آپ پر سورۂ بقرہ نازل
ہوئی تھی۔

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ یہ حضرت ابن عمر نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

اعمش سے روایت ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا۔
وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر
ہے اور وہ سورت جس میں عورتوں
کا ذکر ہے۔ میں نے ابراہیم سے ذکر کیا تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید
کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ساتھ تھے جب انہوں نے جمرۂ عقبہ پر رمی کی، وہ وادی کے نشیب میں
آئے یہاں تک کہ جب درخت کے سامنے ہو گئے تو سات کنکریاں ماریں
اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود
نہیں یہی جگہ ہے جہاں آپ پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

جو جمرۂ عقبہ پر رمی کرے اور ٹھہرے نہیں۔ یہ حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب دونوں جمروں پر رمی کرے تو نرم زمین پر قبلہ رو کھڑا
ہو۔

عثمان بن ابی شیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس، زہری، سالم سے روایت ہے کہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزدیک والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے۔
ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہا کرتے، پھر آگے بڑھ جاتے، یہاں تک کہ نرم
جگہ میں قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جاتے اور بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے
اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر درمیانی جمرہ پر رمی کیا کرتے۔ پھر بائیں جانب نرم زمین
پر جا کر کھڑے ہو جاتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے

www.a...org

باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى.

١٦٣٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى كَذَلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

باب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ

قریب اور درمیانی جمرہ کے نزدیک ہاتھ اٹھانا۔

اسماعیل بن عبداللہ نے اپنے برادر محترم سلیمان، یونس بن یزید، ابن شہاب سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزدیک والے جمرے پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر نرم زمین تک آگے بڑھتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے۔ پھر جمرہ وسطیٰ پر اسی طرح کرتے پھر بائیں جانب کو نرم زمین کی طرف چلے جاتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے اور دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرہ ذات العقبہ پر کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسی طرح کیا کرتے۔

دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا۔ محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد منیٰ کے نزدیک والے جمرہ پر رمی کرتے تو سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر اس کے آگے بڑھتے، قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑے ہو جاتے اور دعا کرتے۔ یہاں کافی دیر ٹھہرتے۔ پھر دوسرے جمرہ پر آتے اور اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے پھر وادی کے نزدیک بائیں جانب جاتے اور قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کرتے۔ پھر اس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے نزدیک ہے اسے بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے پھر لوٹ آتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو اسی طرح حدیث بیان کرتے سنا جسے انہوں نے اپنے والد ماجد سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضرت ابن عمر اسی طرح کیا کرتے۔

عبد الرحمن بن القاسم أنه سمع أباه وكان أفضل أهل زمانه يقول سمعت عائشة تقول طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي هاتين حين أحرم ولحله حين أحل قبل أن يطوف وبسطت يديها۔

باب ٤٠١ طواف الوداع

١٦٣٦ - حدثنا مسدد حدثنا سفيان عن ابن طاؤس عن أبيه عن ابن عباس قال أمر الناس أن يكون آخر عهدهم بالبيت إلا أنه خفف عن الحائض۔

١٦٣٧ - حدثنا أصبغ بن الفرج أخبرنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث عن قتادة عن أنس بن مالك حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء ثم رقد رقدة بالمحصب ثم ركب إلى البيت فطاف به تابعه الليث حدثني خالد عن سعيد عن قتادة أن أنس بن مالك حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب ٤٠٢ إذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت۔

١٦٣٨ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أن صفية بنت حيي زوج النبي صلى الله عليه وسلم حاضت فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أحابستنا هي قالوا إنها قد أفاضت قال فلا إذا۔

١٦٣٩ - حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد عن

www. نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی جب احرام کرنے لگے اور جب طواف زیارت سے پہلے احرام کھولا اور اپنے ہاتھ پھیلائے۔

طوافِ وداع

مسدد، سفیان، ابن طاؤس، ان کے والد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کے ساتھ ہو مگر حائضہ کے لیے تخفیف ہے۔

اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر کچھ دیر محصب میں سو گئے۔ پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہو گئے اور اس کا طواف کیا۔ متابعت کی اس کی لیث نے۔ خالد، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جب طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض آ جائے۔

عبدالرحمن بن قاسم کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا تو اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔ فرمایا کیا وہ ہمیں روکے گی؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر کوئی بات نہیں۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس سے اس

فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أُمَّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ
رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ۔

١٦٤٠ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

١٦٤١ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتِ تَطُوفِينَ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ انْفِرِي فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عکرمہ نے یہ حدیث بیان کی اور روایت کیا ہے
خالد اور قتادہ نے عکرمہ سے۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حائضہ کو چلے جانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہو۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ جائے۔ پھر ان کو یہ فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچ گئے تو آپ نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا لیکن آپ نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ جو آپ کے ساتھ ازواج مطہرات اور اصحاب تھے سب نے طواف کیا اور جن کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا انہوں نے احرام کھول دیا۔ پھر انہیں حیض آ گیا۔ ہم نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کیے جب کوچ کرنے والی رات آئی تو عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! آپ کے تمام ساتھی حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ لوٹ رہے ہیں۔ فرمایا کیا جس وقت ہم آئے تم نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جاؤ اور عمرے کا احرام باندھ لینا ہم سے فلاں جگہ ملنا ہے۔ پس میں حضرت عبد الرحمن کے ساتھ تنعیم گئی اور عمرے کا احرام باندھا۔ اور حضرت صفیہ کو بھی حیض آ گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس، تم تو ہمیں روک لو گی کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض گزار ہوئیں کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں چلی چلو۔ آپ سے میری ملاقات تب ہوئی جب آپ مکہ کے اوپر والے حصہ سے چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ اتر رہے تھے۔ مسدد کا بیان ہے کہ جریر نے منصور سے لفظ لا کا اثبات نہیں کیا۔

يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔

بَاب ۱۱۰۸ الْمُحَصَّبِ۔

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ تَعْنِي بِالْأَبْطَحِ۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۱۱۰۹ النُّزُولِ بِذِي طُوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ۔

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی بات بتائیے جو آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق یاد ہو تو بتائیے کہ ترویہ کے دن حضور نے نمازِ ظہر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ میں نے عرض کی کہ روانگی کے روز نمازِ عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ تم اسی طرح کرو جیسے تمہارا امیر کرے۔

عبد المتعال بن طالب، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور تھوڑی دیر محصب میں سوئے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا (یہ الوداعی طواف ہوتا ہے)۔

محصب

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، وہ مقام جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرے تاکہ آسانی سے روانہ ہو سکیں، وہ مقام ابطح ہے۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا محصب کوئی چیز نہیں بلکہ وہ منزل یا جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول اجلال فرمایا کرتے تھے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اترنا اور مکہ معظمہ سے لوٹتے وقت بطحا میں اترنا جو ذو الحلیفہ میں ہے

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دو ٹیلوں کے درمیان ذی طویٰ میں رات گزارتے۔ پھر جب صبح ہو جاتی تو مکہ

www.

مِن أبيه ثم يطوف سبعًا ثلاثًا سعيًا وأربعًا مشيًا
ثم ينصرف فيصلي سجدتين ثم ينطلق قبل أن يرجع
إلى منزله فيطوف بين الصفا والمروة وكان إذا صدر
عن الحج أو العمرة أناخ بالبطحاء التي بذي الحليفة
التي كان النبي صلى الله عليه وسلم ينيخ بها.

١٦٢٧ حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا
خالد بن الحارث قال سئل عبيد الله عن المحصب
فحدثنا عبيد الله عن نافع قال نزل بها رسول الله
صلى الله عليه وسلم وعمر وابن عمر وعن نافع أن ابن عمر
كان يصلي بها يعني المحصب الظهر والعصر
أحسبه قال والمغرب قال خالد لا أشك في
العشاء ويهجع هجعة ويذكر ذلك عن النبي
صلى الله عليه وسلم.

باب من نزل بذي طوى إذا رجع
من مكة وقال محمد بن عيسى حدثنا حماد عن
أيوب عن نافع عن ابن عمر أنه كان إذا
أقبل بات بذي طوى حتى إذا أصبح دخل
وإذا نفر مر بذي طوى وبات بها حتى يصبح
وكان يذكر أن النبي صلى الله عليه وسلم
كان يفعل ذلك.

باب التجارة أيام الموسم والبيع
في أسواق الجاهلية.

١٦٢٨ حدثنا عثمان بن الهيثم أخبرنا ابن جريج
قال عمرو بن دينار قال ابن عباس كان ذو المجاز
وعكاظ متجر الناس في الجاهلية فلما جاء الإسلام

صفا و مروہ کی سعی کرتے اور جب حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو
ذوالحلیفہ کی بطحاء میں جو وادی کے نشیب میں ہے، جہاں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی بٹھایا کرتے تھے۔

عبد اللہ بن عبد الوہاب، خالد بن حارث سے روایت ہے کہ عبید اللہ سے
محصب کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے نافع کے حوالے سے فرمایا کہ یہاں
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نزول اجلال فرمایا اور حضرت عمر
اور حضرت ابن عمر نے بھی۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر یہاں یعنی
محصب میں ظہر و عصر کی نماز پڑھتے، میرے خیال میں مغرب کے متعلق بھی
خالد نے فرمایا کہ مجھے عشاء کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اور
اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے۔

جب مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے ہوئے ذی طویٰ میں اترے۔

محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب
پہنچنے والے ہوتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے اور جب صبح ہوتی تو
داخل ہوتے اور واپسی پر جب ذی طویٰ سے گزرتے تو رات گزارتے
اور صبح تک رہتے اور وہ بیان کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اسی طرح کیا کرتے تھے۔

حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں
خرید و فروخت کرنا۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا، دورِ جاہلیت میں ذوالمجاز اور عکاظ لوگوں کے تجارتی
بازار تھے۔ جب اسلام آیا تو لوگوں نے ان میں جانا ناپسند کیا یہاں تک

الأعمش حدثني إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت حاضت صفية ليلة النفر فقالت ما أراني إلا حابستكم قال النبي صلى الله عليه وسلم عقرى حلقى أطافت يوم النحر قيل نعم قال فانفري قال أبو عبد الله وزادني محمد حدثنا محاضر حدثنا الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذكر إلا الحج فلما قدمنا أمرنا أن نحل فلما كانت ليلة النفر حاضت صفية بنت حيي فقال النبي صلى الله عليه وسلم حلقى عقرى ما أراها إلا حابستكم قال كنت طفت يوم النحر قالت نعم قال فانفري قلت يا رسول الله إني لم أكن حللت قال فاعتمري من التنعيم فخرج معها أخوها فلقيناه مدلجا فقال موعدك مكان كذا وكذا۔

کرات میں حضرت صفیہ کو حیض آ گیا انہوں نے کہا میرا خیال ہے میں آپ حضرات کو یہیں روک لوں گی۔ فرمایا کہ یا بھنڈ سر منڈی کیا تم نے یوم نحر کو طواف کیا تھا عرض کی ہاں۔ فرمایا تو پھر چلو ۔۔۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے دوسری اسناد کے ساتھ یہی حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور حج ہی کی بات کرتے تھے جب ہم پہنچ گئے تو آپ نے احرام کھول دینے کا حکم فرمایا جب روانگی کی رات آئی تو حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سر منڈی، یا بھنڈ میرے خیال میں تم یہیں روک لو گی کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا عرض کی ہاں۔ فرمایا تو چلو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے تو احرام نہیں کھولا۔ فرمایا تنعیم سے عمرہ کر لو۔ پس ان کے ساتھ ان کے بھائی جان گئے۔ ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے۔ فرمایا کہ تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے۔

أبواب العمرة

عمرہ کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ١ العمرة، وجوب العمرة وفضلها

وقال ابن عمر ليس أحد إلا وعليه حجة وعمرة وقال ابن عباس إنها لقرينتها في كتاب الله وأتموا الحج والعمرة لله۔

عمرہ واجب ہے اور فضیلت۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جس پر حج اور عمرہ نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب میں اس کا ساتھی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔

١٦٥٠۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمن، ابو صالح

www.alahazratnetwork.org

لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

ف: ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے جس کے اندر کوئی برائی شامل نہ ہو یعنی حلال کمائی سے حج کیا، کسی پر ظلم نہ کیا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا ہو، حج کے تمام مناسک کو سنت کے مطابق ادا کیا ہو، غرض یہ سب کچھ محض رضائے الٰہی کے لیے کیا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور ایسے حج کے بدلے میں اسے جنت عطا فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَاب ۱۱۱۴ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ۔

جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

ابن جریج سے روایت ہے کہ عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا۔ — ابراہیم بن سعد، ابن اسحاق، عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح پوچھا۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

عمرو بن علی، ابو عاصم، ابن جریج، عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح پوچھا۔

بَاب ۱۱۱۵ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے!

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّاهُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

مجاہد سے روایت ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر حجرۂ عائشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ بدعت ہے۔ پھر عروہ نے ان سے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار، ان میں سے ایک رجب میں۔ ہم نے ان کی بات کی تردید کو پسند نہ کیا۔ ہم نے حجرے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ عرض گزار ہوئے: اے والدہ ماجدہ، ام المومنین! کیا آپ سن رہی ہیں جو حضرت ابو عبدالرحمٰن کہہ رہے ہیں! فرمایا کہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عرض کی وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے جن میں سے ایک رجب میں کیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

www.ahlehaqnetwork.org

أخبرني عطاء عن عروة ابن الزبير قال سألت عائشة قالت ما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في رجب.

١٦٥٥۔ حدثنا حسان بن حسان حدثنا همام عن قتادة سألت أنسا كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم قال أربع عمرة الحديبية في ذي القعدة حيث صده المشركون وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة حيث صالحهم وعمرة الجعرانة إذ قسم غنيمة أراه حنين قلت كم حج قال واحدة.

١٦٥٦۔ حدثنا أبو الوليد هشام بن عبد الملك حدثنا همام عن قتادة قال سألت أنسا فقال اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم حيث ردوه ومن القابل عمرة الحديبية وعمرة في ذي القعدة وعمرة مع حجته.

١٦٥٧۔ حدثنا هدبة حدثنا همام وقال اعتمر أربع عمر في ذي القعدة إلا التي اعتمر مع حجته عمرته من الحديبية ومن العام المقبل ومن الجعرانة حيث قسم غنائم حنين وعمرة مع حجته.

١٦٥٨۔ حدثنا أحمد بن عثمان حدثنا شريح بن مسلمة حدثنا إبراهيم بن يوسف عن أبيه عن أبي إسحاق قال سألت مسروقا وعطاء ومجاهدا فقالوا اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة قبل أن يحج وقال سمعت البراء بن عازب يقول اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة قبل أن يحج مرتين.

باب عمرة في رمضان۔

١٦٥٩۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن ابن جريج

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ رجب میں نہیں کیا۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا ذی قعدہ میں جب کہ مشرکین نے آپ کو روکا۔ دوسرا عمرہ اگلے سال ذی قعدہ میں جب کہ ان سے صلح ہو گئی۔ تیسرا عمرہ جعرانہ جس وقت غالباً حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ حج کتنے کیے؟ فرمایا کہ ایک۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا جب کہ آپ کو واپس لوٹا دیا گیا، اور اگلے سال حدیبیہ کا عمرہ، ایک عمرہ ذی قعدہ میں، اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

ہمام سے روایت ہے کہ آپ نے چار عمرے کیے۔ سارے ذی قعدہ میں سوائے ایک کے جو اپنے حج کے ساتھ کیا۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا، ایک اگلے سال، تیسرا جعرانہ سے جب کہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد، ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذی قعدہ میں عمرے کیے۔ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذی قعدہ میں عمرے کیے۔

رمضان میں عمرہ کرنا

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

أبو فلان وابنه لزوجها وابنها وترك ناضحا ننضح عليه قال فإذا كان رمضان اعتمري فيه فإن عمرة في رمضان حجة أو نحوا مما قال.

باب العمرة ليلة الحصبة وغيرها

١٦٦٠ - حدثنا محمد بن سلام أخبرنا أبو معاوية حدثنا هشام عن أبيه عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم موافين لهلال ذي الحجة فقال لنا من أحب منكم أن يهل بالحج فليهل ومن أحب أن يهل بعمرة فليهل بعمرة فلولا أني أهديت لأهللت بعمرة قالت فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحج وكنت ممن أهل بعمرة فأظلني يوم عرفة وأنا حائض فشكوت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ارفضي عمرتك وانقضي رأسك وامتشطي وأهلي بالحج فلما كان ليلة الحصبة أرسل معي عبد الرحمن إلى التنعيم فأهللت بعمرة مكان عمرتي.

باب عمرة التنعيم

١٦٦١ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن عمرو سمع عمرو بن أوس أن عبد الرحمن بن أبي بكر أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم أمره أن يردف عائشة ويعمرها من التنعيم قال سفيان مرة سمعت عمرا كم سمعته من عمرو.

١٦٦٢ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن حبيب المعلم عن عطاء حدثني جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم أهل وأصحابه بالحج وليس مع أحد منهم هدي

www.[illegible]

لئے عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ حج کی مانند ہے۔

محصب کی رات وغیرہ میں عمرہ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جبکہ ذو الحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا۔ آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ لے۔ اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا اور بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ جب عرفہ کا دن آیا تو مجھے حیض آگیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو، سر کھول کر کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ جب محصب والی رات آئی تو میرے ساتھ حضرت عبدالرحمن کو تنعیم کی طرف بھیجا۔ تو میں نے پہلے عمرہ کی جگہ عمرہ کا احرام باندھا۔

تنعیم سے عمرہ کرنا

عمرو بن اوس نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ عائشہ کو پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ سفیان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے عمرو سے سنا اور کتنی ہی دفعہ عمرو سے سنا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ کے اور حضرت علی یمن سے آئے تو ان کے پاس قربانی

عليه وسلم أذن لأصحابه أن يجعلوها عمرة يطوفوا
بالبيت ثم يقصروا ويحلوا إلا من معه الهدي فقالوا
ننطلق إلى منى وذكر أحدنا يقطر فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم
فقال لو استقبلت من أمري ما استدبرت ما أهديت
ولولا أن معي الهدي لأحللت وأن عائشة حاضت
فنسكت المناسك كلها غير أنها لم تطف بالبيت
قال فلما طهرت وطافت قالت يا رسول الله أتنطلقون
بعمرة وحجة وأنطلق بالحج فأمر عبد الرحمن بن
أبي بكر أن يخرج معها إلى التنعيم فاعتمرت بعد الحج
في ذي الحجة وأن سراقة بن مالك بن جعشم لقي
النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالعقبة وهو يرميها فقال ألكم هذه
خاصة يا رسول الله قال لا بل للأبد.

باب الاعتمار بعد الحج بغير هدي.

١٦٦٣ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا
هشام قال أخبرني أبي قال أخبرتني عائشة قالت
خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم موافين
لهلال ذي الحجة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من أحب أن يهل بعمرة فليهل و
من أحب أن يهل بحجة فليهل ولولا أني
أهديت لأهللت بعمرة فمنهم من أهل بعمرة ومنهم
من أهل بحجة وكنت ممن أهل بعمرة فحضت
قبل أن أدخل مكة فأدركني يوم عرفة وأنا حائض
فشكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
دعي عمرتك وانقضي رأسك وامتشطي وأهلي بالحج
ففعلت فلما كانت ليلة الحصبة أرسل معي عبد الرحمن
إلى التنعيم فأردفها فأهلت بعمرة مكان عمرتها

کہا کہ عمرہ بنا لیں اور بیت اللہ کا طواف کریں ... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا اگر مجھے پہلے سے یہ معلوم ہوتا جو بات اب سامنے
آئی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام
کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آ گیا۔ انہوں نے تمام مناسک ادا کیے تھے
لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب پاک ہو گئیں تو طواف کر لیا۔ عرض
کی یا رسول اللہ لوگ عمرہ اور حج کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج
کر کے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک
جائیں تو انہوں نے ذوالحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن
جعشم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقبہ میں ملاقات ہوئی جب کہ وہ رمی
کر رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا یہ خاص آپ کے
لیے ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ
لے اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے۔ اگر میں قربانی کا جانور نہ
لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام
باندھا۔ میں عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں تھی۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے
مجھے حیض آ گیا اور عرفہ کے روز میں حائضہ تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو، سر کھول کر کنگھی کرو اور حج
کا احرام باندھ لو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب حصبہ کی رات آئی تو آپ نے حضرت
عبدالرحمن کو میرے ساتھ تنعیم بھیجا۔ میں ان کے پیچھے بیٹھی اور عمرہ کے بدلے
عمرہ کا احرام باندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ پورا کرا دیا اور
اس میں ہدی، روزہ یا صدقہ وغیرہ کوئی چیز لازم نہ آئی۔

١٦٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ فَقِيلَ لَهَا انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي ثُمَّ ائْتِينَا بِمَكَانِ كَذَا وَلٰكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ۔

بَابُ ١٢١ الْمُعْتَمِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ۔

١٦٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا سَرِفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الْهَدْيُ فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَأْنُكِ قُلْتُ لَا أُصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا أَنْتَظِرْكُمَا هٰهُنَا فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض گزاری کہ یا رسول اللہ! لوگ دو دو عبادتیں کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں ایک عبادت کر کے لوٹ رہی ہوں۔ ان سے فرمایا گیا کہ انتظار کرو، جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم کی طرف نکلنا اور احرام باندھ لینا، پھر فلاں جگہ آ جانا لیکن یہ تمہارے خرچ اور محنت کے مطابق ثواب ملے گا۔

معتمر جب عمرہ کا طواف کر کے نکل جائے تو کیا وہ طواف وداع کی طرف سے کافی ہے!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے مہینوں میں حج کا احرام باندھ کر نکلے اور سرف کے مقام پر اترے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ چاہے کہ اسے عمرہ بنا لے تو ایسا کر لے لیکن جس کے پاس ہدی ہو وہ ایسا نہ کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صاحب استطاعت اصحاب کے پاس قربانیاں تھیں، لہٰذا انہوں نے عمرہ نہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ کیوں روتی ہو؟ عرض کی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب سے کچھ فرمایا ہے جس کے باعث میں عمرہ کرنے سے محروم ہو گئی۔ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نماز نہیں پڑھ سکتی۔ فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں کیونکہ تم حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ہو، جو ان کے لیے لکھا گیا وہی تمہارے لیے ہے، تم حج پر رہو، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نصیب کرے۔ میں اسی طرح رہی یہاں تک کہ جب ہم منیٰ سے محصب میں اترے تو حضرت عبدالرحمٰن کو بلا کر فرمایا اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ کہ عمرہ کا احرام باندھ لے، جب دونوں طواف سے فارغ ہو جاؤ تو میں فلاں فلاں جگہ تمہارا انتظار کروں گا۔ ہم آدھی رات کے وقت آئے۔ فرمایا تم فارغ ہو گئے؟ عرض کی ہاں۔ آپ

١٦٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا
عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ يَعْنِي
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ
صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي
فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَوَدِدْتُ
أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْوَحْيَ قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ
طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ
كَغَطِيطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ
الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ عَنْكَ
وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ.

١٦٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ
حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ
اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَلَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ
شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ
كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا
إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ
وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ
يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ

www.[illegible]

آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ جعرانہ کے
مقام پر تھے۔ اس نے جبّہ پہن رکھا تھا جس پر خوشبو یا زعفران کا نشان
تھا۔ عرض گزار ہوا کہ عمرے میں آپ مجھے کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ پس اللہ تعالیٰ
نے نبی کریم پر وحی نازل فرمائی تو آپ پر کپڑا ڈال دیا گیا۔ میں چاہتا تھا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھوں جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔
حضرت عمر نے فرمایا کیا آپ چاہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
دیکھیں جب کہ آپ پر اللہ تعالیٰ وحی نازل فرما رہا ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کپڑے
کا ایک حصہ اٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ آپ خراٹے لے رہے ہیں یا اونٹ کی طرح خراٹے۔
جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا عمرے کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟
جبہ اتار دو، اپنے سے خوشبو یا زعفران کا نشان دھو ڈالو، اور اپنے
عمرے میں وہی کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اور میں
ان دنوں کم عمر تھا، کہ ارشاد ربانی ہے: بے شک صفا اور مروہ اللہ
کی نشانیوں سے ہیں، تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں
کہ ان دونوں کا طواف کرے۔ لہٰذا اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اس پر
کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات اگر یوں ہوتی جیسے تم کہہ
رہے ہو تو ارشاد ہوتا: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا۔
یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی جو مناۃ کے لیے احرام باندھتے
اور مناۃ قدید کے سامنے ہے اور وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف
کو برا جانتے تھے۔ جب دور اسلام آیا تو لوگوں نے اس کے متعلق رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ بے شک
صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں، جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو

www.alahazratnetwork.org

... بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

باب ۱۱۳۳ مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْنَاهَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرْمِيَهُ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ فَحَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ قَالَ بَشِّرُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ

عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے — عطاء نے حضرت جابر سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا لیں، پھر طواف کریں، بال چھوٹے کروائیں اور احرام کھول دیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا۔ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ ہم اہل مکہ سے آپ کو چھپائے ہوئے تھے کہ مبادا کوئی تیر مار دے۔ میرے ایک دوست نے ان سے پوچھا۔ کیا حضور کعبہ میں داخل ہوئے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر آپ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت خدیجہ سے فرمایا۔ خدیجہ کو جنت میں موتی کے گھر کی بشارت دو جس میں نہ شور و غل ہے اور نہ تکلیف۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کیا، کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے لگائے اور تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے — ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اس کے نزدیک نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرلے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بطحاء کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ فروکش تھے۔ فرمایا کہ تم نے لبیک کہی؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا کس چیز

... طف بالبيت وبالصفا و
المروة ثم أحل فطفت بالبيت وبالصفا والمروة
ثم أتيت امرأة من قيس ففلت رأسي ثم أهللت
بالحج فكنت أفتي به حتى كان في خلافة عمر فقال
إن أخذنا بكتاب الله فإنه يأمرنا بالتمام وإن أخذنا
بقول النبي صلى الله عليه وسلم فإنه لم يحل
حتى يبلغ الهدي محله۔

١٦٧١ ـ حدثنا أحمد بن عيسى حدثنا ابن
وهب أخبرنا عمرو عن أبي الأسود أن عبد الله
مولى أسماء بنت أبي بكر حدثه أنه كان يسمع أسماء
تقول كلما مرت بالحجون صلى الله على محمد لقد نزلنا
معه ههنا ونحن يومئذ خفاف قليل ظهرنا قليلة أزوادنا
فاعتمرت أنا وأختي عائشة والزبير وفلان وفلان فلما
مسحنا البيت أحللنا ثم أهللنا من العشي بالحج۔

باب ١١٣٤ ما يقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو۔

١٦٧٢ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا
مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان إذا قفل من
غزو أو حج أو عمرة يكبر على كل شرف من الأرض
ثلاث تكبيرات ثم يقول لا إله إلا الله وحده لا شريك
له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آيبون
تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق
الله وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده۔

باب ١١٣٥ استقبال الحاج القادمين والثلاثة على الدابة۔

... سے بالوں میں کنگھی کی ...

دیا کرتا تھا، یہاں تک کہ جب حضرت عمر کا دورِ خلافت آیا تو انہوں نے فرمایا، اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کو لیں تو اُس وقت تک احرام نہ کھولا جائے جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔

عبداللہ مولیٰ اسماء بنت ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کرتے جبکہ وہ حجون پہاڑ کے پاس سے گزرتیں۔ اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرمائے، ہم اُن کے ساتھ یہاں اُترے اور اُس وقت ہم ہلکے پھلکے تھے، ہماری سواریاں کم اور زادِ راہ کم تھا۔ پس میں نے، میری بہن حضرت عائشہ، حضرت زبیر اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا۔ جب ہم بیت اللہ کا مسح کر چکے تو ہم نے احرام کھول دیا۔ پھر شام کے وقت ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔

جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو ہر اونچی جگہ پر تین دفعہ تکبیر کہتے۔ پھر یوں کہا کرتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور لشکروں کو اکیلے نے شکست دی۔

آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونا۔

 www.alahazratnetwork.org

مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ.

بَاب ١٢٣٦ الْقُدُومِ بِالْغَدَاةِ.

١٦٧٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ.

بَاب ١٢٣٧ الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ.

١٦٧٥- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

بَاب ١٢٣٨ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

١٦٧٦- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا.

بَاب ١٢٣٩ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

١٦٧٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا.

١٦٧٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتٍ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ.

صبح کے وقت گھر آنا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز پڑھتے اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

شام کے وقت گھر آنا۔

ہمام، اسحاق بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جاتے بلکہ کاشانۂ اقدس میں صبح کے وقت تشریف لاتے یا شام کے وقت۔

مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محارب سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے وقت گھر والوں کے پاس پہنچنے سے منع فرمایا ہے۔

جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اونٹنی کو تیز کرے

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی بلندیوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرا جانور ہوتا تو اسے ایڑ لگاتے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ حارث بن عمیر نے حمید سے روایت کی کہ اس (مدینہ منورہ) کی محبت کی وجہ سے۔

قتیبہ، اسماعیل، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیواروں۔ متابعت کی اس کی حارث بن عمیر نے۔

أبا إسحٰق قال سمعت البراء يقول نزلت هذه الآية فينا كانت الأنصار إذا حجوا فجاءوا لم يدخلوا من قبل أبواب بيوتهم ولكن من ظهورها فجاء رجل من الأنصار فدخل من قبل بابه فكأنما عير بذلك فنزلت وليس البر بأن تأتوا البيوت من ظهورها ولكن البر من اتقى وأتوا البيوت من أبوابها.

باب ١٣١ السفر قطعة من العذاب.

١٦٨٠ - حدثنا عبد الله بن يوسف ثنا مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم طعامه وشرابه ونومه فإذا قضى نهمته فليعجل إلى أهله.

باب ١٣٢ المسافر إذا جد به السير وتعجل إلى أهله.

١٦٨١ - حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد بن أسلم عن أبيه قال كنت مع عبد الله بطريق مكة فبلغه عن صفية بنت أبي عبيد شدة وجع فأسرع السير حتى كان بعد غروب الشفق نزل فصلى المغرب والعتمة جمع بينهما ثم قال إني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم إذا جد به السير أخر المغرب وجمع بينهما.

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ١٣٣ المحصر وجزاء الصيد وقوله تعالى فإن أحصرتم فما استيسر من الهدي ولا تحلقوا رءوسكم حتى يبلغ الهدي محله وقال عطاء الإحصار من كل شيء يحبسه.

آپ کے گھروں میں دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پچھواڑے سے۔ انصار میں سے ایک آدمی آیا اور وہ دروازے سے داخل ہو گیا تو اس پر گویا ملامت کی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی: بھلائی یہ نہیں کہ تم گھروں میں پیچھے کی طرف سے آؤ بلکہ بھلائی یہ ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے۔ جب کام ہو جائے تو اپنے گھر والوں میں پہنچنے کی جلدی کرنی چاہیئے۔

مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہے۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا انہیں حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے سخت درد ہونے کی اطلاع پہنچی تو جلدی چلے یہاں تک کہ شفق غائب ہونے کے بعد اترے تو مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھیں پھر فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع فرمایا کرتے۔

روکے جانا اور شکار کا بدلہ، ارشاد ربانی ہے۔ پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ احصار ہر اس چیز سے ہے جو روک دے۔

البيت صنعت كما صنعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأهل بعمرة من أجل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان أهل بعمرة عام الحديبية.

١٦٨٣ - حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء حدثنا جويرية عن نافع أن عبيد الله بن عبد الله وسالم بن عبد الله أخبراه أنهما كلما عبد الله بن عمر ليالي نزل الجيش بابن الزبير فقالا لا يضرك أن لا تحج العام وإنا نخاف أن يحال بينك وبين البيت فقال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحال كفار قريش دون البيت فنحر النبي صلى الله عليه وسلم هديه وحلق رأسه وأشهدكم أني قد أوجبت العمرة إن شاء الله أنطلق فإن خلي بيني وبين البيت طفت وإن حيل بيني وبينه فعلت كما فعل النبي صلى الله عليه وسلم وأنا معه فأهل بالعمرة من ذي الحليفة ثم سار ساعة ثم قال إنما شأنهما واحد أشهدكم أني قد أوجبت حجة مع عمرتي فلم يحل منهما حتى حل يوم النحر وأهدى وكان يقول لا يحل حتى يطوف طوافا واحدا يوم يدخل مكة.

١٦٨٤ - حدثني موسى بن إسمعيل حدثنا جويرية عن نافع أن بعض بني عبد الله قال له لو أقمت بهذا.

١٦٨٥ - حدثنا محمد قال حدثنا يحيى بن صالح حدثنا معاوية بن سلام حدثنا يحيى بن أبي كثير عن عكرمة قال قال ابن عباس قد أحصر رسول الله صلى الله عليه وسلم فحلق رأسه وجامع

www. ...کیا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن زبیر کے خلاف فوجیں اتری ہوئی تھیں تو دونوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے التماس کی کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ہمیں خطرہ ہے کہ وہ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو جائیں گے۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کو ذبح کیا اور سر مبارک کے بال اتروا لیے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اور ان شاء اللہ جاؤں گا۔ اگر مجھے بیت اللہ تک جانے دیا تو طواف کروں گا اور اگر میرے اور اس کے درمیان حائل ہو گئے تو وہی کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور میں ان کے ساتھ تھا۔ پس ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ ایک ساعت چلنے کے بعد فرمایا دونوں کا ایک ہی حکم ہے لہٰذا میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پس احرام نہ کھولا یہاں تک کہ یوم النحر کو قربانی کی اور فرمایا کرتے کہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے روز ایک طواف نہ کر لے۔

موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعض صاحبزادوں نے عرض کی: کاش آپ اس سال یہیں رہتے۔

محمد، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روکے گئے تو اپنے سر مبارک کے بال اتروا لیے، اپنی ازواج مطہرات سے مجامعت کی اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور اگلے

كان ابن عمر يقول أليس حسبكم سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم إن حبس أحدكم عن الحج طاف بالبيت وبالصفا والمروة ثم حل من كل شيء حتى يحج عاما قابلا فيهدي أو يصوم إن لم يجد هديا وعن عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري قال حدثني سالم عن ابن عمر نحوه۔

باب ١١٣٦ النحر قبل الحلق في الحصر۔

١٦٨٧ حدثنا محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن المسور أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر قبل أن يحلق وأمر أصحابه بذلك۔

١٦٨٨ حدثنا محمد بن عبد الرحيم أخبرنا أبو بدر شجاع بن الوليد عن عمر بن محمد العمري قال وحدث نافع أن عبد الله وسالما كلما عبد الله بن عمر فقال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم معتمرين فحال كفار قريش دون البيت فنحر رسول الله صلى الله عليه وسلم بدنه وحلق رأسه۔

باب ١١٣٧ من قال ليس على المحصر

بدل وقال روح عن شبل عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن ابن عباس إنما البدل على من نقض حجه بالتلذذ فأما من حبسه عذر أو غير ذلك فإنه يحل ولا يرجع وإن كان معه هدي وهو محصر نحره إن كان لا يستطيع أن يبعث به وإن استطاع أن يبعث به لم يحل حتى يبلغ الهدي محله وقال مالك

اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جائے تو بیت اللہ کا طواف اور صفا

و مروہ اور ہر چیز سے حلال ہو جائے، یہاں تک کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی دے یا روزہ رکھے جبکہ قربانی کا جانور میسر نہ ہو۔ عبداللہ، معمر، زہری، سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

روکے جانے کی حالت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا۔

محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کے بال اُتروانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے اصحاب کو بھی اس کا حکم دیا۔

محمد بن عبدالرحیم، ابو بدر شجاع بن ولید، عمر بن محمد عمری، نافع، عبداللہ اور سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم عمرہ کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش بیت اللہ سے رکاوٹ بن گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور سر مبارک کے بال اُتروا دیے۔

جس نے کہا کہ روکے جانے والے پر کوئی بدل نہیں۔

روح، شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بدل اس پر ہے جس نے اپنا حج لذت سے فاسد کیا اور جو روکا جائے عذر وغیرہ سے تو وہ حلال ہو جائے اور لوٹے نہیں اور اگر اس کے پاس ہدی ہو تو اُسے ذبح کرے جب کہ بھیجنے کی طاقت نہ ہو اور اگر بھیج سکتا ہے تو احرام نہ کھولے جب تک کہ قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔ امام مالک وغیرہ نے کہا کہ قربانی کے جانور کو ذبح کرے اور جس جگہ چاہے سر منڈائے اور کسی پر قضا نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے قربانی کا اور سر منڈانے کا

www.alahazratnetwork.org

أَلْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَذْكُرْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَقْضُوْا شَيْئًا وَّلَا يَعُوْدُوْا وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ۔

١٦٨٩۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ حِيْنَ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِيْ أَمْرِهٖ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ إِلٰى أَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَّرَأٰى أَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدٰى۔

بَابٌ ٣٨ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَّهُوَ مُخَيَّرٌ فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلٰثَةُ أَيَّامٍ۔

١٦٩٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ۔

بَابٌ ٣٩ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى أَوْ صَدَقَةٍ وَّهِيَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب کہ وہ فتنہ کے دوران مکہ مکرمہ عمرہ کرنے نکلے کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کیا۔ حضور نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر حضرت عبد اللہ بن عمر نے سوچا کہ یہ دونوں تو ایک ہی ہیں تو اپنے اصحاب کی جانب توجہ کر کے فرمایا کہ جب دونوں کا حکم ایک ہے تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پھر دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور اسے کافی خیال کیا اور قربانی کا جانور لے گئے۔

ارشاد ربانی ہے۔ جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو فدیہ ہے روزے یا صدقہ یا قربانی جب کہ وہ استطاعت رکھے اور روزے تین دن کے ہیں۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، حمید بن قیس، مجاہد، عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید جوؤں نے تمہیں اذیت پہنچائی ہے؟ عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر منڈا دو اور تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی کرو۔

ارشاد باری "أَوْ صَدَقَةٍ" سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا۔

فقال يؤذيك هوامك قلت نعم قال فاحلق رأسك أو قال احلق قال في نزلت هذه الآية فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه إلى آخرها فقال النبي صلى الله عليه وسلم صم ثلاثة أيام أو تصدق بفرق بين ستة أو انسك بما تيسر.

باب ١٣٠ الإطعام في الفدية نصف صاع.

١٦٩٢ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عبد الرحمن بن الأصبهاني عن عبد الله بن معقل قال جلست إلى كعب بن عجرة فسألته عن الفدية فقال نزلت في خاصة وهي لكم عامة حملت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم والقمل يتناثر على وجهي فقال ما كنت أرى الوجع بلغ بك ما أرى أو ما كنت أرى الجهد بلغ بك ما أرى تجد شاة فقلت لا فقال فصم ثلاثة أيام أو أطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع.

باب ١٣١ النسك شاة.

١٦٩٣ - حدثنا إسحاق حدثنا روح حدثنا شبل عن ابن أبي نجيح عن مجاهد قال حدثني عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رآه وأنه يسقط على وجهه فقال أيؤذيك هوامك قال نعم فأمره أن يحلق وهو بالحديبية ولم يتبين لهم أنهم يحلون بها وهم على طمع أن يدخلوا مكة

یہی کے متعلق نازل ہوئی کہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (۲-۱۹۶) پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں میں ایک فرق کھانا صدقہ کر دو یا قربانی کر دو جو میسر آئے۔

فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا۔

عبد اللہ بن معقل سے روایت ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا اور ان سے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ یہ آیت خاص میرے متعلق نازل ہوئی اور تمہارا حکم بھی عام ہے۔ مجھے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ فرمایا: مجھے گمان نہیں تھا کہ تمہاری تکلیف یہاں تک پہنچ جائے گی یا مجھے خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی تکلیف ہو رہی ہوگی۔ تمہارے پاس بکری ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یعنی ہر مسکین کو نصف صاع۔

بکری کی قربانی

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ ان کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ فرمایا: کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کی: ہاں۔ پس انہیں حکم دیا کہ سر منڈا دیں اور آپ حدیبیہ میں تھے اور انہیں یہ واضح نہیں ہوا تھا کہ اس سے وہ احرام سے باہر ہو جائیں گے بلکہ وہ پر امید تھے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ایک فرق کھانا چھ مسکینوں

www.alahazratnetwork.org

أبي ليلى عن كعب بن عجرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رآه وقمله يسقط على وجهه مثله۔

باب ١٢٢٢ قول الله تعالى فلا رفث۔

ارشاد باری کہ رفث نہ ہو۔

١٦٩٤ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن منصور عن أبي حازم عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حج هذا البيت فلم يرفث ولم يفسق رجع كما ولدته أمه۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ فحش کیا ہو اور نہ گناہ کا کام تو یوں لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے جنا ہو۔

باب ١٢٢٣ قول الله عز وجل ولا فسوق ولا جدال في الحج۔

ارشاد باری کہ حج میں گناہ کا کام اور جھگڑا نہ ہو۔

١٦٩٥ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن منصور عن أبي حازم عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من حج هذا البيت فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ فحش بات کرے اور نہ گناہ کا کام تو یوں لوٹے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے جنا ہو۔

ف: حدیث ١٦٥٠ میں وارد ہوا ہے کہ حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ حدیث ١٦٩٤ اور اس حدیث میں بتایا ہے کہ جس نے صحیح طریقے سے حج کیا اور اس کے مناسک کی ادائیگی مناسب کام کیا تو اس کے تمام گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں اور وہ اس طرح ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے آج ہی جنا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ١٢٢٤ قول الله تعالى لا تقتلوا الصيد وأنتم حرم ومن قتله منكم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدل منكم هديا بالغ الكعبة أو كفارة طعام مساكين أو عدل ذلك صياما ليذوق وبال أمره عفا الله عما سلف ومن عاد فينتقم الله منه والله عزيز ذو انتقام أحل لكم صيد البحر وطعامه متاعا لكم وللسيارة وحرم عليكم صيد البر ما دمتم حرما واتقوا الله الذي إليه تحشرون۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے، تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں، یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے۔ اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔ حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور دریا کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے (۵، ۹۵، ۹۶)۔

وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلُ ذٰلِكَ مِثْلُ ذٰلِكَ فَإِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ قِيَامًا قِوَامًا يَعْدِلُوْنَ يَجْعَلُوْنَ عَدْلًا۔

١٦٩٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوْهُ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِيْنُوْنِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِيْنَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيْرُ شَأْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا أَنْ يُقْتَطَعُوْا دُوْنَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قَالَ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَبْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدَنَا مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ۔

بَابُ ١١٢٤ إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُوْنَ صَيْدًا فَضَحِكُوْا فَفَطَنَ الْحَلَالُ۔

١٦٩٧ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارٍ

www.[illegible].org

[illegible]

وہ برابر کرتے ہیں۔

عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے سال میرے والد گرامی گئے تو ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور انہوں نے نہ باندھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ دشمن لڑنا چاہتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل پڑے۔ میں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جو ایک دوسرے سے ہنس رہے تھے۔ مجھے ایک گورخر نظر آیا تو میں اس پر ٹوٹ پڑا اور نیزہ مار کر اسے ٹھنڈا کر دیا۔ لوگوں سے مدد چاہی تو انہوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے اس کے گوشت میں سے کھایا لیکن بچھڑنے کا ڈر تھا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کرنے نکلا کبھی گھوڑے کو تیز چلاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت مجھے بنی غفار کا ایک آدمی ملا میں نے کہا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا؟ اس نے کہا کہ میں نے مقام تعہن میں چھوڑا، سقیا پر قیلولہ کرتے ہوں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے ساتھی آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہیں۔ انہیں ڈر ہے کہ آپ سے بچھڑ جائیں لہٰذا ان کا انتظار فرمایئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک گورخر مارا ہے اور میرے پاس اس کا بچا ہوا گوشت ہے۔ فرمایا کہ لوگو کھا لو حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے۔

عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: ہم حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ آپ کے اصحاب کرام احرام میں تھے اور میں نہیں تھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ غیقہ میں دشمن ہے تو ہم ان کی طرف چل پڑے۔ میرے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا تو ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے۔ میں نے دیکھا تو گورخر تھا۔ میں نے نیزہ مار کر اسے

أَتَغَمَّرُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهُنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا اصَّدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

باب ۱۱۲۷ لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ۔

١٦٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُحْرِمُونَ فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ

[illegible]
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا پہنچا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب آپ کی خدمت میں سلام و رحمت عرض کرتے ہیں، اور انہیں خدشہ ہے کہ کہیں آپ کے اور ان کے درمیان دشمن حائل نہ ہو جائے لہٰذا ان کا انتظار فرمائیے۔ پس میں گیا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ہم نے گورخر کا شکار کیا اور بچا ہے پاس اس کا کچھ حصہ ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کو کھلاؤ اور وہ حالت احرام میں تھے۔

احرام والا شکار کرنے میں غیر احرام والے کی مدد نہ کرے

نافع مولیٰ ابوقتادہ سے سنا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر قاحہ میں تھے۔ ابو محمد سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ کے مقام پر تھے اور ہم میں سے بعض احرام والے اور بعض بغیر احرام تھے میرے ساتھی ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے تھے۔ میں نے دیکھا تو وہ گورخر تھا میرا چابک گر گیا تو انہوں نے کہا۔ ہم اس پر آپ کی مدد نہیں کریں گے کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ میں اسے اٹھا کر ایک ٹیلے کے پیچھے سے گورخر تک پہنچا اور اسے زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ بعض نے کہا کہ کھاؤ اور بعض نے کہا نہ کھاؤ۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ آگے نکل گئے تھے۔ میں نے آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ کھاؤ حلال ہے۔ عمرو بن دینار نے ہم سے فرمایا کہ صالح کے پاس جاؤ اور انہیں یا کسی اور سے اس حدیث کے متعلق پوچھو اور وہ یہاں آئے

فقال کلوہ حلال وقال لنا عمرو اذھبوا الی صالح فسلوہ عن ھذا وغیرہ وقدم علینا ھھنا۔

باب ١٢٣٨ لا یشیر المحرم الی الصید لکی یصطادہ الحلال۔

١٦٩٩ حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا ابو عوانۃ حدثنا عثمان ھو ابن موھب قال اخبرنی عبد اللہ بن ابی قتادۃ ان اباہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج حاجا فخرجوا معہ فصرف طائفۃ منھم فیھم ابو قتادۃ فقال خذوا ساحل البحر حتی نلتقی فاخذوا ساحل البحر فلما انصرفوا احرموا کلھم الا ابو قتادۃ لم یحرم فبینما ھم یسیرون اذ راوا حمر وحش فحمل ابو قتادۃ علی الحمر فعقر منھا اتانا فنزلوا فاکلوا من لحمھا وقالوا اناکل لحم صید ونحن محرمون فحملنا ما بقی من لحم الاتان فلما اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انا کنا احرمنا وقد کان ابو قتادۃ لم یحرم فراینا حمر وحش فحمل علیھا ابو قتادۃ فعقر منھا اتانا فنزلنا فاکلنا من لحمھا ثم قلنا اناکل لحم صید ونحن محرمون فحملنا ما بقی من لحمھا قال منکم احد امرہ ان یحمل علیھا او اشار الیھا قالوا لا قال فکلوا ما بقی من لحمھا۔

پاس تشریف لائے ہوئے تھے۔

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اسے شکار کرلے۔

عبداللہ بن ابو قتادہ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے نکلے، لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے، ایک جماعت جس میں حضرت ابو قتادہ بھی تھے علیحدہ ہو گئی، فرمایا کہ تم لوگ ساحل سمندر کا راستہ لو حتیٰ کہ ہم سے آملو۔ انہوں نے ساحل کی راہ کو اختیار کیا۔ جب سب لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا تھا مگر حضرت ابو قتادہ نے نہیں باندھا تھا۔ جب وہ چل رہے تھے تو انہوں نے گورخر دیکھے۔ حضرت ابو قتادہ نے ایک گورخر پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔ اتر کر سب نے اس کا گوشت کھایا اور کہنے لگے کہ ہم نے شکار کا گوشت کھا لیا حالانکہ ہم احرام میں ہیں۔ پس ہم نے باقی گوشت اٹھا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم احرام میں تھے اور حضرت ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے گورخر دیکھے، حضرت ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ کو شکار کر لیا۔ ہم اتر پڑے تو اس کا گوشت کھایا، پھر ہم نے کہا کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں حالانکہ ہم احرام میں ہیں۔ پس ہم نے اس کا باقی گوشت اٹھا لیا۔ فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ان کو حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو اس کا باقی گوشت بھی کھا لو۔

ف: اس حدیث شریف کا مضمون گزشتہ احادیث سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جس نے احرام باندھا ہوا ہو وہ شکار نہیں کر سکتا اور نہ کسی کو شکار کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ اگر غیر محرم نے شکار کیا ہو تو محرم بھی بلا شبہ اس کا گوشت کھا سکتا ہے جیسا کہ اس حدیث اور اس سے پہلے گزشتہ احادیث میں واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ١٢٣٩ اذا اھدی للمحرم حمارا وحشیا حیا لم یقبل۔

١٧٠٠ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابن شھاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن عبد اللہ بن عباس عن الصعب بن جثامۃ اللیثی انہ اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا

اگر احرام والے کے لئے زندہ گورخر بھیجا جائے تو نہ لے۔

حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک گورخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جب کہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ آپ نے وہ واپس کر دیا۔ جب ان کے چہرے پر اداسی

وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

باب ۵۱۰ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ.

۱۷۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ.

۱۷۰۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ.

۱۷۰۳ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۱۷۰۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يَقْتُلُهُنَّ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۱۷۰۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

دیکھ کر فرمایا، میں اسے ہرگز واپس نہ کرتا مگر ہم حالتِ احرام میں ہیں۔

احرام والا کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ہیں جن کو مار دینے میں احرام والے پر کوئی گناہ نہیں ـــــ عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا۔

زید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، احرام والا مارے۔

اصبغ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانوروں کو مار دینے کا کوئی مضائقہ نہیں، کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ پانچوں جانور سب کے سب موذی ہیں جو حرم میں بھی مارے جائیں یعنی کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کی ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ والمرسلات نازل ہوئی۔ آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور میں آپ کے دہن مبارک سے سن کر یاد کر رہا تھا۔ آپ ابھی اسی میں رطب اللسان تھے کہ ایک سانپ ہماری جانب بڑھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مار دو۔ ہم اس پر ٹوٹ پڑے تو وہ بھاگ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اس کے شر سے بچ گئے ـــــ تم

عليه وسلم وقيت شركم كما وقيتم شرها قال أبو عبد الله إنما أردنا بهذا أن منى من الحرم وأنهم لم يروا بقتل الحية بأسا.

ابو عبد اللہ (بخاری) نے فرمایا کہ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ منیٰ حرم میں ہے اور انہوں نے سانپ کو مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔

١٧٠٦ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للوزغ فويسق ولم أسمعه أمر بقتله.

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چھپکلی موذی جانور ہے۔ میں نے نہیں سنا کہ آپ نے اس کو مارنے کا حکم دیا ہو۔

باب لا يعضد شجر الحرم وقال ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يعضد شوكه.

حرم کا درخت نہ کاٹا جائے۔ حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ یہاں کا کانٹا بھی نہ کاٹا جائے۔

١٧٠٧ حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي شريح العدوي أنه قال لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث إلى مكة ائذن لي أيها الأمير أحدثك قولا قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الفتح فسمعته أذناي ووعاه قلبي وأبصرته عيناي حين تكلم به إنه حمد الله وأثنى عليه ثم قال إن مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يسفك بها دما ولا يعضد بها شجرة فإن أحد ترخص لقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقولوا له إن الله أذن لرسوله صلى الله عليه وسلم ولم يأذن لكم وإنما أذن لي ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالأمس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لأبي شريح ما قال لك عمرو قال أنا أعلم بذلك منك يا أبا شريح إن الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة خربة بلية.

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید سے فرمایا جب وہ مکہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا: اے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کو ایک بات سناؤں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی، اسے میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا اور آنکھوں نے دیکھا جب آپ نے کلام فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: بیشک مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والا بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔ پس کسی کے لئے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو کہ یہاں خون بہائے اور نہ یہاں کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتال کو اجازت کی سند بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی تمہیں نہیں دی۔ مجھے دن کی ایک ساعت کے لئے اجازت دی گئی اور آج اس کی حرمت ایسی لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ جو موجود ہے وہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح سے کہا گیا کہ عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا؟ فرمایا: اس نے کہا: اے ابو شریح! میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان کو پناہ نہیں دیتا اور نہ خون کر کے بھاگنے والے اور نہ فساد کر کے بھاگ جانے والے کو پناہ دیتا۔ خَرْبَة سے مراد فساد ہے۔

باب لا ينفر صيد الحرم.

حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

١٧٠٨ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ يُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم کیا ہے پس نہ تو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوئی۔ یہاں کا گھاس اکھاڑا جائے نہ اس کا درخت کاٹا جائے، نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اِذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا۔ اِذخر کے سوا۔ عکرمہ سے روایت ہے کہ عکرمہ نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا کیا ہے؟ سایہ سے اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھ جانا۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کے حرم میں گھاس اکھاڑنے، درخت کاٹنے، شکار بھگانے اور گری پڑی چیز اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر آپ نے اِذخر گھاس کا استثناء فرما دیا کہ اِذخر کو اکھاڑ کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو اتنا اختیار دے دیا تھا کہ تشریعِ احکام میں بھی آپ کو کسی قدر اختیار دے دیا تھا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات کو امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الامن والعلیٰ کے اندر قرآن و حدیث کی روشنی میں بہت خوب بیان فرمایا ہے۔ ایمان کی حفاظت کے لیے اس رسالے کا مطالعہ بہت سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ

بَابٌ ۱۱۵۳ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْفَكُ بِهَا دَمًا۔

مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا حلال نہیں۔ حضرت ابوشریح نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اس میں خون نہ بہایا جائے۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا۔ اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے۔ جب تمہیں نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل آیا کرو کیونکہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا جس روز کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ کی حرمت کے باعث تا قیامت حرام ہے اور اس میں جنگ کرنا کسی کے لیے مجھ سے پہلے حلال ہوا اور نہ میرے لیے حلال ہوا مگر دن کی ایک ساعت کے لیے۔ پس وہ اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اِذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے لیے ہے۔ فرمایا۔

عليهم قال ثابت لا أدري خرج.

باب ۱۲۲۵ الحجامة للمحرم وكوى ابن عمر ابنه وهو محرم ويتداوى ما لم يكن فيه طيب.

۱۷۱۰ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال قال عمرو أول شيء سمعت عطاء يقول حدثني طاوس عن ابن عباس يقول احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم ثم سمعته يقول حدثني طاوس عن ابن عباس فقلت لعله سمعه منهما.

۱۷۱۱ - حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان بن بلال عن علقمة بن أبي علقمة عن عبد الرحمن الأعرج عن ابن بحينة قال احتجم النبي صلى الله عليه وسلم وهو محرم بلحي جمل في وسط رأسه.

باب ۱۲۲۶ تزويج المحرم.

۱۷۱۲ - حدثنا أبو المغيرة عبد القدوس بن الحجاج حدثنا الأوزاعي حدثني عطاء بن أبي رباح عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم.

باب ۱۲۲۷ ما ينهى من الطيب للمحرم والمحرمة وقالت عائشة لا تلبس المحرمة ثوبا بورس أو زعفران.

۱۷۱۳ - حدثنا عبد الله بن يزيد حدثنا الليث حدثنا نافع عن عبد الله بن عمر قال قام رجل فقال يا رسول الله ماذا تأمرنا أن نلبس من الثياب في الإحرام فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا القميص ولا السراويلات ولا العمائم ولا البرانس إلا أن يكون أحد ليست له نعلان فليلبس الخفين وليقطع أسفل من الكعبين ولا تلبسوا شيئا مسه زعفران ولا الورس ولا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس القفازين تابعه موسى بن عقبة وإسماعيل

اچھا ہو تو کرے گا۔

احرام والے کا پچھنے لگوانا۔ حضرت ابن عمر نے اپنے صاحبزادے کو حالت احرام میں داغ دیا اور وہ دوا استعمال کی جا سکتی ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے جبکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ پھر فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طاؤس نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے۔ میں نے کہا کہ شاید انہوں نے دونوں سے سنی ہو۔

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابو علقمہ، عبدالرحمٰن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لحی جمل کے مقام پر حالت احرام کے اندر وسط سر میں پچھنے لگوائے۔

احرام والے کا نکاح کرنا۔

ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن حجاج، اوزاعی، عطاء بن ابو رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔

احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو منع ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ احرام والی عورت ورس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں حالت احرام میں کون سے کپڑے پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص، شلوار، عمامہ اور ٹوپی نہ پہنے۔ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔ اور کوئی چیز نہ پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی ہو۔ اور احرام والی عورت نقاب نہ کرے اور دستانے نہ پہنے ـــ متابعت کی اس کی موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ، جویریہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستانوں کے بارے میں۔ عبیداللہ نے فرمایا کہ ورس سے رنگا ہوا بھی نہ ہو اور وہ کہا کرتے کہ احرام

بن ابراهيم بن عقبة وجويرية وابن اسحٰق في النقاب والقفازين وقال عبيد الله ولا ورس وكان يقول لا تتنقب المحرمة ولا تلبس القفازين وقال مالك عن نافع عن ابن عمر لا تتنقب المحرمة وتابعه ليث ابن ابي سليم۔

...نہ پہنے — امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ احرام والی نقاب نہ ڈالے اور متابعت کی اس کی لیث بن ابی سلیم نے۔

١٧١٤ - حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن منصور عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال وقصت برجل محرم ناقته فقتلته فاتي به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اغسلوه وكفنوه ولا تغطوا راسه ولا تقربوه طيبا فانه يبعث يهل۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک احرام والے کا واقعہ بیان کیا جس کو اس کی اونٹنی نے گرا کر مار ڈالا۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا: اسے غسل دو اور کفن پہناؤ اور اس کا سر نہ چھپانا اور اسے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔

باب الاغتسال للمحرم وقال ابن عباس يدخل المحرم الحمام ولم ير ابن عمر وعائشة بالحك باسا۔

احرام والے کا غسل کرنا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا غسل خانے میں جا سکتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کے نزدیک کھجانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

١٧١٥ - حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن زيد بن اسلم عن ابراهيم بن عبد الله بن حنين عن ابيه ان عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة اختلفا بالابواء فقال عبد الله بن عباس يغسل المحرم راسه وقال المسور لا يغسل المحرم راسه فارسلني عبد الله بن العباس الى ابي ايوب الانصاري فوجدته يغتسل بين القرنين وهو يستتر بثوب فسلمت عليه فقال من هذا فقلت انا عبد الله بن حنين ارسلني اليك عبد الله بن العباس اسالك كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل راسه وهو محرم فوضع ابو ايوب يده على الثوب فطاطاه حتى بدا لي راسه ثم قال لانسان يصب عليه اصبب فصب على راسه ثم حرك راسه بيديه فاقبل بهما وادبر وقال هكذا رايته صلى الله عليه وسلم يفعل۔

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کا ابواء کے مقام پر احرام والے کے سر دھونے کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ احرام والا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا کہ احرام والا نہیں دھو سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تو میں نے انہیں دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور ایک کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا کہ عبداللہ بن حنین ہوں، مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں اپنے سر کو کس طرح دھویا کرتے تھے؟ پس حضرت ابو ایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچا کر دیا یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا۔ پھر ایک آدمی سے جو ان کے اوپر پانی ڈال رہا تھا کہا: ڈالو۔ اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور آگے پیچھے لے گئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

باب لبس الخفين للمحرم اذا لم يجد النعلين

جب جوتے نہ ملیں تو احرام والے کا موزے پہننا

www.alahazratnetwork.org

النعلين

١٧١٦ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة قال أخبرني عمرو بن دينار سمعت جابر بن زيد سمعت ابن عباس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب بعرفات من لم يجد النعلين فليلبس الخفين ومن لم يجد إزارا فليلبس سراويل للمحرم.

١٧١٧ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا إبراهيم بن سعد حدثنا ابن شهاب عن سالم عن عبد الله سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يلبس المحرم من الثياب فقال لا يلبس القميص ولا العمائم ولا السراويلات ولا البرنس ولا ثوبا مسه زعفران ولا ورس فإن لم يجد النعلين فليلبس الخفين وليقطعهما حتى يكونا أسفل من الكعبين.

باب إذا لم يجد الإزار فليلبس السراويل

١٧١٨ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم بعرفات فقال من لم يجد الإزار فليلبس السراويل ومن لم يجد النعلين فليلبس الخفين.

باب لبس السلاح للمحرم وقال عكرمة إذا خشي العدو لبس السلاح وافتدى ولم يتابع عليه في الفدية.

١٧١٩ - حدثنا عبيد الله عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة فأبى أهل مكة أن يدعوه يدخل مكة حتى قاضاهم لا يدخل مكة

ابوالولید، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے یعنی جو شخص حالت احرام میں ہو۔

احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احرام والا کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور وہ کپڑا نہ پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ دے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

اگر ازار نہ ملے تو پاجامہ پہن لے۔

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا۔ جس کے پاس ازار (تہبند) نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

احرام والے کا ہتھیار بند ہونا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر دشمن کا خوف ہو تو ہتھیار پہن لے اور فدیہ دے۔ فدیہ کے بارے میں کسی نے ان کی متابعت نہیں کی۔

عبیداللہ، اسرائیل، ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہونے دیا یہاں تک کہ انہوں نے معاہدہ کیا کہ مکہ میں داخل نہ ہوں گے مگر تلواریں نیام میں رکھ کے۔

وَسَلَّمَ إِلاَّ الإِذْخِرَ.

بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ
وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلاَلاً وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالإِهْلاَلِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِينَ وَغَيْرِهِمْ.

۱۷۲۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ
وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ
هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ
أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

۱۷۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ
فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ
بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ.

بَابُ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلاً وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَقَالَ
عَطَاءٌ إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبِسَ جَاهِلاً أَوْ نَاسِيًا
فَلاَ كَفَّارَةَ عَلَيْهِ.

۱۷۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا
عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ
كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ
رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فِيهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوُهُ كَانَ عُمَرُ
يَقُولُ لِي تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ
ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي
حَجِّكَ وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِي فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ
فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ

حرم اور مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا۔ حضرت ابن عمر احرام باندھے بغیر داخل ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کا ارادہ حج یا عمرہ کرنے کا ہے وہ احرام باندھے اور لکڑہاروں وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ ان کے لیے ہیں اور ہر اس شخص کے لیے جو دوسرے مقامات سے آئیں اور یہاں سے گزریں اور ان کے حج یا عمرے کا ارادہ ہو۔ اور جو کوئی ان کے اندر رہتا ہے وہ وہیں سے احرام باندھے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والے مکہ مکرمہ سے احرام باندھیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر مغفر تھا۔ جب آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ فرمایا اسے قتل کر دو۔

جب بے خبر احرام باندھے اور اس کے تن پر قمیص ہو
عطاء کا قول ہے کہ جب خوشبو لگائے یا بے خبری میں یا بھول کر کپڑے پہن لے تو اس پر کفارہ نہیں۔

صفوان بن یعلیٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایک آدمی آیا جس نے جبہ پہن رکھا تھا اور اس پر زعفران یا اسی طرح کی کسی چیز کا نشان تھا۔ حضرت عمر مجھ سے کہا کرتے تھے کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ جب حضور پر وحی نازل ہو تو انہیں دیکھیں۔ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب وہ کیفیت جاتی رہی فرمایا اپنے عمرہ میں بھی وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کا ہاتھ چبایا تو دوسرے نے اس کا اگلا دانت نکال دیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے باطل قرار دیا۔

احرام والا عرفات میں فوت ہو جائے تو نبی کریم صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدِّيَ عَنْهُ بَقِيَّةَ الْحَجِّ.

تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

۱۷۲۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْهُ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک آدمی عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ سواری سے گر پڑا جس نے اس کی گردن کچل دی یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں یا اس کے کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اٹھائے گا کہ لبیک کہہ رہا ہوگا۔

۱۷۲۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمِسُّوْهُ طِيْبًا وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا جس نے اس کی گردن کچل دی یا یوں فرمایا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ، نہ اس کا سر چھپاؤ اور نہ اسے حنوط لگاؤ کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

ف: اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں وفات پا جائے تو اس کا احرام باقی رہتا ہے یا نہیں اور اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی یا دوسری طرح نیز یہ حکم خاص اسی شخص کے متعلق تھا یا فوت ہونے والے ہر محرم سے تعلق رکھتا ہے؟ ان مذکورہ تین باتوں کے اندر ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔ اس حدیث کی بنا پر امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کا موقف یہ ہے کہ وفات پا لینے پر بھی محرم کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز و تکفین دوسرے فوت ہونے والوں کی طرح نہیں کی جائے گی۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک وفات پا لینے کے بعد محرم کا احرام باقی نہیں رہتا لہٰذا اس کی تجہیز و تکفین دیگر عام اموات کی طرح ہوگی کیونکہ ان بزرگوں کے نزدیک احرام بھی دوسری عبادات کی طرح ہے۔ اگر دوسری کسی بھی عبادت کے دوران اس کا کرنے والا فوت ہو جاتا ہے تو وہ عبادت اس کی موت پر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کا ثواب آگے بھی جاری رکھے یا اس کو وہی عبادت کرتا ہوا اٹھائے تاکہ وہ عبادت اس کے نیک کامل ہونے کی شہادت بن جائے لیکن حقیقت میں وہ عمل موت پر ختم ہو جاتا ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے موقف کی بنیاد اسی حدیث پر ہے جبکہ امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام اوزاعی کے موقف کی بنیاد بعض دوسری حدیثوں اور بعض صحابۂ کرام کے عمل اور نظریات پر ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

www.alahazratnetwork.org

باب ١٦٤ سنة المحرم إذا مات.

١٧٢٥ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا هشيم أخبرنا أبو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن رجلا كان مع النبي صلى الله عليه وسلم فوقصته ناقته وهو محرم فمات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تمسوه بطيب ولا تخمروا رأسه فإنه يبعث يوم القيامة ملبيا.

باب ١٦٥ الحج والنذور عن الميت والرجل يحج عن المرأة.

١٧٢٦ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن امرأة من جهينة جاءت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إن أمي نذرت أن تحج فلم تحج حتى ماتت أفأحج عنها قال نعم حجي عنها أرأيت لو كان على أمك دين أكنت قاضية اقضوا الله فالله أحق بالوفاء.

باب ١٦٦ الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة.

١٧٢٧ - حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن ابن شهاب عن سليمان بن يسار عن ابن عباس عن الفضل بن عباس أن امرأة ح وحدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن أبي سلمة حدثنا ابن شهاب عن سليمان بن يسار عن ابن عباس قال جاءت امرأة من خثعم عام حجة الوداع قالت يا رسول الله إن فريضة الله على عباده في الحج أدركت أبي شيخا كبيرا لا يستطيع أن يستوي على الراحلة فهل يقضي عنه أن أحج عنه قال نعم.

باب ١٦٧ حج المرأة عن الرجل.

١٧٢٨ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك

احرام والا مر جائے تو اس کے متعلق سنت

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھا اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

میت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنی اور مرد کا بیوی کی طرف سے حج کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جہینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ وفات کر گئیں یہاں تک کہ حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا ہاں ان کی طرف سے حج کرو۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتیں؟ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

اس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر ٹھہر نہ سکے

ہم سے ابن جریج کی ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ایک عورت — موسیٰ بن اسماعیل، عبد العزیز بن ابو سلمہ، ابن شہاب، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حجۃ الوداع کے سال قبیلہ خثعم کی ایک عورت بارگاہ نبوی میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے والد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں سواری پر ٹھیک نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر میں حج کروں تو کیا ان کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ فرمایا ہاں۔

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ... نبی کریم

عن ابن شهاب عن سليمان بن يسار عن عبد الله بن عباس قال كان الفضل رديف النبي صلى الله عليه وسلم فجاءت امرأة من خثعم فجعل الفضل ينظر إليها وتنظر إليه فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يصرف وجه الفضل إلى الشق الآخر فقالت إن فريضة الله أدركت أبي شيخا كبيرا لا يثبت على الراحلة أفأحج عنه قال نعم وذلك في حجة الوداع.

باب حج الصبيان

1429 - حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن عبيد الله بن أبي يزيد قال سمعت ابن عباس يقول بعثني أو قدمني النبي صلى الله عليه وسلم في الثقل من جمع بليل.

1430 - حدثنا إسحاق حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا ابن أخي ابن شهاب عن عمه أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن عبد الله بن عباس قال أقبلت وقد ناهزت الحلم أسير على أتان لي ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلي بمنى حتى سرت بين يدي بعض الصف الأول ثم نزلت عنها فرتعت فصففت مع الناس وراء رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يونس عن ابن شهاب بمنى في حجة الوداع.

1431 - حدثنا عبد الرحمن بن يونس حدثنا حاتم بن إسماعيل عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد قال حج بي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا ابن سبع سنين.

1432 - حدثنا عمرو بن زرارة أخبرنا القاسم بن مالك عن الجعيد بن عبد الرحمن قال سمعت عمر بن عبد العزيز يقول للسائب بن يزيد وكان قد حج في ثقل النبي صلى الله عليه وسلم.

باب حج النساء

وقال لي أحمد بن محمد حدثنا إبراهيم عن أبيه عن جده

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت فضل بیٹھے ہوئے تھے کہ (قبیلہ) خثعم کی ایک عورت آئی۔ حضرت فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ میرے والد پر اللہ کا فرض ہے لیکن وہ بہت بوڑھے ہیں، سواری پر ٹک نہیں سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں۔ اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

بچوں کا حج کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابو یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے رات ہی سامان کے ساتھ بھیج دیا تھا۔

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب کے بھتیجے، ان کے چچا، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں پہلی صف کے بعض حصے کے آگے سے گزر گیا۔ پھر اتر کر اسے چرنے کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔ یونس نے حضرت ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ یہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں۔

عبد الرحمن بن یونس، حاتم بن اسماعیل، محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا اور میری عمر سات سال تھی۔

عمرو بن زرارہ، قاسم بن مالک، جعید بن عبد الرحمن، عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ حج کروایا گیا تھا۔

عورتوں کا حج کرنا۔ احمد بن محمد، ابراہیم، ان کے والد ماجد، ان کے دادا جان سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات

أَذِنَ عُمَرُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ.

١٧٣٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ فَقَالَ لَكِنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُورٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٧٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ اخْرُجْ مَعَهَا.

١٧٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٧٣٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ

کا آخری حج کیا انہیں جانے کی اجازت دی اور ان کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو بھیجا۔

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے ساتھ غزوات و جہاد میں شامل نہ ہوا کریں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے سب سے اچھا اور عمدہ جہاد حج ہے، گناہوں سے پاک کرنے والا حج۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سننے کے بعد میں کبھی حج کو نہیں چھوڑتی تھی۔

ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سفر نہ کرے مگر اپنے کسی محرم کے ساتھ اور اس کے پاس کوئی مرد داخل نہ ہو مگر اس کے محرم کے ساتھ۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں فلاں لشکر کے ساتھ جانا چاہتا ہوں اور میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے۔ فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج سے واپس ہوئے تو حضرت ام سنان انصاریہ سے فرمایا کہ تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئیں کہ ابو فلاں یعنی ان کے خاوند کے پاس پانی ڈھونے والے دو اونٹ تھے، ایک پر وہ اور ان کا بیٹا حج کو گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ اس روایت کو ابن جریج نے عطاء، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے؛ عبید اللہ، عبدالکریم، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

قزعہ مولیٰ زیاد نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا

سمعت أبا سعيد وقد غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة قال أربع سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم أو قال يحدثهن عن النبي صلى الله عليه وسلم فأعجبنني وآنقنني أن لا تسافر امرأة مسيرة يومين ليس معها زوجها أو ذو محرم ولا صوم يومين الفطر والأضحى ولا صلاة بعد صلاتين بعد العصر حتى تغرب الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد مسجد الحرام ومسجدي ومسجد الأقصى۔

تھا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار باتیں ایسی سنی ہیں یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں جو مجھے بہت پسند آئیں یا کہا کہ کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا کسی محرم کے ساتھ۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے جائیں، نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جائے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

باب من نذر المشي إلى الكعبة

جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی

۱۷۳۷ - حدثنا ابن سلام أخبرنا الفزاري عن حميد الطويل قال حدثني ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى شيخا يهادى بين ابنيه قال ما بال هذا قالوا نذر أن يمشي قال إن الله عن تعذيب هذا نفسه لغني وأمره أن يركب۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا تھا۔ فرمایا اسے کیا ہو گیا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی تکلیف دینے سے بے نیاز ہے اور اسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

۱۷۳۸ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف أن ابن جريج أخبرهم قال أخبرني سعيد بن أبي أيوب أن يزيد بن أبي حبيب أخبره أن أبا الخير حدثه عن عقبة بن عامر قال نذرت أختي أن تمشي إلى بيت الله وأمرتني أن أستفتي لها النبي صلى الله عليه وسلم فاستفتيته فقال عليه السلام لتمش ولتركب قال وكان أبو الخير لا يفارق عقبة۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، سعید بن ابی ایوب، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بہن نے نذر مانی کہ بیت اللہ تک پیدل چل کر جائے گی اور مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کرنے کے لیے کہا۔ میں نے حضور سے دریافت کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: پیدل چلے اور سوار بھی ہو جایا کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابو الخیر کبھی حضرت عقبہ سے جدا نہیں ہوتے۔

۱۷۳۹ - حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن يحيى بن أيوب عن يزيد عن أبي الخير عن عقبة فذكر الحديث۔

ابو عاصم، ابن جریج، یحییٰ بن ایوب، یزید، ابو الخیر نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

باب حرم المدينة

مدینہ منورہ کا حرم ہونا

۱۷۴۰ - حدثنا أبو النعمان حدثنا ثابت بن يزيد حدثنا عاصم أبو عبد الرحمن الأحول عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المدينة حرم من

ابو عبد الرحمٰن احول نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے، نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی نئی بات

كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

١٧٢١- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي فَقَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ.

١٧٢٢- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي قَالَ وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ.

١٧٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

پیدا کیا جائے جو اس میں بدعت نکالے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسجد بنانے کا حکم دیا اور فرمایا: اے بنو نجار! مجھ سے قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اس کی قیمت ہم اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ آپ نے حکم فرمایا تو مشرکوں کی قبریں اکھیڑ دی گئیں۔ پھر حکم فرمایا تو گڑھوں کو ہموار کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے اور مسجد کے قبلہ والی جانب انہیں صف کی طرح کھڑا کر دیا گیا۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کی دونوں سنگلاخ زمینوں کا درمیانی حصہ میری زبان پر حرام کیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنو حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے بنو حارثہ! میرے خیال میں تم حرم سے باہر ہو گئے ہو۔ پھر ادھر دیکھ کر فرمایا: نہیں، تم حرم کے اندر ہو۔

ابراہیم تیمی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس کوئی اور چیز نہیں سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے کہ مدینہ منورہ عائر سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ جس نے یہاں بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔ اور فرمایا کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے۔ جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔ اور جو کسی قوم سے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر دوستی کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اس کی فرض عبادت قبول نہیں کی جائے گی اور نہ نفل۔

www.alahazratnetwork.org

بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَاَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ۔

۱۷۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔

مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ کہ وہ لوگوں کو چھانٹتا ہے

عبد اللہ بن یوسف، مالک، یحییٰ بن سعید، ابو الحباب سعید بن یسار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ایک بستی کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو نگل جاتی ہے۔ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے۔ وہ بُرے لوگوں کو اس طرح دور کرتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔

بَابُ الْمَدِينَةِ طَابَةٌ۔

۱۷۲۵ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هٰذِهِ طَابَةُ۔

مدینہ منورہ طابہ ہے

خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل، ابو حمید سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک سے واپس آ رہے تھے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے نزدیک آگئے تو فرمایا۔ یہ طابہ ہے۔

بَابُ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ۔

۱۷۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ۔

مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے۔ اگر میں مدینہ منورہ میں ہرن چرتا ہوا دیکھوں تو اسے نہیں ڈراؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان دونوں سنگلاخوں کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ۔

۱۷۲۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِ يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتَّى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا۔

جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ گے تو پھر وہاں درندے اور پرندے چھا جائیں گے اور آخر میں مزینہ کے قبیلے کے دو چرواہے آئیں گے۔ وہ چاہیں گے کہ مدینہ منورہ میں اپنی بکریوں سے جائیں تو دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف وحشی جانور ہیں یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو منہ کے بل گر جائیں گے۔

۱۷۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن ابی زہیر

www.alahazratnetwork.org

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ یمن فتح ہو جائے گا تو ایک قوم دوڑتی ہوئی آئے گی اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ شام فتح ہو جائے گا تو ایک قوم دوڑتی ہوئی آئے گی اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ عراق فتح ہو جائے گا تو ایک قوم دوڑتی ہوئی آئے گی اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔

بَابٌ ۶ الْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۷۴۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا۔

ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، خبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان اسی طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

بَابٌ ۷ إِثْمُ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ۔

۷۵۰ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔

اہل مدینہ کو فریب دینے کا گناہ

حسین بن حریث، فضل، جعید، حضرت عائشہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، نہیں دھوکا دے گا کوئی اہل مدینہ کو مگر اسی طرح گھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

بَابٌ ۸ آطَامُ الْمَدِينَةِ۔

۷۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ سَمِعْتُ أُسَامَةَ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ۔ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

مدینہ منورہ کے مکانات

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے مکانات میں سے ایک اونچے مکان پر چڑھے اور فرمایا کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ بے شک میں تمہارے گھروں پر فتنوں کے گرنے کی جگہیں دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے قطرے گرنے کے مقامات۔ متابعت کی اس کی معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے۔

بَابٌ ۹ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ۔

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا

www.alahazratnetwork.org

۱۷۵۲ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، ان کے جدِ امجد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال کا رعب مدینہ منورہ کے اندر داخل نہیں ہوگا۔ اس کے اُس وقت سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

۱۷۵۳ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

اسمٰعیل، مالک، نعیم بن عبداللہ مجمر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے ہیں لہٰذا طاعون اور دجال اس میں داخل نہیں ہوں گے۔

۱۷۵۴ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شہر ایسا نہیں ہے کہ دجال برباد نہیں کرے گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ ان کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر صف بستہ فرشتے حفاظت نہ کر رہے ہوں گے پھر مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو تین جھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (وہاں سے) نکال دے گا۔

ف: مدینہ منورہ دنیا کا وہ خوش نصیب شہر ہے جس میں پروردگارِ عالم کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔ آپ خالق اور مخلوق سب کے محبوب ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اہلِ محبت کو وہ جگہ سب سے پیاری معلوم ہوتی ہے جہاں ان کا محبوب جلوہ فرما ہوتا ہے۔ عارفِ روم، مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

گفت معشوقے بہ عاشق اے فتیٰ　　تو بہ غربت دیدہ بس شہرہا
پس کدام شہر آنہا خوشتر است　　گفت آں شہرے کہ در وے دلبر است

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کون سا شہر افضل ہے، عارفِ رومی والے مذکورہ مسئلے کو ایک ایمان افروز شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

طیبہ نہ سہی افضل، مکہ ہی بڑا زاہد!
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مدینہ طیبہ کے احادیثِ مطہرہ میں بے شمار فضائل آئے ہیں۔ کتبِ احادیث کے علاوہ سیر و تاریخ کی کتابیں بھی ایسے بیانات سے بھری پڑی ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دنیا کے وہ ایمان افروز اور روح پرور شہر ہیں جو بالاتفاق دنیا کے تمام شہروں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ مکہ مکرمہ کو پروردگارِ عالم نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے اعلان کروا کے حرم

بنایا اور مدینہ طیبہ کو اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی حرم بنا دیا۔ معلوم ہوا مقامات مدینہ کے ہر مقام سے زیادہ شعائر اللہ ہیں۔ سب سے بڑا مکہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ ہے جس کے شرف وعظمت کا یہ عالم ہے کہ فریضہ حج وہیں ادا کیا جاتا ہے اور ہر مسلمان کو اسی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم ہے جبکہ مدینہ منورہ وہ جگہ ہے کہ جہاں فرشتوں کا حج ہوتا ہے اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ہر وقت ستر ہزار فرشتے روضۂ رسول پر صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ ستر ہزار صبح کو آتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار شام کو۔ یہ سلسلہ باری باری چلتا رہتا ہے اور جو فرشتہ ایک دفعہ اس بارگاہ بےکس پناہ کی اس حاضری سے مشرف ہو جاتا ہے دوبارہ قیامت تک اس کی باری پھر نہیں آسکے گی۔ روضۂ پاک پر فرشتوں کے اس حاضری حج کو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے۔
چھائے ملائکہ ہیں، لگاتار ہے درود
بدلے ہیں پہرے، بدلی میں بارش دُرر کی ہے
سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کیے ہیں تارے، تجلی قمر کی ہے
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں بس ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

١٧٥٥ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان ابا سعيد الخدري قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا طويلا عن الدجال فكان فيما حدثنا به ان قال ياتي الدجال وهو محرم عليه ان يدخل نقاب المدينة بعض السباخ التي بالمدينة فيخرج اليه يومئذ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بہت طویل واقعات دجال کے ارشاد فرمائے اور انہیں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ دجال آئے گا اور اس پر مدینہ منورہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ پس مدینہ منورہ کی شور زمین میں اترے گا۔ چنانچہ اس روز اس کی طرف ایک آدمی نکلے گا اور وہ بہتر انسان ہوگا یا بہتر انسانوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

نے ہمیں بتایا تھا۔ دجال کہے گا کہ اگر میں اسے قتل کر کے زندہ کر دوں تو پھر بھی میرے متعلق تمہیں کوئی شک ہوگا؟ لوگ کہیں گے نہیں۔ پس وہ اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا تو وہ شخص کہے گا خدا کی قسم آج جتنی بصیرت مجھے حاصل ہے اتنی کبھی نہ تھی۔ دجال کہے گا کہ اسے قتل کر دو لیکن اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

بَابٌ الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

مدینہ ناپاکی کو دور کر دیتا ہے۔

١٧٥٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اسلام پر بیعت کی۔ دوسرے دن آیا تو اسے بخار چڑھا ہوا تھا۔ کہا کہ بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے تین مرتبہ انکار کیا اور فرمایا۔ مدینہ تو بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دور کر دیتا اور خالص حصہ کو نکھار دیتا ہے۔

١٧٥٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احد کی طرف نکلے۔ آپ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ لوٹ آئے تو ایک جماعت صحابہ کرام نے کہا کہ ہم ان سے لڑیں گے۔ دوسری جماعت نے کہا کہ ہم ان سے نہیں لڑیں گے۔ پس یہ آیت اتری: تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے ..... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگوں کو یوں دور کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔

بَابٌ

مدینہ منورہ میں برکت کے لیے دعا کرنا۔

١٧٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ۔ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ۔

عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، جریر، یونس، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! مدینہ منورہ میں مکہ سے دگنی برکت رکھ جتنی تو نے مکہ میں رکھی ہے ـــــ متابعت کی اس کی عثمان بن عمر نے یونس سے۔

١٧٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو اسے بھی

www.alahazratnetwork.org

رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

باب ١٢١١ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ۔

١٧٦٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ وَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ فَأَقَامُوا۔

باب ١٢١٢

١٧٦١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي۔

١٧٦٢۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ۔ بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ ۔ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءً آجِنًا۔

محبت میں آپ ایڑ لگاتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کے چھوڑنے کو ناپسند فرمایا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو خالی ہونا ناپسند کیا اور فرمایا۔ اے بنو سلمہ! کیا تمہیں اپنے قدموں کے ثواب کی ضرورت نہیں! پس وہ وہیں رہنے لگے۔

مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ بن عمر، خبیب بن عبد الرحمٰن، حفص بن عاصم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال بیمار پڑ گئے۔ حضرت ابو بکر کو جب بخار چڑھتا تو کہتے۔ ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے جب کہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی نزدیک ہے۔ اور حضرت بلال کو جب بخار اترتا تو بلند آواز سے کہتے۔ کاش ایک رات میں اس وادی میں گزاروں کہ میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہو۔ کیا ایسا ہوگا کہ کسی دن مجنہ کا پانی پیوں گا اور کیا مجھے شامہ اور طفیل پہاڑ نظر آئیں گے۔ پھر دعا کرتے۔ اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت کر جیسے انہوں نے ہمیں ہماری سرزمین سے وبائی زمین کی طرف نکالا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! ہمیں مدینہ کی ایسی محبت دے جیسی ہمیں مکہ کی محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور ہمارے لیے اس کی آب و ہوا کو صحیح فرما دے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو یہ اللہ کی زمین میں سب سے زیادہ وبائی زمین تھی۔ فرمایا کہ بطحان نالے میں گدلا پانی بہتا رہتا تھا۔

www.alahazratnetwork.org

۱۷۶۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابو ہلال، زید بن اسلم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت سے ہم کنار کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— ابن زریع، روح بن القاسم، زید بن اسلم، ان کی والدہ ماجدہ، حضرت حفصہ بنت عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر سے اسی طرح سنا ——— ہشام، زید، ان کے والد ماجد، حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر سے سنا۔

كِتَابُ الصَّوْمِ

روزے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

رمضان کے روزوں کا فرض ہونا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

۱۷۶۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی جس کے سر کے بال اُلجھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ فرمایا کہ پانچ نمازیں، اگر تم اپنی طرف سے کچھ نفل پڑھو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے، اگر تم اپنی طرف سے کچھ نفلی روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا: مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ راوی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اسلام کے فرائض بتائے تو عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی، جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے اس میں نہ کمی کروں گا نہ اپنی طرف سے کچھ زیادہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت پا گیا اگر اس نے سچ کہا ہے یا جنت میں داخل ہو گا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

۱۷۶۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ وَكَانَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو ترک کر دیا۔ حضرت

www.alahazratnetwork.org

حتى لا يصوموا الا ان توافق صومه.

١٧٦٦- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب ان عراك بن مالك حدثه ان عروة اخبره عن عائشة قالت ان قريشا كانت تصوم يوم عاشوراء في الجاهلية ثم امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصيامه حتى فرض رمضان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاء فليصمه ومن شاء افطر.

جاہلیت کا عاشورہ روزہ رکھنے کا شریعت کی زبانی عمل میں آ جانا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش دور جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اس کے روزے کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہے یوم عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

باب فضل الصوم.

١٧٦٧- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصيام جنة فلا يرفث ولا يجهل وان امرؤ قاتله او شاتمه فليقل اني صائم مرتين والذي نفسي بيده لخلوف فم الصائم اطيب عند الله تعالى من ريح المسك يترك طعامه وشرابه وشهوته من اجلي الصيام لي وانا اجزي به والحسنة بعشر امثالها.

روزے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ ڈھال ہے۔ پس نہ فحش کلامی کرے اور نہ جہالت کی۔ اگر کوئی آدمی اس سے لڑے یا گالی دے تو دو دفعہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ اپنے کھانے، پینے اور اپنی خواہش کو میرے روزے کی خاطر چھوڑتا ہے بندہ اس کا بدلہ میں خود دوں گا اور نیکی کا بدلہ اس سے دس گنا ہے۔

باب الصوم كفارة.

١٧٦٨- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا جامع عن ابي وائل عن حذيفة قال قال عمر من يحفظ حديثا عن النبي صلى الله عليه وسلم في الفتنة قال حذيفة انا سمعته يقول فتنة الرجل في اهله وماله وجاره تكفرها الصلاة والصيام والصدقة قال ليس اسأل عن ذه انما اسأل عن التي تموج كما يموج البحر قال وان دون ذلك بابا مغلقا قال فيفتح او يكسر قال يكسر قال ذاك اجدر ان لا يغلق الى يوم القيامة فقلنا لمسروق سله اكان عمر يعلم من الباب فسأله فقال نعم كما يعلم ان دون غد الليلة.

روزہ کفارہ ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا فتنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کس کو یاد ہے؟ حضرت حذیفہ کہنے لگے میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے لیے جو فتنہ اس کے گھر والوں اور مال اور ہمسایہ میں ہوتا ہے اس کے لیے نماز، روزہ اور صدقہ کفارہ ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا بلکہ میں اس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اس کے سامنے تو ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا۔ کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر وہ قیامت تک بند نہیں ہوگا۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ ان سے پوچھئے کہ کیا حضرت عمر اس دروازے کو جانتے تھے۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا ہاں، جیسے کہ کل دن کے بعد رات آنے کو جانتا ہے۔

ف: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔ آپ کا وجود امت محمدیہ کے لیے خدائے ذوالمنن کا بہت بڑا انعام تھا۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عدیم المثال آنکھوں نے اس جوہر کامل کو جانچ لیا تھا۔ اسی لیے انہیں اپنے پروردگار سے مانگ کر پایا تھا۔ ان کے دور خلافت میں مسلمانوں کو ایسا اقتدار حاصل ہوا کہ اس وقت کی کئی عظیم سلطنتیں بھی لرزہ براندام تھیں۔ قیصر و کسریٰ ان کے نام سے کانپتے تھے اور اس وقت کی دونوں سپر پاورز یعنی ایران اور روم کی حکومتوں کو تہ و بالا کر کے اصحاب نے قیصر و کسریٰ کے تاج اپنے پیروں سے کچل ڈالے تھے۔ ان کی طاقتوں کے جنازے نکال دیے تھے۔ ان کی عظمتوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ کلمۂ حق کی سربلندی کا وہ فریضہ ادا کیا جس پر عالم اسلام کو رہتی دنیا تک ناز رہے گا۔ ان کے اس محیر العقول کارنامے کا اعتراف کیے بغیر دشمن بھی نہ رہ سکے۔ حضرت فاروق اعظم کا وجود جہاں اسلام دشمن طاقتوں کے لیے موت کا پیغام تھا اور دشمنان اسلام کی آنکھوں میں ہمیشہ کھٹکتے رہیں گے وہاں وہ امت محمدیہ کے لیے محکم قلعہ مضبوط پناہ گاہ اور زبردست ڈھال کا حکم رکھتا تھا جب تک آپ اس دنیا میں جلوہ افروز رہے اس وقت تک کوئی فتنہ مسلمانوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا۔ آپ فتنوں اور امت محمدیہ کے درمیان سد سکندری تھے جب آپ نے دنیا کو خیرباد کہا۔ تو امت محمدیہ کے مضبوط قلعے کے دروازے کھل گئے اور ایک بھی ایسی ہستی سامنے نہ آسکی جو ملت اسلامیہ کو فتنوں سے بچا سکتی۔ اگرچہ دوسرے کئی ایک حضرات نے بھی اس میدان میں عظیم الشان کارنامے انجام دیے اور ملت اسلامیہ کی حفاظت کا فریضہ قابل تعریف انداز میں ادا کیا لیکن اس سلسلے میں حضرت فاروق اعظم کے کام کی ہمہ گیری اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی تمام صحابہ کرام کی اور جملہ اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سچی محبت اور پیروی نصیب فرمائے۔ آمین

بابٌ الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ۔

۱۷۶۹ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ۔

۱۷۷۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ

روزہ داروں کے لیے باب ریان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے روز اس سے روزہ دار داخل ہوں گے اور ان کے سوا اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ پس وہ اٹھیں گے اور ان کے سوا کوئی اندر داخل نہ ہو، جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے۔ نمازیوں کو باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے اور مجاہدین کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور روزہ داروں کو باب الریان سے بلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو باب الصدقہ

www.alahazratnetwork.org

أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ
دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ
فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَ
أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، جو ان دروازوں سے بلایا گیا یہ تو خاص بات نہیں، کیا ایسا کوئی ہے جس کو سب دروازوں سے بلایا جائے؟ فرمایا۔ ہاں، اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان میں سے ہو۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی شان کے مالک ہیں۔ آپ انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد باتفاق تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ آپ کی خوبیوں سے احادیث اور سیر و تاریخ کی کتابیں لبریز ہیں، خود پروردگار عالم نے قرآن کریم میں آپ کی تعریفیں کی ہیں۔ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنے آپ محبوب تھے اتنا امت محمدیہ میں سے کوئی دوسرا فرد نہیں تھا۔ محبوب پروردگار پر جس درجہ یہ نثار ہوئے اور اس کے ثبوت میں جس طرح جانی اور مالی قربانیاں انہوں نے پیش کیں ان کی کوئی دوسرا مثال پیش نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن لفظوں میں ان کی قربانیوں کا اعتراف اور اعلان فرمایا وہ کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو سکا۔ پوری امت محمدیہ میں سے یہ شرف بھی صرف انہیں حاصل ہوا کہ ان کی چار پشتوں کو شرف صحابیت نصیب ہوئی، ___ ان کے والد، وہ خود، ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد ___ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت کا جو حق ادا کیا ہے کہ آغاز اسلام سے لے کر اور اس وقت سے اب تک جو حق وفا کیا وہ بھی کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا۔ اکثر اہم مواقع پر محبوب پروردگار کے ساتھ صدیق اکبر ہی نظر آئے۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا لیکن اگر حضرت ابوبکر صدیق کو آپ کا سایہ مان لیا جائے تو شاید بے جا نہ ہو۔ آپ پوری امت محمدیہ کے علی الاطلاق امام ہیں۔ یہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے امام ہیں۔ ان کی امامت ماننے سے جو شخص انکار کرے گا وہ درحقیقت اسلام سے اپنا رشتہ توڑ چکا ہوگا ___ خدائے ذوالمنن ہمیں ان کی، تمام صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کی سچی محبت نصیب کرے اور ان سب بزرگوں کے غلاموں میں ہمارا حشر و نشر فرمائے۔ آمین۔

بَابٌ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ۔

رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟ اور جن کے نزدیک دونوں طرح درست ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو۔

۱۷۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ۔

قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، ابو سہیل، ان کے والد ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

۱۷۷۲ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن ابی انس مولائے تیمیین، ان

www.alahazratnetwork.org

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ.

١٧٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ. وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ لِهِلَالِ رَمَضَانَ.

باب ۱۱۵۹ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ.

١٧٧٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

باب ۱۱۶۰ أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ.

١٧٧٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ

کے والد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو اور اگر تم پر ابر چھا جائے تو اس کا حساب کرو۔ دوسروں نے لیث کے واسطے سے عقیل اور یونس سے روایت کی کہ رمضان کے چاند کو۔

جو ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

یحییٰ بن ابی سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے شب قدر میں حالت ایمان میں ثواب کی غرض سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اس کے بھی پچھلے گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت اس وقت اور بڑھ جاتی جب حضرت جبریل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور حضرت جبریل رمضان کی ہر رات میں حاضر ہوتے یہاں تک کہ گزر جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں قرآن مجید سناتے اور جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ بھلائی کرنے میں تیز آندھی سے بھی زیادہ

www.alahazratnetwork.org

السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

بَاب ۱۱۹۱ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ.

۱۷۷۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

بَاب ۱۱۹۲ هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ.

۱۷۷۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

بَاب ۱۱۹۳ الصَّوْمُ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزُوبَةَ.

۱۷۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

بَاب ۱۱۹۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا

کی ہو جاتے تھے۔

جو روزے میں جھوٹی بات اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے۔

سعید مقبری کے والد ماجد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھوٹی بات اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے اور پینے کو چھڑوانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دوں گا اور روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش بات کرے اور نہ جھگڑے۔ اگر اسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ روزے سے ہوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جب افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزے کے باعث خوش ہوگا۔

جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا

عبدان، ابوحمزہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا۔ جو عورت کا مہر ادا کر سکتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کے لیے اچھا ہے اور جو ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت کو گھٹاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھو تو چھوڑ دو۔ صلہ نے حضرت عمار سے

www.alahazratnetwork.org

وقال صلة عن عمار من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم

روایت کیا کہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۷۷۹۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر رمضان فقال لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا له۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور روزہ نہ چھوڑو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کر لو۔

۱۷۸۰۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشهر تسع وعشرون ليلة فلا تصوموا حتى تروه فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلثين۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزہ مت رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

۱۷۸۱۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن جبلة بن سحيم قال سمعت ابن عمر يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم الشهر هكذا وهكذا وخنس الابهام في الثالثة۔

ابوالولید، شعبہ، جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو تیسری دفعہ دبا لیا۔

۱۷۸۲۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا محمد بن زياد قال سمعت ابا هريرة يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم او قال قال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غبي عليكم فاكملوا عدة شعبان ثلثين۔

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور اسے دیکھ کر روزہ چھوڑا کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کی گنتی پوری کر لیا کرو۔

۱۷۸۳۔ حدثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن يحيى بن عبد الله بن صيفي عن عكرمة بن عبد الرحمن عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم آلى من نسائه شهرا فلما مضى تسعة وعشرون يوما غدا او راح فقيل له انك حلفت ان لا تدخل شهرا فقال ان الشهر يكون تسعة وعشرين يوما۔

عکرمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کا ایلا کیا یعنی نہ جانے کی قسم کھائی۔ جب انتیس دن گزر گئے تو صبح یا شام کو آپ تشریف لے آئے۔ عرض کی گئی کہ آپ نے تو ایک مہینہ تک ان کے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۱۷۸۴۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا سليمان بن بلال عن حميد عن انس قال آلى

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کا ایلا کیا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ۔

بَابٌ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ۔

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ۔

بَابٌ لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

ہوا آپ کے پیر شریف میں موچ آگئی۔ آپ انتیس روز اپنے بالاخانہ پر رہے پھر اُتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اسحاق کا قول ہے کہ اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا پورا ہوگا۔ محمد بن سیرین نے فرمایا۔ اکٹھے دونوں ناقص نہیں ہوتے۔

مسدد، معتمر، اسحاق، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — مسدد، معتمر، خالد الحذاء، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں مہینے اکٹھے ناقص نہیں ہوتے۔ رمضان کی عید کا مہینہ اور ذوالحجہ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے۔

آدم، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری جماعت اُمّی ہے نہ لکھتے ہیں نہ حساب کتاب کرتے ہیں۔ مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے یعنی کبھی انتیس دنوں کا اور کبھی تیس دنوں کا۔

رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی رمضان شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے مگر جو پہلے سے روزے رکھتا ہو تو اس دن کا روزہ رکھ لے۔

باب ۱۱۹۸ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو، اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں سے خیانت کرتے تھے پس تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کیا، پس اب ان سے ملو اور تلاش کرو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے (البقرہ ۱۸۷)

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَىٰ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّىٰ يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا أَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَنَزَلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کا وقت آتا اور وہ افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو اس رات اور اگلے دن شام تک کھانا نہ کھا سکتا، چنانچہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری روزہ سے تھے جب افطار کا وقت ہوا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ وہ بولی نہیں، لیکن میں جاتی ہوں آپ کے لیے تلاش کر کے لاتی ہوں، اور وہ دن بھر محنت کرتے تھے، ان کی آنکھ لگ گئی۔ ان کی بیوی آئی اور دیکھا تو کہا ہائے افسوس، جب دوپہر ہوئی تو ان پر غشی طاری ہو گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا، تو مسلمان اس سے بہت خوش ہوئے، اور یہ آیت نازل ہوئی کہ کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے (البقرہ ۱۸۷)

باب ۱۱۹۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ فِيهِ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ارشادِ باری ہے کہ کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے صبح کو ظاہر ہو جائے، پھر روزے کو رات تک پورا کرو، اس میں حضرت براء نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدْتُ إِلَىٰ عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَىٰ عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي فَغَدَوْتُ عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی کہ یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے تو میں نے ایک سیاہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا لے کر اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا اور رات کو دیکھتا رہا لیکن مجھ پر ظاہر نہ ہوا۔ صبح کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

books.alahazratnetwork.org

۱۷۹۰ - حدثنا سعيد بن ابي مريم حدثنا ابن ابي حازم عن ابيه عن سهل بن سعد ح وحدثني سعيد بن ابي مريم حدثنا ابو غسان محمد بن مطرف قال حدثني ابو حازم عن سهل بن سعد قال انزلت وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود ولم ينزل من الفجر فكان رجال اذا ارادوا الصوم ربط احدهم في رجليه الخيط الابيض والخيط الاسود ولم يزل ياكل حتى يتبين له رئيتهما فانزل الله بعده من الفجر فعلموا انما يعني الليل والنهار

سعید بن ابی مریم، ابن ابی حازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے ۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، محمد بن مطرف، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت نازل ہوئی "اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا ظاہر ہو جائے سیاہ دھاگے سے" اور ابھی مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا لیکن کوئی جب روزہ کا ارادہ کرتا تو پیروں میں سفید اور سیاہ دھاگا باندھ لیتا اور جب تک کہ یہ دونوں نظر نہ آتے ترک نہ کرتا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل فرمایا تو لوگ سمجھ گئے کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

باب ۲۰۰ قول النبي صلى الله عليه وسلم لا يمنعنكم من سحوركم اذان بلال

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے ۔

۱۷۹۱ - حدثنا عبيد بن اسماعيل عن ابي اسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر والقاسم بن محمد عن عائشة ان بلالا كان يؤذن بليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم فانه لا يؤذن حتى يطلع الفجر قال القاسم ولم يكن بين اذانهما الا ان يرقى ذا وينزل ذا.

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال رات میں اذان کہا کرتے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں کیونکہ وہ طلوع فجر ہونے پر اذان کہتے ہیں ۔ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ ان دونوں کی اذانوں میں یہی فرق ہوتا تھا کہ یہ چڑھتے اور وہ اترتے تھے ۔

باب ۲۰۱ تاخير السحور

سحری میں تاخیر کرنا

۱۷۹۲ - حدثنا محمد بن عبيد الله حدثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال كنت اتسحر في اهلي ثم تكون سرعتي ان ادرك السجود مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اپنے گھر والوں میں سحری کھایا کرتا تھا۔ پھر میں جلدی کرنے لگتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ (جماعت سے) نماز پڑھ سکوں ۔

باب ۲۰۲ قدر كم بين السحور وصلوة الفجر

سحری اور نماز فجر کے بیچ کتنا وقفہ ہو

۱۷۹۳ - حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن انس عن زيد بن ثابت قال تسحرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم قام الى الصلوة قلت كم كان بين الاذان والسحور قال قدر خمسين اية.

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں نے کہا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

باب ۲۰۳ بركة السحور من غير ايجاب لان النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه واصلوا

واجب ہونے کے بغیر سحری کی برکت کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وصال کے روزے رکھے اور وہاں

وَلَمْ يَذْكُرِ السُّحُورَ.

۱۷۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

۱۷۹۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً.

بَابُ ۱۲۰۴ إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِنْ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هَذَا وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ.

۱۷۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ.

بَابُ ۱۲۰۵ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا.

۱۷۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حِينَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ

سحری کا ذکر نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی رکھے جنہیں شاق ہوئے تو آپ نے انہیں منع فرمایا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہارے جیسی حیثیت پر نہیں ہوں۔ مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

جب دن چڑھے روزے کی نیت کی۔ حضرت ام درداء سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء فرماتے۔ کیا آپ لوگوں کے پاس کھانا ہے؟ اگر جواب ملتا کہ نہیں تو فرماتے۔ آج میں روزے سے ہوں اور ایسا ہی حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو ہریرہ، ابن عباس اور حذیفہ نے کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لوگوں میں منادی کرنے کے لیے عاشورہ کے روز بھیجا کہ جس نے کھانا کھا لیا وہ روزہ پورا کرے یا اسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔

روزہ دار کا صبح کو حالت جنابت میں اٹھنا

ابو بکر بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے ـــــ مروان سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبح ہوتی اور آپ اپنی کسی زوجہ مطہرہ سے ملنے کے باعث حالت جنابت میں ہوتے۔ پھر غسل کر کے روزہ رکھ لیتے۔ مروان نے عبد الرحمٰن بن حارث سے کہا کہ میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ حضرت ابو ہریرہ کو یہ حدیث سنا کر ان کی بات کا رد کیجئے۔ مروان ان دنوں مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ ابو بکر کا بیان ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن نے اسے ناپسند

www.alahazratnetwork.org

بصومه وقال مروان لعبد الرحمن بن الحارث أقسم بالله لتقرعن بها أبا هريرة ومروان يومئذ على المدينة فقال أبو بكر فكره ذلك عبد الرحمن ثم قدر لنا أن نجتمع بذي الحليفة وكانت لأبي هريرة هنالك أرض فقال عبد الرحمن لأبي هريرة إني ذاكر لك أمرا ولولا مروان أقسم علي فيه لم أذكره لك فذكر قول عائشة وأم سلمة فقال كذلك حدثني الفضل بن عباس وهن أعلم وقال همام وابن عبد الله بن عمر عن أبي هريرة كان النبي صلى الله عليه وسلم يأمر بالفطر والأول أسند.

باب ۱۲۰ المباشرة للصائم وقالت عائشة يحرم عليه فرجها.

۱۷۹۸ - حدثنا سليمان بن حرب قال عن شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل ويباشر وهو صائم وكان أملككم لإربه وقال ابن عباس مآرب حاجة قال طاوس أولي الإربة الأحمق لا حاجة له في النساء.

باب ۱۲۱ القبلة للصائم وقال جابر بن زيد إن نظر فأمنى يتم صومه.

۱۷۹۹ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن هشام قال أخبرني أبي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليقبل بعض أزواجه وهو صائم ثم ضحكت.

۱۸۰۰ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن هشام بن أبي عبد الله حدثنا يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن زينب بنت أم سلمة عن أمها قالت بينما أنا

کیا پھر ہمیں اتفاقاً ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہو گئے اور حضرت ابوہریرہ کی وہاں زمین تھی۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اور اگر مروان نے مجھے میرے بارے قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ سے نہ کہتا۔ پھر حضرت عائشہ و حضرت ام سلمہ کا قول بیان کیا تو کہا کہ اسی طرح حدیث بیان کی مجھ سے حضرت فضل بن عباس نے جو بہت علم والے تھے اور ہمام و حضرت ابن عمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ چھوڑنے کا حکم فرماتے اور پہلی حدیث زیادہ قابل اعتماد ہے۔

روزہ دار کا مباشرت کرنا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اس پر صحبت کرنا حرام ہے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت بھی کر لیا کرتے تھے اور آپ تمہاری نسبت اپنی خواہش پر بہت زیادہ قابو رکھتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مآرب سے حاجت مراد ہے طاؤس کا قول ہے کہ اولی الاربۃ سے وہ احمق مراد ہے جس کو عورتوں کی حاجت نہ ہو۔

روزہ دار کا بوسہ دینا۔ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ اگر دیکھنے سے انزال ہو گیا تو پورا روزہ پورا کرے۔

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ہشام، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی بعض ازواج مطہرات کا بوسہ لے لیا کرتے۔ پھر ہنس پڑیں۔

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں تھی کہ مجھے حیض آ گیا میں چپکے سے نکل آئی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا۔ تمہیں

معه رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخميلة إذ حضت فانسللت فأخذت ثياب حيضتي فقال ما لك أنفست قلت نعم فدخلت معه في الخميلة وكانت هي ورسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسلان من إناء واحد وكان يقبلها وهو صائم.

باب اغتسال الصائم وبل ابن عمر ثوبا فألقاه عليه وهو صائم ودخل الشعبي الحمام وهو صائم وقال ابن عباس لا بأس أن يتطعم القدر أو الشيء وقال الحسن لا بأس بالمضمضة والتبرد للصائم وقال ابن مسعود إذا كان صوم أحدكم فليصبح دهينا مترجلا وقال أنس إن لي أبزن أتقحم فيه وأنا صائم ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه استاك وهو صائم وقال ابن عمر يستاك أول النهار وآخره ولا يبلع ريقه وقال عطاء إن ازدرد ريقه لا أقول يفطر وقال ابن سيرين لا بأس بالسواك الرطب قيل له طعم قال والماء له طعم وأنت تمضمض به ولم ير أنس والحسن وإبراهيم بالكحل للصائم بأسا.

١٨٠١ حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب حدثنا يونس عن ابن شهاب عن عروة وأبي بكر قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يدركه الفجر في رمضان من غير حلم فيغتسل ويصوم.

١٨٠٢ حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك عن سمي مولى أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام بن المغيرة أنه سمع أبا بكر بن عبد الرحمن كنت أنا وأبي فذهبت معه حتى دخلنا على عائشة قالت أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كان ليصبح جنبا من جماع غير احتلام ثم يصومه ثم دخلنا

کہ ان کو اچانک حیض آگیا تو وہ نکل گئیں ... اپنے ساتھ چادر میں داخل ہوگئیں ... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے اور آپ انہیں روزے کی حالت میں بوسہ دیا کرتے۔

روزہ دار کا غسل کرنا۔ حضرت ابن عمر نے روزے کی حالت میں ایک کپڑا بھگو کر اپنے اوپر ڈالا۔ امام شعبی روزے کی حالت میں حمام کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی اور چیز کا ذائقہ چکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ روزہ دار کے کلی کرنے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو صبح کو تیل لگا کر کنگھی کر کے اٹھے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس میں روزے کی حالت میں غوطہ لگاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق منقول ہے کہ آپ نے روزے کی حالت میں مسواک کیا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ دن کے شروع اور آخر میں مسواک کرے اور تھوک نہ نگلے۔ عطاء نے کہا اگر تھوک نگل گیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں، کسی نے کہا اس میں مزا ہوتا ہے، فرمایا پانی میں بھی مزا ہوتا ہے تم اس سے کلی کرتے ہو۔ حضرت انس، حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رمضان میں احتلام سے نہیں بلکہ صحبت سے جنابت کی حالت میں صبح ہوتی تو غسل کرتے اور روزہ رکھا کرتے۔

ابو بکر بن عبد الرحمن نے روایت کیا کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ گیا یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے جنابت کی حالت میں صبح ہوتی تو روزہ رکھا کرتے۔ پھر ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

عن أم سلمة فقالت مثل ذلك.
باب ٢٢٠ الصائم إذا أكل أو شرب ناسيا
وقال عطاء إن استنثر فدخل الماء في
حلقه لا بأس إن لم يملك وقال الحسن إن
دخل حلقه الذباب فلا شيء عليه وقال الحسن
ومجاهد إن جامع ناسيا فلا شيء عليه.

١٨٠٣ - حدثنا عبدان أخبرنا يزيد بن زريع
حدثنا هشام حدثنا ابن سيرين عن أبي هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا نسي فأكل و
شرب فليتم صومه فإنما أطعمه الله وسقاه.

روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر ناک میں پانی ڈالا اور حلق میں چلا گیا تو کوئی حرج نہیں جبکہ روکنا اس کے بس میں نہ ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اگر حلق میں مکھی چلی جائے تو کچھ نہیں۔ حسن بصری اور مجاہد کا قول ہے کہ اگر بھول کر جماع کرے تو اس پر کچھ بھی نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

باب ٢٢١ سواك الرطب واليابس للصائم
ويذكر عن عامر بن ربيعة قال رأيت النبي صلى
الله عليه وسلم يستاك وهو صائم ما لا أحصي
أو أعد وقال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك
عند كل وضوء ويروى نحوه عن جابر وزيد بن
خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يخص
الصائم من غيره وقالت عائشة عن النبي صلى
الله عليه وسلم مطهرة للفم مرضاة للرب و
قال عطاء وقتادة يبتلع ريقه.

روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا۔ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں اتنی دفعہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا جن کو شمار نہیں کر سکتا۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی دشواری کا احساس نہ ہوتا تو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ اسی طرح حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس میں روزہ دار کو دوسروں سے مخصوص نہیں کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا: یہ منہ کو صاف کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔ عطاء اور قتادہ کا قول ہے کہ اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔

١٨٠٤ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا
معمر قال حدثني الزهري عن عطاء بن يزيد عن
حمران رأيت عثمان توضأ فأفرغ على يديه ثلاثا ثم
تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل
يده اليمنى إلى المرفق ثم غسل يده اليسرى إلى المرفق
ثلاثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله اليمنى ثلاثا ثم
اليسرى ثلاثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
توضأ نحو وضوئي هذا ثم قال من توضأ وضوئي هذا
ثم يصلي ركعتين لا يحدث نفسه فيهما بشيء إلا

حمران سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ اپنے ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین دفعہ دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا پھر بایاں ہاتھ کہنی تک دھویا تین مرتبہ۔ پھر سر پر مسح کیا۔ پھر دایاں پیر تین دفعہ دھویا، پھر بایاں پیر تین دفعہ۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا: جو میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے کہ ان میں دل میں کوئی خیال پیدا نہ ہونے دے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

إذ جاءه رجل فقال يا رسول الله هلكت قال ما لك قال وقعت على امرأتي وأنا صائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تجد رقبة تعتقها قال لا قال فهل تستطيع أن تصوم شهرين متتابعين قال لا فقال فهل تجد إطعام ستين مسكينا قال لا قال فمكث النبي صلى الله عليه وسلم فبينا نحن على ذلك أتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيها تمر والعرق المكتل قال أين السائل فقال أنا قال خذها فتصدق به فقال الرجل أعلى أفقر مني يا رسول الله فوالله ما بين لابتيها يريد الحرتين أهل بيت أفقر من أهل بيتي فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت أنيابه ثم قال أطعمه أهلك.

گیا۔ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک غلام دستیاب ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا تم لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے۔ ہم وہیں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق ایک پیمانہ ہے۔ فرمایا سائل کہاں ہے؟ عرض کی میں حاضر ہوں۔ فرمایا انہیں لے کر خیرات کر دو۔ وہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ خدا کی قسم! اس مدینہ کے دونوں سنگستانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا یہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرعی احکام میں جس طرح چاہیں تصرف کا اختیار دیا ہے۔ اتنا تو واضح ہے کہ اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑتا ہے یعنی کھانے پینے یا جماع کرنے سے تو اس پر کفارہ بھی لازم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ توڑنے والے صحابی کو کفارہ ادا کرنے کی بجائے کھجوریں گھر لے جانے کی اجازت دے دی۔ اسی لیے خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ جیسے جلیل القدر محدث، مفسر اور مؤرخ نے جو اپنے زمانہ کے مجدد ہیں، اپنی مایہ ناز تصنیف خصائص کبریٰ میں ایک باب ان سطور میں باندھا ہے ــــ "باب اختصاصه صلى الله تعالى عليه وسلم بانه يخص من شاء بما شاء من الاحكام"
امام خطیب احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۲۳ھ نے ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرمایا ہے: "اذ كان له صلى الله تعالى عليه وسلم ان يخص من شاء بما شاء" ... کہ یہ آپ کے خصائص میں سے ہے: "ومن خصائصه صلى الله تعالى عليه وسلم انه كان يخص من شاء بما شاء من الاحكام"۔ امام قسطلانی نے ایسے پانچ واقعے بیان کئے ہیں۔ امام سیوطی نے اس قسم کے کئی واقعات بیان کیے۔ ملت اسلامیہ کے مایہ ناز فقیہ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء نے اپنی ایمان افروز تصنیف "الامن والعلی" کے اندر ... احادیث سے بیان فرمایا ہے۔

بخاری شریف کی اس زیر بحث حدیث کے واقعے پر بحث کرتے ہوئے سرمایہ ملت کے اس نگہبان نے اپنے قلم حق رقم کو یہاں تحقیق میں یوں زور بخشا ہے ــــ صحاح ستہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کیا ہوا ہے؟ عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی ہے۔ فرمایا: غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی: نہ۔ فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: نہ

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

بَابُ ۱۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ وَمَاذَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لِأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ۔

بَابُ ۱۲۲ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ۔

۱۸۰۵ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا۔

بَابُ ۱۲۳ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ۔

۱۸۰۶ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی ڈالو اور آپ نے روزہ دار اور دوسرے کا فرق نہیں کیا۔ حضرت حسن کا قول ہے کہ ناک میں دوا ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جب حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر کلی کرے اور منہ سے پانی نکال دے تو کوئی نقصان نہیں جبکہ اپنا تھوک نہ نگلے اور جو منہ میں باقی رہ گیا ہے اور مصطگی نہ چبائے اور اگر مصطگی کا تھوک نگل گیا تو میں نہیں کہتا کہ روزہ ٹوٹ گیا لیکن اس سے روکا جائے۔ اگر ناک میں پانی ڈالا اور حلق میں داخل ہو گیا تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اس پر اختیار نہیں ہے۔

جو رمضان میں جماع کر بیٹھے۔ حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے رمضان کا روزہ بغیر کسی عذر اور مرض کے چھوڑ دیا تو زمانہ بھر کے روزے اس کا بدلہ نہیں ہو سکتے خواہ وہ ہمیشہ روزے رکھے۔ حضرت ابن مسعود، سعید بن مسیب، شعبی، ابن جبیر، ابراہیم، قتادہ اور حماد کا قول ہے کہ اس کی جگہ ایک روزہ رکھے۔

عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں جل گیا۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کی کہ میں نے رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی ایک زنبیل پیش کی گئی جس کو عرق کہا جاتا ہے۔ فرمایا کہ جلنے والا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں۔ فرمایا کہ اسے خیرات کر دو۔

جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو پھر اسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا کر دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض

www.alahazratnetwork.org

فرمایا۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ عرض کی۔ نہ۔ اتنے میں خرمے خدمتِ اقدس میں لائے گئے۔ حضور نے عطا فرمایا۔ انہیں خیرات کردے۔ عرض کی۔ کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا۔ جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی دنیا میں سنا ہوگا۔ سبحان اللہ! خوش نصیب وہ ہیں کہ آپ کے دربار میں گناہگار بھی پہنچ کر عطا و کرم سے محروم نہیں رہتا۔ یہی رحمت ہے کہ جس کے غلام بنتے بدل دے۔ ان ہی پر یہ آیت ہے: أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ۔ کہ رحمت گستری ہے ان کی ایک نگاہِ کرم کیا گناہ کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ادھر الہامیں جل جلالہ نے کیا ہی ہمیں خطاب فرمایا: وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ (الآیۃ) کہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو تمہارے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تم شفاعت فرماؤ تو اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔ یہی مضمون حدیث مسلم میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور حدیث دارقطنی میں سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مرفوعاً ارشاد فرمایا۔

كُلْهُ أَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللهُ عَنْكَ۔

تو اور تیرے اہل و عیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرمایا۔

دارقطنی نے روایت فرمایا۔

كُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ تُجْزِئُ عَنْكَ وَلَا تُجْزِئُ أَحَدًا بَعْدَكَ۔

تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے سوا اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابو داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے۔

إِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ۔

یہ خاص اسی شخص کے لیے رخصت (اجازت) تھی۔ اور اگر آج کوئی شخص ایسا کرے تو اسے کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص میں ذکر کیا۔ وَفِي الْحَدِيثِ وُجُوهٌ أُخَرُ۔ (الامن والعلیٰ مطبوعہ راجپوت پرنٹنگ پریس لاہور ص ۱۴۳ ۱۹۵۱ء)

بَابُ ... الصَّائِمِ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يُغَيِّبَ ... مِنَ الْكُفَّارِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا

رمضان میں جو ہمبستری کر بیٹھے وہ کیا کفارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جبکہ محتاج ہو؟

۱۸۰۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ ... عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا! میں ہلاک ہو گیا

فَقَالَ إِنَّ الْآخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ قَالَ أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

بَابُ ۱۲۲ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُولِجُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهَى وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ قِيلَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَعْلَمُ۔

۱۸۰۸ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

۱۸۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

آزاد کرنے کے لیے تمہیں ایک گردن میسر ہے؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ فرمایا کیا تم لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ فرمایا کہ انہیں اپنی طرف سے کھلا دو۔ عرض گزار ہوا کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند کو؟ ان دونوں سنگلاخ زمینوں کے درمیان کوئی گھر والے ہم سے زیادہ ضرورت مند نہیں۔ فرمایا اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

روزے دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا۔ یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ جب قے آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس میں تو چیز نکلتی ہے داخل نہیں ہوتی اور حضرت ابوہریرہ سے یہ بھی منقول ہے کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس اور عکرمہ کا فرمان ہے کہ روزہ کسی چیز کے اندر جانے سے ٹوٹتا ہے باہر نکلنے سے نہیں۔ حضرت ابن عمر روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے۔ پھر چھوڑ دیا اور رات کو پچھنے لگوانے لگے۔ حضرت ابوموسیٰ نے رات کو پچھنے لگوائے۔ منقول ہے کہ حضرت سعد، حضرت زید بن ارقم اور حضرت ام سلمہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ بکیر نے ام علقمہ سے روایت کی کہ ہم حضرت عائشہ کے پاس پچھنے لگوا لیتے اور آپ منع نہ فرماتیں۔ حسن بصری سے متعدد حضرات سے مرفوعاً مروی ہے کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ عیاش، عبدالاعلیٰ، یونس نے حسن سے ایسی ہی روایت کی۔ ان سے کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے؟ کہا: ہاں۔ پھر کہا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

معلی بن اسد، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے اور آپ نے روزے میں پچھنے لگوائے۔

ابومعمر، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

١٨١٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ
أَجْلِ الضَّعْفِ وَزَادَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلَى عَهْدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ روزہ دار کے لیے پچھنے لگانے کو ناپسند فرماتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر کمزوری کے سبب سے۔ شبابہ نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں۔

بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا

١٨١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ
انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ
انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ
فَاجْدَحْ لِي فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَا هُنَا
ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ
الصَّائِمُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ
عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: اتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ابھی سورج ہے۔ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ابھی سورج ہے۔ فرمایا کہ اترو اور میرے لیے ستو گھولو۔ وہ اترا اور آپ کے لیے ستو گھولے۔ آپ نے نوش فرمائے پھر دست مبارک سے اس طرف اشارہ کر کے فرمایا: جب دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار افطار کرے۔ متابعت کی اس کی جریر اور ابو بکر بن عیاش نے شیبانی سے کہ حضرت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا: میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

١٨١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو
الْأَسْلَمِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ. حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ
فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں تو مسلسل روزے رکھتا ہوں — عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھا کروں؟ وہ روزے بہت رکھتے تھے۔ فرمایا: اگر چاہو تو رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

بَابٌ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے۔

١٨١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو روزہ رکھا۔ جب کدید کے مقام پر پہنچے تو روزہ افطار

إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْكَدِيدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ۔

١٨١٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمٰعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ۔

بَاب ١٢١٨ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

١٨١٥ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

بَاب ١٢١٩ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ۔

١٨١٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

بَاب ١٢٢٠ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ۔

١٨١٧ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

اور لوگوں نے بھی افطار کر لیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ کدید ایک چشمہ ہے عسفان اور قدید کے درمیان ہیں۔

عبد اللہ بن یوسف، یحییٰ بن حمزہ، عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر، اسمٰعیل، ام درداء سے روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم گرمی کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے یہاں تک کہ گرمی کی شدت کے باعث آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور ہم میں سے کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابن رواحہ کے۔

جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں۔

آدم، شعبہ، محمد بن عبد الرحمٰن انصاری، محمد بن عمرو بن حسن بن علی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو آپ نے ایک ہجوم دیکھا اور ایک آدمی جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ فرمایا، یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ روزہ دار ہے۔ فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور روزہ نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے۔

حمید طویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ رکھنے والا نہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والا رکھنے والے کو ملامت نہیں کرتا تھا۔

جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

رَمَضَانَ آخَرُ يَصُومُهُمَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ الْإِطْعَامَ إِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔

اور (اللہ تعالیٰ نے) فدیہ ذکر نہیں کیا۔ حضرت ابو ہریرہ سے مرسلاً اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ کھانا کھلائے جب کہ اللہ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ فرمایا: پس گنتی پوری کرو دوسرے دنوں میں۔

۱۸۱۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے اوپر رمضان کے کچھ روزے ہوتے۔ پس وہ روزے نہ رکھ سکتی مگر شعبان میں۔ یحییٰ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کے باعث یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستگی کے سبب۔

بَابُ ۱۲۲۲ الْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ
وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ إِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلَى خِلَافِ الرَّأْيِ فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِنِ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ۔

حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے۔ ابو الزناد نے فرمایا کہ بعض سنتیں اور حق کے طریقے بہت دفعہ عقل کے خلاف ہی ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے چارہ نہیں مگر یہ کہ اسی طرح ان کی پیروی کریں۔ جیسے حائضہ روزے کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ کرے۔

۱۸۲۰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا۔

ابن ابو مریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا یہ بات نہیں کہ جب اسے حیض آتا ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزے رکھتی ہے۔ پس یہ اس کے دین کا نقصان ہے۔

بَابُ ۱۲۲۳ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ
وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ۔

جو فوت ہو جائے اور اس کے اوپر روزے ہوں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اس کی طرف سے تیس آدمی ایک ہی دن کا روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔

۱۸۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ۔

محمد بن خالد، محمد بن موسیٰ بن اعین، ان کے والد ماجد، عمرو بن حارث، عبید اللہ بن ابو جعفر، محمد بن جعفر، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔ متابعت کی ہے ابن وہب نے عمرو سے اور روایت کیا اسے یحییٰ بن ایوب نے ابن ابو جعفر سے۔

۷۲۲ - حدثنا [illegible] بن [illegible] حدثنا [illegible] عن الأعمش عن [illegible] عن سعيد بن [illegible] عن ابن عباس قال [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] ماتت وعليها صوم شهرين [illegible] قال [illegible] الله أحق [illegible] الحكم [illegible] الأعمش [illegible] عن ابن عباس [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] ماتت وعليها صوم [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ ایک [illegible] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عرض کی [illegible] روزے [illegible] فرمایا [illegible] اللہ تعالیٰ کا حق [illegible] روایت کیا ہے [illegible] حضرت [illegible] سے روایت ہے [illegible] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حدیث [illegible] بیان [illegible] ہے۔

ف: [illegible] حضرت [illegible] اس حدیث [illegible] عمل نہیں ہے [illegible] احادیث [illegible] روزہ [illegible] حدیث [illegible] صحابہ کرام کی اکثریت کا اس پر عمل نہیں تھا۔

باب ۲۲۳ [illegible] الصائم [illegible]

[illegible] روزہ دار [illegible]

www.alahazratnetwork.org

۱۸۲۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

حمیدی، سفیان، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، عاصم بن عمر بن خطاب، ان کے والد محترم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات اس طرف سے آ رہی ہو اور دن اس طرف سے جا رہا ہو اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔

۱۸۲۴ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ روزے سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا۔ اے فلاں! اٹھو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ، شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ شام تو ہو جائے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا کہ ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ پس وہ اترا اور ان کے لیے ستو بنائے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش کیے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔

بَابُ ۱۲۲۶ يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَاءِ وَغَيْرِهِ۔

پانی وغیرہ جو میسر آئے اُسی سے افطار کر لے۔

۱۸۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور آپ روزے سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ابھی دن ہے۔ فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ پس وہ اترا اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔ اور اپنی انگشت مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

پارہ — ۸

باب ۱۲۲۷ تَعْجِيلِ الإِفْطَارِ

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ حَتَّى أَمْسَى قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ لَوِ انْتَظَرْتَ حَتَّى تُمْسِيَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي إِذَا رَأَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

باب ۱۲۲۸ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهِشَامٍ فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ بُدٌّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا لَا أَدْرِي أَقَضَوْا أَمْ لَا۔

باب ۱۲۲۹ صَوْمِ الصِّبْيَانِ وَقَالَ عُمَرُ لِنَشْوَانٍ فِي رَمَضَانَ وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا

افطار میں جلدی کرنا

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر و برکت سے رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

احمد بن یونس، ابوبکر، سلیمان سے روایت ہے۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ شام ہونے لگی تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اتر کر میرے لیے ستو تیار کرو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر آپ شام ہونے کا انتظار کر لیتے۔ فرمایا: اترو اور میرے لیے ستو تیار کرو۔ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ گئی تو روزہ دار افطار کرے۔

جب کوئی روزہ افطار کرے اور پھر سورج نظر آ جائے

عبداللہ بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابر کے روز روزہ افطار کیا اس کے بعد سورج نظر آ گیا۔ ہشام سے کہا گیا: کیا انہیں قضا کا حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا: قضا کے سوا کیا چارہ ہے۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے ہشام سے سنا کہ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے قضا روزہ رکھا یا نہیں۔

بچوں کا روزہ رکھنا۔ حضرت عمر نے ایک نشے والے سے رمضان میں فرمایا: تجھ پر افسوس ہے اور ہمارے بچے

صِيَامٌ فَضَرَبَهُ۔

١٨٢٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُوْرَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُوْمُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُوْنَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ۔

بَابُ الْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ۔

١٨٢٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى أَوْ إِنِّي أَبِيْتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

١٨٢٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

١٨٢٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوْا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيْتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِيْنِي۔

١٨٢٧۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ

روزہ رکھتے ہیں۔ پس آپ نے پیٹا۔

مسدد، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان سے روایت ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو انصار کے گاؤں میں پیغام بھیجا کہ جس نے روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن اسی طرح پورا کرے اور جس نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ روزے سے رہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتیں اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے۔ ہم ان کے لیے روئی کا ایک کھلونا بنا دیتیں، جب ان میں سے کوئی کھانے کے لیے روتا تو اسے وہی دے دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

وصال کے روزے، جس نے کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر رات آنے تک روزہ پورا کرو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر شفقت فرماتے ہوئے اس سے منع فرمایا، تاکہ ان میں طاقت باقی رہے، نیز دین میں بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں، فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے یا میں رات گزارتا ہوں تو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ پس تم میں سے کوئی وصال کرنا چاہے تو سحری تک کر لے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں، فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں تو مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے لوگوں پر شفقت کے باعث۔ لوگ عرض گزار ہوئے

...قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ.

بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ

رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٨٣٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا.

١٨٣٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيلَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ.

بَابُ ١٢٣٢ الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ

١٨٣٥ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِ.

بَابُ ١٢٣٣ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ

١٨٣٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ

[illegible]

سحری تک وصال کا روزہ رکھنا

[illegible]

عون حدثنا ابو العميس عن عون بن ابي جحيفة عن
ابيه قال آخى النبي صلى الله عليه وسلم بين سلمان
وابي الدرداء فزار سلمان ابا الدرداء فرأى ام
الدرداء متبذلة فقال لها ما شأنك قالت اخوك
ابو الدرداء ليس له حاجة في الدنيا فجاء ابو الدرداء
فصنع له طعاما فقال كل قال فاني صائم قال
ما انا بآكل حتى تأكل قال فأكل فلما كان الليل
ذهب ابو الدرداء يقوم قال نم فنام ثم ذهب يقوم
فقال نم فلما كان من آخر الليل قال سلمان قم
الآن فصليا فقال له سلمان ان لربك عليك حقا
ولنفسك عليك حقا ولاهلك عليك حقا فاعط
كل ذي حق حقه فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر
ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم صدق سلمان۔

باب ۲۳۲ صوم شعبان۔

۱۸۳۴۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك
عن ابي النضر عن ابي سلمة عن عائشة قالت كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول
لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم فما رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم استكمل صيام شهر الا رمضان
وما رأيته اكثر صياما منه في شعبان۔

۱۸۳۵۔ حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام عن
يحيى عن ابي سلمة ان عائشة حدثته قالت لم يكن
النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرا اكثر من شعبان
فانه كان يصوم شعبان كله وكان يقول خذوا من
العمل ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا واحب
الصلوة الى النبي صلى الله عليه وسلم ما دووم عليه
وان قلت وكان اذا صلى صلوة داوم عليها۔

**باب ۲۳۳ ما يذكر من صوم النبي صلى
الله عليه وسلم وافطاره۔**

ٹھہرا لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء
کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ حضرت سلمان جب حضرت ابو درداء سے
ملنے گئے تو حضرت ام درداء کو پراگندہ حال دیکھا۔ فرمایا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کہا
کہ آپ کا بھائی ابو درداء دنیا سے لاتعلق ہو گیا ہے۔ پھر حضرت ابو درداء
آئے اور کھانا تیار کروایا۔ کہا کہ آپ کھائیں، میں تو روزے سے ہوں۔
انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں
گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے کھا لیا۔ جب رات ہوئی تو ابو درداء
قیام کرنے لگے۔ فرمایا کہ سو جائیے۔ وہ سو گئے۔ پھر قیام کرنے
لگے، کہا سو جائیے۔ جب رات کا پچھلا حصہ ہوا تو حضرت سلمان نے کہا کہ اب
اٹھ کھڑے ہو جائیے۔ دونوں نے نماز پڑھی۔ حضرت سلمان نے ان سے کہا
کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے، آپ کی جان کا آپ پر حق ہے، آپ کے اہل و عیال کا آپ پر حق
ہے۔ پس ہر حقدار کا حق ادا کیجئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا ہے۔

شعبان کے روزے

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ اب افطار نہیں
کریں گے اور افطار کرتے تو ہم کہتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے
رمضان کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پورے مہینے کے روزے
رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی
مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے
کیونکہ پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے اور فرمایا کرتے: اتنا عمل کرو
جس کی تمہیں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ اکتا جاؤ
اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ نماز زیادہ پسند تھی جس پر ہمیشگی کی
جائے اگرچہ وہ تھوڑی ہو اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر
ہمیشگی کرتے۔

**نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کرنے
کا بیان۔**

١٨٣٩ - حدثنا [illegible]

[illegible]

١٨٤٠ - [illegible]

[illegible]

١٨٤١ - [illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم.

باب ٢٣٦ [illegible] في الصوم.

١٨٤٢ - [illegible]

[illegible]

باب ٢٣٧ [illegible] الجنب [illegible] الصوم.

١٨٤٣ - [illegible]

[illegible]

أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عبد اللہ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو، قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے مہمانوں کا تم پر حق ہے، تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو۔ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح روزے ہو گئے۔ میں نے سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے اندر اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام جیسے روزے رکھو اور اس سے زیادہ نہ رکھنا۔ میں نے عرض کی کہ داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑ دینا۔ بڑھاپے کے وقت میں حضرت عبد اللہ فرمایا کرتے کاش میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت پر عمل کر لیتا۔

باب ۱۲۳۸ صَوْمِ الدَّهْرِ

ہمیشہ روزے رکھنا

۱۸۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

۱۸۳۳۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی گئی کہ میں کہتا ہوں خدا کی قسم میں زندگی بھر دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو قیام کیا کروں گا۔ میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان میں نے یہ کہا ہے۔ فرمایا کہ تم میں اس کی طاقت نہیں ہے لہٰذا روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو، قیام کرو اور سویا بھی کرو اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو کیونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزے کی طرح ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دیا کرو۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب سے افضل روزے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے زیادہ کی فضیلت نہیں ہے۔

باب ۱۲۳۹ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ

روزے سے متعلق بیوی کا حق۔ اس سلسلے میں حضرت ابو جحیفہ نے

أبي جحيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

١٨٢٥ - حدثنا عمرو بن علي أخبرنا أبو عاصم عن ابن جريج سمعت عطاء أن أبا العباس الشاعر أخبره أنه سمع عبد الله بن عمرو بلغ النبي صلى الله عليه وسلم أني أسرد الصوم وأصلي الليل فإما أرسل إلي وإما لقيته فقال ألم أخبر أنك تصوم ولا تفطر وتصلي فصم وأفطر وقم ونم فإن لعينك عليك حظا وإن لنفسك وأهلك عليك حظا قال إني لأقوى لذلك قال فصم صيام داود عليه السلام قال وكيف قال كان يصوم يوما ويفطر يوما ولا يفر إذا لاقى قال من لي بهذه يا نبي الله قال عطاء لا أدري كيف ذكر صيام الأبد قال النبي صلى الله عليه وسلم لا صام من صام الأبد مرتين.

باب صوم يوم وإفطار يوم.

١٨٢٦ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن مغيرة قال سمعت مجاهدا عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صم من الشهر ثلاثة أيام قال أطيق أكثر من ذلك فما زال حتى قال صم يوما وأفطر يوما فقال اقرأ القرآن في كل شهر قال إني أطيق أكثر فما زال حتى قال في ثلاث.

باب صوم داود عليه السلام.

١٨٢٧ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا حبيب بن أبي ثابت قال سمعت أبا العباس المكي وكان شاعرا وكان لا يتهم في حديثه قال سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم إنك لتصوم الدهر وتقوم الليل فقلت نعم قال إنك إذا فعلت ذلك هجمت له العين ونفهت له النفس لا صام من صام الدهر صوم

[illegible]

…tnetwork.org

ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وَّلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقٰی۔

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْمَلِیْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْكَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِیْ فَدَخَلَ عَلَیَّ فَاَلْقَیْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِیْفٌ فَجَلَسَ عَلَی الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ فَقَالَ اَمَا یَكْفِیْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰی عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ صُمْ یَوْمًا وَّاَفْطِرْ یَوْمًا۔

بَابٌ صِیَامِ اَیَّامِ الْبِیْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّیَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثٍ صِیَامِ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔

بَابٌ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ یُفْطِرْ عِنْدَهُمْ۔

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ قَالَ اَعِیْدُوْا سَمْنَكُمْ فِیْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِیْ وِعَائِهٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰی نَاحِیَةٍ مِّنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی غَیْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَیْمٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهَا فَقَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ خُوَیْصَّةً قَالَ مَا هِیَ قَالَتْ خَادِمُكَ اَنَسٌ

طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا داؤد علیہ السلام والے روزے رکھا کرو جو ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں دکھاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی نے میرے روزوں کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان رہا۔ فرمایا۔ کیا تمہارے لیے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کافی نہیں ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا پانچ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا سات۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا نو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزے نہیں ہیں یعنی آدھے سال کے روزے کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتا۔

ایام بیض کے روزے یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ ہر مہینے کے تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

جو کسی کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام سلیم کے پاس تشریف لائے تو وہ کھجوریں اور گھی لے آئیں۔ فرمایا کہ گھی کو اس کے برتن میں اور کھجوریں ان کے تھیلے میں لوٹا دو کیونکہ میں روزہ سے ہوں۔ پھر آپ گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے اور نفل نماز پڑھی اور حضرت ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا کی۔ حضرت ام سلیم عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ایک خاص میرے لیے۔ فرمایا کیا اور کس کے لیے؟ عرض کی کہ آپ کا خادم انس۔ چنانچہ آپ نے دنیا اور آخرت

[illegible]

۱۸۵۱ - حدثنا [illegible]

باب [illegible]

۱۸۵۲ - حدثنا [illegible]

باب [illegible] صوم يوم الجمعة [illegible]

۱۸۵۳ - حدثنا [illegible]

۱۸۵۴ - حدثنا [illegible]

۱۸۵۵ - حدثنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

www.alahazratnetwork.org

عن أبي أيوب عن جويرية بنت الحارث أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها يوم الجمعة وهي صائمة فقال أصمت أمس قالت لا قال تريدين أن تصومي غدا قالت لا قال فأفطري وقال حماد بن الجعد سمع قتادة حدثني أبو أيوب أن جويرية حدثته فأمرها فأفطرت۔

باب ۱۲۳۶ هل يخص شيئا من الأيام۔

۱۸۵۶ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان عن منصور عن إبراهيم عن علقمة قلت لعائشة هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يختص من الأيام شيئا قالت لا كان عمله ديمة وأيكم يطيق ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيق۔

باب ۱۲۳۷ صوم يوم عرفة۔

۱۸۵۷ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن مالك قال حدثني سالم قال حدثني عمير مولى أم الفضل أن أم الفضل حدثته ح وحدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن عمير مولى عبد الله بن العباس عن أم الفضل بنت الحارث أن ناسا تماروا عندها يوم عرفة في صوم النبي صلى الله عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فأرسلت إليه بقدح لبن وهو واقف على بعيره فشربه۔

۱۸۵۸ - حدثنا يحيى بن سليمان حدثنا ابن وهب أو قرئ عليه قال أخبرني عمرو عن بكير عن كريب عن ميمونة أن الناس شكوا في صيام النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فأرسلت إليه بحلاب وهو واقف في الموقف فشرب منه والناس ينظرون۔

باب ۱۲۳۸ صوم يوم الفطر۔

۱۸۵۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز ان کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا کل روزہ رکھو گی؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا: تو روزہ افطار کر لو ____ حماد بن الجعد، قتادہ، ابو ایوب، حضرت جویریہ سے روایت ہے کہ آپ کے حکم سے انہوں نے روزہ افطار کر لیا۔

کیا روزے کے لیے دن مقرر کریں؟

علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کے لیے دن مقرر کر رکھے تھے؟ فرمایا: نہیں بلکہ آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوا کرتی تھی۔ تم میں سے وہ طاقت کون رکھتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

عرفے کے روز کا روزہ

مسدد، یحییٰ، امام مالک، سالم، عمیر مولیٰ ام الفضل، حضرت ام الفضل ح عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو النضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ، عمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس، حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعض لوگوں کو ان کے پاس عرفے کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے سے متعلق شک ہوا تو بعض نے کہا کہ آپ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا کہ روزے سے نہیں ہیں۔ تو انہوں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا جبکہ آپ اونٹ پر کھڑے تھے، پس آپ نے وہ نوش فرمایا۔

کریب نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو عرفے کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں شک ہوا تو انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفات میں کھڑے تھے۔ آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

عید الفطر کے دن کا بیان

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مالک عن ابن شهاب عن ابي عبيد مولى ابن ازهر قال شهدت العيد مع عمر بن الخطاب فقال هذان يومان نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيامهما يوم فطركم من صيامكم واليوم الآخر تاكلون فيه من نسككم۔

١٨٦٠ - حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا وهيب حدثنا عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابي سعيد الخدري قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم الفطر والنحر وعن الصماء وان يحتبي الرجل في ثوب واحد وعن صلوة بعد الصبح والعصر۔

باب صوم يوم النحر

١٨٦١ - حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام عن ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار عن عطاء بن ميناء قال سمعته يحدث عن ابي هريرة قال ينهى عن صيامين وبيعتين الفطر والنحر والملامسة والمنابذة۔

١٨٦٢ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا معاذ اخبرنا ابن عون عن زياد بن جبير قال جاء رجل الى ابن عمر فقال رجل نذر ان يصوم يوما قال اظنه قال الاثنين فوافق يوم عيد فقال ابن عمر امر الله بوفاء النذر ونهى النبي صلى الله عليه وسلم عن صوم هذا اليوم۔

١٨٦٣ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك بن عمير قال سمعت قزعة قال سمعت ابا سعيد الخدري وكان غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة قال سمعت اربعا من النبي صلى الله عليه وسلم فاعجبنني قال لا تسافر المرأة مسيرة يومين الا ومعها زوجها او ذو محرم ولا صوم في يومين الفطر والاضحى ولا صلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب ولا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد

کے سامنے عید کے دن حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دو دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک عید الفطر کے روز جب تم روزوں سے فارغ ہوتے ہو اور دوسرے جب تم قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر اور قربانی کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے نیز گردن سے کپڑا لپیٹنے سے اور ایک ہی کپڑا میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے نیز نماز فجر اور نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے۔

عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ

عطاء بن میناء سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، دو روزوں اور دو تجارتوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی عید الفطر اور عید قربانی کے روزہ سے نیز ملامسہ اور منابذہ تجارت سے۔

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی نے ایک دن روزہ رکھنے کی منت مانی ہے میرا خیال ہے کہ پیر کا دن، اتفاق سے اس دن عید کا دن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے منت پوری کرنے کا حکم فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا تھا کہ میں نے چار باتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں جو مجھے بہت ہی اچھی لگیں۔ فرمایا کہ کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر خاوند یا محرم کے ساتھ اور عید کے دو دن کا روزہ نہیں ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا، اور نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف۔

www.alahazratnetwork.org

الحرام ومسجد الاقصیٰ ومسجدی هذا)۔

ف: اس حدیث کے آخری جملے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ ۔ والے سے ہم میں بعض لوگوں نے بڑی دھاندلی کی اور بدیدہ دلیری دکھائی ہے کہ روضہ رسول کی طرف سفر کرنے کو بھی ناجائز قرار دے رکھا ہے۔ حالانکہ بات صرف یہ ہے کہ زیادہ ثواب ملنے کا عقیدہ رکھ کر ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کے لیے دور سے سفر نہ کیا جائے اگر ان لوگوں کے سمجھنے کے مطابق ان تین مساجد کے سوا باقی ہر کسی بھی چیز کی طرف دور سے سفر کرنا ناجائز ہے تو وہ حضرات خود بھی تو ان تینوں مساجد کے سوا دوسرے مدارس کے تبلیغی و تجارتی اور کاروباری سفر کرتے ہیں بلکہ غیر ممالک کے دورے کرتے ہیں وہ بھی ناجائز قرار پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جلد مسلمانانِ اسلام کو حق ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو رسول دشمنی کی بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

باب ۱۲۵۰ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

وَقَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُومُ أَيَّامَ مِنًى وَكَانَ أَبُوهُ يَصُومُهَا۔

ایام تشریق کے روزے: کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے، یحییٰ نے، ہشام نے کہ ان کے والد نے بتایا کہ حضرت عائشہ ایام منیٰ میں روزے رکھتی تھیں اور ان کے والد محترم بھی ان کے روزے رکھتے تھے۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِيسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایام تشریق کے روزوں کی کسے اجازت دی گئی ہے جس کو قربانی کا جانور میسر نہ ہو۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامَ مِنًى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عرفہ کے دن کا روزہ اسی کے لیے ہے جو عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کرے اور اسے قربانی کا جانور میسر نہ آئے اور ایام منیٰ میں روزے رکھے ۔ ابن شہاب عروہ سے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور متابعت کی اس کی ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے۔

باب ۱۲۵۱ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

یوم عاشورہ کا روزہ

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی چاہے تو یوم عاشورہ کا روزہ رکھے۔

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کے روزے کا حکم فرمایا تھا لیکن جب رمضان کے روزے فرض کر دیے گئے تو جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا ترک کر دیتا۔

صام ومن شاء أفطر.

١٨٧٨- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان يوم عاشوراء تصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه فلما قدم المدينة صامه وأمر بصيامه فلما فرض رمضان ترك يوم عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تب بھی یہ روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو عاشورے کا روزہ ترک کر دیا گیا جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

١٨٧٩- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن أنه سمع معاوية بن أبي سفيان يوم عاشوراء عام حج على المنبر يقول يا أهل المدينة أين علماؤكم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا يوم عاشوراء ولم يكتب عليكم صيامه وأنا صائم فمن شاء فليصم ومن شاء فليفطر.

حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عاشورے کے دن منبر پر فرماتے ہوئے سنا اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ یوم عاشورہ ہے اور اس کا تم پر روزہ فرض نہیں کیا گیا جبکہ میں روزے سے ہوں لہٰذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

١٨٨٠- حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا أيوب حدثنا عبد الله بن سعيد بن جبير عن أبيه عن ابن عباس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فرأى اليهود تصوم يوم عاشوراء فقال ما هذا قالوا هذا يوم صالح هذا يوم نجى الله بني إسرائيل من عدوهم فصامه موسى قال فأنا أحق بموسى منكم فصامه وأمر بصيامه.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے یہود کو دیکھا کہ عاشورے کا روزہ رکھتے ہیں۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ یہ اچھا دن ہے۔ اس روز اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس کا روزہ رکھا۔ فرمایا کہ موسیٰ سے میرا تعلق تم سے زیادہ ہے۔ پس آپ نے اس کا روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا۔

١٨٨١- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا أبو أسامة عن أبي عميس عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن أبي موسى قال كان يوم عاشوراء تعده اليهود عيدا قال النبي صلى الله عليه وسلم فصوموه أنتم.

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عاشورے کے دن کو یہودی عید قرار دیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا، تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

١٨٨٢- حدثنا عبيد الله بن موسى عن ابن عيينة عن عبيد الله بن أبي يزيد عن ابن عباس قال ما رأيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم يتحرى صيام

عبید اللہ بن ابو یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے

يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَ هٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔

بھلی مگر اس روزے یعنی روزۂ عاشورہ کو اور اس مہینے یعنی ماہِ رمضان کو

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس نے جو کچھ کھا لیا ہے تو وہ باقی دن کا روزہ رکھے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھے کیونکہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

بَابٌ ۲۵۲ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ۔

رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رمضان میں ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی غرض سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّيْ أَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَآءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَّكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ وَالَّتِيْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اور یہ بات اسی طرح رہی، پھر حضرت ابو بکر کے دورِ خلافت میں بھی یہ بات اسی طرح رہی اور حضرت عمر کے نصف دورِ خلافت تک۔ ابن شہاب حضرت عروہ بن زبیر، عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے۔ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی گروہ کے ساتھ۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو اچھا ہو۔ پس حضرت ابی بن کعب کے پیچھے سب کو جمع کر دیا گیا۔ پھر میں ایک دوسری رات کو اُن کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ رات کا وہ حصہ بھی ہے جس میں وہ سو جاتے ہیں اس سے بہتر ہے جس میں یہ قیام کرتے ہیں، مراد رات کا آخری حصہ تھا جب کہ لوگ پہلے حصے میں قیام کیا کرتے تھے۔

١٨٧٦ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى وذلك في رمضان ح وحدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب أخبرني عروة أن عائشة أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ليلة من جوف الليل فصلى في المسجد وصلى رجال بصلاته فأصبح الناس فتحدثوا فاجتمع أكثر منهم فصلوا معه فأصبح الناس فتحدثوا فكثر أهل المسجد من الليلة الثالثة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فصلوا بصلاته فلما كانت الليلة الرابعة عجز المسجد عن أهله حتى خرج لصلاة الصبح فلما قضى الفجر أقبل على الناس فتشهد ثم قال أما بعد فإنه لم يخف علي مكانكم ولكني خشيت أن تفترض عليكم فتعجزوا عنها فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والأمر على ذلك.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ رمضان المبارک میں تھا۔ ح یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے۔ کچھ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کو لوگوں نے اس کا چرچا کیا تو دوسری رات ان سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح کو لوگوں نے پھر ذکر کیا تو تیسری رات مسجد میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد میں لوگ سما نہ سکے یہاں تک کہ آپ صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے۔ جب نماز فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے، پھر خطبہ پڑھا اور فرمایا: اما بعد! تمہارا یہاں ہونا مجھ سے پوشیدہ نہ تھا لیکن مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم اس سے عاجز آ جاؤ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور معاملہ اسی طرح رہا۔

ف: رمضان شریف میں بعض صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جو یہ تین راتوں تک نماز پڑھی وہ نماز تہجد تھی۔ نماز تراویح کا اس وقت کوئی وجود نہیں تھا۔ اس کے بعد آپ کی ظاہری حیات میں یہ نماز باجماعت نہیں پڑھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پورے دور خلافت میں یہ نماز تراویح ایک دن بھی نہیں پڑھی گئی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور خلافت کے ابتدا میں صحابہ کرام کے مشورے سے نماز تراویح کا آغاز کیا۔ اس نماز کا نام نماز تراویح رکھنا، پورے مہینے مسجد میں پڑھنا، نماز تراویح باجماعت ادا کرنا، اس کی بیس رکعتیں پڑھنا، یہ تمام امور صحابہ کرام کے اجماع سے قرار پائے ہیں۔ جس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تراویح کی رکعات بیس ہیں اور یہی اجماع ہے۔ صحابہ کرام اہلسنت کے امام ہیں اور یہ ان کا مسلک ہے جس کی کوئی صحیح حدیث تکذیب نہیں کرتی۔

١٨٧٧ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن سعيد المقبري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنه سأل عائشة رضي الله عنها كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة يصلي أربعا

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کی خوبصورتی اور طول کے متعلق نہ پوچھ، پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی

www.alahazratnetwork.org

فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي أربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا فقلت يا رسول الله أتنام قبل أن توتر قال يا عائشة إن عيني تنامان ولا ينام قلبي۔

باب ۱۲۵۲ فضل ليلة القدر وقول الله تعالى إنا أنزلناه في ليلة القدر وما أدراك ما ليلة القدر ليلة القدر خير من ألف شهر تنزل الملائكة والروح فيها بإذن ربهم من كل أمر سلام هي حتى مطلع الفجر قال ابن عيينة ما كان في القرآن ما أدراك فقد أعلمه وما قال وما يدريك فإنه لم يعلمه۔

۱۸۷۸ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال حفظناه وأيما حفظ من الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه تابعه سليمان بن كثير عن الزهري

باب ۱۲۵۳ التماس ليلة القدر في السبع الأواخر

۱۸۷۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن ابن عمر أن رجالا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أروا ليلة القدر في المنام في السبع الأواخر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرى رؤياكم قد تواطأت في السبع الأواخر فمن كان متحريها فليتحرها في السبع الأواخر۔

۱۸۸۰ حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام عن يحيى عن أبي سلمة قال سألت أبا سعيد وكان لي صديقا فقال اعتكفنا مع النبي صلى الله عليه وسلم العشر الأوسط من رمضان فخرج صبيحة عشرين

اور طول کے متعلق نہ پوچھ، پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں! فرمایا۔ اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

شب قدر کی فضیلت: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بیشک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اترتے ہیں اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر کام کی طرف سے سلامتی ہے یہ بات طلوع فجر تک ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ قرآن مجید میں جس کے متعلق ما ادراک ہے تو وہ چیز آپ کو بتادی گئی اور جس کے متعلق وما یدریک فرمایا ہے اس کو آپ جانتے نہ تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے قیام کرے تو اس کے بھی سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں ــــ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر نے ابن شہاب زہری سے۔

شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں آخری سات راتوں میں دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں لہٰذا تم میں سے جو تلاش کرنا چاہے تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ بیسویں تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی لیکن پھر بھلا دی گئی۔

فخطبنا فقال اني اريت ليلة القدر ثم انسيتها او نسيتها فالتمسوها في العشر الاواخر في الوتر واني رايت اني اسجد في ماء وطين فمن كان اعتكف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فليرجع فرجعنا وما نرى في السماء قزعة فجاءت سحابة فمطرت حتى سال سقف المسجد وكان من جريد النخل واقيمت الصلاة فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في الماء والطين حتى رايت اثر الطين في جبهته.

باب ۱۲۵۔ تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الاواخر فيه عن عبادة۔

۱۸۸۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا اسماعيل بن جعفر حدثنا ابو سهيل عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الاواخر من رمضان.

۱۸۸۲۔ حدثنا ابراهيم بن حمزة قال حدثني ابن ابي حازم والدراوردي عن يزيد عن محمد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي سعيد الخدري كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في رمضان العشر التي في وسط الشهر فاذا كان حين يمسي من عشرين ليلة تمضي ويستقبل احدى وعشرين رجع الى مسكنه ورجع من كان يجاور معه وانه اقام في شهر جاور فيه الليلة التي كان يرجع فيها فخطب الناس فامرهم ما شاء الله ثم قال كنت اجاور هذه العشر ثم قد بدا لي ان اجاور هذه العشر الاواخر فمن كان اعتكف معي فليثبت في معتكفه وقد اريت هذه الليلة ثم انسيتها فابتغوها في العشر الاواخر وابتغوها في كل وتر وقد رايتني اسجد في ماء وطين فاستهلت السماء في تلك الليلة فامطرت فوكف المسجد في مصلى النبي صلى الله عليه وسلم ليلة احدى وعشرين

یا مجھے بھلا دی گئی۔ پس تم رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف ... [illegible] ... یہاں تک کہ ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... نے آپ کی پیشانی مبارک پر دیکھا۔

باب: شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا۔ حضرت عبادہ نے اس کی روایت کی ہے۔

۱۸۸۱۔ ... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

۱۸۸۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے ... [illegible] ... اکیسویں رات ... [illegible] ... آپ کے ساتھ ... [illegible] ... اس رات میں ... [illegible] ... آخری عشرے میں ... [illegible] ... طاق راتوں میں تلاش کرو ... [illegible] ... اسی رات ... [illegible] ... آپ کا چہرہ مٹی سے بھرا ہوا تھا۔

www.alahazratnetwork.org

فَبَصُرَتْ عَيْنِي نَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَمَاءً۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا۔

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تلاش کرو۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، شب قدر جب نو راتیں باقی رہتی ہیں یا سات باقی رہتی ہیں یا پانچ باقی رہتی ہیں۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ وَعِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْتَمِسُوا فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ۔

عبد اللہ بن ابو الاسود، عبد الواحد، عاصم، ابو مجلز اور عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آخری عشرے میں ہے جب نو دن گزر جائیں یا سات باقی رہیں یعنی شب قدر ہے۔ عبد الوہاب، ایوب، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لیے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو شخص جھگڑ رہے تھے۔ فرمایا: میں تمہیں شب قدر بتانے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو وہ اٹھا لی گئی اور ممکن ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہو۔ بس اسے نویں، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔

بَابٌ ۲۵۶: الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا

www.KitaboSunnat.com

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ.

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ وَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

مسروق نے بیان کیا، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کے لیے کمر کس لیتے، خود بھی رات بھر جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگایا کرتے۔

اعتکاف کا بیان

آخری عشرے کا اعتکاف کرنا اور اعتکاف تمام مساجد میں درست ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے: اور تم ان سے (بیویوں سے) مباشرت نہ کرو جب تم اعتکاف میں بیٹھے ہو مسجدوں میں، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے قریب بھی نہ جاؤ، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں (۲: ۱۸۷)

(۱۸۸۹) ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے نافع نے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

(۱۸۹۰) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی۔ آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتی تھیں۔

(۱۸۹۱) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا ... ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال جب آپ اعتکاف کیے ہوئے تھے اور اکیسویں کی رات آئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آ جاتے تھے تو فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اب آخری عشرہ میں بھی اعتکاف کرے۔ مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی لیکن پھر بھلا دی گئی۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ اسی کی صبح کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، اس لیے تم لوگ اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ چنانچہ اسی رات بارش ہوئی، مسجد کی چھت ٹپکنے لگی، اور میری آنکھوں نے دیکھا کہ اکیسویں کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر کیچڑ لگا ہوا دیکھا۔

www.alahazratnetwork.org

اَلْتَمِسُوْهَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْکَ اللَّیْلَةَ وَ
کَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِیْشٍ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَیْنَایَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ
وَالطِّیْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ۔

بَاب۱۲۵۸ الْحَائِضُ تُرَجِّلُ الْمُعْتَکِفَ۔

حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ
هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْغِیْ اِلَیَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِی
الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کیے ہوتے تو میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَاب۱۲۵۹ الْمُعْتَکِفُ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ۔

معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے۔

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُدْخِلُ عَلَیَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ
فَاُرَجِّلُهٗ وَکَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا کَانَ
مُعْتَکِفًا۔

عروہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے ہوئے سر مبارک میری طرف کر دیتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ بغیر ضرورت کے گھر میں تشریف نہ لاتے جبکہ اعتکاف میں ہوتے۔

بَاب۱۲۶۰ غَسْلِ الْمُعْتَکِفِ۔

معتکف کا سر دھونا

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ
عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبَاشِرُنِیْ وَ
اَنَا حَائِضٌ وَکَانَ یُخْرِجُ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ
مُعْتَکِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت فرماتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور آپ اعتکاف میں سر مبارک مسجد سے نکال دیتے تو میں اسے دھو دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَاب۱۲۶۱ الْاِعْتِکَافِ لَیْلًا۔

ایک رات کا اعتکاف

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ
عُبَیْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ
سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَذَرْتُ
فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَةً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِکَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہوئے۔ میں نے دور جاہلیت کے اندر منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات معتکف رہوں گا۔ فرمایا کہ اپنی منت پوری کرو۔

باب ٢٦٢: اعتكاف النساء۔

٨٩٦: حدثنا محمد بن يحيى ثنا يعلى بن عبيد ثنا يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتكف في العشر الأواخر من رمضان فكنت أضرب له خباء فيصلي الصبح ثم يدخله فاستأذنت حفصة عائشة أن تضرب خباء فأذنت لها فضربت خباء فلما رأته زينب ابنة جحش ضربت خباء آخر فلما أصبح النبي صلى الله عليه وسلم رأى الأخبية فقال ما هذا فأخبر فقال النبي صلى الله عليه وسلم آلبر تردن بهذا فترك الاعتكاف ذلك الشهر ثم اعتكف عشرا من شوال۔

باب ٢٦٣: الأخبية في المسجد۔

٨٩٧: حدثنا [illegible] أخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم أراد أن يعتكف فلما انصرف إلى المكان الذي أراد أن يعتكف إذا أخبية خباء عائشة وخباء حفصة وخباء زينب فقال آلبر تقولون بهن ثم انصرف فلم يعتكف حتى اعتكف عشرا من شوال۔

باب ٢٦٤: هل يخرج المعتكف لحاجته إلى باب المسجد۔

٨٩٨: حدثنا [illegible] عن الزهري قال أخبرني علي بن الحسين أن صفية زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته أنها جاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوره في اعتكافه في المسجد في العشر الأواخر من رمضان فتحدثت عنده ساعة ثم قامت تنقلب فقام النبي صلى الله عليه وسلم معها يقلبها حتى إذا بلغت باب المسجد عند باب أم سلمة

عورتوں کا اعتکاف کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے خیمہ لگا دیتی تو آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں داخل ہو جاتے۔ پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی اور انہوں نے خیمہ نصب کر لیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ نصب کر لیا۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو خیمے نظر آئے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم ان کے ساتھ نیکی سمجھتی ہو۔ چنانچہ آپ نے اس مہینے کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف کیا۔

مسجد میں خیمہ نصب کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا۔ جب اس مکان کے پاس پہنچے جہاں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا تو وہاں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے تھے۔ فرمایا: کیا تم ان کے ساتھ بھلائی سمجھتی ہو۔ چنانچہ آپ لوٹ گئے اور اعتکاف نہ کیا یہاں تک کہ شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف کیا۔

کیا معتکف اپنی عورت کے ساتھ مسجد کے دروازے تک نکل سکتا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے کے اندر اعتکاف میں تھے۔ انہوں نے تھوڑی دیر آپ کے پاس گفتگو کی، پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کے ساتھ چلے یہاں تک کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جو دروازہ ام سلمہ کے پاس ہے تو انصار کے

فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا۔

بَابُ ۱۱ الْاِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ۔

۱۸۹۹ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ هَارُوْنَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّيْ نُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ وِتْرٍ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّيْنِ وَالْمَاءِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطِّيْنَ فِيْ اَرْنَبَتِهٖ وَجَبْهَتِهٖ۔

بَابُ ۱۲ اِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ۔

۱۹۰۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِنْ اَزْوَاجِهٖ

ہو گئے۔ دو انصاری رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کر کے گزرے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سبحان اللہ اور انہیں اس پر تعجب ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے، میں ڈرا کہ مبادا تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیسویں کی صبح کو نکلنا۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ فرمایا: ہاں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں کی صبح کو باہر نکلنے لگے، راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن بھلا دی گئی ہے۔ پس تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو نیز میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے چاہیے کہ لوٹ آئے۔ پس لوگ مسجد کی طرف لوٹ آئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک بادل نظر آیا اور بارش [illegible] ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی دیکھی۔

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا جو مستحاضہ تھیں۔ وہ سرخی اور زردی

فَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ
اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

بَابٌ: زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ.

۱۹۰۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ
بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا
فِي دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا
فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ
مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا.

بَابٌ: هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ.

۱۹۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ ح
وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ
الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَتَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشَى
مَعَهَا فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ
فَقَالَ تَعَالَ هِيَ صَفِيَّةُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ هَذِهِ صَفِيَّةُ فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ
أَتَتْهُ لَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلٌ.

دیکھیں ۲۰ بیس رمضان کے بجائے شوال کے پہلے عشرہ کو پورا کر کے اعتکاف فرمایا کرتا تھیں۔

عورت کا اپنے معتکف شوہر کی زیارت کرنا

سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، علی بن حسین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ نے (ح) عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ کی ازواج مطہرات آپ کے پاس تھیں۔ وہ واپس چلی گئیں تو آپ نے حضرت صفیہ سے فرمایا: ٹھہرو، جلدی نہ کرو میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا اور ان کا گھر حضرت اسامہ کے مکان میں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے تو آپ کو انصار کے دو شخص ملے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور آگے بڑھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: ادھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔ وہ کہنے لگے: سبحان اللہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور مجھے ڈر ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دور کر سکتا ہے؟

اسماعیل بن عبداللہ، ان کے بھائی، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ نے بتایا (ح) علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ معتکف تھے۔ جب وہ لوٹیں تو آپ ان کے ساتھ چلے۔ انصار میں سے ایک شخص نے آپ کو دیکھا۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو بلا کر فرمایا کہ یہ صفیہ ہے۔ بیشک شیطان آدمی کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں نے سفیان سے کہا کہ وہ رات کو آئی تھیں؟ فرمایا کہ وہ وقت رات ہی تھی۔

بَابُ ١٢٦ مَنْ خَرَجَ مِنِ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ.

١٩٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ خَالِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ وَأَظُنُّ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكَفِهِ فَإِنِّي رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مُعْتَكَفِهِ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ.

جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے درمیانی عشرے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم اپنا سامان منتقل کرنے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا جس نے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے اعتکاف کی طرف لوٹ جائے کیونکہ میں نے اس رات (شب قدر) کو دیکھا ہے۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ جب آپ اعتکاف کی جگہ پلٹے تو آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اس دن کے آخری حصے میں آسمان پر ابر آیا اور مسجد کی چھت کھجور کی تھی۔ جب میں نے دیکھا تو آپ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ کے نشانات نظر آئے۔

بَابُ ١٢٧ الْاِعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ.

١٩٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي رَمَضَانَ وَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ قَالَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ فَأَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرَى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَأُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلَى هٰذَا آلْبِرُّ انْزِعُوهَا فَلَا أَرَاهَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ.

شوال میں اعتکاف کرنا

عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے تھے۔ حضرت عائشہ نے آپ سے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔ انہوں نے وہاں خیمہ لگوایا۔ جب حضرت حفصہ نے سنا تو انہوں نے بھی خیمہ لگا لیا اور حضرت زینب نے سنا تو انہوں نے ایک اور خیمہ لگا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہو کر چار خیمے دیکھے تو فرمایا یہ کیا ہے؟ ماجرا عرض کیا گیا۔ فرمایا کہ انہیں کس نیکی کا خیال ہے؟ یہ مجھے نظر نہ آئیں انہیں ہٹا دو۔ پس وہ ہٹا دیے گئے اور آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ کیا بلکہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

باب [illegible] مَنْ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ۔

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً۔

جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ پس انہوں نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

باب [illegible] إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ۔

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

جس نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہو گیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں حضرت عمر نے نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے۔ میرے خیال میں انہوں نے ایک رات کہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

باب [illegible] الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ۔

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا۔

رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس روز اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے بیس روز کا اعتکاف کیا۔

باب [illegible] مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ۔

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ

جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت عائشہ نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ انہیں بھی اجازت لے دیں چنانچہ انہوں نے ایسا کر دیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو

www.alahazratnetwork.org

تستأذن لها ففعلت فلما رأت ذلك زينب ابنة جحش أمرت ببناء فبني لها قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى انصرف إلى بنائه فبصر بالأبنية فقال ما هذا قالوا بناء عائشة وحفصة وزينب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آلبر أردن بهذا ما أنا بمعتكف فرجع فلما أفطر اعتكف عشرا من شوال.

باب ۱۲۴۵ المعتكف يدخل رأسه البيت للغسل.

۱۹۰۹۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أنها كانت ترجل النبي صلى الله عليه وسلم وهي حائض وهو معتكف في المسجد وهي في حجرتها يناولها رأسه.

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب البيوع

وقول الله عز وجل وأحل الله البيع وحرم الربوا وقوله إلا أن تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم.

باب ۱۲۴۶ ما جاء في قول الله تعالى

فإذا قضيت الصلوة فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون. وإذا رأوا تجارة أو لهوا انفضوا إليها وتركوك قائما قل ما عند الله خير من اللهو ومن التجارة والله خير الرازقين. وقوله لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل إلا أن تكون تجارة عن تراض منكم.

۱۹۱۰۔ حدثنا أبو اليمان حدثنا شعيب عن الزهري

انہوں نے خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا تو ان کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر اپنے خیمے کی طرف لوٹے تو کئی خیمے دیکھے۔ فرمایا کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ ایسے بھلائی چاہتی ہیں تو میں بھی اعتکاف نہیں کرتا۔ آپ لوٹ گئے اور رمضان کے بعد شوال میں دس روز کا اعتکاف کیا۔

معتکف کا دھلانے کے لیے گھر میں سر داخل کر دینا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حائضہ ہونے کے باوجود نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کرتے ہوئے اندر ہوتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتیں تو آپ اپنا سر مبارک ان کے نزدیک کر دیتے۔

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے

تجارت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال فرمایا اور سود کو حرام کیا (۲: ۲۷۵) نیز فرمایا، مگر جب نقد تجارت ہو جو تم آپس میں کرتے ہو۔ (۲: ۲۸۲)

ارشاد ربانی ہے کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف چل دیے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے۔ تم فرماؤ کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا ہے (۶۲: ۱۰-۱۱) اور ارشاد ربانی ہے، اور آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔ (۴: ۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ کہتے

قال أخبرني سعيد بن المسيب وأبو سلمة بن عبد الرحمن أن
أبا هريرة قال إنكم تقولون إن أبا هريرة يكثر
الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقولون
ما بال المهاجرين والأنصار لا يحدثون عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم بمثل حديث أبي هريرة وإن
إخوتي من المهاجرين كان يشغلهم صفق بالأسواق
وكنت ألزم رسول الله صلى الله عليه وسلم على ملء
بطني فأشهد إذا غابوا وأحفظ إذا نسوا وكان يشغل
إخوتي من الأنصار عمل أموالهم وكنت امرأ مسكينا
من مساكين الصفة أعي حين ينسون وقد قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم في حديث يحدثه إنه لن
يبسط أحد ثوبه حتى أقضي مقالتي هذه ثم يجمع
إليه ثوبه إلا وعى ما أقول فبسطت نمرة علي حتى إذا
قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته جمعتها
إلى صدري فما نسيت من مقالة رسول الله صلى
الله عليه وسلم تلك من شيء۔

۱۹۱۱ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا
إبراهيم بن سعد عن أبيه عن جده قال قال
عبد الرحمن بن عوف لما قدمنا المدينة آخى رسول الله
صلى الله عليه وسلم بيني وبين سعد بن الربيع فقال
سعد بن الربيع إني أكثر الأنصار مالا فأقسم لك نصف
مالي وانظر أي زوجتي هويت نزلت لك عنها فإذا
حلت تزوجتها قال فقال له عبد الرحمن لا حاجة
لي في ذلك هل من سوق فيه تجارة قال سوق قينقاع
قال فغدا إليه عبد الرحمن فأتى بأقط وسمن قال
ثم تابع الغدو فما لبث أن جاء عبد الرحمن عليه
أثر صفرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجت
قال نعم قال ومن قال امرأة من الأنصار قال كم
سقت قال زنة نواة من ذهب أو نواة من ذهب

[illegible]

ترجمہ:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے [illegible]

فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

١٩١٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَسَمْنًا فَأَتَى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ فَمَكَثْنَا يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

١٩١٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظٌ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ۔

بَابُ ٢٢٦ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ۔

١٩١٤۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات فرمائی۔ حضرت سعد مالدار تھے۔ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ میں اپنا آدھا مال آپ کو بانٹ دیتا ہوں اور آپ کا نکاح کر دیتا ہوں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے۔ مجھے تو بازار بتا دو۔ وہ بچ کر نہیں آئے جب تک پنیر اور گھی بطور نفع نہ کما لیا۔ پھر گھر والوں کے پاس لے آئے۔ ہم تھوڑے دن یا جتنا اللہ نے چاہا ٹھہرے تھے کہ وہ آئے اور ان پر زردی کا نشان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کے ساتھ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے۔ جب اسلام آیا تو مسلمان ان بازاروں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ تم پر گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو موسمِ حج میں۔ ابن عباس نے اسی طرح پڑھا ہے۔

حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔

محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، ابن عون، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ___ علی بن عبد اللہ، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ___ عبد اللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ___ محمد بن کثیر، سفیان، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں۔ پس جو مشتبہ گناہ کو چھوڑ دے گا وہ کھلے گناہ کو بدرجہ اولیٰ چھوڑنے والا ہوگا

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِي حِمَى اللَّهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ۔

کی طرف بڑھ کر رہے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں۔ جو چراگاہ کے گرد چرائے گا تو اس میں داخل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

بَابُ ۲۴۸ تَفْسِيرِ الْمُشَبَّهَاتِ وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ۔

مشتبہات کی تفسیر۔ حسان بن ابی سنان کا قول ہے کہ میں نے اس سے آسان کوئی چیز نہیں دیکھی کہ مشکوک کاموں کو چھوڑ دو اور انہیں کرو جو مشکوک نہیں ہیں۔

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ التَّمِيمِيِّ۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کالی عورت آئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے آپ دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا اور تبسم کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیسے رہ سکتا ہے جبکہ وہ کہہ رہی ہے اور ان کے نکاح میں ابو اہاب کی بیٹی تھی۔

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے لہٰذا اس پر قبضہ کر لینا۔ فتح مکہ کے سال سعد بن ابی وقاص نے اسے پکڑ لیا اور کہا میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ سعد نے گزارش کی کہ یا رسول اللہ! میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ پھر آپ نے ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرو کیونکہ اس کی عتبہ سے مشابہت ہے۔ لہٰذا اس نے اللہ کی بارگاہ میں جانے تک انہیں نہیں دیکھا۔

۱۹۱۷۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبة قال اخبرنی عبداللہ بن ابی السفر عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فلا تاکل فانہ وقیذ قلت یا رسول اللہ ارسل کلبی واسمی فاجد معہ علی الصید کلبا آخر لم اسم علیہ ولا ادری ایھما اخذ قال لا تاکل انما سمیت علی کلبک ولم تسم علی الآخر۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اگر نوک کی جانب سے لگے تو کھاؤ اور اگر چوڑائی میں لگے تو نہ کھاؤ کیونکہ یہ مردار ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنا کتا بھیجتا ہوں اور اس پر بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ پس میں اس کے ساتھ شکار پر دوسرا کتا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس نے پکڑا۔ فرمایا کہ مت کھاؤ اس لیے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی اور دوسرے پر تسمیہ نہیں پڑھی تھی۔

باب ۲۷۹ ما یتنزہ من الشبہات۔

شبہ والی چیزوں سے بچنا

۱۹۱۸۔ حدثنا قبیصة حدثنا سفیان عن منصور عن طلحة عن انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمرة مسقوطة فقال لولا ان تکون من صدقة لاکلتھا وقال ھمام عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجد تمرة ساقطة علی فراشی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو اسے کھا لیتا۔ ہمام نے حضرت ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا۔ میں بچھونے پر ایک کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں۔

باب ۲۸۰ من لم یر الوساوس ونحوھا من المشبہات۔

بعض وسوسوں اور شبہ والی چیزوں کی پرواہ نہ کرنا۔

۱۹۱۹۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا ابن عیینة عن الزھری عن عباد بن تمیم عن عمہ قال شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یجد فی الصلوة شیئا ایقطع الصلوة قال لا حتی یسمع صوتا او یجد ریحا وقال ابن ابی حفصة عن الزھری لا وضوء الا فیما وجدت الریح وسمعت الصوت۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی کہ ایک آدمی کو نماز میں حدث محسوس ہوتا ہے کیا اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ فرمایا نہیں ٹوٹتی جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔ ابن ابی حفصہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر جبکہ بو محسوس کرے یا آواز سنے۔

۱۹۲۰۔ حدثنی احمد بن المقدام العجلی حدثنا محمد بن عبدالرحمن الطفاوی حدثنا ھشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة ان قوما قالوا یا رسول اللہ ان قوما یاتوننا باللحم لا ندری اذکروا اسم اللہ علیہ ام لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سموا اللہ علیہ وکلوہ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔

باب ۲۸۱ قول اللہ تعالیٰ واذا راوا تجارة

ارشاد باری کہ جب تجارت یا لہو و لعب دیکھتے ہیں تو اس کی

۱۹۲۱ — حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّأْمِ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ غلہ لاد کر آیا تو لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب تجارت یا لہو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں۔

بَابٌ ۱۲۸۲ — مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ۔

جو پرواہ نہ کرے کہ مال کہاں سے کمایا ہے؟

۱۹۲۲ — حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو مال اس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

بَابٌ ۱۲۸۳ — التِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ وَقَوْلِهِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ وَيَتَّجِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللهِ۔

خشکی میں تجارت کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے کہا کہ لوگ خرید و فروخت اور تجارت کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے کوئی حق آ جاتا تو انہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی یہاں تک کہ وہ اللہ کا حق ادا کر لیتے۔

۱۹۲۳ — حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ كُنْتُ أَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلَا يَصْلُحُ۔

عمرو بن دینار، ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں بیع صرف کیا کرتا تھا تو میں نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے — فضل بن یعقوب، حجاج بن محمد، ابن جریج، عمرو بن دینار و عامر بن مصعب، ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیع صرف کے متعلق پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تجارت کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیع صرف کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اگر دست بدست ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہو تو درست نہیں ہے۔

بَابٌ ۱۲۸۴ — الْخُرُوجِ فِي التِّجَارَةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ۔

تجارت کے لئے نکلنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

١٩٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ قِيلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ فَقَالَ تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ أَخَفِيَ هَذَا عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ۔

بَابُ ٢٨٥ التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَقَالَ مَطَرٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَمَا ذَكَرَهُ اللهُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَالْفُلْكُ السُّفُنُ الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيحَ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيحَ مِنَ السُّفُنِ إِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

بَابُ ٢٨٦ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللهِ۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت مانگی تو انہیں اجازت نہ ملی کیونکہ وہ مشغول تھے۔ پس حضرت ابو موسیٰ لوٹ گئے جب حضرت عمر فارغ ہوئے تو فرمایا۔ کیا میں نے عبد اللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی، انہیں اجازت دے دیتے۔ عرض کی گئی کہ وہ لوٹ گئے۔ پس انہیں بلایا گیا تو کہا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس بات کے گواہ لاؤ۔ پس انصار کی مجلس کی طرف گئے اور پوچھا تو انہوں نے کہا۔ اس بات کی گواہی تو ہمارا سب سے چھوٹا ابو سعید خدری ہی دے سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ پر بازار کی خرید و فروخت یعنی تجارت کے لیے نکلنے کے باعث مخفی رہا۔

تجارت کے لیے بحری سفر کرنا۔ مطر کہتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی فرمایا وہ حق ہے پھر یہ آیت تلاوت کی اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ پانی کو چیرتی ہیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ الفلک کشتی کو کہتے ہیں اس کا واحد اور جمع ایک جیسا ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ کشتیاں ہوا کو چیرتی ہیں اور ہوا کشتیوں کو نہیں چیرتی مگر بڑی کشتیوں کو۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن بن ہرمز، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ وہ دریائی سفر پر نکلا اور اپنی حاجت پوری کی۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

جب تجارت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وہ مرد جن کو نہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ ایک جماعت تھی جو تجارت کرتے تھے لیکن جب اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق آ جاتا تو انہیں تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی یہاں تک کہ اللہ کے حق کو ادا کر دیتے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۹۲۵ـ حدثني محمد قال حدثني محمد بن فضيل عن حصين عن سالم بن ابي الجعد عن جابر قال أقبلت عير يوم الجمعة ونحن مع النبي صلى الله عليه وسلم فثار الناس الا اثني عشر رجلا فنزلت هذه الآية واذا رأوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما.

باب ۱۲۳ قول الله تعالى انفقوا من طيبات ما كسبتم

۱۹۲۶ـ حدثنا عثمان بن ابي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن ابي وائل عن مسروق عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا انفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة كان لها اجرها بما انفقت ولزوجها بما كسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم اجر بعض شيئا.

۱۹۲۷ـ حدثني يحيى بن جعفر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام قال سمعت ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا انفقت المرأة من كسب زوجها عن غير امره فله نصف اجره.

باب ۱۲۴ من احب البسط في الرزق

۱۹۲۸ـ حدثنا محمد بن ابي يعقوب الكرماني حدثنا حسان حدثنا يونس حدثنا محمد عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سره ان يبسط له في رزقه او ينسأ له في اثره فليصل رحمه.

باب ۱۲۵ شراء النبي صلى الله عليه وسلم بالنسيئة

۱۹۲۹ـ حدثنا معلى بن اسد حدثنا عبد الواحد حدثنا الاعمش قال ذكرنا عند ابراهيم الرهن في السلم فقال حدثني الاسود عن عائشة ان النبي صلى الله

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قافلہ آیا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ بارہ آدمیوں کے سوا سب بھاگ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ جب دیکھا تجارت یا کھیل تماشا کو اس کی طرف دوڑ پڑے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے۔ (۲۸ ، ۱۳ ،)

ارشاد خداوندی ہے کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے بغیر فساد کے خرچ کرے تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی۔ کیونکہ ثواب میں سے کوئی دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرتا۔

ہمام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کے حکم کے بغیر خرچ کرے تو اس کے لئے آدھا ثواب ہے۔

جو رزق میں وسعت چاہے

محمد بن یعقوب کا قول ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو چاہے کہ رزق میں وسعت اور عمر میں درازی ہو تو اسے چاہیئے کہ صلہ رحمی کرے۔

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیع میں ادھار کرنا۔

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس بیع سلم میں رہن کے متعلق ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھے اسود نے بیان کیا، ان سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

www.alahazratnetwork.org

عليه وسلم اشترى طعاما من يهودي إلى أجل ورهنه درعا من حديد.

١٩٣٠ - حدثنا مسلم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن أنس ح وحدثني محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا أسباط أبو اليسع البصري حدثنا هشام الدستوائي عن قتادة عن أنس أنه مشى إلى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير وإهالة سنخة ولقد رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعا له بالمدينة عند يهودي وأخذ منه شعيرا لأهله ولقد سمعته يقول ما أمسى عند آل محمد صلى الله عليه وسلم صاع بر ولا صاع حب وإن عنده لتسع نسوة.

باب ۹۲۰ كسب الرجل وعمله بيده.

١٩٣١ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال حدثني ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب قال حدثني عروة بن الزبير أن عائشة قالت لما استخلف أبو بكر الصديق قال لقد علم قومي أن حرفتي لم تكن تعجز عن مؤنة أهلي وشغلت بأمر المسلمين فسيأكل آل أبي بكر من هذا المال ويحترف للمسلمين فيه.

١٩٣٢ - حدثني محمد حدثنا عبد الله بن يزيد حدثنا سعيد قال حدثني أبو الأسود عن عروة قال قالت عائشة كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عمال أنفسهم وكان يكون لهم أرواح فقيل لهم لو اغتسلتم. رواه همام عن هشام عن أبيه عن عائشة.

١٩٣٣ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا عيسى عن ثور عن خالد بن معدان عن المقدام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما أكل أحد طعاما قط خيرا من أن يأكل من عمل يده وإن نبي الله داود عليه السلام كان يأكل من عمل يده.

١٩٣٤ - حدثنا يحيى بن موسى حدثنا عبد الرزاق

علیہ وسلم نے ایک مدت تک کے لیے کسی یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

مسلم، ہشام، قتادہ، حضرت انس ——— محمد بن عبد اللہ بن حوشب، اسباط ابوالیسع، بصری، ہشام دستوائی، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جَو کی روٹی اور بُو بدلی ہوئی چربی لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے جَو لیے تھے۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شام ایسا نہیں ہوا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل کے پاس ایک صاع گندم یا کوئی اناج ہو حالانکہ اس وقت آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو فرمایا: میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کی کفالت سے عاجز نہیں لیکن میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوگیا ہوں لہٰذا آل ابوبکر اس مال سے کھائے گی اور وہ اس میں مسلمانوں کے لیے کمائیں گے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب خود کام کرتے تھے اور ان سے بو آتی تھی۔ ان سے کہا گیا کہ اگر آپ نہا لیتے۔ روایت کیا اسے ہمام، ہشام، اُن کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔

حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نے ہرگز اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

[illegible] حدثنا [illegible] عن [illegible] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] حدثنا [illegible] عن [illegible] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] حدثنا [illegible] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

باب [illegible]

[illegible] حدثنا [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

باب [illegible]

[illegible] حدثنا [illegible] قال النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

باب ۱۲۹۳ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ۔

باب ۱۲۹۴ إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةُ الزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْإِبَاقُ وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ إِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِينَ يُسَمِّي آرِيَّ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ فَيَقُولُ جَاءَ أَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ فَكَرِهَهُ كَرَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يَبِيعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ۔

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

باب ۱۲۹۵ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ۔

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ

جو تنگ دست کو مہلت دے

ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے خادموں سے کہتا اس سے درگزر کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔

جب خرید و فروخت کرنے والے واضح بات کریں

اور کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں۔ عداء بن خالد کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یہ تحریر دی کہ یہ چیز محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عداء بن خالد سے خریدی ہے۔ مسلمان کا مسلمان سے بیع کے مانند ہے جس میں کوئی عیب، بدخلقی یا دھوکا نہیں ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ غائلہ سے مراد زنا، چوری یا سفر ہے۔ ابراہیم نخعی سے کہا گیا کہ بعض دلال آری خراسان اور سجستان سے منگانے کا نام لیتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ یہ چیز کل ہی خراسان سے آئی ہے، یہ چیز آج ہی سجستان سے آئی ہے تو انہوں نے اسے بہت ناپسند کیا اور حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خراب مال کو بیچے مگر عیب کو اسے بتا دیا کرے۔

عبد اللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے اگر دونوں نے سچ بولا اور صاف گوئی سے کام لیا تو ان کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا جھوٹ بولے تو ان کی بیع سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔

ملی جلی کھجوریں بیچنا

ابو نعیم سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں مختلف قسم کی کھجوریں دی جاتیں جو ملی جلی ہوتیں۔ ہم دو صاع کھجوریں ایک صاع کے بدلے بیچا کرتے تھے، نبی کریم صلی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار کے بدلے کچھ غلہ خریدا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

بَابُ ۱۲۳۶ مَا قِيلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ

گوشت فروش اور قصاب کے متعلق حکم

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَهُ قَصَّابٍ اجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأْذَنْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی جسے ابو شعیب کہا جاتا تھا، اس نے اپنے غلام سے کہا جو قصاب تھا کہ کھانا تیار کرو جو پانچ آدمیوں کے لیے کافی ہو۔ کیونکہ میں پانچ میں سے ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دینا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے آپ کے چہرۂ انور پر بھوک کے اثرات دیکھے ہیں۔ پس انہیں بلایا گیا تو ایک آدمی ان کے ساتھ آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیچھے آ گیا ہے لہٰذا اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو یہ لوٹ جائے۔ اس نے کہا نہیں بلکہ میں نے اسے اجازت دے دی۔

بَابُ ۱۲۳۷ مَا يَمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ فِي الْبَيْعِ

بیع میں جھوٹ بولنے اور عیب چھپانے سے برکت مٹ جاتی ہے

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَلِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں یا فرمایا یہاں تک کہ جدا ہو جائیں۔ اگر وہ سچ بولیں اور صاف صاف بیان کریں تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا غلط بیانی کی تو ان کی تجارت سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔

بَابُ ۱۲۳۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ۔

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

بَابُ ۱۲۳۹ آكِلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا

سود خور نیز اس کا گواہ اور لکھنے والا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جیسے وہ

كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ
الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ
فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ.

۱۹۲۴ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اٰخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۱۹۲۵ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ
حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخْرَجَانِيْ
اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ
فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ
فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْرُجَ
رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ
لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا
فَقَالَ الَّذِيْ رَأَيْتَهٗ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا.

بَابُ مُوْكِلِ الرِّبٰوا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا
تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ
اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ
مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ اٰخِرُ
اٰيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۲۶ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ
ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ اَبِي اشْتَرٰى عَبْدًا حَجَّامًا

شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا کہ تجارت بھی سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام فرمایا ہے۔ جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آ پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو پہلے لے چکا وہ اسی کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر ایسا کرے تو وہی جہنمی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب سورۂ بقرہ کا آخری حصہ نازل ہوا، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں اس کی تلاوت کی اور شراب کی تجارت بھی حرام کر دی۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ ہم چلے یہاں تک کہ خون کی ایک نہر پر پہنچے جس کے درمیان میں ایک آدمی کھڑا تھا اور اس کے سامنے ایک شخص تھا جس کے آگے پتھر تھے۔ یہ آدمی جو نہر میں تھا جب بھی نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ واپس لوٹا دیتا ہے۔ چنانچہ جب بھی وہ نکلنا چاہتا ہے تو یہ اس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ لوٹا دیتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے۔

سود کھانے والا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور باقی سود چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ پھر اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اور اگر تم توبہ کرو تو اصل مال تمہارا ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اور اگر قرضدار تنگ دست ہے تو اسے آسانی تک مہلت دو، اور قرض معاف کر دینا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اور اس دن سے ڈرو جس میں اللہ کی طرف لوٹو گے۔ پھر ہر نفس کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا میرے والد نے ایک حجام غلام خریدا، میں نے پوچھا تو فرمایا۔ نبی کریم نے

ثُمَّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

بَابٌ يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ۔

١٩٢٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ۔

١٩٢٨۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔

بَابُ مَا قِيلَ فِي الصَّوَّاغِ وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

١٩٢٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي۔

١٩٣٠۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے اور گودنے والی اور گدوانے والی اور سود کھانے والے اور کھلانے والے اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

ابن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قسم مال کو بکوا دیتی ہے لیکن برکت کو مٹا دیتی ہے۔

تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بازار میں اپنا مال لگائے ہوئے اللہ کی قسم کھا رہا تھا کہ اس کے اتنے دام لگ چکے ہیں حالانکہ نہیں لگے تھے تاکہ کسی مسلمان کو پھنسائے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں۔

سناروں کے متعلق روایتیں۔ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ حضرت عباس نے عرض کی مگر اذخر کہ وہ سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا مگر اذخر کے سوا۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے پاس ایک اونٹنی مال غنیمت کے حصے میں آئی اور ایک اونٹنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے خمس میں سے عطا فرمائی تھی۔ جب میں نے ارادہ کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رخصتی کراؤں تو بنی قینقاع کے ایک سنار سے طے کیا کہ میرے ساتھ چلے تاکہ ہم اذخر لائیں اور اسے سناروں کے ہاتھ بیچ کر اپنے نکاح کے ولیمہ کا بندوبست کروں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوتِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِي مَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور نہ کسی کے لیے میرے بعد ہوگا۔ میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت عباس بن عبد المطلب عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کی چھت کے کام آتی ہے۔ فرمایا اچھا اذخر کے سوا۔ عکرمہ نے کہا جانتے ہو کہ شکار کو بھگانا کیا ہے؟ یہ کہ اسے سائے سے ہٹا کر اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔ عبد الوہاب نے خالد سے روایت کی کہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے۔

بَابٌ ۲۹ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ۔

۱۹۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ فَسَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا۔

لوہار کا ذکر

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو کہنے لگا کہ اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک کہ تم محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں انکار نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ تجھے موت دے پھر دوبارہ اٹھائے۔ اس نے کہا تو مجھے رہنے دو یہاں تک کہ میں مر جاؤں اور اٹھایا جاؤں تو مال اور اولاد دیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت اتری۔ کیا تم نے دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہتا ہے کہ مجھے مال اور اولاد دی جائے گی۔ کیا غیب پر مطلع ہے یا رحمٰن سے کوئی عہد لے رکھا ہے۔

بَابٌ ۳۰ ذِكْرِ الْخَيَّاطِ۔

۱۹۵۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ۔

درزی کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لیے تیار کروایا تھا۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں بھی اس کھانے پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تو اس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور روٹی اور کدو اور گوشت والا شوربا رکھا۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے اردگرد سے کدو کے ٹکڑے تلاش کرتے۔ اس روز سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگ گیا ہوں۔

باب ۱۳۰۰ ذکر النساج

۱۹۵۳ - حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن ابی حازم قال سمعت سهل بن سعد قال جاءت امرأة ببردة قال اتدرون ما البردة فقيل له نعم هي الشملة منسوج في حاشيتها قالت يا رسول الله اني نسجت هذه بيدي اكسوكها فاخذها النبي صلى الله عليه وسلم محتاجا اليها فخرج الينا وانها ازاره فقال رجل من القوم يا رسول الله اكسنيها فقال نعم فجلس النبي صلى الله عليه وسلم في المجلس ثم رجع فطواها ثم ارسل بها اليه فقال له القوم ما احسنت سألتها اياه لقد علمت انه لا يرد سائلا فقال الرجل والله ما سألته الا لتكون كفني يوم اموت قال سهل فكانت كفنه۔

باب ۱۳۰۱ النجار

۱۹۵۴ - حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا عبد العزیز عن ابی حازم قال اتی رجال الی سهل بن سعد يسألونه عن المنبر فقال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فلانة امرأة قد سماها سهل ان مري غلامك النجار يعمل لي اعوادا اجلس عليهن اذا كلمت الناس فامرته يعملها من طرفاء الغابة ثم جاء بها فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بها فامر بها فوضعت فجلس عليه۔

۱۹۵۵ - حدثنا خلاد بن یحیی حدثنا عبد الواحد بن ایمن عن ابیه عن جابر بن عبد الله ان امرأة من الانصار قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله الا اجعل لك شيئا تقعد عليه فان لي غلاما نجارا قال ان شئت قال فعملت له المنبر فلما كان يوم الجمعة قعد النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر الذي صنع فصاحت النخلة التي كان يخطب

جولاہے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت ایک چادر لے کر آئی (کیا تم جانتے ہو کہ بردہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ وہ ایسی چادر ہے جس کے حاشیے پر کڑھائی ہوتی ہے) عورت کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ضرورت کے باعث اسے لے لیا اور جب ہمارے پاس تشریف لائے تو وہی آپ کا تہبند تھا۔ لوگوں میں سے ایک نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرما دیجئے۔ فرمایا اچھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس میں تشریف فرما رہے پھر واپس تشریف لے گئے تو اسے تہہ کر کے اس کے پاس بھجوا دیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا جبکہ تم جانتے ہو کہ حضور سائل کو خالی نہیں لوٹاتے۔ اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے اس لیے نہیں مانگی کہ پہنوں بلکہ اس لیے مانگی ہے تاکہ جس دن مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہی ان کا کفن بنی۔

بڑھئی کا ذکر

ابو حازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر کے متعلق پوچھنے آئے تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلاں عورت کی جانب پیغام بھجوایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیوں کا منبر بنا دے جس پر بیٹھ کر لوگوں سے کلام کیا کروں۔ پس اس عورت نے اسے غابہ کی لکڑی سے منبر بنانے کا حکم دیا۔ جب وہ بنا کر لے آیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھجوا دیا۔ آپ کے حکم سے رکھا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز نہ بنوا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو۔ پس اس نے آپ کے لیے منبر بنوایا۔ جب جمعے کا دن آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس منبر پر جلوہ فرما ہوئے جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا تو کھجور کا وہ تنا چلانے لگا جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ قریب تھا کہ

مِنْهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔

پھٹ جاتی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اترے اور اسے پکڑ کر سینے سے لگا لیا۔ وہ لکڑی بچے کی طرح سسکی لینے لگی جس کو چپ کرایا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قرار آ گیا۔ فرمایا: یہ لکڑی اس لیے روئی کہ ذکر سنا کرتی تھی۔

ف: جب تیار کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دینے لگے تو کھجور کی لکڑی کا وہ ستون جس سے آپ بوقت خطبہ ٹیک لگایا کرتے تھے اس نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ محبوب سے جدا ہو کر اس کے اس تعلق خاطر کو دیکھ کر صحابہ کرام بھی ششدر رہ گئے اور اس استن حنانہ کے بلک بلک کر رونے کو دیکھ کر صحابہ کرام پر بھی ایسی رقت طاری ہوئی کہ بے اختیار وہ سب کے سب رونے لگے۔ شمع رسالت کے ایک عظیم المرتبت پروانے یعنی مولانا کفایت علی کافی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعے کو اپنے مخصوص انداز میں یوں بیان فرمایا ہے۔

ستون کی دیکھ کر حالت صحابہ سر بسر روئے!
تمامی حاضران مجلس خیر البشر روئے!

رلا دے جگر چوب خشک کو حضرت کی مہجوری!
کچھ پھر بل خبرت سے ذکیہ خاک بر سر روئے

سنی جب اس ستون عاشق بے تاب کی زاری۔
رسول اللہ کے اصحاب کیسے کس قدر روئے!

کوئی ایسا نہ تھا اس بزم میں جس پر نہ تھی رقت!
بہت روئے پھٹ پھٹ روئے۔ تمامی پیشتر روئے!

پھر آجاتا ہے آنکھوں میں وہ عالم اللہ کے بندے کا
کہ کس کس طرح سے اصحاب با سوز جگر روئے!

ادھر گریہ زناں تھا وہ ستون حنانہ رقت کا
ادھر یہ شدت رقت سے با صد چشم تر روئے!

ستون خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چپ تھے؛
وہ آیک بار چلایا، یہ دل کو کھول کر روئے!

ستون نے یہ کہے نالے کہ چشم حال سے اس دم!
شجر روئے، حجر روئے، سبھی دیوار و در روئے!

رسول اللہ کی الفت عجب ایمان ہے
فراق مصطفیٰ میں اہل ایمان عمر بھر روئے

بَابُ شِرَاءِ الْإِمَامِ الْحَوَائِجَ بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا۔

ضرورت کی چیزیں خود خریدنا۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے اونٹ خریدا اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری اور حضرت جابر سے ایک اونٹ خریدا۔

۱۹۵۱ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

[illegible]

باب الأسواق التي كانت في الجاهلية فتبايع بها الناس في الإسلام

١٩٥٨ حدثنا علي بن عبد الله [illegible] عن ابن عباس قال كانت عكاظ [illegible]

[illegible]

اسواقا في الجاهلية فلما كان الاسلام تأثموا من التجارة فيها فانزل الله ليس عليكم جناح في مواسم الحج قرأ ابن عباس كذا.

باب ۱۳۱۱ شراء الابل الهيم او الاجرب، الهائم المخالف للقصد في كل شيء.

۱۹۵۹- حدثنا علي حدثنا سفيان قال قال عمرو كان ههنا رجل اسمه نواس وكانت عنده ابل هيم فذهب ابن عمر فاشترى تلك الابل من شريك له فجاء اليه شريكه فقال بعنا تلك الابل فقال ممن بعتها قال من شيخ كذا وكذا فقال ويحك ذاك والله ابن عمر فجاءه فقال ان شريكي باعك ابلا هيما ولم يعرفك قال فاستقها قال فلما ذهب يستاقها فقال دعها رضينا بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى سمع سفيان عمرا.

باب ۱۳۱۲ بيع السلاح في الفتنة وغيرها وكره عمران بن حصين بيعه في الفتنة.

۱۹۶۰- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن يحيى بن سعيد عن ابن افلح عن ابي محمد مولى ابي قتادة عن ابي قتادة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حنين فاعطاه يعني درعا فبعت الدرع فابتعت به مخرفا في بني سلمة فانه لاول مال تأثلته في الاسلام.

باب ۱۳۱۳ في العطار وبيع المسك.

۱۹۶۱- حدثني موسى بن اسمعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا ابو بردة بن عبد الله قال سمعت ابا بردة بن ابي موسى عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الجليس الصالح والجليس السوء كمثل صاحب المسك وكير الحداد لا يعدمك من صاحب المسك اما تشتريه او تجد ريحه وكير

سے ان میں تجارت کرنا گناہ سمجھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے حج کے موسم میں۔ یہ حضرت ابن عباس کی قرأت ہے۔

استسقاء اور خارش والے اونٹ کی خریداری۔ الھائم ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔

عمرو سے روایت ہے کہ نواس نامی شخص کے پاس استسقاء والا اونٹ تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جا کر اس کے ایک ساجھی سے وہ اونٹ خرید لیا۔ وہ اپنے دوسرے ساجھی کے پاس آیا اور کہا کہ ہم نے وہ اونٹ بیچ دیا ہے۔ کہا کس کو بیچا ہے۔ کہا اس طرح کے ایک بزرگ تھے۔ کہا آپ پر افسوس، خدا کی قسم وہ حضرت ابن عمر تھے۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میرے ساجھی نے استسقاء والا اونٹ آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا اسے معلوم نہ تھا۔ فرمایا تو اسے ہانک لے جا۔ جب وہ ہانکنے لگا تو فرمایا اسے رہنے دو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں کہ چھوت کوئی چیز نہیں ہے۔ سفیان نے عمرو سے سنا۔

فتنے کے دوران ہتھیار کی خرید و فروخت۔ حضرت عمران بن حصین نے فتنے کے وقت اس کی خرید و فروخت کو ناپسند کیا ہے۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، یحییٰ بن سعید، ابن افلح، ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین کے سال نکلے تو آپ نے مجھے ایک زرہ عطا فرمائی جس کو بیچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ میرا اسلام کا پہلا مال ہے۔

عطار اور مشک کی تجارت کا بیان

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبد الواحد، ابو بردہ بن عبد اللہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھے اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے اور بھٹی کی ہے کہ مشک والے سے کوئی فائدہ حاصل کر کے ہی واپس لوٹو گے یا اس سے خریدو گے یا اس کی خوشبو پاؤ گے اور بھٹی تمہارے جسم یا کپڑے کو جلائے گی یا اس کی بدبو تم تک پہنچے گی۔

الحداد يحرق بدنك أو ثوبك أو تجد منه ريحا خبيثة۔

بَابُ ١٣١ ذِكْرِ الْحَجَّامِ۔

١٩٦٢ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ۔

١٩٦٣ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ۔

بَابُ ١٣٢ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ۔

١٩٦٤ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ أَوْ سِيَرَاءَ فَرَآهَا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا يَعْنِي تَبِيعَهَا۔

١٩٦٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ

پچھنے لگانے والے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے حکم فرمایا کہ اسے ایک صاع کھجوریں دی جائیں اور اس کے مالکوں سے کہا کہ اس کے خراج میں کمی کریں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر یہ حرام ہوتا تو آپ عطا نہ فرماتے۔

ان چیزوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے پاس ایک ریشمی جوڑا بھیجا۔ انہوں نے اسے پہنا تو آپ نے فرمایا: میں نے اسے تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا، اسے تو وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ میں نے تو اس لیے بھیجا تھا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ یعنی اسے فروخت کر دو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کی: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا خطا ہوئی؟ فرمایا کہ یہ گدا کیسا ہے؟ عرض کی کہ میں نے آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا اس میں جان ڈالو۔ اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

www.alahazratnetwork.org

لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ.

بَابٌ ۱۳۱۶ صَاحِبُ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ.

۱۹۶۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ وَفِيهِ خَرِبٌ وَنَخْلٌ.

بَابٌ ۱۳۱۷ كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ.

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ.

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَزَادَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَلِيلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ هٰذَا الْحَدِيثَ.

بَابٌ ۱۳۱۸ إِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ.

۱۹۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ أَوْ يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ.

بَابٌ ۱۳۱۹ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ.

۱۹۷۰- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنی نجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت لے لو کچھ حصہ ویران تھا اور کچھ حصے میں کھجور کے درخت تھے۔

اختیار کب تک ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک کہ علیحدہ نہ ہو جائیں۔ یا بیع میں اختیار کی شرط ہو۔ نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر جب کوئی چیز خریدتے اور پسند آجاتی تو بائع سے جدا ہو جاتے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک علیحدہ نہ ہوں ___ احمد نے بھی کہا، بہز، ہمام، ابو التیاح سے روایت ہے کہ میں ابو الخلیل کے ساتھ تھا جبکہ عبد اللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے یا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے اور کبھی فرمایا کہ بیع خیار ہو۔

بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے۔ حضرت ابن عمر، شریح، شعبی، طاؤس، عطاء اور ابن ابی ملیکہ کا یہی قول ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے سچ اور صاف گوئی سے کام

عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يتفرقا أو قال حتى يتفرقا فإن صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وإن كتما وكذبا محقت بركة بيعهما۔

۱۹۷۱ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المتبايعان كل واحد منهما بالخيار على صاحبه ما لم يتفرقا إلا بيع الخيار۔

باب إذا خير أحدهما صاحبه بعد البيع فقد وجب البيع۔

۱۹۷۲ - حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا تبايع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار ما لم يتفرقا وكانا جميعا أو يخير أحدهما الآخر فتبايعا على ذلك فقد وجب البيع وإن تفرقا بعد أن يتبايعا ولم يترك واحد منهما البيع فقد وجب البيع۔

باب إذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع۔

۱۹۷۳ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل بيعين لا بيع بينهما حتى يتفرقا إلا بيع الخيار۔

۱۹۷۴ - حدثني إسحاق حدثنا حبان حدثنا همام حدثنا قتادة عن أبي الخليل عن عبد الله بن الحارث عن حكيم بن حزام رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يتفرقا قال همام وجدت في كتابي يختار ثلاث مرار فإن صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وإن كذبا وكتما فعسى أن يربحا ربحا ويمحقا بركة بيعهما قال وحدثنا همام حدثنا أبو التياح أنه سمع عبد الله بن الحارث يحدث بهذا الحديث

یا اس جگہ ہو جاتے ہیں جب تک جدا نہ ہوں، پس اگر سچ بولیں اور واضح کر دیں تو ان کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور بات چھپائیں تو ان کی بیع سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیع کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں مگر جب اختیاری بیع ہو۔

بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہو گئی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو شخص آپس میں بیع کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اور اکٹھے ہوں یا ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے، پس اگر اس پر بیع کر لی تو بیع واجب ہو گئی اور اگر بیع کرنے کے بعد جدا ہو گئے اور کسی نے بیع کو نہیں چھوڑا تو بھی بیع واجب ہو گئی۔

جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہو گی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیع کرنے والوں میں کوئی بیع نہیں جب تک کہ جدا نہ ہو جائیں مگر اختیار والی بیع۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیع کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔ ہمام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں لکھا دیکھا کہ تین دفعہ اختیار ہے۔ پس اگر وہ سچ بولیں اور واضح کر دیں تو ان کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور چھپائیں تو شاید نفع حاصل کر لیں لیکن ان کی بیع کی برکت اٹھ جاتی ہے۔ ہمام، ابو التیاح سے عبداللہ بن حارث کے واسطے سے

حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

التمر عن يحيى بن حبان عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب ١٣٢٢ إذا اشترى شيئا فوهب من ساعته قبل أن يتفرقا ولم ينكر البائع على المشتري أو اشترى عبدا فأعتقه

وقال طاؤس فيمن يشتري السلعة على الرضا ثم باعها وجبت له والربح له وقال الحميدي حدثنا سفيان حدثنا عمرو عن ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فكنت على بكر صعب لعمر فكان يغلبني فيتقدم أمام القوم فيزجره عمر ويرده ثم يتقدم فيزجره عمر ويرده فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعمر بعنيه قال هو لك يا رسول الله قال بعنيه فباعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم هو لك يا عبد الله بن عمر تصنع به ما شئت وقال الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر قال بعت من أمير المؤمنين عثمان مالا بالوادي بمال له بخيبر فلما تبايعنا رجعت على عقبي حتى خرجت من بيته خشية أن يرادني البيع وكانت السنة أن المتبايعين بالخيار حتى يتفرقا قال عبد الله فلما وجب بيعي وبيعه رأيت أني قد غبنته بأني سقته إلى أرض ثمود بثلاث ليال وساقني إلى المدينة بثلاث ليال۔

باب ١٣٢٣ ما يكره من الخداع في البيع۔

١٩٧٥ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أن رجلا ذكر للنبي صلى الله عليه وسلم أنه يخدع في البيوع فقال إذا بايعت فقل لا خلابة۔

باب ١٣٢٤ ما ذكر في الأسواق وقال

روایت کی ہے۔

جب کوئی چیز خریدے اور اسی وقت جدا ہونے سے پہلے اسے ہبہ کر دے اور بیچنے والا مشتری پر اعتراض نہ کرے یا غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا۔ طاؤس نے کہا جس نے رضامندی سے سامان خریدا پھر بیچ دیا تو نفع اس کے لیے واجب ہو گیا۔ حمیدی، سفیان، عمرو، ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا جو مجھ پر غالب آ جاتا تھا۔ وہ لوگوں سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمر اسے ڈانٹتے اور پیچھے ہٹاتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ بیچ دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھ بیچ دو۔ پس وہ حضرت عمر سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرید لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عبداللہ بن عمر! یہ تمہارا ہے تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو ــــ امام ابو عبداللہ نے کہا کہ لیث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت عثمان کے ہاتھ وادی والی زمین ان کی خیبر والی زمین کے بدلے بیچی۔ جب ہم سودا کر چکے تو میں پچھلے پاؤں لوٹا اور ان کے گھر سے نکل آیا کہیں وہ بیع واپس نہ کر دیں، حالانکہ سنت یہی تھی کہ جدا ہونے تک دونوں کو اختیار ہے۔ جب میری اور ان کی بیع واجب ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ گھاٹے میں ہیں کیونکہ میں نے انہیں قوم ثمود والی زمین کی طرف تین دن کے سفر برابر پیچھے دھکیل دیا اور انہوں نے مجھے مدینہ منورہ سے تین دن کے سفر برابر نزدیک کر دیا۔

بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ تجارت میں اسے دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔

بازاروں کا ذکر۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا جبکہ ہم مدینہ منورہ

[illegible] قال أنس [illegible] قال [illegible]

١٩٧٦ حدثنا [illegible] عن [illegible] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

١٩٧٧ حدثنا قتيبة [illegible] عن [illegible] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

١٩٧٨ حدثنا آدم [illegible] حدثنا شعبة عن حميد [illegible] عن أنس [illegible] قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في السوق فقال رجل يا أبا القاسم فالتفت إليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال [illegible] فقال النبي صلى الله عليه وسلم تسموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي

حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible]

حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

حضرت انس [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible]

۱۹۷۹- حدثنا مالك بن اسمعيل حدثنا زهير عن حميد عن انس دعا رجل بالبقيع يا ابا القاسم فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لم اعنك قال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي.

۱۹۸۰- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين عن عبيد الله بن ابي يزيد عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابي هريرة الدوسي قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في طائفة النهار لا يكلمني ولا اكلمه حتى اتى سوق بني قينقاع فجلس بفناء بيت فاطمة فقال اثم لكع اثم لكع فحبسته شيئا فظننت انها تلبسه سخابا او تغسله فجاء يشتد حتى عانقه وقبله وقال اللهم احببه واحب من يحبه قال سفين قال عبيد الله اخبرني انه راى نافع بن جبير اوتر بركعة.

۱۹۸۱- حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا ابو ضمرة حدثنا موسى عن نافع حدثنا ابن عمر انهم كانوا يشترون الطعام من الركبان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فيبعث عليهم من يمنعهم ان يبيعوه حيث اشتروه حتى ينقلوه حيث يباع الطعام قال وحدثنا ابن عمر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يباع الطعام اذا اشتراه حتى يستوفيه.

باب ۳۲۵ كراهية السخب في السوق۔

۱۹۸۲- حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال عن عطاء بن يسار قال لقيت عبد الله بن عمرو بن العاص قلت اخبرني عن صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم في التورية قال اجل والله انه لموصوف في التورية ببعض صفته في القران يا ايها النبي انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وحرزا للاميين انت عبدي ورسولي سميتك

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقیع میں ایک شخص نے آواز دی۔ اے ابو القاسم! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوجہ ہوئے تو کہا۔ میں نے آپ کو نہیں بلایا۔ فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دن کے کسی حصے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ نہ آپ مجھ سے کوئی بات کرتے اور نہ میں آپ سے یہاں تک کہ آپ قینقاع کے بازار میں پہنچے۔ اور حضرت فاطمہ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا۔ کیا ننھا یہاں ہے؟ کیا ننھا ہے؟ پس کچھ دیر روکے رکھا۔ میں سمجھا کہ وہ انہیں ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں۔ پھر دوڑتا ہوا آیا تو آپ نے سینے سے لگا لیا اور بوسہ دیا۔ فرمایا اے اللہ! اس سے محبت کر اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ سفیان کو عبید اللہ نے بتایا کہ انہوں نے نافع بن جبیر کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سواروں سے غلہ خرید لیا کرتے۔ آپ ان کے پاس آدمی بھیج کر فروخت کرنے سے منع فرما دیتے جب تک غلہ اس جگہ منتقل نہ ہو جائے جہاں فروخت ہوتا ہے (منڈی میں)۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔

بازاروں میں شور کرنے کی کراہت

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ تعریف بتائیے جو تورات میں ہے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم! تورات میں بھی آپ کی بعض صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں۔ (اے غیب کی خبریں بتانے والے) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور ان پڑھوں کو جائے پناہ۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام

الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ كُلُّ شَيْءٍ فِي غِلَافٍ سَيْفٌ أَغْلَفُ وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ وَرَجُلٌ أَغْلَفُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُونًا۔

حرز کا مطلب ہے کہ ان قوموں کے لیے حفاظت اور پناہ ہیں۔ جو ... کے ... عرب ... ہیں ... اپنے ... نہیں ... اور ... کے ... [illegible]

ف: پروردگار عالم نے توریت اور دیگر کتب سابقہ میں بھی اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں بیان فرمائیں مگر گزشتہ انبیائے کرام سے اپنے حبیب کی تعریف کے خطبے پڑھوائے تھا کہ اپنی اپنی امتوں کے سامنے جیسے کہ ... قرآن مجید میں اپنے دست قدرت کے اس شہکار کی اس درجہ تعریف و توصیف کی ہے کہ ہر کوئی اسے کما حقہ سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔ سچا مومن تو ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق جبکہ کما حقہ تو ان کی شان کو صرف پروردگار عالم ہی جانتا ہے جس نے اپنے محبوب کی ثنا اقدس اور جملہ بالا بنایا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اپنے محبوب کے چاہنے والوں کی فہرست میں شامل فرمائے اور اس کا ... کرم اور ... جنت کی یاد ... ہوگی۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ

بَابٌ ۱۳۱ الْكَيْلُ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِي

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ يَعْنِي كَالُوا لَهُمْ وَوَزَنُوا لَهُمْ كَقَوْلِهِ يَسْمَعُونَكُمْ يَسْمَعُونَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوا حَتّٰى تَسْتَوْفُوا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَإِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ۔

باب ۔ ناپ تول کی اجرت بائع اور دینے والے پر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب ناپ کر یا تول کر دیں انہیں تو کم دیتے ہیں یعنی ان کے لیے ناپ یا تول کر دیتے جیسے یَسْمَعُوْنَکُمْ سے مراد یَسْمَعُوْنَ لَکُمْ ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ناپ پورا کر لو۔ اور حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بیچو تو ناپ دو اور جب خریدو تو ناپ لیا کرو۔

۱۹۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے غلہ خریدا تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۱۹۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام نے وفات پائی اور ان پر قرض تھا۔ تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد چاہی کہ

وسلم على غرمائه أن يضعوا من دينه فطلب النبي صلى الله عليه وسلم إليهم فلم يفعلوا فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم اذهب فصنف تمرك أصنافا العجوة على حدة وعذق زيد على حدة ثم أرسل إلي ففعلت ثم أرسلت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فجلس على أعلاه أو في وسطه ثم قال كل للقوم فكلتهم حتى أوفيتهم الذي لهم وبقي تمري كأنه لم ينقص منه شيء وقال فراس عن الشعبي حدثني جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم فما زال يكيل لهم حتى أداه وقال هشام عن وهب عن جابر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم جذ له فأوف له.

سے ان کا قرض کچھ کم کر دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کہا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور ہر قسم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی عجوہ ایک طرف اور عذق زید ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا۔ میں نے ایسا ہی کر کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ان کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے، پھر فرمایا کہ لوگوں کو ماپ دو۔ میں نے انہیں ماپ دیا، یہاں تک کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔ فراس، شعبی، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ وہ ماپتے رہے یہاں تک کہ سب کا ادا کر دیا۔ ہشام، وہب، حضرت جابر سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے کھجوریں کاٹ کر انہیں پورا کر دو۔

باب ١٣٢٤ ما يستحب من الكيل.

ماپ لینا مستحب ہے۔

١٩٨٥ حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا الوليد عن ثور عن خالد بن معدان عن المقدام بن معديكرب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كيلوا طعامكم يبارك لكم.

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، ثور، خالد بن معدان، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اناج کو تول لیا کرو، تمہیں برکت دی جائے گی۔

باب ١٣٢٥ بركة صاع النبي صلى الله عليه وسلم ومده فيه عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع اور مُد کی برکت۔

اس سلسلہ میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

١٩٨٦ حدثنا موسى حدثنا وهيب حدثنا عمرو بن يحيى عن عباد بن تميم الأنصاري عن عبد الله بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم أن إبراهيم حرم مكة ودعا لها وحرمت المدينة كما حرم إبراهيم مكة ودعوت لها في مدها وصاعها مثل ما دعا إبراهيم عليه السلام لمكة.

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی اور میں نے مدینہ منورہ کو حرم بنایا، جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی ہے اس کے مُد اور صاع میں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے دعا کی۔

١٩٨٧ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لهم في مكيالهم وبارك لهم في صاعهم ومدهم يعني أهل المدينة.

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! انہیں ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مُد میں برکت دے یعنی اہل مدینہ کو۔

باب ۱۳۳ مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ۔

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ۔

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عِنْدَهُ صَرْفٌ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا حَتَّى يَجِيءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

باب ۱۳۴ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا

غلہ کی بیع اور ذخیرہ اندوزی کا بیان

احتکار یعنی ذخیرہ اندوزی کا مطلب یہ ہے کہ گرانی کے انتظار میں جب لوگ غلہ کے حاجت مند ہوں تو غلہ روک رکھنا اور فروخت نہ کرنا یہ ممنوع ہے اس کی ممانعت میں حدیثیں آئی ہیں امام بخاری نے جو حدیثیں بیان کی ہیں ان سے صاف طور پر احتکار کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ اٹکل سے غلہ خریدتے تھے ان کو مار پڑتی تھی جب تک کہ اس کو اپنے ٹھکانوں پر نہ لے جائیں اسے بیچنے سے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی غلہ خرید کر قبضہ سے پہلے بیچے میں نے ابن عباس سے پوچھا یہ کیونکر فرمایا یہ تو روپوں کے بدلے روپوں کی بیع ہے اور غلہ پیچھے جاتا ہے۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلہ خریدے اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

آپ سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ حضرت مالک بن اوس نے فرمایا کون ہے جس کے پاس روپیہ ہو جو اشرفیوں سے بدلے حضرت طلحہ نے فرمایا میں ہوں جب ہمارا خزانچی غابہ سے آجائے حضرت مالک بن اوس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے سنا کہ آپ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو اور گیہوں گیہوں کے بدلے سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو اور کھجور کھجور کے بدلے سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو اور جو جو کے بدلے سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو۔

قبضہ کرنے سے پہلے غلہ کی بیع اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو۔

ہم نے عمرو بن دینار سے جو حدیث یاد کی اس میں ہے کہ انہوں نے طاؤس سے سنا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ

www.alahazratnetwork.org

يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ غلہ ہے جو قبضہ کرنے سے پہلے بیچا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہر ایک چیز کا یہی حکم ہے

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ إِسْمٰعِيلُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلہ خریدا تو فروخت نہ کرے جب تک قبضہ نہ کرلے۔ اسماعیل کی روایت میں حتی یقبضہ

بَابُ ۳۳۲ مَنْ رَأَى إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا جِزَافًا أَنْ لَا يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ وَالْأَدَبِ فِي ذٰلِكَ۔

جو دیکھے کہ اندازے سے غلہ بیچا جا رہا ہے اور اُسے نہ بیچے جب تک اپنی جگہ پر نہ لے آئے اور اس کا ادب۔

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُونَ جِزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غلہ بیچنے پر مار پڑتی کہ وہ اسے ٹھکانوں پر لے جانے سے پہلے راستوں میں بیچ دیا کرتے تھے۔

بَابُ ۳۳۳ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ۔

جب کوئی چیز یا مویشی خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ کرنے سے پہلے مر گیا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جو بھی چیز زندہ اور صحیح سالم پائے تو وہ بیچنے والے کی ہے۔

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ أَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فَلَمَّا أُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ لَمْ يَرُعْنَا إِلَّا وَقَدْ أَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ قَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایسا دن کم ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح یا شام کو حضرت ابوبکر کے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ جب آپ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلنے کی اجازت دی گئی تو ہمیں تعجب ہوا کہ آپ ظہر کے وقت تشریف لائے تھے۔ پس حضرت ابوبکر کو بتایا گیا انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت تشریف لانا کسی خاص بات کی وجہ سے ہے۔ جب آپ اندر داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر سے فرمایا جو لوگ تمہارے پاس ہیں انہیں الگ کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ دونوں تو میری بیٹیاں عائشہ اور اسماء ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ مجھے ہجرت کی

الشفعة يا رسول الله قال الشفعة قال يا رسول الله إن [illegible] قال قد أعطيتها بالكتب۔

باب ٣٣٢ لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سوم أخيه حتى يأذن له أو يترك۔

١٩٩٦ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يبيع بعضكم على بيع أخيه۔

١٩٩٧ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبيع حاضر لباد ولا تناجشوا ولا يبيع الرجل على بيع أخيه ولا يخطب على خطبة أخيه ولا تسأل المرأة طلاق أختها لتكفأ ما في إنائها۔

باب ٣٣٣ بيع المزايدة وقال عطاء أدركت الناس لا يرون بأسا ببيع المغانم فيمن يزيد۔

١٩٩٨ حدثنا بشر بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا الحسين المكتب عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله أن رجلا أعتق غلاما له عن دبر فاحتاج فأخذه النبي صلى الله عليه وسلم فقال من يشتريه مني فاشتراه نعيم بن عبد الله بكذا وكذا فدفعه إليه۔

باب ٣٣٤ النجش ومن قال لا يجوز ذلك البيع وقال ابن أبي أوفى الناجش آكل ربا خائن وهو خداع باطل لا يحل قال النبي صلى الله عليه وسلم الخديعة في النار ومن عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد۔

١٩٩٩ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا مالك

ہاتھ لگ گئی ہے حتی کہ ... ساتھ ... [illegible] ... [illegible] ... ہیں۔ فرمایا کہ ... آگے آ جاتے ہیں۔

اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے مول بھاؤ پر مول بھاؤ نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے بیچے اور دکھاوے کی بولی نہ لگاؤ اور نہ کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام دے اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ اس کے برتن میں جو ہے اسے اپنے برتن میں کر لے۔

نیلام کرنے کے لیے بیچنا۔ عطاء کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ مال غنیمت کی چیز کو نیلام کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو آزاد کیا مرنے کے بعد تو محتاج ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے لے لیا اور فرمایا اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ نعیم بن عبد اللہ نے اتنے میں خرید لیا اور آپ نے وہ قیمت اسے دے دی۔

بولی پر بولی دینا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں۔ ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ بولی پر بولی دینے والا سود خور اور خائن ہے اور یہ دھوکا ہے جو حلال نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دھوکا دینے والا جہنم میں ہے اور جو کوئی ایسا کام کرے جس کے متعلق ہمارا حکم نہ ہو وہ مردود ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

www.alahazratnetwork.org

عن نافع عن ابن عمر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن النجش.

باب ۳۳۶ بيع الغرر وحبل الحبلة.

۲۰۰۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة وكان بيعا يتبايعه أهل الجاهلية كان الرجل يبتاع الجزور إلى أن تنتج الناقة ثم تنتج التي في بطنها.

باب ۳۳۷ بيع الملامسة وقال أنس نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم.

۲۰۰۱۔ حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني عامر بن سعد أن أبا سعيد أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن المنابذة وهي طرح الرجل ثوبه بالبيع إلى الرجل قبل أن يقلبه أو ينظر إليه ونهى عن الملامسة والملامسة لمس الثوب لا ينظر إليه.

۲۰۰۲۔ حدثنا قتيبة حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن محمد عن أبي هريرة قال نهي عن لبستين أن يحتبي الرجل في الثوب الواحد ثم يرفعه على منكبه وعن بيعتين اللماس والنباذ.

باب ۳۳۸ بيع المنابذة وقال أنس نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم.

۲۰۰۳۔ حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك عن محمد بن يحيى بن حبان وعن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الملامسة والمنابذة.

۲۰۰۴۔ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد الأعلى حدثنا معمر عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن أبي سعيد قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن -

فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بولی دینے سے منع فرمایا ہے۔

بیع غرر اور بیع حبل الحبلہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ بیچنے سے منع فرمایا ہے کہ دورِ جاہلیت میں آدمی کوئی اونٹنی خریدتا کہ جو بچہ دینے پر اس کی قیمت ادا کرے گا اور پھر جو اس کے پیٹ میں ہے وہ بچہ جنے۔

بیع ملامسہ۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

عامر بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منابذہ سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی کا دوسرے کی طرف کپڑا پھینکنا ہے بغیر اس کے کہ اسے الٹ پلٹ کرے یا اس کی طرف دیکھے اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے اور ملامسہ یہ ہے کہ بغیر اس کی طرف دیکھے کپڑے کو ہاتھ لگایا جاتا ہے۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دو لباسوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی آدمی ایک کپڑے میں لپٹ جائے اور پھر اسے اپنے کندھے پر ڈال لے اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے۔

بیع منابذہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اسمٰعیل، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابو الزناد، اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ (دونوں قسم کی بیع) سے منع فرمایا ہے۔

عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

عن بیعتین الملامسة والمنابذة۔

باب ١٢٣٢ النھی للبائع أن لا یحفل الإبل والبقر والغنم وکل محفلة

والمصراة التی صری لبنها وحقن فیه وجمع فلم یحلب أیامًا وأصل التصریة حبس الماء یقال منه صریت الماء إذا حبسته۔

٢٠٠٥۔ حدثنا ابن بکیر حدثنا اللیث عن جعفر بن ربیعة عن الأعرج قال أبو هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم لا تصروا الإبل والغنم فمن ابتاعها بعد فإنه بخیر النظرین بعد أن یحتلبها إن شاء أمسك وإن شاء ردها وصاع تمر ویذکر عن أبی صالح ومجاهد والولید بن رباح وموسی بن یسار عن أبی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم صاع تمر وقال بعضهم عن ابن سیرین صاعًا من طعام وهو بالخیار ثلاثًا وقال بعضهم عن ابن سیرین صاعًا من تمر ولم یذکر ثلاثًا والتمر أکثر۔

٢٠٠٦۔ حدثنا مسدد حدثنا معتمر قال سمعت أبی یقول حدثنا أبو عثمان عن عبد الله بن مسعود قال من اشتری شاة محفلة فردها فلیرد معها صاعًا ونهی النبی صلی الله علیه وسلم أن تلقی البیوع۔

٢٠٠٧۔ حدثنا عبد الله بن یوسف أخبرنا مالك عن أبی الزناد عن الأعرج عن أبی هریرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تلقوا الرکبان ولا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبع حاضر لباد ولا تصروا الغنم ومن ابتاعها فهو بخیر النظرین بعد أن یحتلبها إن رضیها أمسکها وإن سخطها ردها وصاعًا من تمر۔

باب ١٢٣٣ إن شاء رد المصراة وفی حلبتها صاع من تمر

بائع کو منع ہے کہ اونٹ، گائے اور بکری کا دودھ روک کر نہ بیچے

کیونکہ یہ دھوکا ہے۔ مُصَرَّاۃ وہ جانور ہے جس کا دودھ تھنوں میں روکا جائے اور کئی دن تک دودھ نہ دوہا جائے۔ التصریۃ اصل میں پانی کا روکنا ہے۔ کہا جاتا ہے صریت الماء جب پانی روک لیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹنی اور بکری کا دودھ تھنوں میں روک کر نہ بیچو۔ جس نے ایسا جانور خریدا تو دودھ دوہنے کے بعد اسے دو باتوں کا اختیار ہے، اگر چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔ نیز ابو صالح، مجاہد، ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ایک صاع کھجوریں۔ اور بعض نے ابن سیرین سے روایت کی کہ ایک صاع غلہ اور تین دن تک اختیار ہے۔ اور بعض نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجوروں کی روایت کی اور تین دن کا ذکر نہیں کیا اور کھجوروں کا ذکر زیادہ آیا ہے۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور پھر واپس کی تو اس کے ساتھ ایک صاع بھی دے، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قافلوں سے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تجارتی قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو اور ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے، نیز خریدنے کی نیت کے بغیر بولی نہ لگاؤ اور شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے اور بکری کا دودھ نہ روکو، جو ایسی خریدے تو دوہنے کے بعد دونوں صورتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے، اگر راضی ہے تو رکھ لے اور ناراض ہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو واپس کر دے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی دے

www.alahazratnetwork.org

٢٠٠٨ - حدثنا محمد بن عمرو حدثنا المكي حدثنا
ابن جريج قال اخبرني زياد ان ثابتا مولى عبد الرحمن
بن زيد اخبره انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من اشترى غنما مصراة
فاحتلبها فان رضيها امسكها وان سخطها ففي
حلبتها صاع من تمر.

**باب ١٣٢١ بيع العبد الزاني وقال شريح
ان شاء رد من الزنا.**

٢٠٠٩ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث
قال حدثني سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة
انه سمعه يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا
زنت الامة فتبين زناها فليجلدها ولا يثرب ثم
ان زنت فليجلدها ولا يثرب ثم ان زنت الثالثة
فليبعها ولو بحبل من شعر.

٢٠١٠ - حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن
ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابي هريرة
وزيد بن خالد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن قال ان زنت
فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت
فبيعوها ولو بضفير قال ابن شهاب لا ادري
بعد الثالثة او الرابعة.

باب ١٣٢٢ البيع والشراء مع النساء.

٢٠١١ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن
الزهري قال عروة بن الزبير قالت عائشة دخل
على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت له فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتري واعتقي
فان الولاء لمن اعتق ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم
من العشي فاثنى على الله بما هو اهله ثم قال ما
بال اناس يشترطون شروطا ليس في كتاب الله

ثابت مولیٰ عبد الرحمن بن زید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور پھر اس کا دودھ دوہا۔
پس اگر وہ راضی ہے تو اسے رکھ لے اور اگر ناراض ہے تو
دودھ کے بدلے میں ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

**زانی غلام کی بیع۔ شریح کا قول ہے کہ اگر چاہے تو زنا کی
وجہ سے واپس کر دے۔**

سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ذکر فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہو جائے تو اسے
کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے، پھر زنا کرے تو کوڑے لگائے
اور ملامت نہ کرے۔ پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے تو اسے
فروخت کر دے خواہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اس لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو غیر شادی شدہ ہو کر زنا
کرے۔ فرمایا اگر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے
تو اسے کوڑے مارو اور پھر زنا کرے تو اسے فروخت کر دو
خواہ ایک رسی کے بدلے۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم
کہ آپ نے یہ تیسری دفعہ فرمایا یا چوتھی دفعہ۔

عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں
نے آپ سے ذکر کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے
فرمایا کہ اسے خرید لو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کا ہے جو آزاد
کرے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کھڑے ہوئے
اللہ تعالیٰ کی ایسی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔
لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں

مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ.

٢٠١٢ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا فَقَالَ مَا يُدْرِينِي.

بَابُ ١٣٣ هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَّصَ فِيهِ عَطَاءٌ.

٢٠١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيرًا بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

٢٠١٤ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا.

بَابُ ١٣٤ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ.

٢٠١٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى

جو ایسی شرط لگائے گا جو اللہ کی کتاب میں نہیں وہ شرط باطل ہے خواہ سینکڑوں شرطیں ہوں، اللہ کی شرط زیادہ حق اور زیادہ مضبوط ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے بریرہ کے خریدنے کا ارادہ کیا تو آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے کہا کہ وہ اس کے بغیر بیچنے کو تیار نہیں کہ ولاء ان کی ہو۔ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ (ہمام) کہتے ہیں میں نے نافع سے کہا کہ اس کا شوہر آزاد تھا یا غلام؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اجرت کے بیچ سکتا ہے نیز اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو مشورہ دے۔ عطاء نے اس کی اجازت دی ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی اس بات کی گواہی دینے پر کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، امیر کی اطاعت کرنے اور مسلمان کی خیر خواہی پر۔

حضرت ابن طاؤس سے، عبد اللہ بن طاؤس اپنے والد ماجد سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو اور شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ میں (طاؤس) نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ شہری کی دیہاتی کے لیے بیع کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری دیہاتی کی بیع اجرت پر کرے۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیع حاضر لباد وبہ قال ابن عباس۔

باب ۱۳۲۵ لا یبیع حاضر لباد بالسمسرۃ وکرہہ ابن سیرین وابراہیم للبائع والمشتری وقال ابراہیم ان العرب تقول بع لی ثوبا وہی تعنی الشراء۔

۲۰۱۶۔ حدثنا المکی بن ابراہیم قال اخبرنی ابن جریج عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب انہ سمع ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبتاع المرء علی بیع اخیہ ولا تناجشوا ولا یبع حاضر لباد۔

۲۰۱۷۔ حدثنا محمد بن المثنی حدثنا معاذ حدثنا ابن عون عن محمد قال انس بن مالک نہینا ان یبیع حاضر لباد۔

باب ۱۳۲۶ النہی عن تلقی الرکبان وان بیعہ مردود لان صاحبہ عاص آثم اذا کان بہ عالما وہو خداع فی البیع والخداع لا یجوز۔

۲۰۱۸۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الوہاب حدثنا عبید اللہ عن سعید بن ابی سعید عن ابی ہریرۃ قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التلقی وان یبیع حاضر لباد۔

۲۰۱۹۔ حدثنی عیاش بن الولید حدثنا عبد الاعلی حدثنا معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ قال سالت ابن عباس ما معنی قولہ لا یبیعن حاضر لباد فقال لا یکن لہ سمسارا۔

۲۰۲۰۔ حدثنی مسدد حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا التیمی عن ابی عثمان عن عبد اللہ قال من اشتری محفلۃ فلیرد معہا صاعا قال ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن تلقی البیوع۔

کے لیے بیع کرے۔ اور یہی حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے۔ ابن سیرین اور ابراہیم نے بیچنے والے اور مشتری کے لیے مکروہ کہا ہے اور ابراہیم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عرب بع لی ثوبا کہے تو اس سے مراد خریدنا ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ بولی لگائے اور نہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلال پر سودا کرے۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہمیں منع فرمایا گیا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

آگے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت۔ اس کی بیع مردود اور وہ گنہگار ہے۔ گنہگار ہے جبکہ ایسے جانتا ہو اور وہ بیع میں دھوکا ہے اور دھوکا جائز نہیں ہے۔

سعید بن ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے جا کر ملنے اور شہری کے دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابن طاؤس سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لا یبیعن حاضر لباد کا مطلب پوچھا تو فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جو دودھ روکی ہوئی بکری خریدے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجارت کے لیے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ۔

بابٌ ۳۳۷ مُنْتَهَى التَّلَقِّي۔

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى يُبْلَغَ بِهِ سُوقُ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هَذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ وَيُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللهِ۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ۔

بابٌ ۳۳۸ إِذَا اشْتَرَطَ شُرُوطًا فِي الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ۔

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور سامان کے آگے جا کر نہ ملے یہاں تک کہ وہ بازار میں پہنچا دیا جائے۔

آگے جا کر ملنے کی انتہا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہم سواروں سے آگے جا کر ملتے اور ان سے غلہ خریدتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا یہاں تک کہ غلہ منڈی میں پہنچا لے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہ بازار کے بلند حصے تک ہے اور عبیداللہ کی حدیث اس کی وضاحت کرتی ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ بازار کے بلند حصے میں غلہ خریدتے پھر اسی جگہ پر بیچ دیتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی جگہ پر بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ منتقل نہ کر لیں۔

بیع میں ان شرطوں کا کرنا جائز نہیں ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ پر مکاتبت کی ہے، ہر سال ایک اوقیہ ادا کروں گی، میری مدد کیجئے۔ میں نے کہا اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یکمشت ادا کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لئے ہو۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ ان کے پاس سے آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ بریرہ نے کہا کہ میں نے ان سے کہا تھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا مگر یہ کہ ولاء ان کے لئے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا تو حضرت عائشہ نے بتایا۔ فرمایا تم اسے لے لو اور ولاء کی شرط ان کے لئے کر لو کیونکہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ نے ایسا ہی کیا۔

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَاب ۳۴۹ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ۔

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

بَاب ۳۵۰ بَيْعِ الزَّبِيْبِ بِالزَّبِيْبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَبِيْعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ إِنْ زَادَ فَلِيْ وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

بَاب ۳۵۱ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اما بعد لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے۔ بے شک ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے لونڈی خریدنا چاہی۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم تمہارے ہاتھ اس شرط پر بیچیں گے کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: اس بات کا کچھ خیال نہ کرو کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم کے بدلے گندم سود ہیں مگر جبکہ اس ہاتھ اُس ہاتھ ہوں۔ جو کے بدلے جو سود ہیں مگر جبکہ اس ہاتھ اُس ہاتھ ہوں۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ اس ہاتھ اُس ہاتھ ہوں۔

کشمش کے بدلے کشمش اور اناج کے بدلے اناج فروخت کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچی جائیں اور انگوروں کے ساتھ ناپ کر کشمش بیچی جائیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوریں تول کر بیچی جائیں کہ اگر زیادہ ہوں تو میرے لیے اور اگر کم ہوں تو میرے ذمے۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازے کی اجازت دی ہے۔

جو کے بدلے جو کی بیع

www.alahazratnetwork.org

۲۰۲۹- حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن مالك بن أوس أخبره أنه التمس صرفا بمائة دينار فدعاني طلحة بن عبيد الله فتراوضنا حتى اصطرف مني فأخذ الذهب يقلبها في يده ثم قال حتى يأتي خازني من الغابة وعمر يسمع ذلك فقال والله لا تفارقه حتى تأخذ منه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب ربا إلا هاء وهاء والبر بالبر ربا إلا هاء وهاء والشعير بالشعير ربا إلا هاء وهاء والتمر بالتمر ربا إلا هاء وهاء

باب ۱۳۵۲ بيع الذهب بالذهب.

۲۰۳۰- حدثنا صدقة بن الفضل أخبرنا إسماعيل ابن علية قال حدثني يحيى بن أبي إسحاق حدثنا عبد الرحمن بن أبي بكرة قال قال أبو بكرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا سواء بسواء والفضة بالفضة إلا سواء بسواء وبيعوا الذهب بالفضة والفضة بالذهب كيف شئتم

باب ۱۳۵۳ بيع الفضة بالفضة.

۲۰۳۱- حدثنا عبيد الله بن سعد حدثنا عمي حدثنا ابن أخي الزهري عن عمه قال حدثني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أن أبا سعيد حدثه مثل ذلك حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلقيه عبد الله بن عمر فقال يا أبا سعيد ما هذا الذي تحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو سعيد في الصرف سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الذهب بالذهب مثلا بمثل والورق بالورق مثلا بمثل.

۲۰۳۲- حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں سو دینار بدلنے کی ضرورت پڑی۔ پس مجھے حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے بلایا اور ہم معاملہ کرنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے مجھ سے بدلنا منظور کر لیا اور سونا لے کر ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے۔ پھر کہا یہاں تک کہ میرا خزانچی غابہ سے آ جائے اور حضرت عمر سن رہے تھے۔ فرمایا: خدا کی قسم اس سے جدا نہ ہونا جب تک سونا نہ لے لو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے کے بدلے سونا سود ہے مگر جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ گندم کے بدلے گندم سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ، جو کے بدلے جو سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ کھجور کے بدلے کھجور سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ

سونے کے بدلے سونے کی بیع

صدقہ بن فضل، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر لیکن سونے کو چاندی کے بدلے یا چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہو فروخت کیا کرو۔

چاندی کے بدلے چاندی کی بیع

سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسی ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے۔ پس حضرت عبداللہ بن عمر ان سے ملے اور کہا: اے ابو سعید! آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا روایت کرتے ہیں؟ حضرت ابو سعید نے بیع صرف کے متعلق کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے بدلے برابر برابر اور چاندی چاندی کے بدلے برابر برابر ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا نہ بیچو مگر برابر برابر اور ایک کو دوسرے سے کم و بیش نہ کرو۔ چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور ان میں سے ایک دوسرے سے کم و بیش نہ کرو اور ان میں سے غائب چیز کو موجود چیز کے بدلے فروخت نہ کرو۔

بَابُ ۱۳۵۴ بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَاءً.

دینار کے بدلے دینار کی ادھار بیع

۲۰۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ كُلَّ ذَلِكَ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ.

ابوصالح زیات سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم۔ میں (ابوصالح) ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ حضرت ابن عباس تو یہ نہیں فرماتے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھتے ہوئے کہا کہ آپ نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ کہا کہ میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے لیکن مجھے حضرت اسامہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بَابُ ۱۳۵۵ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً.

چاندی کی سونے کے بدلے ادھار بیع

۲۰۳۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ هَذَا خَيْرٌ مِنِّي فَكِلَاهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا.

ابوالمنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرافی کے متعلق پوچھا تو ان میں سے ہر ایک نے فرمایا کہ یہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور وہ دونوں فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۱۳۵۶ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ.

سونے کی چاندی کے بدلے نقد بیع

۲۰۳۵- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا.

یحییٰ بن ابو اسحاق نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ برابر برابر ہوں اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے جس طرح چاہیں خریدیں اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہیں فروخت کریں۔

باب ١٣٢٥ بيع الثمار ... وهي بيع الثمر بالتمر
وبيع الزبيب بالكرم وبيع الثمار ... [illegible]
النبي صلى الله عليه وسلم عن الثمار ... [illegible]

٤٣٢٦ - أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث عن
عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني سالم بن عبد الله عن
عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا تبتاعوا الثمر حتى يبدو صلاحه ولا تبتاعوا
الثمر بالتمر قال سالم وأخبرني عبد الله عن زيد
بن ثابت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص
بعد ذلك في بيع العرية بالرطب أو بالتمر
ولم يرخص في غيره.

٤٣٢٧ - أخبرنا قتيبة بن سعيد عن مالك عن نافع
عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم نهى عن المزابنة والمزابنة بيع
الثمر بالتمر كيلا وبيع الكرم بالزبيب كيلا.

٤٣٢٨ - أخبرنا قتيبة بن سعيد عن مالك
عن داود بن الحصين عن أبي سفيان مولى
ابن أبي أحمد عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم نهى عن المزابنة والمحاقلة
والمزابنة اشتراء الثمر بالتمر في رءوس النخل.

٤٣٢٩ - أخبرنا ... قال حدثنا ... عن سفيان
عن سلمة عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي
صلى الله عليه وسلم نهى عن المحاقلة والمزابنة.

٤٣٣٠ - أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا
الليث عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في
العرايا أن تباع بخرصها.

باب ١٣٢٦ بيع الثمر على رءوس النخل
بالذهب والفضة.

بیچنا ... [illegible] ... کھجور کے بدلہ ... [illegible]
... [illegible] ... منع فرمایا ہے۔

حضرت ... [illegible] ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ پھل نہ خریدو جس وقت تک کہ ... [illegible] ... اور کھجور کے بدلہ ... [illegible] ... سالم ... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ... [illegible] ... بیع عرایا ... [illegible] ... کی اجازت عطا فرمائی ... [illegible] ... نہیں دی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے بدلہ کھجور ماپ کر ... [illegible] ... انگور کے بدلہ منقی ماپ کر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ ... [illegible] ... درخت پر لگی ہوئی کھجور ... [illegible] ... خریدنا ہے۔

ایک دوسری ... [illegible] ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ... [illegible] ... عرایا ... [illegible] ... اندازہ سے فروخت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی کے بدلے فروخت کرنا۔

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور ان میں سے تھوڑی سی بھی دینار و درہم کے بدلے نہ بیچی جائیں مگر بیع عرایا کی صورت میں۔

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبید اللہ بن ربیع، امام مالک، داؤد، ابو سفیان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم کی اجازت فرمائی ہے؟ فرمایا، ہاں۔

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيهِ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ لَا۔

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے بدلے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے اور عریہ میں اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ اس کے گھر والے تازہ کھجوریں کھائیں۔ اور دوسری دفعہ سفیان نے کہا کہ عریہ میں اس کے گھر والوں کو اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ وہ تر کھجوریں کھائیں۔ کہا کہ یہ بھی اسی طرح ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے کہا جبکہ میں لڑکا تھا کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں اجازت دی ہے۔ فرمایا کہ اہل مکہ کیا جانتے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میری غرض یہ بتانا تھا کہ حضرت جابر تو اہل مدینہ سے ہیں۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس میں پکنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت نہیں فرمائی؟ فرمایا، نہیں۔

بَاب ۹۵۳ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ الْعَرِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ لَا يَكُونُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِالْأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ

عرایا کی تفسیر۔ امام مالک نے فرمایا کہ عرایا یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کھجور کا درخت دے کر اس کے آنے جانے سے تکلیف ہو تو اسے اجازت دی ہے کہ خشک کھجوروں کے بدلے اسے خرید لے۔ ابن ادریس کا قول ہے کہ عریہ کھجوریں ناپ کر ہی ہو، اندازے سے نہیں۔ اور حضرت سہل بن ابو حثمہ کا قول ہے کہ وسقوں سے ناپ کر۔ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمر

www.alahazratnetwork.org

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتِ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا رُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاءُوا مِنَ التَّمْرِ۔

سے روایت کی گئی ہے کہ عرایا یہ ہے کہ کوئی اپنے باغ سے کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو دے۔ یزید نے سفیان بن حسین سے روایت کی کہ عرایا کھجور کا وہ درخت ہے جو مسکینوں کے لیے ہبہ کر دیا جاتا ہے اگر وہ انتظار نہ کر سکتے ہوں تو انہیں اجازت دی ہے کہ جتنی کھجور کے بدلے چاہیں اُسے فروخت کر دیں۔

۲۰۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرایا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا اندازہ کرکے بیچنے کی اجازت دی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عرایا کھجور کے اُن معین درختوں کو کہتے ہیں جن کے پاس جا کر آپ انہیں خرید لیں۔

بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پکنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ أَصَابَهُ مُرَاضٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذَلِكَ فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ۔

لیث، ابو الزناد، عروہ بن زبیر، سہل بن ابی حثمہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ پھلوں کو بیچا کرتے۔ جب لوگ تقاضا کرنے حاضر ہوتے تو بیچنے والا کہتا کہ اسے دمان کی بیماری لگ گئی تھی۔ اسے مراض یا قشام کی بیماری لگ گئی تھی جب جھگڑے زیادہ آنے لگے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب انہیں فروخت نہ کیا کرو جب تک پک نہ جائیں یہ جھگڑوں کی کثرت کے باعث بطور مشورہ فرمایا۔ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کے پھلوں کو نہ بیچتے جب تک ثریا نہ نکلتا اور زردی سے سرخ کھجور ظاہر ہو جاتی۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ علی بن بحر، حکام، عنبسہ، زکریا، ابو الزناد، عروہ، سہل نے اسے حضرت زید سے روایت کیا ہے۔

۲۰۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الثمار حتى يبدو صلاحها نهى البائع والمبتاع.

۲۰۴۶- حدثنا ابن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا حميد الطويل عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن تباع ثمرة النخل حتى تزهو قال أبو عبد الله يعني حتى تحمر.

۲۰۴۷- حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن سليم بن حيان حدثنا سعيد بن ميناء قال سمعت جابر بن عبد الله قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن تباع الثمرة حتى تشقح فقيل ما تشقح قال تحمار وتصفار ويؤكل منها.

باب ۱۳۶۱ بيع النخل قبل أن يبدو صلاحها.

۲۰۴۸- حدثني علي بن الهيثم حدثنا معلى حدثنا هشيم أخبرنا حميد حدثنا أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها وعن النخل حتى يزهو قيل وما يزهو قال يحمار ويصفار.

باب ۱۳۶۲ إذا باع الثمار قبل أن يبدو صلاحها ثم أصابته عاهة فهو من البائع.

۲۰۴۹- حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن حميد عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى تزهي فقيل له وما تزهي قال حتى تحمر فقال أرأيت إذا منع الله الثمرة بم يأخذ أحدكم مال أخيه قال الليث حدثني ابن شهاب قال لو أن رجلا ابتاع ثمرا قبل أن يبدو صلاحه ثم أصابته عاهة كان ما أصابه على ربه أخبرني سالم بن عبد الله عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تتبايعوا الثمر حتى يبدو صلاحها ولا تبيعوا الثمر بالتمر.

کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو پھلوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کے میووں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا یعنی سرخ ہونے سے پہلے۔

سعید بن میناء سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شقح سے پہلے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ کہا گیا کہ شقح کیا ہے؟ فرمایا کہ اتنی سرخ اور زرد ہو جائیں کہ کھائی جا سکیں۔

پکنے سے پہلے کھجوروں کا بیچنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور کھجوروں کو زہو سے پہلے۔ کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا کہ ان کا سرخ اور زرد ہونا۔

جب پکنے سے پہلے کھجوریں بیچ دی جائیں اور کوئی آفت آ پڑے تو نقصان بائع پر پڑے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ان سے کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں۔ فرمایا، بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے تو تم کس کی قیمت لیتے ہو۔ فرمایا کہ ایک آدمی پکنے سے پہلے پھل خریدتا ہے پھر اس پر آفت پڑ گئی ہے تو نقصان اس کے مالک پر پڑے گا۔ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پکنے سے پہلے پھلوں کو نہ بیچو اور نہ کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچو۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۳۶۲ شِرَاءِ الطَّعَامِ اِلٰى اَجَلٍ۔

۱۰۵۰ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ فَرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

باب ۱۳۶۳ اِذَا اَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِّنْهُ۔

۱۰۵۱ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا۔

باب ۱۳۶۴ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ اَوْ اَرْضًا مَّزْرُوْعَةً اَوْ بِاِجَارَةٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ مَّوْلَى ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَيُّمَا نَخْلٍ بِيْعَتْ قَدْ اُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ فَالثَّمَرُ لِلَّذِيْ اَبَّرَهَا وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ سَمّٰى لَهٗ نَافِعٌ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَ۔

۱۰۵۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

باب ۱۳۶۵ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا۔

مدت مقرر کر کے غلہ خریدنا

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے اسود کے واسطے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک معینہ مدت پر غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

جب کوئی اچھی کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا چاہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کے لیے عامل بنایا۔ وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ایسا نہیں۔ قسم ہے کہ ہم یہ ایک صاع یا دو صاعوں کے بدلے اور دو صاع تین صاعوں کے بدلے خریدتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ ملی جلی کھجوریں درہموں سے بیچ دیا کرو اور پھر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو۔

جس نے پیوند لگی کھجوریں یا کاشت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی۔

امام ابو عبداللہ بخاری، ابراہیم، ہشام، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، نافع مولیٰ ابن عمر سے روایت ہے کہ جس نے پیوند لگے ہوئے کھجور کے درخت بیچے اور پھل کا ذکر نہیں کیا تو پھل اسی کے لیے ہیں جس نے پیوند کاری کی اور اسی طرح غلام اور کھیتی۔ نافع نے ان تینوں چیزوں کے نام لیے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کے پھل بیچنے والے کے ہیں مگر جبکہ خریدار شرط کرے۔

فصل کو ناپ والے غلے کے بدلے فروخت کرنا

www.alahazratnetwork.org

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا أَوْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ وَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے باغ کے پھل بیچے۔ اگر وہ کھجوریں ہوں تو ناپی کھجوروں کے بدلے اور اگر انگور ہوں تو اسے ناپی کشمش کے بدلے بیچے اور اگر کھیتی ہو تو اسے ناپ کے غلے کے بدلے بیچے۔ ان سب سے منع فرمایا۔

بَابٌ ۱۳۶۲ بَيْعِ النَّخْلِ بِأَصْلِهٖ۔

درخت سمیت کھجوریں بیچنا

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِيْ أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کھجور کے درخت میں پیوند لگایا، پھر درخت کو بیچ دیا تو پھل پیوند لگانے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کر لے۔

بَابٌ ۱۳۶۳ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ۔

بیع مخاضرہ

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِيْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

اسحاق بن ابو طلحہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ (ان طریقوں سے) خرید (و فروخت کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيْكَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ہم حضرت انس کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اس کا زہو کیا ہے۔ فرمایا کہ سرخ اور زرد ہو جانا۔ بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ پھل روک لے تو تم اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے حلال کرتے ہو۔

بَابٌ ۱۳۶۴ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَأَكْلِهٖ۔

گابھے کی بیع اور اسے کھانا

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَإِذَا أَنَا أَحْدَثُهُمْ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ گابھا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک مرد مومن کی طرح ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ کہہ دوں وہ کھجور ہے مگر میں نو عمر تھا۔ فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابٌ ۱۳۶۵ مَنْ أَجْرٰى أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلٰى مَا

جو شہروں میں تجارت کے لئے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحات

يتعارفون بينهم في البيوع والإجارة والمكيال والوزن وسننهم على نياتهم ومذاهبهم المشهورة وقال شريح للغزالين سنتكم بينكم ربحا وقال عبد الوهاب عن أيوب عن محمد لا بأس العشرة بأحد عشر ويأخذ للنفقة ربحا وقال النبي صلى الله عليه وسلم لهند خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف وقال تعالى ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف واكترى الحسن من عبد الله بن مرداس حمارا فقال بكم قال بدانقين فركبه ثم جاء مرة أخرى فقال الحمار الحمار فركبه ولم يشارطه فبعث إليه بنصف درهم۔

٢٥٨ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن حميد الطويل عن أنس بن مالك قال حجم رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو طيبة فأمر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بصاع من تمر وأمر أهله أن يخففوا عنه من خراجه۔

٢٥٩ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن هشام عن عروة عن عائشة قالت هند أم معاوية لرسول الله صلى الله عليه وسلم إن أبا سفيان رجل شحيح فهل علي جناح أن آخذ من ماله سرا قال خذي أنت وبنوك ما يكفيك بالمعروف۔

٢٦٠ - حدثني إسحاق حدثنا ابن نمير أخبرنا هشام وحدثني محمد قال سمعت عثمان بن فرقد قال سمعت هشام بن عروة يحدث عن أبيه أنه سمع عائشة تقول ومن كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف أنزلت في والي اليتيم الذي يقيم عليه ويصلح في ماله إن كان فقيرا أكل منه بالمعروف۔

باب بيع الشريك من شريكه۔

اور حسب حال نام کرے جو اُن کے درمیان معروف ہوں۔ قاضی شریح نے سوت والوں سے فرمایا کہ تمہارا معاملہ قرینے کے مطابق تصفیہ کیا جائے گا۔ عبدالوہاب ایوب، محمد بن سیرین سے راوی کہ انہوں نے فرمایا کہ دس کا گیارہ میں بیچنا کوئی مضائقہ نہیں اور خرچ کے بدلے نفع لے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہند سے فرمایا: اتنا لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو فقیر ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔ حسن نے عبداللہ بن مرداس سے کرائے پر گدھا لیا، پوچھا کتنے میں؟ انہوں نے کہا دو دانق میں۔ پس یہ سوار ہو گئے۔ پھر دوسری دفعہ آئے تو کہا گدھا موجود ہے۔ چنانچہ آپ سوار ہو گئے اور کچھ طے نہ کیا۔ چنانچہ اُن کی طرف نصف درہم بھیج دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کو ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور ان کے مالکوں سے سفارش کی کہ اُن کے خراج میں کمی کر دیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ابو سفیان کنجوس آدمی ہیں۔ اگر میں چھپا کر اُن کے مال سے لیا کروں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ اتنا لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تمہارے لیے اور تمہارے بیٹوں کے لیے کافی ہو۔

اسحاق، ابن نمیر، ہشام ۔۔۔ محمد، عثمان بن فرقد، ہشام بن عروہ، عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے سنا کہ جو مال دار ہو وہ بچے اور جو تنگ دست ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔ یہ آیت یتیم کے مال کے متعلق نازل ہوئی جو اُن کی نگرانی کرتا اور اس کے مال کو بڑھایا جاتا ہے۔ اگر وہ تنگ دست ہے تو اُس میں سے دستور کے مطابق کھائے۔

ایک شریک کا دوسرے شریک سے بیع کرنا

۲۰۶۱ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مال میں شفعہ کا حق مقرر فرمایا جب تک وہ تقسیم نہ ہو۔ جب حدیں قائم ہو گئیں یا راستے بدل گئے تو شفعہ نہ رہا۔

بَابُ ۱۳۴۲ بَيْعِ الْأَرْضِ وَالدُّورِ وَالْعُرُوضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُومٍ.

غیر منقسم زمین، گھر اور سامان کی بیع

۲۰۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي كُلِّ مَالٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مال میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ جب حدیں قائم ہو جائیں یا راستے بدل جائیں تو شفعہ نہیں۔ مسدد، عبدالواحد نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مال میں جو تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ متابعت کی اس کی ہشام، معمر، عبدالرزاق نے شفعہ دیا کہ ہر مال میں اور روایت کیا اسے عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری سے۔

بَابُ ۱۳۴۳ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لِغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِيَ.

جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے۔

۲۰۶۳ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی نکل کر جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آ لیا تو وہ ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے اور ایک چٹان نے ان کا راستہ بند کر دیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنا بہترین عمل سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے جو آپ نے کیا ہو۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں جا کر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں واپس آتا تو ان کا دودھ دوہ کر والدین کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ وہ پی لیتے تو پھر اپنے بچوں، بیوی کو پلاتا۔ چنانچہ ایک رات مجھے دیر ہو گئی اور جب میں آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے انہیں جگانا پسند نہ کیا اور بچے میرے پیروں کے پاس رو رہے تھے۔ میری اور والدین کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ صبح طلوع ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تو تھوڑا سا راستہ کشادہ کر دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس وہ ہٹا دیا گیا۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ!

نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمَا وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبَى ذَاكَ أَنْ يَأْخُذَ فَعَمَدْتُ إِلَى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَإِنَّهَا لَكَ فَقَالَ أَتَسْتَهْزِئُ بِي قَالَ فَقُلْتُ مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ۔

قریب تھا کہ اس پر چڑھ بیٹھوں تو اس نے کہا اللہ سے ڈر اور مہر کو ناحق مت توڑ۔ پس میں اٹھ کھڑا ہوا اور اس کو چھوڑ دیا۔ جب تک سو دینار نہ دیں۔ پس میں نے کوشش کی یہاں تک کہ سو دینار اکٹھے کر لئے۔ پھر جب اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر اور مہر کو ناحق مت توڑ۔ پس میں اٹھ کھڑا ہوا اور اسے چھوڑ دیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو ہم سے کشادہ کر دے۔ پس دو تہائی پتھر ہٹا دیا گیا۔ تیسرے نے کہا اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور کو ایک فرق جوار کے بدلے کام پر لگایا تھا۔ جب میں نے اسے دینا چاہا تو اس نے لینے سے انکار کیا۔ میں نے وہ فرق لے کر بو دیا یہاں تک کہ اس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا۔ پھر وہ شخص آیا اور کہا اے بندہ خدا مجھے میرا حق دے۔ میں نے کہا جاؤ ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے لو وہ سب تیرا ہے۔ اس نے کہا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے۔ میں نے کہا میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا لیکن یہ سب تیرا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو ہم سے کشادہ کر دے۔ پس ان سے پتھر ہٹ گیا اور وہ نکل گئے۔

بَابٌ ١٠٠ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْحَرْبِ۔

مشرکوں اور حربیوں سے خرید و فروخت کرنا۔

٢٠٩٣ — حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر ایک مشرک آیا جو پراگندہ بالوں والا لمبا قد تھا بکریاں ہانکے ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیچنا ہے یا عطیہ یا فرمایا ہبہ؟ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچنا ہے۔ آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

بَابٌ ١٠١ شِرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوهُ وَبَاعُوهُ وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَصُهَيْبٌ وَبِلَالٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ

کافر حربی سے غلام خریدنا اور ہبہ کرنا اور آزاد کرنا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان سے فرمایا کہ مکاتبت کر لو، حالانکہ وہ آزاد تھے، لوگوں نے ظلم کر کے انہیں بیچ دیا اور حضرت عمار، صہیب اور بلال کو قید کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں بڑائی دی ہے تو جن کو بڑائی دی گئی ہے وہ اپنا رزق

أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ.

۲۰۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ قَالَ أُخْتِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تُكَذِّبِي حَدِيثِي فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي وَاللَّهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ تُصَلِّي وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا ارْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَعْطُوهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً.

۲۰۶۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ

اپنے غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو کیا اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو ان کے ساتھ ایک ایسی بستی میں داخل ہوئے جس کا بادشاہ یا حاکم بڑا ظالم تھا۔ اس سے کہا گیا کہ ابراہیم ایک ایسی عورت کے ساتھ آئے ہیں جو بہت خوبصورت ہے۔ اس نے آدمی بھیج کر پوچھا کہ اے ابراہیم یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ میری بہن ہے۔ پھر آپ ان کی طرف لوٹے اور کہا کہ میری بات کو جھٹلا نہ دینا کیونکہ میں نے انہیں بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو۔ خدا کی قسم روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس نے انہیں بلا بھیجا تو بادشاہ ان کی طرف اٹھا، وہ وضو کر کے نماز پڑھنے لگیں اور عرض کی، اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان والی ہوں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے سوائے اپنے خاوند کے تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر۔ پس اس کا گلا گھٹنے لگا اور پاؤں زمین پر مارنے لگا۔ اعرج کا بیان ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سارہ نے کہا۔ اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائے گا کہ اسے اس نے قتل کیا ہے۔ پس چھوڑ دیا گیا۔ پھر وہ ان کی طرف بڑھا تو آپ وضو کر کے نماز پڑھنے لگیں اور کہا۔ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان والی ہوں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے سوائے اپنے خاوند کے تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر۔ پس اس کا گلا گھٹنے لگا اور پاؤں زمین پر مارنے لگا۔ عبدالرحمن کا بیان ہے کہ ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سارہ نے کہا، اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائے گا کہ اسے اس نے قتل کیا ہے۔ دوسری یا تیسری بار چھوڑا گیا تو کہنے لگا خدا کی قسم تم نے میری طرف شیطان بھیجا ہے، اسے ابراہیم کے پاس لوٹا دو اور انہیں ہاجرہ دے دو۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لوٹ آئیں اور کہا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لیے لونڈی دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ کا ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ حضرت سعد نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے، اس کی مشابہت تو دیکھیے۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی

رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى شبهه فرأى شبها بينا بعتبة فقال هو لك يا عبد بن زمعة الولد للفراش وللعاهر الحجر واحتجبي منه يا سودة بنت زمعة فلم تره سودة قط.

۲۰۶۷ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سعد عن أبيه قال قال عبد الرحمن بن عوف لصهيب اتق الله ولا تدع إلى غير أبيك فقال صهيب ما يسرني أن لي كذا وكذا وأني قلت ذلك ولكني سرقت وأنا صبي.

۲۰۶۸ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة بن الزبير أن حكيم بن حزام أخبره أنه قال يا رسول الله أرأيت أمورا كنت أتحنث بها في الجاهلية من صلة وعتاقة وصدقة هل لي فيها أجر قال حكيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أسلمت على ما سلف لك من خير.

باب ۱۳۴۶ جلود الميتة قبل أن تدبغ

۲۰۶۹ - حدثنا زهير بن حرب حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا أبي عن صالح قال حدثني ابن شهاب أن عبيد الله بن عبد الله أخبره أن عبد الله بن عباس أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بشاة ميتة فقال هلا استمتعتم بإهابها قالوا إنها ميتة قال إنما حرم أكلها.

باب ۱۳۴۷ قتل الخنزير وقال جابر حرم النبي صلى الله عليه وسلم بيع الخنزير

۲۰۷۰ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن شهاب عن ابن المسيب أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله أحد.

کا معاملہ دیکھا تو عتبہ سے واضح مشابہت نظر آئی۔ فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! وہ تمہارا ہے، لڑکا بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر۔ اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کرو۔ پس حضرت سودہ نے اسے ہرگز نہ دیکھا۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صہیب سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ حضرت صہیب نے کہا کہ یہ بات مجھے پسند نہیں ہے کہ ایسا کہتا لیکن بچپن میں مجھے چرا لیا گیا تھا۔

عروہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم دور جاہلیت کے اندر نیکی کے کام کرتے یعنی صلہ رحمی، آزاد کرنا اور صدقہ دینا کر نیکیاں کی تھیں کیا ہمیں ان کا اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی سابقہ نیکیوں کی وجہ سے ہی مسلمان ہوئے ہو۔

مردار جانور کی کھال کا حکم دباغت سے پہلے

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا: اس کا کھانا حرام ہے۔

خنزیر کو قتل کرنا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خنزیر کی بیع کو حرام فرمایا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے جو منصف حاکم ہوں گے۔ جب وہ تشریف لائیں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔

www.alahazratnetwork.org

ف: قیامت سے پہلے اور ظہور مہدی و دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا جو اب زندہ آسمانوں پر موجود ہیں، آپ دجال کو قتل کریں گے اور امت محمدیہ کے ایک فرد کی طرح شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے اور اپنے زمانہ کے علماء پر حکم شرع کا انکشاف کریں گے۔ آپ شریعت محمدیہ پر اجتہاد کریں گے اور آپ کا اجتہاد فقہ حنفی سے بڑی حد تک مطابقت رکھے گا۔ یہی وجہ ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات امام ربانی میں تصریح فرمائی ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم رتبہ بلند و بالا ہے کہ فہم نبوت سے قریب تر ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے اجتہاد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں بڑی حد تک مطابقت ہوگی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ۳۷۸ لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ. رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ بیچی جائے۔ اسے حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۲۰۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا.

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر کو یہ معلوم ہوا کہ فلاں نے شراب بیچی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں کو ہلاک کرے، کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ ان پر چربیاں حرام کی گئی تھیں لیکن وہ انہیں پگھلا کر بیچ دیتے۔

۲۰۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ يَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا.

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ ان پر چربیاں حرام کی گئی تھیں تو وہ انہیں بیچ کر اس کی قیمت کھایا کرتے تھے۔

باب ۳۷۹ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ.

غیر جاندار چیزوں کی تصویریں فروخت کرنا اور اس کا مکروہ ہونا۔

۲۰۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا فَرَبَا

سعید بن ابو الحسن سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جبکہ ایک آدمی نے آکر عرض کی: اے ابو عباس! میں ایسا آدمی ہوں جس کا ذریعۂ معاش دستکاری ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتاؤں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تصویر بنائے گا تو اسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ کبھی بھی اس میں جان نہیں ڈال سکے گا۔ چنانچہ اس آدمی نے سرد آہ بھری اور

الرجل ربوة شديدة واصفر وجهه فقال ويحك إن أبيت إلا أن تصنع فعليك بهذا الشجر كل شيء ليس فيه روح قال أبو عبد الله سمع سعيد بن أبي عروبة من النضر بن أنس هذا الواحد.

باب ١٣٨٠ تحريم التجارة في الخمر وقال جابر حرم النبي صلى الله عليه وسلم بيع الخمر.

٢٠٧٤ - حدثنا مسلم حدثنا شعبة عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة لما نزلت آيات سورة البقرة عن آخرها خرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال حرمت التجارة في الخمر.

باب ١٣٨١ إثم من باع حرا.

٢٠٧٥ - حدثني بشر بن مرحوم حدثنا يحيى بن سليم عن إسماعيل بن أمية عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله ثلاثة أنا خصمهم يوم القيامة رجل أعطى بي ثم غدر ورجل باع حرا فأكل ثمنه ورجل استأجر أجيرا فاستوفى منه ولم يعطه أجره.

باب ١٣٨٢ بيع العبيد والحيوان بالحيوان نسيئة واشترى ابن عمر راحلة بأربعة أبعرة مضمونة عليه يوفيها صاحبها بالربذة وقال ابن عباس قد يكون البعير خيرا من البعيرين واشترى رافع بن خديج بعيرا ببعيرين فأعطاه أحدهما وقال آتيك بالآخر غدا رهوا إن شاء الله وقال ابن المسيب لا ربا في الحيوان البعير بالبعيرين والشاة بالشاتين إلى أجل وقال ابن سيرين لا بأس بعير ببعيرين نسيئة.

٢٠٧٦ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس قال كان في السبي صفية

اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ فرمایا تم پر افسوس ہے اگر بنانا ہی ہے تو اس درخت جیسی کسی بے جان چیز کی تصویر بنا لیا کرے۔ امام بخاری نے فرمایا سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس سے ایک ہی حدیث سنا۔

شراب کی تجارت کا حرام ہونا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت کو حرام فرمایا۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ شراب کی تجارت حرام ہو گئی ہے۔

آزاد آدمی کو بیچنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ آدمی جو میرے نام پر عہد کرے اور پھر اس سے پھر جائے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی آزاد شخص کو بیچ کر اس کی قیمت کھائے۔ تیسرا آدمی وہ جو کسی کو مزدوری پر لگائے اور جب وہ کام پورا کرے تو اسے مزدوری نہ دے۔

غلام کی بیع اور جانور کے بدلے جانور کو ادھار بیچنا۔

حضرت ابن عمر نے ایک اونٹنی کے بدلے چار اونٹ خریدے جو ان کے ذمہ تھے اور ربذہ میں ادا کرنے تھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔ حضرت رافع بن خدیج نے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ خریدا۔ ایک تو دے دیا اور دوسرے کے لیے کہا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ دے دوں گا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ جانوروں میں سود نہیں ہے۔ ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے اور ایک بکری دو بکریوں کے بدلے ادھار۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ دو اونٹوں کے بدلے ایک ادھار لینے میں کوئی حرج نہیں۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قیدیوں میں حضرت صفیہ بھی تھیں پس وہ ... نبی کریم صلی

فصارت إلى دحية الكلبي ثم صارت إلى النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۳۸۳ بيع الرقيق.

۲۰۷۷۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني ابن محيريز أن أبا سعيد الخدري أخبره أنه بينما هو جالس عند النبي صلى الله عليه وسلم قال يا رسول الله إنا نصيب سبيا فنحب الأثمان فكيف ترى في العزل فقال أو إنكم تفعلون ذلك لا عليكم أن لا تفعلوا ذلكم فإنها ليست نسمة كتب الله أن تخرج إلا هي خارجة.

باب ۳۸۴ بيع المدبر.

۲۰۷۸۔ حدثنا ابن نمير حدثنا وكيع حدثنا إسمعيل عن سلمة بن كهيل عن عطاء عن جابر قال باع النبي صلى الله عليه وسلم المدبر.

۲۰۷۹۔ حدثنا قتيبة حدثنا سفين عن عمرو سمع جابر بن عبد الله يقول باعه رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۰۸۰۔ حدثني زهير بن حرب حدثنا يعقوب حدثنا أبي عن صالح قال حدث ابن شهاب أن عبيد الله أخبره أن زيد بن خالد وأبا هريرة أخبراه أنهما سمعا رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عن الأمة تزني ولم تحصن قال اجلدوها ثم إن زنت فاجلدوها ثم بيعوها بعد الثالثة أو الرابعة.

۲۰۸۱۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال أخبرني الليث عن سعيد عن أبيه عن أبي هريرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إذا زنت أمة أحدكم فتبين زناها فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم إن زنت فليجلدها الحد ولا يثرب ثم إن زنت الثالثة فتبين زناها فليبعها ولو بحبل من شعر.

باب ۳۸۵ هل يسافر بالجارية قبل أن

تعالیٰ علیہ وسلم کو ملی۔

لونڈی غلام کی بیع

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور ان کی قیمتیں بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا عزل کے متعلق آپ کا ارشاد کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو اس کا کرنا یا نہ کرنا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے کیونکہ خدا نے جس جان کا پیدا ہونا لکھ دیا ہے وہ پیدا ہو کے رہے گی۔

مدبر غلام کی بیع

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کو فروخت کیا۔

عمرو نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے (یعنی مدبر غلام کو) فروخت کیا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ سے غیر شادی شدہ لونڈی کے زنا کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا کہ پھر زنا کرے تو اُسے فروخت کر دو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اس پر حد جاری کرے اور اُسے ملامت نہ کرے۔ پھر زنا کرے تو اس پر حد جاری کرے اور ملامت نہ کرے پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے جو اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اُسے بیچ دے خواہ بالوں کی رسی کے بدلے بکے۔

کیا استبراء سے پہلے لونڈی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے؟

يُقَبِّلَهَا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُقَبِّلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بِيعَتْ أَوْ عَتَقَتْ فَلْيُسْتَبْرَأْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُونَ الْفَرْجِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ

اور حسن بصری کے نزدیک اس سے بوسہ کنار اور مباشرت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جب ایسی لونڈی ہبہ کی جائے یا بیچی جائے یا آزاد کی جائے تو ایک حیض تک استبراء کرے اور کنواری کا استبراء نہیں۔ عطاء نے فرمایا کہ حاملہ لونڈی سے شرمگاہ کے علاوہ ہر چیز سے لطف اندوز ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مگر اپنی بیویوں یا اپنی لونڈیوں سے۔

---

۲۸۲ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے قلعہ آپ کے ہاتھ پر فتح کروا دیا تو آپ کے حضور صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر کیا گیا جن کا شوہر قتل کر دیا گیا تھا اور وہ دلہن بنی ہوئی تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے چن لیا اور ان کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ سد الروحاء پہنچے تو وہ حیض سے فارغ ہو گئیں۔ پس آپ نے ان سے خلوت فرمائی۔ پھر چمڑے کے دسترخوان پر حیس تیار کروایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے آس پاس والوں کو بلا لو۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت صفیہ کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف چلے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں اپنے پیچھے چادر میں چھپائے ہوئے تھے۔ پھر اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا گھٹنا رکھ دیا، حضرت صفیہ اپنا پیر آپ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔

بَابُ ۱۲۸ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

مردار اور بتوں کی بیع

۲۸۳ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دے دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے کہ اسے کشتیوں پر ملتے ہیں، کھالوں پر لگاتے ہیں اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، وہ حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچا

www.alahazratnetwork.org

قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کرتے اور اس کی قیمت کھا جاتے ــــ ابو عاصم، عبد الحمید، یزید، عطاء حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بَابٌ ۳۸۷ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

کتّے کی قیمت

۱۰۸۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابو بکر بن ابو عبد الرحمن سے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی خرچی اور کاہن کے حلوانے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۸۵ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ اشْتَرٰى حَجَّامًا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْاَمَةِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَاٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ انہوں نے ایک حجام خریدا۔ تو میں نے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت سے، باندی کی کمائی سے منع فرمایا اور سوئی سے گودنے والی، گدوانے والی، سود کھانے والے اور اس کے کھلانے والے اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ السَّلَمِ

کتاب السّلم

بَابٌ ۳۸۸ السَّلَمِ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

مقررہ ناپ تول میں سلم کرنا۔

۱۰۸۶ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ اَوْ قَالَ عَامَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً شَكَّ اِسْمٰعِيْلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

عمرو بن زرارہ، اسمٰعیل بن علیہ، ابن ابو نجیح، عبد اللہ بن کثیر، ابو المنہال ابی المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں سال دو سال کے لیے سلم کیا کرتے تھے یا دو اور تین سال فرمایا اس میں اسمٰعیل کو شک ہے۔ فرمایا کہ جو کھجوروں میں سلف کرے تو مقررہ تول اور مقررہ وزن میں سلف کرے۔

۱۰۸۷ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

محمد، اسمٰعیل، ابن ابو نجیح سے یہ مقررہ تول اور مقررہ وزن مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ١٣٨٩ السلم في وزن معلوم

٢٠٨٨ - حدثنا صدقة أخبرنا ابن عيينة أخبرنا ابن أبي نجيح عن عبد الله بن كثير عن أبي المنهال عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يسلفون في الثمار السنتين والثلاث فقال من أسلف في شيء ففي كيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلوم.

٢٠٨٩ - حدثنا علي حدثنا سفيان قال حدثني ابن أبي نجيح وقال فليسلف في كيل معلوم إلى أجل معلوم.

٢٠٩٠ - حدثنا قتيبة حدثنا سفيان عن ابن أبي نجيح عن عبد الله بن كثير عن أبي المنهال قال سمعت ابن عباس يقول قدم النبي صلى الله عليه وسلم وقال في كيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلوم.

٢٠٩١ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن ابن أبي المجالد ح وحدثنا يحيى حدثنا وكيع عن شعبة عن محمد بن أبي المجالد حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة قال أخبرني محمد أو عبد الله بن أبي المجالد قال اختلف عبد الله بن شداد بن الهاد وأبو بردة في السلف فبعثوني إلى ابن أبي أوفى فسألته فقال إنا كنا نسلف على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر في الحنطة والشعير والزبيب والتمر وسألت ابن أبزى فقال مثل ذلك.

مقررہ وزن میں سلم کرنا

صدقہ، ابن عیینہ، ابن ابی نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں میں دو یا تین سال کے لیے سلف کیا کرتے تھے۔ فرمایا جو تم میں سے کسی چیز میں سلف کرے تو مقررہ ماپ اور مقررہ وزن میں مقررہ مدت تک کرے۔

علی، سفیان، ابن ابی نجیح نے فرمایا کہ سلف مقررہ ماپ میں مقررہ مدت تک کرنا چاہیے۔

ابوالمنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا، مقررہ ماپ، مقررہ وزن اور مقررہ مدت (سلم میں) ہونی چاہیے۔

ابوالولید، شعبہ، ابن ابی المجالد ——— یحییٰ، وکیع، شعبہ، محمد بن ابی المجالد، حفص بن عمر، شعبہ، محمد یا عبداللہ بن ابی المجالد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن شداد بن الہاد اور ابوبردہ میں سلف کے متعلق اختلاف ہو گیا تو انہوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفیٰ کی طرف بھیجا۔ میں نے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے عہد مبارک میں سلف کیا کرتے تھے گندم، جو، کشمش اور کھجوروں میں۔ اور میں نے حضرت ابن ابزیٰ سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

باب ١٣٩٠ السلم إلى من ليس عنده أصل

٢٠٩٢ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا الشيباني حدثنا محمد بن أبي المجالد قال بعثني عبد الله بن شداد وأبو بردة

اس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو

موسیٰ بن اسماعیل سے روایت ہے کہ مجھے عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کرام نبی کریم صلی اللہ

إلى عبد الله بن أبي أوفى فقالا سله هل كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في عهد النبي صلى الله عليه وسلم يسلفون في الحنطة قال عبد الله كنا نسلف نبيط أهل الشام في الحنطة والشعير والزبيب في كيل معلوم إلى أجل معلوم قلت إلى من كان أصل المال عنده قال ما كنا نسألهم عن ذلك ثم بعثاني إلى عبد الرحمن بن أبزى فسألته فقال كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يسلفون على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ولم نسألهم ألهم حرث أم لا.

تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں گندم کے اندر سلف کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام کے کاشتکاروں سے گندم، جو اور منقی میں معینہ تول اور معینہ مدت پر سلف کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ جن کے پاس اصل سامان ہوتا تھا؟ فرمایا کہ ہم اُن سے اس کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے۔ پھر مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے پاس بھیجا تو میں نے اُن سے پوچھا فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سلف کیا کرتے اور ہم اُن سے یہ نہ پوچھتے کہ اُن کے پاس کھیتی ہے یا نہیں؟

۲۰۹۳۔ حدثنا إسحاق حدثنا خالد بن عبد الله عن الشيباني عن محمد بن أبي مجالد بهذا وقال فنسلفهم في الحنطة والشعير وقال عبد الله بن الوليد عن سفيان حدثنا الشيباني وقال والزيت حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن الشيباني وقال في الحنطة والشعير والزبيب.

اسحاق، خالد بن عبداللہ، شیبانی، محمد بن ابو مجالد نے اسے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم گندم اور جو میں سلف کیا کرتے تھے ـــــ عبداللہ بن ولید، سفیان، شیبانی نے فرمایا کہ زیتون میں ـــــ قتیبہ، جریر، شیبانی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ گندم، جو اور کشمش میں سلف کیا کرتے تھے۔

۲۰۹۴۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة أخبرنا عمرو قال سمعت أبا البختري الطائي قال سألت ابن عباس عن السلم في النخل قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع النخل حتى يؤكل منه وحتى يوزن فقال الرجل وأي شيء يوزن قال رجل إلى جانبه حتى يحرز وقال معاذ حدثنا شعبة عن عمرو قال أبو البختري سمعت ابن عباس نهى النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

ابوالبختری طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درخت کی سلم سے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے درختوں سے منع فرمایا ہے جب تک کھجوریں کھانے اور وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ایک آدمی نے کہا کہ وزن کون سی چیز کا کیا جاتا ہے۔ اُن کے پہلو سے ایک شخص نے کہا۔ جبکہ اندازہ کرنے کے قابل ہو جائیں ـــــ معاذ، شعبہ، عمرو، ابوالبختری، حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے

باب ۱۴۹۱۔ السلم في النخل

کھجوروں میں سلم کرنا

۲۰۹۵۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عمرو عن أبي البختري قال سألت ابن عمر عن السلم في النخل فقال نهى عن بيع النخل حتى يصلح وعن بيع الورق نساء بناجز وسألت ابن

ابوالبختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درختوں کی سلم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کھجور کے درختوں کی بیع سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پک جائیں اور نقد چاندی کو ادھار کے بدلے بیچنے سے۔ میں نے حضرت

www.alanazinetwork.org

عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ
أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوزَنَ.

٢٠٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَأَلْتُ
ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ
بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى
يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قُلْتُ وَمَا يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ
عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرَزَ.

باب ١٢٠٢ الْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ.

٢٠٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ.

باب ١٢٠٣ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ.

٢٠٩٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ
إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ
يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَارْتَهَنَ مِنْهُ
دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ.

باب ١٢٠٤ السَّلَمِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَبِهِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ وَالْأَسْوَدُ وَالْحَسَنُ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوفِ
بِسِعْرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مَا لَمْ يَكُ
ذَلِكَ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ.

٢٠٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ

کے درخت کی بیع کے متعلق حضرت ابن عباس سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ کھانے یا وزن کرنے کے قابل ہو جائیں۔

ابو البختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کی بیع کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں اور نقد چاندی ادھار سونے کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک کھانے یا وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ میں نے عرض کی کہ وزن کیسے ہوگا؟ آپ کے پاس بیٹھے ایک شخص نے کہا کہ اندازہ لگانے سے۔

سلم میں ضمانت دینا

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

سلم میں رہن رکھنا

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلف میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھ سے اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدت کے وعدے پر کسی یہودی سے غلہ لیا اور اس کے بدلے لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

مقررہ مدت تک سلم کرنا اسی طرح کہا ہے حضرت ابن عباس، حضرت ابو سعید، اسود اور حسن بصری نے۔ حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ معلوم نرخ پر مقررہ مدت تک غلہ لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ایسے کھیت میں سے نہ ہو جس کی صلاحیت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

ابو نعیم، سفیان، ابن ابی نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابو المنہال سے روایت

أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ۔

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا كُنَّا نُصِيبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ قُلْتُ أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ قَالَا مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔

باب ۱۴۹۵ السَّلَمِ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ۔

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الْجَزُورَ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَّرَهُ نَافِعٌ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

باب ۱۴۹۶ الشُّفْعَةِ فِي مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں میں دو سال اور تین سال کا سلف کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پھلوں کی تعداد معین اور مدت مقرر کر کے سلف کیا کرو ــــ عبداللہ بن ولید، سفیان، ابن ابی نجیح نے فرمایا کہ ناپ مقرر ہو اور وزن مقرر ہو۔

محمد بن ابی مجالد سے روایت ہے کہ ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی طرف سلف کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا تو دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیں مال غنیمت ملتا تو شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے جن سے ہم مدت مقرر کر کے گندم، جو اور کشمش کی سلف کیا کرتے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کاشتکاری کرتے تھے یا نہیں، فرمایا کہ اس کے متعلق ہم ان سے نہیں پوچھتے تھے۔

اونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ حبل الحبلہ پر اونٹنی بیچا کرتے تھے لیکن نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔ نافع نے اس کی تشریح کی کہ اونٹنی بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے۔

کتاب الشفعہ

غیر منقسم میں شفعہ ہے، جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے۔ جب حدیں قائم ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

باب عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلٰى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ وَقَالَ الْحَكَمُ اِذَا اَذِنَ لَهٗ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهٗ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بِيْعَتْ شُفْعَتُهٗ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُغَيِّرُهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهٗ۔

۲۱۰۳ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ وَقَفْتُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى اِحْدٰى مَنْكِبَيَّ اِذْ جَاءَ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّيْ بَيْتَيَّ فِيْ دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ مَا اَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ وَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُكَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اٰلَافٍ مُنَجَّمَةً اَوْ مُقَطَّعَةً قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَقَدْ اُعْطِيْتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَهَا بِاَرْبَعَةِ اٰلَافٍ وَاَنَا اُعْطٰى بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ۔

باب اَيُّ الْجِوَارِ اَقْرَبُ۔

۲۱۰۴ حَدَّثَنَا ـــ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

بیچنے سے پہلے شفیع پر شفعہ کو پیش کرنا۔ حکم کہتا ہے کہ جب بیچنے سے پہلے شفیع نے اجازت دے دی تو اس کا شفعہ نہیں رہا اور شعبی نے کہا ہے کہ جب شفیع کے سامنے بیچی جائے اور وہ اس پر اعتراض نہ کرے تو اس کا حق شفعہ نہیں رہتا۔

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت مسور بن مخرمہ آئے اور انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابو رافع آئے اور کہا: اے سعد! آپ میرے دونوں مکان جو آپ کے محلہ میں ہیں خرید لیجئے۔ حضرت سعد نے کہا خدا کی قسم میں نہیں خریدوں گا۔ حضرت مسور نے کہا خدا کی قسم آپ ضرور خریدیں گے۔ حضرت سعد نے کہا خدا کی قسم میں آپ کو چار ہزار سے زیادہ نہیں دوں گا جو قسطوں میں ادا ہوں گے۔ حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ مجھے ان کے پانچ سو دینار مل رہے ہیں۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کا شفعہ کا زیادہ حق ہے تو آپ کو چار ہزار میں نہ دیتا جبکہ مجھے ان کے پانچ سو دینار مل رہے تھے۔ پس وہ مکان انہیں دے دئیے۔

کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟

حجاج، شعبہ ـــ علی، شبابہ، شعبہ، ابو عمران، حضرت طلحہ بن عبداللہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں تو ان میں سے کس کو تحفہ بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

پارہ — ۹

كِتَابُ الْإِجَارَةِ

بابُ فِي الْإِجَارَةِ اسْتِيجَارُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِيْنُ وَالْخَازِنُ الْأَمِيْنُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ أَرَادَهُ.

٢١٠٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْأَمِيْنُ الَّذِي يُؤَدِّي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ.

٢١٠٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ.

بابُ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيْطَ.

٢١٠٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيْطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ.

بابُ اسْتِيجَارِ الْمُشْرِكِيْنَ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ أَوْ إِذَا لَمْ يُوْجَدْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ.

٢١٠٨- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ

مزدوری کا بیان

مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا: بے شک بہتر مزدور وہ جس کو تم کام پر لگاؤ، وہ ہے جو طاقت ور امانت دار ہو اور خازن امانت دار ہو اور جس کا ارادہ ہو اسے کام پر نہ لگائیں۔

محمد بن یوسف، سفیان، ابی بردہ، ابو بردہ، ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امانت دار خزانچی وہ ہے جو مالک کے حکم کے مطابق پورا کا پورا خوش دلی سے ادا کرے۔ وہ خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ عامل بننا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ جو عامل بننا چاہے ہم اسے عامل نہیں بنایا کرتے۔

چند قیراط پر بکریاں چرانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے کہا، کیا آپ نے بھی؟ فرمایا ہاں! میں بھی چند قیراط پر اہل مکہ کی چرایا کرتا تھا۔

جب کسی مشرک کو ضرورت کے وقت مزدوری پر رکھا جائے اور مسلمان دستیاب نہ ہو۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو کام پر رکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم

www.alahazratnetwork.org

عن معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير ان عائشة قالت استأجر النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر رجلاً من بني الديل ثم من بني عبد بن عدي هادياً خريتاً الخريت الماهر بالهداية قد غمس يمين حلف في آل العاص بن وائل وهو على دين كفار قريش فأمناه فدفعا اليه راحلتيهما ووعداه غار ثور بعد ثلاث ليال فأتاهما براحلتيهما صبح ثلاث فارتحلا وانطلق معهما عامر بن فهيرة والدليل الديلي فأخذ بهم وهو طريق الساحل۔

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر نے بنی دیل کے ایک آدمی کو اجرت پر رکھا جو بنی عبد بن عدی سے تھا جو راستہ جاننے میں بڑا ماہر تھا اور آل عاص بن وائل کا حلیف تھا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ دونوں نے اس پر اعتماد کر کے اپنی سواریاں اسے دیں اور غار ثور پر تین راتوں کے بعد آنے کا وعدہ لیا۔ وہ تین راتوں کے بعد صبح سویرے سواریاں لے کر آیا اور ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا دیلی روانہ ہوئے، وہ انہیں ساحل کے راستے پر لے گیا۔

باب ۱۳۰۲ اذا استأجر اجيراً ليعمل له بعد ثلاثة ايام او بعد شهر او بعد سنة جاز وهما على شرطهما الذي اشترطاه اذا جاء الاجل۔

جب کسی کو تین دن بعد یا ایک ماہ یا ایک سال کے بعد کام کرنے کے لئے مزدور رکھا اور مدت آ جائے تو دونوں اپنی شرط پر رہیں گے۔

۲۱۰۹۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل قال ابن شهاب فأخبرني عروة بن الزبير ان عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت واستأجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر رجلاً من بني الديل هادياً خريتاً وهو على دين كفار قريش فدفعا اليه راحلتيهما وواعداه غار ثور بعد ثلاث ليال براحلتيهما صبح ثلاث۔

زوجۂ نبی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر نے بنی دیل کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لئے مزدوری پر رکھا جو کفار قریش کے دین پر تھا۔ ان دونوں نے اپنی سواریاں اسے دیں اور تین راتوں کے بعد صبح کے وقت غار ثور پر سواریوں سمیت پہنچ جانے کا وعدہ لیا۔

باب ۱۳۰۳ الاجير في الغزو۔

غزوہ میں مزدور رکھنا

۲۱۱۰۔ حدثنا يعقوب بن ابراهيم حدثنا اسمعيل بن علية اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عطاء عن صفوان بن يعلى عن يعلى بن امية قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم جيش العسرة فكان من اوثق اعمالي في نفسي فكان لي اجير فقاتل انساناً فعض احدهما اصبع صاحبه فانتزع اصبعه فأندر ثنيته فسقطت فانطلق الى النبي صلى الله عليه وسلم فأهدر ثنيته وقال أفيدع اصبعه في فيك تقضمها قال احسبه قال كما يقضم الفحل قال ابن جريج وحدثني عبد الله بن ابي مليكة عن جده بمثل هذه القصة ان رجلاً عض يد رجل

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جیش العسرہ (غزوۂ تبوک) میں جہاد کیا اور یہ میرے نزدیک میرے سب اعمال میں زیادہ قابل اعتماد ہے۔ میرا ایک مزدور تھا۔ وہ ایک آدمی سے لڑ پڑا تو ان میں سے ایک نے دوسرے کی انگلی دانتوں سے کاٹی۔ اس نے جو انگلی کھینچی تو اس کا سامنے کا دانت گر گیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے دانت کا قصاص نہ دلایا اور فرمایا: کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں چھوڑ دیتا تاکہ تم اسے نر اونٹ کی طرح چبا جاتے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے اپنے دادا جان سے یہی واقعہ روایت کیا کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ دانتوں سے کاٹا تو اس کا دانت گر گیا اور حضرت ابو بکر نے اس کا قصاص نہ دلایا۔

www.alahazratnetwork.org

فَاسْتَرْضَيْتُهُ فَقَدَّرَهَا أَبُو بَكْرٍ

بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْأَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ لِقَوْلِهِ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ. يَأْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيهِ أَجْرًا وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ أَجَرَكَ اللّٰهُ.

جب کسی کو اُجرت پر رکھے اور اُسے مدت بتا دے لیکن کام نہ بتائے، بسبب فرمانِ الٰہی کہ میں چاہتا ہوں کہ ان دو لڑکیوں میں سے ایک بیٹی کا نکاح آپ سے کر دوں ... اللہ تعالیٰ ہماری بات پر گواہ ہے۔ کہا جاتا ہے یَأْجُرُ فُلَانًا کا مطلب ہے کہ مزدوری دیتا ہے اور اسی سے ہے جو تعزیت کے وقت آجَرَكَ اللّٰهُ کہا جاتا ہے۔

بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى أَنْ يُقِيمَ حَائِطًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ جَازَ.

کسی کو ایک مزدوری پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو سیدھا کھڑا کر دے، یہ جائز ہے۔

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ.

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس، اسی طرح ان کے علاوہ نے بھی، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں چلے یہاں تک کہ ایک دیوار کو جو گرنے والی تھی۔ سعید نے ہاتھ کے اشارے سے کہا، یوں ہاتھ اٹھا کر سیدھا کیا۔ یعلیٰ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید نے کہا کہ اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھی ہو گئی۔ کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر مزدوری لے لیتے۔ سعید نے کہا، تاکہ مزدوری سے کھاتے۔ (یہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا واقعہ ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے)

بَابُ الْإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ.

دوپہر تک مزدوری پر رکھنا

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قِيرَاطَيْنِ فَأَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا مَا لَنَا أَكْثَرَ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری اور اہلِ کتاب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے کام پر مزدور رکھے اور کہا: کون ہے جو صبح سے دوپہر تک میرا ایک قیراط پر کام کرے؟ پس یہود نے کام کیا۔ پھر کہا کہ کون ہے جو دوپہر سے نمازِ عصر تک ایک قیراط پر کام کرے؟ پس عیسائیوں نے کام کیا۔ کہا کون ہے جو عصر سے غروبِ آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے۔ پس وہ تم ہو۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم سے کام زیادہ لیا اور ہمیں مزدوری کم دی گئی۔ فرمایا کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم دیا؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے، جس کو چاہوں دوں۔

مَنْ أَشَاءُ۔

بَابٌ ١٢٠ الْإِجَارَةِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ۔

٢١١٣۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودُ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ۔

بَابٌ ١٢١ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ أَجْرَ الْأَجِيرِ۔

٢١١٤۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ۔

بَابٌ ١٢٢ الْإِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔

٢١١٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوا أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا

نمازِ عصر تک کام پر رکھنا

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کام پر آدمی لگائے اور کہا کون ہے جو نصف النہار تک ایک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس یہود نے ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر تم وہ لوگ ہو جنہوں نے نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر کام کیا۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری کم ملی۔ فرمایا کیا میں نے تمہارے حق میں کچھ کمی کی ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز تین آدمیوں کا میں مخالف ہوں گا۔ ایک وہ آدمی جس نے میرا نام لے کر عہد کیا اور عہد شکنی کی۔ دوسرا وہ جس نے آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ جس نے کسی کو مزدور رکھا اور پورا کام لے کر اسے مزدوری نہ دی۔

عصر سے شام تک کے لیے مزدور رکھنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے کام پر آدمی لگائے ان کے لیے شام تک کام کی مزدوری مقرر کی۔ پس بعض نے نصف النہار تک اس کا کام کیا اور کہا کہ ہمیں مزدوری کی ضرورت نہیں جو تم نے مقرر کی اور ہم نے جو کام کیا وہ چھوڑا۔ اس نے ان سے کہا کہ ایسا نہ کرو بلکہ باقی بھی کام کر دو۔ اور اپنی پوری مزدوری لے لو۔ انہوں نے انکار کیا اور چھوڑ گئے۔ تو اس نے ان کے بعد دوسرے آدمی کام پر لگائے اور ان سے کہا کہ تم آج کا دن کام

www.alahazratnetwork.org

فأبوا وتركوا واستأجر آخرين بعدهم فقال لهم أكملا بقية يومكما هذا ولكما الذي شرطت لهم من الأجر فعملوا حتى إذا كان حين صلاة العصر قالا لك ما عملنا باطل ولك الأجر الذي جعلت لنا فيه فقال لهما أكملا بقية عملكما فإن ما بقي من النهار شيء يسير فأبيا واستأجر قوما أن يعملوا له بقية يومهم فعملوا بقية يومهم حتى غابت الشمس واستكملوا أجر الفريقين كليهما فذلك مثلهم ومثل ما قبلوا من هذا النور.

کرو اور تمہیں وہی دوں گا جو ان سے طے کیا تھا۔ انھوں نے کام کیا لیکن جب نماز عصر کا وقت ہوا تو کہا ہم نے اپنا کام اور اس کی مقررہ مزدوری کا دونوں چیزیں آپ کے لیے چھوڑیں۔ ان دونوں جماعتوں سے کہا گیا کہ اپنا باقی کام کر لو کیونکہ تھوڑا سا دن رہ گیا ہے مگر انھوں نے انکار کر دیا۔ پھر باقی دن کے لیے دوسرے آدمیوں کو کام پر لگایا تو انھوں نے کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا پس انھیں دوسرے دونوں گروہوں کی مزدوری بھی مل گئی پس یہ انکی مثال ہے جنھوں نے اس نور کو قبول کیا۔

باب ۱۲ من استأجر أجيرا فترك الأجير أجره فعمل فيه المستأجر فزاد ومن عمل في مال غيره فاستفضل.

جو مزدور رکھے اور پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے مستاجر اس پر محنت کرکے اسے بڑھا لے۔

۲۱۲۶- حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري حدثني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انطلق ثلاثة رهط ممن كان قبلكم حتى أووا المبيت إلى غار فدخلوه فانحدرت صخرة من الجبل فسدت عليهم الغار فقالوا إنه لا ينجيكم من هذه الصخرة إلا أن تدعوا الله بصالح أعمالكم فقال رجل منهم اللهم كان لي أبوان شيخان كبيران وكنت لا أغبق قبلهما أهلا ولا مالا فنأى بي في طلب شيء يوما فلم أرح عليهما حتى ناما فحلبت لهما غبوقهما فوجدتهما نائمين وكرهت أن أغبق قبلهما أهلا أو مالا فلبثت والقدح على يدي أنتظر استيقاظهما حتى برق الفجر فاستيقظا فشربا غبوقهما اللهم إن كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك ففرج عنا ما نحن فيه من هذه الصخرة فانفرجت شيئا لا يستطيعون الخروج قال النبي صلى الله عليه وسلم وقال الآخر اللهم كانت لي ابنة عم كانت أحب الناس

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی جا رہے تھے کہ ایک غار میں پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر لڑھک کر غار سے ان کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ انھوں نے کہا کہ اب اس پتھر سے نجات نہیں ملے گی مگر یہ کہ اپنے کسی نیک کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور میں ان سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے کسی کام کے باعث زیادہ دیر ہو گئی اور وہ سو گئے۔ میں نے ان کے لیے دودھ دوہا تو وہ سو رہے تھے جبکہ میں نے ان سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا ناپسند کیا میں انتظار کرتا رہا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا کہ وہ جاگ کر دودھ پئیں یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہم سے ہٹا دے جس میں ہم پھنسے ہیں۔ پس وہ تھوڑا سا ہٹ گیا لیکن نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا بولا کہ اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جس کو میں سب سے زیادہ چاہتا تھا میرا دل اس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے بچتی رہی حتیٰ کہ ایک سال اسے فقر و فاقہ میرے پاس لایا۔ میں نے اسے ایک سو بیس دینار دے کر وہ

[illegible]

[illegible]

www.alahazratnetwork.org

إذا قال ربها بكن ما كان من زرع وثمر لك أو بيني وبينك فلا بأس به. وقال النبي صلى الله عليه وسلم المسلمون عند شروطهم.

۲۱۱۸ – حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد حدثنا معمر عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تتلقى الركبان ولا يبيع حاضر لباد. قلت يا ابن عباس ما قوله لا يبيع حاضر لباد قال لا يكون له سمسارا.

کہ جو اُس میں پیدا ہو وہ میرے اور تمہارے درمیان نصف نصف ہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قافلے والوں سے آگے جا کر ملا جائے اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع کرے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابن عباس! لا یبیع حاضر لباد کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ اُن کے لیے دلالی نہ کرے۔

باب ۱۳۲۱ هل يؤاجر الرجل نفسه من مشرك في أرض الحرب.

دارالحرب میں مزدوری پر کسی مشرک کا کام کرنا

۲۱۱۹ – حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش عن مسلم عن مسروق حدثنا خباب قال كنت رجلا قينا فعملت للعاص بن وائل فاجتمع لي عنده فأتيته أتقاضاه فقال لا والله لا أقضيك حتى تكفر بمحمد فقلت أما والله حتى تموت ثم تبعث فلا قال وإني لميت ثم مبعوث قلت نعم قال فإنه سيكون لي ثم مال وولد فأقضيك فأنزل الله تعالى أفرأيت الذي كفر بآياتنا وقال لأوتين مالا وولدا.

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا تو میری کچھ مزدوری اُس کی طرف رہ گئی۔ جب اُس سے تقاضا کرنے گیا تو اُس نے کہا خدا کی قسم نہیں دوں گا جب تک تم محمد کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تم مر جاؤ اور پھر اُٹھائے جاؤ۔ کہا کہ کیا میں مرنے کے بعد اُٹھایا جاؤں گا؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا تو اُس وقت مجھے مال دیا جائے گا اور اولاد، تو ادا کر دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا: کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہا کہ مجھے مال و اولاد ملیں گے۔

باب ۱۳۲۲ ما يعطى في الرقية على أحياء العرب بفاتحة الكتاب.

وقال ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم أحق ما أخذتم عليه أجرا كتاب الله. وقال الشعبي لا يشترط المعلم إلا أن يعطى شيئا فليقبله. وقال الحكم لم أسمع أحدا كره أجر المعلم. وأعطى الحسن دراهم عشرة. ولم ير ابن سيرين بأجر القسام بأسا. وقال كان يقال السحت الرشوة في الحكم وكانوا يعطون على الخرص.

سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے کچھ دیا جانا

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب زیادہ حق رکھتی ہے کہ اُس پر کچھ لیا جائے۔ شعبی نے فرمایا کہ معلم کوئی شرط نہ کرے مگر دیا جائے تو اُسے قبول کر لے۔ حکم کا قول ہے کہ میں نے کسی کو نہیں سنا جس نے معلم کی اُجرت کو ناپسند کیا ہو۔ حسن بصری نے دس درہم دیے اور ابن سیرین نے بانٹنے والے کی اُجرت میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا اور کہا جاتا تھا کہ سُحت حکم میں رشوت دینے کو کہتے ہیں اور لوگ اندازہ کرنے کی اُجرت دیا کرتے۔

۲۱۲۰ – حدثنا أبو النعمان حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن أبي المتوكل عن أبي سعيد قال انطلق نفر

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت سفر میں نکلی تو وہ عرب کے

مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَدِّدُهَا حَتَّى سَكَنَ غَضَبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ قَالَ مُسَدَّدٌ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ أَوْ مَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ شَكَّ غَيْلَانُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ أَوَ يُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں؟ آپ غصے ہوئے۔ [illegible] اللہ کے غصے سے اور اس کے رسول کے غصے سے پناہ مانگتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی کہتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ جاتا رہا۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ! جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔ [illegible] جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟ عرض کیا جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ عرض کیا جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے اور رمضان سے رمضان تک یہ ہمیشہ کا روزہ ہے، اور عرفہ کے دن کا روزہ، میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، اور عاشورہ کا روزہ، میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ [illegible] وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

باب ١٢٦ فِي صَوْمِ شَوَّالٍ

[illegible]

١٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ هَارُونَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ.

حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible] رمضان اور اس کے بعد والے مہینے کے اور ہر بدھ اور جمعرات کے روزے رکھ، تو گویا تم نے ہمیشہ روزہ رکھ لیا۔

باب ۳۲۶ خراج الحجام

۲۱۲۲۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا وهیب حدثنا ابن طاوس عن ابن عباس قال احتجم النبی صلی الله علیه وسلم واعطی الحجام اجره۔

۲۱۲۳۔ حدثنا مسدد حدثنا یزید بن زریع عن خالد عن عکرمة عن ابن عباس قال احتجم النبی صلی الله علیه وسلم واعطی الحجام اجره ولو علم کراهیة لم یعطه۔

۲۱۲۴۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا مسعر عن عمرو بن عامر قال سمعت انسا یقول کان النبی صلی الله علیه وسلم یحتجم ولم یکن یظلم احدا اجره۔

باب ۳۲۷ من کلم موالی العبد ان یخففوا عنه من خراجه۔

۲۱۲۵۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن حمید الطویل عن انس بن مالک قال دعا النبی صلی الله علیه وسلم غلاما حجاما فحجمه وامر له بصاع او صاعین او مد او مدین وکلم فیه فخفف من ضریبته۔

باب ۳۲۸ کسب البغی والاماء وکره ابراهیم اجر النائحة والمغنیة وقول الله تعالی لتبتغوا عرض الحیوة الدنیا ومن یکرههن فان الله من بعد اکراههن غفور رحیم۔ فتیاتکم اماؤکم۔

۲۱۲۶۔ حدثنا قتیبة بن سعید عن مالک عن ابن شهاب عن ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام عن ابی مسعود الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن۔

۲۱۲۷۔ حدثنا مسلم بن ابراهیم حدثنا شعبة

پچھنے لگانے کی اُجرت

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری دی۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُجرت عطا فرمائی۔ اگر آپ اسے ناپسند کرتے تو کبھی عطا نہ فرماتے۔

مسعر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور مزدوری کے سلسلے میں آپ کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اس کی مزدوری کم کریں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو بلایا جس سے پچھنے لگوائے اور اُسے ایک صاع یا دو صاع یا ایک مد یا دو مد دینے کا حکم فرمایا اور گفتگو کر کے اس کے خراج میں کمی کروائی۔

بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی۔ ابراہیم نخعی نے رونے والی اور گانے والی کی اُجرت کو مکروہ سمجھا ہے اور ارشاد ربانی ہے۔ تاکہ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کرو اور جو تمہاری لونڈیوں میں سے اسے ناپسند کرے تو اللہ ان کے ناپسند کرنے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ فَتَيَاتِكُمْ یعنی تمہاری لونڈیاں۔

قتیبہ بن سعید، امام مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ اور کاہن کی اُجرت سے منع فرمایا ہے۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابوحازم سے روایت ہے

عن محمد بن زياد عن أبي هريرة قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن كسب الإماء۔

کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی حرام کاری کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

باب ١٣٩ عسب الفحل

١٢٢٨ — حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث وإسماعيل بن إبراهيم عن علي بن الحكم عن نافع عن ابن عمر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل۔

نر سے جفتی کرانے کی اجرت

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نر سے جفتی کرانے کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

باب ١٤٠ إذا استأجر أرضا فمات أحدهما

وقال ابن سيرين ليس لأهله أن يخرجوه إلى تمام الأجل وقال الحكم والحسن وإياس بن معاوية تمضى الإجارة إلى أجلها وقال ابن عمر أعطى النبي صلى الله عليه وسلم خيبر بالشطر فكان ذلك على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وصدرا من خلافة عمر ولم يذكر أن أبا بكر وعمر جددا الإجارة بعدما قبض النبي صلى الله عليه وسلم۔

جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے۔ ابن سیرین نے کہا کہ اس کے گھر والوں کو مدت پوری ہونے سے پہلے واپس لینے کا حق نہیں ہے۔ حکم، حسن بصری اور ایاس بن معاویہ کے نزدیک اس کی آخری مدت تک معاملہ رہے گا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین ٹھیکے پر دی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کی ابتدائے خلافت تک یہی معمول رہا اور اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر یا حضرت عمر نے اس معاملے کی تجدید کی ہو۔

١٢٢٩ — حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جويرية بن أسماء عن نافع عن عبد الله قال أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر اليهود أن يعملوها ويزرعوها ولهم شطر ما يخرج منها وأن ابن عمر حدثه أن المزارع كانت تكرى على شيء سماه نافع لا أحفظه وأن رافع بن خديج حدث أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء المزارع وقال عبيد الله عن نافع عن ابن عمر حتى أجلاهم عمر۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ اس میں کام کریں اور کاشتکاری کریں اور پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا۔ حضرت ابن عمر نے انہیں بتایا کہ زمین کرائے پر دی جاتی تھی جس کا نافع نے نام لیا لیکن مجھے یاد نہیں۔ اور حضرت رافع بن خدیج نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ عبید اللہ نے نافع کے ذریعے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے انہیں جلا وطن کر دیا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كتاب الحوالات

باب ١٤١ في الحوالة وهل يرجع في الحوالة

وقال الحسن وقتادة إذا كان يوم أحال عليه مليا جاز وقال ابن عباس يتخارج الشريكان

قرض دوسرے کے ذمے ڈالنا، کیا حوالہ کرنے کے بعد رجوع ہو سکتا ہے۔ حسن اور قتادہ نے کہا کہ جس روز حوالہ کیا اگر وہ مالدار تھا تو جائز ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دو شریک ...

اَهْلُ الْمِيرَاثِ فَيَأْخُذُ هٰذَا عَيْنًا وَهٰذَا دَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِاَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهٖ۔

٢١٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

تو دوسرا قرضہ ہلاک یا ادا نہ ہو گیا تو دوسرے سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی کا قرض تم میں سے کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو اسے قبول کرنا چاہیے۔

بَابٌ اِذَا اَحَالَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهٗ رَدٌّ۔

جب قرض کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو رد کرنا اسکے لیے مناسب نہیں ہے

٢١٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ اُتْبِعَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور قرض مالدار کے حوالے کیا جائے تو قبول کرے۔

بَابٌ اِنْ اَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلٰى رَجُلٍ جَازَ۔

جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے۔

٢١٣٢ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلٰثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلٰثَةُ دَنَانِيرَ قَالَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے: نہیں۔ پس اس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا اور لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی گئی: ہاں۔ فرمایا: کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ تین دینار۔ پس اس پر نماز پڑھی۔ پھر تیسرا لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا: کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ تین دینار۔ فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابوقتادہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے اور اس کا قرض میرے ذمہ ہے۔ پس آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْكَفَالَةِ

بَابُ ١٢٢٦ . الْكَفَالَةُ فِي الْقَرْضِ وَالدُّيُونِ بِالْأَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَأَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيلًا حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهُ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيرٌ وَالْأَشْعَثُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُرْتَدِّينَ اسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَكَمُ يَضْمَنُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا قَالَ فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ كَفَى بِاللّٰهِ كَفِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللّٰهِ كَفِيلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِكَ وَأَنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

ذمہ داری کا بیان

کفالت، قرض میں مالی اور جانی ذمہ داری لینا۔ ابوالزناد نے محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کر لی تھی۔ حمزہ نے اس آدمی کا ضامن لیا یہاں تک کہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ حضرت عمر اس کو سو کوڑے لگا چکے تھے۔ آپ نے ان کی تصدیق کی اور ناواقفیت کی وجہ سے عذر کو قبول کیا۔ جریر اور اشعث نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرتدوں کے بارے میں کہا کہ ان سے توبہ کرائیے اور ان کا ضامن لیجئے۔ انہوں نے توبہ کی اور ان کے قبیلے والے ضامن ہوئے۔ حماد کہتا ہے کہ اگر ضامن ہونے کے بعد وہ مر جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے اور حکم کہتے ہیں کہ وارث سے ضمانت والا مال لیا جائے گا۔ [illegible] حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار ادھار مانگے۔ اس نے کہا گواہ لاؤ تاکہ میں ان کو گواہ بنا لوں۔ اس نے کہا اللہ ہی بطور گواہ کافی ہے۔ اس نے کہا کوئی ضامن لاؤ۔ دوسرے نے کہا ضمانت کے لیے اللہ کافی ہے۔ کہا آپ نے سچ کہا۔ پس اس نے ایک مدت تک کے لیے دے دیئے۔ وہ سمندر میں سفر کو نکلا اور اپنی حاجت پوری کی۔ پھر سواری تلاش کی تاکہ مقررہ مدت تک پہنچ جائے لیکن کوئی سواری نہ ملی۔ پس اس نے ایک لکڑی لی اور اسے کھوکھلا کر کے اس میں ایک ہزار دینار رکھے اور اپنے ساتھی کے نام ایک خط بھی رکھ دیا۔ پھر اس کا منہ بند کر کے سمندر پر لایا اور کہا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار ادھار لیے تھے۔ اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہا اللہ ضامن کافی ہے۔ وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ اس نے گواہ مانگا تو میں نے کہا اللہ گواہ کافی ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری ملے جس کے ذریعے اس کا مال بھیج دوں لیکن

www.alahazratnetwork.org

فَرَمٰى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلٰى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتٰى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدّٰى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ دِينَارٍ رَاشِدًا۔

ڈال کر سمندر میں پھینک دی یہاں تک کہ وہ بہہ گئی۔ پھر وہ لوٹ آیا اور سواری کی تلاش کرتا رہا کہ اپنے شہر کو جائے۔ ایک روز قرض خواہ باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو تو وہ لکڑی مل گئی جسے وہ گھر والوں کا ایندھن بنانے کے لیے لے گیا۔ جب اسے چیرا تو رقم اور خط برآمد ہوا۔ پھر قرض لینے والا آیا اور ہزار دینار لایا اور کہا کہ خدا کی قسم میں برابر سواری کی کوشش کرتا رہا کہ آپ کے پاس مال پہنچا دوں لیکن سواری نہ ملی جس سے میں پہنچ جاتا۔ قرض خواہ نے کہا۔ کیا آپ نے کوئی چیز میری طرف بھیجی تھی؟ کہا کہ جس سواری سے میں آیا ہوں اس سے پہلے کوئی سواری نہ ملی۔ کہا کہ جو کچھ تم نے لکڑی کے ذریعے بھیجا اللہ تعالیٰ نے مجھ تک پہنچا دیا۔ پس وہ اپنے ہزار دینار بخوشی واپس لے گیا۔

بَابُ ۱۳۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ۔

ارشادِ باری: جن سے تم نے قسم کھا کر عہد کیا ان کا حصہ انہیں دے دو۔

۲۱۳۳ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرِيُّ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نَسَخَتْهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ اور وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کے متعلق فرمایا کہ مہاجرین جب مدینہ منورہ میں آئے تو مہاجر انصاری کا وارث بنتا۔ ذوالارحام حضرات کے علاوہ اس مواخات کے باعث جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قائم فرمائی تھی۔ جب آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو وہ بات منسوخ ہو گئی پھر فرمایا: وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ تو مدد، تعاون اور خیر خواہی کرنا رہ گیا لیکن میراث کی بات گئی اور اس کے لیے وصیت کر دی جاتی۔

۲۱۳۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتۂ مواخات قائم فرمایا۔

۲۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ

عاصم سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے آپ سے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ اسلام میں

www.alahazratnetwork.org

النبي صلى الله عليه وسلم قال لا حلف في الإسلام فقال
قد حالف النبي صلى الله عليه وسلم بين قريش
والأنصار في داري.

باب [illegible] من تكفل عن ميت دينا فليس له
أن يرجع وبه قال الحسن.

٢١٣٦ - حدثنا أبو عاصم عن يزيد بن أبي عبيد
عن سلمة بن الأكوع أن النبي صلى الله عليه وسلم
أتي بجنازة ليصلي عليها فقال هل عليه من دين قالوا
لا فصلى عليه ثم أتي بجنازة أخرى فقال هل عليه
من دين قالوا نعم قال صلوا على صاحبكم قال أبو قتادة
علي دينه يا رسول الله فصلى عليه.

٢١٣٧ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان
حدثنا عمرو سمع محمد بن علي عن جابر بن
عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لو قد جاء
مال البحرين قد أعطيتك هكذا وهكذا وهكذا فلم يجئ
مال البحرين حتى قبض النبي صلى الله عليه
وسلم فلما جاء مال البحرين أمر أبو بكر فنادى
من كان له عند النبي صلى الله عليه وسلم
عدة أو دين فليأتنا فأتيته فقلت إن النبي
صلى الله عليه وسلم قال لي كذا وكذا فحثى
لي حثية فعددتها فإذا هي خمس مائة وقال
خذ مثليها.

باب [illegible] جوار أبي بكر في عهد النبي صلى
الله عليه وسلم وعقده.

٢١٣٨ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن
عقيل قال ابن شهاب فأخبرني عروة بن الزبير
أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت
لم أعقل أبوي إلا وهما يدينان الدين وقال أبو صالح
حدثني عبد الله عن يونس عن الزهري قال

کہا حضرت نہیں ہے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو قریش
اور انصار کے درمیان حلف کروایا وہ میرے غریب خانے میں ہوا
تھا۔

جو کسی میت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اسے پھرنے کا
حق نہیں ہے۔ حسن بصری کا یہی قول ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اس پر نماز پڑھی جائے۔ فرمایا
کیا اس کے ذمہ قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں، تو اس کی نماز پڑھی۔ پھر دوسرا
جنازہ لایا گیا تو فرمایا کیا اس کے ذمہ قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے ہاں،
فرمایا اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابو قتادہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
اس کا قرض میرے ذمے ہے، پس آپ نے نماز پڑھی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بحرین کا مال آیا تو تمہیں اتنا اتنا اور
اتنا دوں گا۔ لیکن بحرین کا مال آیا نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
وصال ہو گیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابو بکر نے منادی کرنے کا حکم دیا
کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا جس کا قرض
ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا۔ آپ نے ایک لپ بھر
کر دیا، میں نے شمار کیے تو پانچ سو تھے، فرمایا اتنے ہی اور
لے لو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابو بکر کا
پناہ دینا اور معاہدہ کرنا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب سے میں نے ہوش
سنبھالا تو اپنے والدین کو دین حق پر عمل کرتے ہوئے پایا۔ یونس نے زہری
سے روایت کی ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے
ہوش نہیں سنبھالا مگر اپنے والدین کو دین حق پر عمل کرتے ہوئے پایا اور

أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذٰلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔

ہے تاکہ قریش کے لوگ بھی یہ بات نہیں چاہتے کہ ہماری عورتوں اور بچوں کو فتنہ میں مبتلا کریں، پس اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر قناعت کریں تو ٹھیک ہے اور اگر اس کا اعلان کیا جائے تو آپ کا ذمہ واپس کر دیں کیونکہ ہم آپ کے ذمہ کو توڑنا پسند نہیں کرتے اور ابوبکر کو علانیہ عبادت کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ابن دغنہ حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہا آپ کو معلوم ہے کہ جس شرط پر میں نے آپ سے عہد کیا تھا اس پر قائم رہیں ورنہ میرا ذمہ واپس کر دیں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ اہل عرب یہ سنیں کہ میں نے ایک آدمی کا ذمہ لیا تھا اور وہ توڑ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا میں تمہارا ذمہ واپس کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی پناہ پر راضی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دنوں مکہ مکرمہ میں تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمہارا ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے کہ وہ شور زمین ہے کھجوروں والی جو دو پتھریلے میدانوں کے درمیان ہے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کا ذکر کیا تو جس نے ہجرت کرنی تھی وہ بھی مدینہ منورہ کو چلے گئے اور جو پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے بھی ہجرت کی تیاری کی تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو مجھے امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ کو بھی اس کی امید ہے؟ فرمایا ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو روک رکھا اور دو اونٹنیوں کو چار مہینے تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔

بَابُ الدَّيْنِ

۲۱۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

قرض کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو پوچھتے کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ قرض ادا کرنے کے لئے چھوڑا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھ دیتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتوحات سے نوازا تو فرمایا کہ میں مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہوں پس جو مسلمان فوت ہو جائے اور قرض چھوڑ جائے تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

بَابٌ ۹۲۲ وَكَالَةُ الشَّرِيكِ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا.

۲۱۴۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا.

۲۱۴۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ.

بَابٌ ۹۲۳ إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الْحَرْبِ أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَازَ.

۲۱۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِأَنْ يَحْفَظَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ وَأَحْفَظَهُ فِي صَاغِيَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَا أَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُهُ عَبْدَ عَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لِأُحْرِزَهُ حِينَ نَامَ النَّاسُ فَأَبْصَرَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيقٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي آثَارِنَا فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَلْحَقُونَا خَلَّفْتُ لَهُمُ ابْنَهُ لِأَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ

خدا کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وکالت کا بیان

تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور پھر اُنھیں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کیے ہوئے اونٹ کی جھول خیرات کرنے کا حکم دیا اور اس کی کھال کا بھی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے انھیں کچھ بکریاں عطا فرمائیں تو بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ اس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر ہوا تو فرمایا۔ اُسے ذبح کر لو۔

جب مسلمان کسی حربی کو دار الحرب یا دار الاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اُمیہ بن خلف کے لیے خط لکھا کہ مکہ میں میرے سامان کی حفاظت کرے اور میں مدینہ منورہ میں اس کے سامان کی حفاظت کروں۔ جب میں نے لفظ رحمٰن کا ذکر کیا تو اس نے کہا، میں رحمٰن کو نہیں جانتا۔ آپ اپنا وہی نام لکھیں جو دورِ جاہلیت میں تھا۔ پس میں نے عبد عمرو لکھا۔ جب غزوۂ بدر کا دن آیا تو میں اسے بچانے کے لیے پہاڑ کی طرف لے گیا جب کہ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ پس حضرت بلال نے اسے دیکھ پایا۔ وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں جا کھڑے ہوئے۔ کہا کہ یہ اُمیہ بن خلف ہے، اگر یہ بچ گیا تو میں نہیں بچ سکوں گا۔ تو ان کے ساتھ کچھ انصاری ہمارے نشانات دیکھتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ جب مجھے خطرہ ہوا کہ ہم سے وہ آ ملیں گے تو میں نے اس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ وہ اس کے ساتھ مشغول رہیں گے، اسے قتل کر دیا اور ہمیں تلاش کرنے لگے اور

شَغَلَهُمْ فَأَبَوْا حَتَّى يَتْبَعُونَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا فَلَمَّا أَدْرَكُونَا قُلْتُ لَهُ ابْرُكْ فَبَرَكَ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ فَتَخَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِينَا ذٰلِكَ الْأَثَرَ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ۔

جسم بہت بھاری تھا جب وہ ہم تک پہنچ گئے تو میں نے ان سے کہا بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ گیا میں نے اپنے آپ کو اس کے اوپر گرا دیا۔ انہوں نے میرے نیچے سے تلواریں ماریں اور قتل کر دیا اور تلوار کا ایک زخم میرے پیر پر بھی لگا اور حضرت عبد الرحمن بن عوف اپنے پیر کی پشت پر وہ نشان ہمیں دکھایا کرتے تھے۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيزَانِ وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ۔

صراف اور ترازو میں کسی کو وکیل بنانا۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر نے صرف میں وکیل بنایا تھا۔

۲۱۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟ فَقَالَ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا تو وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں عرض کی کہ ہم ایک صاع کھجوریں دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین کے بدلے لیتے ہیں فرمایا ایسا نہ کیا کرو بلکہ سب کو درہموں کے بدلے بیچ دیا کرو اور پھر ان درہموں سے عمدہ کھجوریں خرید لیا کرو اور وزن سے بکنے والی چیزوں کا بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي أَوِ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ۔

جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا کسی چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے ڈر سے ذبح یا درست کر دے۔

۲۱۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهُ وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَيُعْجِبُنِي أَنَّهَا أَمَةٌ وَأَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهُ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہماری بکریاں سلع کے مقام پر چرا کرتی تھیں۔ ہماری لونڈی نے ایک بکری کو قریب المرگ دیکھا تو پتھر توڑ کر اس کے ساتھ ذبح کر دی۔ انہوں نے کہا مت کھانا جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں یا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پوچھنے کے لئے کسی کو بھیجوں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا یا کسی کو بھیجا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ لونڈی نے ذبح کیا۔ عبدہ نے عبید اللہ سے اس کی متابعت کی ہے۔

بَابُ وَكَالَةِ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ

حاضر یا غائب کو وکیل بنانا جائز ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو

www.alahazratnetwork.org

وَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو إِلَى قَهْرَمَانِهِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يُزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ.

٢١٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

بَاب ١٣٢٢ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ.

٢١٤٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً.

بَاب ١٣٢٣ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيلٍ أَوْ شَفِيعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِينَ سَأَلُوهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبِي لَكُمْ.

٢١٤٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غائب تھے اپنے وکیل کو لکھا کہ وہ موجود نہیں تھا کہ ان کے گھر کے چھوٹے بڑوں کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمے ایک خاص عمر کا اونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے فرمایا اسے دے دو۔ لوگوں نے تلاش کیا تو اس عمر کا نہ ملا، اس سے زیادہ عمر کا ملا۔ فرمایا کہ وہی دے دو۔ اس نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا حق دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادا کرنے میں اچھا ہو۔

قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا اور اس نے سختی کی تو آپ کے صحابہ نے اسے پیچھا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جانے دو کیونکہ قرض خواہ کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اسے اتنی ہی عمر کا اونٹ دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس سے زیادہ عمر کا ہے۔ فرمایا وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز ہبہ کی جائے

تو جائز ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہوازن کے وفد سے فرمایا جب انہوں نے غنیمتوں کا سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا حصہ دے سکتا ہوں۔

عروہ نے حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جبکہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا ہوا تھا تو انہوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس کرنے کا سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ مجھے وہ بات زیادہ پسند ہے جو زیادہ سچی ہو۔ تم دونوں میں سے ایک چیز لے سکتے ہو، قیدی یا مال۔ میں تو ان کا انتظار کر

أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا.

بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ.

٢١٢٨ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ قَالَ أَمَعَكَ قَضِيبٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَعْطِنِيهِ فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ

ہوا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو طائف سے واپسی کے وقت دس دن سے زیادہ انتظار کرتے رہے تھے جب ان پر واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو میں سے ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انہوں نے کہا ہم اپنے قیدیوں کو لیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں میں کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ اما بعد۔ یہ تمہارے بھائی توبہ کر کے آگئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے قیدی ان کو واپس کر دوں۔ پس تم میں سے جو خوشی سے ایسا کرنا چاہے وہ ایسا کرے اور جو یہ چاہے کہ اس کا حصہ اس کے پاس رہے یہاں تک کہ ہم اسے پہلے مال سے دیں جو اللہ تعالیٰ ہمیں بطور غنیمت دے وہ ایسا کرے۔ لوگوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر ایسا کرنے پر خوشی سے تیار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ تم واپس جاؤ یہاں تک کہ تمہارے سردار آ کر ہمیں بتائیں۔ پس لوگ لوٹ گئے اور ان کے سرداروں نے بات کی پھر وہ واپس آئے اور انہوں نے بتایا کہ لوگ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔

جب کسی کو کچھ دینے کے لئے وکیل بنایا جائے اور مقدار نہ بتائی جائے تو وکیل اتنا دے جو لوگوں کے دستور کے مطابق ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں سست رفتار اونٹ پر سوار تھا جو سب سے پیچھے رہ گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ کون ہے؟ عرض کی جابر بن عبداللہ۔ فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میرا اونٹ سست رفتار ہے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چھڑی ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا وہ مجھے دو۔ میں نے چھڑی دی تو آپ نے اسے مارا اور ڈانٹا۔ پس وہ اس وقت سے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ سب سے آگے ہو گیا۔ فرمایا اسے میرے ہاتھ بیچ دو۔ میں نے عرض کی یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا میرے ہاتھ بیچ دو۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے چار دینار

www.alahazratnetwork.org

أَقْبَلَ الْقَوْمُ قَالَ بِعْنِيهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِعْنِيهِ قَالَ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَذَلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اقْضِهِ وَزِدْهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَزَادَهُ قِيرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

بَابُ ١٤٣٤ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ.

٢١٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

بَابُ ١٤٣٥ إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا

فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا

یہ خرید لیا اور مدینہ منورہ تک میں اس پر سوار رہا۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مکان کی طرف جانے لگا۔ فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ایک عورت سے شادی کی ہے جو بیوہ تھی۔ فرمایا کنواری کے ساتھ کیوں نہ کی کہ تم اسے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی۔ عرض گزار ہوا کہ میرے والد محترم فوت ہو گئے اور کئی بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں، لہٰذا میں نے چاہا کہ کسی تجربہ کار اور بیوہ عورت سے شادی کروں۔ فرمایا یہ بات ہے۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا اے بلال! انہیں ادا کرو اور زیادہ دو۔ پس انہوں نے چار دینار دیئے اور ایک قیراط زیادہ دے دیا۔ حضرت جابر فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زیادہ عطا فرمایا ہوا مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور وہ قیراط حضرت جابر بن عبداللہ کی تھیلی سے جدا نہیں ہوتا تھا۔

نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کر دی۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا کہ تمہارے پاس جو قرآن ہے اس کے بدلے ہم نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن موکل اُسے اجازت دے تو جائز ہے۔ عثمان بن ہیثم ابو عمرو، عوف، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک نے آ کر لپ بھر بھر کر غلہ لینا شروع کیا تو میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اُس نے کہا کہ میں محتاج ہوں، میرے بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! رات تم نے اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے سخت حاجت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا۔ لہٰذا میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس شخص نے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا

كثيرة فخليت سبيله فقال أما إنه قد كذبك وسيعود فعرفت أنه سيعود لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه سيعود فرصدته فجاء يحثو من الطعام فأخذته فقلت لأرفعنك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال دعني فإني محتاج وعلي عيال لا أعود فرحمته فخليت سبيله فأصبحت فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا هريرة ما فعل أسيرك قلت يا رسول الله شكا حاجة شديدة وعيالا فرحمته فخليت سبيله قال أما إنه قد كذبك وسيعود فرصدته الثالثة فجاء يحثو من الطعام فأخذته فقلت لأرفعنك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا آخر ثلاث مرات أنك تزعم لا تعود ثم تعود قال دعني أعلمك كلمات ينفعك الله بها قلت ما هو قال إذا أويت إلى فراشك فاقرأ آية الكرسي الله لا إله إلا هو الحي القيوم حتى تختم الآية فإنك لن يزال عليك من الله حافظ ولا يقربنك شيطان حتى تصبح فخليت سبيله فأصبحت فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل أسيرك البارحة قلت يا رسول الله زعم أنه يعلمني كلمات ينفعني الله بها فخليت سبيله قال ما هي قلت قال لي إذا أويت إلى فراشك فاقرأ آية الكرسي من أولها حتى تختم الآية الله لا إله إلا هو الحي القيوم وقال لي لن يزال عليك من الله حافظ ولا يقربك شيطان حتى تصبح وكانوا أحرص شيء على الخير فقال النبي صلى الله عليه وسلم أما إنه قد صدقك وهو كذوب تعلم من تخاطب منذ ثلاث ليال يا أبا هريرة قال لا قال ذاك شيطان۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] … [illegible] شیطان تھا۔

ف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال زکوٰۃ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تھا رات کو چور آیا جس کو انہوں نے پکڑ لیا [illegible] تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کو دریافت کیا کہ ابوہریرہ! تمہارے رات کے چور

www.alahazratnetwork.org

کو کیا بتاؤ ۔۔۔۔۔ علاوہ بریں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور ساتھ ہی رات بھی آنے کا۔ تینوں رات آپ اسی طرح پوچھتے رہے اور ہر دفعہ اس کے پھر آنے کی خبر بھی دیتے رہے اور آخری روز بتادیا کہ وہ شیطان تھا ۔۔۔۔۔ درحقیقت پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھی۔ اس اسلامی و ایمانی عقیدے کو ایک عاشق صادق نے شعر کے قالب میں ڈھال کر یوں بیان فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا!
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

باب ١٣٣٩ إذا باع الوكيل شيئا فاسدا فبيعه مردود.

جب وکیل کوئی ناقص چیز فروخت کرے تو اس کی بیع مردود ہے۔

٢١٥٠- حدثنا إسحاق حدثنا يحيى بن صالح حدثنا معاوية هو ابن سلام عن يحيى قال سمعت عقبة بن عبد الغافر أنه سمع أبا سعيد الخدري رضي الله عنه قال جاء بلال إلى النبي صلى الله عليه وسلم بتمر برني فقال له النبي صلى الله عليه وسلم من أين هذا قال بلال كان عندنا تمر ردي فبعت منه صاعين بصاع لنطعم النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم عند ذلك أوه أوه عين الربا عين الربا لا تفعل ولكن إذا أردت أن تشتري فبع التمر ببيع آخر ثم اشتره.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت بلال برنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ کہاں سے ہیں؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ردی کھجوریں تھیں تو میں نے دو صاع کے بدلے ایک صاع کے حساب سے بیچ دیں تاکہ آپ کو کھلاؤں۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ توبہ توبہ۔ یہ تو بالکل سود ہے یہ تو بالکل سود ہے۔ جب تم خریدنے کا ارادہ کرو تو اپنی بیچ دو اور پھر دوسری خرید لو۔

باب ١٣٤٠ الوكالة في الوقف ونفقته وأن يطعم صديقا له ويأكل بالمعروف.

وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ اپنے دوست کو کھلائے اور دستور کے مطابق کھائے۔

٢١٥١- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو قال في صدقة عمر ليس على الولي جناح أن يأكل ويؤكل صديقا غير متأثل مالا فكان ابن عمر هو يلي صدقة عمر يهدي لناس من أهل مكة كان ينزل عليهم.

عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا کہ متولی کے لئے گناہ نہیں ہے جب کہ وہ کھائے اور اپنے دوست کو کھلائے جب کہ مال اکٹھا نہ کرے۔ حضرت عمر کی طرف سے حضرت ابن عمر صدقات کے متولی تھے تو وہ جن اہل مکہ کے پاس ٹھہرتے ان کے لئے تحفے بھیجا کرتے تھے۔

باب ١٣٤١ الوكالة في الحدود.

حدود میں وکالت کرنا

٢١٥٢- حدثنا أبو الوليد أخبرنا الليث عن ابن شهاب عن عبيد الله عن زيد بن خالد وأبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال واغد يا أنيس إلى امرأة هذا فإن اعترفت فارجمها.

حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اے انیس! اس کی عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دینا۔

۲۱۵۳ — حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوا قَالَ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ۔

بَابٌ ۱۳۳۲ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا۔

۲۱۵۴ — حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

بَابٌ ۱۳۳۳ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيلِهِ ضَعْهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ وَقَالَ الْوَكِيلُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ۔

۲۱۵۵ — حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَائِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَائِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَأَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو شراب کی حالت میں لایا گیا تو جتنے لوگ گھر میں تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مارنے کا حکم فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں بھی مارنے والوں میں تھا، ہم نے اسے جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔

قربانی کے جانوروں کی وکالت اور ان کی حفاظت کرنا۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے، پھر انہیں اپنے والد ماجد کے ساتھ بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجی کسی چیز کے علاوہ سے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے قربانی ذبح ہونے تک حلال رکھا۔

جب مؤکل نے وکیل سے کہے کہ جہاں بھی آئے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں حضرت ابو طلحہ سب انصار سے زیادہ مالدار تھے اور انہیں اپنے اموال میں سب سے زیادہ پیارا بیرحاء کا باغ تھا جو مسجد (نبوی) کے سامنے تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے۔ جب آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پیاری چیز سے خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحاء سب سے پیارا ہے، یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے، میں اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی بھلائی اور ذخیرہ ہونے کا امیدوار ہوں۔ پس یا رسول اللہ جہاں مرضی ہو اسے خرچ فرمائیے۔ فرمایا کہ بہت خوب، یہ مال تو نفع بخش ہے، یہ مال تو نفع بخش ہے۔ میں نے سن لیا جو تم نے کہا، میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ حضرت ابو طلحہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسا ہی کروں گا۔ پس حضرت ابو طلحہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

www.alahazratnetwork.org

تابعه اسمعيل عن مالك وقال روح عن مالك رابح.

باب ١٣٣٤ وكالة الأمين في الخزانة ونحوها.

٢١٥٦- حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن بريد بن عبد الله عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخازن الأمين الذي ينفق وربما قال الذي يعطي ما أمر به كاملا موفرا طيبا نفسه إلى الذي أمر به أحد المتصدقين.

بسم الله الرحمن الرحيم

ما جاء في الحرث والمزارعة.

باب ١٣٣٥ فضل الزرع والغرس إذا أكل منه وقوله تعالى أفرأيتم ما تحرثون أأنتم تزرعونه أم نحن الزارعون لو نشاء لجعلناه حطاما.

٢١٥٧- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا أبو عوانة ح وحدثني عبد الرحمن بن المبارك حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يغرس غرسا أو يزرع زرعا فيأكل منه طير أو إنسان أو بهيمة إلا كان له به صدقة. وقال مسلم حدثنا أبان حدثنا قتادة حدثنا أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ١٣٣٦ ما يحذر من عواقب الاشتغال بآلة الزرع أو مجاوزة الحد الذي أمر به.

٢١٥٨- حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا عبد الله بن سالم الحمصي حدثنا محمد بن زياد الألهاني عن أبي أمامة الباهلي قال ورأى سكة وشيئا من آلة الحرث فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل هذا بيت قوم إلا أدخله الذل.

باب ١٣٣٧ اقتناء الكلب للحرث.

بیان کیا گیا۔ اسماعیل نے امام مالک سے اس کی متابعت کی ہے اور روح نے امام مالک سے رابح نقل کیا ہے۔

خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا

ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خزانچی جو خرچ کرتا ہے یعنی امانت دار ہو، جو فرمایا کرتی دیتا ہے جو اسے حکم دیا جاتا ہے پورا پورا اور بلا کم و کاست خوشی سے جس کو دینے کا اسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

کھیتی باڑی اور مزارعت کا بیان

زراعت کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جب کہ اس سے لوگ کھائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کیا تم نے دیکھا جو تم کھیتی کرتے ہو کیا اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں اگر ہم چاہیں تو اسے بیکار کر دیں۔

قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، عبد الرحمن بن مبارک، ابو عوانہ، قتادہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان درخت لگاتا یا کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس میں سے پرندے، انسان اور مویشی کھاتے ہیں تو وہ اس کی طرف سے صدقہ لکھا جاتا ہے۔ مسلم، ابان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

آلات زراعت اور کھیتی باڑی میں حد سے زیادہ لگ جانا بُرا ہے۔

محمد بن زیاد الہانی سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ہل اور کھیتی باڑی کے دوسرے آلات دیکھے تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے مگر اس میں ذلت داخل ہو جاتی ہے۔

کھیت کی نگرانی کے لیے کتا رکھنا

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ۔

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ رَجُلًا مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ۔

بَابُ ۱۳۲۸ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ۔

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ۔

بَابُ ۱۳۲۹ إِذَا قَالَ اكْفِنِي مَئُونَةَ النَّخْلِ أَوْ غَيْرِهِ وَتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ۔

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتا رکھا اس کے اعمال میں سے ایک قیراط روزانہ کم ہوتا رہے گا مگر جب کہ کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے رکھا ہو۔ ابن سیرین اور ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مگر جب کہ کتا بکریوں کھیتی اور شکار کے لیے ہو۔ اور ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مگر جو شکار یا مویشیوں کے لیے ہو۔

عبد اللہ بن یوسف، مالک، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید، حضرت سفیان بن ابو زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو قبیلہ ازد شنوءہ کے ایک فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کتا پالا اور وہ کھیتی یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔ سائب نے پوچھا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا۔ ہاں اس مسجد کے رب کی قسم۔

بیل کو کھیتی باڑی میں استعمال کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی بیل پر سوار تھا کہ بیل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ مجھے اس لیے پیدا نہیں کیا بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ میں، ابوبکر اور عمر اس پر ایمان لائے۔ اور ایک بھیڑیئے نے بکری پکڑی جب چرواہے نے اس کا پیچھا کیا تو بھیڑیئے نے کہا۔ درندوں والے دن اس کی حفاظت کرنے والا کون ہوگا جب میرے سوا اس کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکر و عمر بھی۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ وہ دونوں اس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔

جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور تم پھلوں میں میرے ساتھ شریک ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ قال قالت الانصار للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اقسم بیننا وبین اخواننا النخیل قال لا فقالوا تکفونا المؤنۃ ونشرککم فی الثمرۃ قالوا سمعنا واطعنا۔

باب ۱۲۵۰ قطع الشجر والنخل وقال انس امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنخل فقطع۔

۲۱۶۳۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا جویریۃ عن نافع عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ حرق نخل بنی النضیر وقطع وہی البویرۃ ولہا یقول حسان وہان علی سراۃ بنی لؤی حریق بالبویرۃ مستطیر۔

باب ۱۲۵۱

۲۱۶۴۔ حدثنا محمد اخبرنا عبد اللہ اخبرنا یحیی بن سعید عن حنظلۃ بن قیس الانصاری سمع رافع بن خدیج قال کنا اکثر اہل المدینۃ مزدرعا کنا نکری الارض بالناحیۃ منہا مسمی لسید الارض قال فمما یصاب ذلک وتسلم الارض ومما یصاب الارض ویسلم ذلک فنہینا واما الذہب والورق فلم یکن یومئذ۔

باب ۱۲۵۲ المزارعۃ بالشطر ونحوہ وقال قیس بن مسلم عن ابی جعفر قال ما بالمدینۃ اہل بیت ہجرۃ الا یزرعون علی الثلث والربع وزارع علی وسعد بن مالک وعبد اللہ بن مسعود وعمر بن عبد العزیز والقاسم وعروۃ وآل ابی بکر وآل عمر وآل علی وابن سیرین وقال عبد الرحمن بن الاسود کنت اشارک عبد الرحمن بن یزید فی الزرع وعامل عمر الناس علی ان جاء عمر بالبذر من عندہ فلہ الشطر وان جاءوا بالبذر فلہم کذا وقال الحسن لا باس ان تکون الارض لاحدہما

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں انصار عرض گزار ہوئے ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ فرمایا: نہیں۔ بلکہ کہا کہ آپ کام کاج ہم کریں اور آپ ہمارے ساتھ شریک رہیں۔ ہم نے کہا ہم نے سنا اور مانا۔

درختوں اور کھجوروں کا کاٹنا۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کا حکم فرمایا تو وہ کاٹ دئے گئے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور جلائے اور کاٹے۔ اور یہ بویرہ باغ تھا جس کے متعلق حضرت حسان نے کہا تھا۔ بنی لوی کے سرداروں پر یہ مطالب آنے کہ بویرہ کی آگ نے آسمان چھا لیا ہے جو پھیلی جا رہی ہے۔

ٹھیکے پر زمین دینا

حنظلہ بن قیس انصاری نے سنا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے ہم اہل مدینہ میں ہماری کھیتی سب سے زیادہ تھی اور ہم اسے بٹائی پر دیا کرتے تھے۔ کبھی ایسا ہوتا ایک حصہ زمین کا مالک کا ہوتا اور ایک حصہ کرنے والے کا۔ کبھی اس حصہ پر آفت آجاتی اور یہ حصہ سلامت رہتا اور کبھی اس حصہ پر آفت آتی اور یہ سلامت رہتی۔ اس لئے ہمیں منع کر دیا گیا اور اس زمانے میں سونے چاندی سے ٹھیکہ پر نہیں دیا جاتا تھا۔

نصف یا کم و بیش بٹائی پر کھیتی کرنا۔ قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ امام باقر نے فرمایا مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھرانا ایسا نہیں تھا جو تہائی یا چوتھائی پر کھیتی نہ کرتا ہو۔ حضرت علی، حضرت سعد بن مالک، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عمر بن عبد العزیز، قاسم، عروہ، ابوبکر کے خاندان، عمر کے خاندان، علی کے خاندان اور ابن سیرین نے مزارعت کی۔ عبد الرحمن بن اسود نے کہا میں زراعت کے اندر عبد الرحمن بن یزید کا ساجھی تھا۔ حضرت عمر نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ کیا کہ اگر عمر بیج دیں گے تو نصف پیداوار ان کی ہوگی اور اگر وہ بیج دیں گے تو نصف ان کا ہوگا۔ حسن کا قول ہے کہ زمین اگر کسی ایک کی ہو اور دونوں اس پر خرچ کریں اور جو کچھ اس سے پیداوار حاصل ہو اسے دونوں تقسیم کریں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور یہی خیال زہری کا ہے۔ حسن کے

فينفقان جميعا فما خرج فهو بينهما ورأى ذلك الزهري وقال الحسن لا بأس أن يجتنى القطن على النصف وقال إبراهيم وابن سيرين وعطاء والحكم والزهري وقتادة لا بأس أن يعطي الثوب بالثلث أو الربع ونحوه وقال معمر لا بأس أن تكون الماشية على الثلث والربع إلى أجل مسمى۔

نزدیک کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ روئی آدھے پر چنی جائے۔ ابراہیم، ابن سیرین، عطاء، حکم، زہری اور قتادہ کا قول ہے کہ تہائی یا چوتھائی وغیرہ حصے پر کپڑا دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ معمر کا قول ہے کہ ایک مدت مقررہ کے لئے جانور تہائی حصے پر یا چوتھائی حصے پر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

٢١٦٥ - حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا أنس بن عياض عن عبيد الله عن نافع أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أخبره عن النبي صلى الله عليه وسلم عامل خيبر بشطر ما يخرج منها من ثمر أو زرع فكان يعطي أزواجه مائة وسق ثمانون وسق تمر وعشرون وسق شعير فقسم عمر فخير أزواج النبي صلى الله عليه وسلم أن يقطع لهن من الماء والأرض أو يمضي لهن فمنهن من اختار الأرض ومنهن من اختار الوسق وكانت عائشة اختارت الأرض۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کو نصف پر معاملہ کیا، وہاں کی پیداوار ثمرات سے حاصل ہو۔ آپ سو وسق اپنی ازواج مطہرات کو دیا کرتے تھے۔ اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو۔ جب حضرت عمر نے خیبر کو تقسیم کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ انہیں پانی اور زمین کا حصہ دے دیا جائے یا وہ حصہ برقرار رکھا جائے۔ چنانچہ ان میں سے بعض نے زمین پسند کی اور بعض نے وسق۔ حضرت عائشہ نے زمین کا حصہ پسند کیا۔

باب ٣٥٣ إذا لم يشترط السنين في المزارعة

جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو

٢١٦٦ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله حدثني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال عامل النبي صلى الله عليه وسلم خيبر بشطر ما يخرج منها من ثمر أو زرع۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو نصف پر معاملہ کیا جو کچھ اس میں پھل اور زراعت سے حاصل ہو۔

باب ٣٥٤

بھائی کو زمین دینا

٢١٦٧ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو قلت لطاوس لو تركت المخابرة فإنهم يزعمون أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عنه قال أي عمرو إني أعطيهم وأغنيهم وإن أعلمهم أخبرني يعني ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم لم ينه عنه ولكن قال أن يمنح أحدكم أخاه خير له من أن يأخذ عليه خرجا معلوما۔

عمرو کا بیان ہے کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ اگر آپ بٹائی پر زمین دینا چھوڑ دیتے کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ اے عمرو! میں انہیں دیتا ہوں اور ان کی مدد کرتا ہوں اور ان سب سے بڑے عالم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے کہ کوئی اپنے بھائی کو مفت دے، یہ اس کے لئے مقررہ محصول لینے سے بہتر ہے۔

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۳۵۵ الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ۔

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا۔

باب ۱۳۵۶ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۳۵۷ إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ وَكَانَ فِي ذَلِكَ صَلَاحٌ لَهُمْ۔

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ قَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ فَرَأَوُا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ

یہودیوں کے ساتھ مزارعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو دی کہ وہ اس میں محنت اور کاشتکاری کریں اور جو پیداوار ہو نصف اُن کے لیے ہوگا۔

مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں۔

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ میں ہماری کاشت سب سے زیادہ تھی۔ ہم میں سے کوئی اپنی زمین دوسرے کو کرائے پر دیتا تو کہتا کہ یہ ٹکڑا میرا ہوگا اور یہ تمہارا۔ بعض اوقات اس میں پیداوار ہوتی اور اس میں نہ ہوتی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا۔

لوگوں کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں زراعت کرنا اور اس سے ان کی بھلائی مقصود ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آ لیا۔ انہوں نے ایک غار میں پناہ لی تو پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر اس غار کے منہ پر آ گرا اور ان کا راستہ بند ہو گیا۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے ایسے نیک کام دیکھو جو تم نے خدا کے لیے کیے ہوں اور ان کے ذریعے اللہ سے دعا کرو شاید وہ اسے تمہارے سامنے سے ہٹا دے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چرایا کرتا اور جب انہیں دوہتا تو پہلے والدین کو پلاتا۔ ایک دن مجھے دیر ہو گئی اور رات گئے گھر آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے دودھ دوہا اور ان کے سرہانے کھڑا رہا۔ ناپسند کیا کہ انہیں جگاؤں اور ناپسند کیا کہ ان سے پہلے بچوں کو پلاؤں، بچے میرے قدموں میں بلبلا رہے تھے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ اگر تیرے علم میں یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔ پس اسے ہٹا دیا اور وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جس سے مجھے بہت محبت تھی جتنی کوئی مرد کسی عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے

لي بنت عم أحببتها كأشد ما يحب الرجال النساء فطلبت منها فأبت حتى أتيتها بمائة دينار فبغيت حتى جمعتها فلما وقعت بين رجليها قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم إلا بحقه فقمت فإن كنت تعلم أني فعلته ابتغاء وجهك فافرج عنا فرجة ففرج وقال الثالث اللهم إني استأجرت أجيرا بفرق أرز فلما قضى عمله قال أعطني حقي فعرضت عليه فرغب عنه فلم أزل أزرعه حتى جمعت منه بقرا وراعيها فجاءني فقال اتق الله فقلت اذهب إلى ذلك البقر ورعاتها فخذ فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت إني لا أستهزئ بك فخذ فأخذه فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله قال أبو عبد الله وقال ابن عقبة عن نافع فسعيت.

باب ۱۵۸ أوقاف أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وأرض الخراج ومزارعتهم ومعاملتهم وقال النبي صلى الله عليه وسلم لعمر تصدق بأصله لا يباع ولكن ينفق ثمره فتصدق به.

۲۱۷۱ - حدثنا صدقة أخبرنا عبد الرحمن عن مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه قال قال عمر لولا آخر المسلمين ما فتحت قرية إلا قسمتها بين أهلها كما قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر.

باب ۱۵۹ من أحيا أرضا مواتا ورأى ذلك علي في أرض الخراب بالكوفة موات وقال عمر من أحيا أرضا ميتة فهي له ويروى عن عمرو بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال في غير حق مسلم وليس لعرق ظالم فيه حق ويروى فيه عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۲۱۷۲ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن

اس سے بہت محبت تھی جیسی مرد عورتوں سے کیا کرتے ہیں۔ میں نے اس سے خواہش کی تو اس نے انکار کیا جب تک میں اسے سو دینار نہ دوں۔ میں نے کوشش کی یہاں تک کہ وہ جمع کر لیے۔ جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر اور مہر کو ناحق نہ توڑ تو میں کھڑا ہو گیا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تو ہم سے اور کشادہ کر دے۔ چنانچہ وہ اور کھل گیا۔ تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے ایک مزدور ایک فرق چاول پر رکھا تھا، جب اس نے کام پورا کر لیا تو کہا میرا حق دے دو۔ میں نے اس کے سامنے پیش کیا تو اس نے بے رغبتی کی۔ میں اسے بوتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے گائیں اور ان کا چرواہا جمع کر لیے۔ وہ میرے پاس آیا اور کہا اللہ سے ڈر۔ میں نے کہا ان گایوں اور ان کے چرواہے کو لے لو۔ اس نے کہا اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ انہیں لے لو۔ پس اس نے لے لیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تو باقی کو بھی کھول دے، پس اللہ نے کھول دیا۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ ابن عقبہ نے نافع سے روایت کی جس میں فسعیت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقاف، خراجی زمین اور اس کی مزارعت اور معاملہ، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا اس کی اصل کو وقف کر دو کہ بیچا نہ جائے لیکن اس کی پیداوار خرچ کی جائے، پس انہوں نے وقف کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ اگر بعد کے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جس شہر کو فتح کرتا اس کی زمین اس کے باشندوں میں ایسے تقسیم کر دیتا جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا۔

جس نے بنجر زمین کو آباد کیا۔ حضرت علی نے کوفہ کی خراب زمین کے متعلق یہی حکم دیا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے۔ حضرت عمرو بن عوف سے مروی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی کہ غیر مسلم کا حق ہو اور ظالم کی رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔ اسے حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضَى بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اسی کی ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنے دورِ خلافت میں یہی فیصلہ فرمایا۔

باب ١٣٦

ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ

٢١٧٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا جبکہ آپ ذوالحلیفہ کی وادی کے درمیان میں ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اسی جگہ اونٹنی بٹھائی جہاں حضرت عبداللہ بٹھایا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بٹھانے کی جگہ کی خاص طور پر تلاش کیا کرتے جو وادی کے درمیان والی مسجد کے نیچے کی طرف ہے یعنی لوگوں کے اور راستے کے درمیان میں۔

٢١٧٤۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات عقیق کے مقام پر میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمایئے کہ حج میں عمرہ داخل ہوگا۔

باب ١٣٧ إِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَعْلُومًا فَهُمَا عَلَى تَرَاضِيهِمَا۔

جب زمین والا کہے کہ میں تمہیں اس وقت تک برقرار رکھوں گا جب تک اللہ چاہے گا۔ اور کوئی مدت مقرر نہ کی تو وہ دونوں کی رضا تک ہے۔

٢١٧٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِينَ وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ

احمد بن مقدام، فضیل بن سلیمان، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ــــ عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے سرزمینِ حجاز سے یہود و نصاریٰ کو جلاوطن کر دیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کر لیا تو یہود کو اس سے نکالنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ جب کسی جگہ پر فتح ہو تو وہ اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کا حق ہو گیا تو یہود کو اس سے نکالنا چاہا۔ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ انہیں زمینوں پر برقرار رکھا جائے کہ وہ ان میں محنت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

المتكلمين؟ رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتركهم على أن يكفوا عملها ولهم نصف الثمر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نقركم بها على ذلك ما شئنا فقروا بها حتى أجلاهم عمر إلى تيماء وأريحاء.

باب ۱۲: ما كان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمرة

۲۱۷۶- حدثنا محمد بن الصباح أنبأنا عبد الله بن المبارك أنبأنا الأوزاعي عن أبي النجاشي مولى رافع بن خديج قال سمعت رافع بن خديج عن عمه ظهير بن رافع قال ظهير لقد نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أمر كان بنا رافقا فقلت ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو حق قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما تصنعون بمحاقلكم قلت نؤاجرها على الربع والأوسق من التمر والشعير قال لا تفعلوا ازرعوها أو أزرعوها أو أمسكوها قال رافع قلت سمعا وطاعة.

۲۱۷۷- حدثنا عبيد الله بن موسى أنبأنا الأوزاعي عن عطاء عن جابر قال كانوا يزرعونها بالثلث والربع والنصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها فإن لم يفعل فليمسك أرضه. وقال الربيع بن نافع عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها أخاه فإن أبى فليمسك أرضه.

۲۱۷۸- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا سفيان عن عمرو قال ذكرته لطاوس فقال يزرع قال ابن عباس إن النبي صلى الله عليه وسلم لم ينه عنه ولكن قال لأن يمنح أحدكم أخاه خير له من أن يأخذ عليها خرجا معلوما.

۲۱۷۹- حدثنا ...

جن شرطوں پر تم نے ہمیں رکھا ہے ہم رہیں گے۔ چنانچہ وہ وہیں رہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے انہیں تیما اور اریحا کی طرف جلا وطن کر دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے۔

رافع بن خدیجؓ اپنے چچا ظہیر بن رافعؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے سہولت کا باعث تھا۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ہم انہیں چوتھائی پیداوار یا چند وسق کھجور اور جو کے بدلہ کرایہ پر دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو۔ خود کاشت کرو یا کسی کو کاشت کے لیے دے دو یا ویسے ہی رہنے دو۔ میں نے عرض کیا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ تہائی، چوتھائی اور نصف پیداوار پر کاشتکاری کیا کرتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا دوسرے کو مفت دے دے ورنہ زمین روکے رکھے۔ دوسری سند سے یہی مضمون حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشتکاری کرے یا اپنے بھائی کو دے دے اور اگر وہ انکار کرے تو زمین رہنے دے۔

عمرو کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین مفت دے دے یہ اس کے لیے مقررہ محصول لینے سے بہتر ہے۔

اس سند سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی روایت ہے۔

عن ایوب عن نافع ان ابن عمر کان یکری مزارعہ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان وصدرا من امارۃ معاویۃ ثم حدث عن رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن کراء المزارع فذہب ابن عمر الی رافع فذہبت معہ فسألہ فقال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن کراء المزارع فقال ابن عمر قد علمت انا کنا نکری مزارعنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما علی الاربعاء وبشیء من التبن۔

٢١٨٠۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب اخبرنی سالم ان عبد اللہ بن عمر قال کنت اعلم فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الارض تکری ثم خشی عبد اللہ ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد احدث فی ذلک شیئا لم یکن یعلمہ فترک کراء الارض۔

باب ١٣٦٣ کراء الارض بالذہب والفضۃ وقال ابن عباس ان امثل ما انتم صانعون ان تستاجروا الارض البیضاء من السنۃ الی السنۃ۔

٢١٨١۔ حدثنا عمرو بن خالد حدثنا اللیث عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن حنظلۃ بن قیس عن رافع بن خدیج قال حدثنی عمای انہم کانوا یکرون الارض علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما ینبت علی الاربعاء او شیء یستثنیہ صاحب الارض فنہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقلت لرافع فکیف ہی بالدینار والدرہم فقال رافع لیس بہا باس بالدینار والدرہم وقال اللیث وکان الذی نہی عن ذلک ما لو نظر فیہ ذوو الفہم بالحلال والحرام لم یجیزوہ لما فیہ من المخاطرۃ۔

باب ١٣٦٤

٢١٨٢۔ حدثنا محمد بن سنان حدثنا فلیح حدثنا

پر دیا کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر و حضرت عثمان اور حضرت معاویہ کے ابتدائی دور تک۔ پھر اُن سے حضرت رافع بن خدیج کی حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابن عمر حضرت رافع کے پاس گئے اور میں اُن کے ساتھ گیا تو اُن سے پوچھا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے تھے جو کچھ نالیوں پر اُگے اور کچھ بھوسے کے بدلے۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبداللہ ڈرے کہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی نیا حکم دیا ہو جو اُن کے علم میں نہ ہو لہٰذا اُنہوں نے زمین کرائے پر دینی ترک کر دی۔

زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو تم کرتے ہو اس میں بہتر یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک سال کے لیے ٹھیکے پر دیا کرو۔

حنظلہ بن قیس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی کہ زمین کا مالک جو نالیوں پر اُگے یا زمین کا کچھ حصہ مستثنیٰ کر لیتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔ حضرت رافع سے کہا گیا کہ دینار و درہم کے بدلے کیسا ہے؟ پس حضرت رافع نے فرمایا کہ دینار و درہم کے بدلے کوئی حرج نہیں ہے۔ لیث نے فرمایا کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے اگر کوئی حلال و حرام کی سوجھ بوجھ رکھنے والا غور کرے تو اُسے جائز قرار نہیں دے گا کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔

ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن

حدثني عبد الله بن محمد حدثنا أبو عامر حدثنا فليح عن هلال بن علي عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يوما يحدث وعنده رجل من أهل البادية أن رجلا من أهل الجنة استأذن ربه في الزرع فقال له ألست فيما شئت قال بلى ولكني أحب أن أزرع فأسرع وبذر فتبادر الطرف نباته واستواؤه واستحصاده فكان أمثال الجبال فيقول الله دونك يا ابن آدم فإنه لا يشبعك شيء فقال الأعرابي والله لا تجده إلا قرشيا أو أنصاريا فإنهم أصحاب زرع وأما نحن فلسنا بأصحاب زرع فضحك النبي صلى الله عليه وسلم.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بات بیان فرما رہے تھے اور آپ کے پاس ایک دیہاتی تھا کہ اہل جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کی اجازت چاہے گا تو رب تعالیٰ فرمائے گا کیا تو اپنی موجودہ حالت میں خوش نہیں؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی باڑی کروں۔ پس وہ بیج بوئے گا تو آنکھ جھپکنے سے پہلے وہ اگے گا، بڑھے گا اور کٹنے کے قابل ہو جائے گا اور پہاڑوں کی مانند ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! لے لے، تجھے کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔ اعرابی نے کہا بخدا تم اسے قریشی یا انصاری پاؤ گے کیونکہ یہ لوگ کاشتکار ہیں، ہم کاشتکار نہیں ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

باب ١٢٦٥ ما جاء في الغرس۔

درخت لگانے کا بیان

٢١٨٣ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب عن أبي حازم عن سهل بن سعد أنه قال إنا كنا نفرح بيوم الجمعة كانت لنا عجوز تأخذ من أصول سلق لنا كنا نغرسه في أربعائنا فتجعله في قدر لها فتجعل فيه حبات من شعير لا أعلم إلا أنه قال ليس فيه شحم ولا ودك فإذا صلينا الجمعة زرناها فقربته إلينا فكنا نفرح بيوم الجمعة من أجل ذلك وما كنا نتغدى ولا نقيل إلا بعد الجمعة۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جمعہ کے دن خوش ہوا کرتے تھے کیونکہ ہماری ایک بڑھیا تھی جو چقندر کی جڑیں لیا کرتی جو ہم اپنی نالیوں کے کنارے بوتے تھے۔ پس انہیں اپنی ہانڈی میں ڈال کر اس میں جو کے چند دانے ڈال دیتی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں یہی جانتا ہوں کہ فرمایا اس میں چربی یا چکنائی نہیں ہوتی تھی۔ جب ہم جمعہ پڑھ لیتے تو اس کی زیارت کرتے تو وہ یہ ہمارے آگے رکھ دیتی۔ پس اس کے باعث ہم جمعہ کے دن خوش ہوا کرتے اور ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے۔

٢١٨٤ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن الأعرج عن أبي هريرة قال يقولون إن أبا هريرة يكثر الحديث والله الموعد ويقولون ما للمهاجرين والأنصار لا يحدثون مثل أحاديثه وإن إخوتي من المهاجرين كان يشغلهم الصفق بالأسواق وإن إخوتي من الأنصار كان يشغلهم عمل أموالهم وكنت امرأ مسكينا ألزم رسول الله صلى الله عليه وسلم على ملء بطني فأحضر حين يغيبون وأعي حين ينسون وقال النبي صلى الله عليه وسلم يوما

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت زیادہ حدیثیں روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار کو کیا ہوا کہ وہ اس طرح حدیثیں روایت نہیں کرتے۔ بات یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہتے اور میرے انصاری بھائی اپنی زراعت میں مشغول رہتے جبکہ میں ایک مسکین آدمی تھا اور پیٹ بھرنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا۔ پس میں حاضر رہتا جب وہ غائب ہوتے اور یاد رکھتا جب وہ بھول جاتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ تم میں سے جو اپنا کپڑا بچھائے یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں پھر اسے اپنے ساتھ لگا لے تو وہ میری کوئی بات نہیں بھولے گا

لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَاللهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ۔

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۲۲۶ فِي الشُّرْبِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ الْأُجَاجُ الْمُرُّ وَالْمُزْنُ السَّحَابُ۔

باب ۱۲۲۷ فِي الشُّرْبِ وَمَنْ رَأَى صَدَقَةَ الْمَاءِ وَهِبَتَهُ وَوَصِيَّتَهُ جَائِزَةً مَقْسُومًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ وَقَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ۔

۲۱۸۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

۲۱۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهَا حُلِبَتْ لِ

کہ میں نے اپنی چادر پھیلا دی اور اس کے سوا میرے اوپر کوئی اور کپڑا نہ تھا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ارشاد گرامی مکمل فرما لیا۔ پھر میں نے اس چادر کو اپنے سینے سے لگا لیا پس قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے آپ کے ارشادات میں سے اس وقت تک کوئی بات نہیں بھولا۔ خدا کی قسم اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں آپ سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا یعنی بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا ہے نشانیوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تا الرحیم۔

پانی پلانے کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

پانی پلانے کا بیان۔ ارشاد ربانی ہے۔ اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی، کیا وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور ارشاد خداوندی ہے۔ کیا تم نے وہ پانی نہیں دیکھا جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ہے یا ہم اتارنے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنا دیں تو شکر گزاری کیوں نہیں کرتے۔ الاجاج کڑوا اور المزن بادل۔

پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے، وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ۔ حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بئر رومہ کو خریدے اور اس کا ڈول بھی اس میں مسلمانوں کے ڈول کی طرح ہو۔ پس حضرت عثمان نے اُسے خرید لیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں طرف تھے۔ فرمایا کہ اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کے بچے ہوئے میں کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا، تو آپ نے اسی کو دے دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری دوہی گئی جو حضرت انس کے گھر میں بندھی رہتی تھی

www.alahazratnetwork.org

النبي صلى الله عليه وسلم شاة داجن وهي في دار أنس بن مالك وشيب لبنها بماء من البئر التي في دار أنس فأعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم القدح فشرب منه حتى إذا نزع القدح من فيه وعلى يساره أبو بكر وعن يمينه أعرابي فقال عمر وخاف أن يعطيه الأعرابي أعط أبا بكر يا رسول الله عندك فأعطاه الأعرابي الذي على يمينه ثم قال الأيمن فالأيمن۔

دودھ میں اس کنویں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس کے گھر میں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیالہ دیا گیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور جب پیالہ منہ سے ہٹایا تو آپ کی بائیں طرف حضرت ابوبکر تھے اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا حضرت عمر اس ڈر سے عرض گزار ہوئے کہ کہیں اعرابی کو عطا فرما دیں کہ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر کو دے دیجئے جو آپ کے پاس ہیں۔ آپ نے وہ اعرابی کو دے دیا جو دائیں طرف تھا اور فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

باب ۱۲۶۸ من قال إن صاحب الماء أحق بالماء حتى يروى لقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يمنع فضل الماء۔

جس نے کہا کہ پانی والے کا اس پر زیادہ حق ہے یہاں تک کہ سیراب ہو جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فالتو پانی کو نہ روکا جائے۔

۲۱۸۷۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمنع فضل الماء ليمنع به الكلأ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی زائد پانی سے منع نہ کرے تاکہ اس کے باعث زائد گھاس سے روک سکے۔

۲۱۸۸۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن ابن المسيب وأبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا به فضل الكلأ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن المسیب اور ابوسلمہ
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زائد پانی سے منع نہ کرو تاکہ زائد گھاس سے منع کر سکو۔

باب ۱۲۶۹ من حفر بئرا في ملكه لم يضمن۔

جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو وہ کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

۲۱۸۹۔ حدثنا محمود أخبرنا عبيد الله عن إسرائيل عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المعدن جبار والبئر جبار والعجماء جبار وفي الركاز الخمس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان میں دب کے مرنے والے کا تاوان نہیں، کنویں میں گرنے والے کا تاوان نہیں، جانور کے ہاتھ سے ہونے کا تاوان نہیں اور معدن میں پانچواں حصہ ہے۔

باب ۱۲۷۰ الخصومة في البئر والقضاء فيها۔

کنویں کے متعلق جھگڑا اور اس کا فیصلہ

۲۱۹۰۔ حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن شقيق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف على يمين يقتطع بها مال امرئ هو عليها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان فأنزل الله تعالى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھائے تاکہ کسی کا مال ہڑپ کر لے اور اس میں جھوٹا ہو تو اللہ سے ایسے حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ بے شک جو لوگ

www.alahazratnetwork.org

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الآيَةَ فَجَاءَ الأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودَكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذًا يَحْلِفَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ۔

بَاب ١٣٧١ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ۔

٢١٩١۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔

بَاب ١٣٧٢ سَكْرِ الأَنْهَارِ۔

٢١٩٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ أَسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ

اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں۔ پس اشعث آئے اور کہا کہ تم سے ابو عبدالرحمٰن نے اس آیت کے متعلق کیا فرمایا؟ یہ میرے متعلق نازل ہوئی تھی۔ میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا کنواں تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: گواہ لاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گواہ نہیں ہیں۔ فرمایا تو وہ قسم کھائے گا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا لے گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق میں یہ حکم نازل فرمایا۔

مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن ان کی طرف اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ جس کے پاس راستہ میں زائد پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ دینے دے، دوسرا وہ جو حاکم سے دنیا کی خاطر بیعت کرے، اگر وہ دے تو اس سے راضی رہے اور اگر نہ دے تو ناراض ہو جائے۔ تیسرا وہ جو اپنے سامان کو عصر کے بعد بیچے اور قسم کھائے کہ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس چیز کے اتنے پیسے مل رہے تھے اور دوسرا آدمی اسے سچا جانے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: بے شک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے بدلے بیچتے ہیں۔

نہر کا پانی روکنا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت زبیر سے جھگڑا ہو گیا۔ نہر پر پانی کے متعلق جس سے کھجوروں کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کا کہنا تھا کہ پانی کو چھوڑ دو تاکہ بہتا رہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جھگڑا لے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا: اے زبیر! تم پانی پلا کر اپنے ہمسائے کی طرف پانی چھوڑ دیا کرو۔ انصاری غصہ ہو کر کہنے لگا کہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں نا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا: اے زبیر! خوب سیراب کرو، پھر پانی کو روک لو یہاں تک کہ منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں ہے: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ۔

يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

باب ۱۳۴۳ شِرْبِ الْأَعْلَى قَبْلَ الْأَسْفَلِ۔

۲۱۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ يَبْلُغُ الْمَاءُ الْجَدْرَ ثُمَّ أَمْسِكْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

باب ۱۳۴۴ شِرْبِ الْأَعْلَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

۲۱۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ آنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ الْمَاءُ إِلَى الْجَدْرِ وَاسْتَوْعَى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَّرَتِ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ وَكَانَ ذَلِكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

باب ۱۳۴۵ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ۔

۲۱۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

بلندی والا کھیت پست سے پہلے سیراب کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیرؓ سے ایک انصاری کا جھگڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے زبیر! سیراب کر کے چھوڑ دیا کرو۔ انصاری نے کہا یہ تو آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اے زبیر! سیراب کرو یہاں تک کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔ میرے خیال میں اسی سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

بلندی والے کا ٹخنوں تک سیراب کرنا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی کا حضرت زبیرؓ سے پتھریلی زمین پر جھگڑا ہو گیا جس سے وہ کھجوروں کو سیراب کیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے زبیر! تم دستور کے مطابق سیراب کر کے پھر اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دیا کرو۔ انصاری نے کہا کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا کہ سیراب کرو یہاں تک کہ پانی منڈیروں سے ٹکرا کر واپس ہو جائے اور پورا حق دلوا دیا۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ اسی بارے میں نازل ہوئی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ انصار اور دوسرے لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سیراب کر کے روک لو یہاں تک کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے کا یہ اندازہ لگایا کہ ٹخنوں تک ہو جائے۔

پانی پلانے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔

صلى الله عليه وسلم قال بينا رجل يمشي فاشتد عليه العطش فنزل بئرا فشرب منها ثم خرج فإذا هو بكلب يلهث يأكل الثرى من العطش فقال لقد بلغ هذا مثل الذي بلغ بي فملأ خفه ثم أمسكه بفيه ثم رقي فسقى الكلب فشكر الله له فغفر له قالوا يا رسول الله وإن لنا في البهائم أجرا قال في كل كبد رطبة أجر تابعه حماد بن سلمة والربيع بن مسلم عن محمد بن زياد.

۲۱۹۶ - حدثنا ابن أبي مريم حدثنا نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة عن أسماء بنت أبي بكر أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلاة الكسوف فقال دنت مني النار حتى قلت أي رب وأنا معهم فإذا امرأة حسبت أنه قال تخدشها هرة قال ما شأن هذه قالوا حبستها حتى ماتت جوعا.

۲۱۹۷ - حدثنا إسماعيل حدثني مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عذبت امرأة في هرة حبستها حتى ماتت جوعا فدخلت فيها النار قال فقال والله أعلم لا أنت أطعمتها ولا سقيتها حين حبستها ولا أنت أرسلتها فأكلت من خشاش الأرض.

باب ۱۲۷۶ من رأى أن صاحب الحوض والقربة أحق بمائه.

۲۱۹۸ - حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بقدح فشرب وعن يمينه غلام هو أحدث القوم والأشياخ عن يساره قال يا غلام أتأذن لي أن أعطي الأشياخ فقال ما كنت لأوثر بنصيبي منك أحدا يا رسول الله فأعطاه إياه.

۲۱۹۹ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن محمد بن زياد سمعت أبا هريرة عن النبي

ایک کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ دل میں کہا کہ اسے بھی اسی طرح کی پیاس لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ اس نے اپنا موزہ بھر کر منہ سے پکڑ کر نکالا اور کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی قبول کی اور اسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جاندار پر ثواب ملتا ہے۔ متابعت کی اس کی حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی تو فرمایا کہ جہنم میرے اتنے قریب آگئی کہ میں عرض گزار ہوا، اے رب! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ اسی دوران ایک عورت دیکھی جس کو ایک بلی نوچ رہی تھی۔ پوچھا کہ اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اس نے اسے باندھ رکھا یہاں تک کہ بھوک سے مر گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت عذاب دی گئی کہ اس نے ایک بلی باندھ رکھی تھی یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی تو یہ دوزخ میں داخل کی گئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تو نے اسے کھلایا نہ پلایا جبکہ باندھے رکھا اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔

جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ مستحق ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرمایا۔ دائیں جانب ایک لڑکا اور بزرگ بائیں طرف تھے۔ فرمایا: اے لڑکے! اگر تم اجازت دو تو میں یہ بزرگوں کو دے دوں۔ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ کے حصے سے تو میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دیتا تو آپ نے اسی کو دے دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے

صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُودَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي
كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ.

۲۲۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا وَأَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوا أَتَأْذَنِينَ أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ.

۲۲۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ. قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۲۷۷

لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ.

۲۲۰۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَقَالَ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى السَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ.

باب ۱۲۷۸ شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الْأَنْهَارِ

۲۲۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے دور کروں گا جیسے اجنبی اونٹوں کو حوض سے ہٹایا جاتا ہے۔ تُذاد، ذَود سے ہے جس کے معنے ہٹانے کے ہیں۔

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ایوب اور کثیر بن کثیر، سعید بن جبیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں یا فرمایا کہ اس سے چلو نہ بھرتیں تو وہ ایک بہتا چشمہ ہوتا۔ جرہم آئے اور کہا کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ آپ کے پاس آباد ہو جائیں؟ فرمایا ہاں لیکن آپ لوگوں کا پانی پر حق نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا اچھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت کرے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنی چیز کے متعلق قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی اور وہ جھوٹا ہو۔ دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس سے مسلمان آدمی کا مال ہڑپ کر لے۔ تیسرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روکے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنا فضل روکتا ہوں جیسا کہ تو نے وہ روکا جسے تو نے پیدا نہیں کیا تھا۔ علی، سفیان، عمرو، ابوصالح نے متعدد بار روایت کیا ہے۔

نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اس کے رسول کی۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ

حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں ہے چراگاہ مگر اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نقیع کو چراگاہ بنایا اور حضرت عمر نے سرف اور ربذہ کو۔

آدمیوں اور چارپایوں کا نہروں سے پانی پینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

بن أنس عن زيد بن أسلم عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخيل لرجل أجر ولرجل ستر وعلى رجل وزر فأما الذي له أجر فرجل ربطها في سبيل الله فأطال لها في مرج أو روضة فما أصابت في طيلها ذلك كانت له حسنات ولو أنها قطعت طيلها فاستنت شرفا أو شرفين كانت آثارها وأرواثها حسنات له ولو أنها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد أن يسقيها كان ذلك حسنات له فهي لذلك أجر ورجل ربطها تغنيا وتعففا ثم لم ينس حق الله في رقابها ولا ظهورها فهي لذلك ستر ورجل ربطها فخرا ورياء ونواء لأهل الإسلام فهي على ذلك وزر وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحمر فقال ما أنزل علي فيها شيء إلا هذه الآية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره۔

۲۳۰۴ حدثنا إسماعيل حدثنا مالك عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة فإن جاء صاحبها وإلا فشأنك بها قال فضالة الغنم قال هي لك أو لأخيك أو للذئب قال فضالة الإبل قال ما لك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتأكل الشجر حتى يلقاها ربها۔

باب ۱۴۶ بيع الحطب والكلأ

۲۳۰۵ حدثنا معلى بن أسد حدثنا وهيب عن هشام عن أبيه عن الزبير بن العوام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأن يأخذ أحدكم أحبلا فيأخذ حزمة من حطب فيبيع فيكف الله به وجهه خير من أن يسأل الناس أعطي أم منع۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑا ایک آدمی کے لیے اجر ہے، دوسرے کے لیے پردہ اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے۔ جس کے لیے باعثِ اجر ہو وہ ہے کہ آدمی اسے خدا کی راہ میں کسی مرغزار یا باغ میں رسی دراز کر کے باندھے تو رسی کی لمبائی تک جو وہ چرے گا اس کی نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے پر چڑھ گیا تو ہر قدم کے مطابق نیکی لکھ دی جائے گی اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرا اور پانی پی لیا حالانکہ اس کا ارادہ پلانے کا نہ تھا تب بھی مالک کو ثواب ملے گا۔ دوسرا آدمی وہ ہے جو مال دار ہونے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے اور اس کی گردن اور پیٹھ پر خدا کا حق نہیں بھولتا تو اس کے لیے پردہ ہے اور جو ریا اور فخر اور مسلمانوں کی دشمنی میں گھوڑا رکھے تو یہ اس پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کے متعلق میرے پاس کوئی چیز نازل نہیں کی گئی مگر یہ جامع اور بے مثل آیت ہے کہ۔ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اس کی تھیلی اور سربند کو پہچان رکھو پھر ایک سال تک اعلان کرو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ جو چاہو کرو۔ گم شدہ بکری کے متعلق عرض گزار ہوا۔ فرمایا وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ گم شدہ اونٹ کے متعلق عرض کی تو فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور جوتے ہیں، پانی پر جا کر پیے گا اور درخت کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔

ایندھن اور گھاس کی بیع

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی رسیاں لے اور لکڑیوں کا گٹھا اٹھا کر بیچے اور اللہ اس کی آبرو بچا لے تو یہ لوگوں سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ لوگ دیں یا نہ دیں۔

۲۲۰۶ ـ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن
عقيل عن ابن شهاب عن ابي عبيد مولى
عبد الرحمن بن عوف انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لان يحتطب احدكم حزمة
على ظهره خير له من ان يسأل احدا فيعطيه او يمنعه

۲۲۰۶۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابو عبید مولیٰ عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ کسی سے بھیک مانگے کہ وہ اسے دے یا نہ دے۔

۲۲۰۷ ـ حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام ان
ابن جريج اخبرهم قال اخبرني ابن شهاب عن علي
بن حسين بن علي عن ابيه حسين بن علي عن علي بن
ابي طالب انه قال اصبت شارفا مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم في مغنم يوم بدر قال واعطاني
رسول الله صلى الله عليه وسلم شارفا اخرى فانختهما
يوما عند باب رجل من الانصار وانا اريد ان احمل
عليهما اذخرا لابيعه ومعي صائغ من بني قينقاع
فاستعين به على وليمة فاطمة وحمزة بن عبد المطلب
يشرب في ذلك البيت معه قينة فقالت
الا يا حمز للشرف النواء فثار اليهما حمزة بالسيف
فجب اسنمتهما وبقر خواصرهما ثم اخذ من اكبادهما
قلت لابن شهاب ومن السنام قال قد جب اسنمتهما
فذهب بها قال ابن شهاب قال علي فنظرت الى
منظر افظعني فاتيت نبي الله صلى الله عليه وسلم
وعنده زيد بن حارثة فاخبرته الخبر فخرج ومعه
زيد فانطلقت معه فدخل على حمزة فتغيظ
عليه فرفع حمزة بصره وقال هل انتم الا عبيد
لآبائي فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقهقر
حتى خرج عنهم وذلك قبل تحريم الخمر

۲۲۰۷۔ ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابن شہاب، علی بن حسین، حسین بن علی، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مجھے مال غنیمت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کے دن ایک اونٹنی ملی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹنی اور عطا فرمائی، ایک دن میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھایا، میرا ارادہ تھا کہ ان پر اذخر لاد کر لاؤں اور بیچوں، میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار تھا، تاکہ اس سے حضرت فاطمہ کے ولیمہ میں مدد لوں، جب کہ حضرت حمزہ اس گھر میں شراب پی رہے تھے، ان کے ساتھ ایک گانے والی تھی، اس نے کہا اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کی طرف اٹھو، حضرت حمزہ تلوار لے کر ان پر جھپٹے، ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کی کوکھیں پھاڑ دیں، پھر ان کی کلیجیاں نکال لیں، میں نے ابن شہاب سے پوچھا کیا کوہان بھی؟ انہوں نے کہا کوہان کاٹ کر لے گئے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا میں نے ایسا منظر دیکھا جس نے مجھے گھبرا دیا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے، میں نے آپ کو اس کی اطلاع دی، آپ نکلے اور آپ کے ساتھ زید تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا، آپ حمزہ کے پاس پہنچے اور ان پر غصہ ہوئے، حمزہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا اور کہا تم تو میرے باپ دادا کے غلام ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں واپس لوٹے یہاں تک کہ ان کے پاس سے نکل گئے، اور یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے۔

باب ۱۴۸۰ القطائع

باب جاگیریں بخشنا

۲۲۰۸ ـ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن
زيد عن يحيى بن سعيد قال سمعت انسا قال اراد
النبي صلى الله عليه وسلم ان يقطع من البحرين فقالت

۲۲۰۸۔ سلیمان بن حرب، حماد، یحییٰ بن سعید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دینے کا ارادہ کیا، انصار نے عرض کیا ...

www.alahazratnetwork.org

الأنصار حتى تقطع لإخواننا من المهاجرين مثل الذي تقطع لنا قال سترون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني.

باب ١٢٨١ كتابة القطائع وقال الليث عن يحيى بن سعيد عن أنس دعا النبي صلى الله عليه وسلم الأنصار ليقطع لهم بالبحرين فقالوا يا رسول الله إن فعلت فاكتب لإخواننا من قريش فلم يكن ذلك عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال إنكم سترون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني.

باب ١٢٨٢ حلب الإبل على الماء.

٢٢٠٩ - حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن فليح حدثني أبي عن هلال بن علي عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حق الإبل أن تحلب على الماء.

باب ١٢٨٣ الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو في نخل وقال النبي صلى الله عليه وسلم من باع نخلا بعد أن تؤبر فثمرتها للبائع وللبائع الممر والسقي حتى يرفع وكذلك رب العرية.

٢٢١٠ - أخبرنا عبد الله بن يوسف قال حدثنا الليث حدثني ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ابتاع نخلا بعد أن تؤبر فثمرتها للبائع إلا أن يشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للذي باعه إلا أن يشترط المبتاع وعن مالك عن نافع عن ابن عمر عن عمر في العبد.

٢٢١١ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت قال رخص النبي صلى الله عليه وسلم أن تباع العرايا بخرصها تمرا.

٢٢١٢ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن عيينة

دیں۔ فرمایا: میرے بعد تم ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

جاگیریں لکھ کر دینا حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں بخشنے کے لیے انصار کو بلایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر آپ ایسے ہی کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے لکھ دیجیے۔ لیکن وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس نہ تھے۔ فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے۔ تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

اونٹنیوں کو پانی کے قریب دوہنا

ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان کے والد ماجد، ہلال بن علی، عبدالرحمن بن ابی عمرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹنیوں کا حق ہے کہ انہیں پانی کے پاس دوہا جائے۔

وہ شخص جس کے باغ میں راستہ گزرگاہ یا پانی پینے کی چیز ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پیوند کاری کے بعد درخت بیچے تو پھل بیچنے والے کے ہیں اور گزرگاہ اور چشمہ بھی بیچنے والا کا ہے جب تک وہ ختم نہ ہو جائیں۔ اور یہی حکم عریہ کا ہے۔

سالم بن عبداللہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے پیوند لگانے کے بعد درخت فروخت کیا تو اس کا پھل فروخت کنندہ کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرلے۔ اور جس نے غلام خریدا جس کے پاس مال ہے تو مال بیچنے والے کا ہے مگر جب خریدنے والا شرط کرلے۔ امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے غلام کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عریہ میں اندازے سے کھجوریں بیچنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

www.alahazratnetwork.org

عن ابن جريج عن عطاء سمع جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم عن المخابرة والمحاقلة وعن المزابنة وعن بيع الثمر حتى يبدو صلاحها وأن لا تباع إلا بالدينار والدرهم إلا العرايا.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخابرہ، مزابنہ اور صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ ان کی بیع نہ کی جائے مگر دینار و درہم کے بدلے میں سوائے عرایا کے۔

۲۲۱۳ - حدثنا يحيى بن قزعة أخبرنا مالك عن داود بن حصين عن أبي سفيان مولى أبي أحمد عن أبي هريرة قال رخص النبي صلى الله عليه وسلم في بيع العرايا بخرصها من التمر فيما دون خمسة أوسق أو في خمسة أوسق شك داود في ذلك.

ابوسفیان مولیٰ ابو احمد سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی کہ اندازے سے پھل کو بیچا جائے جب کہ وہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق ہوں۔ اس میں داؤد راوی کو شک ہے۔

۲۲۱۴ - حدثنا زكريا بن يحيى أخبرنا أبو أسامة أخبرني الوليد بن كثير أخبرني بشير بن يسار مولى بني حارثة أن رافع بن خديج وسهل بن أبي حثمة حدثاه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن المزابنة بيع الثمر بالتمر إلا أصحاب العرايا فإنه أذن لهم قال وقال ابن إسحاق حدثني بشير مثله.

بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ یعنی درخت پر لگی ہوئی کھجور کو اتری ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے سوائے عرایا والوں کے کہ ان کو اجازت دی ہے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے بشیر نے یہی حدیث بیان کی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كتاب

في الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس

قرض لینے، قرض ادا کرنے، تصرف روکنے اور مفلس ہو جانے کا بیان

باب من اشترى بالدين وليس عنده ثمنه أو ليس بحضرته

جو کوئی چیز ادھار خریدے خواہ اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو۔

۲۲۱۵ - حدثنا محمد أخبرنا جرير عن المغيرة عن الشعبي عن جابر بن عبد الله قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم قال كيف ترى بعيرك أتبيعنيه قلت نعم فبعته إياه فلما قدم المدينة غدوت إليه بالبعير فأعطاني ثمنه.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا تو فرمایا اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو، کیا میرے ہاتھ فروخت کرو گے؟ میں نے اقرار کیا اور وہ آپ کو بیچ دیا۔ جب مدینہ منورہ پہنچے تو صبح کو میں اونٹ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اس کی قیمت عطا فرما دی۔

۲۲۱۶ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد الواحد حدثنا الأعمش قال تذاكرنا عند إبراهيم الرهن في السلم فقال حدثني الأسود عن عائشة أن النبي صلى

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس بیع سلم میں رہن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھ سے اسود نے حدیث بیان کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے

اللہ علیہ وسلم اشتری طعاما من یہودی الی اجل ورهنه درعا من حدید۔

باب ٢٨٥ من اخذ اموال الناس یرید اداءها او اتلافها۔

٢٢١٧ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی حدثنا سلیمان بن بلال عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اخذ اموال الناس یرید اداءها ادی اللہ عنه ومن اخذ یرید اتلافها اتلفه اللہ۔

باب ٢٨٦ اداء الدیون وقال اللہ تعالیٰ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم به ان اللہ کان سمیعا بصیرا۔

٢٢١٨ حدثنا احمد بن یونس حدثنا ابو شهاب عن الاعمش عن زید بن وهب عن ابی ذر قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما ابصر یعنی احدا قال ما احب انه یحول لی ذهبا یمکث عندی منه دینار فوق ثلث الا دینارا ارصده لدین ثم قال ان الاکثرین هم الاقلون الا من قال بالمال هکذا وهکذا واشار ابو شهاب بین یدیه وعن یمینه وعن شماله وقلیل ما هم وقال مکانک وتقدم غیر بعید فسمعت صوتا فاردت ان آتیه ثم ذکرت قوله مکانک حتی آتیک فلما جاء قلت یا رسول اللہ الذی سمعت او قال الصوت الذی سمعت قال وهل سمعت قلت نعم قال اتانی جبریل علیه السلام فقال من مات من امتک لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنة قلت وان فعل کذا وکذا قال نعم۔

٢٢١٩ حدثنا احمد بن شبیب بن سعید حدثنا ابی عن یونس قال ابن شهاب حدثنی عبید اللہ بن

حضور کے لئے غلہ خریدا اور اپنی زرہ دی کہ وہ اس کے پاس رہن رہے گی۔

جو لوگوں کا مال لے ادائیگی کی نیت سے ادا کرنا یا ضائع کرنا چاہے

عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابو الغیث
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگوں کا مال ادا کرنے کے ارادے سے لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ادا کروا دیتا ہے اور جو تلف کرنے کے ارادے سے لے اللہ اس کو تلف کروا دیتا ہے۔

قرض ادا کرنا۔ ارشاد ربانی ہے، بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے۔ بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے (۴/۵۸)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا، میں نہیں چاہتا کہ یہ میرے لئے سونے میں تبدیل ہو جائے اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں، بے شک زیادہ مال والے ہی وہ غریب ہیں مگر وہ جو اس طرح اور اس طرح خرچ کرے۔ ابو شہاب نے اپنے آگے، دائیں اور بائیں اشارہ کیا، اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں اور فرمایا اپنی جگہ پر رہنا پھر آگے بڑھے۔ تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک آواز سنی۔ میں نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد کہ اپنی جگہ رہنا، یاد آ گیا۔ جب واپس تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی۔ فرمایا، ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور بتایا کہ جو آپ کی امت سے فوت ہو اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا، خواہ وہ ایسے ایسے کام کرتا ہو؟ فرمایا، ہاں۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے

www.alahazratnetwork.org

عبید اللہ بن عتبة قال قال أبو هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان لي مثل أحد ذهبا ما يسرني أن لا يمر علي ثلاث وعندي منه شيء إلا شيء أرصده لدين رواه صالح وعقيل عن الزهري.

باب ١٢٨٦ استقراض الإبل.

٢٢٢٠ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة أخبرنا سلمة بن كهيل قال سمعت أبا سلمة بمنى يحدث عن أبي هريرة أن رجلا تقاضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأغلظ له فهم به أصحابه فقال دعوه فإن لصاحب الحق مقالا واشتروا له بعيرا فأعطوه إياه وقالوا لا نجد إلا أفضل من سنه قال اشتروه فأعطوه إياه فإن خيركم أحسنكم قضاء.

باب ١٢٨٧ حسن التقاضي.

٢٢٢١ - حدثنا مسلم حدثنا شعبة عن عبد الملك عن ربعي عن حذيفة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول مات رجل فقيل له قال كنت أبايع الناس فأتجوز عن الموسر وأخفف عن المعسر فغفر له قال أبو مسعود سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ١٢٨٨ هل يعطى أكبر من سنه.

٢٢٢٢ - حدثنا مسدد عن يحيى عن سفيان قال حدثني سلمة بن كهيل عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم يتقاضاه بعيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطوه فقالوا ما نجد إلا سنا أفضل من سنه فقال الرجل أوفيتني أوفاك الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطوه فإن من خيار الناس أحسنهم قضاء.

باب ١٢٨٩ حسن القضاء.

٢٢٢٣ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن سلمة

سونا ہوتا تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس تین راتیں گزر جائیں اور اس میں سے کچھ بچ رہے مگر وہ چیز جو قرض ادا کرنے کے لیے رکھ لوں۔ اسے صالح اور عقیل نے زہری سے روایت کیا ہے۔

اونٹ قرض لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کیا اور سختی سے پیش آیا تو آپ کے اصحاب نے اسے سزا دینا چاہا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کہ حق والے کو کہنے کا حق ہے۔ اس کے لیے ایک اونٹ خرید کر دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کی عمر سے بہتر ہی ملتا ہے۔ فرمایا وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

اچھی طرح سے تقاضا کرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص مر گیا تو اس سے پوچھا گیا، کیا کہتا تھا؟ عرض کی کہ میں لوگوں سے تجارت کرتا تو مالدار سے درگزر کرتا اور تنگ دست پر تخفیف کرتا، تو اسے بخش دیا گیا۔ حضرت ابو مسعود نے کہا کہ میں نے یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ کا تقاضا کرنے آیا۔ فرمایا اسے دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اس سے بہتر عمر کا ہی ملتا ہے۔ اس آدمی نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے دے دو کیونکہ اچھا آدمی وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

اچھی طرح سے قرض ادا کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي وَفَى اللَّهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي.

باب ۲۹۱ إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَقَالَ سَنَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا.

باب ۲۹۲ إِذَا قَاصَّ أَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ أَوْ غَيْرِهِ

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ایک خاص عمر کا اونٹ تھا، وہ تقاضا کرنے آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دے دو۔ لوگوں نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا لیکن نہ ملا مگر اس سے زیادہ عمر کا ملا۔ فرمایا: اسے دے دو۔ اس آدمی نے کہا، آپ نے مجھے پورا دے دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو پورا حق دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے۔ حضرت مسعر کا بیان ہے: چاشت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لو۔ میرا آپ پر قرض تھا، پس آپ نے ادا فرمایا اور زیادہ دیا۔

جو اپنے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد محترم غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ قرض خواہوں نے اپنے حقوق میں سختی کی تو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ قرض خواہ میرے باغ کی کھجوریں لے لیں اور والد ماجد کو معاف کر دیں۔ انہوں نے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور فرمایا کہ صبح ہم تمہارے پاس آئیں گے۔ صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے، باغ میں پھرے اور اس کے پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی۔ پس میں نے پھل اتارے تو میں نے ان کا قرض ادا کر دیا اور ہمارے لیے کھجوریں بچ بھی گئیں۔

جب ٹھیکہ کرے اور قرض کی کھجوریں کھجوروں کے بدلے کھجوریں وغیرہ اسے دے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے وفات پائی اور ان پر ایک یہودی کا تیس وسق قرض چھوڑا۔ حضرت جابر نے مہلت مانگی تو اس نے مہلت دینے سے انکار کیا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ نے سفارش کرنے کی التجا کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور یہودی سے بات کی کہ اپنے قرض کے بدلے میں باغ کا پھل لے اور اس نے انکار کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باغ میں داخل

Visit www.aalahazratnetwork.org

يأخذ ثمر نخله بالذي له فأبى فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم النخل فمشى فيها ثم قال لجابر جد له فأوف له الذي له فجده بعد ما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأوفاه ثلاثين وسقا وفضلت له سبعة عشر وسقا فجاء جابر رسول الله صلى الله عليه وسلم ليخبره بالذي كان فوجده يصلي العصر فلما انصرف أخبره بالفضل فقال أخبر ذلك ابن الخطاب فذهب جابر إلى عمر فأخبره فقال له عمر لقد علمت حين مشى فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ليباركن فيها.

باب من استعاذ من الدين.

٢٢٢٧۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري ح وحدثنا إسماعيل قال حدثني أخي عن سليمان عن محمد بن أبي عتيق عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو في الصلاة ويقول اللهم إني أعوذ بك من المأثم والمغرم فقال له قائل ما أكثر ما تستعيذ يا رسول الله من المغرم قال إن الرجل إذا غرم حدث فكذب ووعد فأخلف.

باب الصلاة على من ترك دينا.

٢٢٢٨۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن أبي حازم عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك مالا فلورثته ومن ترك كلا فإلينا.

٢٢٢٩۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا أبو عامر حدثنا فليح عن هلال بن علي عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مؤمن إلا وأنا أولى به في الدنيا والآخرة اقرءوا إن شئتم النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم فأيما مؤمن مات وترك مالا فليرثه عصبته من كانوا ومن ترك دينا أو ضياعا فليأتني فأنا مولاه.

جو بچ رہا تھا۔ پھر حضرت جابر حضور کی بارگاہ میں آئے تاکہ آپ کو بتائیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عصر کی نماز پڑھتے پایا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ کو زیادتی کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا: یہ بات ابن خطاب کو بتاؤ۔ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس گئے اور انہیں بتایا تو حضرت عمر نے ان سے کہا: میں تو اسی وقت جان گیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان میں چلے تھے کہ اس میں برکت ہوگی۔

قرض سے پناہ مانگنا

۲۲۲۷۔ ابو الیمان، شعیب، زہری — اسماعیل، ان کے بھائی، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے ہوئے کہتے: اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کسی شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا: جب آدمی مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرکے خلاف ورزی کرتا ہے۔

مقروض کی نماز جنازہ

۲۲۲۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جس نے قرض یا بال بچے چھوڑے وہ ہمارے ذمے ہے۔

۲۲۲۹۔ عبد اللہ بن محمد، ابو عامر، فلیح، ہلال، عبد الرحمن بن ابی عمرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا و آخرت میں میں اس کے سب سے زیادہ قریب نہ ہوں، اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو (الاحزاب ۳۳/۶)۔ پس جو مومن مال چھوڑ کر مرے تو اس کے عصبہ وارث ہوں گے جو بھی ہوں، اور جو قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں کہ میں اس کا مددگار ہوں۔

باب ٢٩٥ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

٢٢٣٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

باب ٢٩٦ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوبَتَهُ وَعِرْضَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ عِرْضُهُ يَقُولُ مَطَلْتَنِي وَعُقُوبَتُهُ الْحَبْسُ۔

٢٢٣١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا۔

باب ٢٩٧ إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيعَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَضَى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

٢٢٣٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَؤُلَاءِ الْأَسْنَادُ كُلُّهُمْ قَدْ وَلُوا الْقَضَاءَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ كَانُوا كُلُّهُمْ عَلَى الْمَدِينَةِ۔

مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مالدار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

صاحبِ حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے۔ منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مالدار کا ٹال مٹول کرنا اس کی سزا اور بے عزتی کو جائز کرتا ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ بے عزتی کہنا ہے کہ تو نے ٹال دیا اور سزا قید بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا اور آپ پر سختی کی تو آپ کے اصحاب نے ارادہ کیا۔ فرمایا کہ اسے جانے دو کیونکہ صاحبِ حق کو کہنے کا حق ہے۔

اگر کوئی کسی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی صورت میں پائے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ جب دیوالیہ ہو جائے اور مشہور ہو جائے تو اس کے لیے آزاد کرنا، بیچنا اور خریدنا جائز نہیں۔ سعید بن مسیب کا قول ہے کہ حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ جس نے مفلس ہونے سے پہلے اپنا حق لے لیا تو وہ اس کا ہے اور جو اپنا سامان اسی شکل میں پہچان لے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

احمد بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبد العزیز، ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جہاں کوئی آدمی یا انسان کے پاس اپنا سامان بعینہٖ پائے جو دیوالیہ ہو گیا ہو تو دوسروں کی بہ نسبت وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ اس اسناد والے سارے حضرات قاضی ہیں جیسے یحییٰ بن سعید اور ابوبکر بن محمد اور عمر بن عبد العزیز اور ابوبکر بن عبد الرحمن اور حضرت ابوہریرہ اکثر مدینہ منورہ کے حاکم ہو گئے تھے۔

باب ۱۴۹۸ مَنْ أَخَّرَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدِ أَوْ نَحْوِهِ وَلَمْ يَرَ ذَلِكَ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فِي دَيْنِ أَبِي فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَقَالَ سَأَغْدُو عَلَيْكَ غَدًا فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ.

جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے ٹال مٹول کا مقصد نہیں

لہٰذا حضرت جابر سے روایت ہے کہ قرض خواہوں نے اپنا حق لینے میں سختی کی جو کہ میرے والد پر تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ میرے باغ کی کھجوریں قبول کر لیں، انہوں نے انکار کیا تو آپ نے انہیں باغ نہیں دیا اور نہ کٹوایا۔ فرمایا کل صبح آپ کے پاس آئیں گے۔ صبح ہوتے ہی تشریف لائے اور کھجوروں کے پھلوں میں برکت کی دعا کی، پس میں نے ان کا سارا قرض ادا کر دیا۔

باب ۱۴۹۹ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ أَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ حَتَّى يُنْفِقَ عَلَى نَفْسِهِ

۲۲۳۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَأَخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ.

جو مفلس یا نادار ہو اس کا مال بیچ کر قرض خواہوں میں تقسیم کرے یا اسی کو دے تاکہ اپنی ذات پر خرچ کرے۔

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نے غلام کو مدبر کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس نعیم بن عبداللہ نے خریدا اور آپ نے قیمت لے کر اس شخص کے حوالے کر دی۔

باب ۱۵۰۰ إِذَا أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى أَوْ أَجَّلَهُ فِي الْبَيْعِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ إِلَى أَجَلٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى.

جب مقررہ مدت تک قرض دیا یا بیع میں مدت رکھ دی۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ قرض میں مدت مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اس کے درہموں سے زیادہ دے دیا جائے جب کہ شرط نہ ہو۔ عطا اور عمرو بن دینار نے فرمایا کہ قرض میں بھی وقت کی پابندی کی جائے۔ لیث نے کہا: جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن بن ہرمز، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے کسی آدمی سے قرض مانگا تو اس نے مقررہ مدت کے وعدے پر دے دیا۔

باب ۱۵۰۱ الشَّفَاعَةِ فِي وَضْعِ الدَّيْنِ.

۲۲۳۳ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ يَضَعُوا بَعْضًا مِنْ دَيْنِهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ

قرض میں کمی کرنے کی سفارش کی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ شہید کر دیے گئے اور انہوں نے بال بچے اور قرض چھوڑا تو میں نے قرض خواہوں سے درخواست کی کہ کچھ قرض چھوڑ دیں، انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے سفارش کروائی، انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر لگا لو، عذق بن زید کا الگ ڈھیر اور لین کا

www.alahazratnetwork.org

حِدَتِهِ عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَاللِّينَ عَلَى حِدَةٍ وَالْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ ﷺ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفَى وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا فَأَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ قَالَ بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ائْتِ أَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِي فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِي مَعَ الْقَوْمِ۔

گھٹلی والی کھجور الگ۔ پھر انہیں لانا، یہاں تک کہ میں آجاؤں۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اُن پر بیٹھ گئے۔ پس ہر ایک کو ناپ کر دیں یہاں تک کہ سارا قرض ادا ہو گیا اور کھجوریں جیسی سب تھیں ویسی ہی رہیں گویا انہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار ہو کر ایک غزوہ میں شریک ہوا۔ اونٹ تھک گیا اور میں پیچھے رہ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پیچھے سے چھڑی ماری۔ فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ بیچ دو اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہنا۔ جب نزدیک پہنچ گئے تو میں نے اجازت مانگی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری نئی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ عورت سے؟ عرض گزار ہوا کہ بیوہ سے۔ میرے والد حضرت عبداللہ شہید ہو گئے اور چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں۔ میں نے بیوہ سے شادی کی تاکہ انہیں علم و ادب سکھائے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔ میں نے اپنے ماموں جان کو اونٹ فروخت کرنے کے متعلق بتایا تو انہوں نے مجھے ملامت کی۔ میں نے انہیں اونٹ کے تھک جانے کے متعلق بتایا اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اسے چھڑی ماری تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو اگلی صبح میں اونٹ لے کر حاضر بارگاہ ہوا۔ آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت عطا فرمائی، اونٹ بھی دے دیا اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ مجھے حصہ دیا۔

بَاب ۱۵۰۲ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ وَلَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَقَالَ أَصَلَوَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ وَقَالَ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ وَالْحَجْرِ فِي ذَلِكَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْخِدَاعِ۔

مال ضائع کرنے کی ممانعت، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا" اور "اللہ مفسدوں کے عمل کو درست نہیں کرتا"۔ اور فرمایا: "کیا آپ کی نماز آپ کو یہ حکم دیتی ہے کہ ہم ان کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے یا ہم اپنے مالوں میں وہ کریں جو ہم چاہیں" اور فرمایا: "اور بیوقوفوں کو اپنے مال نہ دو" اور اس سلسلے میں دھوکا دینے کی ممانعت

۲۲۳۵ — حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ اسے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ جب سودا کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔ وہ شخص یہی کہہ دیا کرتا۔

۲۲۳۶ — حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي وَرَّادٌ كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ

بَابٌ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۲۲۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے تم پر ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، حقوق روکنا اور ناحق مانگنا، اور ناپسند فرمایا ہے تمہارے لیے قیل و قال، کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنا۔

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور تصرف نہ کرے مگر اس کی اجازت سے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام حاکم ہے اور اسے اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے خاندان کا حاکم ہے اور اسے اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے اور اسے اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے آقا کے مال کا حاکم ہے اور اسے اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا اور میرا گمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد اپنے باپ کے مال کا حاکم ہے اور اسے اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

كِتَابٌ فِي الْخُصُومَاتِ

جھگڑوں کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْإِشْخَاصِ وَالْمُلَازَمَةِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ۔

۲۲۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا

مقروض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے والے، مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان نیز مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو ایک آیت پڑھتے ہوئے سنا جبکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے خلاف سنی تھی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا۔ فرمایا کہ تم دونوں ٹھیک ہو۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا: اختلاف نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے اختلاف کے باعث ہلاک ہو گئے تھے۔

۲۲۲۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں میں جھگڑا ہو گیا جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ یہ سن کر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پس یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو واقعہ اس کے اور مسلمان کے درمیان ہوا تھا عرض کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا اور اس سے واقعہ پوچھا تو اس نے عرض کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں ہیں اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

۲۲۳۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ادْعُوهُ فَقَالَ أَضَرَبْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ أَيْ خَبِيثُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُولَى.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک یہودی حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اے ابو القاسم! آپ کے ایک صحابی نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ فرمایا کس نے؟ عرض کی کہ ایک انصاری نے۔ فرمایا کہ اسے بلاؤ۔ فرمایا کہ تم نے اسے مارا ہے؟ عرض کی کہ میں نے اسے بازار میں قسم کھاتے سنا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں پر ممتاز کیا۔ میں نے کہا: اے خبیث! کیا حضرت محمد مصطفیٰ پر بھی؟ پس مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیائے کرام کے درمیان ترجیح پیدا نہ کرو کیونکہ لوگ قیامت کے روز بے ہوش ہوں گے پس سب سے پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں تھے یا پہلی بے ہوشی ہی ان کے حساب میں شمار ہو گئی۔

۲۲۳۱- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔ اس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ یہ

www.alahazratnetwork.org

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

کس نے کیا؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ جب یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی کو پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

باب ۱۵۰۰ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيْهِ وَالضَّعِيْفِ الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيْفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِيْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ۔

جس نے نادان اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا اگرچہ اس پر حاکم نے پابندی نہ لگائی ہو۔ حضرت جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے والے کا صدقہ واپس کر دیا پھر اسے منع کر دیا اور امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی کا دوسرے پر قرض ہو اور مقروض کے پاس ایک غلام کے سوا کچھ نہ ہو اور وہ اسے آزاد کر دے تو اس کا آزاد کرنا جائز نہیں ہے۔ جو کسی کمزور وغیرہ کی چیز بیچے اور قیمت اسے دے اور اسے اصلاح اور اپنے کام کی نگہداشت کا حکم دے، اگر اس کے بعد بگاڑے تو اسے روک دے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے فرمایا جسے خرید و فروخت میں دھوکا دیا جاتا تھا کہ جب خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا مال نہیں لیا۔

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ يَقُوْلُهُ۔

عبداللہ بن دینار نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا۔ ایک آدمی کو خرید و فروخت میں دھوکا دیا جاتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جب سودا کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہیں چاہیے تو وہ یہی کہہ دیا کرتا۔

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے غلام آزاد کیا حالانکہ اس کے پاس اس کے سوا مال نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے واپس فرما دیا تو اسے نعیم بن نحام نے خرید لیا۔

باب ۱۵۰۱ كَلَامُ الْخُصُوْمِ بَعْضِهِمْ فِيْ بَعْضٍ۔

فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ حضرت اشعث نے فرمایا: خدا کی قسم یہ میرے متعلق ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین تھی۔ اس نے میرے حق سے انکار کیا تو میں اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

بينة قال كان بيني وبين رجل من اليهود أرض فجحدني فقدمته إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألك بينة قلت لا قال فقال لليهودي احلف قال قلت يا رسول الله إذا يحلف ويذهب بمالي فأنزل الله تعالى إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا الآية.

٢٢٣٥ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا يونس عن الزهري عن عبد الله بن كعب بن مالك عن كعب رضي الله تعالى عنه أنه تقاضى ابن أبي حدرد دينا كان له عليه في المسجد فارتفعت أصواتهما حتى سمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بيته فخرج إليهما حتى كشف سجف حجرته فنادى يا كعب قال لبيك يا رسول الله قال ضع من دينك هذا فأومأ إليه أي الشطر قال لقد فعلت يا رسول الله قال قم فاقضه.

٢٢٣٦ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عبد الرحمن بن عبد القاري أنه قال سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرؤها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرأنيها وكدت أن أعجل عليه ثم أمهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إني سمعت هذا يقرأ على غير ما أقرأتنيها فقال لي أرسله ثم قال له اقرأ فقرأ قال هكذا أنزلت ثم قال لي اقرأ فقرأت فقال هكذا أنزلت إن القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا منه ما تيسر.

باب ٥١٠ إخراج أهل المعاصي والخصوم من البيوت بعد المعرفة وقد أخرج عمر أخت أبي بكر حين ناحت.

٢٢٣٧ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن عدي

ے کہا میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین تھی ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے کہا نہیں ... یہودی سے فرمایا کہ قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ... یہ قسم کھا لے گا اور میرا مال لے جائے گا، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ...

(ترجمہ)

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کعب نے مسجد میں حضرت ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا جو ان کے ذمہ تھا تو دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا شور سنا ... آپ گھر سے نکلے اور حجرہ کا پردہ ہٹا کر آواز دی کہ اے کعب! عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ ... اپنے قرض میں سے اتنا معاف کر دو اور آدھے کا اشارہ فرمایا ... عرض کیا میں نے کر دیا یا رسول اللہ، فرمایا اٹھو اور ادا کرو۔

عبدالرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام سے سورۂ فرقان اس کے خلاف پڑھتے سنی جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں جلدی کر بیٹھوں لیکن میں نے مہلت دی، جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا اور عرض کیا کہ میں نے انہیں اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا ہے جیسے آپ نے مجھے پڑھائی۔ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو، پھر فرمایا پڑھو، انہوں نے پڑھی۔ فرمایا یونہی نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو، میں نے پڑھی تو فرمایا کہ یونہی نازل ہوئی ہے۔ بے شک قرآن مجید سات قراءتوں پر نازل کیا گیا ہے لہٰذا اس طرح پڑھو جو تمہارے لئے آسان ہو۔

باب: گنہگاروں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا، حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی بہن کو ماتم کرنے پر نکال دیا تھا۔

محمد بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت [illegible]

عن شعبة عن سعد بن إبراهيم عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لقد هممت أن آمر بالصلاة فتقام ثم أخالف إلى منازل قوم لا يشهدون الصلاة فأحرق عليهم.

حکم دوں کہ نماز قائم کی جائے، پھر ان لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔

باب ۸۰۸ دعوى الوصي للميت.

۲۲۳۸ — حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة أن عبد بن زمعة وسعد بن أبي وقاص اختصما إلى النبي صلى الله عليه وسلم في ابن أمة زمعة فقال سعد يا رسول الله أوصاني أخي إذا قدمت أن أنظر ابن أمة زمعة فأقبضه فإنه ابني وقال عبد أخي وابن أمة أبي ولد على فراش أبي فرأى النبي صلى الله عليه وسلم شبها بينا بعتبة فقال هو لك يا عبد بن زمعة الولد للفراش واحتجبي منه يا سودة.

میت کے وصی کا دعویٰ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبد بن زمعہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ حضرت سعد نے کہا یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں آؤں تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھ کر اپنے قبضے میں لے لوں کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لڑکے میں عتبہ کی واضح مشابہت دیکھی تو فرمایا۔ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے کیونکہ بچہ بستر والے کا ہے اور اے سودہ تم اس سے پردہ کرو۔

باب ۸۰۹ التوثق ممن تخشى معرته وقيد ابن عباس عكرمة على تعليم القرآن والسنن والفرائض.

۲۲۳۹ — حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن سعيد بن أبي سعيد أنه سمع أبا هريرة يقول بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم خيلا قبل نجد فجاءت برجل من بني حنيفة يقال له ثمامة بن أثال سيد أهل اليمامة فربطوه بسارية من سواري المسجد فخرج إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما عندك يا ثمامة قال عندي يا محمد خير فذكر الحديث قال أطلقوا ثمامة.

جس سے شرارت کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عکرمہ کو قرآن و سنن و فرائض کے سیکھنے کے لیے مقید کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ لائے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا جو یمامہ والوں کا سردار تھا۔ انہوں نے اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا اے محمد! میرے پاس بھلائی ہے۔ پھر ساری حدیث بیان کی کہ فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو۔

باب ۸۱۰ الربط والحبس في الحرم واشترى نافع بن عبد الحارث دارا للسجن بمكة من صفوان بن أمية على أن عمر إن رضي فالبيع بيعه وإن لم يرض عمر فلصفوان أربع مائة وسجن ابن الزبير

حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا

نافع بن عبد الحارث نے مکہ مکرمہ میں قید خانہ بنانے کے لیے صفوان بن امیہ سے یہ مکان اس شرط پر خریدا کہ اگر حضرت عمر راضی ہوں تو بیع پوری ہو گی ورنہ صفوان کو چار سو دیئے جائیں گے۔ اور حضرت ابن زبیر نے مکہ مکرمہ میں قید کیا۔

www.alahazratnetwork.org

بِسَارِیَۃٍ۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَۃَ یُقَالُ لَہٗ ثُمَامَۃُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْہُ بِسَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ۔

سعید بن ابو سعید نے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی جانب بھیجے۔ پس وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ پس اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَاب ۱۵۱۱ الْمُلَازَمَۃِ۔

مقروض کا تعاقب کرتے رہنا

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ وَقَالَ غَیْرُہٗ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ھُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّہٗ کَانَ لَہٗ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِیِّ دَیْنٌ فَلَقِیَہٗ فَلَزِمَہٗ فَتَکَلَّمَا حَتَّی ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُھُمَا فَمَرَّ بِھِمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا کَعْبُ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ کَاَنَّہٗ یَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَیْہِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن بن ہرمز، عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک کا حضرت عبداللہ بن ابو حدرد اسلمی پر قرض تھا۔ اُن سے ملاقات ہوئی تو پیچھے لگ گئے، دونوں گفتگو کرنے لگے یہاں تک کہ آوازیں اونچی ہو گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے کعب! اور ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لئے فرماتے ہیں۔ پس انہوں نے نصف قرض لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

بَاب ۱۵۱۲ التَّقَاضِیْ۔

قرض کا تقاضا کرنا۔

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرِ بْنِ حَازِمٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ کُنْتُ قَیْنًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَکَانَ لِیْ عَلَی الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاھِمُ فَاَتَیْتُہٗ اَتَقَاضَاہُ فَقَالَ لَا اَقْضِیْكَ حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰہِ لَا اَکْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یُمِیْتَكَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِیْ حَتّٰی اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثَ فَاُوْتٰی مَالًا وَّوَلَدًا ثُمَّ اَقْضِیَكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَلْاٰیَۃَ۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت کے اندر میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا، میرے عاص بن وائل پر کچھ درہم تھے۔ میں اُس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو اُس نے کہا: نہیں دوں گا جب تک تم محمد کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ تجھے مار کر دوبارہ زندہ کرے تب بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہیں کروں گا۔ کہا: جانے دو یہاں تک کہ مجھے مار کر دوبارہ اٹھایا جائے تو مجھے مال اور اولاد دیا جائے گا، اُس وقت تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: کیا تم نے دیکھا اُس شخص کو جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا، کہا کہ ضرور مجھے مال اور اولاد دیا جائے گا (۱۹ : ۷۷)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب اللقطة

إذا أخبره رب اللقطة بالعلامة دفع إليه

٢٢٥٣ - حدثنا آدم حدثنا شعبة ح وحدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سلمة سمعت سويد بن غفلة قال لقيت أبي بن كعب فقال أخذت صرة مائة دينار فأتيت النبي ﷺ فقال عرفها حولا فعرفتها حولا فلم أجد من يعرفها ثم أتيته فقال احفظ وعاءها وعددها ووكاءها فإن جاء صاحبها وإلا فاستمتع بها فاستمتعت فلقيته بعد بمكة فقال لا أدري ثلاثة أحوال أو حولا واحدا.

خدا کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

گری پڑی چیز کا بیان

جب مالک اس کی نشانیاں بتا دے تو مال اسے دے دیا جائے

سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سو دینار کی ایک تھیلی پائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا۔ اسی طرح تیسری دفعہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ اس کی تھیلی، گنتی اور بندھن کو یاد رکھنا، اگر اس کا مالک آ جائے (تو دے دینا) ورنہ اسے کام میں لے آنا۔ میں نے فائدہ اٹھا لیا۔ پھر بعد میں ان سے مکہ مکرمہ میں ملا تو فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ تین سال کہا یا ایک سال۔

باب ١٥١٤ ضالة الإبل

٢٢٥٤ - حدثنا عمرو بن عباس حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن ربيعة حدثني يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني قال جاء أعرابي النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عما يلتقطه فقال عرفها سنة ثم احفظ عفاصها ووكاءها فإن جاء أحد يخبرك بها وإلا فاستنفقها قال يا رسول الله فضالة الغنم قال لك أو لأخيك أو للذئب قال ضالة الإبل فتمعر وجه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما لك ولها معها حذاؤها وسقاؤها ترد الماء وتأكل الشجر.

گم شدہ اونٹ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا: ایک سال بھر اس کی تشہیر کرو۔ پھر اس کی تھیلی اور بندھن کو یاد رکھو۔ اگر کوئی آ کر اس کی نشانیاں بتائے (تو دے دو) ورنہ اسے خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا: وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔ عرض کی کہ گم شدہ اونٹ؟ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: تمہیں اس سے کیا واسطہ؟ اس کا موزہ اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے، پانی پر پہنچے گا اور درخت کھائے گا۔

باب ١٥١٥ ضالة الغنم

٢٢٥٥ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله قال حدثني سليمان عن يحيى عن يزيد مولى المنبعث أنه سمع زيد بن خالد يقول سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فزعم أنه قال اعرف عفاصها ووكاءها

گم شدہ بکری

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کی تھیلی اور بندھن کو پہچان رکھو پھر سال بھر اس کی تشہیر کرو۔ یحییٰ کا کہنا ہے کہ اگر کوئی پہچاننے والا نہ آئے تو وہ اس کے

www.alahazratnetwork.org

ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُولُ يَزِيدُ إِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَهُ قَالَ يَحْيَى فَهَذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا۔

یہ بات معلوم نہیں کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے یا اپنے پاس سے کہی ہے۔ پھر وہ عرض گزار ہوا کہ گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ یزید نے کہا کہ اس کی بھی تشہیر کی جائے۔ پھر عرض گزار ہوا کہ گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ اس کا جوتا اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے، پانی کے پاس جائے گا اور درخت کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔

بَابٌ ١٥١٦ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا۔

جب گرے پڑے مال والا ایک سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے۔

٢٢٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اس کی تھیلی اور بندھن کو پہچان لو، پھر اس کی سال بھر تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو فبہا ورنہ تمہیں اختیار ہے۔ عرض کی گمشدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔ عرض کی کہ گمشدہ اونٹ؟ فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا؟ جبکہ اس کا مشکیزہ اور جوتا اس کے پاس ہے۔ پانی پر جائے گا اور درخت کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔

بَابٌ ١٥١٧ إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

جب کوئی دریا میں لکڑی یا کوڑا وغیرہ پائے۔

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ وہ باہر نکلا تاکہ دیکھے کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا۔ پھر اس نے ایک لکڑی دیکھی تو گھر کے ایندھن کے لیے لے لی۔ جب اسے پھاڑا تو اپنا مال اور رقعہ پایا۔

بَابٌ ١٥١٨ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ۔

جب کوئی راستے میں کھجور پائے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ قَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راستے میں پڑی ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا، اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو اسے کھا لیتا۔ یحییٰ، سفیان، منصور ——— زائدہ، منصور، طلحہ، حضرت انس ——— محمد بن مقاتل، عبداللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں۔ پس اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں۔ پھر ڈرتے ہوئے کہ صدقہ کی ہو، پھینک دیتا ہوں۔

بَابُ ۱۵۹ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ أَهْلِ مَكَّةَ وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

اہل مکہ کی گری پڑی چیز کا کس طرح اعلان کیا جائے!

طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کی گری پڑی چیز اٹھائی نہ جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر تشہیر کرنے کے لیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا۔ فرمایا کہ اچھا اذخر کے سوا۔

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر فتح دی تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو روکا اور اس پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو مسلط فرمایا۔ پس مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال کیا گیا اور میرے بعد کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہوگا۔ لہٰذا اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور نہ اس کا کانٹا کاٹا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز حلال ہے

قَبْلِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّاِنَّهَا لَا تَحِلُّ
لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا
وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ
فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقِيْدَ فَقَالَ
الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ
فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا
لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ قُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهٗ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مگر اعلان کرنے کے لیے۔ جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔ قصاص یا بدلہ۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذخر کے سوا۔ اہلِ یمن سے ابو شاہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے لیے لکھوا دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو شاہ کے لیے لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے کہا کہ یا رسول اللہ میرے لیے لکھوا دیجیے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ وہ خطبہ جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

بَابُ ۱۵۲۰ لَا تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ اَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنٍ۔

کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے۔

۲۲۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ
بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ
فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ
اَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کسی کے مویشی کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کے گودام میں آ کر اس کے خزانے کو توڑ دے اور اناج لے جائے۔ مویشیوں کے تھن ان کے مالکوں کے خزانے ہیں۔ لہٰذا کسی کے مویشی کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

بَابُ ۱۵۲۱ اِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِاَنَّهَا وَدِيْعَةٌ عِنْدَهٗ۔

جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے لوٹا دے کیونکہ یہ اُس کے پاس امانت ہے۔

۲۲۶۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَّزِيْدَ
مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا
سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ
عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ
اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا
هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ سال بھر تک اس کی تشہیر کرو اور اس کی تھیلی اور سربندھن کی پہچان رکھو پھر خرچ کر لو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے ادا کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ گمشدہ بکری؟ فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ گمشدہ اونٹ؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا چہرہ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا تمہیں اس سے کیا! اس کا آب نوشی کا برتن اور موزہ اس کے ساتھ

اللہ علیہ وسلم حتی احمرت وجنتاہ او احمر وجہہ ثم قال ما لک ولہا معہا حذاؤہا وسقاؤہا حتی یلقاہا ربہا۔

باب ١٥٢٢ ھل یاخذ اللقطۃ ولا یدعہا تضیع حتی لا یاخذہا من لا یستحق

٢٢٦١ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل قال سمعت سوید بن غفلۃ قال کنت مع سلمان بن ربیعۃ وزید بن صوحان فی غزاۃ فوجدت سوطا فقالا لی القہ قلت لا ولکن ان وجدت صاحبہ والا استمتعت بہ فلما رجعنا حججت فمررت بالمدینۃ فسالت ابی بن کعب فقال وجدت صرۃ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہا مائۃ دینار فاتیت بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیت فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ الرابعۃ فقال اعرف عدتہا ووکاءہا ووعاءہا فان جاء صاحبہا والا استمتع بہا۔

٢٢٦٢ حدثنا عبدان قال اخبرنی ابی عن شعبۃ عن سلمۃ بہذا قال فلقیتہ بعد بمکۃ فقال لا ادری اثلاثۃ احوال او حولا واحدا۔

باب ١٥٢٣ من عرف اللقطۃ ولم یدفعہا الی السلطان

٢٢٦٣ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن ربیعۃ عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد ان اعرابیا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اللقطۃ قال عرفہا سنۃ فان جاء احد یخبرک بعفاصہا ووکائہا والا فاستنفق بہا وسالہ عن ضالۃ الابل فتمعر وجہہ وقال ما لک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا ترد الماء وتاکل الشجر دعہا حتی

ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے گا۔

کیا گری پڑی چیز اس لیے اٹھائی جائے کہ ضائع نہ ہو اور کسی نااہل کے ہاتھ نہ پڑ جائے۔

ترجمہ: سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں حضرت سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا، مجھے ایک کوڑا ملا۔ مجھ سے کہا کہ اسے ڈال دو۔ میں نے کہا نہیں بلکہ اس کے مالک کو تلاش کروں گا ورنہ خود فائدہ حاصل کروں گا۔ واپسی کے وقت ہم نے حج کیا اور میں مدینہ منورہ سے گزرا تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، فرمایا: مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے، میں انہیں لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: سال بھر تشہیر کرو۔ پس میں نے ایک سال تشہیر کی۔ دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا سال بھر تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی۔ سہ بارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ سال بھر تشہیر کرو۔ چنانچہ سال بھر تشہیر کی۔ چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ گنتی معلوم کر لو اور اس کا بندھن اور برتن بھی، اگر اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ فائدہ حاصل کرو۔

ترجمہ: عبدان، شعبہ، سلمہ سے اسی طرح روایت ہے کہ میں ان سے مکہ مکرمہ میں ملا تو فرمایا کہ معلوم نہیں کہ تین سال یا صرف ایک سال۔

جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور حاکم کے سپرد نہ کی۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ سال بھر اس کی تشہیر کرو۔ اگر کوئی آ کر اس کی تھیلی اور بندھن کی پہچان بتلائے تو ٹھیک ورنہ اسے خرچ کر لو۔ گمشدہ اونٹ کے متعلق پوچھا تو چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: تمہیں اس سے کیا، اس کا مشکیزہ اور جوتا اس کے پاس ہے۔ پانی پر جائے گا اور درخت کے پتے کھائے گا، چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے۔

www.ala azratnetwork.org

يتحدثان بها وسأله عن ضالة الغنم فقال هي لك أو لأخيك أو للذئب.

باب ۱۵۲۴

۲۲۶۴۔ حدثنا إسحاق بن إبراهيم أخبرنا النضر أخبرنا إسرائيل عن أبي إسحاق قال أخبرني البراء عن أبي بكر ح حدثنا عبد الله بن رجاء حدثنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء عن أبي بكر قال انطلقت فإذا أنا براعي غنم يسوق غنمه فقلت لمن أنت قال لرجل من قريش فسماه فعرفته فقلت هل في غنمك من لبن فقال نعم فقلت هل أنت حالب لي قال نعم فأمرته فاعتقل شاة من غنمه ثم أمرته أن ينفض ضرعها من الغبار ثم أمرته أن ينفض كفيه فقال هكذا ضرب إحدى كفيه بالأخرى فحلب كثبة من لبن وقد جعلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم إداوة على فمها خرقة فصببت على اللبن حتى برد أسفله فانتهيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت.

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب ۱۵۲۵ في المظالم والغصب

وقول الله تعالى ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل الظالمون إنما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الأبصار مهطعين مقنعي رءوسهم رافعي المقنع والمقمح واحد وقال مجاهد مهطعين مديمي النظر ويقال مسرعين لا يرتد إليهم طرفهم وأفئدتهم هواء يعني جوفا لا عقول لهم وأنذر الناس يوم يأتيهم العذاب فيقول الذين ظلموا ربنا أخرنا إلى أجل قريب نجب دعوتك ونتبع الرسل أولم تكونوا أقسمتم من

گم شدہ بکری کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔

چرواہے سے دودھ مانگنا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ دونوں سندوں کے ساتھ روایت ہے۔ میں چل رہا تھا کہ ایک چرواہا اپنی بکریاں لے کر ہانکتا ہوا آ رہا تھا۔ میں نے کہا کہ تم کس کے ہو؟ اس نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جس کو میں جانتا تھا۔ میں نے کہا کیا تمہاری بکری کے دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کیا تم ہمارے لیے دودھ نکال دو گے؟ کہا ہاں۔ میں نے اسے تھنوں کو گرد و غبار سے صاف کرنے کا حکم دیا پھر ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور دودھ نکالا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل لی ہوئی تھی جس کا منہ باندھ رکھا تھا۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! نوش فرمائیے۔ آپ نے نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔

مشکلم سے شروع ہو کر ... بہت ظلم کرنے والا ہے۔

ظلم اور لوٹ کھسوٹ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہرگز اللہ کو ان سے غافل نہ جاننا جو ظالم لوگ کرتے ہیں، بے شک وہ انہیں ڈھیل دیتا ہے ایسے دن کے لیے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی، سروں کو اٹھائے ہوئے دوڑتے ہوں گے۔ اَلْمُقْنِعُ اور اَلْمُقْمِحُ ایک ہی ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُهْطِعِين سے نگاہ دوڑانے والے مراد ہیں، یا کہا گیا ہے کہ تیز دوڑنے والے، ان کی آنکھیں نہیں جھپکیں گی۔ اور ان کے دل ہوا ہوں گے یعنی عقل سے خالی ہوں گے۔ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جب ان کے پاس عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی دیر کی مہلت دے، ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔ کیا اس سے پہلے تم نے قسم

www.alahazratnetwork.org

قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِي مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔

کیوں کہ تمہیں ٹلنا نہیں ہوگا اور تم ان لوگوں کے گھروں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر روشن ہو گیا ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا اور تمہارے لیے مثالیں بیان کیں اور انہوں نے اپنے مکر کیے جیسے کہ تدبیریں تھیں اور اگرچہ ان کے فریبوں سے پہاڑ ٹل جائیں اور یہ گمان نہ کر کہ اللہ اپنے رسولوں کے خلاف کرے گا وعدے کے جو انہوں نے اپنے رسولوں سے وعدہ کیے۔ بے شک اللہ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

بَابُ ۵۲۶ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ۔

۲۲۶۵ – حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا. وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ.

ظلم و ستم کا بدلہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن جہنم سے نجات پائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیے جائیں گے اور دنیا میں ایک دوسرے پر ظلم و ستم کیے ہوں گے ان کا بدلہ لیا جائے گا جب کہ وہ پاک ہو جائیں گے اور جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے جنت میں ہر ایک کا گھر اس کے دنیا والے گھر سے بہتر ہوگا۔ یونس بن محمد، شیبان، قتادہ نے اسے ابو المتوکل سے روایت کیا۔

بَابُ ۵۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

۲۲۶۶ – حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ آخِذٌ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ

ارشادِ خداوندی ہے کہ خبردار ہو جاؤ کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

صفوان بن محرز مازنی سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ان کا ہاتھ پکڑ کر چل رہا تھا کہ ایک آدمی ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ آپ نے سرگوشی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا، اس پر اپنا پردہ ڈالے گا اور اسے چھپا لے گا۔ فرمائے گا کیا تم فلاں گناہ کو جانتے ہو؟ عرض کرے گا ہاں اے رب، یہاں تک کہ جب اس سے گناہوں کا اقرار کروا لے گا اور وہ دل میں سمجھے گا کہ ہلاک ہو گیا، فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے یہ گناہ چھپائے اور آج تجھے بخش دیتا ہوں۔ پھر اسے نیکیوں کی کتاب دی جائے گی۔ لیکن کافر اور منافق کے متعلق گواہ کہیں گے یہی ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

يَقُوْلُ الْأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

بَاب ۵۲۸ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ۔

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کوئی مسلمان کسی پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے سپرد کرے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اُسے ظالم کے حوالے کرے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہوتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے مصیبت کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے اس کی ایک مصیبت دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

بَاب ۵۲۹ أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا۔

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا۔

اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

عبیداللہ بن ابوبکر بن انس اور حمید طویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو، وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم مظلوم کی مدد تو کریں لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں؟ فرمایا کہ اس کے ہاتھ پکڑ لو۔

ف: احادیث ۲۲۶۷ سے ۲۲۶۹ تک چار علامتیں ہیں کہ اگر آج بھی ہم ان پر عمل پیرا ہو جائیں تو معاشرے میں ہر طرف ہی سکون و اطمینان کی ہوائیں چلنے لگیں۔ ہر فرد سکون کا سانس لینے لگے اور دنیا میں ہی جنت کی بہاریں محسوس ہونے لگیں ـــ کسی پر ظلم نہ کرنا ـــ کسی کو ظالم کے حوالے نہ کرنا ـــ اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجت برآری میں مشغول رہنا ـــ مسلمان بھائی سے مصیبت کو دفع کرنا ـــ مسلمان کی عیب پوشی کرنا ـــ مظلوم کی مدد کرنا ـــ ظالم کو ظلم سے روکنا ـــ مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرنا ـــ جملہ اہلِ اسلام کو ایک ہی گھر کے افراد کی طرح سمجھ کر سب کا خیر خواہ بن کر رہنا۔ ان میں سے کونسی بات ہے جو ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہے؟ جب ہم انسانیت و محبت کے سارے اسباق ہی بھلا بیٹھے تو آخر ہمارا معاشرہ ظلم و جبر، لوٹ کھسوٹ، افراتفری اور نفرت و عداوت کی بھٹی نہ بنتا تو اور کیا ہوتا۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

بَاب ۵۳۰ نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ۔

مظلوم کی مدد

www.alahazratnetwork.org

٢٢٧٠ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةَ الدَّاعِي وَإِبْرَارَ الْمُقْسِمِ.

٢٢٧١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

بَابُ ٥٣١ الْاِنْتِصَارُ مِنَ الظَّالِمِ لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا عَلِيمًا وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُسْتَذَلُّوا فَإِذَا قَدَرُوا عَفَوْا.

بَابُ ٥٣٢ عَفْوُ الْمَظْلُومِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ.

بَابُ ٥٣٣ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٢٢٧٢ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ پھر انہوں نے مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے اور قسم کھانے والے کی قسم پوری کرانے کا ذکر کیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے، پھر آپ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔

ظالم سے بدلہ لینا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ تعالیٰ بری بات کے اعلان کو پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے، اور وہ لوگ کہ جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے تو بدلہ لیتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا کہ اسلاف ذلیل ہونے کو ناپسند کرتے اور جب قادر ہو جاتے تو معاف کر دیتے۔

مظلوم کا معاف کر دینا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اگر تم بھلائی کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ یا برائی سے درگزر کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا قدرت والا ہے، اور برائی کا بدلہ اسی کی مثل برائی ہے، پس جس نے معاف کیا اور اصلاح کی اس کا اجر اللہ کے ذمہ کرم پر ہے، بے شک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا، اور جو مظلوم ہونے کے بعد انتقام لیں تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔ ملامت تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کریں اور ناحق زمین میں بغاوت کریں، ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے، اور جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو بے شک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے، اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے۔ (۴۲: ۴۰)

ظلم قیامت میں تاریکیوں کے سبب میں ہوگا

احمد بن یونس، عبدالعزیز ماجشون، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ-

باب ۱۵۳۴ الِاتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ-

۲۲۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ-

باب ۱۵۳۵ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهُ-

۲۲۷۴- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِأَنَّهُ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ-

باب ۱۵۳۶ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ-

۲۲۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ-

باب ۱۵۳۷ إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ

مظلوم کی بد دعا سے ڈرنا اور بچنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، زکریا بن اسحاق مکی، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابومعبد مولیٰ ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا، مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اس کے ظلم کو بیان کرے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز میں اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو تو آج ہی اس سے معاف کرا لے، اس دن سے پہلے جس روز درہم و دینار پاس نہیں ہوں گے۔ اگر اس کے پاس نیک اعمال ہوں گے تو ظلم کے برابر اس سے لے لیے جائیں گے اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو ظلم کے برابر مظلوم کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے۔ امام ابو عبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ اسماعیل بن ابی اویس نے فرمایا کہ مقبری کا یہ نام اس لیے پڑا کہ وہ قبروں کے پاس رہتے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ سعید مقبری، بنی لیث کے آزاد کردہ تھے، یہ سعید بن ابو سعید ہیں اور ان کے والد ابو سعید کا نام کیسان ہے۔

جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو پھر رجوع نہیں کر سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا۔ کے بارے میں فرمایا کہ کسی شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو اور وہ اس کے پاس زیادہ نہ جاتا ہو بلکہ چھوڑنا چاہتا ہو تو عورت اسے کہہ دے کہ میں اپنا حق معاف کرتی ہوں، یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ

www.alahazratnetwork.org

كسر هو.

٢٢٧٦- حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك
عن أبي حازم بن دينار عن سهل بن سعد الساعدي
عن أبي حازم بن دينار عن سهل بن سعد أن النبي أتي بشراب
فشرب منه وعن يمينه غلام وعن يساره الأشياخ
فقال للغلام أتأذن لي أن أعطي هؤلاء فقال
الغلام لا والله يا رسول الله لا أوثر بنصيبي منك أحدا
قال فتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في يده.

کرسکتا ہوں؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا۔ آپ کی داہنی جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب بزرگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ ان کو دے دوں؟ لڑکا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نہیں چاہتا کہ آپ سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح دوں۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں دے دیا۔

باب ١٥٣٨- إثم من ظلم شيئا من الأرض.

ظلم کے ساتھ زمین دبا لینے کا گناہ

٢٢٧٧- حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن
الزهري حدثني طلحة بن عبد الله أن عبد الرحمن
بن عمرو بن سهل أخبره أن سعيد بن زيد قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من
ظلم من الأرض شيئا طوقه من سبع أرضين.

ابو الیمان، شعیب، زہری، طلحہ بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن عمرو بن سہل

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ جس نے ظلم سے کچھ زمین دبا لی تو اسے ساتوں زمینوں تک کا طوق پہنایا جائے گا۔

٢٢٧٨- حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث
حدثنا حسين عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني
محمد بن إبراهيم أن أبا سلمة حدثه أنه كانت
بينه وبين أناس خصومة فذكر لعائشة فقالت
يا أبا سلمة اجتنب الأرض فإن النبي صلى الله عليه
وسلم قال من ظلم قيد شبر من الأرض طوقه
من سبع أرضين.

ابو معمر، عبد الوارث، حسین، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ان کے اور لوگوں کے درمیان جھگڑا تھا تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا، فرمایا اے ابو سلمہ! زمین سے بچو، بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے ظلم سے ایک بالشت زمین دبائی تو ساتوں زمینوں تک اس کے گلے میں طوق پہنایا جائے گا۔

٢٢٧٩- حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث
حدثنا عبد الله بن المبارك حدثنا موسى بن عقبة
عن سالم عن أبيه قال قال النبي صلى الله عليه
وسلم من أخذ من الأرض شيئا بغير حقه خسف به
يوم القيامة إلى سبع أرضين قال أبو عبد الله هذا
الحديث ليس بخراسان في كتاب ابن المبارك
أملاه عليهم بالبصرة.

ابو معمر، عبد الوارث، عبد اللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زمین کا کچھ حصہ ناحق لے لیا تو قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن مبارک کی اس کتاب میں نہیں ہے جو خراسان میں ہے بلکہ انہوں نے بصرہ والوں کو لکھوائی تھی۔

باب ١٥٣٩- إذا أذن إنسان لآخر شيئا جاز.

جب کہ آدمی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے۔

www.alahazratnetwork.org

٢٢٨٠ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن جبلة قال كنا بالمدينة في بعض أهل العراق فأصابنا سنة فكان ابن الزبير يرزقنا التمر فكان ابن عمر يمر بنا فيقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الإقران إلا أن يستأذن الرجل منكم أخاه.

٢٢٨١ - حدثنا أبو النعمان حدثنا أبو عوانة عن الأعمش عن أبي وائل عن أبي مسعود أن رجلا من الأنصار يقال له أبو شعيب كان له غلام لحام فقال له أبو شعيب اصنع لي طعام خمسة لعلي أدعو النبي صلى الله عليه وسلم خامس خمسة وأبصر في وجه النبي صلى الله عليه وسلم الجوع فدعاه فتبعهم رجل لم يدع فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن هذا قد اتبعنا أتأذن له قال نعم.

باب ١٥٢٠ قول الله تعالى وهو ألد الخصام.

٢٢٨٢ - حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن ابن أبي مليكة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أبغض الرجال إلى الله الألد الخصم.

باب ١٥٢١ إثم من خاصم في باطل وهو يعلمه.

٢٢٨٣ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب أخبرني عروة بن الزبير أن زينب بنت أم سلمة أخبرته أن أمها أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه سمع خصومة بباب حجرته فخرج إليهم فقال إنما أنا بشر وإنه يأتيني الخصم فلعل بعضكم أن يكون أبلغ من بعض فأحسب أنه صدق فأقضي له بذلك فمن قضيت له بحق مسلم فإنما هي قطعة من النار فليأخذها أو ليتركها.

جبلہ سے روایت ہے کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے اور ہم قحط میں مبتلا ہو گئے تو حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کو کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ کوئی اپنے بھائی کی اجازت سے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو شعیب نامی ایک انصاری کا غلام گوشت فروش تھا۔ ابو شعیب نے اس سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ حضرات کی دعوت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر بھوک کی علامت دیکھی ہے۔ پس بلایا تو ایک اور شخص بھی ساتھ ہو لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہمارے پیچھے آ گیا ہے، کیا تم اسے اجازت دیتے ہو؟ عرض کی: ہاں۔

ارشاد خداوندی ہے کہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔

جان بوجھ کر ناجائز بات پر جھگڑنے کا گناہ۔

زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور میرے پاس جھگڑنے والے آتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ایک فریق دوسرے سے بہتر بات کرنے والا ہو اور میں اسے سچا شمار کر کے اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، تو جس کے لیے میں کسی مسلمان کے حق کو دینے کا فیصلہ کروں وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس چاہے اسے لے یا چھوڑ دے۔

باب ١٥٢٢ إذا خاصم فجر

٢٢٨٤ - حدثنا بشر بن خالد أخبرنا محمد عن شعبة عن سليمان عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أربع من كن فيه كان منافقا أو كانت فيه خصلة من أربعة كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا عاهد غدر وإذا خاصم فجر.

جب جھگڑے تو بد کلامی کرے

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے یا جس میں چار باتوں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کا ایک حصہ ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، معاہدہ کرے تو غداری کرے اور جب جھگڑے تو بد کلامی کرے۔

باب ١٥٢٣ قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه

وقال ابن سيرين يقاصه وقرأ ﴿وإن عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به﴾.

مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو اپنے حق کا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے۔ ابن سیرین نے فرمایا اپنے حق کے مطابق لے سکتا ہے اور یہ آیت پڑھی: اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہو۔ (النحل ۱۲۶)

٢٢٨٥ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري حدثني عروة أن عائشة قالت جاءت هند بنت عتبة بن ربيعة فقالت يا رسول الله إن أبا سفيان رجل مسيك فهل علي من حرج أن أطعم من الذي له عيالنا فقال لا حرج عليك أن تطعميهم بالمعروف.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، کیا مجھ پر کوئی حرج ہے کہ ان کے مال سے اپنے بال بچوں کو کھلاؤں؟ فرمایا دستور کے مطابق کھلاؤ تو کوئی مضائقہ نہیں۔

٢٢٨٦ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني يزيد عن أبي الخير عن عقبة بن عامر قال قلنا للنبي صلى الله عليه وسلم إنك تبعثنا فننزل بقوم لا يقرونا فما ترى فيه فقال لنا إن نزلتم بقوم فأمروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فإن لم يفعلوا فخذوا منهم حق الضيف الذي ينبغي لهم.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایسے لوگوں کے پاس اترتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس اترو اور وہ تمہارے لیے مہمان کا حق ادا کریں تو قبول کرو، اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرو۔

باب ١٥٢٤ ما جاء في السقائف

وجلس النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه في سقيفة بني ساعدة.

سائبانوں کا بیان۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سقیفہ بنی ساعدہ میں بیٹھے۔

٢٢٨٧ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال حدثني مالك وأخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن ابن عباس أخبره عن عمر قال حين توفى

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، امام مالک، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات دی تو انصار بنی ساعدہ کے سائبان میں جمع ہوگئے

نبيه صلى الله عليه وسلم إن الأنصار اجتمعوا في
سقيفة بني ساعدة فقلت لأبي بكر انطلق بنا
فجئناهم في سقيفة بني ساعدة.

باب ۵۲۵ لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبه في جداره.

۲۲۸۸ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك
عن ابن شهاب عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمنع جار جاره أن
يغرز خشبه في جداره ثم يقول أبو هريرة ما لي
أراكم عنها معرضين والله لأرمين بها بين أكتافكم.

باب ۵۲۶ صب الخمر في الطريق.

۲۲۸۹ حدثنا محمد بن عبد الرحيم أبو يحيى
أخبرنا عفان حدثنا حماد بن زيد حدثنا ثابت
عن أنس كنت ساقي القوم في منزل أبي طلحة وكان
خمرهم يومئذ الفضيخ فأمر رسول الله صلى الله عليه
وسلم مناديا ينادي ألا إن الخمر قد حرمت قال
فقال لي أبو طلحة اخرج فأهرقها فخرجت فهرقتها فجرت
في سكك المدينة فقال بعض القوم قد قتل قوم وهي
في بطونهم فأنزل الله ليس على الذين آمنوا
وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا الآية.

باب ۵۲۷ أفنية الدور والجلوس فيها والجلوس على الصعدات وقالت عائشة فابتنى أبو بكر مسجدا بفناء داره يصلي فيه ويقرأ القرآن فيتقصف عليه نساء المشركين وأبناؤهم يعجبون منه والنبي صلى الله عليه وسلم يومئذ بمكة.

۲۲۹۰ حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا أبو عمر
حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم عن عطاء بن
يسار عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال إياكم والجلوس على الطرقات فقالوا ما لنا

میں نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلیے، پس ہم ان کے ساتھ سقیفہ بنی ساعدہ آئے۔

ایک ہمسایہ دوسرے کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے تھے میں آپ کو اس سے روگردانی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، خدا کی قسم یہ حکم ضرور بتاتا رہوں گا۔

راستے میں شراب بہانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو طلحہ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور ان دنوں وہ کھجور کی پیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک منادی کرنے والے کو منادی کرنے کا حکم دیا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ حضرت ابو طلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ باہر جا کر اسے بہا دو، میں نے باہر جا کر بہا دی تو وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہہ گئی۔ بعض لوگ کہنے لگے کہ کچھ لوگ قتل کر دیے گئے حالانکہ یہ ان کے پیٹوں میں تھی۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اس میں جو وہ کھا چکے۔ (۹۳:۵)۔

گھروں کے صحن اور راستوں میں بیٹھنا

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنا لی جس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے۔ مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے پاس جمع ہو کر خوش ہوتے۔ اس دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے بچا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کے بغیر تو چارہ نہیں کیونکہ ہم اپنی مجالس میں باتیں کرتے اور ان میں رات گزارتے ہیں۔ فرمایا اگر آتے ہو تو راستے کا حق ادا کرو

مَجَالِسُنَا مَا لَنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

روک دو، بری نگاہ سے احتراز کرنا، راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا نظر نیچی رکھنا، تکلیف دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

باب ١٥٣ الْآبَارُ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا۔

راستے میں کنواں کھودنا جبکہ کسی کو اس سے تکلیف نہ ہو۔

١٢٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کو راستے میں جاتے ہوئے سخت پیاس لگی تو اسے ایک کنواں ملا، وہ اس میں اترا اور پانی پیا، پھر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی نے سوچا کہ اس کتے کو بھی پیاس سے ویسی ہی تکلیف پہنچی ہوگی جیسی مجھے پہنچی تھی۔ پس وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے کو پانی سے بھر کر منہ سے پکڑا اور کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہمارے لئے جانوروں میں بھی اجر ہے؟ فرمایا کہ ہر جاندار کے ساتھ نیکی کرنے کا اجر ہے۔

ف: انسان کو چاہیے کہ ہر وقت نیکی کرنے میں کوشاں رہے کیونکہ کیا معلوم خدا کو کس کی کون سی ادا پسند آ جائے اور اسی کے باعث بیڑا پار ہو جائے۔ خیر خواہی انسان دوستی کی بنیاد ہے، بے بس لوگوں کے کام آئے، بے کس لوگوں کو سہارا دے اور مصیبت میں پھنسے ہوئے افراد کو مصیبت سے نکالنے کی کوشش کرتا رہے تاکہ جو بے کسی اور مصیبت میں خدا اس کے کام آئے اور اس کے بے حد احسانات کا شکریہ ادا کرنے کے قابل بن سکے۔ کیونکہ اس کی رضا پانے کے لیے اور اس کی شان کریمی کے مطابق اس کے بندوں کے کام آنے اور ان کے دکھ درد بانٹنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

جس کو ترے جہاں میں بھی یاد رہے غم بیکساں
میری طرف سے بخشیں جائے اسے سلام دے

باب ١٥٤ إِمَاطَةُ الْأَذَى وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا۔ ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا صدقہ ہے۔

باب ١٥٥ الْغُرْفَةُ وَالْعُلِّيَّةُ الْمُشْرِفَةُ وَغَيْرُ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا۔

بالا خانوں اور اونچے گھروں پر جھروکے کا ہونا اور روشن دان وغیرہ رکھنا۔

١٢٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر چڑھے

قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ
مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي أَرَى مَوَاقِعَ
الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ۔

٢٢٩٣ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ
عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَزَلْ
حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا
إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ
مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ
مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ
مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا
إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَالَ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ
وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ
إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ
زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ
النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا
وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ
مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ
تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ
نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ
أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللهِ إِنَّ
أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ
إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي فَقُلْتُ خَابَتْ
مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَدَخَلْتُ
عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ
فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ أَفَتَأْمَنُ أَنْ

پھر فرمایا کیا تم دیکھتے ہو جو میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں گرتے ہوئے
دیکھتا ہوں جیسے بارش گرتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

مجھ کو یہ حرص تھی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُن دو ازواج مطہرات
کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر تم دونوں خدا
سے توبہ کرو تو بہتر ہے ورنہ تمہارے دل کج ہو ہی گئے ہیں (پ ۲۸ ع ۱۹) میں
نے عمر کے ساتھ حج کیا وہ راستے سے ہٹ کر قضائے حاجت کو گئے تو میں بھی
ساتھ چلا گیا قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے ان کے ہاتھ
پر چھاگل سے پانی ڈالا۔ جب وضو کر چکے تو میں نے کہا اے امیر المومنین! نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو کون تھیں جن کے
متعلق اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فرمایا ہے فرمایا کہ اے
ابن عباس تم پر تعجب ہے وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر حضرت عمر
نے سارا قصہ بیان کرتے ہوئے کہا میں اور میرا انصاری ہمسایہ
بنی امیہ بن زید میں رہتے تھے جو مدینہ کی بلندی پر ہے اور ہم نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں باری باری حاضر ہوا کرتے ایک دن وہ جاتا
اور ایک دن میں جب میں جاتا تو اس دن کے تمام حالات اسے بتاتا۔ ہم
قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے جب ہم مدینے آئے تو وہ
ایسے لوگ تھے کہ ان پر ان کی عورتیں غالب تھیں چنانچہ ہماری عورتوں نے انصار کی
عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس
نے مجھے جواب دیا میں نے اس کے جواب دینے کو برا جانا تو وہ
کہنے لگی کہ میرا جواب دینا آپ کو کیوں برا لگتا ہے حالانکہ خدا کی قسم نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں اور ان میں
سے کوئی تو شام تک سارا دن آپ کو چھوڑے رہتی ہے۔ میں گھبرا گیا اور کہا کہ
جس نے ایسا کیا وہ تو بڑے خسارے میں ہے۔ پھر میں نے کپڑے پہنے اور حفصہ
کے پاس گیا کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے
کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شام تک سارا دن ناراض رکھتی ہے؟ وہ
کہنے لگی ہاں۔ میں نے کہا وہ تو نقصان میں پڑ گئی۔ کیا تم اس بات سے
بے خوف ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناراض ہونے سے تم ہلاک

يَغْضَبُ اللَّهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِينَ لَا تَسْتَكْثِرِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَاسْأَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَآتِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَاذَا أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ أَطَلَّقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ لَا

اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناراض ہونے سے تم کو تباہ و برباد ہو جانا پڑے گا آپ سے بہت زیادہ مت مانگو اور جو کچھ ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیا کرو اور اپنی ہمسائی کو دیکھ کر دھوکے میں نہ آنا کیونکہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیاری ہیں۔ مراد اس سے حضرت عائشہ ہیں۔ کہا کہ میرا ایک انصاری ہمسایہ تھا اور ہم دونوں باری باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جایا کرتے تھے ایک دن وہ جاتا اور ایک دن میں جاتا۔ وہ میرے پاس وحی وغیرہ کی خبر لاتا اور میں اس کے پاس ویسی ہی خبر لاتا اور ہم یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ غسان کا بادشاہ ہم سے لڑنے کے لیے گھوڑوں کے نعل لگوا رہا ہے۔ ایک بار میرا ساتھی گیا پھر رات کو میرے پاس آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اور مجھے آواز دی۔ میں نکلا تو اس نے کہا ایک بڑی بات ہو گئی ہے۔ میں نے کہا کیا غسان آ گئے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ اس سے بڑی اور لمبی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا حفصہ تو نامراد ہوئی اور ٹوٹے میں پڑی میں سمجھتا تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی تو اپنے کپڑے پہنے پھر اتر کر حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتی۔ آپ اس بالاخانہ میں علیحدہ ہیں۔ میں ایک کالے غلام کے پاس گیا اور کہا عمر کے لیے اجازت مانگ۔ وہ اندر گیا پھر نکل کر آیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمہارا ذکر کیا آپ چپ ہو رہے۔ پھر میں چلا آیا اور منبر کے پاس گیا وہاں کچھ لوگ بیٹھے تھے بعض ان میں سے رو رہے تھے۔ میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں غلام کے پاس آیا اور کہا عمر کے لیے اجازت مانگ۔ وہ اندر گیا پھر نکل کر آیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمہارا ذکر کیا آپ چپ ہو رہے۔ میں پیٹھ موڑ کر لوٹا اتنے میں غلام نے مجھے پکارا اور کہا اندر جاؤ تم کو اجازت ہوئی۔ میں اندر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ دیکھا تو آپ ایک بوریے پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں جس کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے ہیں۔

عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ
إِلَيَّ فَقَالَ لاَ فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي
وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لاَ يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ
جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ
رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا
رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلاَثَةٍ فَقُلْتُ
ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ
وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لاَ يَعْبُدُونَ اللَّهَ
وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ
أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا
بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ
حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ
عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ
أَنْ لاَ تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ
لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَ
عِشْرِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي
أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا وَلاَ عَلَيْكِ أَنْ
لاَ تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ أَعْلَمُ
أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمًا قُلْتُ
أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ

ہوئی تھیں جن پر کچھ بال تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور پھر
کھڑے کھڑے کہا: آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی؟
آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے اللہ اکبر کہا۔ پھر کھڑے کھڑے کہا،
یا رسول اللہ! آپ دیکھتے ہیں کہ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے
جب ہم ایسے لوگوں کے پاس آ گئے جن پر ان کی عورتیں غالب ہیں۔ پھر
باقی روایت مثل سابق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے۔ پھر میں
نے عرض کیا کاش آپ ملاحظہ فرماتے کہ میں حفصہ کے پاس گیا اور اس
سے کہا: تم اس پر نہ جانا کہ تمہاری ہمسائی تم سے خوب صورت
اور آپ کو تم سے زیادہ محبوب ہے یعنی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ تو
تبسم فرمایا۔ جب میں نے آپ کو تبسم فرماتے دیکھا تو
بیٹھ گیا۔ پھر میں نے نگاہ اٹھا کر آپ کے گھر میں دیکھا تو اللہ کی قسم
مجھے اس میں کوئی ایسی چیز دکھائی نہ دی جس پر نظر ٹھہرے سوائے تین کھالوں کے
میں نے عرض کیا: دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت پر وسعت فرمائے
کیونکہ فارس اور روم پر وسعت کی گئی اور ان کو دنیا دی گئی حالانکہ وہ اللہ کی
عبادت نہیں کرتے۔ آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے، فرمایا: اے ابن خطاب!
کیا تم شک میں ہو؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کی اچھی چیزیں دنیا کی زندگی ہی میں
دے دی گئیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کی وجہ سے جو حفصہ نے عائشہ سے کہہ دی تھی
علیحدگی اختیار فرمائی، اور فرمایا تھا کہ میں ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا
کیونکہ آپ کو ان پر سخت غصہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا۔
جب انتیس دن گزر گئے تو آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ
کہتی ہیں کہ اختیار دینے کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے مجھ سے
ابتدا کرتے ہوئے فرمایا: میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں لیکن
جلدی کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔
اور فرمایا: میں جانتا تھا کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدا ہونے کے لیے
نہیں کہیں گے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے نبی! اپنی
بیویوں سے کہہ دو ... (۳۳ : ۲۸) عرض گزار ہوئی کہ
اس بارے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جب کہ میں
تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں

www.alahazratnetwork.org

[illegible]

۲۲۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَجَلَسَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینے کا ایلا فرمایا اور آپ کا قدم مبارک موچ کھا گیا تھا پس آپ بالاخانے میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت عمر آئے اور عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ ایک مہینے کا ایلا کیا ہے۔ پس انتیس دن ٹھہرے، پھر اتر کر ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

بَاب ۱۵۵۱ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ۔

جو اپنا اونٹ بلاط یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے۔

۲۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اونٹ کو بلاط کے کنارے باندھ دیا۔ عرض گزار ہوا کہ یہ آپ کا اونٹ ہے۔ آپ اونٹ کے پاس پھرے اور فرمایا: قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہیں۔

بَاب ۱۵۵۲ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ۔

کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔

۲۲۹۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

ف: یہ مضمون بخاری شریف کی اسی جلد کی حدیث ۲۲۴ میں گزر چکا ہے۔ لہٰذا اس کا حاشیہ وہاں ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے۔ دوبارہ یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بَاب ۱۵۵۳ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَرَمَى بِهِ۔

جو لوگوں کو تکلیف دینے والی ٹہنی کو راستے سے اٹھا پھینکے۔

۲۲۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کسی راستے پر جا رہا تھا کہ کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔

بَاب ۱۵۵۴ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَهِيَ

جب راستے میں اختلاف پیدا ہو جائے اور وہ

www.alahazratnetwork.org

اَوْ رَحْبَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَ الطَّرِيْقِ ثُمَّ يُرِيْدُ اَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتُرِكَ مِنْهَا الطَّرِيْقُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔

٢٢٩٨۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِي الطَّرِيْقِ بِسَبْعَةِ اَذْرُعٍ۔

بلکہ راستے میں پڑتی ہو پھر مالک مکان بنانا چاہیں تو سات گز زمین عام راستے کے لیے چھوڑ دیں۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، جریر بن حازم، زبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا، جب راستے کے متعلق جھگڑا ہو جائے تو اس کے لیے سات گز زمین چھوڑ دی جائے۔

بَابُ ٥٥٥ النُّهْبٰى بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهِ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا نَنْتَهِبَ۔

مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا۔ حضرت عبادہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہیں کریں گے۔

٢٢٩٩۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهُ اَبُوْ اُمِّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو عدی بن ثابت کے نانا جان تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غارت گری اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٢٣٠٠۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا النُّهْبَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی ڈاکہ ڈالنے والا ایسا ہے کہ لوگ اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھیں اور وہ مومن ہو۔ سعید و ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا سوائے ڈاکہ زنی کے۔

بَابُ ٥٥٦ كَسْرِ الصَّلِيْبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيْرِ۔

صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا

٢٣٠١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند حاکم ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔

بَابُ ٥٥٧ هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِيْ فِيْهَا الْخَمْرُ اَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَاِنْ كَسَرَ صَنَمًا اَوْ صَلِيْبًا اَوْ طُنْبُوْرًا

کیا شراب کے گھڑے توڑ دیے جائیں اور مشکیں پھاڑ دی جائیں؟ اگر کوئی بت، صلیب یا طنبورہ سے کار آمد ہو یا بغیر فیصل

أو ما لا ينتفع بخشبه وأتي شريح في طنبور كسر فلم يقض فيه بشيء.

اور کہا کہ حضرت قاضی شریح کے پاس طنبورے کا ایک مقدمہ لایا گیا تو انھوں نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔

۲۳۰۲ - حدثنا أبو عاصم الضحاك بن مخلد عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى نيرانا توقد يوم خيبر قال على ما توقد هذه النيران قالوا على الحمر الإنسية قال اكسروها وأهرقوها قالوا ألا نهريقها ونغسلها قال اغسلوا.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز آگ جلتی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ کیوں جلائی ہوئی ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کے گوشت پر۔ فرمایا کہ انھیں توڑ دو اور گوشت بہا دو۔

۲۳۰۳ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا ابن أبي نجيح عن مجاهد عن أبي معمر عن عبد الله بن مسعود قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم مكة وحول الكعبة ثلاث مائة وستون نصبا فجعل يطعنها بعود في يده وجعل يقول جاء الحق وزهق الباطل الآية.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے انھیں مارتے اور فرماتے جاتے۔ حق آیا اور باطل بھاگ گیا (۱۷: ۸۱)۔

۲۳۰۴ - حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا أنس بن عياض عن عبيد الله عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه القاسم عن عائشة أنها كانت اتخذت على سهوة لها سترا فيه تماثيل فهتكه النبي صلى الله عليه وسلم فاتخذت منه نمرقتين فكانتا في البيت يجلس عليهما.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے طاق کے سامنے ایک پردہ لٹکایا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ دیا۔ پس انھوں نے اس کے دو گدے بنا لیے جو گھر میں رہتے اور آپ ان پر بیٹھتے۔

باب ۱۵۵۸ من قاتل دون ماله.

جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے

۲۳۰۵ - حدثنا عبد الله بن يزيد حدثنا سعيد هو ابن أبي أيوب قال حدثني أبو الأسود عن عكرمة عن عبد الله بن عمرو قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من قتل دون ماله فهو شهيد.

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے

باب ۱۵۵۹ إذا كسر قصعة أو شيئا لغيره.

جب کوئی کسی کا پیالہ یا اور چیز توڑ دے

۲۳۰۶ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن حميد عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان عند بعض نسائه فأرسلت إحدى أمهات المؤمنين مع خادم بقصعة فيها طعام فضربت بيدها فكسرت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس تھے کہ امہات المومنین میں سے دوسری نے خادم کے ہاتھ پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ پہلی نے ہاتھ مار کر پیالہ توڑ دیا۔ آپ نے جا کر اس میں کھانا رکھا اور فرمایا

القسمة فقسمها لم يحل بينها الطعام وقال كلوا وحبس الرسول والقسمة حتى قدموا عليكم لقسمة الغنيمة وحبس للكتيبة ... ابن أبي مريم أصحابنا يحيى بن أيوب عن ابن حبيب حدثنا ... عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب ۱۵۶۰ إذا هدم حائطا فليبن مثله.

۲۳۰۷ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا جرير بن حازم عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان رجل في بني إسرائيل يقال له جريج يصلي فجاءته أمه فدعته فأبى أن يجيبها فقال أجيبها أو أصلي ثم أتته فقالت اللهم لا تمته حتى تريه المومسات وكان جريج في صومعته فقالت امرأة لأفتنن جريجا فتعرضت له فكلمته فأبى فأتت راعيا فأمكنته من نفسها فولدت غلاما فقالت هو من جريج فأتوه وكسروا صومعته فأنزلوه وسبوه فتوضأ وصلى ثم أتى الغلام فقال من أبوك يا غلام قال الراعي قالوا نبني صومعتك من ذهب قال لا إلا من طين.

و نقد مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے ... ہو گئے تو ... ابن ابی مریم ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب کوئی دیوار گرا دے تو ویسی ہی بنا کر دے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس کو جریج کہا جاتا تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ آئی اور اسے بلانے لگی اس نے جواب نہ دیا اور کہا کہ جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ وہ پھر آئی اور کہا اے اللہ اسے موت نہ دینا یہاں تک کہ فاحشہ عورتوں کا منہ دیکھ لے۔ جریج اپنے عبادت خانہ میں رہتا تھا۔ ایک عورت نے کہا کہ میں جریج کو فتنہ میں ڈالوں گی۔ وہ سامنے گئی اور بات چیت کی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنا آپ اس کے سپرد کر دیا۔ پس لڑکا جنا اور کہا کہ وہ جریج کا ہے۔ لوگ آئے اور اس کا عبادت خانہ توڑ دیا اور اسے نیچے اتارا اور گالیاں دیں۔ پس اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا چرواہا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں۔ اس نے کہا نہیں صرف مٹی کا۔

كتاب الشركة في الطعام

کھانے میں شرکت کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۵۶۱ الشركة في الطعام والنهد والعروض وكيف قسمة ما يكال ويوزن مجازفة أو قبضة قبضة لما لم ير المسلمون في النهد بأسا أن يأكل هذا بعضا وهذا بعضا وكذلك مجازفة الذهب والفضة والقران في التمر.

۲۳۰۸ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله أنه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا قبل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

کھانے، زاد راہ اور سامان میں شرکت۔ جو چیز ناپی یا تولی جاتی ہے اس میں کس طرح تقسیم کیا جائے اندازے سے یا مٹھی بھر بھر کر کیونکہ مسلمانوں نے زاد راہ میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا کہ یہ ایک چیز کو کھائے اور دوسرا دوسری چیز کو۔ اسی طرح سونے اور چاندی کے ادلنے بدلنے کا حکم ہے اور کھجوریں ملا کر کھانے کا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل کی طرف ایک لشکر بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو ان پر امیر مقرر فرمایا وہ تین سو تھے اور میں بھی ان میں تھا ہم نکلے

السَّاحِلِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذَلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذَلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذَلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا

یہاں تک کہ راستے ہی میں ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے حکم دیا کہ سب اپنا اپنا توشہ جمع کر دیں۔ پس سارا توشہ اکٹھا کیا تو کھجوروں کے دو تھیلے ہوئے۔ ہمیں روزانہ تھوڑا تھوڑا کھلاتے رہے یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہونے لگیں تو ہمیں ایک ایک ہی کھجور ملتی۔ میں نے کہا کہ ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کی قیمت کا ہمیں تب احساس ہوا جب وہ بھی ختم ہو گئی۔ پھر ہم سمندر تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ پہاڑی جتنی ایک مچھلی پڑی ہے۔ لشکر نے اس میں سے اٹھارہ روز تک کھایا۔ پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک اونٹنی کو گزرنے کا حکم دیا تو وہ ان کے نیچے سے بغیر چھوئے گزر گئی۔

٢٣٠٩ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذَلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ.

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کے زادِ راہ ختم ہو گئے اور وہ تہی دست ہو گئے تو لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ اپنے اونٹ ذبح کر لیں تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہیں حضرت عمر ملے اور انہیں بتایا۔ آپ نے کہا کہ اونٹوں کے بغیر تمہارے لیے گزارہ کیسے ہوگا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گزارش گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اپنے اونٹوں کے بعد یہ لوگ کیسے گزر اوقات کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں میں منادی کرا دی کہ بقایا توشہ لے آئیں۔ پس چمڑے کا ایک دستر خوان بچھا دیا گیا اور لوگوں نے لا کر اس پر ڈال دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس پر برکت کی دعا فرمائی۔ پھر لوگوں کو بلایا کہ اپنے برتن لے آئیں۔ پس لوگ لپ بھر بھر کر لیتے رہے یہاں تک کہ فارغ ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔

٢٣١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُورًا فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

ابو النجاشی کا بیان ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر پڑھتے پھر اونٹ ذبح کیا جاتا، اس کے دس حصے کیے جاتے۔ پس ہم سورج غروب ہونے سے پہلے پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔

٢٣١١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے

www.alahazratnetwork.org

أُسَامَةُ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ۔

علیہ وسلم نے فرمایا اشعری لوگوں کا جب سفر میں جہاد کے وقت توشہ کم ہو جاتا یا مدینہ منورہ میں ان کا سامان خورد و نوش تھوڑا رہ جاتا تو وہ سارے بچے ہوئے کو ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں اور پھر ایک برتن کے ساتھ آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

بَابٌ ١٥٢٢ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ۔

جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کر لیں۔

٢٣١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لئے جو فرض زکوٰۃ لکھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا کہ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں اپنے اپنے حصوں کے مطابق اپنی اپنی زکوٰۃ شمار کر لیں۔

بَابٌ ١٥٢٣ قِسْمَةِ الْغَنَمِ۔

بکریاں تقسیم کرنا

٢٣١٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ

عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اپنے دادا جان سے روایت کی ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو بھوک کا سامنا ہوا تو انھوں نے اونٹ اور بکریاں ذبح کر لیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انھوں نے جلدی سے ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہانڈیوں کو الٹ دیا گیا۔ پھر مال تقسیم کیا تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار کیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ لوگ اس کے پیچھے بھاگے لیکن عاجز آ گئے اور ان دنوں گھوڑے تھوڑے تھے۔ پس ایک آدمی نے اسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرا دیا۔ فرمایا کہ ان چوپایوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہوتے ہیں جب تم انھیں قابو نہ کر سکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ دادا جان نے عرض کی کہ ہمیں کل دشمن سے مقابلہ کا ڈر ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں تھیں۔ ہم ڈرتے ہیں کہ کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر لیں؟ فرمایا جو خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو کھا لو لیکن دانت اور ناخن سے نہیں اور میں تمھیں اس کے متعلق بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

www.alahazratnetwork.org

أَمَّا الحَرْثُ فَنُطْعِمُهُ وَأَمَّا النَّخْلُ فَسُمِّيَ الْمُنْتَفِق۔

بَاب ۱۵۶۴ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ۔

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ۔

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ لَا تَقْرُنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ۔

شریک کھجوریں ملاتے ہوئے دو دو ملا کر نہ کھائے جب تک اس کا ساتھی اجازت نہ دے۔

جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص دو کھجوریں ملا کر کھائے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل نہ کرے۔

جبلہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے اور قحط میں مبتلا ہو گئے تو حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے، ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کرے۔

دسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ١٥٥ تَقْوِيْمِ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيْمَةِ عَدْلٍ.

٢٣١٦- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ أَوْ شِرْكًا أَوْ قَالَ نَصِيْبًا وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا أَدْرِيْ قَوْلُهُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢٣١٧- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيْصًا مِنْ مَمْلُوْكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِيْ مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ.

باب ١٥٦ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِهَامِ فِيْهِ.

٢٣١٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلَى سَفِيْنَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے اپنے حصے کا آزاد کیا یا اپنا حصہ آزاد کیا اور اس شخص کے پاس اتنی رقم ہو جو اس کی انصاف سے مقرر کردہ قیمت کے برابر ہو تو آزاد ہے ورنہ وہ اتنا ہی آزاد ہوا جتنا اس شخص نے آزاد کیا۔ کہا ایوب راوی نے کہ مجھے نہیں معلوم کہ آیا یہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا، یہ نافع کا قول ہے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کا حصہ ہے۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مشترک غلام کو اپنے حصے کا آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مال میں سے غلام کو پوری آزادی دلائے۔ اگر غلام کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے گی اور مزدوری کے لیے اسے بے جا مشقت میں نہیں پھنسایا جائے گا۔

کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم رکھنے والوں اور توڑنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کشتی کے سواروں نے اپنا حصہ تقسیم کر لیا۔ بعض کے حصے میں اوپر والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں نیچے والا۔ پس جو لوگ نیچے تھے انہیں پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا انہوں نے کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصے میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کے

[illegible] وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ
[illegible] شَيْئًا.

بَابٌ ۱۵۰ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْمِيرَاثِ.

۲۳۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيُّ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ إِلَى وَرُبَاعَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

بَابٌ ۱۵۱ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا.

۲۳۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کی مناسبت سے یہاں ہے کہ [illegible] کے مطابق
[illegible] کے حصے کی [illegible]

یتیم اور اہل میراث کی شرکت۔

عبد العزیز بن عبد اللہ عامری اویسی، ابراہیم بن سعد، صالح، ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ وان خفتم سے ورباع تک کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی نگرانی میں ہو اور وہ اس کے مال میں شریک ہو، پھر اس کے مال اور جمال کے باعث ولی اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن انصاف کے ساتھ مہر نہ دے، یعنی جتنا کہ دوسرے لوگ دیتے ہیں۔ پس ان کو ان سے نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا، مگر اس صورت میں کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور ان کی حیثیت کے مطابق انہیں پورا مہر دیا جائے اور ان سے کہا گیا کہ ان کے علاوہ جو عورتیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا ویستفتونک فی النساء اور جو اللہ تعالیٰ نے یتلی علیکم فی الکتاب فرمایا ہے تو اس سے وہی پہلی آیت مراد ہے کہ اگر تمہیں یتیموں کے ساتھ انصاف نہ کر سکنے کا ڈر ہو تو نکاح کر لو ان عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں۔ اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم ان سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو، یعنی تمہاری رغبت یہ ہے کہ اگر کسی کی نگرانی میں یتیم لڑکی ہو جو مال و جمال میں کم ہو تو اس کے ساتھ نکاح نہیں کرتے، اس لیے ایسی یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا جن کے مال و جمال کی رغبت ہو مگر اس صورت میں کہ انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے۔

زمین وغیرہ میں شرکت۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ مقرر فرمایا جب تک تقسیم نہ کی جائے۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے تبدیل ہو

الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

باب ۱۵۶۹ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلَا شُفْعَةٌ.

۲۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

باب ۱۵۷۰ الِاشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ.

۲۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ.

باب ۱۵۷۱ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ.

۲۳۳۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

باب ۱۵۷۲ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا.

۲۳۳۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا

کر دیے جائیں۔ ورنہ پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں تو لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جب تک تقسیم نہ کی جائے۔ حد بندی نہ کی جائے اور راستے تبدیل نہ کر دیے جائیں ورنہ شفعہ نہیں ہے۔

سونے چاندی میں شرکت اور وہ چیز جو صرف میں آئے۔

سلیمان بن ابو مسلم کا بیان ہے کہ میں نے ابو المنہال سے دست بدستی تجارت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ایک ساجھی نے ایک چیز دست بدست خریدی اور ایک ادھار تو ہمارے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔ پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ساجھی حضرت زید بن ارقم نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو دست بدست ہو اسے لے لو اور جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

کاشتکاری میں ذمیوں اور مشرکوں کی شراکت۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں کو خیبر کی زمین عطا فرمائی کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی باڑی کرتے رہیں جس کے عوض پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا۔

بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بکریاں عطا فرمائیں کہ انہیں ذبح کر کے صحابہ کرام میں ان کا گوشت تقسیم کر دیا جائے، چنانچہ

عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ۔

بَاب ١٥٤٣ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شِرْكَةً۔

٢٣٣٥۔ أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ۔

بَاب ١٥٤٤ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيقِ۔

٢٣٣٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ وَيُعْطَى شُرَكَاؤُهُ حِصَّتَهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ۔

٢٣٣٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

بَاب ١٥٤٥ الِاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ۔

ایک بکری کا بچہ باقی رہ گیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا جس پر آپ نے فرمایا کہ تم اسے اپنی طرف سے ذبح کر لو۔

کھانے وغیرہ میں شرکت۔ منقول ہے کہ ایک آدمی نے سودا کیا تو دوسرے نے اسے آنکھ کا اشارہ کیا۔ حضرت عمر نے دیکھ کر کہہ دیا کہ یہ اس کا ساجھی ہے۔

زہرہ بن معبد نے اپنے جدِ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ پھر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے۔ پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ چنانچہ زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جدِ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام جب انہیں لے کر بازار جاتے اور اناج خریدتے تو انہیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر ملا کرتے تو وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لیا کریں کیونکہ ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی ہے۔ پس انہیں شریک کر لیتے تو اکثر اوقات

لونڈی غلام میں شرکت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اگر اس کے پاس مال ہو تو سارا آزاد کرے یعنی جو اس کی قیمت انصاف کے ساتھ مقرر کی گئی ہو اور ساجھیوں کو ان کے حصے دے کر اس کی غلامی کا راستہ صاف کر دیا جائے یا آزاد کر دیا جائے۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اگر اس کے پاس ہے تو سارا ہی آزاد کرے ورنہ اسے مزدوری کے وقت مشقت میں نہ ڈالا جائے۔

قربانی کے جانور اور اونٹوں میں شریک ہونا۔

وإذا اشترك الرجل الرجل في هديه بعد ما أهدى۔

٢٣٢٨۔ حدثنا أبو غسان حدثنا عبد الوهاب أخبرنا عبد الملك بن أبي سليمان عن عطاء عن جابر ح وعن ابن عباس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم صبح رابعة مهلين بالحج لا يخلطهم شيء فلما قدمنا أمرنا فجعلناها عمرة وأن نحل إلى نسائنا ففشت في ذلك القالة قال عطاء فقال جابر فيروح أحدنا إلى منى وذكره يقطر منيا فقال جابر بكفه فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقام خطيبا فقال بلغني أن أقواما يقولون كذا وكذا والله لأنا أبر وأتقى لله منهم ولو أني استقبلت من أمري ما استدبرت ما أهديت ولولا أن معي الهدي لأحللت فقام سراقة بن مالك بن جعشم فقال يا رسول الله هي لنا أو للأبد فقال لا بل للأبد قال وجاء علي بن أبي طالب فقال أحدهما يقول لبيك بما أهل به رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال الآخر لبيك بحجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر النبي صلى الله عليه وسلم أن يقيم على إحرامه وأشركه في الهدي۔

باب من عدل عشرا من الغنم بجزور في القسم

٢٣٢٩۔ حدثنا هناد حدثنا وكيع عن سفيان عن أبيه عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بذي الحليفة من تهامة فأصبنا غنما وإبلا فعجل القوم فأغلوا بها القدور فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر بها فأكفئت ثم عدل عشرا من الغنم بجزور ثم إن بعيرا ند في القوم

اور جب ایک آدمی دوسرے کا اس وقت شریک ہو جبکہ قربانی کا جانور روانہ کر چکا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے اور ہم نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ دوسری چیز (عمرہ) کو شامل نہیں کیا تھا جب ہم پہنچ گئے تو ہمیں حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں اور اپنی عورتوں سے صحبت کر لیں۔ صحابہ کرام میں اس بات پر چرچا ہونے لگا۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے بتایا کہ ہم میں سے بعض تو اس حالت میں منیٰ جائیں گے کہ ان کی شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی۔ حضرت جابر نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اشارہ کیا جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسا اور ایسا کہتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں ان سے زیادہ نیک اور خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جو اب ہوا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ رعایت صرف ہمارے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ حضرت جابر نے کہا کہ حضرت علی بن ابی طالب آئے تو ان میں سے ایک کہتا ہے کہ میں لبیک کہتا ہوں جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا

جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تہامہ کے مقام ذی الحلیفہ میں تھے تو ہمیں غنیمت میں کچھ بکریاں اور اونٹ ملے۔ لوگوں نے جلدی سے کام لیتے ہوئے ہانڈیوں میں ان کا گوشت پکنے کے لیے چڑھا دیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے حکم سے انہیں الٹ دیا گیا پھر آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار فرمایا چنانچہ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور لوگوں میں گھوڑا

۱۲ اور اسے قربانی میں شریک کر لیا

...فأعياهم فرماه رجل بسهم فحبسه فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن لهذه البهائم أوابد كأوابد الوحش فما غلبكم منها فاصنعوا به هكذا قال فقال جدي إنا نرجو أو نخاف أن نلقى العدو غدا وليست معنا مدى أفنذبح بالقصب فقال ما أنهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوا ليس السن والظفر وسأحدثكم عن ذلك أما السن فعظم وأما الظفر فمدى الحبشة۔

کہا جیسے ... ایک آدمی نے اونٹ کو تیر کے ساتھ روک لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جانور بھی وحشی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں۔ جس پر تم قابو نہ پا سکو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ عبایہ بن رفاعہ کا بیان ہے کہ میرے دادا جان عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں امید اور اندیشہ ہے کہ کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم بانس کی کھپچی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھالو سوائے دانت اور ناخن کے۔

كتاب الرهن

رہن کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب في الرهن في الحضر وقوله تعالى وإن كنتم على سفر ولم تجدوا كاتبا فرهان مقبوضة

حالت اقامت میں رہن رکھنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی ہو قبضہ میں دیا ہوا۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۳)۔

۲۳۳۰ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن أنس قال ولقد رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعه بشعير ومشيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير وإهالة سنخة ولقد سمعته يقول ما أصبح لآل محمد إلا صاع ولا أمسى وإنهم لتسعة أبيات۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے بدلے گروی رکھی اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹیاں اور متغیر چربی لے کر حاضر ہوا اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والوں کے پاس اناج نہیں ہے سوائے ایک صاع کے حالانکہ نو گھر ہیں۔

ف: اس حدیث سے ایک تو یہ بات ثابت ہوئی کہ آل محمد میں آپ کی ازواج مطہرات سب سے پہلے شامل ہیں۔ دوسری بات یہ بھی مد نظر ہے کہ آپ کے زرہ گروی رکھنے کا معاملہ محض حقیقی مجبوری کی بنا پر نہیں تھا بلکہ یہ تعلیمی معاملہ تھا جو آپ کی سخاوت و قناعت کے باعث تھا ورنہ حقیقی حال تو یہ تھا جیسا کہ آپ نے خود بتلایا تھا: يا عائشة لو شئت لسارت معي جبال الذهب - اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنے لگیں۔ اسی حقیقت کو ایک عاشق رسول نے یوں بیان فرمایا ہے۔

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۵۷۸ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

باب ۱۵۷۹ رَهْنُ السِّلَاحِ۔

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ۔

باب ۱۵۸۰ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ۔ وَقَالَ مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ۔

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا۔

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

جس نے اپنی زرہ گروی رکھی۔

اعمش کا بیان ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ذکر کیا کہ ادھار کی بیع کے بارے میں کیا معمول تھا تو ابراہیم نخعی نے بتایا کہ اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے اناج خریدا اور مقررہ مدت تک اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

ہتھیار گروی رکھنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی تھی پس حضرت محمد بن مسلمہ عرض گزار ہوئے کہ خدمت میں انجام دوں گا اور اس کے پاس جا کر ایک وسق اناج لینے کا ارادہ ظاہر کروں گا۔ پس انہوں نے اس سے ایک وسق یا دو وسق اناج ادھار لینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس نے کہا کہ اپنی عورتیں گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم اپنی عورتوں کو کس وجہ سے گروی رکھیں جبکہ عرب کے حسین ترین لوگ آپ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم بیٹوں کو کس طرح گروی رکھیں کہ ہر کوئی گالی دے گا کہ ایک وسق یا دو وسق کے بدلے گروی رکھے گئے یہ تو ہمارے لیے ندامت کا باعث ہوگا۔ ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ دیں گے۔ پس یہ وعدہ کر کے چلے آئے اور پھر اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔

سواری کا جانور اور دودھ کا جانور گروی رکھنا۔ مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ گمشدہ جانور پر چارے کے حساب سے سواری کی جائے اور چارے کے مطابق دودھ نکالا جائے اور گروی میں بھی یہی حکم ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرہونہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری کی جائے گی اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری

www.alahazratnetwork.org

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول الرهن يركب بنفقته إذا كان مرهونا ولبن الدر يشرب بنفقته إذا كان مرهونا وعلى الذي يركب ويشرب النفقة.

کیا جائے گا جبکہ اسے گروی رکھا ہوا ہو اور خرچ کے مطابق جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو لیکن خرچہ سواری کرنے اور دودھ پینے والے پر ہے۔

باب ۱۵۸۵ الرهن عند اليهود وغيرهم.

یہودی وغیرہ کے پاس رہن رکھنا۔

٢٣٣٥ - حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت اشترى رسول الله صلى الله عليه وسلم من يهودي طعاما ورهنه درعه.

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

باب ۱۵۸۶ إذا اختلف الراهن والمرتهن ونحوه فالبينة على المدعي واليمين على المدعى عليه.

جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو تو مدعیٰ علیہ کی قسم ہوگی

٢٣٣٦ - حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة قال كتبت إلى ابن عباس فكتب إلي أن النبي صلى الله عليه وسلم قضى أن اليمين على المدعى عليه.

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لکھ بھیجا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

٢٣٣٧ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل قال قال عبد الله من حلف على يمين يستحق بها مالا وهو فيها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان فأنزل الله تصديق ذلك إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا فقرأ إلى عذاب أليم ثم إن الأشعث بن قيس خرج إلينا فقال ما يحدثكم أبو عبد الرحمن قال فحدثناه قال فقال صدق لفي والله أنزلت كانت بيني وبين رجل خصومة في بئر فاختصمنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم شاهداك أو يمينه قلت إنه إذا يحلف ولا يبالي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين يستحق بها مالا وهو فيها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان فأنزل الله تصديق ذلك ثم قرأ هذه الآية إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ جس مال کا مستحق ہو جاتا ہے حالانکہ وہ قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: بیشک وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۷۷) پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ ابو عبدالرحمٰن تم سے کیا فرما رہے تھے؟ ابو وائل کا بیان ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا وہ ہم نے ان سے بیان کر دیا۔ فرمایا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ خدا کی قسم ایک آدمی کے ساتھ میرا ایک کنوئیں کے بارے میں جھگڑا تھا ہم نے اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو یا وہ قسم دے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ مال کا مستحق ہو جبکہ وہ اس قسم میں جھوٹا

ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

كِتَابُ الْعِتْقِ

بَاب ۱۵۸۳ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ۔

۲۳۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ۔

بَاب ۱۵۸۴ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ۔

۲۳۳۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ۔

بَاب ۱۵۸۵ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوفِ وَالْآيَاتِ۔

۲۳۴۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ

مجھ سے تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

آزاد کرنے کا بیان

غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔ ارشاد ربانی ہے۔

امام زین العابدین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے بچائے گا۔ سعید بن مرجانہ کا بیان ہے کہ میں یہ حدیث حضرت علی بن حسین کی خدمت میں لے گیا تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کرنے کا قصد فرمایا جس کے عوض عبد اللہ بن جعفر انہیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے لیکن انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہ خدا میں جہاد کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ کونسے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کی کہ اگر ایسا نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کا کام سنوار دو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤ کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کے لیے دو گے۔

غلام آزاد کرنا سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے وقت مستحب ہے۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح علی اور دراوردی نے ہشام سے روایت کی ہے۔

عن ابن [illegible] عن هشام

٣٣٣١- حدثنا [illegible] حدثنا [illegible] حدثنا هشام عن قتادة [illegible] [illegible] لم يذكر السعاية

باب ٥٨٦ إذا أعتق عبدا بين اثنين أو أمة بين الشركاء

٣٣٣٢- حدثنا [illegible] بن عبد الله حدثنا [illegible] عن معمر عن سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أعتق عبدا بين اثنين فإن كان موسرا قوم عليه ثم يعتق.

٣٣٣٣- حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أعتق شركا له في عبد فكان له مال يبلغ ثمن العبد قوم عليه قيمة العدل فأعطى شركاءه حصصهم وعتق عليه العبد وإلا فقد عتق منه ما عتق.

٣٣٣٤- حدثنا مؤمل [illegible] حدثنا إسماعيل عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أعتق شركا له في مملوك فعليه عتقه كله إن كان له مال يبلغ ثمنه فإن لم يكن له مال [illegible] عليه قيمة عدل فأعتق منه ما أعتق.

٣٣٣٥- حدثنا مسدد حدثنا بشر عن عبيد الله بمعناه مختصرا.

٣٣٣٦- حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أعتق نصيبا له في مملوك أو شركا له في عبد فكان له من المال ما يبلغ ثمنه بقيمة العدل فهو عتيق قال نافع وإلا فقد عتق منه ما عتق قال أيوب لا أدري أشيء قاله نافع أو شيء في الحديث.

٣٣٣٧- حدثنا [illegible] حدثنا [illegible]

قتادہ نے سعایہ کا بیان [illegible] ہے۔ حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ [illegible] جس وقت [illegible] غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا۔

جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسے غلام کو آزاد کرے جو دو آدمیوں میں مشترک ہو تو اگر وہ مالدار ہے تو منصفانہ قیمت لگا کے غلام کو آزاد کرے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس [illegible] انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے [illegible] دوسری حالت میں وہ دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کرے گا [illegible] آزاد کرے ورنہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اتنا آزاد کیا جتنا اس کا حصہ ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس سارے کو آزاد کرے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی واقعی قیمت ادا کر سکے اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو تو اس کے ساتھ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جائے۔ مسدد، بشر نے عبید اللہ سے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصہ آزاد کیا یا کسی غلام میں اپنا حصہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو اسے آزاد کر دے۔ نافع کا قول ہے کہ ورنہ اس کا حصہ آزاد ہو گیا۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ نافع کا قول ہے یا حدیث کا حصہ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس غلام یا لونڈی کے بارے

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا

بابُ ۱۵۵۴ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ

۲۳۴۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ عَبْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ

بابُ ۱۵۵۵ الْخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا لِوَجْهِ اللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالْمُخْطِئِ

۲۳۴۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عمر فتویٰ دیا کرتے جو مشترک ہو پھر ایک ان میں سے اپنے حصے کا آزاد کرنا چاہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ اس شخص پر واجب ہے کہ اسے کل آزاد کروائے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی منصفانہ قیمت ادا کر سکے اور وہ اپنے مال سے دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کرے اور غلام کو آزاد کر کے اس کا راستہ صاف کر دے۔ حضرت ابن عمر اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے۔ لیث، ابن ابی ذئب، ابن اسحٰق، جویریہ، یحییٰ بن سعید اور اسمٰعیل بن امیہ، نافع، حضرت ابن عمر نے اختصار کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا۔ اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے کام لیتے وقت مشقت میں نہ ڈالا جائے جیسے مکاتبت کی طرح ہو۔

احمد بن ابی رجاء، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم، قتادہ، نضر بن انس بن مالک، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے غلام میں سے اپنے حصے کا آزاد کیا۔ مسدد، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اسے اپنے مال کے ذریعے آزاد کروا دے جبکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے مزدوری کروائی جائے گی لیکن باعثِ مشقت نہیں۔ اسی طرح حجاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے روایت کی اور شعبہ نے اسے اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول۔ آزاد کرنا صرف رضائے الٰہی کے لیے ہے اور حضور نے فرمایا کہ ہر ایک کو اس کی نیت کا پھل ملے گا جبکہ بھولنے اور غلطی کرنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

حمیدی، سفیان، مسعر، قتادہ، زرارہ بن اوفیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ

www.alahazratnetwork.org

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ۔

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

بَابُ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ۔

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ۔

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ۔

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ وَأَبَقَ مِنِّي غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ

لے میری خاطر میری امت سے وہ وسوسے معاف فرما دیئے جو ان کے دلوں میں خیالات آتے ہیں جب تک وہ ان کے مطابق عمل یا گفتگو نہ کریں۔

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہے تو وہ ہجرت اللہ اور رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو وہ اسی چیز کی طرف ہجرت شمار ہوگی جس کی طرف ہجرت کی۔

جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے میں نیت اور گواہوں کا ہونا۔

قیس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ اسلام لانے کی غرض سے مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے تو ان کا غلام ان کے ساتھ تھا۔ راستے میں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے۔ جب وہ مدینہ پہنچ گئے تو حضرت ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! تمہارا غلام تمہارے پاس آگیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میں حضور کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں وہ کہا کرتے تھے۔

غم کی شب دراز تھی دل میں تھیں ظلمات
صد شکر گھر سے کفر کے ہم کو ملی نجات

قیس کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے (ہجرت کرتے ہوئے) راستے میں کہا۔

غم کی شب دراز تھی دل میں تھیں ظلمات
صد شکر گھر سے کفر کے ہم کو ملی نجات

فرمایا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے بچھڑ گیا۔ ان کا بیان ہے کہ

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْتَقْتُهُ لَمْ يَقُلْ أَبُوْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ حُرٌّ۔

۲۳۵۳۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِهٰذَا وَقَالَ أَمَا إِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلّٰهِ۔

بَابُ ۵۹ أُمِّ الْوَلَدِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا۔

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ أَخِيْ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا أَخِيْ ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ مِمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کر لی، میں آپ کے پاس ہی تھا کہ غلام نمودار ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ رضائے الٰہی کے لیے آزاد ہے، پس میں نے اسے آزاد کر دیا۔ ابو کریب نے ابو اسامہ سے آزاد ہے کا لفظ روایت نہیں کیا۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی اور اسلام لانے کے لیے پہنچنا چاہتے تھے تو ان کا غلام ساتھ تھا، راستے میں وہ ایک دوسرے سے بچھڑ گئے، پس کہا کہ میں حضور کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔

ام ولد کا بیان۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عتبہ بن ابو وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابو وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لینا۔ حضرت عتبہ نے کہا کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب زمانۂ فتح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ فرما ہوئے تو حضرت سعد نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لیا اور اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت عبد بن زمعہ بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ حضرت عبد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد زمعہ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی اس کی ولادت ہوئی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ تمام لوگوں سے زیادہ حضرت عتبہ کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے پردہ کیا کرو کیونکہ آپ نے عتبہ کے مشابہ دیکھا تھا اور حضرت سودہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۵۹۱ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مُدبّر کی بیع۔

۲۳۵۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَبَاعَهُ قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ أَوَّلَ۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر یعنی اپنے مرنے کے بعد آزاد کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فروخت کر دیا۔ وہ غلام پہلے سال ہی مر گیا۔

باب ۱۵۹۲ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

ولاء کو بیچنا اور اس کا ہبہ کرنا۔

۲۳۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق ولاء کی بیع اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۳۵۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی۔ پس میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جس نے قیمت دی۔ چنانچہ میں نے اسے آزاد کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اس کے خاوند کے بارے میں اسے اختیار دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر وہ مجھے اتنا اتنا مال بھی دے تب بھی اس کے پاس نہ رہوں اور اس نے بغیر خاوند رہنا پسند کیا۔

باب ۱۵۹۳ إِذَا أُسِرَ أَخُو الرَّجُلِ أَوْ عَمُّهُ هَلْ يُفَادَى إِذَا كَانَ مُشْرِكًا وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا وَكَانَ عَلِيٌّ لَهُ نَصِيبٌ فِي تِلْكَ الْغَنِيمَةِ الَّتِي أَصَابَ مِنْ أَخِيهِ عَقِيلٍ وَعَمِّهِ عَبَّاسٍ۔

جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے، اگر وہ مشرک ہو تو کیا اس کا فدیہ دیا جا سکتا ہے؟ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا اور حضرت علی کا اس مال میں حصہ تھا جو انہیں اپنے بھائی عقیل اور اپنے چچا حضرت عباس سے ملا تھا۔

۲۳۵۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا

ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان کی طرف سے ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

عَنْ أَبِيْهِ ... فَقَالَ لَا تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا۔

باب ۱۵۵۳

عِتْقُ الْمُشْرِكِ

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيْرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيْرٍ وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِيْ أَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

باب ۱۵۵۴ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيْقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدَى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوْكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُوْنَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ إِنَّ مَعِيْ مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا الْمَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ

مشرک غلام کو آزاد کرنا۔

ہشام کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت حکیم بن حزام نے زمانۂ جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیے تھے۔ جب یہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے تو سو اونٹ سواری کے لیے دیے اور سو غلام آزاد کیے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ان کاموں کے بارے میں ارشاد فرمایئے کہ میں کفر کی حالت کے اندر جو نیک کام کیا کرتا تھا اور ان سے میرا مقصود ثواب حاصل کرنا ہی تھا؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نے اسلام قبول کر لیا تو گزشتہ نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا۔

جو کسی عربی کا مالک ہو جائے تو اس کو ہبہ کرنے، بیچنے، جماع کرنے، فدیہ دینے اور اس کے بچوں کو قید کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی کہ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک، خود کچھ اختیار نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر، کیا وہ برابر ہو جائیں گے؟ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ

عروہ بن زبیر کا مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب آپ کی خدمت میں ہوازن کا وفد آیا اور انھوں نے اپنے مال اور قیدیوں کے لوٹانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ جنہیں تم دیکھتے ہو اور مجھے سب سے درست بات بہت ہی پیاری ہے لہٰذا تم مال یا قیدیوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو اور میں نے اسی لیے تقسیم میں دیر کی ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس سے بھی زیادہ راتوں تک انتظار کیا جبکہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے جب ان لوگوں پر واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے قیدی چھوڑ دیجیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان قیام فرما ہوئے

سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا ذَلِكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا.

٢٣٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ.

٢٣٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ.

٢٣٦٣ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

اللہ تعالیٰ کی شایان شان حمد و ثنا بیان کرکے فرمایا۔ اما بعد تمہارے بھائی تائب ہو کر میرے پاس آئے ہیں۔ میں ان کے قیدی واپس کرنے چاہتا ہوں۔ پس جو تم میں سے بطیب خاطر آزاد کرنا چاہے تو ایسا ہی کرے اور جو اپنا حصہ لینا چاہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جو ہمیں فے کا مال سب سے پہلے عطا فرمائے تو ہم اس کی قیمت ادا کر دیں تو ایسا ہی کرے۔ چنانچہ لوگوں نے بطیب خاطر آزاد کر دئیے کہنے لگے۔ فرمایا کہ ہمیں پتہ نہیں کہ اجازت دینے والے اور نہ دینے والے کون کون ہیں؟ تم واپس جاؤ اور جا کر اپنے چودھریوں کے ذریعے ہمارے پاس بھیجو۔ پس لوگ واپس چلے گئے۔ ان کے سرداروں نے ان سے گفتگو کی اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر اطلاع دی کہ انہوں نے خوشی سے اجازت دے دی ہے۔ یہی خبر ہمیں ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں پہنچی ہے اور حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا ہے۔ ابن عون کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ پس ان میں سے جو لڑنے کے قابل تھے انہیں قتل کر دیا گیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا گیا اور حضرت جویریہ اسی روز حاصل ہوئی تھیں۔ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی اور وہ اسی لشکر میں شامل تھے۔

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کر ان سے عزل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کے چند قیدی ہاتھ لگے اور ہمیں عورتوں کی خواہش بھی تھی کیونکہ تجرد کی زندگی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا لہٰذا ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت

www.alahazratnetwork.org

عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا
جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْحَارِثِ
عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ
أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ
مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى
الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا
وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا
فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ۔

باب ۱۵۹۶ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ
فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا
وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ۔

باب ۱۵۹۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيدُ
إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى
وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ
إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَ
الْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ذِي الْقُرْبَى الْقَرِيبُ وَ
الْجُنُبُ الْغَرِيبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ
قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ
حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا

ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت کرتا رہوں گا
ابن اسلام، جریر بن عبدالحمید، مغیرہ، حارث، ابوزرعہ، حضرت
ابوہریرہ سے عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا کہ میں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں
گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ آپ
فرماتے ہیں کہ وہ میری امت میں دجال پر سب سے سخت ہیں ان کا
بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کے صدقات کا مال آیا تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور ان
میں سے ایک آدمی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا تو
حضور نے فرمایا اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ اولاد اسمٰعیل سے ہے۔

اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے
پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھے طریقے سے تربیت کرے پھر اسے
آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ غلام تمہارے بھائی ہیں انہیں وہی

کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اللہ کی عبادت
کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو
اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور
دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام
باندی سے۔ بیشک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے
والا (سورۃ النساء، آیت ۳۶) ذی القربیٰ نسبی قریب۔ الجنب غریب
قریبی ہمسایہ۔ الجنب رفیق سفر۔

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جو جوڑا پہنا ہوا تھا ان کے غلام نے بھی
اسی طرح کا جوڑا پہن رکھا تھا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ
میں نے ایک شخص کو گالی دی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

فَشَكَانِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ۔

سے میرا شکوہ کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے ماں کی عار دی ہے پھر فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضے میں دیا ہے۔ جس کا کوئی بھائی اس کے قبضے میں ہو تو اسے بھی وہی کھلائے جو خود کھاتا ہو اور اسے بھی وہی پہنائے جو خود پہنتا ہو اور ان سے ایسا مشکل کام نہ لو جو وہ کر نہ سکیں۔ اگر انہیں کسی مشکل کام پر لگاؤ تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

ف ۱: غلامی کا دور تو اسلام کی برکت سے ختم ہو چکا۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلاموں سے متعلق جو تلقین فرمائی ہے وہ آج بھی نوکروں اور مزدوروں کے لیے درسِ عبرت ہے ماتحت، ملازموں اور نوکروں کو گالی دینے سے روکا ہے اور یہ بھی بتلا دیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی جگہ تمہیں اور تمہاری جگہ انہیں رکھ دیتا تو تم کیا سلوک چاہتے؟ لہٰذا انہیں اپنے بھائی سمجھو۔ انہیں حقیر نہ گردانو۔ جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ۔ ان سے زیادہ مشکل کام نہ لو اور اگر ان سے مشکل کام لینا ناگزیر ہو تو خود بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاؤ تاکہ کام کا بوجھ بٹ جائے اور اس کام کی شدت کا انہیں بھی کسی طرح احساس ہو جائے۔ یہ ہے وہ آقائی اور زیر دستوں کا خیال جس پر انسانیت ہمیشہ نازاں رہے گی اور آپ کے درِ عزت پر پیشانی جھکانا پڑے گا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز!

باب ۱۵۹۸ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ۔

جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کا خیر خواہ رہے۔

۲۳۶۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کا خیر خواہ ہے اور اپنے رب کی اچھے طریقے سے عبادت کرتا ہے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

۲۳۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو پھر وہ اسے اچھی طرح سے ادب آداب سکھائے اور آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے اور جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی۔ تو اس کے لیے بھی دگنا اجر ہے۔

۲۳۶۸ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

سعید بن مسیب سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

أخبرنا يونس عن الزهري سمعت سعيد بن المسيب يقول قال أبو هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعبد المملوك الصالح أجران والذي نفسي بيده لولا الجهاد في سبيل الله والحج وبر أمي لأحببت أن أموت وأنا مملوك.

٢٣٦٩ - حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا أبو أسامة عن الأعمش حدثنا أبو صالح عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم نعم ما لأحدهم يحسن عبادة ربه وينصح لسيده.

باب ۵۹۹ كراهية التطاول على الرقيق وقوله عبدي أو أمتي وقال الله تعالى والصالحين من عبادكم وإمائكم وقال عبدا مملوكا وألفيا سيدها لدى الباب وقال من فتياتكم المؤمنات وقال النبي صلى الله عليه وسلم قوموا إلى سيدكم واذكرني عند ربك سيدك ومن سيدك.

٢٣٧٠ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله حدثني نافع عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا نصح العبد سيده وأحسن عبادة ربه كان له أجره مرتين.

٢٣٧١ - حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المملوك الذي يحسن عبادة ربه ويؤدي إلى سيده الذي له عليه من الحق والنصيحة والطاعة له أجران

٢٣٧٢ - حدثنا محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام بن منبه أنه سمع أبا هريرة يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يقل أحدكم أطعم ربك وضئ ربك اسق ربك وليقل سيدي مولاي ولا يقل أحدكم عبدي أمتي وليقل فتاي

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک غلام کے لیے دگنا اجر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حج کرنا اور والدہ کے ساتھ نیکی کرنا نہ ہوتا تو ایسی حالت میں مرنا پسند کرتا کہ میں غلام ہوتا۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی کیا ہی بات ہے جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرے۔

غلام پر ہاتھ اٹھانا ناپسندیدہ ہے۔ نیز عَبدی یا اَمتی کہنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اپنے نیک غلاموں اور کنیزوں کا (پ ۱۸ ع ۱۰)۔ ایک بندہ جو دوسرے کی ملکیت ہو (پ ۱۴ ع ۱۶) اور دونوں کو عورت کا خاوند دروازے کے پاس ملا (پ ۱۲ ع ۱۴) اور فرمایا ایمان والی کنیزوں سے (پ ۵ ع ۱) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اپنے رب یعنی بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام اپنے سردار کا خیر خواہ ہو اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہے اور اس کے آقا کا جو حق ہے اسے اچھی طرح ادا کرتا ہے اور خیر خواہی و فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کرا، اپنے رب کو پلا۔ بلکہ میرا سردار اور میرا آقا کہنا چاہیے اور تم میں سے کوئی عَبدی یا اَمتی نہ کہے بلکہ میرا خادم، میری خادمہ اور میرا غلام کہنا

وفتاي وغلامي.

٢٣٧٣ - حدثنا أبو النعمان حدثنا جرير بن حازم عن نافع عن ابن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أعتق نصيبا له من العبد فكان له من المال ما يبلغ قيمته يقوم عليه قيمة عدل فأعتق من ماله وإلا فقد عتق منه ـــ .

٢٣٧٤ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كلكم راع فمسؤول عن رعيته فالأمير الذي على الناس راع وهو مسؤول عنهم والرجل راع على أهل بيته وهو مسؤول عنهم والمرأة راعية على بيت بعلها وولده وهي مسؤولة عنهم والعبد راع على مال سيده وهو مسؤول عنه ألا فكلكم راع وكلكم مسؤول عن رعيته.

٢٣٧٥ - حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا سفيان عن الزهري حدثني عبيد الله سمعت أبا هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا زنت الأمة فاجلدوها ثم إذا زنت فاجلدوها ثم إذا زنت فاجلدوها في الثالثة أو الرابعة بيعوها ولو بضفير.

باب إذا أتاه خادمه بطعامه.

٢٣٧٦ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني محمد بن زياد سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم خادمه بطعامه فإن لم يجلسه معه فليناوله لقمة أو لقمتين أو أكلة أو أكلتين فإنه ولي علاجه.

باب العبد راع في مال سيده ونسب النبي صلى الله عليه وسلم المال إلى السيد.

٢٣٧٧ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن

چاہیے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو وہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا ورنہ صرف اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس حاکم لوگوں کا نگران ہے اور اس سے لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور وہ ان کی طرف سے پوچھا جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار ہو جاؤ

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ اسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے بکے۔

جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر کسی وجہ سے نہ بٹھا سکے تو اسے ایک دو لقمے ضرور دے دیا کرے کیونکہ اس نے مشقت اٹھائی ہے۔

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور حضور نے مال کی نسبت آقا کی طرف کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی

www.alahazratnetwork.org

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اور وہ اپنے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور خادم اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور وہ اپنی زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ساری بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اور آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اپنی زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے۔

بَابٌ إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

جب غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

محمد بن عبیداللہ، ابن وہب، مالک بن انس، ابن فلاں، سعید مقبری، ان کے والد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کے ساتھ لڑے تو اس کے چہرے پر مارنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

مکاتبت کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ إِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ الْمُكَاتَبَ وَنُجُومِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَوَاجِبٌ عَلَيَّ إِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا أَنْ أُكَاتِبَهُ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا وَاجِبًا وَقَالَ عَمْرٌو

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ، مکاتب کی قسطوں کا بیان اور سالانہ ایک قسط ہے۔ ارشاد ربانی ہے "اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دی جائے تو لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو اور اس پر ان کی مدد کرو، اللہ کے اس مال سے جو تم کو دیا" (النور ۳۳)۔ روح نے ابن جریج نے عطاء سے کہا کہ کیا یہ میرے اوپر واجب ہے کہ غلام کے پاس مال دیکھ کر اسے مکاتب کر دوں؟ فرمایا

بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَأْثُرُهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ لَا ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سِيرِينَ سَأَلَ أَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَأَبَى فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ كَاتِبْهُ فَأَبَى فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُو عُمَرُ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِي خَمْسِ سِنِينَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيهَا أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً أَيَبِيعُكِ أَهْلُكِ فَأُعْتِقَكِ فَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا الْوَلَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

بَابُ ۱۲۰۲ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۷۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ

کرنی واجب ہی سمجھتا ہوں۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے کہا کیا آپ نے کسی سے روایت کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ نہیں۔ پھر مجھے بتایا کہ موسیٰ بن انس نے انہیں خبر دی کہ سیرین نے حضرت انس سے مکاتبت کا سوال کیا اور وہ مالدار تھے مگر مکاتبت سے انکار کر دیا تو یہ حضرت عمر کے پاس چلے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مکاتبت کر دو تو انہوں نے انکار کر دیا پس انہوں نے درے سے مارا اور یہ آیت تلاوت کی: "تو انہیں مکاتب کر دو اگر ان میں بھلائی جانو" (پ ۱۸) پس انہوں نے مکاتبت کر لی۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ ان کے پاس آئی تاکہ اپنی مکاتبت میں ان سے مدد کی طلبگار تھی کیونکہ اس پر پانچ اوقیہ تھے جو پانچ قسطوں میں مقرر کی گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اگر میں یکمشت ادا کر دوں تو کیا تمہارے مالک تمہیں بیچ دیں گے؟ تاکہ میں تمہیں آزاد کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہو۔ پس بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہو گی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں؟

مکاتب سے کیا شرط کرنا جائز ہے۔ اور جو ایسی شرط کرے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ اس بارے میں حضرت ابن عمر نے نبی کریم سے روایت کی ہے۔

عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے پاس بریرہ آئی تاکہ اپنی مکاتبت میں ان سے مدد حاصل کرے اور اس نے اپنی کتابت کی رقم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اس سے کہا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو کتابت میں ادا کر دوں اور ولاء میرے لیے ہو گی جیسا کہ ... بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ

أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَتُعْتِقَكِ وَيَكُونُ وَلاَؤُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

۲۳۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنَّ وَلاَءَهَا لَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

باب ۲۶ اسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ۔

۲۳۸۱ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً فَأُعْتِقَكِ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ الْوَلاَءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلاَءَ فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ

تو آپ کی طرف سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن تیری ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ پس انہوں نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دیں تو ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اگر ایسی شرط سو دفعہ بھی رکھی جائے تو اس کے لیے حاصل نہ ہوگی کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ حق اور زیادہ مضبوط ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے ایک باندی خریدنی چاہی تو اس کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط سے تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

مکاتب کا مدد چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ چاندی کے بدلے مکاتبت کی ہے کہ سالانہ ایک اوقیہ چاندی ادا کی جائے گی پس میری مدد کیجیے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو یکمشت ادا کر کے تجھے آزاد کر دیتی ہوں اور ایسا کرنے پر تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی۔ پس وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا۔ بریرہ نے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ ولاء ان کے لیے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو مجھ سے دریافت کیا میں نے ساری بات عرض کر دی۔ فرمایا کہ اسے لے کر آزاد کر دو اور ان کی شرط منظور کر لو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں جو شرط اللہ کی کتاب میں

باطل وإن كان مائة شرط فقضاء الله أحق وشرط الله أوثق ما بال رجال منكم يقول أحدهم أعتق يا فلان ولي الولاء إنما الولاء لمن أعتق.

باب ۱۶۱ بيع المكاتب إذا رضي. وقالت عائشة هو عبد ما بقي عليه شيء. وقال زيد بن ثابت ما بقي عليه درهم. وقال ابن عمر هو عبد إن عاش وإن مات وإن جنى ما بقي عليه شيء.

۲۳۸۲ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن أن بريرة جاءت تستعين عائشة أم المؤمنين فقالت لها إن أحب أهلك أن أصب لهم ثمنك صبة واحدة فأعتقك فعلت فذكرت بريرة ذلك لأهلها فقالوا لا إلا أن يكون ولاؤك لنا. قال مالك قال يحيى فزعمت عمرة أن عائشة ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اشتريها وأعتقيها فإنما الولاء لمن أعتق.

باب ۱۶۲ إذا قال المكاتب اشترني وأعتقني فاشتراه لذلك.

۲۳۸۳ - حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الواحد بن أيمن قال حدثني أبي أيمن قال دخلت على عائشة فقلت كنت لعتبة بن أبي لهب ومات وورثني بنوه وإنهم باعوني من ابن أبي عمرو فأعتقني ابن أبي عمرو واشترط بنو عتبة الولاء فقالت دخلت بريرة وهي مكاتبة فقالت اشتريني وأعتقيني قالت نعم قالت لا يبيعوني حتى يشترطوا ولائي فقالت لا حاجة لي بذلك فسمع بذلك النبي صلى الله عليه وسلم أو بلغه فذكر لعائشة فذكرت عائشة ما قالت لها فقال

شرط وہ باطل ہے خواہ وہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے۔ لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ تم میں سے کوئی یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! تو آزاد کر دے اور ولاء میرے لیے ہوگی۔ ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے۔

مکاتب کی بیع جبکہ وہ راضی ہو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ غلام رہے گا جب تک کچھ بھی باقی ہے وہ غلام ہے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا جب تک ایک درہم بھی باقی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ وہ زندہ ہو یا مر جائے، غلام ہے جب تک اس کی طرف کچھ بھی باقی ہے۔

عمرہ بنت عبدالرحمن کا بیان ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ سے مدد حاصل کرنے کی غرض سے بریرہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں قیمت یکمشت ادا کر دوں اور ایسا کرکے تمہیں آزاد کر دوں۔ بریرہ نے اس بات کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو اور وہ اسی لیے خریدے۔

ایمن نے کہا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں عتبہ بن ابولہب کے پاس تھا۔ وہ مر گیا تو میں اس کے بیٹوں کی وراثت میں چلا۔ انہوں نے مجھے ابن ابی عمرو کے ہاتھوں بیچ دیا تو ابن ابی عمرو نے مجھے آزاد کر دیا اور بنو عتبہ نے ولاء کی شرط لگائی تھی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی تھی اور اس نے مکاتبت کی ہوئی تھی تو اس نے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو۔ انہوں نے ان کو ہاں کہا۔ اس نے کہا کہ وہ اس وقت تک مجھے فروخت نہیں کریں گے جب تک ولاء کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کی حاجت نہیں ہے۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لی یا آپ تک پہنچی تو آپ نے

www.alahazratnetwork.org

اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ۔

حضرت عائشہ سے فرمایا یا حضرت عائشہ نے ذکر کیا جو بریرہ نے بتایا تھا آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو اور اس کے مالکوں کو شرط کرنے دو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس کے خلاف خواہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْهِبَةِ

ہبہ کا بیان

وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا۔

ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا۔

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھے اور اس کے لیے کچھ بھیجے، خواہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عروہ سے فرمایا۔ اے بھانجے! ہم ایک چاند دیکھتے تھے پھر دوسرا دیکھا پھر تیسرا چاند اسی طرح دو مہینے گزر جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔ عرض گزار ہوا کہ خالہ جان! پھر آپ زندہ کس طرح رہتی تھیں فرمایا دو کالی چیزوں یعنی کھجور اور پانی سے۔ ماسوا اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انصاری ہمسائے تھے۔ ان کے پاس چند دودھ والی بکریاں تھیں، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اپنی بکریوں کے دودھ سے بھیج دیتے تو آپ ہمیں پلا دیتے۔

بَابُ ۱۱۰۹ الْقَلِيلِ مِنَ الْهِبَةِ۔

تھوڑی چیز ہبہ کرنا۔

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے ایک دستی یا کھر کے لیے دعوت دی جائے تو میں پسند کروں گا اور اگر بطور ہدیہ مجھے دستی یا کھر ہی بھیجا جائے تو میں ضرور قبول کر لوں گا۔

بَابُ ۱۱۱۰ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا۔

جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے۔ حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔

۲۳۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ ﷺ أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ فَجَاءُوا بِهِ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ.

۲۳۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى نَفَّدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ.

بَاب [illegible] مَنِ اسْتَسْقَى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِي.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سہل کے ذریعے ایک انصاری عورت کے پاس کہلا بھیجا، جس کا غلام بڑھئی کا کام جانتا تھا کہ اپنے غلام سے کہو کہ وہ ہمارے لیے منبر تیار کر دے۔ چنانچہ اس نے اپنے غلام کو کہا تو وہ جنگل کی طرف گیا اور جھاؤ کی لکڑی کاٹ کر لایا اور منبر تیار کر دیا۔ جب وہ بنا چکا تو عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا کہ منبر تیار ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیج دو۔ لوگ اسے لے آئے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کے ساتھ مکہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے آگے تشریف فرما تھے۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں بغیر احرام تھا۔ لوگوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا اور میں اپنی جوتی گانٹھنے میں مصروف تھا۔ لوگوں نے مجھے اس کی خبر نہ دی حالانکہ وہ دل سے چاہتے تھے کہ کاش میں دیکھ لوں۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو اسے دیکھ لیا۔ اپنے گھوڑے کی طرف گیا اور زین کسی پھر سوار ہو گیا لیکن چابک اور نیزہ بھول گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ چابک اور نیزہ مجھے پکڑا دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم آپ کی کسی چیز سے مدد نہیں کریں گے۔ چنانچہ مجھے غصہ آیا، میں نے اتر کر دونوں چیزیں لے کر سوار ہو گیا۔ پھر میں نے گدھے پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا اور لے آیا جبکہ وہ مر چکا تھا۔ پھر وہ لوگ اس کے کھانے میں لگ گئے، پھر انہیں اس کے کھانے کے بارے میں شک ہوا کیونکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔ ہم چل پڑے اور میں نے اس کا ایک بازو اپنے پاس چھپا رکھا تھا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو ہم نے آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ میں نے ہاں کہا۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ حضور نے مجھ سے فرمایا: پانی لاؤ۔

٢٣٨٩ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طُوَالَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي دَارِنَا هٰذِهِ فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هٰذِهِ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ تُجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ أَلَا فَيَمِّنُوا قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

عبداللہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے اسی غریب خانے میں جلوہ افروز ہوئے اور پانی مانگا ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کو دوہا پھر اس میں اپنے اس کنوئیں کا پانی ملایا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ابوبکر آپ کے بائیں جانب حضرت عمر سامنے اور ایک اعرابی دائیں جانب تھا جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ حضرت ابوبکر ہیں چنانچہ آپ نے اعرابی کو عطا فرمایا اور فرمایا کہ دائیں جانب والے دائیں جانب والے، خبردار دائیں جانب والوں کو دیا کرو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ یہی طریقہ ہے یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔

باب ١٦١٣ - قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ۔

شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو قتادہ سے شکار کا دست قبول فرمایا۔

٢٣٩٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيهِ فَقَبِلَهُ قُلْتُ وَأَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ۔

ہشام بن زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے ایک خرگوش کو مر الظہران کے مقام پر بھگایا لوگ اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین یا دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں ان کا بیان ہے کہ رانیں، شک نہیں کہ آپ نے اسے قبول فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس میں سے کچھ تناول بھی فرمایا؟ کہا کہ تناول بھی فرمایا، پھر کہا کہ قبول فرمایا۔

٢٣٩١ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ أَمَا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگلی گدھا بھیجا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ چنانچہ آپ نے اسے واپس کر دیا جب آپ نے ان کے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا ہم نے تمہیں یہ واپس نہ لوٹاتے لیکن ہم حالت احرام میں ہیں۔

باب ١٦١٤ - قَبُولِ الْهَدِيَّةِ۔

ہدیہ قبول کرنا۔

٢٣٩٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا

يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢٣٩٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢٣٩٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ.

٢٣٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

٢٣٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ قَالَ

کا انتظار کیا کرتے تھے اور اس طرح وہ اس سے ان کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا تھا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت ام حفید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ بھیجا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی میں سے کھایا اور طبعی کراہت کے سبب گوہ کو رکھ دیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ دریافت فرماتے کہ ہدیہ ہے یا صدقہ۔ اگر یہ کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ اور خود تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہاتھ بڑھاتے اور ان کے ساتھ تناول فرماتے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ کو صدقے میں دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے ولاء کی شرط لگائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ اور ان کی خدمت میں بریرہ کے لیے گوشت بھیجا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ اور عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ان کو ان کے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا جو آزاد تھا یا غلام

www.alahazratnetwork.org

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا اَحُرٌّ اَوْ عَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا اَدْرِیْ اَحُرٌّ اَمْ عَبْدٌ۔

شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے عبد الرحمٰن سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ اِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اِنَّهَا بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ عرض کی کہ نہیں ماسوائے اس گوشت کے جو ام عطیہ نے اس بکری کے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ فرمایا کہ صدقہ تو اپنی جگہ پر جا پہنچا۔

بَابٌ ۱۳ مَنْ اَهْدٰى اِلٰى صَاحِبِهٖ وَتَحَرّٰى بَعْضَ نِسَائِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ۔

جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجنے میں اس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے۔

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِيْ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ صَوَاحِبِيْ اجْتَمَعْنَ فَذَكَرَتْ لَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهَا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ میری باری کے دن اپنے ہدیے بھیجا کرتے تھے۔ حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میری سوکنیں جمع ہوئیں اور انہوں نے حضور سے اس بات کا ذکر کیا لیکن آپ نے جواب سے اعراض فرمایا۔

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَاِذَا كَانَتْ عِنْدَ اَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّهْدِيَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْدِيَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ پر مشتمل تھا اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات تھیں جبکہ مسلمانوں کو حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا علم تھا جب ان میں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجنا چاہتا تو اسے رکھ چھوڑتا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں ہوتے تو ہدیہ بھیجنے والا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عائشہ کے گھر اپنا ہدیہ بھیجتا۔ پس حضرت ام سلمہ کے گروہ نے آپس میں گفتگو کی اور حضرت ام سلمہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور لوگوں سے فرما دیں کہ جو

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم هدية فليهده
إليه حيث كان من بيوت نسائه فكلمته أم سلمة
بما قلن فلم يقل لها شيئا فسألنها فقالت ما قال
لي شيئا فقلن لها فكلميه قالت فكلمته حين دار
إليها أيضا فلم يقل لها شيئا فسألنها فقالت ما قال
لي شيئا فقلن لها كلميه حتى يكلمك فدار إليها
فكلمته فقال لها لا تؤذيني في عائشة فإن
الوحي لم يأتني وأنا في ثوب امرأة إلا عائشة
قالت فقالت أتوب إلى الله من أذاك يا رسول
الله ثم إنهن دعون فاطمة بنت رسول
الله صلى الله عليه وسلم فأرسلت إلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم تقول إن نساءك ينشدنك
الله العدل في بنت أبي بكر فكلمته فقال يا بنية
ألا تحبين ما أحب قالت بلى فرجعت إليهن
فأخبرتهن فقلن ارجعي إليه فأبت أن ترجع
فأرسلن زينب بنت جحش فأتته فأغلظت و
قالت إن نساءك ينشدنك الله العدل في بنت
ابن أبي قحافة فرفعت صوتها حتى تناولت عائشة
وهي قاعدة فسبتها حتى إن رسول الله صلى الله
عليه وسلم لينظر إلى عائشة هل تكلم قال فتكلمت
عائشة ترد على زينب حتى أسكتتها قالت فنظر
النبي صلى الله عليه وسلم إلى عائشة وقال إنها
بنت أبي بكر قال البخاري الكلام الأخير قصة
فاطمة يذكر عن هشام بن عروة عن رجل عن الزهري
عن محمد بن عبد الرحمن وقال أبو مروان عن هشام
عن عروة كان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة
وعن هشام عن رجل من قريش ورجل من الموالي
عن الزهري عن محمد بن عبد الرحمن بن الحارث بن
هشام قالت عائشة كنت عند النبي صلى الله عليه

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا ہو وہ بھیج دیا کرے، اگرچہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر تشریف رکھتے ہوں۔ حضرت ام سلمہ نے اسی طرح عرض کر دیا جیسے ان سے کہا گیا تھا تو آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضور نے مجھے کچھ بھی نہیں فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضرت ام سلمہ کا بیان ہے کہ باری باری کے وقت انہوں نے پھر بات کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ مجھے کچھ بھی نہیں کہا۔ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا یہاں تک کہ کچھ ارشاد فرمائیں۔ جب ان کی باری آئی تو پھر عرض گزار ہوئیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ دو کیونکہ مجھ پر وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑوں میں ہوں سوائے عائشہ کے۔ حضرت ام سلمہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو ایذا دینے سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ آپ کی ازواج مطہرات خدا کا واسطہ دیتی ہیں کہ ابو بکر کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمائیے۔ چنانچہ انہوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا: اے بیٹی! کیا جس سے میں محبت کرتا ہوں تمہیں اس سے محبت نہیں؟ عرض گزار ہوئیں کہ کیوں نہیں۔ پس وہ واپس لوٹ گئیں اور انہیں سب بتا دیا۔ انہوں نے پھر واپس جانے کے لیے کہا تو انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا۔ حاضر خدمت ہو کر سختی سے کام لیا اور عرض گزار ہوئیں کہ آپ کی بیویاں آپ کو خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتی ہیں کہ ابو قحافہ کی پوتی کے بارے میں انصاف فرمائیے۔ اور آواز کو اتنا بلند کر لیا یہاں تک کہ حضرت عائشہ جو بیٹھی ہوئی تھیں انہیں برا بھلا کہا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کی طرف دیکھا کہ کیا کہتی ہیں۔ حضرت عائشہ بولیں اور حضرت زینب کو جواب دیا، یہاں تک کہ انہیں خاموش کر دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ ابو بکر

وسلم فکلمتہ فاطمۃ۔

کی بیٹی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کے واقعے میں آخری بات
منقول ہے ہشام بن عروہ ایک آدمی، زہری، محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت
ہشام عروہ سے روایت ہے کہ لوگ تحفے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری
کا انتظار کیا کرتے تھے اور ہشام ایک قریشی، ایک آدمی سے زہری، محمد بن عبدالرحمٰن
بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے پاس تھی۔ کہ حضرت فاطمہ نے داخل ہونے کی اجازت مانگی۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے یوں تو تمام ازواج مطہرات ہی امت محمدیہ کی مائیں ہیں لیکن ان میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ ہیں جو محبوب رب العالمین کی محبوبہ ہیں، احادیث مطہرہ کے اندر ان کے بے شمار فضائل و خصائص مذکور ہوئے ہیں جو یہاں بیان نہیں کیے جا سکتے، تبرکاً یہاں چند باتیں اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں وباللہ التوفیق

۱۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیقہ سے متعلق بات کرنے پر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ. مجھے عائشہ کے بارے میں ایذا نہ پہنچاؤ۔

۲۔ مذکورہ ارشاد کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا، فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَأَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ کیونکہ مجھ پر وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑے میں ہوں سوائے عائشہ کے ______ گویا ان کو پروردگار عالم نے جملہ ازواج مطہرات میں امتیازی مقام دے رکھا ہے تو ہمیں ان کے امتیازی مقام کیوں نہ دو؟

۳۔ اسی حدیث میں آپ نے حضرت عائشہ کی یہ خوبی بھی بیان فرمائی إِنَّهَا بِنْتُ أَبِيْ بَكْرٍ. یعنی یہ ابوبکر کی بیٹی ہے ______ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر جان و مال قربان کیا اور جس طرح رفاقت کا حق ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اس بات کا پورا پورا احساس تھا لہٰذا صاف صاف فرما دیا کہ یہ میرے یار غار کی بیٹی ہے

۴۔ یہ حضرت صدیقہ وہی تو ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگائی گئی تو ان کی پاک دامنی کی گواہی ایک بچے نے دی، حضرت مریم پر جب ان کی قوم نے تہمت لگائی تو ان کی پاک دامنی کی شہادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی لیکن جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو پروردگار عالم نے سورۂ نور کی دس آیتیں نازل کر کے ان کی پاک دامنی کی خود گواہی دی۔

۵۔ یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کے متعلق سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو تہائی دین اپنی ماں حمیرا سے حاصل کرو۔

۶۔ یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں۔ جن میں سے ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں۔ چون وہ ہیں جو صرف بخاری شریف میں ہیں۔ اڑسٹھ وہ ہیں جو صرف مسلم شریف میں ہیں۔ اور باقی دیگر کتب احادیث میں ہیں۔

۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہی ہیں جن کی گود میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا، ان کا تعلق

www.alahazratnetwork.org

جیسے ہی قیامت تک آپ کی آرام گاہ بنا۔ وہ ان کا کمرہ شانہ اقدس تھا جس میں روضۂ رسول تعمیر ہوا۔ جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح کو اور ستر ہزار فرشتے شام کو بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرنے آتے رہتے ہیں۔ اسی روضۂ پاک کے متعلق کہا گیا ہے

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
؎ کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

بَابُ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ.

٢٤٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا قَالَ كَانَ أَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

خوشبو واپس نہ کیا جائے۔

عزرہ بن ثابت انصاری کا بیان ہے کہ میں ثمامہ بن عبد اللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوشبو دی اور فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو واپس نہیں کیا کرتے اور حضرت انس کا کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو واپس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً.

٢٤٠١۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ.

غائب چیز کے ہبہ کرنے کا جواز ہے۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی ثنا کی پھر فرمایا۔ اما بعد تمہارے یہ بھائی تمہارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی ان کو واپس کر دوں۔ تم میں سے جو خوشی سے ایسا کرنا چاہتا ہے تو وہ کرے اور جو اپنا حصہ باقی رکھنا چاہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلے جو اموال عطا فرمائے ان میں سے ہم اسے دے دیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم خوشی سے آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

بَابُ الْمُكَافَأَةِ فِي الْهِبَةِ.

٢٤٠٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ وَمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

ہبہ کا بدلہ لینا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرما لیتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

وکیع اور محاضر اسے ہشام، عروہ اور حضرت عائشہ کی سند سے روایت نہیں کرتے۔

باب ۱۱۸ الهبة للولد وإذا أعطى بعض ولده شيئا لم يجز حتى يعدل بينهم ويعطي الآخرين مثله ولا يشهد عليه وقال النبي صلى الله عليه وسلم اعدلوا بين أولادكم في العطية وهل للوالد أن يرجع في عطيته وما يأكل من مال ولده بالمعروف ولا يتعدى واشترى النبي صلى الله عليه وسلم من عمر بعيرا ثم أعطاه ابن عمر وقال اصنع به ما شئت۔

بیٹے کے لیے ہبہ کرنا جب کوئی اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے تو جائز نہیں جب تک بیٹوں میں انصاف کرے اور دوسروں کو بھی اتنا ہی دے اور اس پر کوئی گواہ نہ بنے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں انصاف کرو اور کیا والد اپنی عطا کو واپس لے سکتے ہیں؟ اور اپنی اولاد کے مال سے دستور کے مطابق کھا سکتے ہیں لیکن حد سے تجاوز نہ کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے ایک اونٹ خریدا پھر وہ حضرت ابن عمر کو دے کر فرمایا کہ اس کا جو چاہو کرو۔

۲۴۰۳۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن ومحمد بن النعمان بن بشير أنهما حدثاه عن النعمان بن بشير أن أباه أتى به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني نحلت ابني هذا غلاما فقال أكل ولدك نحلت مثله قال لا قال فارجعه۔

حمید بن عبدالرحمن اور محمد بن نعمان بن بشیر نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دے دیا ہے۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس کرو۔

باب ۱۱۹ الإشهاد في الهبة۔

ہبہ میں گواہ بنانا۔

۲۴۰۴۔ حدثنا حامد بن عمر حدثنا أبو عوانة عن حصين عن عامر قال سمعت النعمان بن بشير وهو على المنبر يقول أعطاني أبي عطية فقالت عمرة بنت رواحة لا أرضى حتى تشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني أعطيت ابني من عمرة بنت رواحة عطية فأمرتني أن أشهدك يا رسول الله قال أعطيت سائر ولدك مثل هذا قال لا قال فاتقوا الله واعدلوا بين أولادكم قال فرجع فرد عطيته۔

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر فرماتے تھے کہ میرے والد ماجد نے مجھے ایک عطیہ دیا۔ پس حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں اس وقت راضی نہیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بناؤ۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک عطیہ دیا ہے۔ یا رسول اللہ! وہ مجھ سے کہتی ہیں کہ آپ کو گواہ بناؤں۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ پس وہ واپس لوٹ آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

باب ۱۲۰ هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها قال إبراهيم جائزة وقال عمر بن عبد العزيز لا يرجعان واستأذن النبي صلى الله عليه وسلم نساءه أن يمرض في بيت عائشة

خاوند کا بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو ہبہ کرنا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جائز ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ دونوں واپس نہیں لے سکتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب فرمائی کہ حالت مرض کے اندر حضرت عائشہ کے گھر میں

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهُ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ قَالَ يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ جَازَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہبہ کرکے چیز کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے چاٹ لیتا ہے۔ زہری نے اس شخص کے بارے میں کہا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنا مہر یا اس کا کچھ حصہ مجھے ہبہ کر دو پھر تھوڑے عرصے بعد اسے طلاق دے دی اور وہ عورت رجوع کرے تو وہ مہر اسے مل جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر دھوکا دے کر ہبہ کرایا تو واپس کرنا ہوگا اور اگر اس نے خوشی سے معاف کیا ہو اور خاوند کی طرف سے کوئی دھوکا نہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "پھر اگر وہ اپنی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں۔" (رکوع ۱)

۲۳۰۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گرانی بڑھ گئی اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے ازواج مطہرات سے اس کی اجازت طلب کی کہ میرے گھر میں تیمار داری کی جائے تو انہوں نے اجازت دے دی پس آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر تشریف لائے اور آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے اور آپ حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے اس کا ذکر کیا جو حضرت عائشہ نے فرمایا تھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم اس آدمی کو جانتے ہو جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی بن ابی طالب تھے۔

۲۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

بَابُ هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ.

عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا۔ یہ جائز ہے بشرطیکہ بے وقوف نہ ہو اگر عورت بے وقوف ہو تو جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو۔"

۲۳۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَأَتَصَدَّقُ قَالَ

عباد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! میرے پاس مال نہیں ہے مگر وہی جو حضرت زبیر نے دیا ہے تو کیا میں اس میں سے خیرات کیا کروں؟ فرمایا کہ خیرات کرو اور روک کر نہ رکھو ورنہ تمہیں روکا جائے گا

تصدقي ولا توعي فيوعى عليك.

روک لیا جائے گا۔

۲۲۰۸۔ حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا عبد الله بن نمير حدثنا هشام بن عروة عن فاطمة عن اسماء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انفقي ولا تحصي فيحصي الله عليك ولا توعي فيوعي الله عليك.

فاطمہ نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، خرچ کرو اور گن گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر دے گا اور سنبھال کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے ہاتھ روک لے گا۔

۲۲۰۹۔ حدثنا يحيى بن بكير عن الليث عن يزيد عن بكير عن كريب مولى ابن عباس ان ميمونة بنت الحارث رضي الله عنها اخبرته انها اعتقت وليدة ولم تستاذن النبي صلى الله عليه وسلم فلما كان يومها الذي يدور عليها فيه قالت اشعرت يا رسول الله اني اعتقت وليدتي قال اوفعلت قالت نعم قال اما انك لو اعطيتها اخوالك كان اعظم لاجرك وقال بكر بن مضر عن عمرو عن بكير عن كريب ان ميمونة اعتقت.

کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت نہ لی۔ جب ان کی باری کا دن آیا تو عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے۔ فرمایا کیا تم نے ایسا کر دیا؟ عرض گزار ہوئیں کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے ماموؤں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔ بکر بن مضر، عمرو، بکیر نے کریب سے روایت کی ہے کہ حضرت میمونہ نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

۲۲۱۰۔ حدثنا حبان بن موسى اخبرنا عبد الله اخبرنا يونس عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امراة منهن يومها وليلتها غير ان سودة بنت زمعة وهبت يومها وليلتها لعائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تبتغي بذلك رضا رسول الله صلى الله عليه وسلم.

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ کے ساتھ جانے کے لیے کس کا نام نکلتا ہے اور آپ ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمایا کرتے تھے ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی ہوئی تھی اور اس سے مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا مندی تھی۔

باب ۲۲۳ بمن يبدأ بالهدية وقال بكر عن عمرو عن بكير عن كريب مولى ابن عباس ان ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اعتقت وليدة لها فقال لها ولو وصلت بعض اخوالك كان اعظم لاجرك.

کس سے ہدیہ کی ابتداء کی جائے۔ بکر، عمرو، بکیر، کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد کر دی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اپنے کسی ماموں کو دے دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔

۲۲۱۱۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن ابي عمران الجوني عن طلحة بن عبد الله رجل من بني تيم بن مرة عن عائشة قالت قلت

بنی تیم بن مرہ کے فرد طلحہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں ان میں سے کس کے لیے ہدیہ بھیجا کروں؟ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔

www.alahazratnetwork.org

يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا.

باب ١٢٢٣ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ.

جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے۔ عمر بن عبد العزیز کا بیان ہے کہ ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہدیہ ہوتا تھا اور آج کل رشوت ہے۔

٢٣١٢ – حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرُمٌ.

حضرت عبد اللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وحشی گدھے کا گوشت ہدیہ پیش کیا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر حالت احرام میں تھے تو حضور نے واپس کر دیا۔ حضرت صعب کا بیان ہے کہ جب حضور نے میرے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا ہم تمہارے تحفے کو کسی وجہ سے نہیں لوٹا رہے بلکہ حالت احرام میں ہیں۔

٢٣١٣ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جسے ابن اتبیہ کہا جاتا تھا صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا۔ جب وہ واپس آیا تو کہنے لگا کہ یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے تحفے میں ملا ہے۔ فرمایا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھ کر دیکھتا کہ کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس میں سے نہیں لے گا مگر وہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلاتا ہوگا، گائے ہوئی تو ڈکراتی ہوگی اور بکری ہوئی تو ممیاتی ہوگی۔ پھر اپنا ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور تین مرتبہ کہا کہ اے اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟

باب ١٢٢٤ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ وَقَالَ عَبِيدَةُ إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدَى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي

جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور اس کے قبضے سے پہلے مر جائے۔ عبیدہ کا قول ہے کہ اگر یہ مر جائے اور ہدیہ علیحدہ کر دیا گیا ہو اور جس کو ہدیہ دیا گیا وہ زندہ ہو تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور اگر علیحدہ نہ کیا گیا ہو تو ہبہ کرنے والے کے وارثوں کے لیے ہوگا

www.alahazratnetwork.org

أَهْدَى. وَقَالَ الْحَسَنُ: أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدَى لَهُ إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ.

٢٤١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَقْدَمْ حَتَّى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي، فَحَثَى لِي ثَلَاثًا.

باب كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ.

٢٤١٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي. قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: خَبَأْنَا هَذَا لَكَ. قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

باب إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ.

٢٤١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ. فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ. قَالَ: تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا.

کا قول ہے کہ دونوں میں سے جو کوئی پہلے مر جائے وہ مہدی لہ کے وارثوں کا ہوگا جبکہ قاصد نے اس پر قبضہ کر لیا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تمہیں اتنا دوں گا تین مرتبہ فرمایا۔ وہ مال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک نہیں آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے ایک منادی کو حکم دیا تو اس نے منادی کی کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہو یا قرض دینا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا پس مجھے تین لپ بھر کر دیے۔

غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرید لیا اور فرمایا کہ اے عبداللہ! یہ تمہارا ہے۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور ان میں سے حضرت مخرمہ کو کچھ نہ دیا۔ پس حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں میرے ساتھ چلو۔ پس میں ان کے ساتھ گیا۔ فرمایا کہ اندر جا کر حضور کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں حضور کو بلانے گیا تو آپ ان کے پاس تشریف لے آئے اور آپ کے اوپر انہی میں سے قبا تھی۔ فرمایا: ہم نے تمہارے لیے یہ چھپا رکھی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو حضور نے فرمایا: مخرمہ خوش ہو گیا؟

کسی نے کوئی چیز ہبہ کی اور دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کی۔

حمید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں رمضان کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا: کیا غلام آزاد کرو گے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم اتنی استطاعت رکھتے ہو کہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ

قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.

بَابُ ١٢٢٤ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ. قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ. وَوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِرَجُلٍ دَيْنَهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ. فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي.

٢٣١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَلَكِنْ قَالَ سَأَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوقَهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ أَلَا يَكُونُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ.

بَابُ ١٢٢٥ هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ. وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَرِثْتُ

کہا تمہیں اتنی بھی طاقت ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟ عرض کی کہ نہیں۔ پھر ایک انصاری ایک عرق لے کر حاضر بارگاہ ہو گیا۔ عرق کھجوریں رکھنے کا ایک پیمانہ ہوتا ہے۔ فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور خیرات کر دو۔ عرض کی یا رسول اللہ کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، مدینہ منورہ کے دونوں سنگستانوں کے درمیان کوئی گھرانا ہم سے زیادہ محتاج نہیں۔ فرمایا جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو ہبہ کر دے۔ شعبہ نے حکم سے نقل کیا کہ یہ جائز ہے اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام نے اپنا قرضہ ہبہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر کسی کا قرض ہو تو وہ اسے ادا کرے یا معاف کروا لے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میرے والد ماجد کو شہید کیا گیا اور ان پر قرض تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے درخواست کی کہ میرے باغ کی کھجوریں قبول کر لیں اور میرے باپ کا قرض معاف کر دیں۔

ابن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ ان کے والد ماجد غزوہ احد میں شہید کر دیے گئے تو قرض خواہوں نے اپنے حقوق کے مطالبے میں سختی سے کام لیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ آپ نے ان سے کہا کہ میرے باغ کا پھل لے لیں اور میرے والد کا قرض معاف کر دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں میرا باغ نہیں دیا اور نہ ان کے لیے پھل توڑا بلکہ فرمایا کہ صبح میں تمہارے پاس آؤں گا۔ چنانچہ صبح ہی آپ تشریف لے آئے اور درختوں میں پھرے اور پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی۔ پس میں نے انہیں توڑا اور قرض خواہوں کے حقوق انہیں ادا کر دیے اور ہمارے لیے کچھ پھل بچ رہے۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے یہ بات آپ کو بتا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اے عمر! سنو۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا یہ نہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، خدا کی قسم آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں۔

ایک چیز چند آدمیوں کو ہبہ کرنا۔ حضرت اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ سے

عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ أَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا۔

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ۔

باب ۱۲۲۰ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ وَالْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّأْمِ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ۔

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى

میں اپنا حصہ حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں بیچ چکا تھا وہ تم دونوں کے لیے ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں شربت پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا جبکہ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف عمر رسیدہ حضرات تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ اگر تم مجھے اجازت دو تو میں ان حضرات کو دے دوں۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں آپ کے عطا کیے ہوئے میں کسی کو اپنی ذات پر ترجیح نہیں دوں گا۔ پس وہ اسی کے ہاتھ میں دے دیا۔

مقبوضہ، غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ہوازن کی غنیمت دی اور وہ تقسیم نہیں فرمائی گئی۔ ثابت، مسعر، محارب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرا قرض ادا کیا اور زیادہ عطا فرمایا۔

محارب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ سفر کے دوران میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک اونٹ کا سودا کیا۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھو اور قیمت تول دی۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں قیمت تول دی اور زیادہ عطا فرمایا۔ اس میں سے کچھ میرے پاس ہمیشہ رہا یہاں تک کہ یوم حرہ میں اسے اہل شام لے گئے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں شربت پیش کیا گیا۔ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب عمر رسیدہ حضرات تھے۔ پس آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ شربت ان کو دے دوں۔ عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم آپ سے ملنے والے حصے کے معاملے میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا۔ پس وہ اسی کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض تھا۔ حضور کے اصحاب اس پر سختی کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو کیونکہ حقدار کو

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوهَا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً.

دے دو کیونکہ صاحب حق کو کہنے کا حق ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ اس کے لیے اونٹ خرید کر دے دو۔ لوگوں نے کہا کہ اس کی عمر کا اونٹ تو نہیں ملتا بلکہ اس سے بہتر ملتا ہے۔ فرمایا وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

بَابٌ ١٢٣٠ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

جب چند آدمی کوئی چیز کسی قوم کو ہبہ کریں

٢٣٢٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا وَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ هَذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا.

مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان ہو کر ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی لوٹانے کا سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ جتنے لوگ ہیں تم دیکھ رہے ہو اور مجھے سب سے زیادہ پسند سچی بات ہے پس ان دونوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو مال یا قیدی۔ میں نے تمہارا انتظار کیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف سے واپسی پر دس سے زیادہ راتوں تک ان کا انتظار فرمایا تھا۔ جب ان پر یہ واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے ایک ہی چیز لوٹائیں گے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم اپنے قیدی لینا پسند کرتے ہیں۔ آپ مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے پھر فرمایا۔ اما بعد! تمہارے بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میری رائے ہے کہ ان کے قیدی انہیں لوٹا دوں پس تم میں سے جو اسے بخوشی پسند کرے وہ ایسا کرے اور جو چاہے کہ اپنے حصے پر قائم رہے یہاں تک کہ ہم اسے اس میں سے دیں جو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ہمیں مال غنیمت عطا فرمائے وہ ایسا کرے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں بخوشی دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی لہٰذا تم واپس جاؤ یہاں تک کہ تمہارے سردار ہمارے پاس تمہاری بات لے کر آئیں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور ان کے سرداروں نے ان سے گفتگو کی پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ بخوشی اجازت دیتے ہیں۔ یہ ہے وہ خبر جو ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی ہے۔ یہ زہری کا آخری قول ہے یعنی فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا۔

باب ۱۶۳۱ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاؤُهُ وَلَمْ يَصِحَّ۔

۲۴۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

۲۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُوهُ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ۔

باب ۱۶۳۲ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ فَابْتَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ۔

باب ۱۶۳۳ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا۔

۲۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ أَكَسَوْتَنِيهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ

جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو حقدار وہی ہے۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ پاس بیٹھنے والے شریک ہوتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی سے ایک اونٹ قرض لیا قرض خواہ آیا اور اس نے سختی سے تقاضا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حقدار کو بات کہنے کا حق ہے پھر اسے بہتر اونٹ دے کر فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ ہے جو بہتر طریقے سے ادا کرتا ہے۔

عمرو بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ پس ان کے والد محترم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے کوئی بھی نہ بڑھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ یہ مجھے بیچ دو عرض گزار ہوئے کہ یہ آپ ہی کا ہے پس آپ نے خرید لیا پھر فرمایا اے

جب کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا اور وہ اس پر سوار ہو تو جائز ہے۔ حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو چنانچہ آپ نے اسے خرید لیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد اللہ! یہ تمہارا ہے۔

وہ ہدیہ جس کا پہننا ناپسند ہو۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حضرت عمر نے ایک ریشمی جوڑا مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش آپ اسے خرید لیں تاکہ جمعہ اور وفود کے وقت پہن لیں۔ فرمایا کہ اسے وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو پھر چند جوڑے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ان میں سے ایک عطا فرمایا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے پہناتے ہیں جبکہ آپ نے عطارد کے جوڑے کے بارے میں ایسا فرمایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے

لتلبسها فكساها عمر أخا له بمكة مشركا.

٢٤٣٦۔ حدثنا محمد بن جعفر أبو جعفر حدثنا ابن فضيل عن أبيه عن نافع عن ابن عمر قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم بيت فاطمة فلم يدخل عليها وجاء علي فذكرت له ذلك فذكره للنبي صلى الله عليه وسلم قال إني رأيت على بابها سترا موشيا فقال ما لي وللدنيا فأتاها علي فذكر ذلك لها فقالت ليأمرني فيه بما شاء قال ترسل به إلى فلان أهل بيت بهم حاجة.

٢٤٣٧۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني عبد الملك بن ميسرة قال سمعت زيد بن وهب عن علي قال أهدى إلي النبي صلى الله عليه وسلم حلة سيراء فلبستها فرأيت الغضب في وجهه فشققتها بين نسائي.

باب قبول الهدية من المشركين وقال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم هاجر إبراهيم عليه السلام بسارة فدخل قرية فيها ملك أو جبار فقال أعطوها آجر وأهديت للنبي صلى الله عليه وسلم شاة فيها سم وقال أبو حميد أهدى ملك أيلة للنبي صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردا وكتب له ببحرهم.

٢٤٣٨۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا يونس بن محمد حدثنا شيبان عن قتادة حدثنا أنس قال أهدي للنبي صلى الله عليه وسلم جبة سندس وكان ينهى عن الحرير فعجب الناس منها فقال والذي نفس محمد بيده لمناديل سعد بن معاذ في الجنة أحسن من هذا وقال سعيد عن قتادة عن أنس إن أكيدر دومة أهدى إلى النبي صلى الله عليه وسلم.

٢٤٣٩۔ حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب

لیے نہیں دیا تھا کہ تم اسے پہنو۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا دے دیا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ جب حضرت علی آئے تو انہوں نے ان سے ذکر کیا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو فرمایا کہ میں نے ان کے دروازے پر نقش و نگار والا پردہ دیکھا تھا۔ بھلا مجھے دنیا سے کیا کام۔ حضرت علی نے حضرت فاطمہ کے پاس آ کر ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضور اس کے بارے میں جو چاہیں فرما دیں۔ فرمایا کہ اسے فلاں گھر والوں کے پاس بھیج دو کیونکہ انہیں ضرورت ہے۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف ایک ریشمی جوڑا تحفے کے طور پر بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے حضور کے چہرۂ انور پر ناراضگی دیکھی تو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو ایک گاؤں میں داخل ہوئے جہاں کا بادشاہ ظالم و جابر تھا۔ اس نے کہا کہ انہیں ہاجرہ دے دو۔ اور حضور کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا گیا۔ ابو حمید کا بیان ہے کہ ایلہ کے بادشاہ نے حضور کے لیے سفید خچر بطور تحفہ بھیجا تو آپ نے اسے چادر عطا فرمائی اور ان کے ملک کا حصہ ان کے لیے لکھ دیا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا جبہ پیش کیا گیا اور آپ ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے۔ لوگ اس پر تعجب کرنے لگے تو آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ سعید نے قتادہ سے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ دومہ کے اکیدر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى وَايْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

بَابُ ۱۲۳۵ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ

روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر اسے بلایا گیا اور کہا گیا کہ اس کو قتل کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تالو میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا رہا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا تو وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک بکھرے ہوئے بالوں والا لمبا تڑنگا بکریاں ہانکتا ہوا آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے بکری بیچنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا یا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے ایک بھی نہ رہا جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا پھر اس سے دو بڑے برتن بھر لیے گئے۔ پس تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور دونوں برتنوں میں گوشت بچ رہا تو ہم نے اونٹ پر لاد دیا یا جو کچھ فرمایا۔

مشرکوں کے لیے ہدیہ۔ ارشاد ربانی ہے "اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ کرو" (پ ۲۸، ع ۸)۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک سوداگر کو ریشمی حلہ بیچتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اسے خرید کر جمعہ کے روز پہنا کیجیے اور جب وفد آیا کریں۔ فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر

www.alahazratnetwork.org

لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسے ہی جوڑے لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ اس کے بارے میں آپ نے ایسا فرمایا ہے۔ فرمایا: میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ مکہ مکرمہ میں اپنے بھائی کو بھیج دیا۔

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں میری والدہ میرے پاس آئیں جبکہ وہ مشرکہ تھیں۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا اور عرض کی کہ وہ اسلام کی طرف راغب نہیں ہوئی ہیں، کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔

بَابٌ ۱۶۱۱ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ۔

کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اور صدقہ کو واپس لے۔

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے کو کھانے والے کی طرح ہے۔

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بری مثال ہمارے لیے نہیں ہے کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کر کے کھا لیتا ہے۔

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک آدمی کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا دیا اور جس کے پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ اس سے خرید لوں اور میرا خیال تھا کہ وہ سستا بیچنے والا ہے۔ پس میں نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو خواہ وہ تمہیں ایک درہم ہی میں دے کیونکہ اپنے صدقہ کو واپس لینے والا

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۲۳۷

۲۴۳۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ذَلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذَلِكَ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ۔

جب کہ گواہی ایک ہی کافی ہے۔

ابن جریج نے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ بنی صہیب مولیٰ بنی جدعان نے دو گھروں اور ایک حجرے کا دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ صہیب کو عطا فرمائے تھے۔ پس مروان نے کہا کہ تمہارے اس دعوے کی گواہی کون دیتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ پس انہیں بلایا گیا تو انہوں نے شہادت دی کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صہیب کو دو مکان اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا۔ پس مروان نے ان کی شہادت پر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۲۳۸ مَا قِيلَ فِي الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى جَعَلْتُهَا لَهُ اسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا جَعَلَكُمْ عُمَّارًا۔

عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں اقوال۔ میں نے اسے گھر عمر بھر کے لیے دیا یعنی عمریٰ ہے کہ میں نے اسے اس کے سپرد کیا۔ استعمرکم فیہا یعنی تمہیں زمین میں بسایا۔

۲۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمریٰ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اسی کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہے۔

۲۴۳۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمریٰ جائز ہے۔ عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۱۲۳۹ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ۔

جس نے لوگوں سے گھوڑا استعار لیا۔

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں دشمن کا خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے اور سوار ہو گئے۔ جب آپ واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا ہے۔

باب ۱۲۴۰ الِاسْتِعَارَةُ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ۔

دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز ادھار لینا۔

٢٢٣٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ۔

بَابُ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ۔

٢٢٣١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ۔

٢٢٣٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ۔

٢٢٣٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْنِي شَيْئًا وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمْ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمْ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا

عبد الواحد بن ایمن نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے قطر کا کرتہ پہنا ہوا تھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ اور فرمایا کہ میری اس لونڈی کو دیکھو کیسے گھر میں ایسا کرتہ پہننے سے منع کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میرے پاس ان میں سے کرتا ہوتا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں کسی عورت کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو وہ مجھ سے عاریۃً منگوا لیا جاتا تھا۔

دودھ دینے والے جانور کی فضیلت۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیسا اچھا عطیہ ہے دودھ دینے والی صاف اونٹنی اور دودھ دینے والی صاف بکری جو صبح کو برتن بھر دے اور شام کو بھی برتن بھر دے۔

عبد اللہ بن یوسف، اسمٰعیل، مالک کی روایت میں نِعْمَ الصَّدَقَةُ ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آئے تو ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی اور انصار صاحب زمین و جائداد تھے۔ انصار نے اپنی زمین انہیں دے دی کہ سالانہ پھل دیا کریں اور محنت و مشقت کیا کریں اور حضرت انس کی والدہ ماجدہ ام سلیم جو عبد اللہ بن ابو طلحہ کی والدہ بھی ہیں۔ پس حضرت انس کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کے چند درخت پیش کر رکھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو عطا فرما دیئے تھے جو حضرت اسامہ بن زید کی والدہ ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگ خیبر سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ پہنچے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی جائیدادیں واپس کر دیں جو انہیں کاشتکاری کے لیے انہوں نے دی تھیں۔ چنانچہ حضرت انس کی والدہ کو بھی

ما أعطاهن رسول الله صلى الله عليه وسلم أم أيمن مكانهن من حائطه وقال أحمد بن شبيب أخبرنا أبي عن يونس بهذا وقال مكانهن من خالصه.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درخت واپس کر دیئے اور ام ایمن کو ان کے بدلے اپنے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باغ سے چند درخت عطا فرما دیئے۔ احمد بن شبیب اپنے والد سے اور وہ یونس سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اس میں مکانھن من خالصہ ہے۔

٢٤٣٤ - حدثنا مسدد حدثنا عيسى بن يونس حدثنا الأوزاعي عن حسان بن عطية عن أبي كبشة السلولي سمعت عبد الله بن عمرو يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعون خصلة أعلاهن منيحة العنز ما من عامل يعمل بخصلة منها رجاء ثوابها وتصديق موعودها إلا أدخله الله بها الجنة. قال حسان فعددنا ما دون منيحة العنز من رد السلام وتشميت العاطس وإماطة الأذى عن الطريق ونحوه فما استطعنا أن نبلغ خمس عشرة خصلة.

ابو کبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس اچھی عادتیں ہیں، سب سے اعلیٰ عادت دودھ کی بکری دینا ہے اور جو ان عادتوں کے مطابق عمل کرے ثواب کی نیت سے اور وعدہ کئے ہوئے کو سچا سمجھ کر تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت حسان کا بیان ہے کہ ہم دودھ والی بکری دینے کے علاوہ جو عادتیں شمار کرنے لگے وہ یہ ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا وغیرہ اور ہم پندرہ سے زیادہ خصائل کو شمار نہیں کر سکے۔

٢٤٣٥ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا الأوزاعي قال حدثني عطاء عن جابر قال كانت لرجال منا فضول أرضين فقالوا نؤاجرها بالثلث والربع والنصف فقال النبي صلى الله عليه وسلم من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها أخاه فإن أبى فليمسك أرضه. وقال محمد بن يوسف حدثنا الأوزاعي حدثني الزهري حدثني عطاء بن يزيد حدثني أبو سعيد قال جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن الهجرة فقال ويحك إن الهجرة شأنها شديد فهل لك من إبل قال نعم قال فتعطي صدقتها قال نعم قال فهل تمنح منها شيئا قال نعم قال فتحلبها يوم وردها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فإن الله لن يترك من عملك شيئا.

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے بعض حضرات کے پاس فالتو زمینیں تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہم انہیں تہائی، چوتھائی اور نصف اجرت پر دیتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہے تو اس کو چاہیئے کہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ لینے سے انکار کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے ــــ محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، عطاء بن یزید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہجرت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا تیرا برا ہو، ہجرت کا معاملہ بڑا دشوار ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی اونٹ ہے؟ کہا کہ ہاں۔ فرمایا کیا تو اس کی زکوٰۃ دیتا ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ کیا کسی کو دودھ پینے کے لئے دیتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ جس روز پانی پلانے کو لے جاتے ہو دوہتے ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو سمندر کے اس پار اپنا کام کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی ضائع نہیں کرے گا۔

٢٤٣٦ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن عمرو عن طاوس

طاؤس کا بیان ہے کہ لوگوں میں سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک زمین کی طرف

قَالَ حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالُوا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا۔

بَابٌ إِذَا قَالَ أَخْدَمْتُكَ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هٰذِهِ عَارِيَةٌ وَإِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ۔

۲۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ فَأَعْطَوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ۔

بَابٌ إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرَى وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا۔

۲۴۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

تھے جس میں کھیتیاں لہلہا رہی تھیں۔ فرمایا کہ یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ فلاں نے کرائے پر لی ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ کسی کو عاریت کر دیتا تو اس کے لیے مقررہ کرایہ لینے سے زیادہ بہتر ہوتا۔

اگر کوئی کہے کہ میں نے دستور کے مطابق خدمت کرنے

کیلئے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عاریت ہے اور اگر کہے کہ میں نے تجھے یہ کپڑا پہنایا تو یہ ہبہ کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو انہوں نے انہیں حضرت ہاجرہ دیں۔ کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لئے لونڈی دی۔ ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اس کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دی۔

جب کوئی سواری کے لئے گھوڑا دے تو وہ عمریٰ

اور صدقہ کی طرح ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اسے اس میں رجوع کا اختیار ہے۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے کسی کو سواری کے لئے گھوڑا دیا۔ پس میں نے دیکھا کہ وہ فروخت ہو رہا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدنا اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹانا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

گواہی کا بیان

اس بارے میں کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے

اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک

www.alahazratnetwork.org

يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بَرِيرَةُ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنَا مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا.

بریرہ نے کہا کہ میں نے تو ان کے سوا اور کچھ عیب دیکھا کہ وہ لڑکی ہیں، کم سن ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بارے میں کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری بیوی کے سلسلے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے؟ بخدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور انہوں نے ایسے مرد کے متعلق ذکر کیا جس کو میں بھلا ہی سمجھتا ہوں۔

بَابُ ٦٤٣ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِي

وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَمْ يُشْهِدُونِي عَلَى شَيْءٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا.

چھپے ہوئے آدمی کی گواہی اور عمرو بن حریث نے اسے جائز کہا

اور کہا کہ جھوٹے اور دغا باز کے ساتھ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ شعبی، ابن سیرین، عطاء اور قتادہ کا قول ہے کہ سن لینا بھی گواہی ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ وہ کہے کہ انہوں نے مجھے گواہ تو نہیں بنایا لیکن میں نے ایسا سنا ہے۔

٢٣٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابی بن کعب انصاری اس باغ کے ارادے سے روانہ ہوئے جس کے اندر ابن صیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چلنے لگے تاکہ ابن صیاد کی آپ کچھ بات سن لیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے۔ ابن صیاد اپنے بستر پر چادر اوڑھے لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی والدہ نے کھجوروں کی آڑ میں چھپتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ لیا تو اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صاف! یہ محمد ہیں، پس ابن صیاد خاموش ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ اسے اس کے حال پر چھوڑے رکھتی تو کچھ ظاہر ہوتا۔

٢٣٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی جب مجھ پر طلاق پڑ گئی تو میں نے عبدالرحمٰن

www.alahazratnetwork.org

بن الزبير انما معه مثل هدبة الثوب فقال
أتريدين أن ترجعي الى رفاعة قال لا حتى تذوقي
عسيلته ويذوق عسيلتك وأبو بكر جالس عنده
وخالد بن سعيد بن العاص بالباب ينتظر أن
يؤذن له فقال يا أبا بكر ألا تسمع الى هذه ما تجهر به
عند النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ١٤٢٧ اذا شهد شاهد او شهود بشيء فقال
آخرون ما علمنا ذلك يحكم بقول من شهد قال
الحميدي هذا كما أخبر بلال أن النبي صلى
الله عليه وسلم صلى في الكعبة وقال الفضل
لم يصل فأخذ الناس بشهادة بلال كذلك ان
شهد شاهدان أن لفلان على فلان ألف درهم وشهد
آخران بألف وخمسمائة يقضى بالزيادة.

٢٢٥٢ - حدثنا حبان أخبرنا عبد الله أخبرنا
عمر بن سعيد بن أبي حسين قال أخبرني عبد الله
بن أبي مليكة عن عقبة بن الحارث أنه تزوج ابنة
لأبي اهاب بن عزيز فأتته امرأة فقالت قد أرضعت
عقبة والتي تزوج فقال لها عقبة ما أعلم أنك
أرضعتني ولا أخبرتني فأرسل الى آل أبي اهاب
يسألهم فقالوا ما علمنا أرضعت صاحبتنا فركب
الى النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة فسأله فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف وقد قيل ففارقها
ونكحت زوجا غيره.

باب ١٤٢٨ الشهداء العدول وقول الله
تعالى وأشهدوا ذوي عدل منكم وممن
ترضون من الشهداء.

٢٢٥٣ - حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا
شعيب عن الزهري قال حدثني حميد بن
عبد الرحمن بن عوف أن عبد الله بن عتبة قال

ہیں کہ میرے شادی کر لی اور ان کے پاس کپڑے کے پھندنے کے سوا کچھ نہیں ہے
فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن اس وقت تک نہیں ہو
سکتا جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔ حضرت ابو بکر اس وقت
آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید دروازے پر اجازت کا انتظار
کر رہے تھے، انہوں نے کہا: اے ابو بکر! کیا آپ اس عورت کی بات نہیں سن
رہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونچی آواز سے کہہ رہی ہے۔

گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ ہمیں تو علم نہیں۔ ایسی حالت میں
گواہ کے کہنے پر فیصلہ صادر کیا جائے گا۔ حمیدی نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے جیسے
حضرت بلال نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے
اور فضل نے کہا کہ نہیں پڑھی، تو لوگوں نے حضرت بلال کی گواہی تسلیم کی۔ اسی طرح
اگر دو گواہ گواہی دیں کہ فلاں کے فلاں شخص پر ہزار درہم ہیں اور دوسرے
حضرات نے گواہی دی کہ ایک ہزار پانچ سو درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ
پر کیا جائے گا۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن حارث سے روایت کی کہ انہوں نے ابو اہاب
بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا۔ پس ان کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میں
نے عقبہ کو اور جس سے اس نے شادی کی ہے دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ نے
اس سے کہا: مجھے تو پتہ نہیں کہ تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ تم نے مجھے بتایا۔ پھر
انہوں نے آل ابو اہاب کے پاس آدمی بھیجا کہ حال معلوم کرنے کے لئے پوچھا
تو انہوں نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اس نے ہماری لڑکی کو دودھ پلایا ہو۔ پس وہ سوار ہو کر مدینہ منورہ
کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے
پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ کہا گیا تو اب
کیسا؟ پس اس عورت کو جدا کر دیا گیا اور اس نے دوسرے خاوند
سے شادی کر لی۔

انصاف پسند لوگوں کی گواہی۔ اور ارشاد ربانی ہے: اور انصاف
پسند لوگوں کو اپنے میں سے گواہ بنا لو اور گواہوں میں سے جن کو تم
پسند کرو۔

عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک
میں لوگوں کا مواخذہ وحی کے ذریعے ہو جاتا تھا اور وحی کا سلسلہ اب منقطع ہو گیا ہے

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيْرَتِهِ شَيْءٌ اللّٰهُ يُحَاسِبُهُ فِيْ سَرِيْرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيْرَتَهُ حَسَنَةٌ۔

ظاہری اعمال کا اعتبار ہوگا ہم تو مواخذہ کریں گے۔ چنانچہ جس نے نیک عمل ظاہر کیا تو ہم اس کو امن دیں گے اور اسے قریب کریں گے اور ہمیں اس کے باطن سے کوئی غرض نہیں ہے کیونکہ اس کے باطن کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جس نے ہمیں برائی ظاہر کی تو اسے ہم امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اس کی تصدیق کریں گے اگرچہ وہ کہے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

بَاب ۱۳۹ تَعْدِيْلُ كَمْ يَجُوْزُ

نیک چلنی کب ثابت ہوتی ہے۔

۲۴۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا أَوْ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی بھلائی کے ساتھ تعریف کی تو آپ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی کے ساتھ ذکر کیا یا اس کے علاوہ کچھ اور کہا تو فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پس لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کے لیے کیا چیز واجب ہوئی اور اس کے لیے کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ اہل ایمان کی گواہی، زمین میں یہ اللہ کے گواہ ہیں۔

۲۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوْتُوْنَ مَوْتًا ذَرِيْعًا فَجَلَسْتُ إِلٰى عُمَرَ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثِ فَأُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

عبد اللہ بن بریدہ کا بیان ہے کہ ابو الاسود نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ گیا تو وہاں بیماری پھیلی ہوئی تھی اور لوگ جلدی جلدی مر رہے تھے۔ پس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے تعریف کی، حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی کی تو فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ میں نے وہی کہا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے واسطے چار مسلمان بھلائی کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اور تین ہوں؟ فرمایا کہ تین بھی۔ ہم نے عرض کی کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ دو بھی۔ پھر ہم نے آپ سے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

ف: معلوم ہوا کہ سچے مسلمان بھی زمین پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔ جس میت کے بارے میں مسلمان کے نیک ہونے کی چند باتیں یا دو مسلمان بھی گواہی دیں تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ زندہ لوگوں سے جو بھی ہو ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تاکہ لوگ اسے اچھا کہیں اور اس کے حق میں اچھی گواہی دیں۔ چنانچہ جلد

www.alahazratnetwork.org

و مقصد اصلی یہ ہونا چاہیے۔

وہ کام کر کہ عمر خوشی سے کٹے تری !
وہ بات کر کہ یاد تجھے سب کیا کریں

باب ۱۱۶۵

الشَّهَادَةِ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ۔

نسب، رضاعت مستفیض اور پرانی موت کی گواہی دینا۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا اور اس کا ثبوت دینا۔

٢٢٥٦- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَقَالَ أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي فَقَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہ دی۔ فرمایا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ کہا کہ تمہیں میری بھاوج نے میرے بھائی کے دودھ سے پلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ افلح نے سچ کہا، انہیں اجازت دے دینا۔

٢٢٥٧- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی صاحبزادی کے بارے میں فرمایا کہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

٢٢٥٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا

عمرہ بنت عبد الرحمن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے مکان میں آنے کی اجازت مانگتا تھا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ، یہ آدمی آپ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خیال میں فلاں ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ پھر حضرت عائشہ نے عرض کی کہ اگر فلاں زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے پاس آتا؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

tnetwork.org

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ
وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلاَنٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ
مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلاَدَةِ -

۲۴۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ
الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا
الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ

بَابُ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلاَ تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا
وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلاَّ الَّذِينَ تَابُوا وَجَلَدَ عُمَرُ
أَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيرَةِ
ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَ
أَجَازَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَ
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَ
عِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَ
مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ الأَمْرُ عِنْدَنَا
بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ
رَبَّهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا
أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ
إِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ وَإِنِ
اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ
النَّاسِ لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ
لاَ يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ
مَحْدُودَيْنِ جَازَ وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ
وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ وَالْعَبْدِ وَالأَمَةِ لِرُؤْيَةِ
هِلاَلِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى

نے فرمایا کہ ہاں۔ بیشک رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی
ہے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

* * *
* * *

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
اور میرے پاس ایک آدمی تھا۔ فرمایا کہ اے عائشہ! یہ کون ہے؟ میں
عرض گزار ہوئی کہ میرا رضاعی بھائی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! اچھی طرح دیکھ
لیا کرو کہ تمہارا بھائی کون ہے، کیونکہ رضاعت تو بھوک کی وجہ سے ثابت
ہوتی ہے۔ اس کی متابعت ابن مہدی نے سفیان سے روایت کی ہے۔

تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی گواہی۔ ارشاد باری تعالیٰ
ہے: "اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہی فاسق ہیں مگر جو توبہ کر لیں"
(پ ۱۸)۔ اور حضرت عمر نے ابو بکرہ، شبل بن معبد اور نافع پر حد جاری کی
جنہوں نے مغیرہ پر تہمت لگائی تھی اور فرمایا کہ جو توبہ کرے تو میں اس کی
گواہی قبول کروں گا۔ اور اسے عبد اللہ بن عتبہ، عمر بن عبد العزیز، سعید بن جبیر،
طاؤس، مجاہد، شعبی، عکرمہ، زہری، محارب بن دثار، شریح اور معاویہ بن قرہ
نے جائز شمار کیا ہے۔ ابو الزناد کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک مدینہ منورہ میں
یہ ہے کہ تہمت لگانے والا اگر اپنے بیان سے پھر جائے اور اپنے رب سے
معافی مانگ لے تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔ شعبی اور قتادہ کا قول
ہے کہ جب کوئی اپنے آپ کو جھٹلائے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور
اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ جب غلام کو کوڑے
مارے گئے پھر آزاد کیا گیا تو اس کی گواہی جائز ہے اور اگر حد مارے ہوئے کو
قاضی بنایا جائے تو اس کے فیصلے جائز ہیں۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ
تہمت لگانے والے کی گواہی جائز نہیں ہے اگرچہ توبہ کرے۔ اور پھر کہا کہ
گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے لیکن حد مارے ہوئے دو آدمیوں کی گواہی سے
نکاح کیا تو جائز ہے۔ اگر دو غلاموں کی گواہی سے شادی کی تو جائز نہیں
ہے اور حد مارے ہوئے، غلام اور لونڈی کی شہادت رمضان کا چاند دیکھنے
میں جائز رکھا ہے اور کیسے اس کی توبہ کا پتہ چلے گا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے زانی کو شہر بدر کیا ایک سال کے لیے ...

www.alahazratnetwork.org

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الزانی سنۃ ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن کلام کعب بن مالک وصاحبیہ حتی مضی خمسون لیلۃ۔

۲۳۶۰۔ حدثنا اسمعیل قال حدثنی ابن وہب عن یونس وقال اللیث حدثنی یونس عن ابن شہاب اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان امرأۃ سرقت فی غزوۃ الفتح فأتی بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم امر فقطعت یدہا قالت عائشۃ فحسنت توبتہا وتزوجت وکانت تأتی بعد ذلک فارفع حاجتہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۳۶۱۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن زید بن خالد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر فیمن زنی ولم یحصن بجلد مائۃ وتغریب عام۔

باب ۱۶۵۲۔ لا یشہد علی شہادۃ جور اذا اشہد۔

۲۳۶۲۔ حدثنا عبدان اخبرنا عبد اللہ اخبرنا ابو حیان التیمی عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال سألت امی ابی بعض الموہبۃ لی من مالہ ثم بدا لہ فوہبہا لی فقالت لا ارضی حتی تشہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فأخذ بیدی وانا غلام فأتی بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امہ بنت رواحۃ سألتنی بعض الموہبۃ لہذا قال الک ولد سواہ قال نعم قال فأراہ قال لا تشہدنی علی جور وقال ابو حریز عن الشعبی لا اشہد علی جور۔

۲۳۶۳۔ حدثنا آدم حدثنا شعبۃ حدثنا ابو جمرۃ قال سمعت زہدم بن مضرب قال سمعت عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن مالک اور اُن کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا، یہاں تک کہ پچاس روز گزر گئے۔

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے فتح مکہ کے غزوہ میں چوری کی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس نے خوب توبہ کی اور شادی کر لی۔ اس کے بعد جب وہ حضرت میرے پاس آتی تو میں اس کی حاجت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کر دیا کرتی تھی۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے بارے میں حکم فرمایا کہ اُسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے۔

ظلم و جور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے۔

شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میری والدہ ماجدہ نے میرے والد محترم سے اُن کے مال میں سے میرے لیے کوئی چیز ہبہ کرنے کو کہا، چنانچہ جب اُنہوں نے مجھے دینا چاہا تو ایک چیز مجھے ہبہ کر دی۔ والدہ محترمہ نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنایا جائے۔ پس اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کیونکہ میں لڑکا تھا اس لیے مجھے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ اس کی والدہ بنت رواحہ مجھ سے کہتی ہیں کہ اس لڑکے کو کوئی چیز ہبہ کر دوں۔ فرمایا کہ اس کے سوا کیا تمہارا کوئی اور بھی بیٹا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ ... فرمایا کہ مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔ ابو حریز نے شعبی سے یہ بیان کیا ہے کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو اُن کے قریب ہوں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران لا أدري أذكر النبي صلى الله عليه وسلم بعد قرنين أو ثلاثة قال النبي صلى الله عليه وسلم إن بعدكم قوما يخونون ولا يؤتمنون ويشهدون ولا يستشهدون وينذرون ولا يفون ويظهر فيهم السمن۔

٢٣٦٤۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء أقوام تسبق شهادة أحدهم يمينه ويمينه شهادته قال إبراهيم وكانوا يضربوننا على الشهادة والعهد۔

باب ١٢٥٣ ما قيل في شهادة الزور لقول الله عز وجل والذين لا يشهدون الزور وكتمان الشهادة ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه والله بما تعملون عليم تلووا ألسنتكم بالشهادة۔

٢٣٦٥۔ حدثنا عبد الله بن منير سمع وهب بن جرير وعبد الملك بن إبراهيم قالا حدثنا شعبة عن عبيد الله بن أبي بكر بن أنس عن أنس رضي الله عنه قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الكبائر قال الإشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وشهادة الزور تابعه غندر وأبو عامر وبهز وعبد الصمد عن شعبة۔

٢٣٦٦۔ حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل حدثنا الجريري عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ألا أنبئكم بأكبر الكبائر ثلاثا قالوا بلى يا رسول الله قال الإشراك بالله وعقوق الوالدين وجلس وكان متكئا فقال ألا وقول الزور قال فما زال يكررها حتى قلنا ليته سكت وقال إسماعيل بن إبراهيم حدثنا الجريري حدثنا عبد الرحمن۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد دو قرن کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں ہوں گے۔ وہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا، منتیں مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے اور ان کے بدن پر موٹاپا ظاہر ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے آگے بڑھے گی اور ان کی قسم ان کی گواہی سے۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ گواہی اور عہد پر ہمیں پیٹا جاتا تھا۔

جھوٹی گواہی کے بارے میں۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: "اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے" اور گواہی چھپانے کے متعلق فرمایا: "اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔" (یعنی) ایسی گواہی کے وقت اپنی زبان کو مروڑتے ہو۔

عبید اللہ بن ابو بکر بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ اس طرح غندر، ابو عامر، بہز، عبد الصمد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

عبد الرحمن بن ابو بکرہ نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں تین سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ پھر بیٹھ گئے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا کہ خبردار! اور جھوٹی بات۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جاتے۔ اسمٰعیل بن ابراہیم نے جریری سے اور عبد الرحمن نے روایت کی ہے۔

باب ۶۵۵ شَهَادَةِ الْأَعْمَى وَأَمْرِهِ وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينِ وَغَيْرِهِ وَمَا يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ تَجُوزُ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلَى شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِي قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ۔

۲۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هَذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا۔

۲۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ أَوْ قَالَ حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ أَصْبَحْتَ۔

۲۴۷۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

اندھے کی گواہی، نکاح دینا یا اس کا حکم دینا، خود اپنا نکاح کرنا یا کسی کا نکاح کروانا یا اس کا خرید و فروخت کرنا، اذان وغیرہ اور چیزوں کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں۔ قاسم، حسن، ابن سیرین، زہری اور عطاء نے اس کی شہادت کو جائز کہا ہے۔ شعبی کا قول ہے کہ اس کی شہادت جائز ہوگی جبکہ عاقل ہو۔ حکم کا قول ہے کہ بعض باتوں میں جائز ہوگی۔ زہری کا قول ہے کہ اگر تم حضرت ابن عباس کو دیکھو کہ وہ کسی بات کی گواہی دیں تو کیا اسے رد کر دو گے

اور ابن عباس ایک آدمی کو بھیجا کرتے، جب سورج غروب ہو جاتا تو افطار کرتے اور جب فجر کے بارے میں پوچھا جاتا اگر طلوع ہو گئی تو دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ **سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے اندر آنے کی اجازت** طلب کی تو انہوں نے میری آواز پہچان کر فرمایا سلیمان اندر آ جاؤ کیونکہ تم ابھی غلام ہو جب تک تم پر کچھ بھی باقی ہے۔ حضرت سمرہ بن جندب نے نقاب والی عورت کی شہادت کو جائز قرار دیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں مجھے یاد کروا دیں جو میرے ذہن سے ساقط ہو گئی تھیں۔ عباد بن عبداللہ نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی۔ ان میں یہ زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں تہجد پڑھ رہے تھے تو آپ نے عباد کی آواز سنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پس فرمایا کہ اے عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ کہا کہ اے اللہ! عباد پر رحم فرما۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال تو رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ اذان دیں یا فرمایا کہ یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو اور حضرت ابن ام مکتوم نابینا تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں پڑھا کرتے تھے جب تک لوگ یہ نہ کہتے کہ صبح ہو گئی ہے۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبائیں آئیں تو مجھ سے میرے والد ماجد حضرت مخرمہ نے فرمایا میرے ساتھ حضور کی خدمت

www.alahazratnetwork.org

عليه وسلم أقبية فقال لي أبي مخرمة انطلق بنا إليه عسى أن يعطينا منها شيئا فقام أبي على الباب فتكلم فعرف النبي صلى الله عليه وسلم صوته فخرج النبي صلى الله عليه وسلم ومعه قباء وهو يريه محاسنه وهو يقول خبأت هذا لك خبأت هذا لك.

کہا چلو شاید آپ اُن میں سے ہمیں بھی عنایت فرما دیں۔ میرے والد ماجد دروازے پر جا کھڑے ہوئے اور باتیں کرنے لگے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی آواز کو پہچان لیا، لہٰذا آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ ایک قبا تھی جبکہ آپ اُس کی خوبیاں دکھا رہے تھے اور فرماتے یہ میں نے تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی، یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی۔

باب ۱۶۵۵ شهادة النساء وقوله تعالى فإن لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان.

عورتوں کی گواہی۔ ارشاد ربانی ہے: پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں۔

۲۴۷۰ - حدثنا ابن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد عن عياض بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلنا بلى قال فذلك من نقصان عقلها.

عیاض بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف جیسی نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ اس کی عقل کی کمی کے باعث ہے۔

باب ۱۶۵۶ شهادة الإماء والعبيد وقال أنس شهادة العبد جائزة إذا كان عدلا وأجازه شريح وزرارة بن أوفى وقال ابن سيرين شهادته جائزة إلا العبد لسيده وأجازه الحسن وإبراهيم في الشيء التافه وقال شريح كلكم بنو عبيد وإماء.

لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی۔

حضرت انس نے فرمایا کہ غلام کی گواہی جائز ہے جبکہ عادل ہو اور قاضی شریح و زرارہ بن اوفیٰ نے اس کو جائز رکھا ہے۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اس کی گواہی جائز ہے ماسوا اس کے کہ غلام اپنے آقا کا گواہ ہو۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے معمولی باتوں میں جائز رکھا ہے۔ شریح کا قول ہے کہ تم سب لونڈی غلام کی اولاد ہو۔

۲۴۷۱ - حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن ابن أبي مليكة عن عقبة بن الحارث ح وحدثنا علي بن عبد الله حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال سمعت ابن أبي مليكة قال حدثني عقبة بن الحارث أو سمعته منه أنه تزوج أم يحيى بنت أبي إهاب قال فجاءت أمة سوداء فقالت قد أرضعتكما فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فأعرض عني قال فتنحيت فذكرت ذلك له قال وكيف وقد زعمت أن قد أرضعتكما فنهاه عنها.

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ام یحییٰ بنت ابو اہاب سے شادی کی۔ ان کا بیان ہے کہ ایک سیاہ فام لونڈی آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ میں دوسری طرف سے آیا اور پھر عرض گزار ہوا۔ فرمایا کہ یہ نکاح کیسے رہ سکتا ہے جبکہ وہ تو دعویٰ کر رہی ہے کہ اُس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور آپ نے اُسے رکھنے سے منع فرما دیا۔

باب ۱۶۵۷ شهادة المرضعة.

دودھ پلانے والی کی گواہی۔

۲۴۷۲ - حدثنا أبو عاصم عن عمر بن سعيد

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ
امْرَأَةً فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَيْفَ
وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ أَوْ نَحْوَهُ.

بِاب ۹۹۵ تَعْدِيلِ النِّسَاءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا.

۲۴۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ
وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ
عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا
فَبَرَّأَهَا اللهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي
طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتُ
لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ
الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ
بَعْضًا زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ
أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ
فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ
بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ
فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ
لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ
حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ
إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ
ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي
ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي
فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِيَ الَّذِي كُنْتُ
أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ

نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی۔ چنانچہ ایک عورت آئی
اور اس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا کیونکر جبکہ یہ کہا جا چکا ہے
اُسے چھوڑ دو یا اسی طرح کے الفاظ فرمائے۔

عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا۔

زہری نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے روایت کی ہے جبکہ بہتان تراشوں نے
کہہ دیا جو کہا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے بری فرمایا۔ زہری کا بیان ہے
کہ ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور بعض ان میں سے دوسرے
کی نسبت زیادہ یاد رکھنے والا اور بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ قابل اعتماد
ہے۔ میں نے ہر ایک سے ان کی بات کو محفوظ کر لیا ہے جو انہوں
نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور ان کی روایات ایک دوسرے کی
تصدیق کرتی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جانا چاہتے تو اپنی ازواج مطہرات کے
درمیان قرعہ اندازی فرماتے۔ جس کا نام نکل آتا آپ اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔
چنانچہ ایک غزوہ کے لئے آپ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں آپ کے
ساتھ سفر پر روانہ ہوئی۔ یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔ مجھے ہودج میں بٹھا کر
لے جایا جاتا اور اسی میں اتارا جاتا۔ ہم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو گئے اور ہم واپسی پر مدینہ منورہ
کے قریب پہنچے تو ایک رات جب کوچ کا حکم دیا گیا تو میں اٹھی اور لشکر سے
آگے نکل گئی۔ جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اپنی جگہ واپس
آئی اور سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا یمنی ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے۔ میں ہار کی
تلاش میں واپس لوٹی اور اس کی تلاش نے مجھے روک لیا۔ وہ لوگ جو میرے
اونٹ کو ہانکا کرتے تھے آئے اور میرا ہودج اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں
سوار ہوا کرتی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ میں اس کے اندر ہوں۔ عورتیں اس وقت
ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، بھاری بدن والی نہیں ہوتی تھیں، ان پر گوشت نہیں چڑھا تھا
کیونکہ وہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں۔ لہٰذا جب انہوں نے ہودج کو
اٹھایا تو انہیں اس کے ہلکے پن کا احساس نہ ہوا، پس انہوں نے ہودج اٹھا کر رکھ دیا

ذاك خفافا لم يثقلن ولم يغشهن اللحم وانما
يأكلن العلقة من الطعام فلم يستنكر القوم
حين رفعوه ثقل الهودج فاحتملوه وكنت
جارية حديثة السن فبعثوا الجمل وساروا
فوجدت عقدي بعد ما استمر الجيش فجئت
منزلهم وليس فيه احد فأممت منزلي الذي
كنت به فظننت انهم سيفقدوني فيرجعون الي
فبينا انا جالسة غلبتني عيناي فنمت وكان صفوان بن
المعطل السلمي ثم الذكواني من وراء الجيش
فأصبح عند منزلي فرأى سواد انسان نائم فأتاني
وكان يراني قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه حين
اناخ راحلته فوطئ يدها فركبتها فانطلق يقود
بي الراحلة حتى اتينا الجيش بعد ما نزلوا
معرسين في نحر الظهيرة فهلك من هلك
وكان الذي تولى الافك عبد الله بن ابي ابن
سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت بها شهرا
يفيضون من قول اصحاب الافك ويريبني
في وجعي اني لا ارى من النبي صلى الله عليه
وسلم اللطف الذي كنت ارى منه حين
امرض انما يدخل فيسلم ثم يقول كيف تيكم
لا اشعر بشيء من ذلك حتى نقهت فخرجت انا
وام مسطح قبل المناصع متبرزنا لا نخرج الا
الى ليل وذلك قبل ان نتخذ الكنف قريبا من
بيوتنا وامرنا امر العرب الاول في البرية او في
التنزه فأقبلت انا وام مسطح بنت ابي رهم
نمشي فعثرت في مرطها فقالت تعس مسطح
فقلت لها بئس ما قلت اتسبين رجلا شهد بدرا
فقالت يا هنتاه الم تسمعي ما قالوا فأخبرتني بقول
اهل الافك فازددت مرضا الى مرضي فلما رجعت

اور اُن دنوں عورتیں زیادہ فربہ نہ تھیں بس وہ تھوڑا سا کھانا کھاتی تھیں اس لئے جب
اس ہودج کو اُٹھا کر اونٹ پر رکھا تو اُنہیں اس کے ہلکا ہونے کا احساس نہ ہوا
علاوہ ازیں میں اس وقت نوعمر لڑکی تھی چنانچہ ان لوگوں نے اونٹ کو ہانکا اور چل پڑے
لشکر کے روانہ ہو جانے کے بعد مجھے ہار مل گیا میں پڑاؤ پر آئی تو وہاں کوئی بھی نہ تھا
میں اپنی جگہ آ کر بیٹھ گئی، حضرت صفوان بن معطل سلمی پھر ذکوانی لشکر کے پیچھے
تھے۔ وہ صبح کے وقت میری جگہ کے پاس آئے اور سوئے ہوئے انسان کی
سیاہی دیکھی تو میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے پردے سے پہلے دیکھا تھا
مجھے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے کی آواز سے جاگ اُٹھی، انہوں نے اپنی
اونٹنی کو بٹھایا اور اس کے پیر پر پاؤں رکھا تو میں سوار ہو گئی۔ پھر وہ اونٹنی کو کھینچ
کر لے چلے یہاں تک کہ ہم لشکر تک پہنچ گئے جبکہ لوگ عین دوپہر کے وقت
پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ بس ہلاک ہونے والا ہلاک ہوا اور تہمت کا ذمہ دار
عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے اور
میں ایک مہینہ بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی باتیں پھیلتی رہیں اور مجھے
بیماری میں شک گزرتا تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ مہربانی والا
سلوک جو پہلے ہوا کرتا تھا نظر نہیں آتا تھا۔ بس آپ تشریف لاتے، سلام کرتے اور فرماتے
کہ تمہارا کیا حال ہے۔ اس بات کا مجھے کوئی علم نہ تھا یہاں تک کہ میں
تندرست ہو گئی تو ایک رات میں اُم مسطح کے ساتھ باہر نکلی اور ہم رات کے وقت ہی قضائے حاجت کے
لئے نکلا کرتی تھیں یہ اُس وقت کی بات ہے جب گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوتے
تھے اور ہم اگلے عرب کے طریقے پر باہر جنگل میں جایا کرتی تھیں
پس میں اور اُم مسطح بنت ابی رہم چلی جا رہی تھیں کہ وہ اپنی چادر میں اُلجھ کر گر پڑیں
تو انہوں نے کہا۔ مسطح کا بُرا ہو۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ نے بُری بات
کہی کیا آپ ایسے شخص کو بُرا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا تھا
اُنہوں نے کہا کہ تم نے نہیں سنا جو وہ کہتے ہیں؟ پھر اُنہوں نے
تہمت لگانے والوں کی بات بتائی۔ چنانچہ میری بیماری میں مزید اضافہ
ہو گیا۔ جب میں گھر کے اندر داخل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض
کی کہ مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیجئے
میرا ارادہ اس وقت یہ تھا کہ اُن کے ذریعے اس خبر کی تصدیق کروں۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی تو میں اپنے

إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ
قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ
قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ
فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَى نَفْسِكِ الشَّأْنَ فَوَاللَّهِ
لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَ
لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَقَدْ
تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى
أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ
أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ
اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا
أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ
لَهُمْ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَلَا نَعْلَمُ وَاللَّهِ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ يَا بَرِيرَةُ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ
عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ
عَنِ الْعَجِينِ فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي
أَذَاهُ فِي أَهْلِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ فِي أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ
ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ
يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا وَاللَّهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنْ

والدین کے پاس آگئی۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا کہ لوگ کیا کہتے ہیں
ماں نے فرمایا کہ بیٹی! اس بات کی پرواہ نہ کرو۔ خدا کی قسم کوئی حسینہ جو
خاوند کی منظورِ نظر ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو اکثر ایسا ہوتا ہے۔ میں
نے کہا سبحان اللہ! لوگ ایسی بات کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ وہ رات
میں نے ایسے گزاری کہ آنسو نہ تھمتے تھے اور نیند قریب بھی نہ آتی تھی جب
صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب اور
حضرت اسامہ بن زید کو بلایا جبکہ وحی اترنے میں دیر ہوگئی تھی۔ ان سے اپنی بیوی کو
جدا کرنے کے بارے میں مشورہ کرنا تھا۔ حضرت اسامہ نے وہی بات کہی
جو ان کو حضرت سے حضور کی محبت کا علم ہونے کی بنا پر تھی۔ چنانچہ
حضرت اسامہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کی زوجہ مطہرہ میں خدا
کی قسم ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ جب حضرت علی بن ابی طالب
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں کرے گا اور
عورتیں ان کے علاوہ بہت ہیں۔ باندی سے دریافت فرمائیں آپ کو حقیقت بتا دے گی۔ پھر
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے بریرہ! کیا
تم نے ان میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے شک میں ڈالے؟ بریرہ عرض
گزار ہوئی کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا
میں نے ان میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جس کو عیب لگا سکوں سوائے اس
کے کہ یہ نو عمر لڑکی ہیں۔ گھر میں ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری
آکر اسے کھا جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کھڑے
ہوئے اور اسی دن عبداللہ بن ابی بن سلول کے مقابلے پر مدد طلب کرتے
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ہے جو اس شخص
کے مقابلے پر میری مدد کرتا ہے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں اذیت
پہنچائی ہے۔ خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور
جس آدمی کا ذکر کرتے ہیں اس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا ہوں اور وہ میرے
گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے
ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کے مقابلے پر میں آپ کی مدد کرتا
ہوں۔ اگر وہ اوس سے ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے اور اگر ہمارے
بھائی خزرج میں سے ہے تو آپ ہمیں حکم دیں۔ ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے
پس حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہو گئے جو خزرج کے سردار تھے۔ وہ اس سے

الأوس ضربنا عنقه وإن كان من إخواننا من الخزرج أمرتنا ففعلنا فيه أمرك فقام سعد بن عبادة وهو سيد الخزرج وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن احتملته الحمية فقال كذبت لعمر الله لا تقتله ولا تقدر على ذلك فقام أسيد بن الحضير فقال كذبت لعمر الله والله لنقتلنه فإنك منافق تجادل عن المنافقين فثار الحيان الأوس والخزرج حتى هموا ورسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فنزل فخفضهم حتى سكتوا وسكت وبكيت يومي لا يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم فأصبح عندي أبواي قد بكيت ليلتين ويوما حتى أظن أن البكاء فالق كبدي قالت فبينا هما جالسان عندي وأنا أبكي إذ استأذنت امرأة من الأنصار فأذنت لها فجلست تبكي معي فبينا نحن كذلك إذ دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس ولم يجلس عندي من يوم قيل في ما قيل قبلها وقد مكث شهرا لا يوحى إليه في شأني شيء قالت فتشهد ثم قال يا عائشة فإنه بلغني عنك كذا وكذا فإن كنت بريئة فسيبرئك الله وإن كنت ألممت بذنب فاستغفري الله وتوبي إليه فإن العبد إذا اعترف بذنبه ثم تاب تاب الله عليه فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته قلص دمعي حتى ما أحس منه قطرة وقلت لأبي أجب عني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والله ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال قالت والله ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت وأنا جارية حديثة السن لا أقرأ كثيرا من القرآن فقلت إني والله لقد علمت أنكم سمعتم ما يتحدث به الناس

چاہے وہ ایک اچھے آدمی تھے لیکن قبائلی حمیت نے انہیں بھڑکا دیا اور کہنے لگے کہ تم جھوٹے ہو، خدا کی قسم تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ اس بات پر قدرت رکھتے ہو۔ پس حضرت اُسید بن حضیر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم ہم ضرور اسے قتل کریں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی منافق ہو اور اسی لیے منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ پس اوس اور خزرج کے دونوں قبیلے بھڑک اٹھے اور مرنے مارنے پر آمادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اتر کر انہیں ٹھنڈا کرتے رہے

یہاں تک کہ وہ چپ ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو گئے۔ پھر اُس روز میں روتی رہی کہ نہ آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس تھے۔ میں دو راتیں اور ایک دن روتی رہی تھی۔ یہاں تک کہ میں گمان کرتی تھی کہ رونے سے میرا جگر پھٹ جائے گا۔ فرماتی ہیں کہ وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اس کو اجازت دے دی تو وہ بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے جبکہ بہتان کے دن سے لے کر اب تک میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ گزر گیا تھا کہ آپ کی طرف اس بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے تشہد پڑھ کر فرمایا اے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں ایسی ایسی خبر پہنچی ہے۔ اگر تم اس بات سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں بری کر دے گا اور اگر تم سے غلطی ہو گئی ہے تو اللہ سے مغفرت چاہو اور اسی کی طرف تائب ہو جاؤ۔ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر کے پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی گفتگو ختم کر چکے تو یکایک میرے آنسو تھم گئے اور ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیجئے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا کہوں۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا۔ وہ بولیں کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں۔ فرماتی ہیں کہ میں کم عمر لڑکی تھی اور قرآن کریم کا زیادہ حصہ نہیں پڑھا تھا۔ پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے وہ بات سن لی ہے جو لوگ بیان کرتے پھرتے ہیں اور وہ آپ کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے اور آپ حضرات نے اس کو سچ مان لیا ہے۔ پس حالات اگر

وَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ
إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي
بِذَلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ
مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ
الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى
فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئَنِي اللَّهُ وَلَكِنْ
وَاللَّهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحْيٌ
وَلَأَنَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي
وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ فَوَاللَّهِ
مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ
الْبُرَحَاءِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ
مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ
تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ احْمَدِي اللَّهَ فَقَدْ
بَرَّأَكِ اللَّهُ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ
وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ
جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ الْآيَةَ فَلَمَّا أَنْزَلَ
اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ
يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ وَحَاجَتِهِ وَاللَّهِ
لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ
لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَأْتَلِ أُولُو
الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي
فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ

ہیں اور آپ نے سن کر یقین کر لیا ہے اگر میں کہوں کہ میں اس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں
تب بھی آپ اس بارے میں میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات
کا آپ سے اعتراف کر لوں اور یہ خدا جانتا ہے کہ میں اس سے
بری ہوں تو آپ ضرور میری تصدیق کریں گے۔ خدا کی قسم میں اپنا اور آپ
کا حال نہیں پاتی مگر حضرت یعقوب کے اس قول جیسا جو انہوں نے کہا تھا
صبر جمیل اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مددگار ہے۔

— (ترجمہ) پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لی اور مجھے امید تھی کہ
اللہ تعالیٰ مجھے بری فرمائے گا لیکن اللہ کی قسم مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ
میرے متعلق وحی نازل ہوگی کیونکہ میں اپنے آپ کو بہت گھٹیا سمجھتی
تھی کہ میرے بارے میں قرآن کی زبان میں کلام فرمایا جائے۔ البتہ مجھے یہ امید
تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں ایسا خواب دکھایا
جائے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ پس خدا کی قسم آپ اس جگہ
سے ہٹے بھی نہ تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وحی
کا نزول شروع ہو گیا اور آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی جو وحی کے وقت
ہوا کرتی تھی کہ سردی کے دنوں میں بھی چہرہ اور جسم سے موتیوں کی طرح پسینہ
ٹپکنے لگتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی اور
اس وقت آپ ہنس رہے تھے پس پہلا کلمہ جو آپ نے ارشاد فرمایا یہ تھا کہ
فرمایا اے عائشہ! خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں بری قرار دیا ہے۔ میری
والدہ محترمہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھڑی ہو
جاؤ۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں ان کے لیے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ کسی کا شکر
ادا کروں گی سوائے خدا کے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی بیشک وہ لوگ
جنہوں نے بہتان باندھا تم میں سے ایک جماعت ہے۔ (آیت) جب اللہ تعالیٰ نے میری
برأت میں یہ آیت نازل فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو مسطح پر ان کی رشتہ داری کے
سبب اور محتاجی کے باعث خرچ کیا کرتے تھے فرمایا خدا کی قسم اب میں مسطح
کو اس کے بعد کچھ نہیں دوں گا اس نے عائشہ کے بارے میں جو کہا ہے۔ پس
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور تم میں سے بزرگی اور وسعت والے
قسم نہ کھائیں ... (آیت) پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کیوں نہیں میں تو
چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے۔ پھر وہ وظیفہ جاری کر دیا جو دیا کرتے تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش سے بھی

www.alahazratnetwork.org

زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ مَا رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ۔

باب ١٦٤ إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ وَقَالَ أَبُو جَمِيلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي قَالَ عَرِيفِي إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ۔

٢٤٧٤ — حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ۔

باب ١٦٥ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ۔

٢٤٧٥ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ۔

باب ١٦٦ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا وَقَالَ مُغِيرَةُ احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ

میرے بارے میں پوچھا کرتے تھے چنانچہ فرمایا کہ اے زینب! تم کیا جانتی ہو یا تم نے کیا دیکھا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں اپنی سماعت و بصارت کی حفاظت کرتی ہوں، میں تو ان کی بھلائی ہی دیکھتی رہی۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا اور وہی میرا مقابلہ کیا کرتی تھیں لیکن پرہیزگاری کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا۔ فلیح، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت عبد اللہ بن زبیر نے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ فلیح، ربیعہ بن ابو عبد الرحمن، یحییٰ بن سعید، قاسم بن محمد بن ابوبکر سے اسی کی مثل روایت کی۔

جب ایک شخص کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے۔ ابو جمیلہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک لاوارث بچہ ملا جب مجھے حضرت عمر نے دیکھا تو فرمایا کہیں یہ مصیبت نہ ہو جائے گویا مجھے متہم فرما رہے تھے۔ میرے نگران نے کہا کہ وہ نیک آدمی ہے۔ فرمایا اسی طرح ہے تو لے جاؤ اور اس کا خرچ ہمارے ذمہ ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی تو فرمایا کہ تم پر افسوس ہے تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، یہ بار بار فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہی پڑ جائے تو کہنا چاہیے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اللہ اس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ اگر اس کے متعلق جانتا ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے۔

تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جو جانتا ہو وہی کہنا چاہیے۔

بُرید بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک آدمی دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے تو فرمایا کہ ہلاک کر دیا تم نے اس آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی۔

بچوں کا بالغ ہونا اور ان کی گواہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں (پ ۱۸)۔ اور مغیرہ نے کہا کہ جب مجھے احتلام ہونا شروع ہوا تو میری عمر بارہ سال کی تھی اور

www.alahazratnetwork.org

عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوغِ النِّسَاءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً۔

۲۴۷۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ۔

۲۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

بَابُ ۱۲۶۲ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِيَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِينِ۔

۲۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِي قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ

حمل کا واقع ہونا یعنی حیض جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: اور وہ عورتیں جنہیں حیض کی امید نہ رہی.... (الطلاق: ۴)۔ حسن بن صالح کا بیان ہے کہ میں نے اپنی ایک پڑوسن کو دیکھا کہ اکیس سال کی عمر میں نانی یا دادی بن گئی تھی۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور غزوۂ احد کے وقت خود کو پیش کیا جبکہ وہ چودہ برس کے تھے تو مجھے اجازت نہ دی۔ پھر میں نے خود کو آپ کی خدمت میں غزوۂ خندق کے وقت پیش کیا جبکہ میں پندرہ سال کا تھا تو مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ نافع کا بیان ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا جبکہ وہ خلیفہ تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا کہ یہ نابالغ اور بالغ کے درمیان حد ہے اور اپنے عمال کو لکھ دیا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اُسے فوج میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ کے لیے ضروری ہے۔

حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں!

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو قسم کھائے اور اس قسم میں جھوٹا ہو تاکہ اس کے ذریعے ایک مسلمان کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر حضرت اشعث بن قیس نے کہا کہ خدا کی قسم یہ تو میرے متعلق ہے کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کے بارے میں جھگڑا تھا پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال جاتا رہے گا۔ ان کا بیان ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے

www.alahazratnetwork.org

سننا وقيل لا ... إحداهما الأخرى.

باب ١٢٦٢ اليمين على المدعى عليه في الأموال والحدود وقال النبي صلى الله عليه وسلم شاهداك أو يمينه وقال قتيبة حدثنا سفيان عن ابن شبرمة كلمني أبو الزناد في شهادة الشاهد ويمين المدعي فقلت قال الله تعالى واستشهدوا شهيدين من رجالكم فإن لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء أن تضل إحداهما فتذكر إحداهما الأخرى قلت إذا كان يكتفى بشهادة شاهد ويمين المدعي فما تحتاج أن تذكر إحداهما الأخرى ما كان يصنع بذكر هذه الأخرى.

٢٣٧٩ - حدثنا أبو نعيم حدثنا نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة قال كتب ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين على المدعى عليه.

باب ١٢٦٣

٢٣٨٠ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل قال قال عبد الله من حلف على يمين يستحق بها مالا لقي الله وهو عليه غضبان ثم أنزل الله تصديق ذلك إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم إلى عذاب أليم ثم إن الأشعث بن قيس خرج إلينا فقال ما يحدثكم أبو عبد الرحمن فحدثناه بما قال فقال صدق لفي أنزلت كان بيني وبين رجل خصومة في شيء فاختصمنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال شاهداك أو يمينه فقلت إنه إذا يحلف ولا يبالي فقال النبي صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين يستحق بها مالا وهو فيها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان فأنزل الله تصديق ذلك ثم اقترأ هذه الآية.

دوسری کو یاد دلا دے .... (پ ۳ ع ۷)

اموال اور حدود میں قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے گواہ ہیں یا مدعیٰ علیہ کی قسم ہوگی۔ قتیبہ، سفیان، ابن شبرمہ کا بیان ہے کہ ابو الزناد نے مجھ سے گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے بارے میں گفتگو کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے .... (پ ۳ ع ۷) میں نے کہا کہ جب گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کفایت کرتی ہے تو اس بات کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے کہ ایک عورت دوسری کو یاد دلائے؟ نیز دوسری عورت کو یاد دلانے کا کیا فائدہ ہوگا؟

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔

جھوٹی قسم کا وبال۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو مال پر جھگڑا کرنے کے لیے قسم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں .... (پ ۳ ع ۱۶) پھر حضرت اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ابو عبدالرحمن تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ ہم نے بیان کر دیا جو انہوں نے فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ سچ کہا، یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔ میرے اور ایک آدمی کے درمیان کسی چیز کا جھگڑا تھا۔ ہم اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے گواہ ہیں یا وہ قسم کھائے گا۔ میں نے عرض کی کہ وہ تو قسم کھا لے گا اور پرواہ نہیں کرے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے مال کا حقدار بن جائے حالانکہ وہ قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق نازل فرمائی

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۲۶۲ إِذَا ادَّعَى أَوْ قَذَفَ فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ

۲۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلاً يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلاَّ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيثَ اللِّعَانِ.

جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرنا اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنا اس پر ہے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہلال بن امیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو یا تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے کے لیے جائے؟ آپ باربار یہی فرماتے رہے کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ پھر لعان کی حدیث بیان فرمائی۔

باب ۱۲۶۳ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۲۴۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلاً لاَ يُبَايِعُهُ إِلاَّ لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلاَّ لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلاً بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا.

عصر کے بعد قسم کھانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ انہیں پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ آدمی جس کے پاس راستے میں ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ اس کو مسافروں کے لیے ممانعت کرے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی کے ہاتھ پر بیعت کرے صرف دنیا کے لیے۔ اگر وہ اسے دے تو اس سے پیمان پورا کرے ورنہ اسے پورا نہیں کرتا۔ تیسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنی کسی چیز کا سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ اسے اتنی قیمت مل رہی تھی تو وہ اسے خرید لے۔

باب ۱۲۶۴ يَحْلِفُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِينُ وَلاَ يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى غَيْرِهِ وَقَضَى مَرْوَانُ بِالْيَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ.

مدعیٰ علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم لی جائے اور اسے دوسری جگہ نہیں لے جایا جائے۔ مروان نے حضرت زید بن ثابت کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا۔ موصوف نے کہا کہ میں تو اپنی جگہ پر قسم کھاؤں گا۔ چنانچہ حضرت زید وہیں قسم کھانے لگے اور منبر پر جانے سے انکار کر دیا۔ پس مروان اس بات پر تعجب کرنے لگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ اس میں کسی جگہ کی تخصیص نہیں فرمائی ہے۔

۲۴۸۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

ابووائل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

www.alahazratnetwork.org

عن أبي وائل عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف على يمين ليقتطع بها لقي الله وهو عليه غضبان

باب ١٦٦٨ إذا تسارع قوم في اليمين

٢٣٨٤ - حدثنا إسحق بن نصير حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم عرض على قوم اليمين فأسرعوا فأمر أن يسهم بينهم في اليمين أيهم يحلف.

باب ١٦٦٩ قول الله تعالى إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا

٢٣٨٥ - حدثني إسحق أخبرنا يزيد بن هارون أخبرنا العوام قال حدثني إبراهيم أبو إسمعيل السكسكي سمع عبد الله بن أبي أوفى يقول أقام رجل سلعته فحلف بالله لقد أعطى بها ما لم يعطها فنزلت إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا وقال ابن أبي أوفى الناجش آكل ربا خائن.

٢٣٨٦ - حدثنا بشر بن خالد حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن سليمن عن أبي وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف على يمين كاذبا ليقتطع مال رجل أو قال أخيه لقي الله وهو عليه غضبان فأنزل الله تصديق ذلك في القرآن إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا الآية فلقيني الأشعث فقال ما حدثكم عبد الله اليوم قلت كذا وكذا قال فيّ أنزلت.

باب ١٦٧٠ كيف يستحلف قال تعالى يحلفون بالله لكم وقوله عز وجل ثم جاءوك يحلفون بالله إن أردنا إلا إحسانا وتوفيقا يقال بالله وتالله ووالله وقال النبي صلى الله عليه وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایسی قسم کھائے کہ اس کے ذریعے کسی کا مال ہڑپ کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے سے جلدی دکھائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے قسم کھانے کے لیے کہا تو وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے۔ تو آپ نے قرعہ اندازی کا حکم فرمایا کہ کون ان میں سے قسم کھائے گا۔

جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔

ابو اسمٰعیل سکسکی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے بازار میں اپنا سامان لگایا اور اس نے اللہ کی قسم کھائی کہ اس نے اتنے کا لیا ہے حالانکہ اسے اتنا کسی نے نہیں دیا تھا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (پ ۳ ع ۱۶) حضرت ابن ابی اوفی نے فرمایا کہ دلالی کھانے والا سود خور اور خائن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی شخص کا مال ہڑپ کر جائے یا فرمایا کہ اپنے بھائی کا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق نازل فرمائی۔ بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پ ۳ ع ۱۶) پھر حضرت اشعث مجھ سے ملے تو فرمایا کہ آج عبداللہ تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ میں نے عرض کیا ایسے ایسے۔ فرمایا کہ یہ میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قسم کس طرح لی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔ نیز ارشاد ہے۔ پھر اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم کھاتے ہوئے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل ہی تھا۔ اور کہا جاتا ہے باللہ، تاللہ، واللہ اور نبی کریم صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ.

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ اور خدا کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نجد سے آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں دن اور رات میں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر نماز فرض ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے پڑھو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے۔ عرض کی کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر روزے ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا اور کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم، میں اس میں اضافہ کروں گا اور نہ اس میں سے گھٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو نجات پا گیا۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی مسلمان صرف چند بنیادی اعمال پر پوری طرح کاربند ہو جائے تو اسلام کے یہی بنیادی ارکان اس کی نجات کے ضامن بن جاتے ہیں۔ ہم میں خامی یہ ہے کہ اولاً تو نیکیوں کے قریب جاتے ہی نہیں اور اگر کوئی نیکی کرتے بھی ہیں تو اپنے پیدا کرنے والے کو راضی کرنے کے لیے نہیں بلکہ لوگوں میں نیک مشہور ہونے کے لیے کرتے ہیں اور اس ناموری کی خواہش کے ساتھ اس نیکی کو کرتے ہیں کہ صحیح معنوں میں شعور بھی نہیں ہوتا۔ یہاں بھی صرف نام یا دکھاوے کی جستجو ہے۔ بات صرف نماز پڑھنے کی حد تک ہی رہتی ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں نیکیوں کی حقیقت سے نوازے اور اپنی رضا کے لیے کام کرنے کا شعور بخشے۔ آمین۔

۲۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یا چاہیے کہ خاموش رہے۔

بَابُ مَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَشُرَيْحٌ الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ.

جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہو سکتا ہے کہ تم میں ایک دوسرے کی نسبت دلیل کو بہتر طریقے سے پیش کرتا ہو۔ طاؤس، ابراہیم نخعی، شریح کا قول ہے کہ سچی گواہی قبول کیے جانے کی جھوٹی قسم سے زیادہ مستحق ہے۔

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

حدثنا ... عن هشام بن عروة عن أبيه عن زينب عن أم سلمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنكم تختصمون إلي ولعل بعضكم ألحن بحجته من بعض فمن قضيت له بحق أخيه شيئا بقوله فإنما أقطع له قطعة من النار فلا يأخذها۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو اور شاید تم میں سے ایک دلیل پیش کرنے کے معاملے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو۔ لہٰذا اس کی بات پر اگر میں کسی کے حق میں اس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دوں تو اسے نہ لے کیونکہ میں آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں۔

باب ١٦٧٢ من أمر بإنجاز الوعد وفعله الحسن

وذكر إسماعيل إنه كان صادق الوعد وقضى ابن الأشوع بالوعد وذكر ذلك عن سمرة وقال المسور بن مخرمة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وذكر صهرا له قال وعدني فوفى لي قال أبو عبد الله ورأيت إسحاق بن إبراهيم يحتج بحديث ابن أشوع۔

جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل کا ذکر فرمایا کہ وہ وعدے کے سچے تھے اور ابن الاشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا اور حضرت مسور بن مخرمہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو وعدہ کیا اسے پورا کیا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا کہ ابن اشوع کی حدیث سے دلیل پکڑتے تھے۔

٢٣٩٠ - حدثنا إبراهيم بن حمزة حدثنا إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله أن عبد الله بن عباس أخبره قال أخبرني أبو سفيان أن هرقل قال له سألتك ماذا يأمركم فزعمت أنه أمركم بالصلاة والصدق والعفاف والوفاء بالعهد وأداء الأمانة قال وهذه صفة نبي۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت ابو سفیان نے بتایا کہ ہرقل نے ان سے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ تم نے بتایا کہ وہ تمہیں نماز پڑھنے، پاکدامن رہنے، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ میں نے کہا کہ نبی کی صفت یہی ہے۔

٢٣٩١ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسماعيل بن جعفر عن أبي سهيل نافع بن مالك بن أبي عامر عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال آية المنافق ثلاث إذا حدث كذب وإذا اؤتمن خان وإذا وعد أخلف۔

نافع بن مالک بن ابو عامر نے اپنے والد ماجد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

٢٣٩٢ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار عن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله قال لما مات النبي صلى الله عليه وسلم جاء أبا بكر مال من قبل العلاء بن الحضرمي فقال أبو بكر من كان له على النبي صلى الله عليه وسلم دين أو كانت له قبله عدة فليأتنا قال

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابو بکر کے پاس حضرت علاء بن الحضرمی کے پاس سے مال آیا۔ پس حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض واجب ہے یا جس سے آپ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ

www.alahazratnetwork.org

جابر فقلت وعدني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يعطيني هكذا وهكذا وهكذا فبسط يديه ثلاث مرات قال جابر فعدّ في يدي خمس مائة ثم خمس مائة ثم خمس مائة۔

۲۴۹۳۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم أخبرنا سعيد بن سليمان حدثنا مروان بن شجاع عن سالم الأفطس عن سعيد بن جبير قال سألني يهودي من أهل الحيرة أي الأجلين قضى موسى قلت لا أدري حتى أقدم على حبر العرب فأسأله فقدمت فسألت ابن عباس فقال قضى أكثرهما وأطيبهما إن رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قال فعل۔

باب لا يسأل أهل الشرك عن الشهادة وغيرها وقال الشعبي لا تجوز شهادة أهل الملل بعضهم على بعض لقوله تعالى فأغرينا بينهم العداوة والبغضاء وقال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وما أنزل الآية۔

۲۴۹۴۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال يا معشر المسلمين كيف تسألون أهل الكتاب وكتابكم الذي أنزل على نبيه صلى الله عليه وسلم أحدث الأخبار بالله تقرؤونه لم يشب وقد حدثكم الله أن أهل الكتاب بدلوا ما كتب الله وغيروا بأيديهم الكتاب فقالوا هو من عند الله ليشتروا به ثمنا قليلا أفلا ينهاكم ما جاءكم من العلم عن مسألتهم ولا والله ما رأينا منهم رجلا قط يسألكم عن الذي أنزل عليكم۔

باب القرعة في المشكلات وقوله

سے وعدہ فرمایا تھا کہ تمہیں اتنا مال دوں گا، چنانچہ انہوں نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ پھیلائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ انہوں نے میرے ہاتھوں میں پانچ سو اشرفیاں دیں، پھر پانچ سو، پھر پانچ سو۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی نے پوچھا کہ حضرت موسیٰ نے کون سی مدت پوری کی تھی؟ میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں لیکن جب تک کہ علامۂ عرب کی خدمت میں پہنچ کر ان سے پوچھ نہ لوں۔ میں نے جا کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ انہوں نے لمبی اور پاکیزہ مدت پوری کی تھی کیونکہ اللہ کے رسول جو فرماتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں۔

مشرکین سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے۔ شعبی کا قول ہے کہ ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں کے بارے میں جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تو ہم نے ان کے درمیان بیر اور بغض ڈال دیا (پ ۶)۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو اس نے نازل فرمایا۔

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کس طرح پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی خبروں میں سب سے نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو اور وہ ملاوٹ سے پاک ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا کہ اہل کتاب نے اللہ کے لکھے میں تبدیلی کر دی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں سے بدل ڈالا اور کہا کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے تھوڑی قیمت حاصل کر لیں۔ کیا جو علم تمہارے پاس آیا ہے اس نے تمہیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں فرمایا؟ بخدا کہ ہم نے تو ہرگز ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جو تم پر نازل ہوا اس کے بارے میں پوچھتا ہو۔

مشکلات کے اندر قرعہ اندازی اور ارشادِ ربانی ہے

إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الْأَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّا الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ وَقَوْلِهِ فَسَاهَمَ أَقْرَعَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ مِنَ الْمَسْهُومِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ.

٢٣٩٥- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ.

٢٣٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُ سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى حِينَ أَقْرَعَتِ الْأَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ اپنے قلم سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کی کون پرورش کرے (الخ)۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ سب کے قلم پانی میں بہہ گئے اور حضرت زکریا کا قلم پانی پر ٹھہرا رہا۔ پس حضرت زکریا نے ان کی پرورش فرمائی۔ فساہم قرعہ اندازی کی۔ من المدحضین قرعہ میں نکلنے والوں میں۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے قسم کے لیے فرمایا تو ان میں سے ہر ایک جلدی کرنے لگا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ قسم کون کھائے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حدود اللہ کے بارے میں نرمی برتنے والے اور ان میں مبتلا ہونے والے کی مثال یوں ہے کہ لوگوں نے کشتی کے متعلق قرعہ اندازی کی تو بعض کے حصے میں نیچے کا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا جس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی۔ تو ایک شخص نے کلہاڑی لی اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے لگا۔ تو وہ اس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے۔ کہا کہ تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارہ نہیں۔ پس اگر انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اسے بچا لیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔

خارجہ بن زید انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا، جو ان کی عورتوں میں سے تھیں اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب انصار نے مہاجرین کی رہائش کے واسطے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ چنانچہ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے پاس رہنے لگے اور وہ بیمار ہو گئے تو ہم ان کی تیمارداری کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہو گئی تو ہم نے انہی کے کپڑوں کا کفن دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے میں نے کہا کہ اے ابو السائب! آپ پر اللہ کی رحمت، میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی

أما عثمان فقد جاءه والله اليقين وإني لأرجو له الخير والله ما أدري وأنا رسول الله ما يفعل به قالت فوالله لا أزكي أحدا بعده أبدا فأحزنني ذلك قالت فنمت فأريت لعثمان عينا تجري فجئت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته فقال ذلك عمله۔

٢٣٩٧ - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري قال أخبرني عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد سفرا أقرع بين نسائه فأيتهن خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امرأة منهن يومها وليلتها غير أن سودة بنت زمعة وهبت يومها وليلتها لعائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تبتغي بذلك رضا رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

٢٣٩٨ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن سمي مولى أبي بكر عن أبي صالح عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول ثم لم يجدوا إلا أن يستهموا عليه لاستهموا ولو يعلمون ما في التهجير لاستبقوا إليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لأتوهما ولو حبوا

کر دیجئے میں باپ آپ پر قربان، یا رسول اللہ! ایسی تو نہیں جانتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ان کو تو وفات ہو گئی اور میں ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی اور اس بات سے مجھے صدمہ پہنچا تھا۔ فرماتی ہیں کہ میں سو گئی تو میں نے حضرت عثمان کے لیے ایک

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ پس جس کا ان میں سے نام نکل آتا تو اس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور آپ نے اپنی ہر بیوی کے لیے ایک وقت مقرر کیا ہوا تھا سوائے حضرت سودہ بنت زمعہ کے کہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے رکھی تھی اور اس سے ان کا مقصد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ اذان اور پہلی صف کا ثواب کیا ہے تو قرعہ اندازی کے بغیر اسے حاصل نہ کر سکیں تو ضرور قرعہ اندازی کیا کریں۔ اگر جانتے کہ نماز کے لیے جلدی جانے کا کتنا ثواب ہے تو ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر کی جماعت کا کتنا ثواب ہے تو ان میں ضرور شامل ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا۔

كتاب الصلح

صلح کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ما جاء في الإصلاح بين الناس

وقول الله تعالى لا خير في كثير من نجواهم إلا من أمر بصدقة أو معروف أو إصلاح بين الناس ومن يفعل ذلك ابتغاء مرضات الله فسوف نؤتيه أجرا عظيما وخروج الإمام إلى المواضع ليصلح بين الناس بأصحابه۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں۔ ارشاد ربانی ہے: ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔ (پ۵، ع۱۴) اور امام کا اپنے ساتھیوں سمیت صلح کروانے کے لیے لوگوں کی جگہوں پر جانا۔

٢٤٩٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتَّى أَكْثَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ كَمَا هُوَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٢٥٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو لے کر ان کی جانب تشریف لے گئے پھر نماز کا وقت ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی پہنچے نہیں تھے اور حضرت بلال آگئے تھے تو حضرت بلال نے نماز کے لیے اذان کہی چونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف نہ لائے ہوئے تھے تو وہ حضرت ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روک لیا گیا ہے اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں گے فرمایا ہاں اگر تم چاہتے ہو پس نماز کھڑی ہوئی اور حضرت ابو بکر آگے بڑھے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے صفوں میں گزرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں یہاں تک کہ جب زیادہ بجانے لگے کہ حضرت ابو بکر نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے لیکن مڑ کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پیچھے تھے پس آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا انہیں اسی طرح نماز پڑھتے رہنے کا حکم فرمایا حضرت ابو بکر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر الٹے پاؤں پیچھے آگئے یہاں تک کہ صف میں مل گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ فارغ ہو گئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو جب نماز کے اندر بات آجائے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو حالانکہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں کوئی بات دیکھے تو وہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جو کوئی سنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا اے ابو بکر تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے منع کیا جبکہ میں نے اشارہ کیا تھا؟ عرض گزار ہوئے کہ ابو قحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ اچھا ہو اگر آپ عبد اللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جائیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کی جانب روانہ ہو گئے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ چل دیے وہ زمین شور تھی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے قریب پہنچے تو اس

www.alahazratnetwork.org

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللَّهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَشَتَمَهُ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا أُنْزِلَتْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا.

نے کہا کہ دور رہیے۔ خدا کی قسم آپ کے گدھے کی بدبو سے مجھے تکلیف پہنچی ہے۔ ایک انصاری نے جواب دیا کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گدھے کی خوشبو تجھ سے بہتر ہے۔ پس عبداللہ کی قوم کا ایک آدمی ان کی وجہ سے بگڑ گیا۔ مسلمانوں کی آپس میں بدکلامی ہونے لگی پھر دونوں کے ساتھی ان کی حمایت میں مشتعل ہو گئے اور وہ ٹہنیوں، ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ اس بارے آیت نازل ہوئی۔ "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو" (پ ۲۶)۔

بَابٌ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ.

لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے۔

۲۵۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا.

حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت کا بیان ہے کہ حضرت اُمِ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہے۔ اس کی نیت اچھی ہے یا وہ اچھی بات کہتا ہے۔

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِأَصْحَابِهِ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ.

امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ صلح کرا دیں۔

۲۵۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ.

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہلِ قبا آپس میں لڑنے لگے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر پتھروں کی بارش برسانے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ ان میں صلح کروا دیں۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ.

ارشادِ ربانی ہے کہ اگر وہ دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے۔

۲۵۰۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ آیت "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے" (پ ۵) کی تفسیر میں فرمایا اگر کسی شخص کی

هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنِ امْرَأَتِهِ مَا لَا يُعْجِبُهُ كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا فَتَقُولُ أَمْسِكْنِي وَاقْسِمْ لِي مَا شِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا.

بَابٌ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ.

۲۵۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.

۲۵۰۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

بَابٌ كَيْفَ يُكْتَبُ هَذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَإِنْ لَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ.

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

کیا ایک بات دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے یعنی بڑھاپا وغیرہ تو اسے جدا کرنا چاہے۔ عورت اس سے کہے کہ مجھے رکھو اور جیسے آپ چاہیں تقسیم کریں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اگر دونوں رضامند ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود ہے

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ اس کا مخالف کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ سچ کہا، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرما دیجئے۔ پھر دوسرے اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے اپنے بیٹے کا فدیہ ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر ادا کیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلا وطنی ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تو تمہیں واپس کی جائیں گی اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلا وطنی ہوگی۔ اور اے انیس! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ اور اسے سنگسار کر دینا۔ چنانچہ انیس گئے اور انہوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کی جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ اسے عبد اللہ بن جعفر مخرمی اور عبد الواحد بن ابو عون نے سعد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔

کس طرح لکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ ان کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ
عَازِبٍ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ
رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ
لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتَ رَسُولًا لَّمْ نُقَاتِلْكَ
فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ
فَمَحَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَ
صَالَحَهُمْ عَلٰى أَنْ يَّدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلٰثَةَ
أَيَّامٍ وَّلَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَأَلُوهُ
مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ۔

۲۵۰۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ
يَّدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُّقِيمَ بِهَا ثَلٰثَةَ
أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَا
فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ لٰكِنْ أَنْتَ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ
لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا فِي الْقِرَابِ
وَأَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَّتَّبِعَهُ
وَأَنْ لَّا يَمْنَعَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِهٖ أَرَادَ أَنْ يُّقِيمَ بِهَا
فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ
لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ
يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ

نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علی نے ان کے درمیان صلح نامہ لکھا جس میں لکھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مشرکین نے کہا کہ محمد رسول اللہ نہ لکھو۔ اگر آپ رسول ہوتے تو ہم آپ سے کبھی نہ لڑتے۔ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ اسے مٹا دو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ میں تو اسے مٹانے والا نہیں ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا اور ان سے اس بات پر صلح کر لی کہ وہ اور ان کے اصحاب تین دن کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں اور اس میں داخل نہیں ہوں گے مگر ہتھیار چھپا کر۔ پوچھا گیا کہ جلبان السلاح کا مطلب کیا ہے تو فرمایا کہ چمڑے کا تھیلا اور جو اس میں ہے۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرے کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ ان کے ساتھ فیصلہ ہوا کہ آپ یہاں تین دن ٹھہریں۔ جب معاہدہ لکھا جا رہا تھا تو لکھا کہ یہ وہ ہے جس کا فیصلہ محمد رسول اللہ نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو روکتے کیوں۔ بلکہ آپ تو محمد بن عبداللہ ہیں۔ فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ رسول اللہ مٹا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ خدا کی قسم میں تو آپ کا نام کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاہدہ لے لیا اور لکھا کہ یہ وہ ہے جو محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا کہ مکہ مکرمہ میں ہتھیار لے کر داخل نہیں ہوں گے مگر تھیلے میں چھپا کر اور یہاں کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو نہیں جائے گا اور اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے روکا نہیں جائے گا۔ جب وہ اس میں داخل ہوئے اور مقررہ مدت گزر گئی تو حضرت علی کے پاس آئے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہو گئی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دیے اور حضرت حمزہ کی صاحبزادی ان کے پیچھے چچا چچا کہتی ہوئی چلی آئی۔ تو حضرت علی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو۔ تو انہوں نے اسے سوار کر لیا۔ پھر اس لڑکی کے بارے میں حضرت علی،

www.alahazratnetwork.org

فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا لِأَنَّهَا ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا.

حضرت زید اور حضرت جعفر کا جھگڑا ہوا۔ حضرت علی نے کہا کہ میں زیادہ حقدار ہوں کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر نے کہا کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ حضرت زید نے کہا کہ میری بھتیجی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں فرمایا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے۔ اور حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ اور حضرت جعفر سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو۔ اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مددگار ہو۔

بَابُ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَأَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ أَبَا جَنْدَلٍ وَقَالَ إِلَّا بِجُلُبِ السِّلَاحِ.

مشرکین سے صلح — اس باب میں حضرت ابو سفیان سے روایت ہے۔ حضرت عوف بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ پھر تمہارے اور بنی اصفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہو جائے گی۔ اور اس سلسلے میں حضرت سہل بن حنیف، حضرت اسماء اور حضرت مسور نے حضور سے روایت کی۔ موسیٰ بن مسعود، سفیان بن سعید، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے تین باتوں پر صلح کی کہ مشرکین میں سے جو آپ کے پاس آئے اسے ان کی طرف لوٹا دیا جائے اور مسلمانوں میں سے جو ان کے پاس جائے اسے واپس نہیں کیا جائے گا اور یہ کہ آئندہ سال داخل ہوں گے اور تین روز قیام کریں گے اور داخل نہیں ہوں گے مگر ہتھیاروں کو غلاف میں ڈال کر جیسے تلوار، کمان وغیرہ۔ پس حضرت ابو جندل اپنی بیڑیوں میں لڑکھڑاتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں ان کی طرف لوٹا دیا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ مؤمل نے سفیان سے ابو جندل کا ذکر نہیں کیا اور إلا بجلب السلاح کہا۔

٢٥٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرے کے ارادے سے نکلے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے۔ تو آپ نے حدیبیہ کے مقام پر قربانی ذبح کی اور سر منڈایا اور ان کے ساتھ فیصلہ کیا کہ اگلے سال عمرہ کیا جائے گا اور تلواروں کے سوا کوئی دوسرا ہتھیار لے کر نہیں آئیں گے اور اسی قدر ٹھہریں گے جتنے دن کفار چاہیں گے۔ پس اگلے سال عمرہ ادا فرمایا اور معاہدے کے مطابق اس میں داخل ہوئے۔ جب تین دن

كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ.

کہ تین دن گزرے تو آپ سے چلے جانے کے لیے کہا گیا تو آپ چلے آئے۔

٢٥٠٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ.

بشیر بن یسار نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے اور ان دنوں وہاں صلح تھی۔

بَاب ١٦٨٢ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ.

دیت میں صلح کرنا۔

٢٥١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ زَادَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ.

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس نے انہیں بتایا کہ حضرت ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے والے دانت توڑ دیے تو انہوں نے دیت کا مطالبہ کیا یا معافی کے خواستگار ہوئے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے۔ پس وہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا لے تو اللہ اسے سچا کر دیتا ہے۔ اور فزاری نے حمید سے حضرت انس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ لوگ راضی ہو گئے اور دیت قبول کر لی۔

ف: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون اور قرآن مجید کی واضح تصریح کے مطابق حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر دانت توڑنے کا قصاص لازم آتا تھا کیونکہ جس لڑکی کے دانت توڑے گئے تھے اس کے رشتہ دار دیت پر رضامند نہیں ہو رہے تھے۔ اس کے باوجود حضرت ربیع کے بھائی حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوتے ہیں: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا۔ اے اللہ کے رسول! نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اس ربیع کے دانت نہیں توڑے جائیں گے ——— قانون خدا کی زد میں ہونے کے باوجود قسم کھا کر یہ دعویٰ کیا ——— بالآخر یہی ہوا کہ ان لوگوں نے قصاص معاف کر دیا ——— اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ۔ یعنی بے شک اللہ کے بندوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اسے سچا کر دکھاتا ہے ——— حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ہی تھے۔ اولیاء اللہ میں قیامت تک ایسے نفوس قدسیہ حضرات ہوتے رہیں گے اور ایسے حضرات حق و صداقت کے اعلیٰ نشانات ہوتے ہیں اور ان ہی جیسے لوگوں کے نقش قدم پر چلنا ہی اسلام کا راہ مستقیم ہے جس پر چلنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ہمیں اپنے پیاروں سے وابستہ رکھے۔ آمین۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ، وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا.

حضور نے امام حسن بن علی کے متعلق فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو عظیم گروہوں میں صلح کروا دے گا اور ارشاد باری ہے کہ ان کے درمیان صلح کروا دو۔

٢٥١١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ اسْتَقْبَلَ وَاللهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُولَا لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ فَطَلَبَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا قَالَا فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِي بِهَذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَصَالَحَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام حسن بن علی پہاڑوں کی طرح لشکر لے کر حضرت معاویہ کے مقابلے پر آئے تو حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ میں ایسے لشکر دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت تک پیٹھ نہیں پھیریں گے جب تک اپنے مقابل کو فنا نہ کر دیں۔ تو حضرت معاویہ نے ان سے فرمایا اور خدا کی قسم وہ ان دونوں سے بہتر تھے یعنی حضرت عمرو سے، کہ اگر انہوں نے ان کو اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا تو لوگوں کے معاملات کے لیے میرے پاس کون رہے گا، ان کی عورتوں کا کون ذمہ دار ہوگا اور ان کی اولاد کی کون نگہداشت کرے گا۔ پس قریش کی شاخ بنو عبد شمس سے دو آدمی عبد الرحمن بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر بن کریز کو بھیجا اور فرمایا کہ تم دونوں اس شخص کے پاس جاؤ اور ان کے سامنے صلح کی پیشکش کرو اور ان سے گفتگو کر کے ان کو صلح کی طرف مائل کرو۔ پس وہ دونوں آپ کے پاس پہنچے اور گفتگو کر کے صلح کے طالب ہوئے تو حضرت حسن بن علی نے ان سے فرمایا: ہم عبد المطلب کی اولاد ہیں، ہمیں اس مال سے بہت کچھ ملا ہے اور یہ امت خون ریزی میں مبتلا ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ آپ کے سامنے یہ پیشکش ہے اور آپ سے صلح کے طالب ہیں اور سوال کرتے ہیں۔ فرمایا اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ انہوں نے کہا ہم ذمہ دار ہیں۔ جب بھی آپ نے کوئی سوال کیا تو انہوں نے کہا ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ پس آپ نے ان سے صلح کر لی۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں تھے، کبھی آپ لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی ان کو دیکھتے اور فرماتے: بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے گا۔ علی بن عبد اللہ نے فرمایا: حسن بصری کا حضرت ابو بکرہ سے سماع اسی حدیث سے ثابت ہے۔

ف۔ امام عالی مقام حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بڑی شان ہے کہ اللہ کے محبوب نے ان کے متعلق فرمایا: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ۔ بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ سرداری کا سب سے بڑا ثبوت آپ نے یہ پیش

فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اجتہادی اختلاف کے باعث جب طرفین سے عظیم لشکر ایک دوسرے کے مقابلے پر صف آرا ہو گئے اور اس کے بعد جبکہ آپ کا پلڑا ہر لحاظ سے بھاری نظر آ رہا تھا لیکن اس موقع پر آپ نے امت محمدیہ کی خیر خواہی کا عدیم المثال ثبوت پیش کرتے ہوئے کسی مسلمان کا خون نہ بہنے دیا اور حضرت معاویہ سے چند شرائط پر صلح کر کے کارِ خلافت ان کے سپرد کر دیا۔ ——— یہاں یہ بات بھی مدنظر رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طرفین کی ازحد کے لیے فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فرما کر دونوں گروہوں کے مسلمان ہونے پر مہر لگا دی ہے، کیونکہ وہ اجتہادی اختلاف تھا کفر و اسلام کی لڑائی نہیں تھی لہٰذا حضرت معاویہ یا دوسرے ان کے ساتھیوں پر زبان طعن دراز کرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ ہاں حضرت معاویہ سے اجتہادی غلطی ہوئی اور مجتہد ہر حالت میں مثاب ہوتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ١٦٨٤ هَلْ يُشِيرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ.

کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے۔

٢٥١٢ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دروازے پر جھگڑنے والوں کی آواز سنی، آواز بہت بلند تھی۔ جبکہ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ کچھ قرض معاف کر دے۔ دوسرا کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف نکلے اور فرمایا کہ وہ قسم کھانے والا کہاں ہے جو کہہ رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ہوں اور جو وہ چاہے اسے دیتا ہوں۔

٢٥١٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا.

عبداللہ بن کعب بن مالک نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کا کچھ قرض عبداللہ بن ابو حدرد اسلمی پر تھا جب وہ ملے تو انہوں نے انہیں الزام دیا یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا اے کعب! پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لیے فرما رہے ہوں۔ چنانچہ انہوں نے نصف قرض لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

بَابُ ١٦٨٥ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ.

لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔

٢٥١٤ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح ہوتے ہیں آدمی کے جوڑ ہیں ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف

ثُمَّ تَكَلَّمَ فِيهَا الشَّمْسُ يَجُوزُ بَيْنَ النَّاسِ حَتَّى

بَابٌ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ

۲۵۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةٍ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ مَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمُ الْآيَةَ.

بَابُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَأَصْحَابِ الْمِيرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِي ذَلِكَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ فَيَأْخُذَ هَذَا دَيْنًا وَهَذَا عَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ.

۲۵۱۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ فِيهِ وَفَاءً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ

کرنا بھی مسنون ہے۔

امام صلح کا اشارہ کرے اگر وہ انکار کرے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت زبیر (رضی اللہ عنہ) کا ایک انصاری کے ساتھ جھگڑا ہو گیا جو غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے شریک ہوا تھا۔ ایک پتھریلی زمین کی نالی پر جھگڑا تھا جس سے دونوں پانی لیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ اے زبیر! تم پانی لو اور پھر اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دو۔ پس انصاری نے ناراض ہو کر کہا: یا رسول اللہ! وہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا کہ پانی پی لینا اور پھر روک لینا، اور پھر روک لینا یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر جائے۔ پس اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو پورا حق دلوایا اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو ایسا حکم دیا تھا جس میں ان کی اور انصاری کی رعایت تھی۔ جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا تو آپ نے صریح حکم کے ذریعے حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلوایا۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت زبیر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے: تمہارے رب کی قسم ہے کہ تم لوگ مسلمان نہیں ہو گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں (الآیۃ)۔

قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرنا اور اندازے سے

دینا۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ اگر دو حصہ داروں میں سے ایک قرض اور دوسرا مال لے کر علیحدہ ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر ایک ساتھی کا روپیہ ڈوب جائے تو اسے اپنے ساتھی سے مطالبے کا حق نہیں ہے۔

وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے وفات پائی تو ان پر قرض تھا۔ قرض خواہوں سے میں نے کہا کہ کھجوریں لے لیں تو انہوں نے انکار کیا کیونکہ وہ قرض کے برابر نہ سمجھتے تھے۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تم جب توڑ کر کھلیان میں رکھ لو تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتانا۔ آپ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر و حضرت عمر تھے۔ آپ اس پر بیٹھ گئے اور برکت

www.alahazratnetwork.org

قال ادع غرماءك فأوفهم فما تركت أحدا له على أبي دين إلا قضيته وفضل ثلاثة عشر وسقا سبعة عجوة وستة لون أو ستة عجوة وسبعة لون فوافيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب فذكرت ذلك له فضحك فقال ائت أبا بكر وعمر فأخبرهما فقالا لقد علمنا إذ صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما صنع أن سيكون ذلك. وقال هشام عن وهب عن جابر صلاة العصر ولم يذكر أبا بكر ولا ضحك وقال وترك أبي عليه ثلاثين وسقا دينا. وقال ابن إسحاق عن وهب عن جابر صلاة الظهر.

کہلا دیا، پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلا لاؤ، پس میں نے انہیں پورا حق دے کر اُن کا میرے والد پر جتنا قرض تھا وہ سب ہی سے سبکدوش ہو گیا اور تیرہ وسق کھجوریں بچ گئیں، یعنی سات عجوہ اور چھ لون یا چھ عجوہ اور سات لون تھیں۔ پس میں مغرب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملا اور یہ بات آپ کو بتائی تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ ابوبکر و عمر کو بھی جا کر بتا دو۔ دونوں نے کہا ہم تو اس وقت جان گئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا کہ ایسا ضرور ہوگا۔ ہشام نے وہب کے ذریعے حضرت جابر سے نماز عصر روایت کی ہے۔ نیز حضرت جابر سے نماز عصر روایت کی ہے نیز حضرت ابوبکر اور ہنسنے کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا کہ میرے والد پر تیس وسق قرض تھا۔ ابن اسحاق نے وہب کے واسطے سے حضرت جابر سے نماز ظہر روایت کی ہے۔

باب ١٢٨١ الصلح بالدين والعين.

٢٥١٧ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا يونس وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب أخبرني عبد الله بن كعب أن كعب بن مالك أخبره أنه تقاضى ابن أبي حدرد دينا كان له عليه في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فارتفعت أصواتهما حتى سمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بيته فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إليهما حتى كشف سجف حجرته فنادى كعب بن مالك فقال يا كعب قال لبيك يا رسول الله فأشار بيده أن ضع الشطر فقال كعب قد فعلت يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قم فاقضه.

قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرنا۔

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ابن ابی حدرد سے مسجد میں قرض کا مطالبہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان پر تھا۔ پس ان کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لیا اور آپ کاشانۂ اقدس میں جلوہ افروز تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس باہر تشریف لائے یہاں تک کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا۔ پھر کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا کہ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ نے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نصف معاف کر دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا ہی کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرے سے فرمایا کہ جاؤ ادا کر دو۔

كتاب الشروط

شرطوں کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب ١٢٨٢ ما يجوز من الشروط في الإسلام والأحكام والمبايعة.

اسلام، احکام اور بیعت میں کونسی شرطیں جائز ہیں۔

٢٥١٨ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني عروة بن الزبير أنه

عروہ بن زبیر نے مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں

اسمع مروان والمسور بن مخرمة يخبران عن اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما كاتب سهيل
بن عمرو يومئذ كان فيما اشترط سهيل بن عمرو على النبي
صلى الله عليه وسلم انه لا يأتيك منا احد وان كان على
دينك الا رددته الينا وخليت بيننا وبينه
فكره المؤمنون ذلك وامتعضوا منه وابى سهيل
الا ذلك فكاتبه النبي صلى الله عليه وسلم على ذلك
فرد يومئذ ابا جندل الى ابيه سهيل بن عمرو ولم
يأته احد من الرجال الا رده في تلك المدة وان
كان مسلما وجاءت المؤمنات مهاجرات وكانت ام كلثوم
بنت عقبة بن ابي معيط ممن خرج الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم يومئذ وهي عاتق فجاء اهلها
يسألون النبي صلى الله عليه وسلم ان يرجعها اليهم
فلم يرجعها اليهم لما انزل الله فيهن اذا جاءكم المؤمنات
مهاجرات فامتحنوهن الله اعلم بايمانهن الى قوله
ولا هم يحلون لهن قال عروة فاخبرتني عائشة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمتحنهن بهذه
الآية يا ايها الذين آمنوا اذا جاءكم المؤمنات مهاجرات
فامتحنوهن الى غفور رحيم قال عروة قالت عائشة
فمن اقر بهذا الشرط منهن قال لها رسول الله صلى
الله عليه وسلم قد بايعتك كلاما يكلمها به والله
ما مست يده يد امرأة قط في المبايعة وما بايعهن
الا بقوله۔

فرمایا کہ ہم سے اسمٰعیل بن ... نے ... مروان اور مسور بن مخرمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ... کہ جب سہیل بن عمرو نے ... یہ شرط رکھی تھی کہ ہمارا کوئی شخص تمہارے پاس بھی جائے گا، خواہ وہ تمہارے دین پر کیوں نہ ہو، اسے ہماری طرف لوٹانا ہوگا اور ہمارے اور اس کے درمیان حائل نہیں ہوگے۔ مسلمانوں کو یہ شرط ناگوار گزری اور ناراض ہوئے اور سہیل نے اس کے بغیر صلح سے انکار

کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی وجہ سے اس سے صلح کر لی۔ اور ابو جندل کو ان کے باپ سہیل بن عمرو کی طرف لوٹا دیا تھا اور اس مدت کے دوران میں جو آدمی آیا اسے لوٹا دیا گیا، خواہ وہ مسلمان ہو کر آیا اور جو مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں، ان میں حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئیں اور وہ نوجوان تھیں۔ پس ان کے اہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کو ان کی طرف نہیں لوٹایا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل فرمایا تھا کہ جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لے لیا کرو، اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے .... عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی آیت کے بموجب ان کا امتحان لیا کرتے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ ان میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زبانی کلامی اس سے فرما دیتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا اور خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک نے بوقتِ بیعت ہرگز کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا اور انہیں بیعت نہیں کیا جاتا تھا مگر زبانی۔

۵۱۹۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا سفيان عن زياد
بن علاقة قال سمعت جريرا يقول بايعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاشترط علي والنصح لكل مسلم۔

۵۲۰۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن اسمعيل
قال حدثني قيس بن ابي حازم عن جرير بن عبد الله
قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على اقام الصلوة

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے کئی شرطوں پر بیعت کی جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

بَابٌ ۹۲۰ إِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ۔

۲۵۲۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

بَابٌ ۹۲۱ الشُّرُوطِ فِي الْبَيْعِ۔

۲۵۲۲ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَابٌ ۹۲۲ إِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّابَّةِ إِلَى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ۔

۲۵۲۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِأُوقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيهِ بِأُوقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَأَرْسَلَ عَلَى إِثْرِي قَالَ مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ

جب کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل بائع کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار کوئی اور شرط رکھے۔

بیع میں شرطیں رکھنا۔

عروہ بن زبیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے پاس بریرہ اپنی مکاتبت میں مدد حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی۔ پھر بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ ثواب کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کر لیں لیکن تیری ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ پس انہوں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دے کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

جب بیچنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط رکھے تو جائز ہے۔

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر سفر کر رہا تھا جو تھک گیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے تو اسے مارا پھر اس کے لیے دعا کی تو وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ کبھی نہ چلا تھا۔ پھر فرمایا کہ کیا اسے ایک اوقیہ میں بیچتے ہو؟ میں نے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ایک اوقیہ میں بیچتے ہو؟ پس میں نے اسے بیچ دیا اور اپنے گھر والوں تک اس پر سوار ہو کر پہنچنے کی شرط رکھی۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں اونٹ لے کر حاضر ہو گیا اور آپ نے مجھے قیمت ادا فرما دی۔ جب میں واپس لوٹا تو آپ نے میرے پیچھے بلانے کے لیے بھیجا۔ فرمایا کہ ہم تمہارا اونٹ نہیں لیتے، لہٰذا اپنا اونٹ لے لو کیونکہ وہ تمہارا مال ہے ــــ شعبہ، مغیرہ، عامر، حضرت جابر سے

قَالَ إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ
ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ لَكَ ظَهْرُهُ
إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ
ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَلَكَ ظَهْرُهُ
حَتَّى تَرْجِعَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهُ
إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ
عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِكَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ
عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُقِيَّةٍ
وَتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ
وَغَيْرِهِ عَنْ جَابِرٍ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَهَذَا يَكُونُ وُقِيَّةً
عَلَى حِسَابِ الدِّينَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ
مُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وُقِيَّةُ ذَهَبٍ
وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَقَالَ
دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ
بِطَرِيقِ تَبُوكَ أَحْسِبُهُ قَالَ بِأَرْبَعِ أَوَاقٍ وَقَالَ أَبُو نَضْرَةَ
عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِعِشْرِينَ دِينَارًا وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوُقِيَّةٍ
أَكْثَرُ الِاشْتِرَاطُ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ عِنْدِي قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ.

بَابُ ١٤٩١ الشُّرُوطِ فِي الْمُعَامَلَةِ.

٢٥٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا
النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُونَا الْمَئُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ
قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

٢٥٢٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا.

بَابُ ١٤٩٢ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی پیٹھ پر مدینہ منورہ تک کی اجازت دی ۔ اسحاق، جریر نے مغیرہ سے روایت کرتے کہا میں نے اس کو بیچ دیا اس شرط پر کہ مدینہ منورہ پہنچنے تک اس کی پیٹھ پر سوار رہوں گا ۔ عطاء وغیرہ نے نقل کیا کہ تیرے لیے اس کی پیٹھ مدینہ منورہ تک ہے ۔ محمد بن منکدر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ کی شرط کی ۔ زید بن اسلم نے حضرت جابر سے روایت کی کہ تیرے لیے اس کی پیٹھ تیرے لوٹنے تک ہے ۔ ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ ہم نے مدینہ منورہ تک اس کی پیٹھ تمہیں دی ۔ اعمش، سالم، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ اس پر اپنے گھر والوں تک پہنچو ۔ عبید اللہ اور ابن اسحاق، وہب، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ایک اوقیہ کے بدلے خریدا ۔ زید بن اسلم نے حضرت جابر سے اسی طرح روایت کی ہے ۔ ابن جریج نے عطاء وغیرہ سے اور انہوں نے حضرت جابر سے روایت کی کہ آپ نے چار دینار کے بدلے لیا اور یہ دس درہم فی دینار کے حساب سے ایک اوقیہ ہوتا ہے ۔ مغیرہ، شعبی، حضرت جابر سے اور ابن منکدر و ابو الزبیر حضرت جابر سے اس روایت میں قیمت مذکور نہیں ۔ اعمش، سالم نے حضرت جابر سے روایت کی کہ سونے کا ایک اوقیہ ۔ ابو اسحاق، سالم، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ دو سو درہم ۔ داؤد بن قیس، عبید اللہ بن مقسم، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ تبوک کے راستے میں خریدا ، میرا خیال ہے کہ چار اوقیہ ۔ ابو نضرہ نے حضرت جابر سے روایت کی کہ بیس دینار کے بدلے خریدا ۔ شعبی کا قول ایک اوقیہ کا ہے اور شرط والی روایات زیادہ اور میرے نزدیک زیادہ صحیح ہیں ۔

معاملات میں شرطیں رکھنا ۔

اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے باغات تقسیم فرما دیجئے ۔ آپ نے انکار فرمایا ۔ مہاجرین سے فرمایا کہ تم محنت کر کے ہماری مدد کرو اور ہم تمہیں پھلوں میں شریک کریں گے ۔ انصار نے عرض کی ہم نے سنا اور اطاعت کی ۔

نافع سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ کام کریں اور کاشت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ ان کے لیے ہوگا ۔

نکاح کے وقت مہر میں شرطیں رکھنا ۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ حقوق شرطوں کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں ۔ اور تمہارے لیے وہی ہے جو شرط کی

ما شرطت وقال المسور سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ذكر صهرا له فأثنى عليه في مصاهرته فأحسن قال حدثني فصدقني ووعدني فوفى لي

٢٥٢٦ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحق الشروط أن توفوا به ما استحللتم به الفروج.

باب ۹۹۵ الشرط في المزارعة.

٢٥٢٧ - حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا ابن عيينة حدثنا يحيى بن سعيد قال سمعت حنظلة الزرقي قال سمعت رافع بن خديج يقول كنا أكثر الأنصار حقلا فكنا نكري الأرض فربما أخرجت هذه ولم تخرج ذه فنهينا عن ذلك ولم ننه عن الورق.

باب ۹۹۶ ما لا يجوز من الشروط في النكاح.

٢٥٢٨ - حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا معمر عن الزهري عن سعيد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبيع حاضر لباد ولا تناجشوا ولا يزيدن على بيع أخيه ولا يخطبن على خطبته ولا تسأل المرأة طلاق أختها لتستكفئ إناءها.

باب ۹۹۷ الشروط التي لا تحل في الحدود.

٢٥٢٩ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن أبي هريرة وزيد بن خالد الجهني أنهما قالا إن رجلا من الأعراب أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أنشدك الله إلا قضيت لي بكتاب الله فقال الخصم الآخر وهو أفقه منه نعم فاقض بيننا بكتاب الله وائذن لي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قل قال إن ابني كان عسيفا على هذا فزنى بامرأته

اور حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا آپ نے ایک داماد کا ذکر فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے اُن کی رشتہ داری کی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ اس نے مجھ سے جو بات کی اسے سچ کر دکھایا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اُسے پورا کیا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب شرطوں میں پوری کی جانے کا سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں وہ جن کے ذریعے تم عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو۔

مزارعت میں شرطیں رکھنا۔

حنظلہ زرقی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار میں سب سے زیادہ زمین ہمارے پاس تھی تو ہم اسے کرایہ پر دیا کرتے تھے تو بسا اوقات اس حصے میں پیداوار حاصل ہو جاتی اور اس سے نہ ہوتی۔ پس ہمیں اس سے روکا گیا اور روپے کے بدلے سے منع نہیں کیا گیا۔

جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شہری دیہاتی کے لیے فروخت نہ کرے اور نہ دھوکا دینے کے لیے بولی دو اور نہ کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور نہ اس کی منگنی پر منگنی کرے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق نہ چاہے تاکہ اس کے برتن کو بھی خود ہی سمیٹ لے۔

جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اللہ کی کتاب کے مطابق میرا فیصلہ فرما دیجئے۔ فریق ثانی جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا ہاں، اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہو۔ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے پر رجم کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی

وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ۔

سے کہ پھر اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس کی عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں واپس، اور تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ اے انیس! کل صبح اس عورت کے پاس جانا، اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اس کے پاس گئے تو اس نے اعتراف کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا۔

بَابُ ۶۹۸ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتَقَ۔

مکاتب کے لیے کیا شرطیں جائز ہیں جب وہ آزاد ہونے کی شرط پر بکنے کے لیے رضامند ہو

۲۵۳۰ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرِينِي فَإِنَّ أَهْلِي يَبِيعُونِي فَأَعْتِقِينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ إِنَّ أَهْلِي لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَلْيَشْتَرِطُوا مَا شَاءُوا قَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ۔

عبد الواحد بن ایمن مکی کے والد نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی اور وہ مکاتب تھی، کہا: اے ام المومنین! مجھے خرید کر آزاد فرما دیجیے کیونکہ میرے مالک مجھے بیچتے ہیں۔ فرمایا: اچھا۔ اس نے کہا کہ میرے مالک اس وقت تک نہیں بیچیں گے جب تک میری ولاء کی شرط اپنے لیے نہ کر لیں۔ فرمایا: مجھے تمہاری کوئی حاجت نہیں۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنی یا آپ کو پہنچی تو فرمایا: بریرہ کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا: اسے خرید کر آزاد کر دو اور وہ جو چاہیں شرط لگائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا اور اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء اسی کا ہے جو آزاد کرے اگرچہ وہ سو شرطیں لگائیں۔

[illegible] شرطیں رکھنا۔ [illegible]

[illegible]

بَابُ ۶۹۹ الشُّرُوطِ فِي الطَّلَاقِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَاءٌ إِنْ بَدَأَ بِالطَّلَاقِ أَوْ أَخَّرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ۔

۲۵۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ نُهِيَ وَقَالَ آدَمُ نُهِينَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَهَى۔

ابو حازم نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قافلے والوں سے آگے جا کر ملنے اور شہری کا دیہاتی کے لیے بیچ کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط لگائے اور اس سے کہ کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرے اور نجش اور تصریہ سے منع فرمایا ہے۔ اس کی متابعت معاذ و عبد الصمد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔ غندر و عبد الرحمن نے کہا: منع فرمایا گیا ہے۔ آدم نے کہا: ہمیں منع فرمایا گیا ہے۔ نضر و حجاج بن منہال نے کہا: منع فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

جدول بخاری شریف مترجم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱	۱ تا ۱۴۳	۱۴۳	۱ تا ۲۴۲	۲۴۲
۲	۱۴۴ تا ۳۵۰	۲۰۷	۲۴۳ تا ۴۹۳	۲۵۱
۳	۳۵۱ تا ۵۲۴	۱۷۴	۴۹۴ تا ۷۷۳	۲۸۰
۴	۵۲۵ تا ۷۰۲	۱۷۸	۷۷۴ تا ۱۰۳۲	۲۵۹
۵	۷۰۳ تا ۸۷۴	۱۷۲	۱۰۳۳ تا ۱۲۹۲	۲۶۰
۶	۸۷۵ تا ۱۰۴۳	۱۶۹	۱۲۹۳ تا ۱۵۴۵	۲۵۳
۷	۱۰۴۴ تا ۱۲۲۶	۱۸۳	۱۵۴۶ تا ۱۸۲۴	۲۷۹
۸	۱۲۲۷ تا ۱۳۹۸	۱۷۲	۱۸۲۵ تا ۲۱۰۴	۲۸۰
۹	۱۳۹۹ تا ۱۵۶۴	۱۶۶	۲۱۰۵ تا ۲۳۱۵	۲۱۱
۱۰	۱۵۶۵ تا ۱۶۹۹	۱۳۵	۲۳۱۶ تا ۲۵۳۱	۲۱۶
میزان		۱۶۹۹		۲۵۳۱
جلد دوم[۱]		۹۸۰		۲۱۱۲
جلد سوم		۱۳۸۹		۲۳۰۸
میزان کل		۳۹۶۸		۷۰۵۲

[۱] جلد دوم اور جلد سوم کی تفصیل جلدوں ہی کے آخر میں موجود ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۲- جدول بخاری شریف مترجم مکمل

(کتابوں کے لحاظ سے)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الوحی	۱	۱	۱ تا ۶	۶
۲	کتاب الایمان	۲ تا ۴۲	۴۱	۷ تا ۵۶	۵۰
۳	کتاب العلم	۴۳ تا ۹۵	۵۳	۵۷ تا ۱۳۴	۷۸
۴	کتاب الوضو	۹۶ تا ۱۴۳	۴۸	۱۳۵ تا ۲۴۲	۱۰۸
۵	کتاب الغسل	۱۷۴ تا ۲۰۲	۲۹	۲۴۳ تا ۲۸۴	۴۲
۶	کتاب الحیض	۲۰۳ تا ۲۳۲	۳۰	۲۸۷ تا ۳۲۳	۳۷
۷	کتاب التیمم	۲۳۳ تا ۲۴۱	۹	۳۲۴ تا ۳۳۸	۱۵
۸	کتاب الصلوٰۃ	۲۴۲ تا ۳۵۰	۱۰۹	۳۳۹ تا ۴۹۳	۱۵۵
۹	کتاب مواقیت الصلوٰۃ	۳۵۱ تا ۳۹۱	۴۱	۴۹۴ تا ۵۶۲	۶۹
۱۰	کتاب الاذان	۳۹۲ تا ۵۲۶	۱۳۵	۵۶۳ تا ۷۷۳	۲۱۱
۱۱	بقیہ کتاب الصلوٰۃ	۵۲۷ تا ۵۵۵	۲۹	۷۷۴ تا ۸۲۸	۵۵
۱۲	کتاب الجمعہ	۵۵۶ تا ۶۰۱	۴۶	۸۲۹ تا ۸۹۸	۷۰
۱۳	کتاب العیدین	۶۰۲ تا ۶۲۷	۲۶	۸۹۹ تا ۹۳۴	۳۶
۱۴	ابواب الوتر	۶۲۸ تا ۶۳۴	۷	۹۳۵ تا ۹۴۸	۱۴
۱۵	ابواب الاستسقاء	۶۳۵ تا ۶۶۲	۲۸	۹۴۹ تا ۹۷۸	۳۰
۱۶	ابواب الکسوف	۶۶۳ تا ۶۹۳	۳۱	۹۷۹ تا ۱۰۱۴	۳۶
۱۷	ابواب تقصیر الصلوٰۃ	۶۹۴ تا ۷۱۳	۲۰	۱۰۱۵ تا ۱۰۴۹	۳۵
۱۸	ابواب التہجد	۷۱۴ تا ۷۸۳	۷۰	۱۰۵۰ تا ۱۱۵۸	۱۰۹
۱۹	ابواب الجنائز	۷۸۴ تا ۸۸۱	۹۸	۱۱۵۹ تا ۱۳۰۵	۱۴۷
۲۰	کتاب الزکوٰۃ	۸۸۲ تا ۹۹۰	۱۰۹	۱۳۰۶ تا ۱۴۱۷	۱۱۲
۲۱	کتاب المناسک	۹۹۱ تا ۱۱۴۲	۱۵۲	۱۴۱۸ تا ۱۶۴۹	۲۳۲
۲۲	ابواب العمرہ	۱۱۴۳ تا ۱۱۸۳	۴۱	۱۶۵۰ تا ۱۷۹۲	۱۴۳
۲۳	کتاب الصوم	۱۱۸۴ تا ۱۲۷۵	۹۲	۱۷۹۳ تا ۱۹۶۹	۱۷۷

www.alahazratnetwork.org

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۲۴	کتاب البیوع	۱۳۷۶ تا ۱۳۸۷	۱۱۲	۱۹۱۰ تا ۲۰۸۵	۱۷۶
۲۵	کتاب السلم	۱۳۸۸ تا ۱۳۹۸	۱۱	۲۰۸۶ تا ۲۱۰۴	۱۹
۲۶	کتاب الاجارہ	۱۳۹۹ تا ۱۴۲۰	۲۲	۲۱۰۵ تا ۲۱۲۹	۲۵
۲۷	کتاب الموالات۔	۱۴۲۱ تا ۱۴۲۳	۳	۲۱۳۰ تا ۲۱۳۲	۳
۲۸	کتاب الکفالہ	۱۴۲۴ تا ۱۴۲۸	۵	۲۱۳۳ تا ۲۱۳۹	۷
۲۹	کتاب الوکالہ	۱۴۲۹ تا ۱۴۶۵	۳۷	۲۱۴۰ تا ۲۱۸۴	۴۵
۳۰	کتاب المساقات	۱۴۶۶ تا ۱۵۰۳	۳۸	۲۱۸۵ تا ۲۲۴۱	۵۷
۳۱	کتاب فی الخصومات	۱۵۰۴ تا ۱۵۲۴	۲۱	۲۲۴۲ تا ۲۲۶۴	۲۳
۳۲	کتاب فی المظالم	۱۵۲۵ تا ۱۵۶۰	۳۶	۲۲۶۵ تا ۲۳۰۷	۴۳
۳۳	کتاب الشرکۃ فی الطعام	۱۵۶۱ تا ۱۵۷۶	۱۶	۲۳۰۸ تا ۲۳۲۹	۲۲
۳۴	کتاب الرہن	۱۵۷۷ تا ۱۵۸۲	۶	۲۳۳۰ تا ۲۳۳۷	۸
۳۵	کتاب العتق	۱۵۸۳ تا ۱۶۰۲	۲۰	۲۳۳۸ تا ۲۳۷۸	۴۱
۳۶	کتاب المکاتب	۱۶۰۳ تا ۱۶۰۷	۵	۲۳۷۹ تا ۲۳۸۳	۵
۳۷	کتاب الہبہ	۱۶۰۸ تا ۱۶۴۳	۳۶	۲۳۸۴ تا ۲۴۴۸	۶۵
۳۸	کتاب الشہادات	۱۶۴۴ تا ۱۶۷۴	۳۱	۲۴۴۹ تا ۲۴۹۸	۵۰
۳۹	کتاب الصلح	۱۶۷۵ تا ۱۶۸۸	۱۴	۲۴۹۹ تا ۲۵۱۷	۱۹
۴۰	کتاب الشروط	۱۶۸۹ تا ۱۶۹۹	۱۱	۲۵۱۸ تا ۲۵۳۱	۱۴
		x	۱۶۹۹	x	۲۵۳۱

جلد دوم

۱	کتاب الشروط	۱ تا ۸	۸	۱ تا ۱۰	۱۰
۲	کتاب الوصایا	۹ تا ۴۵	۳۷	۱۱ تا ۵۰	۴۰
۳	کتاب الجہاد والسیر	۴۶ تا ۲۸۴	۲۳۹	۵۱ تا ۳۲۳	۲۷۳
۴	کتاب بدء الخلق	۲۸۵ تا ۳۰۰	۱۶	۳۲۴ تا ۵۵۲	۲۲۹
۵	کتاب الانبیاء	۳۰۱ تا ۳۵۳	۵۳	۵۵۳ تا ۷۰۵	۱۵۳
۶	کتاب المناقب	۳۵۴ تا ۳۶۷	۱۴	۷۰۶ تا ۱۱۲۶	۴۲۱

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل ابواب	میزان احادیث
۷	کتاب المغازی	۴۶۸ تا ۵۵۶	۸۹	۱۱۲۶ تا ۱۵۹۰	۴۶۴
۸	کتاب التفسیر	۵۵۷ تا ۹۸۰	۴۲۴	۱۵۹۱ تا ۲۱۱۳	۵۲۳
		×	۹۸۰	×	۲۱۱۳

جلد سوم

۱	کتاب التفسیر	۱ تا ۲۹	۲۹	۱ تا ۵۵	۵۵
۲	کتاب النکاح	۳۰ تا ۱۵۵	۱۲۶	۵۶ تا ۲۳۴	۱۷۹
۳	کتاب الطلاق	۱۵۶ تا ۲۰۸	۵۳	۲۳۵ تا ۳۱۸	۸۴
۴	کتاب النفقات	۲۰۹ تا ۲۲۴	۱۶	۳۱۹ تا ۳۴۰	۲۲
۵	کتاب الاطعمہ	۲۲۵ تا ۲۸۴	۶۰	۳۴۱ تا ۴۲۹	۸۹
۶	کتاب العقیقہ	۲۸۵ تا ۲۸۸	۴	۴۳۰ تا ۴۳۸	۹
۷	کتاب الذبائح والصید	۲۸۹ تا ۳۲۶	۳۸	۴۳۹ تا ۵۰۷	۶۹
۸	کتاب الاضاحی	۳۲۷ تا ۳۴۲	۱۶	۵۰۸ تا ۵۳۵	۲۸
۹	کتاب الاشربہ	۳۴۳ تا ۳۷۳	۳۱	۵۳۶ تا ۵۹۹	۶۴
۱۰	کتاب المرضی	۳۷۴ تا ۳۹۵	۲۲	۶۰۰ تا ۶۳۷	۳۸
۱۱	کتاب الطب	۳۹۶ تا ۴۵۳	۵۸	۶۳۸ تا ۷۲۸	۹۱
۱۲	کتاب اللباس	۴۵۴ تا ۵۵۶	۱۰۳	۷۲۹ تا ۹۰۹	۱۸۱
۱۳	کتاب الادب	۵۵۷ تا ۶۸۴	۱۲۸	۹۱۰ تا ۱۱۵۷	۲۴۸
۱۴	کتاب الاستئذان	۶۸۵ تا ۷۳۷	۵۳	۱۱۵۸ تا ۱۲۳۰	۷۳
۱۵	کتاب الدعوات	۷۳۸ تا ۸۰۶	۶۹	۱۲۳۱ تا ۱۳۳۳	۱۰۳
۱۶	کتاب الرقاق	۸۰۷ تا ۸۵۹	۵۳	۱۳۳۴ تا ۱۵۰۴	۱۷۱
۱۷	کتاب القدر	۸۶۰ تا ۸۷۵	۱۶	۱۵۰۵ تا ۱۵۳۰	۲۶
۱۸	کتاب الایمان والنذور	۸۷۶ تا ۹۱۷	۴۲	۱۵۳۱ تا ۱۶۲۸	۹۸
۱۹	کتاب الفرائض	۹۱۸ تا ۹۶۲	۴۵	۱۶۲۹ تا ۱۷۰۶	۷۸
۲۰	کتاب المحاربین	۹۶۳ تا ۹۹۵	۳۳	۱۷۰۷ تا ۱۷۵۵	۴۹
۲۱	کتاب الدیات	۹۹۶ تا ۱۰۲۷	۳۲	۱۷۵۶ تا ۱۸۰۹	۵۴

www.alahazratnetwork.org

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۲۲	کتاب استتابۃ المرتدین	۱۰۲۸ تا ۱۰۳۶	۹	۱۸۱۰ تا ۱۸۲۹	۳۰
۲۳	کتاب الاکراہ	۱۰۳۷ تا ۱۰۴۴	۸	۱۸۳۰ تا ۱۸۴۱	۱۲
۲۴	کتاب الحیل	۱۰۴۵ تا ۱۰۵۹	۱۵	۱۸۴۲ تا ۱۸۶۹	۲۸
۲۵	کتاب التعبیر	۱۰۶۰ تا ۱۱۰۵	۴۶	۱۸۷۰ تا ۱۹۳۰	۶۱
۲۶	کتاب الفتن	۱۱۰۶ تا ۱۱۳۴	۲۹	۱۹۳۱ تا ۲۰۰۷	۷۷
۲۷	کتاب الاحکام	۱۱۳۵ تا ۱۱۸۸	۵۴	۲۰۰۸ تا ۲۰۸۸	۸۱
۲۸	کتاب التمنی	۱۱۸۹ تا ۱۱۹۷	۹	۲۰۸۹ تا ۲۱۰۸	۲۰
۲۹	کتاب اخبار الآحاد	۱۱۹۸ تا ۱۲۰۳	۶	۲۱۰۹ تا ۲۱۲۹	۲۱
۳۰	کتاب الاعتصام	۱۲۰۴ تا ۱۲۳۱	۲۸	۲۱۳۰ تا ۲۲۲۵	۹۶
۳۱	کتاب التوحید	۱۲۳۲ تا ۱۲۸۹	۵۸	۲۲۲۶ تا ۲۴۰۸	۱۸۳
		×	۱۲۸۹	×	۲۴۰۸

جنرل گوشوارہ

جلد اوّل	×	۱۹۹۹	×	۲۵۳۱
جلد دوم	×	۹۸۰	×	۲۲۱۳
جلد سوم	×	۱۲۸۹	×	۲۴۰۸
		۳۹۶۸		۷۰۵۲

www.alahazratnetwork.org

قطعۂ تاریخِ طباعت

(از پیر سید غلام مصطفیٰ قدسی آستانہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ، والٹن، لاہور چھاؤنی)

پیاری زباں ہے طرزِ بیاں بھی لطیف ہے — ادراک کی یہ فصلِ ربیع و خریف ہے
پیشِ نگاہ حفظِ مراتب ہے غایۃً — مفقود اس سے ہر رکاکت قولِ ضعیف ہے
مدحانی معرے سے بچا ہے یہ شاہکار — اختر اگرچہ جسم کا از بس نحیف ہے
کیا خوب ہے یہ صحیفۂ شاداب بوستاں — جس سے کہ روح ہوتی نہایت نظیف ہے
تحریر سے عیاں ہے عقائد کی صفائی — ہر ایک لفظ صدق و صفا کا حلیف ہے
اختر کو یہ شرف ہے ملا بزمِ ازل سے — قطعات میں حیات کے ایماں ردیف ہے
تاریخِ طبع کرتے ہیں کچھ تفکرات — ہاتف نے کی ندا کہ یہ کارِ خفیف ہے

اختر نے جبکہ کاسۂ دل ہے سرِ انکسار
قدسی یہ ترجمہ بھی بخاری شریف ہے — ۱۴۰۲ھ
۱۴۰۲